UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232058
UNIVERSAL
LIBRARY

فہرست مضامین کتاب حقیقت گلزار صابری

نمبر صفحہ	مضمون
۲	دیباچہ
۶	احوال آغاز سے حال حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ —
۱۱	بیان انتقال کنیات عرفان حقیقت محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم —
۲۲	وجہ تالیف کتاب —
″	احوال وجوب اور پیش خبری ہر دو حضرات اعنی حضرت مخدوم دوجہان اور حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہم —
۲۶	احوال پیش خبری ہر دو حضرات اعنی حضرت مخدوم پاک اغیاث ہند اور حضرت غوث پاک قطب عالم کا بموجب ارشاد حضرت سرور عالم صلعم
۳۶	احوال صاحب مجاز ہونے بر بست شش حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کا —
۴۰	مختصر احوال از ولادت تا بلوغت حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ —
۴۳	حضرت غوث پاک کے والد ماجد قبلہ کا انکو بخوف اعدا جبلان سے بغداد شریف لیجانے کا حال
۴۵	حضرت غوث پاک کا اپنے والد ماجد سے بیعت توبہ حاصل کرنے اور محبوبیت کی پیش خبری سننے کا بیان
″	احوال مجاہدات وخلافت حضرت غوث پاک اور کیفیت وصال حضرت سید ابو صالح صاحب والد ماجد
۴۶	احوال حضرت غوث پاک کا ایکسال مطابق فرمانا اور خدا کے ہاتھ سے کہانیکا متعہد ہونا اور وہ کہ شیطان سے محفوظ رہنا
۴۸	حضرت غوث پاک کا ایک برس صائم رہنا پھر بغداد شریف میں تشریف لانا اور خضر علیہ السلام کا انکے پاس آنا
۵۰	حضرت غوث پاک قطب عالم کا حضرت شیخ ابو سعید مبارک سے خلافت کا حاصل کرنے کا بیان
۵۲	احوال عقد شرعی حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ —
۵۴	حضرت خاتون پاک کا عالم جبروت میں حضرت غوث پاک سے حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کی ولادت کی پیش خبری دینیکا حال
۵۵	حضرت شاہ عبد الوہاب صاحب صاحبزادہ کلان حضرت غوث پاک قطب عالم کی ولادت اور خلافت کا بیان
″	احوال بیعت حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی
۶۲	احوال ولادت وبیعت حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب صاحبزادہ اکبر حضرت عبد الوہاب صاحب کے فرزند اور حضرت مخدوم پاک کے والدین

۶۴	ذکر سلسلہ شطاریہ وجلیلیہ حنفیہ علویہ روح جذبیہ یعنی اقطاب وغیرہ
۶۶	ذکر خلافت حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولیؒ اور آپکا بغداد شریف میں تشریف لانا
۶۷	حضرت غوث پاکؒ اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی ملاقات ہونا باہم ترکیب تلاوت خواجہ احمد یمانی شریف کے انقلاب کی تکمیل فرمانا
۶۹	احوال بیعت توبہ وارشاد حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولیا الابدال رحمۃ اللہ علیہ
۷۰	حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا بغداد شریف سے روانہ ہونا
۷۳	احوال خلافت حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب خلیفہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ
۷۴	بیان تعریف عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت فرمودۂ حضرت غوث پاک قطب عالم
۷۵	حضرت شاہ منور علیصاحبؒ کا حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحبؒ گجراتی سے خلافت کلی پانا اور نسب نامہ حضرت شاہ منور علیصاحبؒ اور حضرت شاہ منور علیصاحبؒ کا حضرت غوث پاکؒ سے بیعت توبہ حاصل کرنیکا بیان
۷۶	حضرت شاہ منور علیصاحبؒ کو حضرت غوث پاکؒ کا ساڑھے چھ سو برس کی عمر عطا کرنا اور شاہ منور علیصاحبؒ کو حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کی پیش خبری دینا اور حضرت غوث پاکؒ کے وصال فرمانے کا حال
،،	حضرت شاہ منور علیصاحبؒ کا بحکم حضرت شاہ دولہ صاحب بغداد شریف سے الہ آباد کو آنا
۷۷	حضرت شاہ دولہ صاحب کا بغداد شریف سے شہر احمد آباد گجرات کو آنا
،،	حضرت شاہ منور علیصاحبؒ کا حضرت شاہ عبدالکریم صاحبؒ عرف ملا فقیر اخون صاحبؒ کو خلافت کلی سے سرفراز فرمانا
۷۸	احوال حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ والد ماجد حضرت مخدوم پاکؒ کا بغداد شریف سے ہرات میں پہونچنے کا
۷۹	اور حضرت باباصاحبؒ کی والد ماجد کو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ کے آنے کی بشارت دینا اور اونکی نکاح کی سفارش فرمانا
،،	حضرت ابوالقاسم گرگانیؒ کا حضرت ابوالعثمان مغربیؒ سے خلافت حاصل کرنے اور تقریباً بارہ سو برس کی عمر ہونیکا بیان
۸۱	حضرت شاہ عبدالکریم صاحبؒ کا حضرت شاہ محمد ابوالقاسم گرگانیؒ سے خلافت کلی پانا
۸۲	حضرت عبدالرحیم صاحبؒ کا ہمشیرہ جناب باباصاحبؒ سے نکاح ہونا اور بعد نکاح مع اہلخانہ ہرات کو جانا
۸۳	حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ کا عبدالوہاب گمانیؒ کو خلافت دینا اور حضرت شاہ عبدالوہاب صاحبؒ کا بغداد سے

	اپنے فرزند حضرت عبدالرحیم صاحبؒ کے پاس تبرکات وغیرہ کا ارسال فرمانا
۸۳	ایام حمل میں حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے انوار لائح الی کا ظہور کرنا
۸۸	حضرت غوث پاک کا عالم امثال میں والدۂ مخدوم صابر صاحبؒ کو حضرت مخدوم پاک کی ولادت باسعادت کا مژدہ دینا
۸۹	حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اعیان ہند رحمۃ اللہ علیہ کا تولد ہونا۔ اور حاجی برہان کا فی النار ہونا
۹۰	احوال عجیب وغریب ہنگام ولادت باکرامت حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ
۹۳	حضرت مخدومؒ پاک کا یوم ولادت سے چھ مہینے چالیس روز مطلق دودھ نہ پینا۔ دیگر کو الف ایام شیر خواری
۹۵	حضرت مخدومؒ پاک کا ایام طفولیت میں سانپ کو دو ٹکڑے کر کے داخلان خانوادہ صابریہ کو زہر سانپ سے ایمن کرنا
۹۷	حضرت مخدومؒ پاک کے حالت طفلی میں صبر کے احوال عجیبہ
۹۸	احوال وصال حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ والد ماجد حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۰	حضرت مخدومؒ پاک کا بعد وفات والد ماجد اپنے کے ایک برس خاموش رہنا اور دیگر خوارق
۱۰۱	چالیوں پختہ کا بوجہ صبر حضرت مخدومؒ پاک کے عجیب وغریب خرقہ
۱۰۳	حضرت مخدوم دوجہاں کا حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہونیکا دلچسپ حال
۱۰۴	حضرت مخدومؒ پاک کا بیعت توبہ اور اجازت سے جناب بابا صاحبؒ کے دست حق پرست پر مشرف ہونا
۱۰۶	حضرت مخدوم صاحبؒ کا بارہ برس لنگر شریف تقسیم کرنا اور آپ پر مطلق نکہانا
۱۰۷	تفصیل اجناس لنگر شریف
۱۰۸	احوال حضرت بابا صاحبؒ کے تین صاحبزادوں کے انتقال کرنیکا بوجہ بے ادبی کرخنہ تمیں حضرت مخدوم پاکؒ کی
۱۰۹	حضرت مخدوم صاحبؒ کی والدہ ماجدہ صاحبہ کا ہرات سے آنا اور آپکو لاغر دیکھکر کہ ۱۲ برس لنگر تقسیم کیا اور آپ کچھ نوش نفرمایا حضرت بابا صاحبؒ سے شکایت کرنیکا عجیب حال
۱۱۳	حضرت مخدوم پاکؒ کے عقد مناکحت اور عروس کو سوختہ کر دینے کا حال
۱۱۵	احوال حضرت بادشاہ دوجہان مخدومؒ کو ان کے بیعت توبہ وحوالت کا

۱۱۵	ذکر بیعت توبہ حضرت سید نظام الدین صاحب بابا یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۷	بیان ولایت حضرت مخدوم جہانیان رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہر ہونیکا عجیب و غریب حال
۱۱۸	حضرت مخدوم پاک کا بیعت امارت و ارشاد سے خاندان چشتیہ علائیہ میں مشرف ہونیکا بیان
۱۱۹	حضرت مخدوم پاک کو خطاب ظاہری و باطنی ملنے کا بیان
۱۲۲	احوال حضرت مخدوم صاحب کے کلیر کو تشریف شریف لیجانیکا مع علیہم السلام ابدال کے
۱۲۳	حضرت بادشاہ جہان مخدوم صاحب کا کلیر میں داخل ہوکر جامع مسجد کلیر میں تعلیم و ارشاد فرمانا
۱۲۴	حضرت مخدوم پاک سے رئیس کلیر کا منحرف ہونا۔ اور اسکے عجیب و غریب خرقہ کا ظاہر ہونا
۱۲۵	حضرت مخدوم پاک کا منکرین کلیر کے انکار کو بخصوص حضرت بابا صاحب کو اطلاع دینا اور حضرت بابا صاحب کا بامر سروری استفتا بھیجنا۔ اور استفتا کو قاضی متبرک کا چاک کرنا۔ اور اوسپر حضرت مخدوم پاک کا صبر فرمانا
۱۲۹	چاک شدہ استفتا حضرت بابا صاحب کی خدمت میں بھیجنے کا اور بجواب اوسکے حضرت بابا صاحب کا اتمام حجت کے لئے ہدایتنامہ بنام ذمہ وان رئیس کلیر کے نامہ تحریر فرمانا
۱۳۰	حضرت بابا صاحب کے نامہ مبارک کو ذمہ وان رئیس کلیر کا چاک کرنا اور کفر آمیز جواب لکھنا۔
۱۳۲	حضرت مخدوم پاک کا بدست علیم الہٰی ابدال نامہ مبارک چاک شدہ کو جناب بابا صاحب کی خدمت میں ارسال کرنا
۱۳۳	حضرت بابا صاحب کا ذمہ وان رئیس کلیر اور قاضی متبرک کے نسب نامے دفتر کلیر سے طلب کرنا
۱۳۴	بعد اتمام حجت حضرت بابا صاحب کا قہر مخدومی کی اجازت دینا اور جلال مخدومی کا شروع ہونا
۱۳۵	کلیر پر بزلزلہ آنیکا حال اور جناب نصرت ساحرہ کا سحر کرنا
۱۳۶	مسجد کلیر کے رکوع میں گرنے۔ اور تمام نمازیوں کے پکڑ لینے کا اور اوسمیں جملہ اولیا کا بھی قہر مخدومی میں شامل ہونا
۱۴۲	قہر مخدومی سے اولیائے معصر کے نزول کیفیت ہوجانیکا بیان
۱۴۳	حضرت بابا صاحب کا سحر کردہ کلیر کو قلمبند کرانیکا اور اسحال کے مشتہر کرنے کی اولاد حنفی قدوسی کی نسبت پیشین گوئی فرمانا۔ اور شرح جامع مسجد کلیر کا حال

۱۴۴	احوال خلفاے جناب باباصاحبؒ اور دیگر عارفین جو حاضر محفل جناب باباصاحبؒ کا حضرت مخدومؒ پاک کی مزاج پرسی کو حاضر ہونیکا
۱۴۶	قہر الٰہی کا خطہ کلیر پر نازل ہونا۔ اور جلال مخدومی کا جوش پر آنا۔
۱۴۹	اسماء اجنۂ متبعین درگاہ عرش پناہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۳	حضرات خلفاے جناب باباصاحبؒ کا کلیر سے واپس آکر حضرت باباصاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہونا اور قہر مخدومی کا بیان کرنا اور اسحاق کو قلمبند کرنیکے ہدایت فرمانا اور نسبت مشتہر کرنے بیان ہذا کے اولاد قادریہ و حنفیہ کی نسبت مشتبہ ہونا
۱۵۴	حضرت باباصاحبؒ کا اپنے خلفا کو مکتوب خطاب کرنیکا و تصنیف حضرت غوث پاکؒ کا معائنہ کرانا جسمیں پیش خبری حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ مرقوم ہے
۱۵۵	اور رقعہ مکتوب خطاب احبت المعارف تصنیف حضرت خواجہ غریب نواز سند الولیؒ کا دیکھانا۔ جسمیں تمام پیش خبریان حضرت مخدومؒ پاک کے مع دیگر احوال متخانہ کلیر کے قلمبند تھا۔
۱۵۶	سید امام الدین صاحبؒ کا جنکا مزار کلیر شریف میں ہے اور امام صاحب کے نام سے مشہور ہیں مفصل بیان
۱۵۸	حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا سرہانے مزار سید امام الدین صاحبؒ کے دبنگ سرخ کا نقش جنات کے بنا بر حفاظت جسم مقدس حضرت مخدومؒ پاک کے قبل سے بحفاظت اجنہ رکھوا دینکا حال
،،	آبادی کلیر کا ابتدائی تاریخی حال یعنے ۲۸۳ھ راجہ کرم پال سے اسدم تک
۱۶۰	احوال شاہ دہلی کا آتش قہر کلیر کے خوف سے بحضور جناب باباصاحبؒ عرضی ارسال کرنے کا
۱۶۱	احوال حضرات اولیاے ہمعصر ہفت اقلیم کا بنا بر مزاج پرسی حضرت مخدوم پاکؒ کے آنیکا
۱۶۶	بیان خلافت جناب باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۷	احوال خلافت حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۰	احوال حضرات اولیاے ہمعصر باقیماندہ ہفت اقلیم کا حضرت مخدوم پاک کے مزاج پرسی کو حاضر ہونے کا
۱۷۱	حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کا خدمت میں حضرت مخدوم پاک کے حاضر ہو کر بیعت توبہ و خلافت و ارشاد سے مستفیض ہونا۔ اور بحکم جناب مخدومؒ پاک کے پاکپٹن شریف کو جانا اور آپکا نسب نامہ
۱۷۹	احوال حضرت مخدوم صاحبؒ کے مزاج پرسی کو حضرات اولیاے ہمعصر باقیماندہ ہفت اقلیم کے حاضر ہونیکا

۱۸۴	جناب بابا صاحب کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کو جمیع تبرکات معنویہ اور مکتوبات مفوضہ وغیرہ کا عطا فرمانا اور جناب بابا صاحبؒ کا دیار بہ اشاعت احوال مخدومی انسبت اولاد حنفی قدوسی کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ سے پیشگوئی فرمانا
۱۸۵	احوال وصال جناب بابا صاحبؒ - ذکر ازواج و اولاد جناب بابا صاحب
۱۸۶	جناب بابا صاحب کے خلفا اور مریدون جن والی واقطاب کے احوال و تعداد
۱۸۷	احوال حضرات ولایت روح جنابیہ ممتاز کردہ جناب بابا صاحب رح
۱۸۸	احوال دفینہ اولیا حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب سعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رح
۱۸۹	حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا پاکپٹن شریف سے پیران کلیر شریف کو روانہ ہونیکا حال
۱۹۰	حضرت سلطان نظام الدین صاحب اقطاب دہلوی کا پاکپٹن مین آکر جناب بابا صاحبؒ کے دفینہ ثانی کرنیکا حال
۱۹۱	ذکر حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا پاکپتن سے اور حضرت سلطان نظام الدینؒ صاحب کا دہلی سے حضرت مخدوم صاحبؒ کی حضور مین حاضر ہونیکا - اور کیفیت خلافت کلی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب رح
۱۹۲	حضرت مخدوم پاک کا حضرت خواجہ شمس الدینؒ صاحب کو شاہ ولایت کہنے کا حال
۱۹۶	احوال حضرت سلطان نظام الدین صاحبؒ کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ سے تعلیم کیفیت روح جنابیہ لینے کا اجمالی ذکر
۱۹۷	حلیہ مبارک حضرت مخدوم پاک رح
۲۰۰	احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا حضرت مخدوم پاک سے تعلیم پانیکا - اور جناب مخدوم صاحبؒ کے اوقات شبانہ روز کا مشرح بیان
۲۰۳	احوال حضرت سلطان نظام الدین صاحب کے عریضہ سے ایک ہرات کا جوزیر اوغیہ قصید کروکی تہی رہائی پانا
۲۰۵	احوال حضرت سلطان نظام الدین صاحبؒ کی محبوبیت کا بحکم حضرت مخدوم پاک رح
۲۰۹	احوال حضرت سلطانجیؒ کو حضرت خواجہ قطب صاحبؒ کا جناب بابا صاحب کے پائی انداز کو بہشتی دروازہ تعمیر کرنیکا امر فرمانا
۲۱۰	احوال پیش خبری فرمودہ حضرت خواجہ قطب صاحبؒ نسبت تعمیر دروازہ بہشتی واقع پاکپٹن شریف
۲۱۱	احوال تیار مضمون منورہ جناب بابا صاحبؒ اور حضرت سلطانجی صاحبؒ کے لنگر شریف کا شروع ہونا
۲۱۲	احوال خاندانے حضرت سلطانجی صاحبؒ کے قلب مین نسبت حضرت مخدومؒ پاک کے خطرہ پیدا ہونیکا
۲۱۳	احوال اوقات شبانہ یوم کے نماز اور خورد و نوش حضرت مخدوم صاحبؒ کا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کی تعلیم کا

۲۱۷	احوال حبس کبیر یعنی جہہ برس قبر مین رہنا حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ شمس الارض شاہ ولایت کا
۲۲۱	احوال خواجہ حضرت شمس الدین صاحبؒ کا حبس کبیر سے باہر آنے کا
۲۲۴	احکامات وصیت آمیز حضرت مخدومؒ پاک کے - اور سوالات حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کے
۲۳۳	احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا بحکم حضرت بادشاہ دوجہان مخدومؒ پاک کے قلعہ آمیر کو جانیکا اور علاء الدین غوری کو آمیر کی لڑائی مین فتح دلوانیکا
۲۴۹	احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا آمیر سے کالیر آنیکا اور حضرت مخدومؒ پاک کی وفات اور تکفین اور نماز جنازہ اور جسد مقدس کے آس پاس دو سنگ سرخ ایستادہ کرکے کالپی سے روانہ ہونیکا
۲۴۴	احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا صحرائی ذخارمین پہونچکر بیدار ہونیکا اور سیر کرتے ہوئے پانی پت شریف پہونچنے کا اور شمشیر قہاری کہومنے کا آغاز اور تعداد خوارق جناب مخدومؒ صاحب کا بیان کرنا
۲۵۰	احوال حضرت شاہ جلال الدین صاحبؒ قلندر ثالث کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کی خدمت مین حاضر ہونے کا اور بیعت امامت وارشاد سے خاندان صابریہ چشتیہ مین مشرف ہونے کا
۲۵۲	احوال حبس کبیر حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ
//	احوال خشک بجلی گرانا حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا
۲۵۳	احوال وفات حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ
۲۵۴	احوال حضرت شاہ عبدالحق صاحبؒ رودولوی کا بمقام پانی پت حضرت شاہ جلال الدین صاحبؒ کبیر الاولیا قلندر ثالث کی خدمت مین حاضر ہونیکا اور بیعت توبہ وخلافت وامامت وارشاد سے مع دیگر مراتب کے ممتاز ہونیکا
۲۵۷	احوال حضرت مخدوم شاہ عبدالحق صاحب کا واسطے لینے توشہ کے کالپی شریف کو جانیکا
۲۶۰	احوال حضرت مخدوم شاہ نورالحق محمد عبدالحق صاحبؒ رودولوی زندان پیر کے حبس کبیر جہہ ماہ گل دگل کا
۲۶۲	احوال حضرت شاہ عبدالحق صاحبؒ کے خرقہ سے مردہ کا زندہ ہونا اور توشہ کا شہرت پذیر ہونا
۲۶۳	احوال وفات حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ
۲۶۴	احوال عقد نکاح اہر تولد فرزندان اور پیش حجی صاحبہ ہونا مجدد کی حضرت شاہ عبدالحق صاحبؒ سے

۲۶۵	احوال حضرت اسمٰعیل صاحب اور مخدوم صفی اللہ صاحب کا مخدوم شاہ عبدالحق صاحب سے فیضیاب ہونیکا
۲۶۶	احوال ولادت اور بیعت اور خلافت کلی حضرت شاہ مصطفےٰ عارف حق بطن اولایت کا
۲۶۸	احوال نکاح اور حبس کبیر حضرت شاہ مصطفےٰ عارف حق کا اور وفات علیہم اللہ ابدال کی اور حاضر ہونا بحضرت الدین ابدال کا
۲۶۹	احوال خوارق اور وفات حضرت مخدوم شاہ عبدالحق صاحب کا
۲۷۰	بیان آداب مزار مقدس حضرت شیخ عارف کامل علو العزم والمرتبہ نسبت دار محمدی
۲۷۲	احوال ولادت وبیعت وخلافت کلی حبس کبیر حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب
۲۷۴	احوال شیخ خیری حضرت شاہ عبدالقدوس صاحب گنگوہی مجدد قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ
״	احوال بیعت اور خلافت کلی حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس گنگوہی مجدد قطب عالم رح
۲۷۸	احوال حبس کبیر حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب کا اور وصال فرمانا حضرت شاہ مصطفےٰ عارف حق صاحب رح کا
״	خرقہ عجیب حضرت مخدوم شاہ عبدالحق صاحب کا یعنی آپ انتقال فرماکر چہ برس زندہ رہے اور پھر انتقال فرمایا
۲۷۹	احوال حبس کبیر اور روانگی حضرت قطب عالم صاحب بجانب گنگوہ اور بیعت وخلافت حضرت شاہ جلال الدین تھانیسری رح
۲۸۰	احوال وفات حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب کا اور حضرت قطب عالم صاحب کے بجسم روحانی حاضر ہونیکا
״	حضرت قطب عالم صاحب کا ایک وقت میں بیشتر جگہ بجسم موجود ہونیکا دلچسپ احوال
۲۸۲	احوال حضرت قطب عالم صاحب کی محفل میں بموجب حکم حضرت مخدوم پاک کے جمال الدین ابدال کے حاضر ہونیکا
۲۸۷	احوال بیعت نکمہ نے نجیب النسا کا خلفائے حضرت قطب عالم صاحب سے باعث نہ ہونے دفینہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم پاک کے اور حال وتبدیل اکیس روز غائب ہوجانے حضرت قطب عالم صاحب کا
۲۸۹	حضرت قطب عالم صاحب کا اپنے خلفائے دربارہ معرفت خدا سوال فرمانا اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسری کا معرفت آمیز جواب دینا
۲۹۳	احوال حضرت قطب عالم صاحب کے خرقہ اور چادر میں آجانیکا۔ اور محجب النسا کی گنگوہ میں آمیکا۔ اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسری کا بعطا تبرکات مرفوع الاجازت کلی ہونیکا۔ اور اولیاء عام خلق اللہ کا بنابر دفینہ ثانی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند کے حجرہ مبارک میں کابل زمین سوختہ سے اوپر حاضر ہوسکنا

۳۰۱	احوال حضرت قطب عالم صاحبؒ کا ہمراہی اولیاے ہمعصر بنابر دفینہ ثانی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم پاک کے کلیہ شریف کو جانیکا - اور عبدالرزاق جہنجھانوی کا بانکار شرکت دفینہ ثانی کے باطن مسخ ہو جانیکا
۳۰۳	بیان تمغہ قدوسیہ یعنی انقطاع آستین
۳۰۴	احوال کل حضرات اولیاء وغیرہ کا جسم مبارک حضرت مخدوم پاکؒ کو معائنہ کرنا
۳۰۵	حضرت قطب عالم صاحبؒ کا وعظ فرمانا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے اولیا کی نسبت پیش خبری فرمای ہے کہ سات معجزے جو انبیا علیہم السلام سے وقوع میں آئے وہ میری امت کے اولیا سے بصورت خوارق ظہور میں آوینگے اور اون سات تون خرقونکی تفصیل
۳۰۷	ہنگام دفینہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم پاک کے عجیب عجیب اسرار کا معائنہ میں آنا - اور ارواح مطہرات کا شریک ہونا
۳۱۴	احوال حضرت قطب عالم صاحبؒ کے اکیس روز مراقب رہنے کا - اور بزار مقدس حضرت بادشاہ دوجہان پر چوبیس گنبد بنوا کر گنگوہ شریف کو روانہ ہو جانیکا
۳۱۵	احوال مغفرت منکاران کلیہ کیواسطے قطب عالم صاحبؒ کا ہاتھہ اوٹھانا اور اوسکا عجیب معجزہ
۳۱۷	احوال حضرت قطب عالم صاحبؒ کے گنگوہ پہونچکر محفل راگ میں حال وجد طاری ہونے اور خاندان چشتیہ میں راگ فاش ہونے کا
۳۱۸	احوال حضرت قطب عالم صاحبؒ کے ہمراہ کلیہ شریف جانیکا اور روضہ شریف پختہ بنوانے کا
۳۲۰	احوال مختصر خلافت اور معمول حاضرہ حضرات اعنی حضرت شاہ جلال الدین صاحبؒ میسری اور حضرت شاہ انعام الدین صاحبؒ
۳۲۱	اور حضرت شاہ ابوسعید صاحبؒ گنگوہی - اور حضرت شاہ محمد صادق صاحبؒ گنگوہی اور حضرت شاہ فتح داؤد چشتی صاحبؒ
۳۲۲	اور حضرت شاہ ابوالمعالی صاحبؒ اور حضرت میران سید شاہ بہکہ صاحب اور حضرت شاہ عنایت چشتی صاحبؒ اور حضرت شاہ عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہم -
۳۲۴	اور حضرت میان غلام شاہ صاحب اور حضرت پیر دستگیر حضرت میر شاہ محمد امیر شاہ صاحبؒ قطب الارشاد
۳۲۵	اور فقیر شاہ محمد حسن صاحب مؤلف کتاب ہذا - اور نسبت فقیر کے پیشین گوئی فرمانا ہادی برحق کی

۳۴۸	احوال اعتراض کرنے مولوی محمد ربانی اور مولوی احمد یمانی فاضلون کا مجلس عام بغداد شریف مین روز ملاقات حضرت محبوب سبحانی صاحب اور حضرت خواجہ غریب نواز کے۔ اور سوالات معترضین پر جو درباره ارادت و خلافت دونون حضرات کے جواب دینے کا
۳۴۹	احوال عجیبہ ہر دو خاندان حنفیہ ولایت روح جذبیہ وصفات کشف کونی وہبی کا حضرت آدم سے اسدم تک جسمین قطب غوث وقت بدل نقیب رقیب نجیب وغیرہ کا مشرح بیان ہے
۳۷۱	احوال خلفاے فقیر مولف کتاب ہذا
۳۷۹	احوال حضرت خواجہ غریب نواز کے ہندوستان مین رونق افروز ہونیکا۔ اور بضمن بیان ہذا حکمرانان ہندوستان کا از رائی پتھورا تا ایندم ہر ایک بادشاہ کا تاریخی بیان اور ہر ایک بادشاہ کے عہد مین جو حضرات اولیاے خاندان صابریہ عالیہ وقادریہ ونظامیہ وحنفیہ کے تھے اونکا تاریخی احوال اور جس تسلسل سے بادشاہ بقاعدہ باطنی حکمران اور معزول کئے جاتے ہین اونکا دلچسپ بیان۔
۳۸۲	احوال خلافت کلی حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین اوشی بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
۴۲۲	احوال صدور خوارق عجیبہ بمزار مقدس حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ
۴۲۹	تقریظ
۴۳۳	فضائل تلاوت کتاب حقیقت گلزار صابری
۴۳۸	قطعات تاریخ انطباع کتاب ہذا
۴۴۱	رسالہ بزرخیہ
۴۵۱	رسالہ وصل عرفان محمدی
۴۶۳	رسالہ فیضان حسنیہ در بیان کہیج غدش

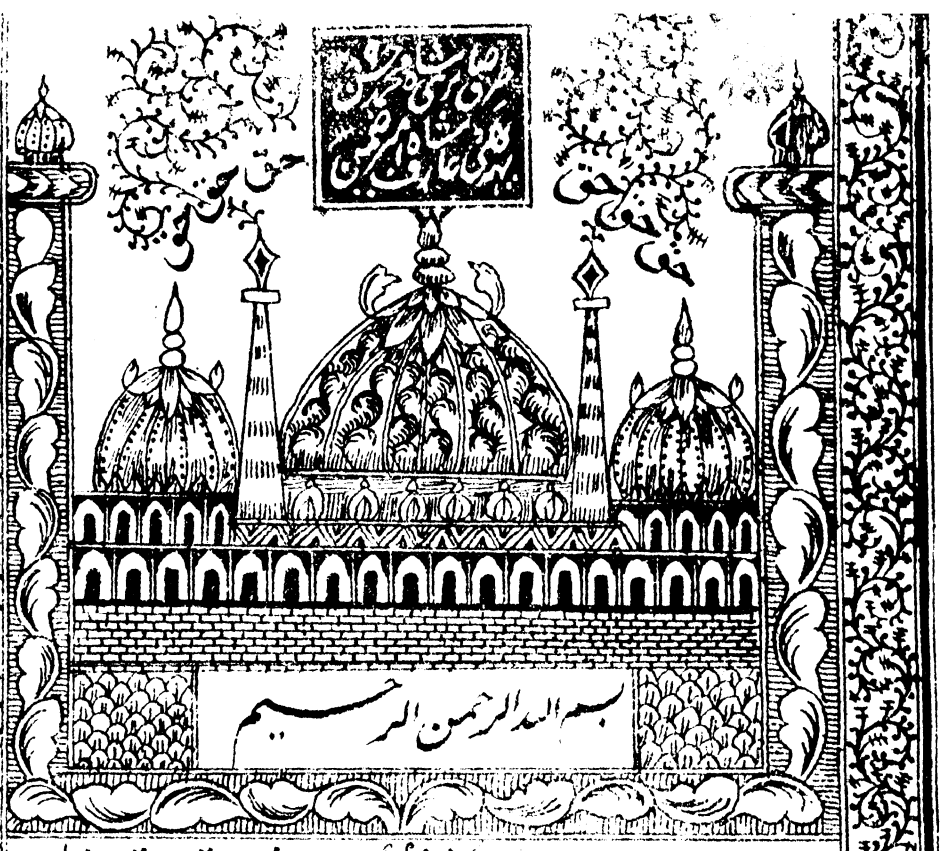
إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

این کتاب مستطاب حالات حضرت بادشاه دین و دنیا جهانبانی مخدومی علاء الدنیا والدین صاحب احمد صاحب صابر کلیری ختم الله الاولیاء والمسلمین

تحقیق گلزار صابری

تالیف لطیف مرشدی و هادی و قائدی و ناصری حقیقت حضرت بادشاه دین و دنیا جهانبانی مخدومی محمدی شاه احمد حسن صاحب برچشتی نظامی صابری

مطبع واقع گردید



حضرت مخدوم مخدوم جہان غوث اعظم قطب الاقطاب زمان

حمد اوس ذات صانع ذوالجلال کو ثابت ہی کہ جسنی عالم وجوب مین اپنی صفات کو ساتھہ انوار ذاتی بحکم نَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي کے مرجع اور مرزین کرکے عالم امکان مین اپنی مخلوق کو ساتھہ اوسیای عظام بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ کے زیب اور زینت دیکے اور معبود کہلایا گیا ہی اور **نعت** اوس صفات ذوالجمال کو تحقیق ہے کہ جو عالم ارواح مین مسجود ملایک ہوکر عالم ناسوت مین بحکم وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۝ کے مقصود اور مطلوب ہر ایک نفس مقدس کا ٹہہرایا گیا ہی اور **مدح** لایق ہی اون انفاس بالاختصاص کو کہ جنہون نے وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ سنکر اپنی نفس نفیس بالتخصیص کو خلعت روحانیت کا

بموجب هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کے یہنا کر مرتبہ صفات
حقیقی کا حاصل کر کے واصل ذات بحث سے ہو کر مقام لا علمی میں موجود شمار کیے گئے ہیں
اِنَّ فِیْ جَسَدِ الْاٰدَمِ لَمُضْغَةً وَفِی الْمُضْغَةِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ
قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ رُوْحٌ وَفِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ
خَفِیٌّ وَفِی الْخَفِیِّ اَخْفٰی وَفِی الْاَخْفٰی اَنَا حب
حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات مفخر مخلوقات صاحب مقام قَابَ قَوْسَیْنِ
اَوْ اَدْنٰی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مژدہ لَوْلَاکَ لَمَا
خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کا سنکر حدیث اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ
کُلُّھُمْ مِّنْ نُوْرِیْ کی نوید طالبان دیدار کو بحکم نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ کی سنائی اور اپنی اپ اَحْمَدُ بلا میم اور عَرَبٌ بلا عین
فرما کر خود ساتھہ صورت روحانی اور حقیقت معنوی کے باطن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کے ظاہر ہو کر حدیث لَحْمُکَ لَحْمِیْ وَدَمُکَ دَمِیْ وَجِسْمُکَ
جِسْمِیْ وَرُوْحُکَ رُوْحِیْ کی خصوصیت لگا کر بر سر محلس عام بحکم
لَا یَعْرِفُ اللّٰہَ اِلَّا اَنَا وَعَلِیٌّ وَلَا یَعْرِفُنِیْ اِلَّا اللّٰہُ وَعَلِیٌّ وَلَا
یَعْرِفُ عَلِیًّا اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَا سنا دیا اور مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ
اور اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ
اَلْبَابَ کی تعلیم سلیم سے ہدایت صراط مستقیم کی فرما کر حَیَاتُ النَّبِیِّ کا مرتبہ قدیم
اپنی ذات خاص پر متحقق کر لیا اور خطاب وَمَنْ سَلَکَ عَلٰی طَرِیْقِیْ
فَھُوَ اِلَیَّ اور لقب عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کا

نسبت جملہ صحابہ کرام اور اولیاء کرام کے مختص فرما کر طریقہ مرشد ہی اور مسترشدی اور پیری اور مریدی کو
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ کی ہدایت
بحکم وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ؕ کے تا یوم القیام جاری کیا اور ہر ایک کو حصہ دولت عرفان
وَمَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کا بموجب وعدہ وَاللّٰهُ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِیْنَ ؕ کے علی الدوام عطا فرمایا **منجملہ** اوسخصرات بابرکات ناہجان مناہج شریعت
وسالکان مسالک طریقت منزل رسیدگان ولایت معرفت عارفان اسرار حقیقت فضیلت یافتگان اِیَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ؕ خصوصیت داران وَاللّٰهُ
یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؕ تاجداران خلعت وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ؕ واقامت درزیدگان یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ؕ خطاب داران وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَى
الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ منصب یافتگان وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا
یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ رہبران منزل فَاَیْنَمَا
تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ رہنمایان وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ؕ مشتاقان وعدہ
اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ خاصان
خصوصیت فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ؕ بہرہ مندان
یُؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا ؕ
وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؕ تارکان شوکت وجاہ زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ
الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
حُسْنُ الْمَاٰبِ ؕ کے یہ دو **حضرات** علالہ خاندان مصطفوی سلالہ دودمان مرتضوی

قدوۂ سالکین طریق چشتیہ اسوۂ خاصان فریق اتقیہ صدر نشین مجلس لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ
اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُھُمُ الْجَاھِلُ
اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُھُمْ بِسِیْمٰھُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۵ تاجدار
محفل اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰہِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَھُمْ لِلّٰہِ
فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۵ ماہ سپہر کرامت
مہر فلک ہدایت کعبۂ ارباب جہد و ریاضت قبلۂ اصحاب زہد و رشادت محبوب سبحانی مخدوم انامی برہان الفضلاء
سلطان الاولیاء وسیلہ باریابان قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ۵
وظیفہ برگزیدگان کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ
عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ۵ عنوان سرنامۂ امامت خاتم اسناد ولایت امیر دبیران
قضا و قدر موجود بصفات رحیمی و قہر افسردۂ تاج بخشایان عالم ناسوت شاہنشہ قبض کشایان
مقام ملکوت افضل الفضلاء اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ ق وَاُولٰٓئِکَ
ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ۵ اکمل الکملاء وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۵
باعث عروج مرتبہ جبروت موجب حصول درجات لاہوت و ہاہوت نازفرمائے حضرت وحدت راز
افشائے جناب احدیت یکہ تاز میدان لامکان شہباز بلند پرواز سدرۃ المنتہائی عرفان
زبدہ و اعظان فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوْا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۵ عمدہ واقفان لَنْ
تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۵ معدن جود و سخا منبع حلم و حیا دستگیر عاصیان
سراپا تقصیر شفاعت خواہ ہر صغیر و کبیر چارہ ساز دردمندان ظاہر و باطن معاونت پرور دستگیر گرفتاران
رنج و محن سردار صفوف اصفیا ہادی گروہ اتقیا دلیل المتحیرین کفیل الطالبین نقاوہ واصلان رب العلمین
وسادہ نشین عاشقان خدا مبین رہنمای کاملان باصدق و یقین ہدایت فرمای عارفان کاملین شہنشاہ
دارین خسرو خسروان کونین یعنی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح

سلطان الاولیا قطب عالم غیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ **وجناب قطب بانی غوث الصمدانی**
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی قدس سرہ العزیز کہ نتیجۂ آفرینش ہیشزدہ ہزار عالم کے ہین ؎

حضرت مخدوم مخدوم جہان — غوث اعظم قطب الاقطاب زمان — حضرت صابر علی عالی تبار
مظہر شان جلال کردگار — غوث اعظم عارف باللہ ہین — غوث اعظم مرشد دلخواہ ہین
کیا ہی ان دونون مین رنگ آمیز ہے — عطر صورت بوئی معنی ریز ہے — غیب گہہ سے یہہ خدائی دوست ہین
دونون یہہ آپس مین مغز و پوست ہین — فیض سے ان کے کھلے گلزار ہین — فقر سے انکی رشادت دار ہین
رنگ و بو انکا گل یکرنگ ہے — راز انکا آتش یک سنگ ہے — نسبت بیرنگی ذات وحید
انکی نسبت سے ٹپکتی ہی مزید — ہین یہہ دو سر الٰہی کے ظہور — ہین یہہ دو نور نبی کے شمع نور
گلشن توحید کے گلچین ہین یہہ — گلبن تفرید کے گلچین ہین یہہ — وادی ایمن کے یہہ شہباز ہین
موسی عمران کے یہہ ہمراز ہین — ہمدگر یہہ نغمۂ ایک ساز ہین — الغرض آپس مین ہم آواز ہین
دونون صاحب مظہر تکمیل ہین — کاملیت مین یہہ بے تمثیل ہین — بو سے انکی مغز عالم ہے تتار
رنگ سے انکے جہان رنگین بہار — رنگ سے انکی جہان رنگین ہوا — بو سے انکی نافہ دار چین ہوا
مغربی و مشرقی ان کے غلام — اور جنوبی اور شمالی لاکلام — کچھہ بیان ہوتا نہین مجھہ سے حسنؔ
یہ الوہیت کے دونون ہین چمن — رازدار انکی نسب کا ہے حسنؔ — دانہ کار انکی حسب کا ہے حسنؔ
وہ دو طالب اسکے یہہ مطلوب ہے — وہ محب ہین اسکے یہہ محبوب ہے — فقر اونکی کو جلا دیتا ہے یہہ
جام اون کے کو پلا دیتا ہی یہہ

احوال اخفای حال حضرت مخدوم دوجہانؒ

حضرات صوفیان صافی نہاد پاک سرشت اور راویان احوال کاملان حق پرست کا اس امر پر اتفاق ہے کہ احوال کیفیات ظاہری اور باطنی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاؤ الدین **علی احمد صابر صاحب** کلیری ختم اللہ لارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند قدسنا اللہ تعالی باسرارہم الاقدس کا مفصل دستیاب نہین ہوا جو زیب افزای صفحہ تحریر ہوتا باعث اس کا گوشگذار

شائقان اخبار و سامعان محبت شعار کیا جاتا کہ ہر ایک حضرات بابرکات عارفان علو العزم والمرتبہ صاحب
نسبت شہنشاہی ولایت خمسہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس امر کو ربط انضباط فرمایا ہی کہ ایک کتاب مین
کیفیات باطن اور ایک کتاب مین حالات ظاہر تحریر فرما کر ارباب باطن کو کتاب کیفیات باطن مرحمت فرمائے
اور اصحاب ظاہر کو کتاب کیفیات حالات ظاہر کی عنایت کی چنانچہ احوال ظاہر ہر ایک بزرگ کا گوشہ
ہر ایک خاص و عام کے ہے اور کیفیات باطن ہر ایک جناب کی گوشہ نشین خاطر ہر ایک صاحب کیفیت
باطن کے اسیوجہ سے اکثر فضائل اور مراتب جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ
محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم
الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ جدامجد حضرت مخدوم صاحب موصوف کے بہی
مسرت افزای خاطر معتقدان راسخ الاعتقاد نہین ہوئی حضرات بزرگان دین متین
متقدمان اور متاخرین ہر ایک خاندان مشتقہ سلاسل خلفای راشدین حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات
احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین سے ہر ایک حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت اور علو العزم والمرتبہ
اور شہنشاہ ولایت حمان اور امام الائمہ اور امام الائمہ اور امام الائمہ نے اپنی اپنی خاندان مین ایک کو اپنے خلفای
کاملین سے گوہر نایاب معرفت اور دُر بے بہای عرفان حقیقت کا ساتھہ تمام وکمال مرتبہ امامت اور اجازت اور حوالت
اور ارشاد تعلیم طریقت کیفیت باطن کے مع جملہ اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ کے اور شجرات متحققہ
اور تبرکات ملبوسات وغیرہ دیگر اشیای قسیم اور مکتوبات مندرجہ کیفیات باطن احوال صدور حالات
شبانہ روز نام بنام ہر ایک پیران عظام سلسلہ اجازت فرمودہ کے عطا فرما کر خطاب صاحب مجاز
مرفوع الاجازت کا مرحمت فرمایا ہے اور دیگر حضرات طالبان خدا کو لقب امام الخلفا یعنی
امام الائمہ اور امام اور خلفا کا عنایت کر کے صرف ایک سند حسب مضمون مرقوم اونکے اور ایک ایک شجرہ
جس سلسلہ مین اونکو صاحب مجاز کیا لطف فرمایا ہے اور منجملہ اون حضرات صاحبان مجاز
مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان کے حضرت مشکلکشا بندگی
شاہ عبد القدوس صاحب گنگوہی قطب عالم وستگیر

سلطان التارکین قدس سرہ العزیز اور جناب **شاہ عبد الکریم صاحب**
قطب الدارین عرف ملا فقیر اخون صاحب قدوسی حنفی

مصطفےٰ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کہ ان دونون حضرات والاصفات نے ہر ایک خاندان منسوبہ صاحبان مجاز
مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حامیٔ سلاسل مشتقہ خلفاء راشدین جناب اشرف المخلوقات
احسن الموجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین جمیع صاحبان مجاز مرفوع الاجازت
اپنی اپنی زمانہ سے **اوس گوہر** تابدار معرفت اور لعل عالمتاب عرفان حقیقت کو ساتھہ تمام و کمال مراتبات
بیعت امامت اور حوالت اور اجازت اور ارشاد کے مع دقائق اور نکات مستمرہ اور شروط اور قیود مرعیہ اور جملہ اسناد
خلافت ناجات معتبرہ اور اوراد منظبطہ اور شجرات متحققہ اور تبرکات ملبوسات وغیرہ و دیگر اشیاء ہر قسم اور
مکتوبات مندرجہ کیفیات ظاہر اور باطن **ہر ایک حضرات** پیران عظام کے سلاسل مرفوع الاجازت
مین حاصل فرمایا ہے اور ہر ایک بزرگ اجازت فرمانیوالے نے وقت اجازت دینی کے یہ کلام زبان مبارک سی ارشاد
فرمایا کہ ہمکو تین واسطہ سے خبر اس امانت تفویض کرنیکی بنام تمہاری حکم بحکم معلوم ہوتی چلی آئی ہے ۵

نسبتِ مرفوع جسکو ہو حصول — ہے وہ اس ارشاد نامی کا رسول — حقتعالےٰ نے ہمین چودہ طریق
ای حسن بخشی بارشاد دقیق — اوس شہ ھذا یداللہ شان نے — اوس شہنشاہِ تقدس آن نے
دی کتابِ راز فقرِ چاردہ — نور مین روشن تر از صد مہر و ماہ — دلیہ جب اوس نور سے آئی ضیا
راز چودہ خانوادہ کا کہلا — دامِ صابر کے بحکمِ کردگار — ہم سحرگاہِ ازل سے ہین شکار
جو علی احمد کا ہی داخل طریق — اوس سعادت کیش کا حق ہی رفیق — اس طریقے مین جو ہو طالب مرید
زود تر ہو زود تر قطبِ فرید — جسکی قسمت مین ہے اونکا انتساب — وہ سپہرِ فقر کا ہے آفتاب
جو طلسم آباد خانہ وا کرے — سلسلہ مخدوم کا برپا کرے — ہے نظامی سلسلہ اپنا نظام
یہہ نظارت بہی خوش آئی لاکلام — قادری نسبت ہی محبوبی سرشت — عاشق و معشوق ہین پیران ہشت
ہین یہ گلزارِ نبوت کی بہار — رنگ و بو انکا ہی محبوبی بکار — غوثِ اعظم کی غلامی کا حضور
ہے ہماری واسطے جامِ سرور — نقشبندی بہی ہمارا ہی طریق — خوب خوش آیا ہمین ہے یہہ فریق

۱۶ نقشبندی سرخوش ذوق فنا — بیخبر یخویش از فکر سوا — سہروردی کبرویہ سے کمال

ذوق ہی دلمین ہمارے حسب حال — نسبتِ شاہِ مدار مستعد — ہے ہمارے گلستان کی رنگ و بو

۱۹ سلسلہ شاہ اویسی بہی حسن — روز اول سے ہمارا ہی چمن — نسبت ہر خانوادہ اور ہے

بوجہتا وہ ہی کہ جسکو غور ہے — الغرض ہر ایک کا ہی رنگ غیر — ہر نسب پر دار کا آہنگ غیر

۲۳ رنگ ہر ایک کا بظاہر غیر ہے — گرچہ باطن گاہ مین ایک سیر ہے — کوئی مست بادۂ ذات وصفات

کوئی سرمستِ شرابِ صاف ذات — کوئی پابند شہادت گاہ ہے — کوئی غیب الغیب سے آگاہ ہے

کوئی اپنی بود کی کرتا ہی سیر — کوئی اپنی آپ کو سمجھے ہے غیر — کوئی سبحانی کا مست جام ہے

کوئی دلقی کا خراب تام ہے — کوئی قم کا مست احیائی کا — طور پر کوئی ترائی کا شکار

کوئی بندہ مظہر ارشاد کا — نازپرور اس خدا کی داد کا — فکر کے اوسکے طریقے سو ہزار

ذکر ہے اوسکا بحدِ بے شمار — اتقیا اور اصفیا ہر دم حسنؑ — دیکہتے رہتے ہین یہہ پہولا چمن

راز کی یہہ بات ہے بس اے حسنؑ — اس بیان سے بند کر اپنا دہن — اور علی الخصوص اون

دونون حضرات بابرکات والاصفات نے اس خاندان منبع العرفان سلسلہ عالیہ قدوسیہ

صابریہ چشتیہ کو کہ منصب شہنشاہی ولایت جہان صفات علوالعزم والمرتبہ مرفوع الاجازت کا

اس خاندان فیض بنیان مین بوجوہ کاملہ متحقق ہے اس تسلسل فیض مسلسل شجرہ سے حاصل فرما کر تابقیام

عالم جاری فرمایا ہے **ابیات**

یہہ چمن ہے سیرگاہِ کاملان — یہہ چمن ہے جلوہ گاہِ واصلان

جس چمن مین چار سو سنبل نہو — جس چمن مین رنگ بوئے گل نہو — اوس چمن کی سیر کسکو بہائے

اوس چمن کو کون شائق جائے ہے — زینت رخسار ہی گیسوئے یار — خوبی گلزار ہے سنبل بہار

زلف کب معشوق کے رخسار پر — مستعد دعوی نکرا رہے پر — زلف مشکین بوی امکانی بکار

روی رنگین نقش ایجابی نگار — اس چمن کا پہول پہولا ای حسنؑ — احمد صابر شہنشاہِ زمن

صابریہ سلسلہ ایک جام ہے — نام صابر اسم اعظم تام ہے — صابریہ سلسلہ گلزار ہے

یہہ طریقہ سربسر انوار ہے — رنگ و بوی نو تازہ سے حسنؑ — صابریہ سلسلہ پہولا چمن

حضرت مخدوم شاہنشاہ فقر — بادشاہ فقر مہر و ماہ فقر
صاحب سرمایۂ جذب و سلوک — تاجدار و تاج بخشائے ملوک
خاندان فقر اون کے نور سے — جلوہ فرما ہی زیادہ طور سے
مہر احمد ہے نبوت کی بشیر — مہر صابر ہے ولایت کی خبیر
اَحمَدُ صَابِر نسب دار نبی — زینت سجادۂ مَولا علی
ہین جو وہ مہر ولایت شانہ زیب — ہین وہی ابتک اثر بخش نہیب
لَا فَتَا اِلَّا کی تیغ آبدار — گنج شکر کے خلیفہ نامدار
مست ہین گنجشکر کے جام سے — جام سے حضرت کے اچھے نام سے
قطب دین کا فقر خوش آیا اونہین — آپ کا جلوہ بہت بھایا اونہین
شاہ اجمیری جہان کے بادشاہ — رہنمائی راہ صاف لَا اِلٰہ
حضرت خواجہ معین الدین سے — فقر کے واقف ہوی آئین سے
غوثی و قطبی جنہون کی داد ہے — داد ہی امداد ہی ارشاد ہے
تا قیامت یہہ طریق بے نظیر — غوثی و قطبی کا ہوئیگا بشیر
غوثی و قطبی و ابدالی کا نور — اس طریقے مین ہیگا بالضرور
یہہ طریقہ ہی پسند مصطفے — سلسلہ ہے یہ پسند مرتضی
اس چمن کا باغبان مَولا علی — اس چمن کا غنچہ و گل ہر ولی
دیدہ بینا جسی بخشی الٰہ — وہ علی احمد کا دیکھے عز و جاہ
ای حسن جو ہی پژند ہو بدوش — اس طریقہ کا وہی ہے گلفروش
گلفروشی اس طریقہ کی مدام — ای حسن تجہیز تعین ہے لاکلام

جو ہوا مخدوم صابر کا غلام
دستگیر اوسکے ہوئے بارہ امام

بیان انتقال کیفیات عرفان حقیقت محمدیہ صلعم

رمز دانایان حقیقت و رازداران معرفت جانو اور اگاہ ہو کہ حضرت رسالت پناہ مہبط اسرار سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی مورد انوار فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی احمد مجتبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو گوہر نایاب معرفت اور دُرِ بے بہای عرفان حقیقت کا کہ حضرت مولا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو اس خاندان مین خلفائے راشدین اپنی سے عطا فرمایا ابیات مولف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مصطفےٰ ہے صورت معنی نگار	معنی صورت فروش کردگار	
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مصطفےٰ ہے جلوۂ دار شہود	مصطفےٰ ہے سر بسر سرِ وجود	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مصطفےٰ ہے بادشاہِ کائنات	مصطفےٰ ہے شاہ شاہانِ جہات	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مصطفےٰ شانِ شیون اوّلی	مصطفےٰ نورِ تعین آخری	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علیہ السلام	مصطفےٰ کے راز سے حیرت بکار	آجتک ہی جبرئیل راز دار	علیہ السلام
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	جب سے دیکھا معاملہ دستار کا	بادہ خور ہی حیرت اسرار کا	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مصطفےٰ کا راز ہے رازِ خدا	مصطفےٰ کا سر ہے سرِّ کبریا	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مصطفےٰ کیواسطے دونون جہان	مصطفےٰ کیواسطے ہی کن فکان	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مصطفےٰ اسرار غیب الغیب ہے	مصطفےٰ انوار حق لاریب ہے	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
	جب خدا نے مصطفےٰ پیدا کیا	مصطفےٰ پر آپ کو شیدا کیا	
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	غیب سے دار شہادت مین خدا	مصطفےٰ کی شان مین ہے رونما	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	نام احمد اوّلین سرکار مین	ہے محمد آخرین دربار مین	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ماہ نور کردگار دو جہان	احمد مرسل ہے بے ریب و گمان	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	احمد مرسل تجلّی ظہور	احمد مرسل سراپا نور نور	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	احمد بے میم نورِ ذات ہے	احمد بے میم طورِ ذات ہے	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	احمد مرسل تجلّی صفات	احمد مرسل صفات پاک ذات	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احمد بے میم ہی نورِ الٰہ — احمد بے میم ہے طورِ الٰہ

احمد مرسل نہایت پایہ دار — احمدِ مرسل بدایت سایہ دار

اول و آخر ظہورِ احمدی — ظاہر و باطن حضورِ احمدی

نورِ احمد نورِ شمع راہ ھُوَ — نورِ احمد جلوۂ درگاہِ ھُوَ

نورِ احمد کا جھمکتا ہی تمام — نورِ احمد کا چمکتا ہی تمام

نورِ احمد کا یہ فرش و عرش ہے — نورِ احمد کا یہ عرش و فرش ہے

نورِ احمد کا ہدایت کار ہے — نورِ احمد رشد کا دربار ہے

نورِ احمد گر نہ ہوتا جلوہ گر — کون دیتا حضرتِ حق کی خبر

نورِ احمد جلوۂ کونین ہے — نورِ احمد مایۂ دارین ہے

نورِ احمد رہنمائے مستقیم — نورِ احمد رنگ گلزارِ نعیم

نورِ احمد جلوہ بخشِ عرش گاہ — نورِ احمد شمع نورِ لا الٰہ

نورِ احمد نام زد وحدت ہوا — نورِ احمد مشعلِ کثرت ہوا

نورِ احمد سے منور دو جہان — نورِ احمد ہے محلِ کن فکان

نورِ احمد مشعلِ راہ طریق — نورِ احمد رہنمائے ہر فریق

نورِ احمد سے منور ماہتاب — نورِ احمد سے مجلی آفتاب

یہ تنِ خاکی ہے طورِ احمدی — یہ دلِ صافی ہے نورِ احمدی

نورِ احمد مشعلِ ایمان ہے — نورِ احمد جلوۂ عرفان ہے

نورِ احمد نورِ اللہ الصمد — نورِ احمد مشعلِ افروزِ احد

کب احد احمد میں ہے رنگِ دوئی — دور تر ہے انسی آہنگ دوئی

یہ تجلی متعد بالذات ہے — یہ تجلی سایۂ ایک رات ہی

رات سے اسمائے حسنیٰ — ہی بہر صورت ہویت کا وطن

جب ہویت غیب سے بہر ظہور — آئی وحدت مین تجلی بخش نور
اپنی جلوہ پر جو ڈالی ایک نظر — ہوگئی فی الفور خود سے بیخبر
جب خودی مین آکے دیکھا آپ کو — آپ کو پایا رسول راز کو
نام اوسکا احمد مرسل کیا — سب کمال اپنا اوسی کو دیدیا
بس ہوا معلوم یہہ اس راز سے — اس تجلی نیاز و ناز سے
نازہی صورت گر شان نیاز — نازسی ظاہر ہوئی آن نیاز
عاشق و معشوق ہین ایک راز بخش — ہین یہہ دو ایک نغمۂ آواز بخش
باطن و ظاہر ہین دونون ایکطرح — رنگ بخش جلوۂ ناز و نیاز
حسن ہردم شمع نازافروز ہے — عشق ہر ساعت نیاز آموز ہے
حسن و عشق آپسمین دونون جلوہ زیب — جلوہ فرماوینگے تا روز حسیب
حسن صورت عشق معنی کا چمن — اپنی اپنی رنگ پیرا ہے ای حسنؔ
شاہ غیبی حضرت وحدت مین آ — آپ اپنی آپ پر شیدا ہوا
نسبت احمد کہ الا اللہ ہے — کب بہلا اوس سے ہر ایک آگاہ ہے
مصطفے مین جب ہوئے فانی علی — تب ہوے وہ پیشوائے ہر ولی
اس فنا کے باب مین خیر البشر — دی گئے ہین لحمک لحمی سے خبر
لحمک لحمی دوحک دوحی یاد کر — آپ کو اس یاد سے دل شاد کر
شغل برزخ کو نچوڑا ای نیکخو — ہے یہی شغل عجائب شغل ہو
مصطفے کو اوسنی پایا ای حسن — جسنی بوجہا پیر کامل کا سخن

اوس غواص بحر معرفت نے وہی دُر نجف شاہوار عرفان روحی حضرت امام خواجگان خواجہ حسن بصری صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اس خاندانمین خلفاے کبیرا ہی سے مرحمت فرمایا اور اوس شناور دریاے حقیقت نے وہی

اس خاندان مین خلفائے عظام اپنی سے عنایت فرمایا اور اوس اشنای بحر حقیقت نے وہی دُرِ آبدار عرفان روحی
حضرت خواجہ فضیل بن عیاض صاحب صفات رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائے سعید
اپنی سے بخشش فرمایا اور اوس مسند نشین شریعت نے وہی گوہر شاہوار عرفان روحی حضرت خواجہ سلطان
ابراہیم بن ادہم بلخی صاحب محیط العناصر رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائے اکمل اپنی سے عطا فرمایا
اور اوس شہنشاہ اقلیم طریقت نے وہی لولوئی بے نظیر عرفان روحی حضرت خواجہ سدید الدین
حذیفۃ المرعشی رکن الکعبہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائے عزیز اپنی سے مرحمت فرمایا اور اوس
کریم دولت معرفت نے وہی دُرِ نیر عرفان روحی حضرت خواجہ امین الدین صاحب ہبیرۃ البصری
سپہر دلایک رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندانمین خلفائے کبار اپنی سے لطف فرمایا اور اوس فرمانروای مملکت معرفت نے
وہی لولوئی تابدار عرفان روحی حضرت خواجہ علو ممشاد صاحب دینیوری کون آباد رحمۃ اللہ علیہ کو
اس خاندانمین خلفائے راشدین اپنے سے مرحمت فرمایا اور اوس تخت نشین مسند کرامت نے وہی گوہر مکنون عرفان روحی
حضرت خواجہ ابو اسحاق صاحب شامی سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندانمین خلفائے سعید
اپنی سے عنایت فرمایا۔ اور اوس جلوہ فرمائے تخت ولایت نے وہی دُرِ بے بہائی عرفان روحی حضرت خواجہ ابو احمد
صاحب ابدال اولین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای گرامی اپنی سے مرحمت فرمایا
اور اوس مسند آرای مملکت شریعت نے وہی لولوئی جان بخش عرفان روحی حضرت خواجہ محمد زاہد
مقبول چشتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای رشید اپنی سے عطا فرمایا اور اوس
تاجدار تخت حقیقت نے وہی دُرِ یکتائی عرفان روحی حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف صاحب
چشتی سرمدی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای گرامی اپنی سے بخشش فرمایا۔ اور اوس شاہ تخت
آرای کرامت نے وہی لولوئی مفخر عرفان روحی حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی
صاحب شہنشاہ الارواح رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای عزیز اپنی سے مرحمت فرمایا
اور اوس تخت نشین ولایت حقیقت نے وہی گوہر عدیم النظیر عرفان روحی حضرت خواجہ حاجی شریف
زندنی صاحب نفی القضا معلق رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائے کاملین اپنی سے

عنایت فرمایا - اور اوس دُرّۃ التاج ولایت نے وہی دُرِ بے بہائی عرفان روحی حضرت **خواجہ عثمان ہارونی** صاحب چشتی تکفیر الخلاصی و تکبیر الامانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائے عظام اپنی سے عطا فرمایا - اور اوس تاج بخش خسروان ملک معرفت نے وہی گوہر نایاب عرفان روحی **حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت** رحمۃ اللہ علیہ کو اسخاندان عالیشان مین خلفای رشید اپنی سے عنایت فرمایا - اور اوس شہنشاہ مملکت کونین نے وہی لولوی شاہوار عرفان روحی حضرت قطب الاقطاب **خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی** دہلوی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفائے سعید اپنی سے مرحمت فرمایا - اور اوس تاجدار اقلیم حقیقت نے وہی دُر اشرف عرفان روحی حضرت **خواجہ شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا** صاحب قطب عالم مسعود العالمین اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای رشید اپنی سے عنایت فرمایا اور اوس تاج بخش مسند نشینان معرفت نے وہی گوہر بے نظیر عرفان روحی حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح** سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کو اسخاندان مین خلفائے عظام اپنی سے مرحمت فرمایا

اشعار حضرت مؤلف قدس سرہ

حضرت مخدوم شان لا الٰہ		پردۂ عظمت پہ رکھتی ہین نگاہ	حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ
محو ذات کبریا لیل و نہار		بوستان فقر احمد کی بہار	حضرت احمد علیہ الرحمۃ
وہ فرید الدین کے سرو چمن		گنجشکر کے چمن کے یاسمین	حضرت فرید علیہ الرحمۃ
فقر قطب الدین کے چادر بدوش		وہ معین الدین کے نسبت فروش	حضرت قطب علیہ الرحمۃ
سیکڑون اونکی کراماتین جلی		لکھہ گیا ہی ہر زمانہ کا ولی	حضرت معین علیہ الرحمۃ
رشد اونکا فقر کا گلزار ہے		فقر اونکا وادی تاتار ہے	
حضرت صابر علاء الدین کو		ای فقیر و بوجہہ لو تم بوجہہ لو	حضرت صابر علیہ الرحمۃ
حضرت صابر ہین سرّ ذات ہُو		حضرت صابر ہین خود آیات ہُو	حضرت صابر علیہ الرحمۃ

حضرت صابر جلال اللہ ہین		حضرت صابر جمال اللہ ہین
حضرت صابر تجلی زیب نور شان اونکی جلوہ بخش حیدری ہند اون کے رشد سے ایمان بکار فیض سے اونکے مگس سرمایہ دار		حضرت صابر ہین یا ھُو کے ظہور آن اونکی ذوالفقار صفدری ہفت اقلیم اونسے ہے رنگین بہار ہر پر پشہ ہمائی سایہ دار

اور اوس گوہر بخش اقلیم حقیقت نی وہی دُرِ مکنون عرفان روحی حضرت **خواجہ شیخ شمس الدین صاحب** پانی پتی کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ کو کہ اور کوئی خلیفہ بجز اونکے حضرت کے نہ تہے اس خاندان نوازش فرمایا - اور اوس شہنشاہِ مملکت ولایت نے وہی گوہر شاہوار عرفان روحی حضرت شاہ **جلال الدین صاحب** پانی پتی کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ کو کہ اور خلیفہ اس جناب سے بھی نہین ہوے اشرف نہین کرم فرمایا - اور اوس بادشاہ تخت نشین ولایت نے وہی گوہر بیمثل عرفان روحی حضرت مخدوم شاہ شیخ **نور الحق احمد عبد الحق صاحب** ردولوی زندان پیر رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفای سعید اپنی سے عطا فرمایا - اور اوس شہنشاہ ملک معرفت نے وہی لولوے بہاے عرفان روحی حضرت شاہ شیخ **عارف جیو صاحب** بطن اول ولایت کو اس خاندان مین خلفاے عزیز اپنی سے لطف فرمایا اور اوس شہریار مسند ولایت نے وہی دُر شاہوار عرفان روحی حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور **محمد جیو صاحب** عیسی روحی رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین کہ اور کوئی خلیفہ ان حضرت سے نہوی مرحمت فرمایا - اور اوس تخت نشین مملکت نے وہی گوہر بے مانند عرفان روحی حضرت مشکلکشا بندگی شاہ **عبد القدوس صاحب صاحب گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین** رحمۃ اللہ علیہ **جد امجد فقیر مولف کتاب ھذا** کو اس خاندان مین کہ اور کوئی خلیفہ اس جناب سے بھی نہوے عنایت فرمایا - اور چونکہ اس جناب نے مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت کا جملہ خاندان مین حاصل کیا ہے کہ مجتہد تعلیم اور مجدد کیفیت باطن کے ہین اسوجہ سے اس صدر نشین چار بالش ولایت نے جملہ کیفیات مرتبہ شہنشاہی ولایت کے

حضرت شاہ [illegible] صاحب

اس خاندان مین اور ہر دو خاندان حنفیہ علوی اور چند سلاسل مین بتعلیمات کیفیات ولایت روح
جذبیہ کے انواع انواع کے تصرفات سے حضرت شاہ شیخ عبد الحمید صاحب عرف شیخ زین اولین ولایت
روح جذبیہ رحمۃ اللہ علیہ فرزند کلان اپنی یعنی جد امجد اس فقیر مولف کتاب ہذا کو ساڑہی سترہ سو خلفاے
راشدین اپنی سے لطف فرمایا۔ اور حضرت شاہ شیخ جلال الدین صاحب ممدوح نے وہی لولوے عدیم المثال عرفان روحی
۲۸ حضرت شاہ نظام الدین صاحب بلخی وجد سلطان رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین کہ
یہی ایک خلیفہ اوس جناب سے ہوی کرم فرمایا۔ اور اوس سریر آرای ولایت طریقت نے وہی گوہر مفخر عرفان روحی
۲۹ حضرت شاہ شیخ ابو سعید جیو صاحب گنگوہی دست رسول رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفاے
عزیز اپنی سے عنایت فرمایا۔ اور اوس گوہر نثار خزائن معرفت نے وہی دربے بہای عرفان روحی حضرت
۳۱ شاہ شیخ محمد صادق جیو صاحب گنگوہی صادق مثال رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین
کہ اون حضرت سے بہی اور کوئی خلیفہ نہ تہے مرحمت فرمایا۔ اور اوس صاحب جاہ و جلال مسند حقیقت نے
۳۱ وہی گوہر گیتی افروز عرفان روحی حضرت شاہ شیخ داؤدجی صاحب گنگوہی رحیم دل
رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفاے سعید اپنی سے عنایت فرمایا۔ اور اوس شہنشاہ ولایت شریعت نے
۳۲ وہی درشاہوار عرفان روحی حضرت شاہ ابو المعالی صاحب صمدی اینٹہوی رحمۃ اللہ علیہ کو
اس خاندان مین خلفاے کبیر اپنی سے لطف فرمایا۔ اور اوس خسرو ملک طریقت نے وہی گوہر کتاے عرفان روحی حضرت سید
۳۳ محمد سعید صاحب عرف میران سید شاہ بہیکہ صاحب فی الواجد اوجود
رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین خلفاے عظام اپنی سے عطا فرمایا اور اوس شاہ کونین نے وہی لولوے بے نظیر عرفان روحی
۳۴ حضرت شاہ عنایت جیو صاحب بہلولپوری ذو القوۃ المتین رحمۃ اللہ علیہ کو اس خاندان مین
خلفاے رشید اپنی سے کرم فرمایا۔ اور اوس شہریار مسند کرامت نے وہی لعل جہان افروز عرفان روحی حضرت
۳۵ شاہ عبد الکریم شاہ صاحب قطب الدارین عرف ملا فقیر اخون صاحب مصطفے آبادی
جد امجد فقیر مولف کتاب ھذا کو اس خاندان مین خلفاے عظام اپنی سے
مرحمت فرمایا۔ اور چونکہ یہ جناب بہی مثل حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب گنگوہی

قطب عالم دستگیر سلطان التارکین رحمتہ اللہ علیہ کے اپنی زمانہ مین حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم
والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات بعضے خاندان عجیبہ اور اپنی خاندان نسبی حضرت شاہ عبدالمجید
صاحب عرف شیخ زین اولیین ولایت روح جذبیہ فرزند کلان حضرت قطب عالم صاحب موصوفین مین مرتبہ
صاحب مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات پر امام مجتہد عصر مستفیض ہین
اوس داور نعمت ماہی کو نین نے وہی لعل رخشان عرفان روحی مع جملہ کیفیات شہنشاہی ولایت بالوف
الوان تلوین مراتب باطن و تعلیمات کیفیات ولایت روح جذبیہ بقنوف تصرفات قوت باطن اور جمیع تبرکات مفاوضات
معنویہ حضرات پیران عظام جمیع سلاسل کے حضرت لی مع اللہ گاہ میان غلام شاہ صاحب
معصوم قطب زمانی مصطفے ابادی رحمتہ اللہ علیہ فرزند کلان اپنی کو کہ عمدی شفیق اس
کفش بردار مولف کتاب کے تہے خلفائی گرامی اپنی سے جملہ خاندان مین عنایت فرمایا۔
اور اوس فیاض ذو اختصاص نے وہی لعل عالمتاب عرفان روحی مع جملہ کیفیات باطنی اور مناصب شہنشاہی
ولایت اور مفاوضات معنویہ موصوفہ بالا کے جناب پیر و مرشد ہادی برحق خضر قافلہ سالکان سلسلہ
محمدی نوح کشتی نشینان واسطہ محبوبی۔ پشت و پناہ مرتبہ قطب الاقطابی شرافت دستگاہ درجہ غوثیت و افرادی
ادیب بستان ملکوت شمع شبستان جبروت لامع تجلیات لاہوت مستغرق بادہ سرور ہاہوت مظہر جامع مظاہر
جمع الجمع مرجع کاملان توکل و قنع عیسی مردگان عشق الٰہی موسی سائلان دیدار حقیقت آگاہی بادہ محویت
حضرات مجاذیب قوت جاذبہ اقطاب رقیب و نجیب خلیل کعبہ اصحاب حقیقت وکیل حوصلہ ارباب معرفت۔
امام حضوری خوانان مصلہ ولایت ملک العلام مفتیان وسادہ طریقت باشریعت ساقی تشنگان بادہ
توحید باقی بہ بقای ذات واجب التفرید معنی اغنیای اَلْغِنَاءُ غِنَی النَّفْسِ مُعْطِی عطا اَللّٰہُ
بس باقی ھَوَسٌ مورد صفات الوہیت مصدر شان واحدیت نردبان بام حضرت وحدت
نسیم گلستان حضرت احدیت پیر دستگیر روشن ضمیر حضرت شاہ محمد امیر صاحب صاحب حق
قطب الارشاد رحمتہ اللہ علیہ کو خلفائی رشید اپنی سے جملہ خاندان مین عطا فرمایا۔
[illegible] امیر و جہان عامی جاودان نے وہی لعل رخشان عرفان روحی مع جمیع کیفیات

الوانِ تلوین باطن اور مناصب شہنشاہی ولایت حمان صفات اور مدارج مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ بعطائے جمیع مفاوضات معنونہ یعنے اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور شجرات متحققہ اور تبرکات متبرکہ اور مکتوبات مندرجہ احوال ظاہری اور کوائف باطنی بدقائق ونکات مراتبات امامت اور حوالت اور اجازت بشروط مستمرہ وقیود مرعیہ بموجب حکم حضرت سرور کائنات مفخر موجودات احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خلفائی کبیر اپنی سے جملہ خاندان مین اس کفش بردار فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی مشرب قدوسی نسب حنفی مذہب مؤلف کتاب ہذا کو مرحمت فرمایا۔ اور اس بہرہ مند نعمت ہائے دارین نے وہی لعل جہان افروز عرفان روحی اپنی خلفا کو بحکم حضرت الحق ہادی مطلق مع جمیع حفظ مراتب ولوازمات موصوفہ ومراسمات ممدوحہ کے عطا فرمایا اور آیندہ کو بھی بامر باطن طالب صادق واصل مرشد کو عنایت کرتا رہیگا

نظم مؤلف نامدار

صوفیانِ صاف دل صافی نہاد — عارفانِ پاک طینت پاک زاد
جانتی ہین شیخ کو دریاے ہُو — بوجہتے ہین شیخ کو صہبای ہُو
شیخ ہے صورت نماے احمدی — شیخ ہے معنی فروش سرمدی
جسکو ہو دیدار احمد کا خیال — آئنہ اوسکا ہے مرشد کا جمال
مظہر مرشد ہے مرآۃ رسول — مظہر مرشد ہی آیات رسول
ای فقیر ومرشد کامل ہے کیا — مرشد کامل ہے نور مصطفے
روز وشب ارشاد کا پابند ہو — ہر زمان تبلیغ سے خورسند ہو
دولت ارشاد ہو اوسکے نصیب — ہو علم اوسکا بمیدان حسیب
آپ احمد صورت مرشد بنا — طالبون کی واسطے ہے رونما
جسنی بوجہا مرشد آگاہ کو — اوسنی بوجہا احمد واللہ کو
شیخ ہی سر ہُویدا نور ہُو — نور ہُو سر تا قدم منظور ہُو

مظہر مرشد کہ رشد آثار ہے — احمدِ بے میم کا اسرار ہے

مظہرِ شیخ اجل ہے طورِ حق — جسم خاکی شیخ کا ہی نورِ حق

شیخ کامل کو نہ سمجھو غیر ذات — شیخ کامل ہے رسالت کی صفات

شیخ ہے ہر ہفت منزل کا بشیر — شیخ ہی رازِ الٰہی کا خبیر

جو حقیقت شیخِ دین کی پا گیا — وہ حقیقت ذوالمتین کی پا گیا

مرکز خاکی ہے تا عظمت سرا — دیکھ لو نورِ محمدؐ جا بجا

شیخ کامل سے لگاؤ دھیان تم — پست شے بالا اوڑو ہر آن تم

شیخ کو اس نو سرا مین پاؤ تم — منزلِ اسفل سے بالا جاؤ تم

گر بقا منظور ہے تجکو فنا — شیخ کی صورت مین تو ہو جا فنا

شیخ مین جو مرد فانی ہو گیا — یہہ سمجھہ لو تم وہ باقی ہو گیا

اس طلسم شیخ سے آگاہ ہو — اس سمجھہ سے عارف باللہ ہو

شکل برزخ سے خدا پاؤ گی تم — شغل برزخ سے صفا پاؤ گے تم

ای فقیرو شغل برزخ کی شراب — مست کر دیوی گی تمکو بیحساب

شغل برزخ جب کرو گے چند روز — آپ ہو جاؤ گے تم برزخ فروز

جبکہ اس شغلِ عجب مین آؤ گے — آپ کو خود آپ مرشد پاؤ گے

جب اثر بخشی گا یہہ شغلِ عجیب — یک بیک ملجائیگا تمسے حبیب

حسنی مرشد آپ کو پایا حسن — وہ ہوا انوارِ احمد کا چمن

یہ سمجھہ ہے کیمیائے منتہی

یہ سمجھہ ہے دولتِ ہر مبتدی

یہ سمجھہ ہے نشۂ ہر اصفیا

یہ سمجھہ ہے مستی ہر اتقیا

ہم حسن مین ای طالبو یہ کہہ چکے — حق نپاؤ گے بجز اس شغل کے

شیخ کی شکل کدائی مین حسن — رنگ دکھلاتا ہے وہ گل پیرہن

گرچہ وہ ہر رنگ و بو سے پاک ہے — پر تجلی گاہ اوسکی خاک ہے
جب محمدؐ کو حسنؓ سے ربط دو — نام تم بوجھو گے میرا دوستو
جب محمدؐ اور حسنؓ مل جائینگے — نام میرا اہل دانش پائینگے
ہے یہ ایک سرّ الٰہی کا ظہور — بوجھنا اسکا ہی طالب کو ضرور
اس معمہ کو بتوفیقِ خدا — پاگیا عبدالرؤف باصفا
دوسرے فاروق نے پایا اسے — جذب اوسکو ہوگیا سر پاؤن سے
تیسرے احمد حسنؓ نے پالیا — شیخ کی صورت مین جذبہ جالیا
چوتھی صورت شیخ بن بیٹھا رفیق — جذب مین جاکر ہوا ایسا غریق
پاک طینت پاک دل بیدار تھے — صاف باطن تھے بہت ہوشیار تھے
ایک مدت تک رہی پابند جذب — بیخبر بخویش سالے چند جذب
بھول بیٹھے چون و چند ین کا خیال — دیکھتے رہتے تھے شانِ ذوالجلال
غیر مرشد سب بھولا بیٹھے تھے وہ — اپنی ہستی کو مٹا بیٹھی تھے وہ
غیر حق اونکو نہین دکھلائی تھا — جو مظاہر اونکے آگے آئی تھا
شیخ کی صورت مین وہ آئینہ وار — دیکھتے تھے جلوۂ پروردگار
خورد و نوش و پوش سے بیزار تھے — فکر و ذکر یار مین خود یار تھے
جب ہوا فیض نبوت دستگیر — خوش کیا سب نے سلوک دلپذیر
ایکشب مجھکو ہوا حکم الٰہ — تو خلیفہ کر حسنؓ انکو بگاہ
باندہ دی پٹکے خلافت کے بسر — دیر مت کر دے خلافت زود تر
ہین یہ شایان خلافت ای حسنؓ — ان سے پھولیگا ارشادت کا چمن
گلشن ارشاد کے گلچین ہین یہہ — صاحب ارشاد آن واین ہین یہہ
الغرض مینی بحکم ذوالجلال — زود تر لکھکر خلافت کی مثال

بارگاہ حضرت صابر مین جا		بیٹھہ پائین مزار حق نما	
خرقۂ بخشی باندہے خدامے بسر		کردئے اپنے خلیفے زود تر	
یا الٰہی یہہ خلیفے باصفا		ہوئین مقبول جناب کبریا	۱۲

سبب تالیف کتاب

ایکروز حضرت پیر و مرشد ہادی برحق نے ارشاد فرمایا کہ ایکہزار سال ظہور صفات ظاہر کا ہوتا ہے اور اوس مدت مین حضرات اولیاے عظام اوس زمانہ کو کیفیات ظاہری یعنے خرقہ عادت علی التواتر بوضاحت عام صادر ہوتی ہین اور کیفیت باطنی عرصہ دراز مین کمالی تمام حاصل ہوتی ہے - اور ایکہزار برس صفات باطن کا ظہور رہتا ہے اوس عرصہ مین اولیاے کرام اوس زمانہ کو کیفیت باطن جلد کمال و تمام وصول ہوتی ہے اور خوارق بوضاحت خدام خاص سرزد ہوتی ہین اسواسطے عروج زمانہ صفات باطن مین احوال حضرات زمانہ صفات ظاہر کا گوش زد خاص و عام کیا جاتا ہے چنانچہ یہ فقیر شاہ محمد حسن صابری مولف کتاب ہذا حالات وجوب اور امکان اور اعیان ثانی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر کلیری قطب عالم اغیاث ہند تعمد اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمتہ اللہ علیہ - اور جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی قدس سرہ العزیز کا مین سو مکاتیب نظاب یعنی کتب معنونہ سے بصحت تمام و محنت لاکلام کہ تاریخ ۹ جمادی الاولی ۱۲۷۸ ہجری روز جمعہ بعد نماز جمعہ سے آخر ماہ ذی حجہ ۱۳۰۰ ہجری تک فقیر نے اخذ کرکے بعبارت سلیس و نظم مرغوب جو بیس ۲۰ برس مین مرتب و موزون کیا بنام نہاد حقیقت گلزار صابری کے زیب بخش اور زینت افزای صفحہ تحریر کرتا ہی شائقان احوال اور سامعان محبت خصال کو سرگرم اتحاد بناتا ہے

احوال وجوب اور پیش خبری ہر دو حضرت اعنی حضرت مخدوم دوجہان اور حضرت محبوب سبحانی قطب زمان رحمتہ اللہ علیہم

۱ حضرت صادق صاحب کشف العالمین رحمتہ اللہ علیہ مکتوب بنظاب کشف الغیوب تصنیف اپنی مین

تحریر فرماتے ہین کہ شب جمعہ تاریخ گیارہوین ماہ رجب ۱۲۴۸ ہجری کو مین تلاوت درود شریف وہی مین
مشغول تہا اور قریب نصف شب کے گذر چکی تہی کہ خلاف عادت غلبہ نوم کا نہایت طاری ہوا ہر چند
چاہتا تہا کہ بقدر معمول تلاوت کرلی جاوے لیکن کسیطرح غلبہ نوم سے نجات نہین ملی لاچار ہوکر طرف
کیفیت باطن کے متوجہ ہوا اوسوقت باطن سے الہام ہوا کہ ترک کرو اس تلاوت کو اور رجوع
ہوجاؤ طرف عالم رویا کے کہ معائنہ اسرار عجیبہ کا ہونیوالا ہے اور اوسی کیفیت مین عالم ملکوت منکشف
ہوا اور بہت جلد عالم ملکوت سے عالم جبروت مین گذر ہوا ایک **باغ** دیکہا کہ لمعات انوار شاخ و برگ
ہر ایک درخت کے تجلیات طور سے مشابہ ہے۔ اور **بہار** فرحت خیز وہان کی روح کو ایسی تروتازگی
بخش رہی ہے کہ اوسکے سرور سے کیفیات عرفان تعلی فرما رہے ہین اور **صف ملائکہ** اپنے اپنے
محل پر تسبیح اور تحمید مین مشغول ہین اور **ارواح** حضرات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام
منتظر کسی ایسی امر کے ہین کہ جسکے انکشاف پر مقدرت حاصل نہین اور **ارواح** حضرات اولیا
رحمۃ اللہ علیہ (جو عالم ناسوت سے رحلت فرما چکے تہے) زبان حال فرما رہی ہین کہ کاشکے ہم بہی یہ کیفیت عالم
حیات مین حاصل کرتے اور **ارواح** حضرات اولیا (جو عالم ناسوت مین تشریف رکہتے تہے) اونپر
یہہ حال طاری ہے کہ ایک لحظہ کسیکو ایک حال پر قرار نہین طرفۃ العین مین کسیکو مرتبہ حضرت
وحدت سے ساتہہ ایسی کیفیب لطیف کے وصل ہوتا ہے کہ اوسیوقت ہر ایک بصورت حضرت حبیب خدا
احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے ہوکر
فنا فی الرسول ہوجاتے ہین اور ایک سانس لینے کے بعد اوس حال سے فراغ ہونے نہین پاتا کہ مرتبہ
حضرت احدیت صرفہ مین ایسی کیفیت عجیب سے قرب ہوتا ہی کہ عالم ناسوت مین حضرت شیخ کی تعلیم
مطلع ہوکر ایک مدت سے مشتاق اور مستمند اوس تجلی ذاتی کے ہو رہے تہے اور **ارواح** حضرات
اولیاے زمانہ استقبال کو کہ جو بعد اوس زمانہ کے عالم امکان مین تشریف لانیوالے ہین کیفیت مرتبہ
میثاق کی تجدید ہو رہی ہے یہہ حال دیکہکر مینے ایک جگہہ تامل کیا کہ **حضرت انس**
بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے پاس آکر مجہسے فرمایا کہ حضرت

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمہاری منتظر ہین اور وہانپر
یہانسے زیادہ عجائبات کا مشاہدہ ہوگا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ مجھکو اپنی ہمراہ
لیگئے دیکھا **ایک موتی کا خیمہ** ایستادہ ہے اور اوسمین تخت تجمل بچھا ہے اوس تخت تجمل پر حضرت سرور
کائنات مفخر موجودات **احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم**
تشریف فرما ہین اور گیارہ حضرات اہلبیت عظام اور صحابہ کرام مین سے حاضر ہین مجھکو دیکھکر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے **ارشاد فرمایا** کہ ای فرزند تین روز کے بعد تو بھی ہمارے
پاس آجائیگا مگر معائنہ اور مشاہدہ اس عالم کا عالم ناسوت مین قلمبند کرکے آنا چاہئے یہہ ارشاد
سنکر مین آداب بجالایا اور قصد بیٹھنے کا کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھکو اپنی
سامنی تخت مبارک کے بٹھلایا۔ تھوڑی عرصہ مین دیکھا کہ محفل چار طرف بیٹھی ہوئی ہے اور ارواح
مقدسہ آگی پیچھے آتے آتے قریب تخت مبارک کے آپہونچین جو **روح اطہر** کہ آگی تھی اوسمین
لون سفید مثل الماس کے منور تھا اور دوسری **روح اقدس** جو پیچھے تھی اوسمین لون
سرخ مثل یاقوت کے لمعان تھا **پہلی روح** کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بالفاظہ زبان
مبارک سے فرماکر اپنی سیدھے زانو پر بٹھالیا **وَالْتَعْظَمُ الْمُعْطَقُ** اور دوسری روح
کو یہہ الفاظ فرماکر اپنی اوسکے زانو پر بٹھالیا **عَمْخُدَمٌ وَيُلَحْدَبُ اَمَصَّى** اور حضرات امام
حسن اور امام حسین رحمۃ اللہ علیہم کیجانب خطاب کرکے فرمایا کہ **قُرَّةُ الْعَيْنَيْن**
جسوقت ہم سب نے محضر نامہ تمہاری شہادت پر بخوشنودی مہرین لگادی تھین عالم خیال پریشانی
امت مین جبرئیل امین نے خوش خبری سنائی تھی کہ ان دونون شہیدین کی اولاد مین دو
ارواح ساتھہ شان جمال اور جلال کے پیدا کیجاوینگی جنکے باعث تا قیام عالم مستحکمی اسلام کی رہیگی
اور وہ دونون ارواح مقدسہ بھی ہین جو روح کہ سیدھی زانو پر بیٹھے ہے صاحب مقام فنا فی الرسول
کی ہے کہ مرتبہ نبوت کہلایا جاتا ہے نبوت شان رحم کی ہے نام اسکا عالم ناسوت مین
غوث یا قطب عالم ہوگا اس روح کو میرے جسم سے مناسبت ہے اس سے ارشاد

عظیم ظہور مین آویگا اور یہہ روح جو اولٹی زانو پر بیٹھی ہے ظہور اسکا بعد غوث پاک قطب عالم کے ہوگا نام اسکا مخدوم علی احمد صابر ہوگا اسکو مرتبہ ولایت کا تمام حاصل ہوگا کہ ولایت شان قہر کی ہے اس سے تخریب منکران اور حاسدان دین کی ہوگی یہ فرماکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تخت سے نیچے تشریف لائے اور مجکو حالت نوم سے افاقہ ہوا **ابیات مولف**

حضرت جعفر امام صدق قال — یون روایت کرتے ہین جال مثال
ایک شب مین مست فکر کردگار — صورت تصویر تہا حیرت بکار
بے تحاشا اوس شب اسرار مین — اوس شب صورت نمای یار مین
نسبت شیخ اجل سے مست ہو — مین گیا ناسوت سے جبروت کو
مین گیا دربار خاص شاہ مین — جلوہ گاہ حضرت اللہ مین
اوس تجلی نے دکہائی ایک بہن — رنگ و بوی ذات کا پہولا چمن
اوس چمن کی یہہ خیابانمین بہار — لوٹتی پہرتی ہے مثل بادہ خوار
شاخ گلکی گل پرستی دیکہہ دیکہہ — نرگس شہلا کی مستی دیکہہ دیکہہ
دیکہہ دیکہہ اوس باغ کی شاخین ہری — دیدۂ بینا مین بینائی پڑی
یہ سمجہہ آئی کہ یہ گلشن نہین — یہہ گل و غنچہ نہین سوسن نہین
یہ گلستان طلسمات الٰہ — احمد بے میم کی ہے بارگاہ
اس چمن کا سنبل و گل ہے وہی — اس چمن کا ساقی و مل ہے وہی
اس چمن کی ہے وہی باد صبا — اس چمن کا ہی وہی غنچہ کہلا
اس چمن کا لالہ و ریحان وہی — اس چمن کا نرگس حیران وہی
اس چمن کا یاسمین و یاسمین — اس چمن کا نسترین و نسترن
سب اوسکی بو سے ہین بودار تن — سب اوسکے سیم سے سیمین بدن
سرو بالا اوسکی جہپ دکہلائی ہے — قمری اوسکا وصف ہر دم گائی ہے

سوسن اوسکے منطق سے گویا ہوئی
اوسکا نیلی گون لباس آرا ہوئی

کون سوسن آپ ہی سوسن ہے وہ
اپنی خم سے نیلگون دامن ہے وہ

اس چمن مین جو بنفشہ زار ہے
اوسکی بوئی زلف سے بودار ہے

ہے اوسیکے رنگ سے رنگین بہار
ہے اوسیکی بو سے یہہ عالم تتار

آپ ہی وہ گل زمین باغ ہے
آپ ہی وہ غنچہ چین باغ ہے

آپ ہی وہ سبزہ گلزار ہے
آپ ہی وہ لالہ کہسار ہے

آپ کو اوسنے کیا صاحب سریر
دوسرے کو کر دیا نامی وزیر

آپ کو معراج بخشا عرش کا
آپ کو جلوہ دکہایا فرش کا

آپ کو بخشا نبوت کا نظام
آپ کو بخشا ولایت کا سلام

کوئی ابدال اور کوئی اوتاد ہے
وہ بہی اوسکی یہہ بہی اوسکی داد ہے

داد سے وہان ایکجہان دلشاد ہے
یاد سے اوسکے ہر ایک آباد ہے

شان احیائی کوئی دکہلای ہے
قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ کوئی فرمای ہے

لَیْسَ فِی دَلْقِی کسیکا قال ہے
شور سُبْحَانِی کسیکا حال ہے

کوئی وہان منصور حق گفتار ہے
آپ ہی خود شکل چوب دار ہے

صورت و معنی کسیکا نور ہے
معنی و صورت کسیکا طور ہے

شیخ کے کعبہ مین تنہا یہہ سب حضور
برہمن کے دیر مین یہہ سب ظہور

کوئی تنہا دلشاد اوسکے ذکر مین
کوئی تنہا سرمست اوسکی فکر مین

ذکر اوسدم سر بسر دریا خروش
فکر اوسدم خم بخم معنی بجوش

حسن اوسکا جلوہ زا ہے
عشق اوسکا آتش گلزار ہے

عاشق و معشوق اوسکا نام ہے
بی نیازی ناز اوسکا جام ہے

آپ حاکم آپ وہ محکوم ہے
آپ ناظم آپ وہ منظوم ہے

آپ قاصد آپ ہی مقصود ہے — آپ شاہد آپ ہی مشہود ہے
آپ کو اوسنی کیا قطب زمان — آپ کو اوسنی کیا غوثِ جہان
آپ کو رتبہ امامت کا دیا — آپ کو رتبہ اجابت کا دیا
ایک کو بخشا خطاب صابری — ایک کو فرمایا غوثِ اعظمی
آپ کو اوسنی کیا صاحب جلال — آپ اپنے کو کیا صاحب جمال
صورت و معنی بہم آراہوے — رنگ و بوی گل بہم پیراہوے
صورت و معنی اوسیکا نور ہے — آپ ہی وہ نور آپ ہی طور ہے
آپ مرشد آپ مسترشد ہے وہ — شاہ بیحد آپ شاہ حد ہے وہ
یاد سے اوسکے نہو غافل حسن — گر تجھے منظور ہے شاہ زمن
یاد اوسکی ہر نمط بہبود ہے — یاد اوسکی ہر نمط مقصود ہے
ایک نے صحرا مین جا کہکر کریل — پالیا بیساختہ ربُّ الجلیل
روز و شب کیا صبح ہی کیا شام ہے — فضل عالیشان اوسکا عام ہے

حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ نے نسبت اُن دو کلمات مرقومہ بالا کے تحریر فرمایا ہے کہ یہہ زبان ملکوت ہے عارف کو جب مقام جبروت حاصل ہو جاتا ہے تو خود بخود عالم مثال مین یہہ گفتگو شروع ہو جاتی ہی اور یہ زبان ملکوت عالم ناسوت مین کسی طالب کو تعلیم نہین ہوتی ہے خود عالم جبروت مین ملکا جواب سوال کا ہو جاتا ہے اور مطلب اون باتونکا بیدار یمین بطور راتر کے خاطر پر رہتا ہی اور بعض اوقات کچھہ الفاظ بہی یاد رہ جاتے ہین **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری** خدمت مین سامعانِ احوال اور قاریانِ کتاب صدق مقال کے گذارش کرتا ہے کہ **عالم مثال** اصطلاح حضرات پیران عظام مین اوس مرتبہ کا نام ہے کہ جو مرتبہ عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت **علو العزم** والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات پر بعد مرتبہ **قد صدقت الرویا** کے صادر ہوتا ہے اور اب بہی عالم جبروت مین جب ان دونون حضرات

ممدوح موصوف کی ارواح مقدسہ تشریف فرما ہوتی ہین اوسوقت تمام ارواح قدسیہ اولیا عظام
رحمۃ اللہ علیہم کی بھی یہی الفاظ زبان سے کہتی ہوئی تعظیم کو اوٹھہ کھڑی ہوتی ہین جس **جلد اوسط** کو
طلب ہو یا اسمین کسیطرح کا شک تصور کرین بموجب طریقہ تعلیم کے مشغول ہو کر مشرف اور مستفیض ہو جائین
اور جس شب حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ کو یہہ معائنہ اور مشاہدہ
رویت نبوی قسمی کا ہوا انتہا جتنی حضرات اولیا رحمۃ اللہ علیہم کہ اوس زمانہ مین بقید حیات تشریف
فرما تہے۔ سب حضرات کو اسیطرح رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حاصل ہوئی تہی کہ ایک
سر مو کم و بیش نہین ہے **تیسرے روز** حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ
حضرت وحدت یعنی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین وصل ہوا یعنے اس عالم سے رحلت فرمائی
جتنے حضرات بابرکات اولیا عظام رحمۃ اللہ علیہم شریک محفل تہے اور جو جو حضرات نواح قریب و بعید سے
آستانہ بوسی کو حاضر ہوے ہر ایک صاحب شرفیافتہ رویت ایک دوسری سے یہی احوال متفق اللفظ والمعنی
بیان فرماتے تہے **چنانچہ تمامی حضرات** والاصفات نے اس معاملہ کا نام مثال عجیبہ وحدت
قرار دیا ہے۔ اور حضرت امام **موسی کاظم** صاحب گرفتن اسرافیل رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب
شق البدر تصنیف اپنی مین اور حضرت **عبد اللہ محض** نے مکتوب نطاب شہود الاسرار غیبی
تصنیف اپنی مین اور حضرت خواجہ سلطان **ابراہیم بن ادہم بلخی** صاحب محیط العناصر
رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب غربت الحسرت تصنیف اپنی مین اور حضرت خواجہ **حبیب عجمی** رحمۃ اللہ علیہ نے
مکتوب نطاب صفات وحدت تصنیف اپنی مین۔ اور حضرت **داؤد طائی** صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مکتوب نطاب فقر المامور تصنیف اپنی مین۔ اور حضرت **خواجہ بایزید بسطامی** طیفور شامی
سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب مدینۃ الاخرت تصنیف اپنی مین۔ اور حضرت **امام**
اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت سراج الامت رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب بدیع شائق تصنیف اپنی مین
اور حضرت **خواجہ عبد الواحد** بن زید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب مثال الکبیر تصنیف اپنی مین
اور حضرت **خواجہ فضیل** بن عیاض صاحب موسی صفات رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب حقیقت المعانی

تصنیف اپنی ہین - اور حضرت ۱۰ عبد اللہ علمبردار صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب ذی العجیب تصنیف
اپنی ہین اور حضرت ۱۱ خواجہ امین الدین عبد الازل صاحب شامی رحمتہ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب قران المغرص
تصنیف اپنی ہین - اور حضرت ۱۲ خواجہ عین الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب جیم الوجوب تصنیف اپنی ہین
اور حضرت ۱۳ سید موسے جون صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب کلیم المرغوب تصنیف اپنی ہین یہی مضمون
معائنہ اور مشاہدہ رویت مثال عینیہ وحدت کا متفق اللفظ والمعنی تحریر فرمایا ہے - چونکہ یہ جملہ مکتوب
معتبرہ کیفیات باطنی مفاوضات معنونہ حضرات اساتذہ سے جو حضرت پیر و مرشد برحق نے اس کفشبردار
اپنے کو مرحمت فرمائی ہین یہہ احوال نقل کیا گیا ہی - اور مخفی نرہے کہ مکتوب نطاب اصطلاح صوفیہ
مین کتاب باطنی حضرات کاملین کو کہتے ہین جسمین شب و روز کے احوال اور کیفیات اور تعلیم و ہدایت
اور طریقہ ارشاد ظاہر و باطن و دیگر خوارق و اسرار باطن منکشفہ و اصدار احکام سروری صلعم تحریر
کیے جاتے ہین اور اس قاعدہ مقررہ اور ضابطہ منظبتہ کے آجتک عارفان صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت پابند ہین اور ہر شیخ خانوادان حمان صفات اور نیز عارف مرفوع کے
مکاتیب قلمبند ہین پس کوئی صاحب دہوکہ نہ کہائین مکتوب نطاب کو خط یا مجموعہ خطہ نہ تصور
فرمائین مکتوب نطاب مشرح کتاب مندرجہ کیفیات ظاہر و باطن سے مراد ہے -

احوال پیش خبری ہر دو حضرات اعنی مخدوم دو جہان
اور حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہم کا
بموجب ارشاد حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ہفت خلفای راشدین سلسلہ تعلیم باطنی حضرت سرور کائنات احمد مجتبی محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین سے کہ ان ہی حضرات والاصفات سے تعلیم طریقت مین سلسلے جاری ہین - حضرت
۱ ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے مکتوب نطاب شہاب المعرفت تصنیف اپنی مین اور حضرت ۲ عمر فاروق
رضی اللہ تعالی عنہ نے مکتوب نطاب مجاہدۃ الوحدت تصنیف اپنی مین اور حضرت ۳ عثمان ابن عفان جامع
القران رضی اللہ تعالی عنہ نے مکتوب نطاب کلیات الحیات تصنیف اپنی مین - اور حضرت ۴

علی مرتضی مشکلکشا کرم اللہ وجہہ نے مکتوب نطاب قوی القدرت تصنیف اپنی ہین اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے مکتوب نطاب طی المعظم تصنیف اپنی ہین - اور حضرت عبد العزیز بن حارث مکی رضی اللہ تعالے عنہ نے مکتوب نطاب قوی القدرت اور کتاب ظاہری اجمال الکرامت تصانیف اپنی ہین -

ایک روایت پیش خبری حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ اور جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب قدس سرہ العزیز کی متفق الفاظ و المعنے تحریر فرمائی ہے اور حضرت بلال ابدال رضی اللہ تعالی عنہ کہ صاحب مکتوب نہین ہین اس باعث سے بحوالہ حضرات صاحب مکاتیب تحریر کیا جاتا ہے کہ شب جمعہ تاریخ تیرہوین ماہ ربیع الاولی سنہ ۱ ہجری کو حضرت رسالت پناہ احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز عشا سے فارغ ہوکر ہمکو اپنی ہمراہ لیکر جانب مسقط روانہ ہوے قریب پانچہزار قدم کے جاکر ایک درخت کیکر کا تہا اوسکے نیچے قیام کیا اور وہان تین درخت خرمہ کے باہمدگر اسقدر فصل سے تہے کہ شرق سے غرب کو ستر قدم اور غرب سے شمال کو سینتیس قدم اور شمال سے شرق کو پندرہ قدم تہوڑی عرصہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تفریح خاطر فیض مآثر کے اوسی جائے محدود مین پہرتے رہے

حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تعلیم طریقت کی بعد آپکے کسطرح پر مسلوک رہیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدای تعالی نے مجہسے وعدہ کرلیا ہے کہ تیری امت بہ برکت وجود اولیا تیرے سلسلہ تعلیم طریقت کے ہرگز پریشان نہوگی - اور تہوڑی دیر تامل فرماکر ارشاد کیا کہ جو تعلیم تمکو فرمائی گئی ہے اوس سے جداگانہ دو طرح پر تعلیم طریقت کی تا بقیام عالم جاری رہیگی اور ہر ایک مجدد اپنی اپنی زمانہ کا بموجب حکم الہام باطن کے تجدید ایک دوسری تعلیم کی کیا کریگا کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَانٍ کا مرتبہ اوسکو حاصل ہوگا -

گاہے طالب کو اسفل طبیعت سے مرتبہ حضرت ذات احدیت صرفہ تک سیر عروجی اور گاہی طالب کو مرتبہ حضرت ذات احدیت صرفہ سے اسفل طبیعت تک سیر نزولی کی تعلیم ہوگی جب طالب کو مرتبہ حضرت ذات احدیت صرف سے اسفل طبیعت تک تعلیم کیجاوی بار اول مرتبہ ذات بار دوم مرتبہ حیات

بار سوم مرتبہ علم۔ بار چہارم مرتبہ ارادہ بار پنجم مرتبہ قدرت بار ششم مرتبہ فعل
بار ہفتم مرتبہ اثر فعل کا سمجھایا جائیگا اور حبس طالب کو مرتبہ اسفل طبیعت سے حضرت ذات احدیت
معرفہ تک ہدایت کیجاویگی بار اول مرتبہ اثر فعل بار دوم مرتبہ فعل بار سوم مرتبہ قدرت
بار چہارم مرتبہ ارادہ بار پنجم مرتبہ علم بار ششم مرتبہ حیات بار ہفتم مرتبہ ذات کا دکھلایا
جاویگا اور حصول قرب بعضون کو بوھیب اور بعضون کو بکسب ہوا کریگا کسیکو ابتدا مین
عدم مجازی کی رویت ہو جایا کریگی اور وہ بعد قادر ہو جانیکے کعبہ حقیقی کا طواف کریگا۔ روح اوسکی کبھی
عرش سے فرش پر اور کبھی فرش سے عرش پر سیاح ہوگی اور نزول کیفیت مین القا ہوا کریگا اور عروج کیفیت
مین مرتبہ الہام کا حاصل ہوگا اور کسیکو ابتدا مین عدم حقیقی کی رویت ہوا کریگی اور وہ بعد قادر
ہو جانیکے نماز پنجگانہ بجسم کعبہ مجازی مین ادا کریگا مولف کتاب فقیر شاہ محمد حسن صابری
گذارش کرتا ہے کہ زیادہ تشریح ایسے صاحب کیفیتون کے حال کی سوائے تعلیم حضرات عارف مرفوع الاجازت کے
اور کو ممنوع ہے اسباعث سے مخفی رکھی گئے

نظم مؤلفہ

گرچہ احمد آشکارا ہی حسن	لیک احمد کا سمجھنا ہے کٹھن
ہان وہ سمجھے گا کہ جسنی ہفتگاہ	طے کیے ہوئین بعون لا الہ
گاہ اول آخرین دار ظہور	گاہ دویم ہے ملایک کا حضور
گاہ سویم نام زد فعلی سرائے	گاہ چہارم فاعلیت رونما
گاہ پنجم مجمع الانوار نام	گاہ ششم نور بیرنگی تمام
گاہ ہفتم دور تر از کیف و کم	دربیان آیدنہ آید در رقم
ہے وہ منزل گاہ حیرت کی سرا	فکر پٹہتی ہی وہان آیات لا
عقل عاقل کب وہانپر جای ہے	دھیان سے بہی اوسکی حیرت آئی ہے
عالم ہو کی وہ منزل گاہ ہے	وہان حسن اطلاق بہی گمراہ ہے
قید اطلاقی اضافت خواہ ہے	دور تر اس قید سے وہ ماہ ہے

کوئی وصف اوسکے نہین کہنا ہی کام — ہی وہ سب اوصاف سے یکسو خرام
ہان اضافت گاہ خلقی مین حسن — اوسکے اوصافون کا پھولا ہی چمن
یہہ نگارین خانۂ تصویر خلق — یہہ طلسم آراستہ تعمیر خلق
حضرت آدم ہے اصل شش جہات — حضرت آدم ہی شاہِ کائنات
اصل آدم بارگاہ نور ہے — جلوۂ ثانی بماہ طور ہے
سیرگاہِ احمد بے میم ہے — جلوہ گاہ یا و تا و جیم ہے
پیر کامل کو سمجھہ جب جاؤگے — پیر کامل آپ تم ہو جاؤگے
جب تجلی آئینہ دکھلائی گی — تب سمجھہ تمکو خدا کی آئی گی
اس تجلی مین مٹا دو آپ کو — اس تجلی مین مٹا دو آپ کو
اس مٹانیسے خدا کو پاؤگے — بے تشبہہ مصطفے کو پاؤگے
یعنی اپنی اصل کو آئینہ سان — رو نمای خلق پاؤگے میان
پیر کامل کی تجلی سے حسن — مثل خور ہوگا تمہارا تن بدن

اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجکو خوب تحقیق ہے کہ جب خالق ارواح نے علم ازل مین روحونکو چار صف مین قایم کرکے **اول** صف مین انبیا علیہم السلام اور **دوم** صف مین اولیا اور **سوم** صف مین تابعین اور تبع تابعین اور **چہارم** صف مین عوام الناس کی روحونکو کھڑا کیا تہا اور حکم **فاسجدوا** کا دیا تہا تو **روح غوث پاک** قطب عالم نے صف اولیا سے بڑہ کر میرے کف پا پر سجدہ کیا تہا کہ جبرئیل امین نے اوسکو پرو نپرا و تہا کر اوسکی جگہہ صف اولیا مین پہونچا دیا و ہانپر اوسنی یعنی روح غوث پاک قطب عالم نے میرے کف پا کے تصور پر سجدہ کیا اسیطرح تینون مرتبہ یہی معاملہ ہوا مگر یہہ راز سوے عارف مکمل اوزکی سمجھہ مین نہ آویگا۔ **اور روح مخدوم علی احمد صابر** نے صف اولیا ہن سے بڑہ کر حضرت اسماعیل کے پاس سجدہ کرنا چاہا تہا کہ جبرئیل امین نے اوسکو بہی پرو نپرا و تہا کر اوسکی جگہہ پر صف اولیا مین پہونچا دیا

اور دوسری مرتبہ پھر صف اولیا مین سے بڑہ کر پاس حضرت یوسف پیغمبر کے سجدہ کرنا چاہا تہا
کہ جبرئیل امین نے پرون سے اوٹہا کر اوسکی جگہہ پر پہونچا دیا اسیطرح تین مرتبہ یہی امر ہوا **غوث پاک**
قطب عالم کو مہر مصطفوی قریب پیشانی کے کہ محل لطیفہ مصطفوی مقام نبوت یعنی فنا فی
الرسول کا ہی عطا ہوئی کہ وہ لطیفہ اول غوث پاک قطب عالم کو روشن ہوگا اور **مخدوم علی احمد**
صابر کو مہر ولایت کے پس پشت نیچے سید ہی شانہ کے جگر کے اوپر کہ محل لطیفہ روح مقام ولایت مرتبہ
فنا فی اللہ کا ہی مرحمت ہوئی کہ وہ لطیفہ اول مخدوم علی احمد صابر کو منور ہوگا۔
حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ صلعم ان دونون ارواح
مقدسہ کا ظہور کس زمانہ مین ہوگا اور اونکی کیا کیفیت ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ یہ دونون اولاد علی مرتضی مین حسنی حسینی ہونگی اور ان جیسا کوئی مجدد نہوگا۔ اولاد
علی مرتضی سے ورد حرز شریف سیف اللہ کا اجازت باجازت بترکیب معنوی زردی
ساتہہ صفات جلالی اور جمالی کے پہونچی گا اور تا قیام عالم انکی اہل خاندان کے ورد مین رہیگا اور ظہور
غوث پاک قطب عالم کا زمانہ **سنہ ۱۷** ہجری مین ہوگا اور شان رحم اور قہر کی برابر ہوگی
اور ظہور مخدوم علی احمد صابر کا اولاد مین غوث پاک قطب عالم کے زمانہ
سنہ ۹۲ ہجری مین ہوگا اور شان قہر زیادہ رحم سے ہوگی۔ اور یہہ دونون جسکو چاہینگے **اول**
ہی مرتبہ مین حضرت واحدیت سے آشنا کر کے **بار دوم** حضرت وحدت سے مستفیض کرا کر **بار سوم**
حضرت احدیت صرفہ مین محویت تامہ حاصل کرا دینگے۔ اور انہی تینون مقامات مین طالب کو سیر
الی اللہ اور فی اللہ اور من اللہ اور مع اللہ کا سیاح کر کے ہر چار قلب یعنی نبوت
اور صنوبر اور ابوت اور مدد کو منور کرا دینگے اور ہر ایک شیخ وقت [illegible]
پابند اس امر کا ہوگا کہ جبتک طالب کی گردن پر قدم غوث پاک [illegible]
مخدوم علی احمد صابر کی خلافت نامہ ولایت [illegible]
کر لیگا کسی طالب صاحب مجاز [illegible]

امامت کا عطا نہین کیا کریگا اور طالب خلافت نامہ امامت کا پائی ہوی کو جب بمقام فنا فی الرسول کا
تمام کمال کو پہونچیگا خود بہی قدم غوث پاک قطب عالم کا گردن پر اور رو برو مخدوم علی احمد صابر
کی خلافت نامہ امامت پر عالم جبروت مین معائنہ اور مشاہدہ کریگا - اور شیخ وقت ہر زمانہ کا بدون معائنہ
اور مشاہدہ ان دونون امر کے دیگر چند قسم کی خلافتونمین سے طالب کو اپنی سلسلہ مین صاحب مجاز کرنیکا مختار رہوگا -

ابیات من تصنیف مؤلف کتاب ہذا

احمد مختار کا جاہ و جلال — ہے یہہ ملک کون کا سبب قیل و قال
حق تعالی یہہ بشکل احمدی — کون مین لایا ظہور سرمدی
اوس تجلی شہود یکا نظام — احمد بے میم پر رکہا تمام
یعنے اپنے حسن کے جلوی ہزار — دیکہکر وہ ہوگیا خود بیقرار
نام اوسکا احمد اعلے کیا — آپ کو اوس حسن پر والا کیا
اوس نظارت گاہ عالیجاہ مین — فرق کب ہے احمد اللہ مین
وہ وجوبی مرتبہ ہے ای عزیز — وہ تمیز غیر سے ہے بے تمیز
منزل امکان کہ ہے امکان سرا — واجب و ممکن ہے اسمین رونما
وہ تعین اولی علمیہ — یہہ تقیید آخری حلمیہ
جلوۂ اول کہ ہے نور الہ — بوجہ جتنے اوسکو ہین احمد بارگاہ
بارگاہ اوس سید مختار کی — بارگاہ ہے حضرت جبار کی
تو حسن سر رکہہ نبی کے دین پر — تو حسن قایم ہو اس آئین پر
تو ہی مرفوع الاجازت کا فقیر — فقر تیرا ہے صراط دلپذیر
احمد مرسل کی برزخ ہے علی — ہو گئے بس ساری ولیون کے ولی
الغرض خمسہ ولایت کا حصول — شیخ کی برزخ سے ہوتا ہی وصول
جو فنا فی الشیخ سے آگاہ ہو — وہ حسن باللہ فنا فی اللہ ہو

جب اِلَی اللّٰہ سے فراغت ہو فنا
سیر فی اللّٰہ کیون نہو پھر رونما

سیر یہہ دونون عروجی دستگاہ
خم بخم مستی فروش لَا اِلٰہ

منزل ناسوت سے لیجاتے ہین
عالم لاہوت کو پہونچاتی ہین

کیف انکا جذبۂ دلخواہ ہے
ذوق انکا نفی عالیجاہ ہے

کوئی اس مستی مین آثاری سرائے
خوش سمجھ لیتا ہے دائم اپنی جائے

کوئی بڑھ کر منزل روحی چمن
دلنشین دلخواہ سمجھا ہی حسنؑ

واحدیت کوئی اور وحدت کوئی
وادی یا ھُوءَ احدیت کوئی

یہ عروج بیگانہ دل پسند
بالیقین یہہ ہین ولایت کی کمند

یہ سبھی سرمایہ اجمال ہے
جذبہ توحید کا یہہ حال ہے

اس سے حاصل دولت خاص فنا
طالبون کے ہاتھہ آتی ہی فنا

جب مَعَ اللّٰہ اور مِنَ اللّٰہ ہو وصول
تب بقا کے پھول ہوتی ہین حصول

یہہ تعلقدارہین تفصیل کے
یہہ نظارت بخش ہین تکمیل کے

ہین یہہ گلزار نبوت کی بہار
رنگ و بو انکا ہی محبوبی بکار

جب تک ان دو سیر سے آگہ نہین
سالک بے راہ ہے بر راہ نہین

راہ رو وہ ہی کہ ہو اس راہ پر
اس رہ احمدؐ پہ ہو اوسکی نظر

یہ طریق احمدی ہے ای حسنؑ
رنگ احمدؐ کا ہی یہہ پھولا چمن

اس چمن کے پھول پھولے امتیاز
ہان تمیز آراستہ ہین حسب راز

یہہ رہ احمدؐ ہے اس رہ کو نہ چھوڑ
دیکھہ ہرگز دیکھہ یہہ رشتہ نہ توڑ

ہی یہ امکانی و ایجابی مثال
پر سمجھتا ہے اسی سرمست حال

رنگ امکانی نہوتا گر حسنؑ
کب بھلا ایجاب کا کھلتا چمن

یہہ چمن زار شہادت سرسبز
غیب ایجابی کی دیتا ہے خبر

شام ہے ساقی کی زلف مشکبا	صبح ہے رخسار رنگین کی بہار
ہم جمال اللہ کا پیتے ہین جام	ہر گھڑی ہر روز و شب ہر صبح و شام
ہم فقیرون کو اسی کا شوق ہے	ہم فقیرون کو اسیکا ذوق ہے
ہم فقیرونکا ہی یہہ خم و سبو	ہم فقیرونکا ہی یہہ ساقی ھُو

احوال صاحب مجاز ہونی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا

اور بعد اتمام اس سبب تعلیم ہدایت اور ارشاد باطنی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت **علی مرتضی** کرم اللہ وجہہ کو اپنی سامنی بٹہلا کر بعیت امامت اور ارشاد سے اپنی ہاتہہ پر مشرف فرمایا اور کلاہ مبارک اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے باندہا اور خرقہ پہنایا اور مثال بمضمون مراتب باطنی حضرت مشکلکشا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے مرحمت فرمایا اور خطاب باطنی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا سب کو سنا دیا اور تنہا لیجا کر بعد اتمام کیفیت باطنی کے اجازت تلاوت دعائے حرز یمانی شریف کی کہ ملقب بسیف اللہ وسلطان الاوراد ہے بتعلیم ترکیب غیبی معنوی و قیومی روحی شاہ جلال الدین جمال کی عنایت فرمائی اور ارشاد کیا کہ **ایکہزار** فائدی اس حرز کے مجکو جبرئیل امین سے معلوم ہوئی ہین اور باقی قاری کو معلوم ہو جاوینگے۔ اور قبل اس اجازت کے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اس حرز موصوف کو بہ ترکیب نظری تلاوت فرمایا کرتے تہے اور سروز سے اس دعائی ماثورہ کا نام نامی حرز مرتضوی شریف قرار دیا گیا ہی۔ من بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **حضرت ابابکر صدیق** رضی اللہ عنہ کو واسطے تعلیم باطن کے اوسی طرح سامنی اپنی بٹہلا کر بعیت امامت اور ارشاد سے مشرف فرما کر کلاہ مبارک اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے باندہا اور خرقہ پہنایا اور مثال بمضمون مراتب باطنی حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے عطا فرمایا اور خطاب باطنی حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا سبکو سنا دیا اور تنہا لیجا کر بعد اتمام تعلیم کیفیت باطن کے اجازت اسم ذات کی عنایت فرمائی اور چند اوراد بہی مرحمت کیے **ازان بعد** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت **عمر فاروق** رضی اللہ تعالی عنہ کو واسطے تعلیم باطن کے اوسیطرح اپنی سامنی بٹہلا کر

ذکر حصول خلافت باطنی حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ

واضح ہو کہ یہ حالات حصول خلافت باطنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہین اور جس ترتیب سے ان کی باطنی خلافت ظہور میں آئی اوسیطرح اس فقیر مولف کتاب سے نقل کیا ہے تاکہ صاحب تقدم و تاخر اسما حضرات صحابہ کرام اجمعین شبہہ نہ لائین اور نہ فقیر کو متہم بنائین فقیر مولف اور ناقل ہے

بیان حصول خلافت باطنی حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ

کیفیت حصول خلافت باطنی حضرت عمر فاروق

بیعت امامت اور ارشاد سے اپنی ہاتھہ پر مشرف فرماکر کلاہ مبارک اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھہ سے باندہا
اور خرقہ پہنایا اور مثال بمضمون مراتب باطنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے عنایت فرمایا اور خطاب باطنی حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کا سب کو سنادیا اور تنہا لیجاکر بعد اتمام کیفیت باطنکے اجازت تلاوت درود شریف وہبی کی مرحمت فرمائی
اور ارشاد کیا کہ تم اور تمہارے اہل طریقت ہم پہ برکت اس درود وہبی کے عالم رویا اور مثالمین ہمکلام ہوا کرینگے
بعدہٗ حضرت سید عالم صلعم نے **حضرت عثمان** جامع القران رضی اللہ عنہ کو واسطے تعلیم باطنکے اوسیطرح اپنی سامنی
بٹہلاکر بیعت امامت اور ارشاد سے اپنی ہاتھہ پر مشرف فرماکر کلاہ اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھہ سے باندہا اور خرقہ
پہنایا اور مثال بمضمون مراتب باطنی حضرت عثمان جامع القران رضی اللہ تعالے عنہ کے عطا فرمایا اور خطاب باطنی
حضرت عثمان جامع القران رضی اللہ تعالے عنہ کا سبکو سنادیا اور تنہا لیجاکر بعد اتمام تعلیم کیفیت باطنکے اجازت
کلام اللہ شریف کی عنایت فرمائی اور ارشاد کیا کہ تمہاری سلسلۂ تعلیم طریقت مین صاحب باطن کو ترقی
کیفیت باطن کی **قران مجید** کی تلاوت سے ہوا کریگی **اور جو حافظ** بحصول تمہاری شجرہ
اجازت کے تلاوت کیا کریگا وہ خدا سے ہمکلام ہوگا **اور جو ناظرہ خوان** بحصول اس شجرہ
اجازت کے قرات کیا کریگا اوس سے خدا ہمکلام ہوگا اور **صاحب عمل** زکات اور نصاب کا بہی آیات
قران شریف سے بغیر اجازت اس شجرہ تمہارے نام کے حصول کمال و تمام اثر دعوت عمل اور حفاظت رجعت سے
محروم ہوگا **من بعد** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے **حضرت انس بن مالک**
رضی اللہ تعالی عنہ کو واسطے تعلیم باطن کے اوسیطرح اپنی سامنی بٹہاکر بیعت ارشاد سے
اپنی ہاتھہ پر مشرف فرماکر سب حاضرین کے جلسہ مین صاحب مجاز فرمایا اور مثال بمضمون مراتب باطنی
اونکی مرحمت فرمایا اور خطاب باطنی اونکا سب کو سنادیا اور تنہا لیجاکر بعد اتمام تعلیم کیفیت باطن کے
گیارہ نام اپنی تعلیم فرمائے اور اجازت اونکی مرحمت کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ گیارہ بار
تلاوت کرنیسے ذکر سلطان جاری ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے
سلسلۂ تعلیم طریقت مین صاحب باطن کو گیارہ روز کے اعتکاف مین القا اور الہام اور ذکر سلطان بموجب اپنی
اپنی استعداد کے جاری ہوا کریگا اور عامل اس سے مکاشفات ارضی اور سماوی حاصل ہوجاوینگے

ذکر حضرت
خلافت باطنی
حضرت عبد العزیز
رضی اللہ عنہ

بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **حضرت عبد العزیز مکی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنا بر تعلیم
باطن کے اوسیطرح اپنی سامنی بٹھاکر بیعت ارشاد سے مستفیض فرماکر سب حاضرین کے جلسہ مین صاحب
مجاز فرمایا اور مثال بمضمون مراتب باطنی اونکے کے عنایت فرمایا اور خطاب باطنی اونکا سب کو سنادیا اور
تنہا لیجاکر بعد اتمام تعلیم کیفیت باطن کے اجازت دعا سریانی کی عطا فرمائی اور ارشاد کیا کہ تمہاری اہل
طریقت کو کفای مہمات ظاہری و باطنی اس دعا سے ماثورہ کی تلاوت کی برکت سے حاصل ہوا کریگی اور
ترکیب صفات جلال اور جمال کی اس دعا مین تعلیم فرمادی **الغرض** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہہ سب مقامات تعلیم ہدایت اور ارشاد باطن کے طے فرما چکے تو جن خرمونپر کہ فاتحہ فرمائی تھی تقسیم فرماتے
ہوے واپس تشریف لائے اور حضرت ام المؤمنین بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دولتسرا مین تشریف لیگئے
اور رات دن سب حضرات نے اپنی اپنی مسکن پر قیام فرمایا **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صاحب بری**
کو حضرت پیر و مرشد نے منجملہ تبرکات مفاوضات معنونہ حضرات پیران عظام جملہ سلاسل اجازت یافتہ سے
بہرہ مند فرمایا **میمون خلافت نامجاز** اور مبوسات اور اجازت اوراد موصوفہ بالا اور قواعد
بیعت امامت اور ارشاد مرحمت فرمائی ہین اور وہ فقیر کے ضبط اوقات مین ہے - **اور مختصر احوال**
گیارہ اسماء کا گذارش کرتا ہے کہ وہ ہر ایک اسم مبارک گیارہ گیارہ حروف سے مرکب ہین اسطرح پر
کہ تین حرف بادی اور تین حرف آبی اور دو حرف خاکی اور تین حرف آتشی اور یہہ گیارہ اسمای مبارک
اسم اعظم بحر حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ حمان صفات اس خاندان نسبہ کے
اور کے گوش زد نہین ہوے ہین صرف ایک اسم کو حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمۃ اللہ علیہ نے
قواعد علم جفر مین ضم فرمادیا ہے وہ اسم اعظم ہی شاذ و نادر کسی حاکم علم جفر کو میسر ہوا ہے اور حکام اہل جفر اوس
اسم مبارک کو اسم اعظم تحریر کرتے ہین بغیر اوسکے علم جفر مؤثر نہین ہوتا **اور یہہ فقیر مولف کتاب**
پہر خدمت مین ارباب صدق مقال کے گذارش کرتا ہے کہ اس احوال تعلیم کیفیت باطنی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو
اختلاف خلافت ظاہری حضرات صحابہ عظام مین کسی محل اور موقع پر بطور سند اور دلیل کے اخذ نفرماوین کیونکہ
ظاہر نام سراسر اختلاف کا اور باطن نام سربسر اتفاق کا ہی اور **حضرت سید الطائفہ**

شیخ ابو القاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مکتوب نطاب سر الامانی تصنیف اپنی مین ذکر اس حلیۂ عالیہ کا بحوالہ مکتوبات نطاب موصوفہ بالا کے اسیطرح پر ارقام فرمایا ہے جو کہ تحریر کیا گیا ان حضرت مکرم معظم کو بھی جملہ سلاسل منسوبہ حضرات علو العزم والمرتبون مین حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت اپنے زمانے مین مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات کا حاصل تھا

اسباب مولف کتاب ہذا

احمدؐ و حیدرؓ کی سنت کا خیال	فرض ہی ہر مشربی پر حسب حال
سنت احمدؐ طریق راستان	سنت حیدرؓ صراط پاستان
تو حسنؓ ہے ہست تو حیدر شہود	تو نبی آل نبی پر پڑہ درود
تیرا توحید شہودی جام ہے	تیرا تعلیم رشادت کام ہے
جانب تفصیل رو رکہتا ہی تو	جانب تکمیل رو رکہتا ہی تو
روح پاک احمدؐ مختار سے	جسم صاف سید ابرار سے
رات دن رہتا ہی تجہکو کا روبار	شغل ہے تیرا یہی لیل و نہار
کفش برداری کی خدمت ہی تجہے	بس اسی خدمت سے عظمت ہے تجہے
ہی وہی فیض کرامت آج بہی	ہے وہی طرز امامت آج بہی
نسبت حضرت سے ہم سرمست ہین	نیست تہے ہان نیست پر اب ہست ہین
یہہ مقام دلنواز احمدی	سر بسر رکہتا ہی بوی سرمدی
اس چمن کی بو سے مستی آی ہے	بو سے اسکے خود پرستی جای ہے
صاحب اللہ ہی کی یہہ تعلیم ہے	احمدؐ بے میم کی تفہیم ہے
نسبت احمدؐ جسی منظور ہے	اوس امام دین کا یہہ دستور ہے
یہہ علم ارشاد شاہ دین ہے	یہہ ظہور نور ماہ دین ہے
مشرب احمدؐ ہمین بہایا ہے بس	بس ہمین یہہ طور خوش آیا ہی بس

ہم اسی جام ہدایت کے ہین مست — لوگ کہتے ہین ہمین مستِ الست
ہم ہمیشہ رشد کا کرتے ہین کام — خلق کو ارشاد کا دیتی ہین جام
رتبۂ اول مین ہم دل شاد ہین — قید این و آن سے ہم آزاد ہین
نسبت ہُو بس ہمارا جام ہے — بیخودی یکسر ہمارا کام ہے
پیتے رہتی ہین شراب بیخودی — کہاتے رہتی ہین کباب بیخودی
یہ عنایت شاہ کی ہی ای حسن — یہہ کسی آگاہ کی ہی ای حسن
ہی وہی آگاہ جو سرمست ہے — احمدِ مقبول کا پابست ہے
مستحب و فرض و سنت کا چمن — دیکھتا رہتا ہی تو ہر دم حسن
رشد کے بازار کو رکھہ گرم تر — اس دُکان کو ہیچ گہہ مت سرد کر
شیخ کی نسبت کا یہہ آثار ہے — شغل ہر رخ کا یہی گلزار ہے
شیخ کیا ہی شیخ ہی شانِ خدا — شیخ کیا ہی شیخ ہی آن خدا
ہر رخ شیخ اجل اسرار ہے — مظہر شیخ اجل انوار ہے
شیخ وہ جو ساتہہ دین تفصیل کا — یعنے اس منزل گہہ تکمیل کا
رنگ ہر رخ کا جسی حاصل نہین — وہ فقیر حق طلب کامل نہین
تبری پیران طریقت کا حسن — تہا یہی اور ہے یہی رشتہ حسن

مختصر احوال فرخت اشتمال ولادت باسعادت تا بلوغت حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابو صالح موسی جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد آپ کے مکتوب نطاب زبدۃ الحقیقت تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ غوث پاک قطب عالم مدت سترہ مہینے حمل مین رہے روز انعقاد حمل سے آٹہہ مہینے کے بعد آپکی والدہ ماجدہ کو کہ وہ بہی ایک عارفہ کاملہ تہین ایک روز قریب [illegible]

نکلتے باہر پیشانی کے نظر آتے اور بعضی وقت ناگہان بجلی سی آنکھون کے سامنے چمکجاتی تہی نو ماہ کامل یہی
حال رہا اور چالیس روز قبل آپ کی ولادت سے جناب والدہ مکرمہ کے کان مین آواز نور اللہ ہون آتا تہا
جب غور کیا جاتا تو معلوم ہوتا کہ جو بچہ حمل مین ہے یہ اوسکے ذکر الٰہی کا آواز آتا ہی شب یکشنبہ سلخ
رمضان ۴۷۰ھ ہجریہ مین وقت نماز تہجد کے آپکی والدہ صاحبہ کے درد زہ شروع ہوا مین اوسیو
واسطے لانے دایہ کے جیلان سے گیلان کو روانہ ہوا اور دروازہ کوٹہہ مکان کا باہر بہتیرے سے بخوف اعدا
بند کرادیا جب مین دایہ مسماۃ سمومہ بنت جفان قوم صدیقی مریدہ اپنی کو ہمراہ لایا تو دروازہ کوٹہہ
مکان کا کہلا ہوا پایا اور گہر مین عجب طرحکی روشنی اور خوشبو دیکہی کہ ابر آسمان پر چہایا ہوا ہے اوس
ابر مین سے ایک ایک ٹکڑہ ابر کا ساجدا ہوکر آتا تہا اور دروازہ کوٹہہ مکان مین منور ہوکر
جاتا تہا اور تہوڑی عرصہ مین پہر واپس آسمان کو چلا جاتا تہا میری والدہ غوث پاک
قطب عالم سے پوچہا کہ کون تمہاری پاس دروازہ کہولکر آیا ہی اونہون نے جواب دیا کہ
عقب تمہارے پہر آرہی لڑکا پیدا ہوا خود بخود دروازہ مکان کا کہل گیا اور ابر کا سا ٹکڑا دروازہ
مین سے آتا ہی اور منور ہوکر جسمہ لڑکے کو ہم آغوش کرکے واپس چلا جاتا ہے خوشبو اور خنکی اور
روشنی از حد اوسکے باعث ہوجاتی ہے جیسا کہ تمنے ملاحظہ کیا ہی **ابیات مولف کتاب**

اب حسن درویش سے سنو — حال کچہہ کچہہ غوث اعظم کا سنو
یہہ خبر دیتا ہے ہندی پیشہ — تہی حمل داری مہینے سترہ
اس تعین ماہ مین مادر ہزار — دیکہتی تہین نور پاک کردگار
جھجھماتا نور پیشانی پہ گاہ — گہہ شکم پر جسمہ نورانی پہ گاہ
گہہ چمک جاتا تہا بجلی کی طرح — گاہ دیکہہ جاتا تجلی کی طرح
گاہ مثل خورد رخشانی بکار — سامنے آنکہون کے ہوا آشکار
سنتی تہین مادر بوقت جہر یون — ذکر غوث پاک نور اللہ ہون
جب تعین ماہ کامل کا ہوا — تب حمل جنبش مین حامل کا ہوا

وہ مہینا تہا مسمی ماہ صوم
تہی شب آخر ترقی بخش نوم

غوث اعظم شاہ عالیجاہ کی
ماہ رمضان عاشق اللہ کی

تہی ولادت سال اسعد سال نیک
بعد ہجرت چار صد ہفتاد و ایک

وقت آخر شب تہجد گاہ تہا
اہل دل کا دل خدا آگاہ تہا

اوس شب آخر مین وہ قطب ظہور
پیٹ سے مادر کے نکلے مثل نور

بطن مادر سے ہوی جب رونما
مثل مہر و مثل مہتاب سما

جسگہڑی جسدم ہوے مولود شاہ
آسمان سے نور برسا تا پگاہ

نور سے اونکی ہوا روشن جہان
خاک سے تا ہفت سقف آسمان

تہی ولادت یا ظہور نور تہا
خطۂ بغداد مثل طور تہا

نور وہ نور نبی تہا جلوہ گر
نور وہ نور علی تہا جلوہ گر

آسمان کے شاہباز آنے لگے
اسطرف سے اوسطرف جانے لگے

کوئی پیغام الٰہی لای تہا
کوئی باتین شاہ کی پہونچای تہا

شب تہی تہی شب شب نورانہ
نور تہا اوسکا ظہور عز و جاہ

دیکہنے کو اوسکے آتے تہے بعبور
آسمان سے سب ملایک دوڑ دوڑ

اوس شب معراج مین پیدا ہوے
دیکہہ اون کی شکل سب شیدا ہوے

آسمان کے سہ زمین کے شاہ تہے
جلوۂ حق نور ذات اللہ تہے

قطب عالم غوث اعظم کا خطاب
حضرت اللہ سے پایا شتاب

عقل ہے جب کی ولادت کی شمار
لفظ عاشق کی پڑہی ہر سو پکار

عاشق اللہ تہے وہ قطب دین
اسلئے عاشق ہے تاریخ تعین

شاہ کی بوی ولادت پر نثار
وادی چینی ہے اور دشت تتار

تہے وہ فرزند حسن بے قیل و قال
مادر اونکی تہین حسینی با جلال

سید ابرار کی اولاد سے ہے		صاحب ہر رشد و ہر ارشاد ہے
شاہ اولاد حسنؑ ہین ای حسینؑ		شہ ولایت کے چمن ہین ای حسنؑ

اور دایہ نے حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ کو ناف بریدہ اور غسل کیا ہوا پایا اور باوضو ناف بریدہ کو ڈورے سے باندہا اور کفنی حضرت عبداللہ محض رحمتہ اللہ علیہ کے خرقہ مین سے پہنائی جو کہ تبرکات مفاوضہ معنونہ مین تہا اوسوقت صبح ہوچکی تہی پہر آمد و شد ابر کے ٹکڑون کے موقوف ہوگئے صبحکو نام سید عبدالقادر قرار دیا اور اوسی روز سے مدت شیرخواری ہر روز آواز یا حبیب باوقات مختلف گرد و پیش سے مسموع ہوتا تہا ہر چند خیال کیا لیکن کوئی آواز دینی والا تحقیق نہین ہوا۔ اسیطرح کی صدہا خوارق عجیبہ ہر روز صادر ہوتے تہے چنانچہ آپ ۳ سال کی عمر مین شہرہ آفاق ہوگئے

اشعار مؤلف

حال اوس طفلی مین اونکا تہا عجیب	غیب سے سنتی تہے اکثر یا حبیب	کوئی کہتا تہا ملک کہتا ہے یہہ
کوئی کہتا ہی فلک کہتا تہا یہہ	کوئی کہتا ہی کہ جبرئیلؑ رسا	فرش پر آکر بکم کبریا
اس لقب سے نام لیتا تہا مدام	روز و شب ہر لحظہ ہر دم صبح و شام	الغرض طفلی مین ہر لیل و نہار
جلوہ فرما تہین کرامت صد ہزار	خرق عادت کے گل گلزار تہے	ہر کرامت کے نمایش دار تہے

آپکے والد کا آپکو بخوف عبدالقادر جیلانی سے بغداد لیجانے اور مرید کرنیکا حال

حضرت سید ابو صالح موسی جنگی دوست رحمتہ اللہ علیہ والد ماجد حضرت غوث پاک قطب عالم رح کے مکتوب مخاطب زبدۃ الحقیقت تصنیف اپنی مین ترقیم فرماتے ہین کہ جب حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی کی عمر تین سال کی ہوئی آپکی کرامات اور نسب کا شہرہ سنکر ایک شخص ہرمز نام اولاد ابوسفیان مین سے در پی ہلاکت ہم تینون کے گیلان مین ہوا اور یوسف بن قلوان گیلانی نے آکر مجہکو خبر دی باستماع اس خبر کے جو مین اپنی مکان پر آیا تو والدہ سید عبدالقادر جیلانی نے مجہسے بیان کیا کہ لڑکا بار بار کہتا ہی کہ بغداد کو چلو مینے بہی خبر یوسف بن قلوان گیلانی کی بیان کی غرض اوسی شب سب اسباب مکان مین چہوڑ کر ہم تینون وقت شب کے بغداد کو روانہ ہوئے اثنار راہ مین

ایک قافلہ کو فیوض کا کہ حج سے مشرف ہوکر بغداد کو جاتے تہے ملاقی ہوا ایک بزرگ حضرت علاؤالدین
بن حضرت یعقوبؒ کہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت علاؤالدین صاحبؒ محمدوح سے بعیت تہی
خاندان اویسیہ مین حاصل تہی اس قافلہ مین تہے حضرت علاؤالدین صاحبؒ موصوف کو حضرت غوث پاک قطب عالم
سید عبدالقادرؒ کے چہرہ پر تجلیات انوار کے مثل چاند چودہوین شب کے نظر پڑے کہ وہ روشنی لطیفہ
مصطفوی کی تہی جو بعد ایک سانس لینے کے دوسری سانس مین چمکتی تہی حضرت علاؤالدین صاحب کو
حضرت یعقوبؒ پیر و مرشد والد ماجد اپنی کا قول یاد آیا کہ احوال حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر
جیلانی حسنی حسینی سے مطلع ہو چکے تہے اوس روشنی کو پہچانکر کجاوہ شتر اعرابی پر سے مع عیال و اطفال اتر
اوتر پڑے اور مجہسے ملاقی ہوکر فرمانے لگے کہ آپ کجاوے پر سوار ہو جائین مینی بخیال اخفای احوال اپنی کے
نہایت عجز و انکسار سے عذر کیا اون حضرت نے اپنا راز باطن مجہسے بیان کیا اور باعث بے سر و سامانی کا
دریافت کیا اور مجہسے احوال سنکر فرمایا کہ دس آدمی اس قافلہ مین بہی اوس قوم کے ہین لیکن آپ بموجب
کہنے میری کے قبول کرین چنانچہ حضرت علاءالدین صاحب موصوفؒ نے بآرام تمام مجکو بغداد تک
پہونچادیا اور تمام راستے غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت زیادہ
از حد کرتے تہے اور ترقی کیفیت باطن کی مذاق حاصل فرماتے تہے اور بغداد پہونچکر مینے غوث پاک حضرت
قطب عالم سید عبدالقادر جیلانیؒ کو بنابر **تحصیل علوم ظاہر** کے پاس حضرت مولوی
شمس الدین صاحب بن عمادالدین بن زبیر بن داؤد ہنکاری بن صفی اللہ
بن کلیم احمد بن **خواجہ عبدالواحد بن زید** رحمتہ اللہ علیہ کے مکتب کو بہیجا مولوی شمس الدین صاحب
موصوف حضرت **خواجہ ابوالحسن علی ہنکاری** صاحبؒ سے مرید اور تعلیم باطن حاصل کیے ہوئے تہے
دس برس کی تحصیل علوم ظاہر مین حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادرؒ قابل درس
پڑہانیکے ہو گئے **ایکروز** مجہسے کہا کہ اب وہ فتنہ جیلان سے فرو ہو گیا ہی وطن کو تشریف
لیچلیے — مین بموجب حکم حضرت غوث پاک قطب عالمؒ کے جانب وطن کے عازم ہوا اور جیلان پہونچکر
مکان کا اسباب خصومت اعدا سے لٹ گیا ہوا دیکہا **پانچ برس** تک وہان بہی تحصیل

حضرت غوث پاک کا بعمر اسال اپنی والدہ ماجدہ سے جدا ہوکر جیلان سے بغداد اور وہاں سے حجاز کی طرف روانہ ہونا

اور تدریس علم ظاہر مین مشغول رکھا اور اس حالت تحصیل علم مین بھی اکثر خوارق جلی ہر ایک خاص اور عام نے معائنہ کیے۔ جب **غوث پاک قطب عالم** سید عبد القادر جیلانی کی عمر **اٹھارہ سال** کی ہوئی بموجب حکم الہام باطن روز دوشنبہ تاریخ سترہوین ماہ رجب **۴۸۸ھ** ہجری کو وقت نماز عصر کے **بیعت توبہ** سے اپنی ہاتھہ پر خاندان **حسنیہ جدیہ** اپنے مین مشرف کیا اور **مثال خلافت** صاحب مجاز مع جملہ خلافت نامجات اور تبرکات اور ملبوسات اور مکتوبات نظاب حضرات پیران عظام سلسلہ کے حسب معمول تفویض کر دیئی اور کیفیت باطن مین لطائف ستہ تعلیم کیے اور ترکیب اسم ذات کی مفصل سمجہادی اور طرف ترقی کیفیت باطن کے متوجہ کرادیا اور تلاوت **درود شریف** کی اجازت عطا کی اور بموجب ہدایت حضرت **عبد اللہ حنبلی** رحمتہ اللہ علیہ پیر و مرشد اور والد ماجد اپنی کے **غوث پاک قطب عالم** سید عبد القادر جیلانی سے کہدیا کہ حضرت **ابو سعید مبارک ابن علی مخزومی** صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے تمکو بیعت خلافت اور امامت اور ارشاد حاصل ہوگی اور درجہ محبوبیت کا بھی بطفیل حضرت ممدوح کے تمکو نصیب ہوگا اور مکتوبات نظاب حضرات پیران عظام مین سے حضرت عبد اللہ محض رح کے مکتوب نظاب مین جو پیش خبری تحریر تہی معائنہ کرادی۔

مختصر احوال مجاہدات و خلافت حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ

حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی مکتوب نظاب کربت الوحات تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ بعد حصول شرف بیعت توبہ کے میرے والد ماجد حضرت سید ابو صالح موسی جنبلی دوست رحمتہ اللہ علیہ ایکسال عالم حیات مین تشریف فرما رہے روز پنجشنبہ تاریخ گیارہوین ماہ ذیقعدہ **۴۸۹ھ** ہجری مین بعد نماز ظہر کے رحلت فرمائی۔ چھہ مہینے مینی بعد وفات اپنی حضرت والد ماجد کے جیلان مین قیام کیا۔ چالیس دینار لیکر اپنی والدہ معظمہ کیخدمت سے جدا ہوکر روانہ ہوا **اول** کعبہ شریف کو پہونچا اور وہان سے بیابان عراق مین سیاح رہا اور وہان سے ساتوین تبت پر کہ یہی پہاڑ چلہ گاہ حضرات سے خالی نہا پہونچکر تین چلہ سوا سوا کرور اسم ذات کے

چھ چھ برس کے عرصہ مین بموجب ارشاد حضرت والد ماجد اپنی کے ادا کیے **اٹھارہ برس روزہ**
خرمہ سے افطار کیا اور بعد فراغ خدا سے عہد کیا کہ جبتک تو اپنی ہاتھہ سے مجکو نہین کہلائیگا کوئی چیز اکل و شرب
مین نہین لاؤنگا چنانچہ ایکسال کامل مطلق زبانپر کچھہ نہین رکھا ایکروز شیطان علیہ اللعن نے مثل برف سفید کے
نورانی بدنگاہ محیط کردیا اور آواز دیا کہ **عبد القادرؒ** ہمنے تیری عبادت کو مقبول کرلیا مینے
متعجب ہوکر خیال کیا کہ بن واسطے خدا کے ہاتھہ سے کہانے کے متعہد ہون قبولیت عبادت کا خواستگار
نہین شاید یہ دہوکہ شیطانی ہے یکایک باطن سے **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی**
العظیم زبانپر آگیا اور وہ سفیدی یک لخت زائل ہوگئی بعد چالیس روز کے اس واقعہ سے
ایکروز قریب نماز فجر کے مین مراقب بیٹھا ہوا تہا کہ آواز کان مین آیا کہ ای عبد القادر طعاما
نوش کر کہ خدا اپنی ہاتھہ سے کہلاتا ہے مینے دہوکا شیطانی سمجھکر
مطلق التفات نہین کیا جب چار مرتبہ یہی آواز سنا اور ہونٹون کو لقمہ طعام کا محسوس ہوا۔
آنکھہ کھولکر دیکھا تو کوئی چیز نظر نہ آئی مگر ہونٹون کو کہیر لگی ہوی تہی اوسکو رومال سے صاف کرکے پھر
مراقب ہوگیا اور آنکھین بند کرلین **پھر اوسیطرح** آواز کانمین آیا آنکھین کھولکر دیکھا
تو ایک تجلی آنکھون کے سامنے سے غائب ہوتی معلوم ہوئی پھر آنکھین بند کرکے مراقب ہوگیا
پھر اوسیطرح کا آواز سنا اور آنکھین کھولکر دیکھا تو ایک ہاتھہ مین لقمہ کہیر کا نظر آیا اور پھر وہ
ہاتھہ بہی غائب ہوگیا مینے دہوکا سمجھکر لاحول پڑہی اور آنکھین بند کرکے مراقب ہوگیا پھر اوسیطرح
کا آواز سنا کہ ای عبد القادرؒ **یہہ دہوکہ شیطان کا نہین ہے جو لاحول سے**
دفع ہوجاوی مینے آنکھین کھول کر دیکھا تو ایک جسم اور ہاتھہ مین لقمہ کہیر کا دیکھا
ایک نظر دیکھنے نہین پایا تہا کہ وہ بہی غایب ہوگیا۔ مینے دہوکہ نفس کا سمجھکر آنکھین
بند کرلین اور مراقب ہوگیا **پھر اوسیطرح** آواز سنا کہ ای عبد القادرؒ **یہہ دہوکہ**
نفس کا بہی نہین ہے جب تک اس لقمہ طعام کو نوش نہین کریگا تجکو کچھہ
معائنہ نہوگا یہہ آواز سنکر مینے بسم اللہ شریف پڑہی اور بسبب واسطے لقمہ طعام کے دانکیے جب

حضرت
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا ایک
بیس برس کی عمر مبارک
اور نماز کی تکبیر اولی
ہونا اور دو
شیطانی سے
محفوظ رہنا ۱۲

القمہ کبیر کا دہن مین آگیا آنکہین کہولکر دیکہا تو حضرت ابو سعید مبارک ابن علی مخذومی صاحب
رحمتہ اللہ علیہ کی صورت بہ تجلی اتاری صفاتی کے عجیب کیفیت سی نظر آئی اور کلمات زبان ملکوت مین بامد گیر ہوے
کہ میرے والد ماجد نے واسطے ہی وقت خاص کے تعلیم فرمادی ہے فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری
گذارش کرتا ہے کہ کیفیت دہوکہ شیطان اور عہدہ کہانیکا اور حضرت ابو سعید مبارک ابن
علی مخذومی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے کہانا کہلانیکا سوے عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ
شہنشاہ ولایت کے کہ جسپر یہہ امر گذر گیا ہو اور کے سمجہنے کے لایق نہین ہے یہہ تینون کیفیات
طفیل حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی
رحمتہ اللہ علیہ کے اب بہی ہر ایک عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت پر گذر
جاتا ہے یہہ امر کچہہ بہت مقدور مقامات عالیہ مین سے نہین ہے کہ عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت کو گمان مایوسی کا خاطر پر آوے اور حضرت ابو سعید مبارک
ابن علی مخذومی صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نطاب بحر النبوت تصنیف اپنی مین تسطیر فرماتے
ہین کہ مجکو بعد نماز مغرب شب دوشنبہ گیارہوین محرم سنہ ۱۰ ہجری کو الہام ہوا کہ ایک دوست
ہمارا ہمارے ہاتہہ سے کہانیکا مشتاق ہے اور ایک سال کامل سے کچہہ نہین کہایا ہے نہ کچہہ پیا ہے صرف شغل
نوری ملکوتی مین مصروف ہے یہہ حکم باطن سنکر مین اوسیوقت مکان سے روانہ ہوا میری زوجہ نے
دیکہکر دریافت کیا کہ بموجب حکم باطن کے شاید کسیطرف کو جاتی ہین اوسروز کہیر میرے گہر پکی تہی میری زوجہ نے
دسترخوان مین باندہ کر مجہے لاکر دی کہ مین دروازہ سے قریب ستر قدم کے باہر چلا گیا تہا اور
اسم اعظم جنیدیہ قلب روحی سے تلاوت کرنا شروع کیا قریب نماز صبح کے پہاڑ
تبت ساتوین پر پاس حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبد القادر جیلانی حسنی
حسینی کے پہونچکر تعمیل حکم الہام کی بجا لایا اور بعد طعام کہلادینی کے سید عبد القادر کو بموجب
تعلیم حضرت ابو الحسن علی ہنکاری صاحب رحمتہ اللہ علیہ پیر و مرشد اپنی اور موافق پیش خبری محررہ
مکتوب نطاب سر الامانی تصنیف حضرت سید الطائفہ شیخ الشیوخ ابو القاسم جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت غوث پاک کا حضرت ابو سعید مبارک ابن علی مخذومی صاحب سے ملنے کو تشریف لانا

اور مکتوب نطاب جواہر اعظم تصنیف حضرت علاؤالدین ابوالفرج طرطوسی صابر رحمتہ اللہ علیہ دیگر جمیع حضرات پیران عظام اپنی سلسلہ کے مینی بیعت امامت سے اپنی ہاتھہ پر مشرف کیا اور کیفیت باطن کی بطور طریقے اپنی سلسلہ کے تعلیم فرمائی اور کیفیت باطن تعلیم فرمائی ہوئی اونکے والد بزرگوار کو موقوف کرا کر ترکیب جاری ہونے سلطان الاذکار کے سے مشرف کیا اور حسب بتہر پر کہ غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ تین چلہ اسم ذات کے ادا کیے تہے وہان سے اوٹہا کر دوسری پتہر پر کہ فاصلہ پچیس قدم کے ہے بٹہا دیا اور احکام سے فراغ ہو جانے کے سے بہی مطلع کر کے بغداد کو واپس چلا آیا فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری گذارش کرتا ہے کہ اس عاجز نے بہی اون دونون پتہر و نہر پر احوال کو دیکہا ہی اور بموجب تحریر مکاتیب کے سب معاملات حضرات کے پتہ پر معائنہ کیے ہین اور سات تین تبت کا سیاح رہا ہی حضرت غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی مکتوب نطاب کرتہ الوحدت تصنیف اپنی مین ترقیم فرماتی ہین کہ مین ایک سال کامل اوسی جگہہ تعمیل تعلیم مین مشغول رہا ایک درخت سیب کا قریب میرے قدرت الہی سے پیدا ہو گیا تہا وقت عصر کے ڈالی اوسکی جہکتے جہکتے قریب میرے دہن کے آجاتی تہی اور وقت مغرب کے خود بخود سیب ٹوٹ پڑتا تہا ایک سال کامل اوسی سیب سے روزہ افطار کیا جب بموجب حکم حضرت پیر و مرشد کے ذکر سلطان کو جاری پایا شب سہ شنبہ بعد افطار روزہ اوس جگہہ سے اوٹہکر بہانب بغداد کے روانہ ہوا۔ تاریخ تیرہوین ماہ صفر ۱۱ سنہ ہجری کو روز سہ شنبہ قریب نماز اشراق کے بغداد مین پہونچکر مسجد جامع کے برج عجمی مین مقیم ہوا اور نماز اشراق وہین ادا کی حضرت خضر علیہ السلام مجہسے آکر ملاقی ہوی اور فرمایا کہ بموجب حکم الہی حاضر ہوا ہون جو کچہہ کہیئے بجا لاؤن مینی جواب دیا کہ صرف حضرت پیر و مرشد کو میرے حاضر آنے کی اطلاع ہو جائی اور التماس کیا جاوی کہ بطفیل دستگیری حضور کے تعمیل حکم کی بجا لایا اور ماحصل بموجب ارشاد کے مجہکو نصیب ہوا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے مجہسے سوال کیا کہ یا شیخ تمنے خدا سے عہد کیا تہا کہ مین تیرے ہاتہہ سے کہاؤن گا پہر انجام اوسکا کیا ہوا مینے سب حال گذرا ہوا اوس روز کا بیان کیا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ تینون صفتین خدا نے واسطے میرے

حضرت غوث پاک کا بغداد مین تشریف لانا

حضرت غوث پاک کا بغداد مین تشریف لانا

احوال متعلقہ حضرت خضر علیہ السلام

خاص کی ہین **ایک** مکاشفہ احوال زمانہ ماضی و استقبال ہر ایک اشیا کا **دوسرے** نگاہ کا میری یہہ حال ہے کہ جس سمت کو نظر کرتا ہون تا کنارہ زمین صاف نظر آتا ہی اسیطرح تحت فوق مین ہی جہانتک چاہتا ہون دیکھہ لیتا ہون **تیسرے** جس عضو کو منظور ہوتا ہی دکھاتا ہون اور پوشیدہ کر لیتا ہون - آج ہم تمہارے حضرت شیخ سے روبرو تمہارے دریافت کرینگے اور دیکھینگے کہ وہ کسطرح ہماری سامنی اپنی جس عضو کو چاہتی ہین ظاہر کرتے ہین اور جب چاہتی ہین غایب کرتے ہین یہہ کہکر **حضرت** خضر علیہ السلام **حضرت ابو سعید مبارک ابن علی مخذومی** صاحب پیر و مرشد کے مکانکو روانہ ہوے اور تہوڑے عرصہ مین واپس آکر فرمانے لگے کہ وہ مکانپر تشریف نہین رکھتے ہین کہین کو گئے ہین یعنی جواب مین کہا کہ وہ کون جگہہ ہے کہ جہان کا جانا آپ کو معلوم نہین یا آپ وہان پہونچ نہین سکتے ہین یہ جواب سنکر حضرت خضر علیہ السلام خاموش ہوکر چلے گئے اور تین روز تک میری پاس تشریف نہ لاے **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری** کو ایک شعر کسی عاشق کا یاد آیا ہی جو اس محل پر حسب حال ارشاد جناب غوث پاک **قطب عالم** سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی کے تحریر کرتا ہے ؎ او سکے کوچہ مین گذریگی تو بہشکتے پھرہے + حضرت خضر ابہی آپنے دیکھا کیا ہے **حضرت ابو سعید مبارک** ابن علی مخذومی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب بحر النبوت تصنیف اپنی مین ارقام فرماتے ہین کہ روز جمعہ بعد نماز چاشت تاریخ سترہوین ماہ صفر **سنہ ۸۸۰** ہجریکو **حضرت خضر** میرے مکانپر مجھسے ملاقی ہوے اور نہایت متعجب اور متحیر ہوکر مجھسے دریافت فرمانے لگے کہ آپ کہان تشریف لیگئے تہے یعنی جواب دیا کہ مین تو اپنی حجرہ سے کہین نہین گیا تہا جناب ایزد باری تعالے سے مینی وعدہ کیا تہا کہ جسوقت سید **عبد القادر غوث پاک قطب عالم** بفضل و عنایت تیری تعمیل تعلیم سے کامیاب ہوکر آویگا مین تین روز کا روزہ رکھی کا شکریہ مین ادا کرونگا شب **سہ شنبہ** مجھکو اوسکے آنیکا علم ہوا صبح سے اداے روزہ رکھی مین متوجہہ ہو گیا تہا آپ کو اسقدر تعجب اور تحیر کا کیا باعث ہے مجھہ سے کچھہ امر ضروری آپ کو ارشاد فرمانا ہی **حضرت خضر علیہ السلام** نے فرمایا کہ جسوقت سید عبد القادر غوث پاک قطب عالم جامع مسجد کے برج عجمی مین آکر مقیم ہوے مین بموجب حکم الٰہی اونکی پاس گیا اور ملاقات کرکے

پوچھا کہ جو کچھہ کہنے بجا لاؤن اونہون نے جواب مین صرف آپ کو اطلاع ہو جانیکے واسطے لعجز و شکر گذاری
مجھہ سے کہا مین آپکے مکانپر آکر مستفسر ہوا معلوم ہوا کہ صبح سے آپ کہین کو تشریف فرما ہوی ہین وقت
شام کے آکر پھر مینی دریافت کیا تب بھی یہی جواب دیا کہ ابتک تشریف نہین لائے چنانچہ صبح **چہارشنبہ** سے
اسوقت تک مینی کوئی جگہہ ناسوت مین اور کوئی مقام ملکوت مین باقی نہین چھوڑا اور بسعی ہرچہ تمامتر
ہر عالم مین ڈھونڈھا لیکن کہین قیاس اور گمان اور وہم نے بھی آپ تک رسائی نہ کی جو آپ تک پہونچتا
شام **پنجشنبہ** کو پھر آپکے مکانپر آکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ابھی کہانا کہاکر دو مریدون کے ہمراہ کہین کو
تشریف لیگئے ہین اوسوقت سے ابتک آپ کی تلاش مین سعی بے فائدہ کرکے عاجز آکر آپ سے ملاقی
ہوا ہون **حضرت** ابو سعید مبارک ابن علی مخزومی صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نطاب بحر النبوت مین
تحریر فرماتے ہین کہ **حضرت خضر علیہ السلام** اور سید عبد القادرؒ سے جو گفتگو ہوئی تھی
اوسکا مجھکو علم ہو گیا تھا یہہ گفتگو حضرت خضر علیہ السلام کی سنکر اور مسکرا کر مین خاموش ہو گیا اور اون
حضرت نے بھی مجھہ سے کچھہ زیادہ دریافت نفرمایا اور مینی کاغذ مثال کا جسکو اہل ظاہر خلافت نامہ تعبیر کرتے ہین
روبرو حضرت خضر علیہ السلام کے تحریر کیا اور بجای گواہی دستخط اونکی بھی تحریر کرائے **اور وقت**
نماز جمعہ کلاہ اور عمامہ اور خرقہ ہمدست حضرت خضر علیہ السلام کے اپنے ہمراہ جامع مسجد مین لایا
مجھکو دیکھکر سید عبد القادرؒ قدمبوس ہوا اور مین اوسے ہم آغوش اور بعد فراغ نماز جمعہ ہر سہ عجمی مین
مجلس حضرات اولیای ہمعصر اعنی حضرت نجم الدین احمد کبیر فردوسی صاحب مکتوب
نطاب ضمیمہ نصرت - اور حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی صاحب مکتوب نطاب صولۃ الفرح اور **حضرت**
خواجہ حاجی شریف زندنی صاحب مکتوب نطاب نوید وحدت اور **حضرت** خواجہ عثمان ہارونی صاحب مکتوب
نطاب عقدۃ الوحدت اور **حضرت** ابو نجیب سہروردی صاحب مکتوب نطاب کریم القطب اور **حضرت** خواجہ
عبد الخالق غجدوانی صاحب مکتوب نصیح الوجوب اور **حضرت** خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی صاحب
مکتوب نطاب کشف القلوب اور **حضرت** عماد الدین صاحب اور **حضرت** امام احمد غزالی طوسی ملقب زین الدین صاحب مکتوب نطاب
قرۃ العینین اور **حضرت** شیخ محی الدین غزنوی مرید حضرت شہاب الدین صاحب اور **حضرت** شہاب الدین صاحب

ذکر خلافت حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا

اسمای اولیای جو شریک مجلس خلافت حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ تھے

بن نورالدین اور حضرت خواجہ احمد یسوی صاحب اور حضرت شیخ ابوذکریا بن مسعود اور حضرت شیخ ابوسعید
قیلوی اور شیخ قصب البان موصلی اور شیخ حماد یاس صاحب مکتوب بہ یاالسعید اور شیخ احمد بن مبارک
اور حضرت شیخ مجدالدین صاحب بغدادی اور حضرت شیخ سبحان صاحب اور شیخ اسحاق بن احمد اور قطب الدین
بن حسام الدین اور حضرت عبدالرحمن بن کریم الدین اور جلال الدین بن فخرالدین اور حضرت ابوالعباس صاحب
خراسانی اور شیخ عبداللہ بن یوسف اور شیخ غریب بن احمد شوقی اور شیخ عبدالسلام بن عبدالرحمن
اور شیخ ضیاءالدین بن اسحاق بغدادی اور شیخ محمود بن جعفر بغدادی اور شیخ اسعود قدم
بن علیم الدین بغدادی سے ترتیب دیکر غوث پاک قطب عالم سید عبدالقادر جیلانی
کو اپنی ہاتھ پر بیعت حوالت اور ارشاد سے مشرف کرکے کلاہ اپنی اوڑھائی اور عمامہ اپنی
ہاتھ سے باندہ کر خرقہ پہنادیا اور مثال خلافت بخطاب قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی کی اہل مجلس کو سنا کر عطا فرمایا
اور بعد فراغ معانقہ اور مبارکباد اہل محفل کے شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی کو اپنی مکان پر ہمراہ لایا اور
فاتحہ تقدیم کا سامان مکان پر مہیا تہا اوسیر وزدہ فاتحہ اونکو مرحمت کردی اور کہدیا کہ اسی تاریخ تمہارا اس
عالم سے سفر ہوگا اور گیارہ روز بعد اس معاملہ کے مہینے بغداد مین قیام کیا اس عرصہ مین تمام اسناد خلافت نامجات
اور مکتوبات نظاب اور راد ضبط اوقات شبانہ روز اور دیگر تبرکات ملبوسات وغیرہ قسم ہر ایک حضرات پیران عظام
سلسلہ کے جو مجہکو مفاوضات معنویہ مین حاصل تہے تفویض کرکے فہوالمصاحب مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم
والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات مثل اپنی کیا اور بجائے خود ولایت مملکت بغداد پر کہ تخت گاہ
نوشیروان کی تہی قائم کردیا۔ اور بتاریخ اٹہائیسوین ماہ صفر ۵۱۱ھ ہجری روز سہ شنبہ کو مین
تنہا بغداد سے کوفہ کو روانہ ہوا اور گیارہ روز مین پہر کوفہ سے مع علیم اللہ ابدال کے بغداد مین واپس آیا اور
علیم اللہ ابدال کو کہ بعمر سال دوازدہ مین تہا شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی کے سپرد کردیا
اور علیم اللہ ابدال سے کہدیا کہ تم نامزد انہین مجمع کے تہی۔ اور مین دوسرے روز بتاریخ اٹہوین ماہ ربیع الاول ۵۱۱ھ
ہجری روز شنبہ کو اہل و عیال اپنے ہمراہ لیکر بغداد سے ہنکارہ وطن اپنے کو روانہ ہوا۔

ذکر عقد نکاح حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مکتوب بنطاب کربتہ الوحدت مین تحریر فرماتے ہین کہ بعد تشریف لیجانے حضرت پیرومرشد جناب ابوسعید مبارک ابن علی مخذومی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بتاریخ نوین ماہ ربیع الاول ۵۱۱ھ ہجری شب دوشنبہ کو بموجب حکم حضرت ممدوح کے عقد نکاح میرا ساتھ بی بی حلیمہ صغری بنت سید یوسف بن سید یولنس بن سید شرف الدین اولاد حضرت امام زین العابدین صاحب صبر القیام رحمۃ اللہ علیہ کے منسلک ہوا اور گیارہ محرم راز میرے صوفیان صافی نہاد سوائے عوام الناس کے یعنے شیخ ضیاء الدین بن اسحاق بغدادی - اور شیخ محمود بن جعفر بغدادی - اور شیخ اسود قدم بن علیم الدین - اور عمر بن فارض - اور شیخ عبد قریشی بن شیخ رحمت اور شیخ محمد بن ابی نصر - اور شیخ احمد بن عبد العزیز - اور شیخ علی محمد بن محمود - اور شیخ قیام الدین بن سیف الدین اور شیخ سیلان بن عزیز الدین - اور شیخ عبد الرحیم بن ابو العلے شریک تھے اور اوسی روز سے تبلیغ احکام تعلیم طریقت یعنے امامت اور ارشاد پر بجان و دل مستعد رہا کہ کوئی کام عزیز تر بجز اس ہدایت اور رشادت سے اپنی اوپر پسند نکیا تھا **نظم مولف**

جب شبابی عمر کو پہونچے وہ شاہ	ہادی عالم ہوی تا مہر و ماہ
رشد اونکا جلوہ بخش عام تہا	ہند سے تا ملک روم و شام تہا
جب سے حضرت کی ہوئی بغداد جا	ہر بشر عارف ہوا بغداد کا
جوق جوق آتی تہے جنی روز و شب	بیٹھتے تہے سامنی باصد ادب
فیض کا اونکی کہلا گلزار تہا	رشد کا اون کے لگا دربار تہا
راز اونکا تہا تمامی راز حق	زانکہ تہے وہ شاہ دین مسازحق
یک نگاہ لطف سے اونکی مرید	غوث ہوتا تہا کوئی قطب سعید
کوئی ابدالی کا رتبہ پائی تہا	کوئی اوتادیکا پقمہ کہائی تہا
کوئی اوس تعلیم سے ہوتا رقیب	اہل خدمت ایک نجیب و ایک نقیب

سب رجال اللہ تہے اونکی مطیع
سب خدا آگاہ تہے اونکے مطیع

جلوہ گر ہوتا کسی پر نور حق
کوئی ہوتا آن مین تہا طور حق

سیر کرتا تہا کوئی آثار کی
سونگہتا بو تہا وہ اوس گلزار کی

کوئی لاہوتی سرا کی سیر کر
آپ سے ہو جائی تہا وہ بیخبر

کوئی سالک کوئی مجذوب الٰہ
کوئی دونون حال پر رکہتا نگاہ

کوئی جمع الجمع کا پاتا مقام
کوئی الفرقی کا ہوتا بادہ شام

ذکر سلطانی تو اوسکا عام تہا
یہہ صدا تو ہر گسیکا جام تہا

از برائی ہر مرید ہوشدار
مصطفائی تہا لطیفہ نوردار

فیض قلب اپنا جسی پہونچائی ہے
ہفتمین منزل پہ اوسکو پائی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

روح پاک حضرت دو کون سے
آشنا ہوتا تہا اون کے عون سے

عون اونکی عون پاک مصطفے
عون پاک مصطفے و مرتضیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

رشد اونکا رشد حیدر دمبدم
رشد اونکا رشد احمد ہو بہو

صلی اللہ علیہ وسلم

تہے اونہون کے پشت پر بارہ امام
رشد کا اپنی پلاتے تہے وہ جام

مصطفے و مرتضی کے تہے حبیب
فیض اونکا تہا رہیگا تا حسیب

رشد اونکی نام سے نامی ہوا
ماہ اون کے جام سے جامی ہوا

مہر اون کے جام سے سرمست ہی
چرخ اونکی آستان سے پست ہے

جسپر اونکا پرتو اپڑ جائے ہے
سب لطائف سے نمائش پائے ہے

ہر لطیفہ کی فنا با وضع خاص
رونما ہوتی بطرز اختصاص

ذکر ھُو ہو جائی تہا پیدا شتاب
صاف اوٹہہ جاتا تہا غفلت کا نقاب

جلوہ فرما جب فنا ہو جائے تہے
روی خوب اپنا بقا دکہلائے تہے

یہہ فنا اور یہہ بقا ہر روز و شب
دیکہتا تہا ہر مرید با ادب

وادی ایمن کی نارِ دل نواز
وادیِ بغداد سے رکھتی ہی راز

ہر طرف وہان لی مع اللہ کی صدا
جلوہ فرماتی ہے ہر صبح و مسا

مسکن حضرت ہوا جب سے وہان
سرزمین خلد ٹھہرا وہ مکان

خلد کو دیکھا نہو بغداد دیکھہ
بادِ جنت کی وہان کی باد دیکھہ

خامۂ چوبی کہان رکھتا ہی تاب
جو کری شہ کی فضیلت کا حساب

صاحب لولاک نے فرمایا
رشد کا کرای حسن روشن دیا

اب خیال رشد رہتا ہی حسن
کھل رہا ہی اب ہمارا ہی چمن

نسبت سلطان اسرائیل کی ہر آن
ہر زمان ہر لحظہ دکھلاتی ہے شان

کام رہتا ہی ہمین تعلیم سے
خلق کی تعلیم سے تفہیم سے

مرشدی مسترشدی ہی تیرا کام
آن ہی تیری امامت کا مقام

مختصر حالات مشائخ جبری حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب ولادت و حضرت شاہ عبد الوہاب صاحب جد امجد جناب موصوف رحمۃ اللہ علیہم

حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب فرماتے ہین قدس سرہ تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ بعد چند ماہ کے عقد نکاح سے ایک شب عالم جبروت مین حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھہ سے ارشاد فرمایا کہ ای غوث پاک قطب عالم خدای عزوجل نے مجکو عوض مین حسنؓ اور حسینؓ کے ایک تجھکو اور دوسرے مخدوم علی احمد صابرؒ کو عطا فرمایا تہا قریب ہے کہ وہ عبد الوہاب اور عبد الرحیم فرزند ابن فرزند تیری سے ظہور کرے۔ صبح کو مینی مکتوبات نطاب حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العلمین اور حضرت امام موسی کاظم صاحب کرفتن اسرافیل رحمۃ اللہ علیہم اور جمیع حضرات پیران عظام سے احوال پیش خبری کا معائنہ کیا اور حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب نے شکم مادر مین قرار پایا تہا مین اوسکی جانب

ذکر خلافت وغیرہ حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب

پشت نہین کرتا تہا اور اوسی روز سے اکثر اوقات الہام اور القا سے پیش خبریان مخدوم علی احمد صابر کی صادر ہوا کرتی تہین اور مین اونکو قلمبند کرتا جاتا تہا چنانچہ بتاریخ سترہوین ماہ شعبان ۱۲ سنہ ہجری کو شب پنجشنبہ درمیان مغرب و عشا کے شاہ سیف الدین عبدالوہاب تولد ہوے اور گیارہ سال مین بحمدہ علوم ظاہری کو بہی تحصیل کر چکے کہ پہر خود درس پڑہایا کرتے تہے اور جب شاہ سیف الدین عبدالوہاب کی عمر چودہ سال کی ہوئی بتاریخ نہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۲۶ ہجری کو بروز یکشنبہ وقت سہ پہر عقد بنکاح اونکا بموجب حکم باطن ساتہہ مسماۃ شام بی بی بنت سید عثمان بغدادی بن سید عبداللہ بن سید اسمعیل بن سید شمس الدین اولاد حضرت امام محمد باقر صاحب حیات المعصوم رحمۃ اللہ علیہ کے منعقد کر دیا۔ اور بعد ایکسال کے جب عمر اونکی پندرہ سال کی ہوئی بتاریخ اونیسوین ماہ جمادی الثانی سنہ ۲۷ ہجری کو بروز سہ شنبہ وقت عصر کے بیعت و توبہ سے اپنی ہاتہہ پر مشرف کر کے تعلیم کیفیت باطن سے فیضیاب کیا اور ترقی کیفیت باطن مین متوجہ کر دیا عرصہ چار سال مین قرب حضرت واحدیت سے مستفیض ہو گئے اور مراتب مستلزمۂ قرب حضرت واحدیت کے حاصل کر چکے بتاریخ ۲۲ اونیسوین ماہ رجب سنہ ۳۱ ہجری کو روز شنبہ وقت عصر کے مجلس عام مین اپنی ہاتہہ پر بیعت امامت و ارشاد سے اور نیز ہر دو خاندان حنفیہ علوی ولایت روح جذبیہ اور خاندان طوسیہ مین مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑہا کر عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے باندہ کر خرقہ پہنا دیا اور مثال خلافت کے اہل مجلس کو سنا کر صاحب مجاز کر دیا اور مقدمات مندرجۂ مکتوب نطاب کریمۃ الوحدت کے معائنہ کرا دیئے اور یہہ مکتوب بہی اون کے تفویض کر دیا۔

احوال محبوبیت حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی شافعی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب مکتوب نطاب مصور الودود تصنیف اپنی مین تسطیر فرماتے ہین کہ بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الاول سنہ ۳۶ ہجری کو شب جمعہ پہر رات گذری تہی کہ آواز رجال الغیب کے متواتر کان مین آنی لگی لیکن تفصیل اوس گفتگو کی سمجہہ مین نہین آتی تہی اور سبب ابدال

درجہ اعلی اور ادنی اور اوسط کے ہر ایک طرف جلد جلد آتی جاتے تہے مینی جس کسیسے اون دونون گروہ
مین سے ملاقات کرکے پوچہا کہ تم آج کس سعی انجام کار مین مصروف ہو کسینی مفصل بیان نکیا اور یہہ کہا کہ آپکو ابتک
باطن سے اطلاع نہین ہوئی آپ جلد متوجہ عالم ملکوت کو ہوئین یہہ گفتگو سنکر اول مین کشف الصور مین
مشغول ہوا دیکہا مینی کہ جمیع نقبا - نجبا - رقبا - ابدال - اوتاد - اغیاث - اقطاب - ہمہ تن متوجہ طرف کیفیت
باطن کے ہو رہے ہین اور منتظر ہین کہ دیکہئی کیا بذریعہ القا والہام کے حکم صادر ہوتا ہی اور **حضرات**
اولیائی سالکین کو استقدر غلبہ سکر اور صحو اور فنا اور بقا کا ہو رہا ہے کہ گاہی سیر فی اللہ
مین مست حال اور گاہی سیر مع اللہ مین آدنی مقال ہو رہے ہین اور **حضرات مجازیب**
بادہ وحدت کا یہہ حال ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی حال کا سرمد ہو رہا ہے مجکو بہی اوس عروج کیفیت کشف الصور
مین استغراق ہو گیا عالم ملکوت مین دیکہا تو ملائکہ جوق جوق فراہم ہو کر عالم جبروت مین پاس گروہ گروہ
ارواح کے جاکر باہمدیگر نوید اور تہنیت کے نغمے سناتی ہین اور فرط فرحت اور انبساط سے مراسم شادمانی
بجا لاتے ہین تہوڑے عرصہ مین ایک شور و غل برپا ہوا کہ ہر ایک بشکل تصویر بحال خود سکتہ مین ہو گیا
اس عرصہ مین ایکجانب سے روشنی نمودار ہوئی اور اوس روشنی مین **تخت یکسر سطحہ الماس** کا
آتا ہوا معلوم ہوا اور اوس تخت الماس کی شعاع انوار کا پرتو ابہت دور تک منور کرتا جاتا تہا اور
دور سے اوس تخت پر معلوم ہوتا تہا کہ کوئی اور بہی پاس حضرت سرور انبیا **احمد مجتبی محمد**
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بیٹہے ہوی ہین اور
جب امتیاز کرنیکے فاصلہ پر وہ روشنی اور تخت آیا تو شناخت کیا جاتا تہا کہ حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید **عبد القادر جیلانی حسنی حسینی**
سید ہی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بکمال تجمل حسن و جمال تشریف فرما ہین اور جب قریب وہ
روشنی اور تخت آپہونچا تو صرف حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی
حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ تخت جلال پر بتجلی حسن و جمال رونق افروز نظر آنے لگے جب وہ روشنی اور تخت اس
طرف سے اوسطرف کو اسیطرح سے گذر گیا تو ہر ایک کو بکیفیت مرقومہ بالا معائنہ اور مشاہدہ ہوا اور شور و غل

تہنیت کا برپا ہو گیا اور اوسی ہنگامہ شور و غل مین مجکو حواس عالم امکان کے پیدا ہوی بیدار ہو کر
دیکہا تو تمام جسم اپنا اوسیطرح منور پایا کہ جسطرح وقت برابر آنے تخت کے انوار شعاع سے منور ہو گیا تہا
اور نقیب ہر شہر و دیار کا یہ آواز منادی کر رہا ہے اِلٰہِی بِحُرْمَتِ قُطْبِ رَبَّانِی غَوْثِ
الصَّمَدَانِی شَیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٌ سَیِّدْ عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِی
مَحْبُوْبِ سُبْحَانِی کَرِیْمُ الطَّرَفَیْنِ حَسَنِیْ حُسَیْنِیْ رحمۃ اللہ علیہ اور ابدال
جا بجا حکم رسانی مین مصروف ہین اور رقیب نقیب نجیب اوتاد غوث اقطاب رجال الغیب اون احکامات
کی تعمیل مین مستعد اور سرگرم ہو رہے ہین جب مجکو خیال وقت کا ہوا تو پہچانا مینی کہ وقت تہجد کا جو معمول
میرا تہا قضا ہو گیا ہی مضطرب ہو کر جلد نماز تہجد سے فارغ ہوا اور بعد نماز تہجد مجکو خیال ہوا کہ حضرت
موصوف کے حجرہ مبارک کے قریب جا کر دیکہنا چاہئی کہ وہان کیا کیفیت ہے جب قریب حجرہ مبارک کے پہونچا
دیکہا کہ دیوارون حجرہ مین سے شعاع انوار کی جسطرح کہ عالم جبروت مین تخت پر لمعان دیکہی تہین نکل
رہی ہین لیکن تہوڑی تہوڑی کم ہوتی جاتی ہین چند عرصہ مین باہر دیوارون کے کچہہ اثر روشنی کا باقی نرہا
جب مینی قریب کواڑون حجرہ مبارک کے جا کر دیکہا تو اندرون حجرہ مبارک کے نہایت ہیبت اور جلال سے
روشنی انوار کی لمعان اور تابان ہے تہوڑے عرصہ مین کم ہوتے ہوتے حضرتؒ کے بستر مبارک پر نور افشان
باقی رہی چند عرصہ کے بعد حضرتؒ کے جسم انور پر تجلی باقی رہی اور پہر کم ہوتے ہوتے قریب پیشانی کے
کہ محل **لطیفہ مصطفوی** کا ہی منور رہا اوسوقت اسقدر ہیبت اور جلال حضرتؒ کے
جسم مبارک سے معلوم ہونے لگا کہ کہڑے رہنی کی تاب نہ آئی بے اختیار وہان سے چلا آیا اور **خادم**
حضرتؒ کو جنہین تعلیم باطن کی حاصل ہو چکی تہی جا کر دیکہا تو **بعض** بیخود پڑے ہین اور **بعضی** بیحواس
لیٹے ہوئے ہین **بعضون** کے چارون قلب منور اور **بعضون** کے لطائف ستہ متجلی تہے
بعضون کے شعاع انوار محل لطائف سے باہر نور افشان ہین اور **بعضون** کے محل لطائف
چمک رہی ہین یہہ احوال دیکہکر مین اپنی بستر پر آ گیا اور اپنی ضوابط مین مشغول ہو گیا اور بعد نماز
صبح ہر ایک خدام اور ہمنشینان حضرت سے کہ زیادہ صدق تن سے تہے متحیر اور متعجب پاہمد یگر

اس معائنہ اور مشاہدہ رویت کی گفتگو کرتے تہے اور راکثر نے مجہہ سے آکر دریافت کیا مینے بہی احوال مذکورہ بیان کیا اور وقت طلوع آفتاب سے جمیع **حضرات** نقبا و رقبا و نجبا و ابدال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب اور سردار جنات اور حضرات اولیا رسالکین اور مجاذیب کا آستانہ کرامت نشانہ پر حاضر ہونا شروع ہوا جب حضرت ممدوح عام دربار مین تشریف فرما ہوئے ہر ایک صاحب حاضرین مین سے بموجب اپنی اپنی مراتب کے آداب بجالاکر فیضیاب ہوے جب گفتگو حضرات تشریف لانیوالون سے خوب تحقیق ہوگیا کہ آج شب کو حضرت بخطاب **محبوب سبحانی** ملقب ہوکر زیبا فزای وسادہ شہنشاہی کونین کے ہوی **ہم سب خدام** حاضرین بارگاہ نے بہی قدمبوس ہوکر نذرین گذرانین تین روز تک یہی حال رہا اس عرصہ مین کوئی صاحب باطن کیجگہہ کا باقی نہین رہا جو حاضر محفل نہین ہوا کسواے سطے کہ عروج کیفیت باطن کا حصول قدمبوسی پر حصر تہا چنانچہ تمامی حضرات سالکین ہمعصر کے مکتوبات نطاب سے مرقومہ ذیل سے یہہ امر ثابت ہے **اشعار مولفہ**

کہہ حسن اب یہان بیان حال کر		صورت و معنی مین قیل و قال کر
نور احمد تہا وہان مشعل فروز		بے ضیا تہی جسکے آگے شمع روز
اوس مقدس نور نور اللہ سے		دل ہوا روشن بسا تر ماہ سے
نور وہ نور الٰہی تہا عیان		جس سے روشن تہا زمین آسمان
نور امکان پردۂ ایجاب ہے		پر مثال موج و سطحہ آب ہے
سطحہ آبی آب سے کب غیر ہے		آب و تاب آب بہر سیر ہے
موج ہے آرائش بحر قدیم		بوجہتا ہے اسکو ہر مرد سلیم
گرچہ موج و آب حادث ہی بذات		لیک ہے یہہ آب دریا کی صفات
یہہ مثال خوب دل مین سوچ لو		مت خدا سے غیر احمد کو کہو
حسن و عشق ہر دم بصد ناز و نیاز		عاشق و معشوق کا رکہتی ہی راز
ایک نور افروز معنای وجوب		ایک صورت زیب نور شکل خوب

صلی اللہ علیہ وسلم

دونون ہین نور شہود احمدی
دونون ہین طور وجود احمدی

صلی اللہ علیہ وسلم

رَبِّ اَرِنِیْ لَنْ تَرَانِیْ گو وہی
طور و برق طور یہہ دونون وہی

ذات ہی ایک اور صفاتین بیشمار
ایک گلبن کہل رہے ہین گل ہزار

آپ سنبل آپ ہی کاکل ہے وہ
آپ ہی عارض ہے آپ ہی گل ہے وہ

آپ غنچہ آپ ہی ہے گل شبیہہ
آپ گلبن آپ ہی بلبل شبیہہ

آپ گل کیواسطے بلبل ہوا
آپ بلبل کے لیے وہ گل ہوا

سنبل و ریحان بنایا آپ کو
آپ ہی ہر گل مین پایا آپ کو

اس چمن کا باغبان خود باغ ہے
خود سمن خود لالۂ پر داغ ہے

یہہ چمن رنگ دوئی سے پاک ہے
یہہ ضیا رنگ دوئی سے پاک ہے

ایک سلطانِ احد کا نور ہے
ایک تجلی صمد کا طور ہے

صورت و معنی کا ایک اور رنگ ہے
غور سی دیکھو تو ایک ہی رنگ ہے

تاج و تخت اپنے لیے پیدا کیا
آپ اوسپر آپ کو شیدا کیا

وہ تجلی ریز سلطان وجود
غیب سے آیا بدرگاہ شہود

اپنا حسن لایزالی دیکھنے
اپنے ابروئی ہلالی دیکھنے

آپ اپنی عشق کا مستِ شراب
آپ اپنی حسن کا شعلہ تباب

اوس شہ وحدت نے جب چاہا ظہور
واحدیّت مین کیا اپنا حضور

جنبش اول کہ ہے نور ظہور
خود بخود ہے ذات سازِ یا حضور

صلی اللہ علیہ وسلم

خود احد وحدتین آ احمد ہوا
بیخودی کو چھوڑ کر باحد ہوا

جب وہ وحدت سے بڑہا کر ایک قدم
واحدیّت مین اوٹہایا یا علم

وادی ایجاب سے بڑہ کر دوگام
منزل امکان کیا اپنا مقام

واحدیّت سے بکثرت گاہ مین
لام پایا میم اِلّا اللہ مین

آئنہ احمد نے لیکر ہاتھہ مین — غور فرمائی جو اپنی ذات مین
دیکھکر اپنا یہان جاہ و جلال — آپ سے آپ ہی لگا کرنے سوال
کون ہون مین کون ہے تو ای ظہور — نور تو کسکا ہی مین کسکا ہون نور
یہہ حکومت گاہ کسکی آن ہے — یہہ تجلی گاہ کس کی شان ہے
کون ہے اس منزل تصویر مین — کون ہی اس گلشن تنظیر مین
الغرض اپنی نہاد غیب سے — ہو گیا آگاہ اس لاریب سے
آپ وحدت جلوۂ کثرت مین آ — اپنا جلوہ دیکھتی ہی جا بجا
گر نہوتی کثرت وحدت فروش — کاہے کو آتا نظر وحدت کا جوش
وحدت و کثرت ہی باہم آشنا — دوسرے کو آپ اپنا رونما
ہے جہان کثرت وہان وحدت ہی ہے — ہی جہان وحدت وہان کثرت بہی ہے
غیب گہہ سے تا بہ ناسوتی سرا — آپ ہی وہ جلوہ گر ہے جا بجا
آپ کو باصد شیون دلربا — احمد مرسل مین پایا رونما
یہہ بہی اوسکا ملک صورت زاد ہے — اوسکے معنی سے صور آباد ہے
جب پسند آئی اوسی صورت سرا — جب خوش آئی یہہ طلسم آباد جا
اس چمن اس وادیٔ زیبا مین آ — آپ اپنا آپ کو مرشد کیا
بے تعینی سے تعین مین آپ آ — آپ ہی اپنی ہوا صورت نما
جلوۂ امکان اوسیکی شان ہے — نور ایجابی اوسیکی آن ہے
عالم امکان اوسی کا نور ہے — یہہ تجلی بہی اوسیکا طور ہے
آپ اپنی رنگ کے جلوے ہزار — دیکہتا رہتا ہی ہر لیل و نہار
یہہ تجلی کب سمجہہ مین آئی ہے — عقل اس جاگہہ پہ دہوکا کہائی ہے
یہہ عجب ایک جلوۂ اسرار ہے — یہہ عجایب عالم انوار ہے

رضی اللہ عنہ	ہان وہ بیصورت ہی بیشک ای حسن		یہ یہ صورت بھی اوسی کی ہی یہین	رضی اللہ عنہ
	راز یہہ راز الٰہی ہے حسن		یہہ لطیفہ سرّ شاہی ہی حسن	

فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری گذارش کرتا ہی کہ **حضرت** نجم الدین احمد کبیر فردوسی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب ضمیمہ نصرت اور[۲] **حضرت** عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب عجبشی غیب اور[۳] **حضرت** محمد ابو القاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تواریخ ظہرت نما اور[۴] **حضرت** شیخ احمد لیسوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب محمود غضروف اور[۵] **حضرت** خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب فصیح الوجوب اور[۶] **حضرت** خواجہ احمد بن حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب طور البصیرت اور[۷] **حضرت** مجد الدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب لسان الوحدت اور[۸] **حضرت** قطب الدین بن حسام الدین انطاکی رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب الحان الواحدت اور[۹] **حضرت** جلال الدین بن فخر الدین رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب خفیف الوجوب اور[۱۰] **حضرت** ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب کریم القطب اور[۱۱] **حضرت** ابو ذکریا بن مسعود رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب حقیقت النوم اور[۱۲] **حضرت** شیخ ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب خفی اللطیف اور[۱۳] **حضرت** شیخ شہاب الدین مقتولی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب تذکرۃ الانوار اور[۱۴] **حضرت** شیخ شہاب الدین بن نور الدین رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب بحر الصور اور[۱۵] **حضرت** خواجہ حسن انداقی مرید حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہم صاحب مکتوب نطاب تفسیر الالوان اور[۱۶] **حضرت** شیخ ابو العباس خراسانی رح صاحب مکتوب نطاب ابرۃ المعرفت۔ اور[۱۷] **حضرت** شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب نیرۃ المعلوم۔ اور[۱۸] **حضرت** شیخ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب عروس الوحدت اور[۱۹] **حضرت** شیخ الاسلام احمد جام رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب صور الوجود۔ اور[۲۰] **حضرت** شیخ عبد اللہ بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب کفرۃ الرحمت

اور حضرت[۲۱] شیخ غریب بن احمد شوقی رجال الغیب رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب عتیق اللون - اور حضرت[۲۲] شیخ ضیاء الدین بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب جلائی نظرت - اور حضرت[۲۳] شیخ محمود صاحب بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب خشونت الوحدت - اور حضرت[۲۴] شیخ محمد بن ابی نصر رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب شرف الوجود اور حضرت[۲۵] شیخ احمد بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب کلیم الواحدیت - اور حضرت[۲۶] قیام الدین بن سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب امین الوحدت - اور حضرت[۲۷] شیخ سلیمان بن عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب شفیع الحرمت - اور حضرت[۲۸] شیخ عبد الرحیم بن عبد العلے رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب کوکب القمر - اور حضرت[۲۹] شیخ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب الوہیت اسمی اور حضرت[۳۰] سید اجمل امجد ابدال روحی بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب نطاب ماثورہ سبحان نے اپنی اپنی مکتوبات نطاب مین احوال معائنہ اور مشاہدہ اپنی اپنی کا معاملات مفصلہ محررہ بالا مین متفق اللفظ والمعنے تحریر فرمایا ہے اور یہ جملہ مکتوبات نطاب معتبرہ کیفیات باطنی حضرت پیر و مرشد ہادی برحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کفش بردار اپنے کو مرحمت فرمائی تھے -

احوال ولادت وخلافت حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب و ال ماجد حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہم و تعلیم کیفیت باطن سلسلہ حنفیہ روح جذبیہ کشف کونیہ صفائی

حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب مصور الودود تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ گیارہوین ماہ ذیقعدہ ۸۴۱ھ ہجری کو روز دوشنبہ وقت سہ پہر کے فرزند ارجمند عبد الرحیم عبد السلام تولد ہوے - روز اول سے آثار مجذوبیت کے پائی گئے - جب عمر لایق مکتب بھیجنی کی ہوئی اسقدر حواس درست نہ پاکر تعلیم علم ظاہر کی عمل مین آتی اکثر غیب کا احوال حالت جذب مین زبان پر آجاتا تھا کہ بموجب اوسکے ظہور مین آتا تھا اور مینی بھی بموجب معمول حضرت

قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد **سید عبد القادر جیلانی** محبوب سبحانی
کریم الطرفین حسنی حسینی قبلہ و کعبہ اپنی کے ابتدای حمل سے عبد الرحیم عبد السلام فرزند اپنی کو کبھی پشت نہین کی
اور اکثر اوقات حضرت والد ماجد قبلہ رحمۃ اللہ علیہ میرے فرزند عبد الرحیم عبد السلام کو اپنے کنار شفقت مین
لیکر پشت کو بوسہ دیتے اوسوقت اون حضرت ممدوح کو وجد ہو جاتا تہا اور بے اختیار
فرماتے **الحمد للہ** اور جب حضرت موصوف عبد الرحیم عبد السلام کو فرماتے میرے
مست مجنون جلالی - یہہ سنکر عبد الرحیم عبد السلام حضرت محتشم کی گود مین سے اوٹھکر
بہاگ جاتے تہے اور بعض اوقات عبد الرحیم عبد السلام پر شدت غلبہ کیفیت جذب کی اسقدر
ہوتی تہے کہ شطحات متواتر زبان سے صادر ہوتے تہے - جب **عمر عبد الرحیم** عبد السلام کی
اٹہارہ سال کی ہوئی بتاریخ سترہوین ماہ ذی حجہ **۵۸ھ** ہجری کو بروز سہ شنبہ وقت
مغرب کے حضرت قبلہ و کعبہ میرے جناب معزی الیہ نے اپنی حضور مین بٹہلا کر عبد الرحیم عبد السلام کو میرے
ہاتہہ پر بیعت توبہ اور امامت اور ارشاد سے ایکوقت مین مشرف فرما کر کیفیات
باطن ہر دو خاندان حنفیہ علوی یعنے حضرت محمد حنیف صاحب فرزند علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
کی تعلیم سے مستفیض کرادیا یعنے کلاہ اپنی اوڑہا کر عمامہ سبز اپنی ہاتہہ سے سر پر باندہ
اور خرقہ پہنا دیا اور ایک پٹکہ سرخ کمر سے باندہ کر مثال خلافت صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو الدرجہ
والمرتبہ اہل مجلس کو سنا کر عطا فرمائی - عبد الرحیم عبد السلام اوسیوقت سے طرف ترقی کیفیت
باطن کے متوجہ ہوے اور غلبہ جذب اَذَلِی خَلقی نے اور زیادہ تعلی پکڑی حواس شکیب و خرد نے مفارقت
کی تیرہ روز کے بعد بتاریخ یکم محرم **۵۹ھ** ہجری کو شب پنجشنبہ وقت تہجد کے **یا ھُوَ یا مَنْ
ھُوَ یا مَنْ لَیْسَ لَھُ اِلَّا ھُوَ** زبان سے کہتے ہوئی اور گریبان چاک کرتے ہوئے
ایک طرف کو دوڑتے چلے گئے تہوڑی دور تک نظر آئی پہر نگاہ سے غائب ہو گئے یعنے
بموجب حکم حضرت قبلہ و کعبہ اپنی کے علیم اللہ ابدال کو واسطے نگرانی احوال کے اونکی ہمراہ کر دیا
فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری مختصر تفصیل اون دونون خاندان حنفیہ علوی کی

گذارش کرتا ہی کہ ایک سلسلہ رشیدیہ حضرت عبد الرشید صاحب شمالی فرزند
حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب موصوف سے مشتق ہوکر حضرت مولانا
شمس تبریز صاحب کو پہونچا اور بعد چند واسطون کے حضرت سید
اجمل صاحب سے حضرت ابو الحسن علی ہنکاری کو حاصل ہوا اس تسلسل سے
حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر
جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ ہی اس کیفیت سے فیضیاب ہین حضرات اس
سلسلہ کے صاحب کیفیت روح جذبیہ خدمات نقبا رقبا - نجبا - ابدال اوتاد - اغیاث اقطاب پر مامور
ہوتے ہین - اور حضرات رجال الغیب بہی کہ شمار مین تین سو گیارہ نفر ہین اسی سلسلہ سے متعلق ہین -
دوسرا سلسلہ جلیلیہ حضرت عبد الجلیل صاحب شرقی فرزند حضرت
محمد حنیف صاحب ممدوح سے منسلک ہوکر حضرت عبد اللہ علمدار رح کو حاصل ہوا اور بعد
چند واسطون کے حضرت جوز سراج صاحب سے حضرت شیخ ابو الحسن علی
ہنکاری صاحب موصوف کو پہونچا - اس توسل سے حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر
جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ زیب افزائی اس سلسلہ کے ہوی اور
حضرات اس سلسلہ کے مجذوب صاحب کیفیت ولایت صفاتی اور کشف کونی کے ہوتے ہین نظم ولکنس مولف

صاحب ارشاد جب ہو جاؤگی — تب رہ غوثی و قطبی پاؤگے
فوجداری غوث کا دربار ہے — روز و شب یہہ کار و سکا کار ہے
قطب دیوانی کچہری کا نظام — اپنی حسب حال کرتا ہی مدام
وہ کچہری یہہ کچہری تا مدار — دایم ان دو سے رہیگی برقرار
کوئی قصبہ کوئی شہر ای ہوشیار — غوث سے نہ قطب سے خالی شمار
انتظام خلق ان دو کار سے — ہے ہمیشہ ان تعلقدار سے

گرچہ ہین رتبہ مین سب نامی بنام
لیک رکھتی ہین وہ ان دونوسے کام

یعنی ان دونون کے زیردست ہین
ہین یہہ بالا اور انسے پست ہین

روز و شب ان دو کے پاس آتے ہین وہ
جو یہہ کہتے ہین بجا لاتے ہین وہ

سب ہین نایاب یہہ دو ہین اونکی منیب
یہہ رہیگا نظم تا روز حسیب

جب یہہ صورت یکقلم اوٹھہ جائیگی
بیگمان بیشک قیامت آئیگی

یہہ طریقہ ہی نظام کردگار
ذمہ دار سید عالی تبار

یہہ جو ہی کثرت سرائے دلپذیر
یہہ جو ہی بزم شیونات کثیر

ایک آدمؑ سے ہوی آدمؑ ہزار
ایک گیسو مین پڑی ہین خم ہزار

ایک دریا لاکھہ موجین رونما
سیکڑون تاری کہلے ہین ایک ہما

ایک پیڑا وسمین جڑی پتے ہزار
ایک دفتر اوسمین ہین بی بی ہزار

آئنہ خانے مین جا کر دیکھہ لو
بتکدہ مین آنکھہ اوٹھا کر دیکھہ لو

ایک صورت کی ہزارون صورتین
ایک مورت کی ہزارون مورتین

ایک دریا قدم کی موج ہے
آپ سلطانِ قدم کی فوج ہے

یہہ شیونات حدوثی بے شمار
ہین اوسی شاہ قدم کے جلوہ دار

آپ ساقی آپ رند بادہ نوش
آپ صوفی دلق و سجادہ بدوش

زید اوسکے عکس کا مرآت ہے
عمر اوسکے وصف کی آیات ہے

جسطرف دیکھو اوسی کا نور ہے
زید عمرو بکر اوس کا طور ہے

بادشاہ دو جہان اللہ ہے
حکم مین جسکے یہہ مہر و ماہ ہے

مظہر مرشد ظہور ذات ہے
حضرت اللہ کی آیات ہے

کوئی اوسکے فضل سے گردون خرام
کوئی اوسکے حکم سے ہا مون نظام

کوئی اوسکے ذکر مین ناسوت سیر
کوئی اوسکی فکر مین لاہوت سیر

کوئی ایجابی وطن کی سیر مین	کوئی امکانی چمن کی سیر مین
ذکر مین اوسکے کوئی سرجوش ہے	فکر مین اوسکے کوئی مدہوش ہے
یادسی اوسکی نہو غافل حسنؔ ۴	ذکر سے اوسکے نہو غاطل حسنؔ ۴

احوال ملاقات فرحت آیات

حضرت خواجہ معین الدین حسنؒ سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمتہ اللہ علیہ کا

حضرت قطب بانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمدؒ سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ سے

اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا بیعت توبہ ارشاد سے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولین الارواح رحمتہ اللہ علیہ کو ممتاز کرنا

مکاتیب نظاب مفصلۂ ذیل مین متفق اللفظ والمعنی تحریر ہے کہ حضرت **خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی** صاحب مکتوب نظاب احدیت المعارف بتاریخ گیارہوین ماہ شوال المکرم **سنہ ۵۶۰** ہجری کو بروز جمعہ وقت نماز ظہر جامع مسجد قصبہ چشت مین بحضوری حضرات اولیائے معصر حضرت **خواجہ عثمان ہارونی** صاحب تکفیر الخلاصی تکبیر الامانی رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب عقدۃ الوحدت سے ساتھہ شروط مرعیہ و قیود مستمرہ کے بیعت امامت اور ارشاد سے **خاندان چشتیہ** مین مستفیض ہوکر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان صفات ہوے اور بعطاے خطاب **شہنشاہ ہند الولی شفاعت** امر اقلیم ہند کو ارسال فرمائی گئے۔ اور بتاریخ بائیسوین ۲۲ ماہ ذی حجہ **سنہ ۵۶۹** ہجری کو بروز شنبہ وقت نماز ظہر کے حضرت خواجہ غریب نوازؒ ممدوح مع حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولین الارواح صاحب مکتوب نظاب قربت الوحدت کے **بغداد شریف** مین پاس حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمدؒ سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینیؒ صاحب مکتوب نظاب

کربتہ الوحدت کے تشریف لائی پانچ روز اور سات ساعت قیام پذیر رہے اس عرصہ مین ترکیب تلاوت

دعائی حرز یمانی شریف یعنے خرز مرتضوی ملقب بسیف اللہ وسلطان

الاوراد کی کہ جو حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے بہ برکت تلاوت اس دعائے ماثورہ کے

روز عطا مثال خلافت بتاریخ تیرہوین ۱۳ ماہ ربیع الاولی سنہ ۱۰ ہجری شب جمعہ کو بعد نماز عشا

غوثی معنوی اور قیومی روحی حضرت جناب سرور انبیا احمد مجتبی

محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے حاصل فرماکر

ہر دو ترکیب تلاوت حرز موصوف کی ساتھہ کمال اور تمام کیفیت باطن کے حضرت امام خواجگان

خواجہ حسن بصری صاحب کو بروز عطا مثال خلافت بتاریخ اونیسوین ۱۹ ماہ جمادی الاولی سنہ ۳۲ ہجری

روز جمعہ وقت ظہر مرحمت فرمائی تہین اور حضرت خواجہ حسن بصری صاحب نے بہ ترکیب غوثی معنوی حضرت

خواجہ حبیب عجمی صاحب کو بروز عطا مثال خلافت بتاریخ یکم ماہ ربیع الاولی سنہ ۴۷ ہجری روز شنبہ

وقت عصر کے عطا فرمائی اور بہ ترکیب قیومی روحی حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید صاحب

کو بروز عطا مثال خلافت تاریخ نوین ۹ ماہ صفر سنہ ۵۳ ہجری کو بروز پنجشنبہ وقت عصر کے مرحمت فرمائی

چنانچہ حضرت خواجہ حبیب عجمی صاحب سے یہ حرز شریف بہ ترکیب تلاوت غوثی معنوی

اجازت باجازت حضرات صاحبان اجرا ہر شش خانوادی کے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی

شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رضی

رحمتہ اللہ علیہ کو پہونچا تہا۔ اور حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ سے

یہہ دعائے ماثورہ سیف اللہ سلطان الاوراد بترکیب تلاوت قیومی روحی اجازت باجازت

حضرات اعارفان اجرا ہر پنج خانوادون کے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری

شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمتہ اللہ علیہ کو حاصل ہوئی تہی دونون حضرات اعلو العزم والمرتبہ

مجتہدین تعلیم اور مجددین کیفیت باطن نے بموجب حکم الہام باطن اور ارشاد حضرات پیر و مرشد اپنی اپنی کے

تکمیل ترکیب تلاوت غوثی معنوی اور قیومی روحی دعای ماثورہ کے

حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ
باکل رحمتہ اللہ علیہ
اور حضرت خواجہ
غریب نواز رحمتہ اللہ
علیہما کا ترکیب
تلاوت حرز یمانی کی
شریف کی تکمیل
فرمانا

باہمہ یگہ فرمائی یعنی حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر
جیلانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت ترکیب تلاوت غوثی معنوی
حرز موصوف کی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ
کو مرحمت فرمائی اور حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی
شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ نے ترکیب تلاوت قیومی و وحی دعائے موصوف
کی حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی
کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت کی اور ارشاد فرمایا کہ اول طالب صاحب کیفیت باطن کو
اس پانچ طرح کی ترکیب سے تلاوت سیف اللہ کی تعلیم کرنا مناسب اور مصلحت ہے اونمین سے ایک نوع نظری ہے
جو حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ قبل حصول اجازت ترکیب تلاوت قیومی وحی اور غوثی
معنوی دعائے موصوف کی تلاوت فرمایا کرتے تہے اور ہر ایک عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبہ قاری اس حرز مرتضوی کے قبل حصول اجازت ترکیب تلاوت قیومی وحی
اور غوثی معنوی کی نظری ناسوت مین تلاوت فرماتے چلے آئی ہین دوسری نوع ملکوتی
تیسری نوع جبروتی چوتھی نوع لاہوتی پانچوین نوع ہاہوتی - بعد کو ترکیب تلاوت
قیومی وحی اور غوثی معنوی سے کامیاب کیا جاوے - بعدہ اور ارشاد فرمایا عارف صاحب
مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ جسکو تعلیم کیفیت باطن مرتبہ شہنشاہی ولایت حمان صفات
سے بہرہ حاصل ہوگا وہ ان ساتون انواع مین سے جس نوع کو جب چاہیگا بہ ترکیب جلالی
اور گاہی بہ ترکیب جمالی اور گاہی بہ ترکیب مشترک تلاوت کیا کریگا اور اپنی
کیفیت باطن مین قوت قویہ اور طاقت علویہ حاصل کریگا - ازان بعد حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب نطاب موصوفہ بالا مندرجہ احوال پیش خبری حضرت مخدوم
علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت خواجہ صاحب موصوف کو معائنہ کرائے

اور باہم مشورت فرما کر چند امور منقح فرمائی کہ تفصیل اونکی احوال حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمتہ اللہ علیہ مین اپنی اپنے محلپر تحریر ہوگی - اور ان جلسون مین حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب صاحبزادہ کلان حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب مصور الودود - اور حضرت شاہ تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق صاحب صاحبزادہ دوم حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب نعیم المجاز - اور حضرت شاہ کبیر الدین شاہ دولہ صاحب خلیفہ حضرت غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب تحفتہ الارواح - اور حضرت شاہ منور علی صاحب الہ آبادی رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب فقر العفیف - اور حضرت نجیب الدین مغربی بن احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب امین الخیر - اور حضرت ابو اسحاق بن واحد قرشی رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب مظہر طریقت - اور حضرت شیخ ضیاء الدین بن فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب سر جلالی اور حضرت سید محمد تہال بن سید امام الدین بغدادی صاحب مکتوب نظاب صعود نعمت - اور حضرت عبد الجلیل بن عبد الصمد صاحب مکتوب نظاب بعید شہاب اور حضرت قطب الدین بن حسام الدین انطاکی رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب الجمان لواحدیت اور حضرت شیخ محمد بن عبد القدوس اوشی رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب صلات قدم - اور حضرت ابو سعید بن نعمت الید بیضی رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب شوکت رفیع - اور حضرت شیخ شہاب الدین مقتولی رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب تذکرۃ الانوار - اور حضرت سید علاء الدین بن محمد ترمذی رحمتہ اللہ علیہ صاحب مکتوب نظاب مطول - اور حضرت عبد الرحیم بن نظام الدین فضل رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت شیخ احمد بن اسحاق رحمتہ اللہ علیہ ہر وقت ہم جلیس محفل اقدس کے تھے -

اور بتاریخ چہاردہم ماہ ذی حجہ ۶۹۵ھ کہ بروز دوشنبہ بہنگام عصر حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت رحمتہ اللہ علیہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولین الارواح رحمتہ اللہ علیہ کو باجلاس محفل حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین

ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر جمیع حضرات اولیای عصر مسبوق الذکر مفصل الصدر وغیرہم کے اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ اور ارشاد سے خاندان چشتیہ عالیہ مین بہ تبدیل ولایت اغیاثی مشرف فرما کر بقیود مرعیہ و شروط مستمرہ متعلقہ کیفیت ہذا کے ممتاز فرمایا۔ اور اوسی روز دونون حضرات والاصفات بغداد شریف سے نہضت فرمای دہلی ہوے اور ہر ایک صاحب حاضرین محفل نے ہر دو احوال مندرجہ بالا کو اپنی اپنی مکتوبات نظاب مین خوب مفصل و مشرح متفق اللفظ و المعنی تحریر فرمایا ہے اور ازانجملہ مکتوبات نظاب مفصلہ بالا مین ایک تذکرہ سوال کرنے مولوی محمد دمانی اور مولوی احمد یمانی علماء و فاضل منکران طریقت کا بلا اعتراض سلسلہ تعلیم طریقت کے معاملات اور معمولات مین ہر دو حضرت شہنشاہان وقت سے تحریر کردہ دونون حضرات ممدوح نے بجوابات مستحکم اون دونون علمای فاضل کو معقول اور خاموش کرکے داخل سلسلہ بیعت طریقت کے کیا اور یہہ دونون منجملہ اٹھارہ علماے حاسدان حضرت خطاب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نہایت علامہ ہے اور یہہ اٹھارہ علما حاسدین اونٹنپر سوار ہوکر نواح بغداد شریف مین ہر روز گشت کیا کرتے تہے اور جو لوگ بنا بر حصول قدمبوسی حضرت ممدوح کے بغداد کو آتے ہوی اونکو راستہ مین ملتے تہے اونکو بہکا کر واپس کر دیتے تہے فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری گذارش کرتا ہی کہ ان عالمونکا مفصل تذکرہ اور جو جوابات مستحکم اونکو دی گئے ہین اونکا مفصل حال مکاتیب نظاب مین قلمبند ہے چونکہ وہ بیان طویل ہے اور بوجہ طوالت لطف بیان مین خلل واقع ہوتا تہا اسوجہ سے یہان نہین لکہا گیا اس کتاب کے آخر مین اس تذکرہ کو خوب مفصل تحریر کیا ہی جو ناظرین کے ملاحظہ سے گذریگا اور ہر ایک اوس سے لطف وافر اوٹہاویگا اور یہہ بہی واضح رہی کہ حضرت پیر و مرشد جناب امیر دوجہان رحمۃ اللہ علیہ اس کفشبردار مولف کتاب کو وہ سب مکتوبات نظاب اور مراتب تکمیل ترکیب تلاوت حرز مرتضوی ملقب بسیف اللہ

وسلطان الاولیاء کے مرحمت فرمائے تھے

ابیات مولف

پھر حسن کہیہ غوث الاعظم کا بیان
بار دیگر کر کہ ہو شیرین زبان

ذکر سے آتی ہے سرمستی شتاب
فکر سے آتی ہے خود رستی شتاب

حضرت خواجہ معین الدین حسن
بھائی خالا زاد کا سنجر وطن

دونون صاحب ایک جیمر کی ہین بہار
ربط ہی آپس مین اون کے بیشمار

ہین بہار گل زمین احمدی
احمدی ہین رنگ و بوی احمدی

بھائی ہین اسمین دونون شاہ دین
ماں برابر ہین یہہ دونون ماہ دین

خواجہ اجمیر معین الدین ہزار
ہمدگر کہتے ہین راز کردگار

خیمہ شاہی ہے انکا ہم طناب
فیض سے ان کے زمانہ فیضیاب

احمد بے میم کے دلبند ہین
بو تراب شاہ کے فرزند ہین

قطب عالم غوث انکا نام ہے
ہفت اقلیم اون کے زیر دام ہے

دام ارشادی انہونکا عام ہے
روم و ہند و سیستان و شام ہے

جس کسی پر ایک نظر پڑ جائے ہے
فرش سے تا عرش وہ اوج جائے ہے

غوث و قطبی کی بخشش عام ہے
انکی جانب سے یہہ صبح و شام ہے

حضرت عالی ہین آکر صبح و شام
جنیون کے شاہ کرتے ہین سلام

آگہی انکی جسپی ہو وی نصیب
بادشہ ہو ویگا تا روز حسیب

پر یہہ دولت ای حسن کمیاب ہے
ہر ستارہ کب بھلا مہتاب ہے

راز اللہ سے ہر ایک آگاہ کب
ہر ستارہ جلوہ بخش ماہ کب

سر خشون سے پوچھلو کیف شراب
ماہیون سے پوچھلو سر حباب

گل کی خوبی بلبلون سے پوچھہ لو
بلبلو نکی آہ و زاری گلون سے پوچھہ لو

راز سے رکھتے خبر ہین راز دار
یہہ لطیفہ ہے سبہو نپر آشکار

مدح	بوجہ اللہ کی یہی مقصود ہے	دانش مولا یہی بہبود ہے
	جسنی پہچانا خدائی پاک کو	زیر پا رکھتا ہی وہ افلاک کو
	یہہ دعا ہی ورد جسکا صبح و شام	بھاگتا رہتا ہی اوس سے غم تمام
	یہہ دعا سیف الٰہی ہی حسن	اس دعا سے بھاگتا ہی اہرمن
	لافتا الا علی لاسیف کو	روز و شب صبح و مسا پڑھتی رہو
	جو سحرگاہ ازل سے ہی سعید	جو دم اول سے ہی مرد حمید
	راز مخفی سے وہی آگاہ ہے	اپنی وقت خاص کا وہ شاہ ہے
	شاہ ہی وہ مثل مہر و ماہ ہے	ماہ ہی وہ عارف باللہ ہے
	وہ بشر منصور سر بردار ہے	وہ جنید و شبلی و عطار ہے
	جسنی پہچانا خدا کو ای حسن	ہے وہ اپنی وقت کا شاہ زمن

احوال خلافت ہای ہر سہ حضرات اعنی حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب کا حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی سے اور حضرت شاہ منور علی صاحب کا حضرت شاہ دولہ صاحب موصوف سے - اور حضرت شاہ عبد الکریم صاحب کا حضرت شاہ منور علی صاحب رحمتہ اللہ علیہم سے خلافت پانا

احوال خلافت حضرت شاہ دولہ صاحب و حضرت شاہ منور علی صاحب

حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نطاب کرتبۃ الوحدت تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ اونیسوین ماہ رجب ۵۲۱ ہجری کو روز چہارشنبہ بعد مغرب کے مینے سید کبیر الدین شاہ دولہ بن حضرت سید موسی جنبل دوست عموی حقیقی اپنی کو بیعت توبہ سے اپنی ہاتھہ پر مشرف کرکے تعلیم اذکار کیفیات باطنی سے بہرہ مند فرمایا اور ترقی کیفیت باطن مین متوجہ کردیا - اور بتاریخ نوین ماہ ذیقعدہ ۵۷۹ ہجری کو روز دوشنبہ بعد عصر کے محفل عام مین اپنی سامنی بٹھاکر

بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کرکے کلاہ اپنی جو مجکو میرے پیر و مرشد
حضرت ابوسعید مبارک ابن علی مخذومی رحمتہ اللہ علیہ نے وقت
عطائے مثال صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ کے میری سر پر اپنی ہاتھ سے اوڑھائی تھی
اور یہہ کلاہ متبرک اسیطرح حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجھہ سے حضرت
پیر و مرشد تک پہونچی تھی اپنی ہاتھ سے شاہ دولہ کے سر پر اوڑھائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے
باندہ کر خرقہ پہنا دیا اور مثال خلافت بخطاب قطب الاسرار حبیب کے اہل مجلس کو
سنا کر مرحمت فرمائی۔ اور تمامی اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور شجرات متحققہ اور مکتوبات
نطاب مفاوضہ اور ملبوسات معنونہ اوراد منضبطہ یعنے لوازمات مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبہ کی عطا فرمائی اور عبد الغفور ابدال کو خدمت مین مامور کردیا اور منود علی کو
لایق مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ کا سمجھکر سپرد کردیا۔

حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب قطب الاسرار حبیب رحمتہ اللہ علیہ
مکتوب نطاب تحفتہ الارواح اسرار غوث اکبر الکبیر تصنیف اپنی مین ترقیم فرماتے ہین کہ مین بائیس ۲۲ برسکی عمر مین بتاریخ
اونیسوین ۱۹ ماہ رجب ۷۲۱ھ کو روز پنجشنبہ بعد مغرب کے بیعت توبہ سے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھہ پر مشرف ہوا اور تعلیمات کیفیات باطن سے بہرہ مند ہوکر طرف ترقی باطن کے مصروف ہوگیا
ستائیس ۲۷ سال کے بعد اونچاس ۴۹ برسکی عمر مین بتاریخ نوین ۹ ماہ ذیقعدہ ۷۴۸ھ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت عصر کے
جلسہ عام مین بیعت امامت اور ارشاد سے حضرت ممدوح کے دست حق پرست پر مشرف ہوا اور جناب موصوف نے
ارشاد فرمایا کہ قایم رہنا سلسلہ کا موقوف ہے استحکام نسبت مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم
والمرتبہ پر او صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ مراد ہے اوس طالب
کامیاب مرتبہ مازونی اور مجاز سے کہ جسنی اپنی حضرت شیخ کو از روی صورت اور معنی کے جانا
اور پہچانا اور بوجہا اور دیکہا اور پایا ہو اور حقیقت ذاتیہ اور ماہیت صفاتیہ حضرت شیخ کو

فی تعریف علم
حضرت غوث الاعظم
حضرت قطب عالم
رحمتہ اللہ علیہ
۱۲ ۱۲ ۱۲

پہونچکر خیالات غیریت شیونات اضافی اور ثبوتی اور انتفائی ہستی حضرت شیخ سے درگذرا ہو
اور تجلیات اثاری اور وجوبی اور امکانی کو مظہر جامع صورت اور معنی حضرت شیخ سے دیکھتا ہو
اور برزخ جامع حضرت شیخ مین از روی صورت اور معنی کے فنای ثلاثہ حاصل کرکے اپنا آواز آپ سن چکا ہو
یعنی مراتب سمیع بصیر علیم کے طی ہوگئے ہون اور اوس طالب کے حضرت شیخ نے اوراد
طالب نے بھی قدم میرا عالم جبروت مین اپنی گردن پر دیکھا ہو اور مثال خلافت مرتبہ امامت اور ارشاد
پر جہر مخدوم علی احمد صابر کی معائنہ کی ہو اور حضرت شیخ نے عالم ناسوت مین اپنے
فیضان تعلیم لسانی سے ہر ہر مرتبہ کے آداب احکام اثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار
اشغال افکار اسرار سے واقف کرکے نکات اکیس طریق کے جمع بعیت اور دقائق چار گونہ امامت سے
کامیاب فرماکر خلفای حضرت جناب سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبی محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین سے جس کسی حضرت کے نام مبارک سے سلسلہ تعلیم طریقت کا متعلق ہو
اوسکے نام سے اپنی نام تک جملہ اسناد خلافت نامجات اور شجرہ مع شجرات مشتقہ اوس شجرہ سے اور تبرکات
ملبوسات وغیرہ اور مکتوبات کیفیات ظاہر و باطن ہر ایک حضرات پیران عظام سلسلہ اجازت فرمودہ کے
عطا فرماتی ہون۔ اس صورت مین ضرور ہوگا کہ وہ عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو الہمہ
والمرتبہ غلبہ غنا اور بقا اور صحو اور سکر کی مستی مین اپنی ہستی موہومہ سے گذر کر تجلی صمدی اور
ہبوطی سے بہرہ مند ہوکر اپنی زمانہ کا ابوالوقت ہوگا چنانچہ مجھ سے تو اور تجھ سے مسعود علی
یہہ فرماکر حضرت معزی الیہ کو کیفیت حال کی طاری ہوگئی اور یہ اشعار زبان عربی
لسان الہام بیان سے صادر ہونے لگے ؎

اَنَا فِیْ حَضْرَتِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ	یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ
وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ	وَاِنِّیْ عَلٰی قَدَمِ نَبِیٍّ بَدْرِ الْکَمَالِ
مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاِبْشِرْ وَاِنِّیْ	غَرُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

چنانچہ بمجرد سماع ان فیض بنیاد کے تاریخ سترھوین ماہ ربیع الاولی ۸۵۷ھ ہجری کو

بروز دوشنبہ وقت عصر کے استانہ کرامت نشانہ پر مجلس عام مین **منور علی** کو اپنی روبرو
بٹھا کر بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کر کے وہی **کلاہ متبرکہ** جو حضرت پیر و مرشد ممدوح نے
محکم مرحمت فرمائی تھی اپنی ہاتھہ سے سر پر اوڑہا کر عمامہ سبز اپنی ہاتھہ سے باندہا اور خرقہ پہنایا اور مثال
خلافت بخطاب **مفسس فقدانی** کلمہ زبان ملکوتی کے حاضرین مجلس کو سنا کر مع جملہ اسناد خلافت نامجات
حضرت پیران عظام اور تبرکات ملبوسات وغیرہ اور شجرات اشتقاق سلاسل اوراد اوراد ضبط اوقات
شبانہ روز اور مکتوبات مندرجہ کیفیات ظاہر و باطن یعنی مستلزمات مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازتی کے
عطا فرما کر اور ولایت **الہ آباد** ملک پورب کی نامزد کر کے ارسال کر دیا اور عبد الغفور ابدال کو
خدمتین مامور کیا اور ایک طومار مشتمل خوارق عجیبہ ابتدائے حمل سے تا بہ ایکسو ایک برس کے عمر تک
جو کچھ حضرت پیر و مرشد جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد **سید عبد القادر**
جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے صادر ہوئی تھی یعنی دیدہ اور شنیدہ
پانچہزار ایکسو ستانوی شمار کر کے تحریر کیئے تھے مع نقل مکتوب نطاب کریمۃ الوحدت کے
منور علی کو تفویض کر دی اور بعضے احکامات زمانہ استقبال سے مطلع کر دیا

حضرت شاہ منور علی صاحب بن سید عبد اللہ بن سید عبد الرحمن
بن سید عثمان بن حضوت سید الطائفہ شیخ الشیوخ ابو القاسم
جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حقیقی ہمشیرزادہ حضوت ضیاء الدین ابو نجیب
عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب نطاب فقیر العفیف اپنی ان تحریر فرمائی ہین
کہ بین انہائیس ۲۸ برس کی عمر مین بتاریخ اکیسوین ۲۱ ماہ ذی حجہ **سنہ ۱۹** ہجری کو بروز یکشنبہ بوقت ظہر کے
حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید **عبد القادر** جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھہ پر بیعت **توبہ** سے مشرف ہو کر بائیس ۲۲ برس **وضو** کرانیکی خدمت
پر مامور رہا بتاریخ ستائیسوین ۲۷ ماہ شوال **سنہ ۵۴۱** ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت ظہر کے
حضرت ممدوح کو وضو کرا رہا تہا مین عرض کیا کہ حضرت **آب حیات** کی کیا کیفیت ہے

بوقت وضع حضرت غوث پاک قطب عالم رضی اللہ عنہ علامہ شاہ محمد علی صاحب کو ساڑھے چھ برس کی عمر عطا فرمائی و نسب حال اور فرقہ عظیم

جسکے نوش کرنیسے حضرت خضر علیہ السلام کو حیات ابدی حاصل ہوئی حضرت ممدوح نے ایک جرعہ آب اپنی سیدے ہاتھہ مین لیکر ارشاد فرمایا کہ اس وقت فقیر کے ہاتھہ مین ساڑھے چھہ سو برس کی عمر کا آب حیات ہی تو نوش کرلے یعنی اوسیوقت نوش کرلیا اوسوقت میری عمر پچاس برس کی تہی اور اوسروز سے گاہ گاہ مجکو کسی خدمت کے انجام دینی کو اور جگہہ بہی ارسال فرمادیا جاتا تہا اور بتاریخ نوین ماہ ذیقعدہ ۹۴۸ھ ہجری روز دوشنبہ وقت عصر سے حسب الحکم جناب ممدوح کے حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب گجراتی کی خدمت مین سرگرم رہا۔

بیان وصال حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

اور بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الثانی ۹۵۱ھ ہجری کو قبل از نماز جمعہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے قرب حضرت ذات تقدس و تعالی مین وصال فرمایا یعنی اس عالم سے رحلت کی۔ سولہ برس کے بعد حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب گجراتی قطب الاسرار حبیب رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الاولی ۹۶۷ھ ہجری یکروزدہ دوشنبہ وقت عصر کے مجکو مرتبہ تکمیل کیفیت باطن پر کامیاب فرماکر بیعت امانت اور ارشاد سے بلوازم و مراسم مرعیہ مستمرہ مذکورہ بالا کے مستفیض کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ مثل اپنی فرمادیا۔ اور ارشاد کیا کہ جب مخدوم علی احمد صابر کا زمانہ عروج ولایت کا ہو اور تمکو باطن سے خبر ملے اوسیوقت سوا جلد دعای حرز یمانی شریف سیف اللہ اپنی کے اور کلاہ مبارک معنونہ کے اور کچہہ اپنی پاس مت رکہنا جملہ تبرکات مفاوضہ ہمدست عبد الغفور ابدال کے ارسال کردینا اور حرز مرتضوی شریف سلطان الاوراد اور کلاہ متبرکہ نسبت حلیہ ایک شخص ولایتی اولاد حنفی کا بتلاکر اوسکو مرحمت کردینی کے احکام سے مطلع فرمادیا۔ اور مجکو الہ آباد کو ارسال کردیا اور خود بہی حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب قطب الاسرار حبیب رحمۃ اللہ علیہ بموجب حکم

شاہ دوم صاحب کا گجرات مین تشریف لانا ۱۲

حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے بغداد شریف مین حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادۂ کلان کو صاحب سجادہ کرکے بلدۂ احمد آباد ملک گجرات مین تشریف لے آئے۔

حضرت شاہ منور علی صاحب کا حضرت شاہ عبد الکریم صاحب کو خلافت دینا اور بعد تفویض تبرکات معنونہ انتقال فرمانا ۱۲

حضرت شاہ عبد الکریم صاحب عرف ملا فقیر اخون صاحب مصطفے آبادی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب جیب الوجود تصنیف اپنی مین تسطیر فرماتے ہین کہ مین بموجب حکم الہام باطن کے بتاریخ پندرہوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۹۹ ۱۱ ہجری یکوبروز چہارشنبہ وقت نماز اشراق کے آلہ آباد پہونچا حضرت شاہ منور علیصاحب رحمۃ اللہ علیہ سے قدمبوس ہوا۔ اون حضرت نے اپنی کمال پیشانی کو لوٹ کر مجھے دیکھکر ارشاد فرمایا کہ ای ولایتی بہت انتظار کرایا دو روز کی دیر ہو گئی۔ یعنی وہ تبرکات جو حضرت شاہ منور علیصاحب ممدوح نے بہمدست عبد الغفور ابدال کے کلیہ شریف کو ارسال کردئے تہے اور مجکو حضرت شاہ عنایت جیو صاحب ذو القوۃ المتین بہلول پوربی نے بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۱۶۷ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت عصر کے وقت صاحب مجاز مرفوع الاجازت کرنے کے مع دیگر جملہ مفاوضات معنونہ اپنی خاندان صابریہ کے مرحمت فرمائی تہے پیش کیے۔ اور ایک پہر کامل تخلیہ مین گفتگو تعلیم باطن کی باہم رہی چنانچہ وقت زوال کے حضرت شاہ منور علیصاحب نے وہی کلاہ معنونہ حضرات پیران عظام سلسلہ اور جلد حرز یمانی شریف اپنی تلاوت کی کہ یہی جلد حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کی تلاوت مین رہی اور مکتوب نطاب فقیر العفیف مندرجہ کیفیت باطن اپنی کا مرحمت فرما کر ارشاد کیا کہ ہمسے علیحدہ جاکر چند توقف کرو تہوڑے عرصہ مین حاضر ہونا مین حضرت کے پاس سے باہر چلا آیا اور نماز مغرب سے فارغ ہوکر پہر حضرت موصوف کی خدمت مین حاضر ہوا۔ حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تم ہمارے دفینہ کے بعد یہان سے رخصت ہونا اور میری پیشانی پر بوسہ دیکر اپنی پیشانی سے پیشانی ملاکر کیفیت باطن کی مرحمت فرمائی اور جان بحق تسلیم کی بعد نماز عشا اون حضرت کی خدمت غسل اور دفینہ سے فارغ

حاصل کرکے مصطفےٰ آباد کو واپس آیا اور **غلام شاہ** معصوم قطب زمانی فرزند اپنی کو اون تبرکات
اور تعلیمات باطنی سے مشرف کیا **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری** گذارش کرتا ہے
کہ حضرت لی مع اللہ گاہ میان غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی رحمتہ اللہ علیہ نے
حضرت پیر دستگیر مولائی و مرشدی **شاہ محمد امیر** صاحب قطب الارشاد رحمتہ اللہ علیہ کو
وہی کلاہ مبارک اور وہی جلد حرز مرتضوی شریف سیف اللہ کی مع جملہ تبرکات مفاوضہ کے مرحمت
فرماکر احوال گوش بگوش اور کیفیت سینہ بسینہ سے آگاہ کیا اور **حضرت امیر دوجہان**
رحمتہ اللہ علیہ نے اس غلام کفشبردار **مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری چشتی** قادری
حنفی کو وہی کلاہ مبارک معنونہ اور وہی جلد حرز یمانی شریف حرز مرتضوی سیف اللہ سلطان الاوراد کے
مع جمیع تبرکات مفاوضات معنونہ کے احوال تعلیم اور کیفیت باطن سے مستفیض فرمایا

احوال حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب والد ماجد حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حالت سلوک مین ہرات پہونچنے کی

حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نطاب مصور الودود تصنیف اپنی مین
ارقام فرماتے ہین کہ گیارہ مہینے کے بعد بروز عید اضحی **۹۵۵** ہجری کو شب سہ شنبہ قبل نماز عشا کے علیم اللہ
ابدال نے واپس آکر بیان کیا کہ حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب شہر ہرات مین چند روز سے پہونچے ہین
اور شیخ محمد بن اسحاق صاحب نے بموجب مضمون خط مرسلہ مولوی محمود صاحب عرف سلیمان کے اپنی مکان پر تعظیم
و تکریم ٹھہرایا ہے اور اب طبیعت پر جذب کا غلبہ نہین ہے تحصیل علوم ظاہری کا بھی خیال کرتے ہین اور
حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رح مکتوب نطاب انوار الشہود تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ مین تاریخ
پنجم ماہ ذی حجہ **۹۵۵** ہجری کو روز چہار شنبہ وقت نماز ظہر کے شہر ہرات مین داخل ہوکر ایک مکان پر
جاکر ٹھہرا ہوا محمد بن اسحاق صاحب مکان نے مجھسے نام میرا پوچھا اور پھر نام اباو اجداد میرے کا دریافت کیا
اور مجھکو اپنی مکان پر بکمال تعظیم و تکریم ٹھہرایا اور خط بنام مولوی محمود عرف سلیمان صاحب اولاد
حضرت امیر المومنین سیدنا **عمر فاروق** ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن بلدہ کھوڑو وال

ضلع ملتان کے اس مضمون سے اطلاع کیا کہ میری خوبی قسمت سے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام بلا سعی اور تلاش
کے مجھکو میسر ہوگئے دو مہینے بموجب تحریر آپکے اپنی مکانپر اونکو فخرداریں سمجھکر ٹھہرایا ہے۔
چند روز بعد حضرت محمد بن اسحاق صاحب نے مجھسے بیان کیا کہ آج حضرت **مولوی مسعود** صاحب
یعنے **شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود** العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ کے
خط سے دریافت ہوا کہ اونکی والی بندر گوار حضرت **مولوی محمود عرف سلیمان صاحب**
تمہاری میسر آجانے کے خوشخبری سنکر ادائی شکر یہ خدائی عزوجل مین جان بحق تسلیم ہوگئے اور انہین
حضرت مرحوم مغفور نے خط سابق مین تحریر فرمایا تہا کہ مینی ایک شب **خواب** مین دیکہا تہا کہ حضرت
سید الانبیا شہنشاہ دوسرا **احمد مجتبی محمد مصطفے** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
مجھسے ارشاد فرماتے ہین کہ عبدالرحیم اولاد **غوث پاک قطب عالم** سے
شہر ہرات مین آتا ہی نکاح اوسکا ساتہہ اپنی **دختر ہاجرہ** نام ملقب بہ بی بی **خاتون**
جمیلہ کے منعقد کرنا بموجب اس حکم معائنہ رویت سروری کے مولویصاحب مرحوم مغفور نے
مجھکو واسطے تلاش تمہاری کے تحریر کیا تہا اور ابہی وہ لڑکی تین برس کی عمر مین ہے۔
حضرت شیخ محمد بن اسحاق صاحب مکان مکتوب بنطاب ارکان الشہود تصنیف اپنی مین۔ اور حضرت
محمد ابو القاسم گرگامی صاحب تواریخ ظہرت نامہ مین تحریر فرماتے ہین کہ ہمنی حضرت عبدالرحیم
عبدالسلام صاحب قدس سرہ کو قبل ہوجانے شادی عقد نکاح اون کے کے دس برس اپنی پاس رکہا
اور اس عرصہ مین حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب تحصیل علوم ظاہر مین فضیلت حاصل کرچکے
فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری مختصر احوال حضرت **محمد ابو القاسم**
گرگامی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا اس مجلہ حسب ضرورت بیان کرتا ہے کہ **حضرت شیخ ابو العثمان**
مغربی رحمتہ اللہ علیہ مکتوب بنطاب وددونامہ تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ مجھسے دو خلیفہ ہمنام
تعلیم کیفیت باطن سے فیضیاب ہوے ایک محمد ابو القاسم گرگامی سلسلہ طیفوریہ اور النسبہ
مفرد مین۔ اور دوسرے ابو القاسم کرمانی یعنے کشمیری **سلسلہ جنیدیہ** مین

حضرت ملا صاحب کا حضرت بابا صاحب کے والد کو حضرت عبدالرحیم کی خواب مین بشارت دینا

حضرت محمد ابو القاسم گرگامی کا حضرت ابو العثمان مغربی رحمتہ اللہ سے خلافت حاصل کرنیکا عجیب و غریب حال

اور محمد ابو القاسم گرگامی کو کہ تین سو چونسٹھ برس کی عمر مین اگر مجھہ سے طالب ہو یعنی ایک ہی
روز مین بتاریخ ششم ماہ ربیع الاخر سنہ ۳۶۴ ہجری کو بروز چہار شنبہ بعد نماز اشراق کے اپنے
ہاتھہ پر بیعت توبہ اور اجازت اور حوالت اور امامت اور ارشاد سے خاندان النسبہ
مفرد مین مشرف کر کے کلاہ اپنی سر پر اوڑہا کر اور عمامہ سبز اپنی ہاتھہ سے باندہ کر خرقہ
پہنا دیا اور مثال خلافت مع جملہ اسناد خلافت نامجات اور تبرکات اور راد اور مکتوبات
خطاب اپنے اور حضرات پیران عظام سلسلہ موصوفہ کے عطا کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت
مثل اپنی کر دیا۔ اور محمد ابو القاسم گرگامی میری خدمت گذاری مین مصروف رہا مینے مدت
مدید سے ایک بویام سنگ زرد ایکدرعہ مربع کا ترشا ہوا واسطے اپنی پانی پینی کے مقرر کر لیا تہا اور
عہد مستحکم کر لیا تہا کہ اس مقدار سے زیادہ پانی اپنی عمر باقیماندہ مین نوش نہین کرونگا اور
معمول یہہ رکہا تہا کہ بعد فراغ اوراد منظبطہ اپنی کو اوس بویام کے پانی پر ہر روز دم کر دیتا تہا
اور بقدر مناسب اوس مین سے نوش کر لیتا تہا اور اوس بویام کو لوگون کی نگاہ سے پوشیدہ
دیوار مین رکہا تہا بعد عرصہ سات برس کے عہد کرنیسے روز جمعہ کو مینی حالت بیداری مین دیکہا کہ
حضرت سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
ساتہہ انوار وحدت کے تشریف لائے اور اوس بویام مین سے قدری پانی نوش فرما کر تہوڑے
پانی کی کلی اوسی بویام مین ڈالدی اور مجھہ سے ارشاد فرمایا کہ ای عثمان یہہ پانی واسطے
تیرے آبحیات ہے مینی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم جو کچہہ قیدین مینے اپنی نفس پر مقرر کر رکہی ہین
زیادہ عمر تک اوسکا تحمل مجھہ سے نہو سکیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ جسکو تو چاہیگا اوسکے واسطے بہی آبحیات باطن کا ہو جائیگا اتفاقاً ایکروز بتاریخ
شب بیست سنہ ۳۶۲ ہجری کو روز یکشنبہ بعد نماز عصر کے محمد ابو القاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر
وہ بویام آب محفوظ کا آگیا اور نادانستہ اوسمین ایک جرعہ آب اوس بویام مین سے نوش کر لیا
اور مجھکو الہام باطن سے معلوم ہوا اوسیوقت مینی محمد ابو القاسم گرگامی کو تکمیل تعلیم کیفیت

باطن سے جس طرح پر کہ میرے ارادہ مین ایک راز عجیبہ اس بویام آب کے مخفی رکھنی مین تہا مستفاد کرکے کہدیا
کہ جو کچھ جناب باری کو منظور تہا وہ آج ظہور مین آیا یعنے تمکو عمر زیادہ معنوی و روحی قیومی آج
بارگاہ خالق حقیقی سے مرحمت ہوئی اور اوسیوقت مینی محمد ابو القاسم گرگامی کے حقین
حضرت ذات احدیت سے استدعا کی کہ یا واہب العطایا آج سے بفضل و عنایت اپنے سے
محمد ابو القاسم گرگامی کو ساتہہ ترقیات مراتب باطنی کے ازدیاد محبت اپنی مین مستدام رکہیو اور
اوسکے سلسلہ کو تا بقیام عالم جاری رکہیو حضرت محمد ابو القاسم گرگامی رحمتہ اللہ علیہ اپنی
تواریخ ظہرت نامہ مین ترقیم فرماتے ہین کہ میرے اکیسو ۲۱ سترہ نکاح ہوے جب زوجہ حاملہ ہوتی اور لڑکا پیدا ہوتا
وہ لڑکا اور زوجہ دونون فوت ہو جاتے تہے اسیطرح اکیسو ۲۱ سترہ اولاد بہی ساتہہ مادر اپنی کی فوت ہوئین
بعد کو بموجب حکم الہام باطن کے نکاح کرنا موقوف کیا اور جب عبد الرحیم عبد السلام کو اپنی ہمراہ
بلیکہوٹو وال علاقہ دیپالپور ضلع ملتان کو بموجب طلب مولوی مسعود ملقب بہ حضرت شاہ شیخ
فرید گنجشکر بابا صاحب قطب عالم اغیاث ہند مسعود العالمین کے اونکی شادی کرنیکو
لیگیا تہا اوسوقت میری عمر کے سو برس کی تہی فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری گذارش
کرتا ہی کہ میرے جد امجد حضرت شاہ عبد الکریم صاحب قطب الاربعین عرف ملا فقیر اخوند صاحب
رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت محمد ابو القاسم گرگامی رحمتہ اللہ علیہ نے بتاریخ اونیسوین ۱۹ ماہ ذیقعدہ
سنہ ۶۵ ۱۱ ہجری کو بروز دوشنبہ قریب دو پہر کے پانچوین تبت پر بقیود مستمرہ اور شروط مرعیہ
مرقوم الصدر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ اوسی خاندان النسبیہ مفردین مع دیگر سہ
خاندان علویہ عباسیہ النسبیہ قریبہ مین مثل اپنی ممتاز فرمایا اور مثال خلافت مع جملہ اسناد خلافت
نامجات اور جملہ اوراد مع گیارہ ۱۱ اسمار متبرکہ جو حضرت سرور کائنات اشرف الموجودات احمد مجتبی
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالی عنہ کو مرحمت فرمائے تہے عنایت کیے۔ اور اشغال اور تبرکات اور مکتوبات
کیفیات ظاہر و باطن کے مرحمت فرما کر کیفیت باطنی تمام و کمال لطف فرمائے اور چند روز

حضرت ابو القاسم رحمتہ اللہ علیہ کا اکیسو ۲۱ سترہ بار نکاح کرنا

حضرت عبد الرحیم رحمتہ اللہ علیہ کا حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب کے پاس آنا

حضرت شاہ عبد الکریم رحمتہ اللہ علیہ کا حضرت محمد ابو القاسم گرگامی رحمتہ اللہ علیہ سے خلافت پانا

حضرت موصوف جد امجد میر جناب محمد ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین رہے۔

بیان معاملہ مزار حضرت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ

اکثر احوال عجیب اوس جناب معزی الیہ کے اپنی مکتوب نطاب حب الوجود مین تحریر فرمای ہین بیان اونکا اس جگہہ مناسب نہین اور خود بھی اس خاکسار طریقت مؤلف کتاب نے تبت جہارم قریب جلگاہ حضرت جنید بغدادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سمت جنوب کو مزار مقدس حضرت محمد ابو القاسم گرگانی صاحب موصوف معائنہ کیا تعویذ مزار مبارک پر اونکا نام شیخ محمد ابو القاسم گرگانی مرید حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت عبد اللہ عباس علمبردار رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابو العثمان مغربی کندہ ہے۔

احوال نکاح حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب و ازدواج حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ و کیفیات عجائب ایام حمل

حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب مکتوب نطاب انوار الشہود تصنیف اپنی مین۔ اور حضرت محمد بن اسحاق ای مکتوب نطاب ارکان الشہود تصنیف اپنی مین۔ اور یہی مضمون حضرت محمد ابو القاسم گرگانی تواریخ ظہرت نامہ مین تحریر فرماتی ہین کہ بتاریخ گیارہوین ماہ محرم ۸۷۱ ہجری کو بروز شنبہ حضرت محمد ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ مع علیم الدا بدال کے حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی ہمراہ واسطے نکاح کے بلدہ کہوٹوال علاقہ دیپالپور ضلع ملتان کو حسب الطلب حضرت مولوی مسعود ملقب بہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کے روانہ ہوی بروز دولایت تیسرے روز بلدہ کہوٹوال مین پہونچے اور بتاریخ سترہوین ماہ جمادی الاخیر ۸۷۱ ہجری کو شب پنجشنبہ وقت عشا کے تقریب عقد نکاح کا انصرام و انجام ہوا۔ اٹہارہ مہینے دیانپر مہمان رہے۔ بعدہ تینون صاحب مع اہلخانہ حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب کے منزل بہ منزل شہر ہرات مین تشریف لے آئی اور حضرت محمد بن اسحاق صاحب کے مکانپر بدستور سابق مسکن گزین ہوے شبانہ روز ارشاد تعلیم طریقت مین حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب مصروف

حصول شاہ عبد الرحیم کا کہوٹوال مین داخل ہونا

بیان نکاح حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ عبدالوہاب صاحب کی گدی پر حضرت عبدالرحیم صاحب کا خلافت

رہتے ہے سیر صدین بتاریخ اونیسوین ماہ ربیع الاول ۱۰۹۱ھ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت
عصر کے **عبدالوہاب کمانی** حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحبؒ سے داخل سلسلہ تعلیم طریقت کے
ہوکر اپنی حقیقت کے طالب ہوئے پہالیس روز کے بعد مثال خلافت صاحب مجاز مرفوع الاجازت
مع جملہ اسناد خلافت نامجات اور تبرکات اور مکتوبات نطاب اور اوراد شبانہ روز کے حضرت عبدالرحیم
عبدالسلام صاحب نے اونکو مرحمت فرمائے **حضرت عبدالرحیم** عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مکتوب نطاب انوارالشہود مین تحریر فرماتے ہین کہ علیم اللہ ابدال کو جو میرے ہمراہ حضرت قبلہ وکعبہ وارین
شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے امور فرمادیا تہا معرفت علیم اللہ ابدال کے
احوال شریف اپنی کا حضرت موصوف کے پاس ارسال کیا کرتا تہا اور وہان کے احوال اور اشیاء معنوۃ حضرت
ممدوح اور تعلیم کیفیات باطن سے اکثر سرفراز ہوتا رہتا تہا اسیطرح جو کچہ اسناد خلافت نامجات اور تبرکات
اور اوراد اور مکتوبات نطاب مجہکو حضرت صاحب مجاز مرفوع الاجازت فرمانے کے حضرت شاہ

حضرت شاہ سیف الدین صاحب کے ہاتہ بغداد شریف سے تبرکات کا آنا

سیف الدین عبدالوہاب صاحبؒ نے مرحمت کیے تہے اور حین حالت غلبہ جذب مین وہان چہوڑ آیا تہا
سب میرے پاس آگئی - اس عرصہ مین مکتوبات نطاب حضرات اساتذہ یعنے پیران عظام سے پیش خبری
احوال **ولادت مخدوم علی احمد** صابر کی ساتہہ تفصیل ہر گونہ کیفیات ظاہر و باطن کے
معائنہ کرکے پیش خاطر رکہی - اور سیر وزمین ساتہہ عقد نکاح کے منسلک ہوا تہا نور سرخ مثل یاقوت

حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کا نور سرخ کا ظہور ہونا

درخشان کے میری پشت مین تا ام الدماغ زیر و بالا آتا جاتا معلوم ہوتا تہا اوس وقت مجہپر ایک
کیفیت عجیب طاری ہوجاتی تہی **چنانچہ** بتاریخ گیارہوین ماہ ربیع الاخر **۱۰۹۲ھ** ہجری کو شب
جمعہ نور سرخ میرے صلب سے منتقل ہوکر **بطن مادر مخدوم علی احمد صابر** مین قرار پذیر ہوا
اور اوس شب وہ نور سرخ نہایت جلد جلد پے در پے زیر و بالا کو آتا جاتا تہا کہ ایک لمحہ قرار
نہا بعد نماز تہجد کے حضرات ابدال اور رجال الغیب میرے پاس آکر مبارکبادیان دینی لگے - اور
صبح کو حضرات رقبا - نجبا - نقبا - اغیاث - اقطاب - ہر ایک شہر و دیار افواج کے بعض بعض
اور اکثر بقوت روحانی کہ ان حضرات کو ستر جگہہ ایک صورت سے پہر نیکا اختیار حاصل

ہوتا ہی واسطے مبارکباد دینی کے میرے پاس تشریف لائی اور اسیطرح حضرات اولیای ہمعصر بہی
جو مرتبہ سلوک مین تھے تشریف لاکر مراسم تہنیت اور مبارکباد کے ادا فرماتے تہے **ابیان**

حضرت مخدوم دارائی جہان — حضرت مخدوم مولائی جہان
حضرت مخدوم صحرائی مدہ است — حضرت مخدوم خضر رہنما است
حضرت مخدوم ہین ایک نور پاک — نور سی اونکی دو عالم تاب ناک
ماہ اونکی نور سے روشن چراغ — مہر اونکی تاب سے زرین ایاغ
وہ وجوبی نور کے ہین جلوہ دار — مہر و مہ ہین نور امکانی بکار
حضرت مخدوم فرزند رسول — حضرت مخدوم دلبند بتول
یہہ نبی آخر زمان کے ماہ ہین — یہہ علی کے دلبر دلخواہ ہین
یہہ حسینی رنگ کے رنگین چمن — یہہ حسن کے باغ کے شاخ سمن
عاشق اللہ و معشوق خدا — زیب بزم مرتضی و مصطفے
فاطمہ بی بی کے وہ دلبند ہین — بوترابی شاہ کے فرزند ہین
باپ اونکی سید عالی نسب — تہے بہر صورت حسینی خوش لقب
جذبہ ساذج مین گرچہ طاق تہے — اس صفت مین شہرہ آفاق تہے
تہے سلوک فقر کے بہے بادشاہ — اسطرف بہی چشم و انہی پہنچگاہ
غیب سے وقت نماز با صواب — منزل پنجم سے آتے تہے شتاب
باپ دادا سے نسب دار حسینؑ — تہے حسب مین بہی امیر المتقین
مادر اوس زیبائی ماہ وطین کی — تہی بہن بابا فرید الدین کی
تہے وہ کسکے بہانجے روشن ضمیر — حضرت صابر علاؤالدین فقیر
بہانجے حضرت فرید الدین کے — پیر و مرشد ہند و سندہ چین کے
منزل اول جناب شاہ سکے — وادی تقدیس ہے اللہ کے

وادیِ تقدیس ہے صحرائے ہُو — منزلِ تقدیس ہے بیدائے ہُو

عالمِ ہُو سے اِدھر آنے لگے — اپنا جلوہ سب کو دکھلانے لگے

نور تھا وہ نور جسکو دیکھکر — بیخبر ہو جاتے تھا جن و بشر

دی تجلی اللہ نے جسپے دلکی نگاہ — دیکھتا تھا اونمن وہ نورِ آلہ

بعد ساعت ایک تجلی دل کشا — غیب سے والد کو ہوتی رونما

جس طرح ابرِ سیہ سے بے نقاب — چاردہ کا مہ نکل آوے شتاب

اوس تجلی کے اثر سے سر بسر — باپ ہو جاتے تھے اون کے بیخبر

بیخودی کے بعد ہو حیرت بکار — ہر زبان لاتے کہ یا پروردگار

یہہ لطیفہ ہے کہ یہہ فرزند ہے — یہہ دقیقہ ہے کہ یہہ دلبند ہے

غیب سے آئی صدائے دلنواز — یہہ **علی احمد** کا ہے سر بستہ راز

جب گئے ماہِ ربیع اولی کے روز — یازدہ حسبِ شمارِ دلفروز

پنجشنبہ شب شبِ آخر صلوٰۃ — وقت نورِ مشعلِ افروزِ صفات

صلبِ والد سے بہ بطنِ والدہ — جلوہ فرما یا چو ماہِ چاردہ

حاکمِ ارضی و اہلِ آسمان — سب مبارکباد کو آئے وہان

صبحِ اول سے **حسن** صابر کا نام — وردِ ہے تیرا بدل ہر صبح و شام

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کتوب نطاب انوار الشہود میں تحریر فرماتے ہیں کہ جسروز سے **مخدوم علی احمد صابر** نے حمل میں قرار پایا تھا اوسی روز سے ہر ایک حضرات سالکان راہ حقیقت اور مجاز یعنی بادیۂ وحدت کو اسقدر مقامِ عروج کیفیت باطن کا حاصل تھا کہ کبھی کسیسے متقدمین کے احوال سے بھی یہہ عروج سنا نہیں گیا اور **بارہ مہینے نو روز** مدت حمل میں ابتدا سے انتہا تک یہی احوال رہا کہ اکثر اوقات شب کو اور بعضے روز و دن کو بھی جوق جوق حضرات رقبا و نجبا و نقبا و ابدال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب اور حضرات سالکین میر کمکانپر

تشریف لاتے اور مخدوم علی احمد صابرؒ کسیطرف مونہہ کرکے بیٹہہ جاتے اور بیان کرتے کہ جسسے اس شہنشاہ مسند ولایت کا ظہور شروع ہوا ایسی کیفیت عجیبہ کے آثار باطن مین صادر ہوتے ہین کہ اونکا بیان ہو نہین سکتا دل ہی اوس مذاق باطن کا سرور اوٹہاتا ہے اور جسطرح پر کہ مجکو قبل قرار پانے حمل سے نور اپنی پشت مین زیر و بالا آتا جاتا معلوم ہوتا تہا اوسیطرح والدہ مخدوم علی احمد صابرؒ کو نور سرخ مثل یاقوت درخشان کے اکثر زیر ناف اور گاہے پس پشت اور پر سینہ شانہ کے جگر کے نیچے آتا جاتا نظر آتا تہا اور اکثر خواب مین لوگونکو مخدوم علی احمد صابرؒ سے باتین کرتے دیکہتے تہین اور جو کچہہ مخدوم علی احمد صابرؒ اونکو جواب دیتا تہا گاہی تمام گفتگو یاد رہتی تہی اور کبہی کچہہ فراموش ہوجاتے تہے اور بیشتر اوس گفتگو مین حضرات باتین کرنیوالون کو اپنی حاجات ظاہر اور باطن کے روا ہوجانیکا سوال ہوتا تہا اور کبہی مخدوم علی احمد صابرؒ کسی سائل کا سوال رد نہین کیا اور مینے بہی اکثر حضرات اہل باطن کی زبان سے یہہ گفتگو بگوش خود سنی کہ ہم ایک مشکل اہم ضیقی باطن مین مبتلا تہے شب کو عالم مثال مین چند روزہ بچہ نے ہمسے باعث تردد اور تفکر کا دریافت فرماکر اوس ضیقی باطن سے نجات بخشی۔ اور جب بارہ مہینے مدت حمل کو گذر گئے اور نور روز باقی رہے والدۂ مخدوم علی احمد صابرؒ نے شب کو جہر کرنے مین جانب جگر سے آواز ظہور اللہ ہون سماعت کرکے مجہہ سے بیان کیا مینے الحمد للہ کہکر مبارکباد دی اور بیان کیا کہ یہہ آواز ذکر روح مخدوم علی احمد صابرؒ کا ہے اور مکتوبات نطاب حضرات پیران عظامؒ مین یہہ پیش خبری تحریر ہے چنانچہ نو روز تک وہ آواز اوسیطرح روز بروز زیادہ ہوتا رہا

ابیات مؤلف

حضرت مخدوم ہین مخدوم خلق		خلق ناظم آپ ہین منظوم خلق	
نور ہے اون کے دل و جان کی غذا		نور ہے اون کی شبستان کی ضیا	
روح و دل اونکا سراپا نور تہا		نور تہا مشعل فروز طور تہا	

مادر خوشوقت حیرت زا ہوئین	نور مثل ماہ سرتا پا ہوئین
نور سرخ آنکھون سے اوٹھتا دیکھتین	عضو عضو اپنے پہ پہرتا دیکھتین
گاہ مثل مہر اپنی ناف پر	گاہ دوش پر گہ گاہ زانو صاف پر
گاہ ہوجاتا تہا وہ طفل حسین	گاہ فرماتا تہا وہ تعلیم دین
گہ نبوتی نور کے مشعل فروز	گہ اضافی نور سے روشن بروز
جہر کرنے مین سنا مادر نے یون	ذکر اوس شہ کا ظہور اللہ ہون
واسطے اوس دید کے شام و سحر	اوسطرف رہتا تہا قطبون کا گذر
اکثر ے ابدال آتے تہے وہان	رتبہ دار حال جاتے تہے وہان
جو بعجز اوس بارگاہ سے آئی تہا	عارف باللہ وہ ہو جاتی تہا
شاہ دین کا اسم اعظم نام ہے	روز و شب مشکلکشای کام ہے
جو کسی مشکل مین وان پہنچ جاتی تہا	نام حضرت کا زبانپر لاتی تہا
مین حسنؔ کس سے کہون اس راز کو	کوئی بہی سنتا نہین اس ساز کو

احوال مولوی برہان حاجی اور اوسکے حسد و خصومت کا بیان۔

حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب انوار الشہود مین تحریر فرماتے ہین کہ تین روز پیدا ہوئے **مخدوم** علی احمد صابر مین باقی رہے تہے کہ ایک شخص **مولوی برہان** حاجی حاسد بن منعم بن اقواص بن شیخ حفص بن شیخ عظیم الدین بن شیخ حماد بن مسلم بن احمد شوقی رجال الغیب کہ چار سو اوناسی ۴۷۹ برس کی عمر مین فوت ہوئے و محفل حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد **سید عبدالقادر جیلانی** محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ مین اکثر حاضر ہوا کرتے تہے **مولوی** برہان حاجی حاسد مذکور اسباب تجارت کا شہر برات مین لایا تہا مجہکو دیکہکر اور پہچانکر مذمت میرے جد امجد کی کرنے لگا اور پہلے بہی اسی مولوی برہان حاجی نے بغض و حسد سے دو کتابین **اکوئیس** - **تکوئس** - نام میرے جد امجد موصوف کی توہین مین تصنیف کی تہین اور وہ کتابین اہل روافض نے بطور دلیل کے اپنی پاس رکہی تہین اور مولوی برہان حاجی مذکور دربے

ہلاکت اور ایذا رسانی میری کے ہوا اور مین اس تردد مین غمگین و ملول اپنی مکان مین آیا و والدہ مخدوم علی احمد صابر نے مجھسے باعث ملال کا دریافت کیا مین نے احوال مفصل بیان کیا کہ یہان سے ایران قریب ہے اور اہل ایران میرے جد امجد کے دشمن ہین میرے یہان رہنے کا حال سنکر مجھے ہلاکت ہوجاوینگے یہہ احوال سنکر والدہ مخدوم علی احمد صابر نے معائنہ رویت شب کا بیان کیا آپ کو غمگین پاکر کہا جاتا ہے ورنہ خود بخود کہنے کی ممانعت ہوگئی تھی آج شب کو ایک بزرگ نے مجھسے عالم مثال مین فرمایا کہ نام میرا غوث پاک قطب عالم ہے تجکو بشارت دیتا ہون کہ شب پنجشنبہ کو تجھسے فرزند ساتھ شان قہاری کے پیدا ہوگا نام اوسکا مخدوم علی احمد صابر ہے اور جبار السلام کہتے ہے کہ دشمن خدا کا مخدوم علی احمد صابر کے پیدا ہوتے ہی ہلاک ہوجائیگا اور تمام حاسدین ملک ایران کے قلب پر اس ہلاکت کی ہیبت سے عبرت ہوجائیگی یہہ نوید روح افزا سنکر مین خوشی ہوا اور ادائے شکریہ جناب باری مین چار رکعت صلوٰۃ الصلوٰۃ اداکین اشعار مؤلف۔

والد صابر کو دیکھہ اندوہگین	والدہ صابر کی فرمانے لگین
عرض کرتی ہون نوید جان فزا	آج شب مین مجھکو یہہ رویا ہوا
بیخودی جسدم ہوئی میرے نصیب	گوش مین آیا یہہ آواز حبیب
اب کوئی دم مین وہ مہر عرش گاہ	جلوہ فرما ہوئیگا ہر فرش گاہ
اسم اوس طفل صداقت مند کا	نام اوس سلطان چون وچند کا
صابر و مخدوم اسکا نام ہے	انتظام ہند اسکا کام ہے
تجکو یہہ فرزند قطب روزگار	ہو مبارک ای فقیر نامدار
نام سے اوس کے کیا آگہہ تجھے	اس مسمی کی بتائی رہ تجھے
قطب ہے یہ قطب اس سے ننو نہال	فیض پاوینگے بفضل کردگار
جب کہ پیدا ہوئیگا وہ بادشاہ	غیب سے ہوگی صدائے لا الٰہ
اوس خدا آگاہ کی شان جلال	فرق منکر کو کریگی پائے مال

سُنتے ہی یہ بانگ بشریٰ ودود	والد و مادر بجا لائے سجود
دونوں یہہ کہنے لگے اے کردگار	یہہ عنایت ہے بحدِ بیشمار
شکر اِس دادِ الٰہی کا ادا	کب بھلا ہمسے ادا ہوگا خدا
اے خداوندِ کریم دستگان	دستگیر ما ہمہ پابستگان
ہر کرا خواہی کُنی قطب زمان	ہر کرا خواہی کُنی غوثِ جہان
غوث و قطب از تو کمال آموختہ	ہر دو از نورِ تو نور افروختہ
نورِ تو فرزند ما را نور داد	بر رخ اُو دولتِ عرفان کشاد
کردہ اُو را تو ماہِ نور بخت	ساختی اُو را تو شاہ تاج و تخت
تو ولایت آنِ اُو نمودہ	تو ولایت شانِ اُو فرمودہ
تو رسانی قوتِ اُو هر صبح و شام	میدہی از نورِ خود آب و طعام
حضرت مخدوم کی جس پر نگاہ	ہو حسن کیونکر نہ وہ خورشید و ماہ

احوال ولادت باکرامت اور شیر خواری حضرت مخدوم علی احمد صابر رضا اور مولوی برہان حاجی حاسد کے قتل ہونے کا

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب بنطاب انوار الشہود میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شب قبل ولادت کے وقت جہر کے آواز بہت واضح ظہور من اللہ ہوں سماعت کیا جاتا تھا بتاریخ اونیسویں ماہ ربیع الاولی سنہ ۵۹۲ ہجری کو شب پنجشنبہ وقت تہجد کے پہر رات باقی رہی مخدوم علی احمد صابر تولد ہوئے۔ اور اوسیوقت بلا تامل ایک طرفۃ العین کے برق خشک آسمان سے باواز لا الٰہ مولوی برہان حاجی حاسد کے سر پر گری کہ اوسیوقت گردن قلم ہوگئی ایک سانس لینے کی بھی فرصت نملی فی الفور فی النار والسقر ہوا۔ جب نزول اس قہر الٰہی کی خبر ایک سے دوسرے کو ہوکر شہرت پذیر ہوئی تمام شہر ہرات پر زلزلہ ہوگیا اور ہر اقلیم اور شہر و دیار میں جو اس خبر مہیبت اثر کو سنتا تھا مبہوت و متحیر ہوجاتا تھا اور اس واقعہ صولت طراز مہیبت پرداز کو سنکر اکثر واقفین

اون کتابو پیر عمل یہ کہتی ہے میرے پاس حاضر ہو کر داخل سلسلہ تعلیم طریقت کے ہوے ابیات

حضرت مخدوم صابر مجو ذات — عوذات و واقف سر صفات
حضرت مخدوم ہین سیف نبی — ذوالفقار لافتا الا علی
تیغ احمد سیف بران الہ — بادشاہ دوجہان عظمت پناہ
شان اونکی ذوالفقار لایزال — تیغ اونکی جلوہ بخش لایزال
ہیبتش چون تیغ ہیبت می کشد — تاج ہوش از ہوشمندان می برد
صاحب شمشیر برانی ہین وہ — ہیبت افزا قوم ایرانی ہین وہ
اونکی شمشیر جلالی کا نشان — کمترین رکھتا ہے مہر آسمان
قہر اونکا سایۂ قہر خدا — لطف اونکا ظل لطف مصطفےٰ
باغبان گلشن ہو ہین حسنؑ — گل بدامان ہمہ اُو ہین حسنؑ

حضرت عبدالرحیم علیہ السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب انوار الشہود مین تحریر فرماتی ہین کہ جسوقت مسماۃ مصری بنت طباق بن ہاشم بن ابراہیم بن شیخ جمیل بن شیخ ابوالعباس بن احمد عربی دایہ نے مخدوم علی احمد صابرؒ کو دیکھا تو سر مبارک کعبۃ اللہ کیجانب تہا دایہ نے واسطے غسل دینے کے بغیر وضو جو قصد ہاتہہ لگانیکا کیا آگ قاہرہ جسم مین پیدا ہوئی کہ اوسکی سوزش سے توبہ کرکے خائف علیحدہ کہڑی ہو گئی والدہ مخدوم علی احمد صابر نے ہدایت کی کہ ای دایہ تجکو معلوم نہین کہ یہہ لڑکا اولاد حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور اسکے پیش خبری سے ایکدفعہ مرتبہ ہے جلد وضو کر اور صلوٰۃ استغفار پڑہ کر واسطے غسل کے ہاتہہ لگا دایہ نے بموجب تعلیم کے تعمیل کی اور مخدوم علی احمد صابرؒ کو بعد غسل کے کفنی پارچہ متبرکہ حضرت جد امجد ممدوح سے پہنائی اور گود مین لٹایا مخدوم علی احمد صابر نے جو نظر جانب آسمان کے واکی اور جو ہین نگاہ چہت مکان پر پڑی فی الفور ایک آواز شدید بلند ہوا اور چہت پختہ اوس مکان کی شق ہو گئی حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکان نے وہ آواز

حالات ولادت باسعادت حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

ہیبت ناک سنکر **والدہ مخدوم علی احمد** صابر سے باواز کہا کہ ای دختر نیک اختر جلد لڑکے کو
مکان سے باہر لے آ کہ مکان زمین پر گرا چاہتا ہی اس گفتگو مین تہے کہ چھت پختہ مکان کے اوپر کو اوٹھکر
پس پشت مکان کے جا پڑی آسمان صاف نظر آنے لگا اور ابر کے سے ٹکڑے رنگ سرخ مثل یاقوت
لمعان کے آسمان سے آتے اور **جسم مقدس مخدوم علی احمد** صابر کو ہم آغوش کر کے آسمان کو
چلے جاتے تہے اور اون ٹکڑون مین سے روشنی اور خوشبو نہایت لطیف ساری مکان مین محیط
ہوگئی اور تہوڑے عرصہ مین وہ خوشبو اور روشنی تمام شہر مین پہیل گئی اور لوگون کے دماغ معطر ہوگئے
چنانچہ **حضرت محمد ابوالقاسم** گرگانی صاحب اوس روشنی اور خوشبو کو سمجھکر اپنے مکان سے
میرے پاس تشریف لائی اور مجھ سے فرمایا کہ دیکھو تو آسمان پر کیا تجلی ہو رہی ہے مینی بہی **تولید ولادت**
مخدوم علی احمد صابر اور آمد ابر کے سے ٹکڑون کی بیان کی اور رکہلای صبح تک یہی حال
رہا اور وقت طلوع آفتاب سے **حضرات** رجال الغیب اور ابدال اور نقبا اور نجبا اور رقبا
اور اغیاث اور اقطاب **حضرت مخدوم علی احمد صابر** کے دست و پا کو بوسہ دیکر
شرفیاب ہوتے تہے اور **حضرات** سالکین پیشانی مبارک اور قلب منور کو چومتی تہے اور اوس کیفیت
لازوالی مین مست ہوکر وجد کرتے تہے **نظم دلچسپ از مؤلف**

مولد حضرت علی احمد کا حال	اب لکہا جاتا ہی ہر قدر مجال
جب رہے ماہ ربیع اولی کے روز	یازدہ حسب شمار ای دلفروز
پنجشنبہ شب شب آخر نماز	وقت نور مشعل ناز و نیاز
رات تو وہ شب شبون کی تاجدار	رات وہ مثل شب معراج تہی
آسمان سے پارہ سرخ سیاہ	رونما ہو کر کے آئی مثل ماہ
ابر ہے یا نور ہے نور عجیب	یہہ عجائب راز ہی راز غریب
بوی خوش آنے لگی ہر سمت سے	عطر آگین تہے دماغ ہر یک کے
عرش سے جب فرش پر آئی وہ شاہ	نور کا جنکے تلاشی مہر و ماہ

منزلِ مخدوم تھی عرشِ بریں — گرچہ ظاہر مین ہوئے فرش نشین

ایکدم مین عرش کے سیاح تھے — دوسرے دم فرش کے سیاح تھے

نور تھا وہ نورِ پاکِ کردگار — طور ہے جسکا دلِ آئینہ دار

سب کو اس خوش نام پر آئین ہوا — نام مخدوم علی احمد رکھا

قطب مادرزاد اون کا نام ہے — انتظام خلق اون کا کام ہے

تن برنگِ روح تھا آئینہ دار — جلوۂ حق تھا بدن سے آشکار

بو تھی اون کے جسم کی عطرِ نعیم — ہاتھ مین اون کے خدف دُرِ یتیم

جبہ پیشانی کو حضرت کے نظر — لام سے کرتی تھی خُرم سر بسر

عظمتِ حق تھی جبین سے رونما — ہیبتِ اللہ تھی اونکی لقا

روح و دل اونکا مقام ذوالجمال — جسم اونکا مظہرِ شانِ جلال

جو ہین واکی شاہ نے اپنی نظر — سقف خانہ کو گرایا فرش پر

صدمۂ قہرِ نگہ سے گھر کی چھت — آئی بر فرشِ زمین جھٹ پٹ اوٹ

حضرت مخدوم کی درگاہ پر — تھا بہر ساعت ملایک کا گذر

جو ولایت مُلک کے سلطان تھے — اکثری اوسدن ولی مہمان تھے

کاملانِ ارض و اہلِ آسمان — ہر گھڑی رکھتے تھے آمد شد وہان

اہلِ دل سے جو وہان پر جائے تھا — محوِ ذاتِ بحت وہ ہو جائے تھا

مست ہو جاتا تھا وہ توحید سے — شاد ہو جاتا تھا وہ تفرید سے

کوئی سُبحانی کا نغمہ بر زبان — کوئی دلقی کا ترانہ بر زبان

جلوۂ اللہ تھا دیکھو جدھر — دیکھنے جاتے تھے سب اہلِ نظر

مقدم حضرت سے تھا آفاق مست — اس مقید گھر سے تا اطلاق مست

گر نہوتا وہ ظہورِ ذوالجلال — کب نظر آتا ہمین ہُو کا جمال

دیکھنی کو اون کے بینا چاہیئے
بوجھنے کو اون کے دانا چاہیئے

ہم فقیرون کو ہی ہر شام و پگاہ
اوس جناب ذات اقدس پر نگاہ

ہر سخن اپنا ہی عرفان دستگاہ
ہر سخن اپنا ہی راز لا الٰہ

گر نہو باور حسن سے پوچھ لو
نل کا راز دل دمن سے پوچھ لو

حضرت عبدالرحیم عابد سلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب مطالب انوار الشہود مین تحریر فرماتے ہین کہ مخدوم علی احمد صابر نے چھ مہینے چالیس روز کامل شیر وال دودھ نوش نہین کیا اثار تہیہ[1] صبر قناعت کے روز اول ہی سے شروع ہوے بجہت شیر نوش نکرنیکے پستان والدہ مخدوم علی احمد صابر پر ورم ہوگیا تہا اور بانتظار اس امر کے کہ شاید کل کے روز شیر نوش کرین علاج بند ہو جانے شیر کا نہین کیا جاتا تہا اور بخیال اسکے کہ کوئی فعل اوس اسعد السعدا کا خلاف ذات دافع البلیات سے خالی نہین تہا تدبیر شیر نوش کرنیکی بہی عمل مین نہین آئی - بتاریخ سلخ ماہ ذیقعدہ ۹۲۰ھ ہجری کو وقت نماز مغرب کے بعد بموجب حکم عالم مثال کے چار رکعت نماز صلوۃ الصلوۃ شکریہ ادای اثار صبر مین ادا کین اور مخدوم علی احمد صابر کے چہرہ منورہ بوسہ دیکر اکیس مرتبہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ مدد باذن اللہ تلاوت کرکے مخدوم علی احمد صابر کے قلب پر دم کردیا مخدوم علی احمد صابر نے بہ برکت اس اسم اعظم کے معا شیر نوش کیا اور ایکسال کامل یوم ولادت سے مخدوم علی احمد صابر نے یہہ معمول رکہا کہ ایکروز بعد شیر نوش فرمایا کرتے تہے اور ایکروز صابر صایم رہا کرتے تہے - جب مخدوم علی احمد صابر دوسری سال مین شروع ہوے دو روز کے بعد تیسرے روز شیر نوش کیا کرتے تہے اور دو روز صابر صایم رہا کرتے تہے

ابیات مرغوب تصنیف مؤلف

یہہ روایت ہی ز پیران قدیم
یہہ لکہا دیکہا بتاریخ فخیم

چہل دن شش ماہ وہ نور ظہور
شیر مادر سے رہے از بسکہ دور

جبکہ مادر کو ہوا خوف وفات
رو بسوی حق ہوئین مع نیک ذات

[1] اثار تہیہ اصطلاح صوفیہ ہے اور ظہور فعل ازلیہ اس سے مراد ہے ۱۲

بولین ای میرے خدای کارساز — ای رحیم خلق ای بندہ نواز
شیر سے یہ طفل بس بیزار ہے — زندگی اسکی بہت دشوار ہے
غیب سے آئی صدا ای سوگوار — شیر کے پینے سے ہی یہہ روز دار
یہہ ملک سیرت ظہور کردگار — کھانے پینے سے نہین رکھتا ہی کار
یہہ تجلی الٰہی کا طعام — کام مین لاتا ہی اپنی صبح و شام
نور اسکا قوت ہی یہہ نور ہے — یہہ تجلی خدا کا طور ہے
تو فقط حیران ہے شش ماہ سے — کام رہتا ہی جو تیرا آہ سے
این پسر تا ماند اندر دار جسم — تا خر آمد اندرین گلزار جسم
جز خیال ذکر و غیر از فکر پوش — پاک دارد خویش را از خورد و نوش
مست ہوگا یہہ مئی عرفان سے — پھیر لیگا مونہہ یہ آب و نان سے
آب و نان اسکا خدا کی دید ہے — خورد و نوش اسکا خدا فہمید ہے
یہہ ولایت زیب قطبیت شرشت — یہہ ہویت دوست غوثیت سرشت
ہان بصورت ہی بشر پر ہے ملک — وہ ملک جسکے ہین تابع نہہ فلک
قدسیون سے بس بالاتر آن ہے — کھانے پینے مین شباہت شان ہے
کب فرشتے اسکا رتبہ پاسکین — بے اجازت اوسکے نزدیک آسکین
آدمی کو کیا فرشتی سے قیاس — نور ہین وہ یہہ ربوبیت اساس
مرد کامل راز دار کردگار — کب فرشتون سے بھلا ہو ہم شمار
شوق ہو جسکو حسن سے پوچھ لو — راز یہہ اوسکے سخن سے بوجھ لو
ای حسن بس یہہ خدا کی داد ہے — یہہ جو تیرا صابری ارشاد ہے
فیض تیرا فیض ہے مخدوم کا — اسلئے ہی فیض تیرا دہوم کا

حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نظام الانوار الشہود مین تحریر فرماتے ہین کہ

حضرت مخدوم کے ایام طفلی مین کرامات و خوارق عجیبہ

کہ ہر روز دو چار خوارق عجیبہ مخدوم علی احمد صابرؒ سے صادر ہو جاتے تھے چنانچہ ایکروز بتاریخ سانوین ماہ ربیع الآخر ۹۲۵ھ ہجری کو بروز سہ شنبہ مین بعد نماز صبح کے مراقب بیٹھا ہوا تھا کہ ایک سانپ میرے اوپر آپڑا میںنے آنکھین کھولکر دیکھا تو سانپ مہیب شکل سر سے دم تک دو ٹکڑے چیرا ہوا ہے ایک ٹکڑا تڑپ کر اوسمین سے میرے اوپر آیا ہے اور دوسرا ٹکڑہ زمین مین پڑا ہوا ہے اور مخدوم علی احمد صابرؒ پاس اوس ٹکڑہ سانپ کے جو چیرا ہوا تھا بیٹھے ہوئی ہین میںنے والدہ مخدوم علی احمد صابرؒ کو خواب سے جگایا اور دونون ٹکڑے سانپ کے معائنہ کرائی والدہ مخدوم علی احمد صابرؒ نے بیان کیا کہ ابھی مین خواب مین دیکھہ رہی تھی کہ مخدوم علی احمد صابرؒ مجھسے کہہ رہے ہین کہ آج سے کوئی سانپ میرے اہل خاندان کو نہین کاٹی گا اور نہ زہر سانپ کا کسی پر مؤثر ہوگا مین نے بادشاہ سانپون کو مار ڈالا ہے اور تمام سانپ روی زمین کے مجھہ سے خائف ہو کر عہد کر گئے ہین بعد خواب سن لینے کے مین وہ دونون ٹکڑے سانپ کے باہر لایا اور حضرت محمد بن اسحاق صاحبؒ اور حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحبؒ اور شیخ ابو البرکات صاحبؒ اور شیخ ابو عبد اللہ صاحبؒ اور شیخ ابو مسعود صاحبؒ وغیرہ صاحبون کو معائنہ کرائے اور اکثر اشخاص پہچانتے والون سانپون نے علامت بادشاہ سانپونکی اوسکے جسم پر بیان کی اور جب مخدوم علی احمد صابر تیسری برس مین شروع ہوئے خود بخود شیر نوش کرنیسے باز رہے اور یہہ معمول رکھا کہ تین روز کے بعد چوتھے روز نان روغنی بخود اور جَو کی بقدر ضرورت نوش کر لیا کرتے تھے اور جب چوتھی سال شروع ہوئی مخدوم علی احمد صابرؒ کی زبان کھلی بتاریخ اکیسوین ماہ ربیع الاولی ۹۲۶ھ ہجری کو بروز دوشنبہ قبل نماز فجر کے مخدوم علی احمد صابرؒ نے خواب سے بیدار ہو کر باواز کہا لا موجود الا اللہ ۔ مین اوسوقت حسب معمول قدیم نام اپنی جدامجد کا تلاوت کر رہا تھا الٰہی بحرمت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی مدد باذن اللہ یا مصور یہہ آواز مخدوم علی احمد صابرؒ کا سنکر تبسم کرتا ہوا سجدۂ شکر مین مشغول ہوا اور چار رکعت صلوٰۃ الصلوٰۃ ادا کیا اور مونہہ جانب بغداد شریف کر کے دعا کی کہ الٰہی شکر ہی تیرا

حضرت مخدوم کے ایام طفلی مین کرامات و خوارق عجیبہ کا بیان

حالت طفلی مین حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کے احوال عجیبہ

کہ تو ہی مخدوم علی احمد صابر کی زبان سے اول کلمہ موجودگی کا کہلوایا اور تو ہی اپنی رویت سے مشرف فرمایا۔
چوتھی سال کامل اکثر یہی کلمہ زبان پر رہا اور وقت کہنے اوس کلمہ کے مخدوم علی احمد صابر پر حال طاری
ہو جاتا تہا اور سات وقت مخدوم علی احمد صابر سجدہ جانب کعبۃ اللہ کے کیا کرتے تہے۔ اول
صبح کو۔ دوم دوپہر کو۔ سوم سہ پہر کو۔ چہارم عصر کو پنجم مغرب کو ششم عشا کو
ہفتہ تہجد کو اور مخدوم علی احمد صابر شب کو بہت کم سوتے تہے اور سوتی مین یکایک چونک
پڑتے تہے اور اوسوقت رنگ چہرہ منور کا الوان تلوین سے بدل جاتا تہا **اشعار آبدار**

حال صابر کچہہ بیان ہوتا نہین — راز مخفی ہے عیان ہوتا نہین
خامہ جسدم ہاتہہ مین لیتا ہون مین — خامہ کہتا ہی یہان بے پا ہون مین
سر کے بل چلنے ہی شق ہوتا ہون مین — کثرت حیرت سے فق ہوتا ہون مین
راز یہہ وہ ہی کہ اسکی حد نہین — اسکے اندازہ کا شد و مد نہین
فکر حیرت کا رہے اس راہ مین — محو ہے اس منزل دلخواہ مین
مست تہے صابر مئی توحید سے — مست تہے صابر سبوی دید سے
گلشن تقدیس اونکی سیر گاہ — تہا زبان پر اونکی ہر دم لا الہ
جام اونکا کلمہ توحید تہا — کام اونکا شان ھُو کا دید تہا
فکر یا ھُو نے اونہین بیخود کیا — جام توحید انا الحق بہر دیا
دیدہ توحید جب سے وا ہوا — دید حق ہر سو انہین پیدا ہوا
فکر ھُو اون کے گلستان کی صبا — ذکر ھُو اونکی لطافت کی صفا
گاہ تہے بیتاب تاب عشق سے — گاہ بیخود تہے شراب عشق سے
منزل تفرید تہا اونکا مقام — وادی تجرید تہا اونکا مقام
ایک مستی مین ہزار اطوار تہے — ایک ہستی مین ہزار اثار تہے
الی مع اللہ بہی اونہین کا حال تہا — ما عبدنا بہی اونہین کا قال تہا

رنگ بیرنگی کے وہ پابند تھے — قید بے قید سے وہ خرسند تھے
شاہِ ممکن ہر زمان باصد لسان — حضرتِ واجب کا کرتے تھے بیان
دَنَّ اَدْنٰی سے ہمیشہ کام تھا — بادۂ صافِ تَدَانٰی جام تھا
نور اونکا دیکھتا ہی وہ بشر — حضرت صابر کی جسپر ہو نظر
نظم سے اونکی جہان آباد ہے — رشد سے اونکی زمانہ شاد ہے
سانپ دو ٹکڑے کیا مخدوم نے — ہمکو ایمن کر دیا مخدوم نے
سلسلے مین اونکی جو داخل ہوا — بالیقین وہ عارفِ کامل ہوا
جو ولی انکا تعلق گیر ہے — وہ ولی بس صاحبِ شمشیر ہے
جسکو پہونچا سلسلہ مخدوم کا — شاہ ہی وہ ہند سندھ و روم کا
بادۂ گلرنگ اس گلزار کا — جام آتش ریز اس خمار کا
ساقی یا ھُو پلاتا ہی ہمین — ہر گھڑی ہر دم چھکاتا ہی ہمین
یہہ سبو ہمکو دیا مخدوم نے — بیخبر ہمکو کیا مخدوم نے
بھول بیٹھا ہی تو اپنا تن بدن — آپ کو سمجھا ہے تو یا ھُو حسن
اب تجھے منظور صابر نے کیا — خاک تھا تو نور صابر نے کیا
حضرت صابر نے تجھکو شہ کیا — حضرت صابر نے تجکو مہ کیا
شکر اس امداد صابر کا مدام — چاہئی ہر لحظہ ہر دم صبح و شام

احوال و فات حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب و ال ماجد حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب

حضرت محمد ابو القاسم گرگانی صاحب تواریخ **ظہرت نامہ** تصنیف اپنی مین اور حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکاں رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب **ارکان الشہود** تصنیف اپنی مین — اور حضرت شیخ مجد الدین صاحب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب **لسان الوحدت** تصنیف اپنی مین — اور حضرت شیخ سعد الدین صاحب مرید شیخ نجم الدین صاحب رازی مکتوب نطاب **ارض الوجوب** تصنیف اپنی مین — اور حضرت شیخ نجم الدین صاحب رازی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نطاب

حضرت مخدوم کا بعمر ۲۰ سال اپنی والد ماجد کے انتقال کی خبر دینا اور بعمر ۲۱ سال ایک پہر غافل رہنا اور اویسی نسبت کی جلالی عجیب و غریب اسرار کا ظاہر ہونا۔

حریص القربت تصنیف اپنی ہین اور حضرت شیخ جمال الدین صاحب بن جلال الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ مکتوب مخاطب ممان الوریدتصنیف اپنی ہین اور حضرت شیخ فرید الدین صاحب عطا رحمتہ اللہ علیہ مکتوب مخاطب گمان الغریب تصنیف اپنی ہین۔ اور حضرت عبد الوہاب صاحب گمانی رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ حضرت عبد الرحیم علیہ السلام صاحب مکتوب مخاطب شرف النعمت تصنیف اپنی ہین متفق اللفظ والمعنے تحریر فرماتے ہین کہ ہر روز آٹھہ پہر مین دو مرتبہ رنگ چہرۂ منور مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا یکایک از حد سرخ ہو جاتا تہا اور کف دہن مبارک پر آجایا کرتا تہا اور ایک پہر کامل غافل رہا کرتے تہے اوس حالت مین اگر کوئی حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کو ہاتہہ لگا دیتا تہا معاً تمام جسم مین آگ پیدا ہو جاتی تہی کہ اوسکی سوزش سے وہ شخص بہی بیتاب ہو جاتا تہا اور جب حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کو حواس پیدا ہوتے اول یہہ کلمہ زبان مبارک سے صادر ہوتا تہا۔ شکر الحمد للہ یا غوث الاعظم دستگیر اور جب حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کی عمر پانچ برس کے پوری ہونیمین دو روز باقی رہی تہے کہ بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الاولی ۹۷۰ھ ہجری کو روز دوشنبہ بعد نماز ظہر کے حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب کے درد زیر ناف شروع ہوا۔ اور درد مبدم ترقی درد کی ہونے لگی اوسوقت حضرت عبد الرحیم عبد السلام صاحب کی زبان مبارک پر یہ کلمہ جاری تہا یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ مدد باذن اللہ۔ یہہ احوال شدت درد کا دیکہکر حضرت عبد الوہاب گمانی صاحب ممدوحہ بالا اور حضرت محمد ابو القاسم گرگانی صاحب اور حضرت سید عبد اللہ صاحب بن احمد اور حضرت سید یاسین صاحب بن شرف الدین اور حضرت سید ابو الفضل صاحب بن شمس الدین صحرائی حاضران وقت نے باہم مشورہ کرکے حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے پاس حاضر ہوکر کہا کہ تمہاری والد ماجد کے زیر ناف درد بہت شدت سے ہو رہا ہے دعا کیجے کہ آرام ہو جاے۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب نے جواب مین ارشاد فرمایا کہ سواری حضرت رسول مقبول کی تیار ہو رہی ہے آسمانون کے شور اور غل کا آواز میرے کان مین آرہا ہے میرے والد کو دار دنیا سے خلعت پہنا کر لیجا رہے ہین دعا سے کچہہ حاصل نہو گا۔ جس وقت کہ حضرت مخدوم علی احمد

احوال حضرت عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سا بہ صاحب کی زبان معجز بیان سے یہہ کلام صادر ہوچکا اوسیوقت روح مطہر حضرت **عبدالرحیم** عبدالسلام صاحب نے جسم مبارک سے مفارقت فرمائی اور اپنی حقیقت سے واصل ہوے۔ نہایت خوشبو لطیف سے گھر معطر ہوگیا تھوڑی عرصہ مین بہت دور دور وہ خوشبو محیط ہوگئی۔ حضرت ابو احمد بن اسحاق صاحب برادر کلان حقیقی حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکان موصوفہ بالا کا مکان اوس جگہہ سے دو ہزار قدم کے فاصلہ پر تہا چونکہ اون حضرت کو حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب قدس سرہ سے نہایت اتحاد قلبی تہا بمجرد دماغ مین پہونچنی اوس خوشبو کے دل مودت منزل مضطرب ہوا اور وہ خوشبو اون کو طرف کوی محبت کے کہینچ لائی تمام راستہ مین ہر ایک شخص کو باہم گر اوس خوشبو کے دریافت کا مستفسر پایا جب حضرت ابو احمد صاحب ممدوح حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر تشریف لاے اوس بلبل گلبن وحدت کو گل مقصود حضرت احدیت سے ہم آغوش ہوکر خطر افشان دیکہا گلچین وارجعہ سنبلین اون کے سے گلہای حسرت چنکر کف افسوس بہ اور دستہ ریحان پچہ مژگان سے سنوار کر نرگس حیران اپنی خونبار جگر سے لالہ زار داغدار کرکے جڑنے اور صرصر آہ سرد و پردرد سے زبان کو برگ سوسن کے مانند بادای مضمون اس شعر کے متحرک کرنے لگے ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد + روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد۔

یعنے انہی حضرت نے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا ہے اور بمزید تقاضای محبت اون حضرت نے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گیسوہای ژولیدہ تا بدار اور باہم پیچیدہ چون شب ہجر دراز کو اپنی ہاتہہ سے شانہ کیا ہی اور حضرت **عبدالوہاب** گمانی صاحب ممدوح خلیفہ حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شریک انجام خدمت کے ہوی اور حضرت **حسام الدین** جنلے صاحب مکتوب بنظاب صباغ۔ اور حضرت شیخ **رضی الدین** صاحب نے حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قبر مین اوتارا۔ اور جنازہ کے ساتہہ سوای چودہ حضرات موصوف الصدر شرکای ہنگامہ انتقال کے پندرہ حضرات سالکین مفصلہ ذیل قریب و بعید سے سوای صدہا عوام الناس کے نماز جنازہ اور دفینہ مین تشریف لاکر شریک ہوگئے تہے جنکے اسمار مبارک یہہ ہین

بیان جنازہ و دفینہ حضرت عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ بہاء الدین صاحب حضرت عثمان صاحب بن داؤد حضرت شیخ صدر الدین صاحب

۷ حضرت خواجہ یعقوب بن ایوب ۸ حضرت شیخ موسیٰ ۹ حضرت ابوالبرکات بن احمد حضرت
شیخ عبدالمجید بن شیخ ابوالعباس ۱۰ حضرت شیخ عبداللہ ۱۱ حضرت ابوالعلی بن محمود ۱۲
۱۳ حضرت شیخ ابومسعود بن احمد ۱۴ حضرت شیخ شمس الدین بن شہاب الدین ۱۵ حضرت شیخ قاسم عثمان
۱۶ حضرت شیخ نصیر بن عبدالقادر ۱۷ حضرت شیخ ابوبکر بن احمد ۱۸ حضرت شیخ عبدالکریم بن عمر بن
ابراہیم اور **قبر شریف** حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیرون ہرات کے
جانب شمال کے عرض شہر سے شہر کے پہلو مین چونتیس ۳۴ قدم کے فاصلہ پر واقع ہے۔

احوال مقام قبر حضرت عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ

احوال حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کا بعد وفات والد ماجد کے اور بعد ظہور خوارق عجیبہ کے پاک پٹن شریف کو جانے کا

حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تواریخ ظہرت نامہ مین اور چند حضرات موصوفہ بالا
اپنی اپنی مکتوبات بنطاب مرقوم الصدر مین تحریر فرماتے ہین کہ بعد دفینہ حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے **حضرت مخدوم علی احمد** صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایکسال خاموش رہے کسی سے
کلام نفرمایا اور جب کوئی صاحب حضرات مذکورہ بالا مین سے یا دیگر حضرات اہل باطن حاضر ہوکر اوس سال
بھر کے عرصہ مین کسیوقت شبانہ روز مین **حضرت** مخدوم علی احمد صابر صاحب کو بوسہ دیتی تہی معاً وجد
فرماکر غافل ہوجاتے تہے کسیکو ایکساعت مین اور کسیکو دو ساعت مین اور بعضون کو ایک پہر کا پہر
مین ہوش ہوتا تہا اور بعض حضرات نے معمول رکہا تہا کہ ہر روز تشریف لاکر **حضرت مخدوم** علی احمد
صابر صاحب کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیتے تہے اور دولت استغراق حاصل فرماتے تہے جب چھٹی سال
عمر حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب مین شروع ہوئی کیفیت حالت غلبہ جذب کی طاری ہوگئی ایکسال کے
بعد حواس عالم امکان کے طبیعت اقدس پر صادر ہوئے کسی کسی بات کا جواب سائلون کو دیدیتی اور بعض وقت
جو کچہہ ضرورت ہوتی والدہ صاحبہ سے طلب فرمالیتے تہے جب **ساتوین سال** مین شروع ہوئے
نہایت عسرت سے گذر اوقات ہونی لگی لیکن حضرت والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب کی
کسی سے اپنی احوال کی اطلاع نفرماتی تہین چوتہے یا پانچوین وقت نان خشک میسر آجاتی تہی

حضرت مخدوم پاک کا ایکسال خاموش رہنا اور حضرات اہل باطن کا شرف یاب ملازمت ہوکر مستفیض ہونا۔

حضرت [illegible]

اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب آٹھ پہر مین ایکمرتبہ بعد مغرب کے تھوڑا پانی نوش فرمایا کرتے یا بشرط میسر آجانیکے اوسیوقت قدرے نان خشک تناول فرمالیا کرتے تہے اور شب کو زمین پر بغیر کوئی چیز کا بچھونا بچھائے آرام فرمایا کرتے تہے حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحب شب کو پاس حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے مکانمین ہوا کرتے تہے اکثر بعد نماز تہجد کے آواز مہیب ظہور اللہ ہون سماعت فرماتے تہے جب تفحص آواز ادہر اودہر معائنہ فرماتے کوئی آواز دینی والا نظر نہ آتا اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کو بجائے مقررہ زمین پر آرام فرماتے ہوئی پاتے اور بعضے وقت یہہ قیاس ہوتا کہ یہہ آواز اندرون مکان سے سنا گیا ہے تفحص آواز اندرون مکان کے تشریف لیجاکر بیٹہہ جاتے تہے تو اوسیطرح کا آواز باہر مکان سے مسموع ہوتا تہا اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب بحال خود اوسیجگہہ استراحت فرماتے ہوتے تہے چنانچہ حضرت محمد ابو القاسم گرگامی صاحب نے وہ آواز مردمان خانہ حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکان اور حضرت والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب وغیرہ چند مرد و عورت ہمسایہ کو سنوایا مگر کسیکی سمجہہ مین نہ آیا کہ یہہ آواز کسکا ہے اور کہان سے آتا ہے جب حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کی عمر شریف سات برس کی پوری ہوگئی تو وہ آواز موقوف ہوگیا اگر کسیوقت تذکرہ مردمان خانہ مین گفتگو اوس آواز کی باہم ہوتی حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب شرماکر خاموش ہوجاتے اور تبسم فرماتے ایکروز شب جمعہ کو بعد نماز عشا حضرت مکرمہ و معظمہ والدہ صاحبہ جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب نے حضرت محمد ابو القاسم صاحب گرگامی کو طلب فرماکر چانول نہایت لذیذ اور خوشبودار پکے ہوئے دکہائی اور بیان کیا کہ مجہہ باعث عسرت کے ایکدو وقت کا فاقہ بہی ہوجاتا ہے آج صبحکے وقت مخدوم علی احمد صابر نے مجہسے کہا تہا کہ آج مجکو شدت گرسنگی کی ہے کچہہ کہانا کہلادیجی دوپہر تک مینی حیلہ حوالہ سے ٹالا اور ہرچند ترکیب میسر آنے طعام کی عمل مین آئی مگر اتفاق سے ایکدانہ میسر نہوا اور سوال کرنیکو طبیعت نہ چاہی جب مخدوم علی احمد صابر نماز ظہر کی ادا کرکی میری پاس آئے شدت گرسنگی سے نہایت بیتاب تہے مینی اونکی اطمینان کیواسطے دیگچی گلی مین صرف پانی آگ پر رکہہ دیا

حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب نے وہ آواز سنی جسکا ذکر اوپر ہوا ہے آواز ظہور اللہ ہون کا ہے

حکایت نوشیدن آب جوش دیگچی خالی حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب

جب مخدوم علی احمد صابرؒ مجھ سے کہانا طلب کرتے مین کہدیتی تہی کہ ابہی کہانا تیار نہین ہوا ہے
آخرکار مخدوم علی احمد صابرؒ بعد نماز مغرب کے مجھ سے نہایت بیتاب ہوکر کہا کہ اب ہمکو کچا ہی کہلا دیجی یہہ
کہکر مخدوم علی احمد صابرؒ خود اوس پانی کو دیکہکر کہنے لگے کہ چانول پک گئی ہین آپ
مجھکو جلدی سے کہلا دیجی مین پکجانا چانولونکا سنکر نہایت متحیر ہوئی جاکر دیکہا تو چانول پکی ہوے پائی
چنانچہ ابہی مخدوم علی احمد صابرؒ کو کہلاکر فارغ ہوئی ہون اسواسطے آپسے گذارش کرتی ہون کہ
مخدوم علی احمد صابرؒ آپ قابل فیضیابی تعلیم باطن کے ہے اگر آپ کی رائی مین مناسب ہو تو
مخدوم علی احمد صابرؒ کو پاس حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم
اغیاث ہند مامون اسکے پہونچادیجی حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ نے وہ چانول حضرات
ہمنشینان صحبت کو دکہلائے اور سب حضرات نے وہ چانول تبرکا نوش فرمائے اور سب حضرات کی رائے
حضرت مخدوم علی احمد صابرؒ کے پہونچادینی پر متفق ہوئی غرض سامان سفر فراہم کرکے
حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ جناب والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ حضرت مخدوم علی احمد
صابرؒ صاحب کو مع حضرت مخدوم علی احمد صابرؒ صاحب کے اپنی ہمراہ لیکر بلدہ اجودہن عرف پاکپتن
ضلع دیپالپور علاقہ ملتان کو روانہ ہوے اثنای راہ مین علیم اللہ ابدال حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ سے
ملاقی ہوکر کہنے لگے کہ اگر حکم ہو تو مین جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو
آپ کے تشریف لانیکے اطلاع دون حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ نے علیم اللہ ابدال سے دریافت
کیا کہ روز وفات حضرت عبدالرحیم عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تم کس خدمت پر مامور ہو گئی تہی
جو آج خبر گیر حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے ہوے علیم اللہ ابدال نے جواب دیا کہ مجھکو
شبانہ روز خدمت مین رہنی کا حکم تہا اور اب بموجب حکم باطن کے ظاہر ہوا ہون اور اب تا بہ زیست حضرت
مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کی خدمت سے جدا ہونیکو گوارا نہین کرتا حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ
علیم اللہ ابدال کو ہمراہ رکہا غرض بتاریخ پچیسوین ۲۵ ماہ شعبان ۶۰۰ سنہ ہجری کو روز چہارشنبہ وقت
حضرت مخدوم علی احمد صابرؒ تلاوت اسم اعظم جنید کے پاک پٹن شریف پہونچے اوس ہنگام مین حضرت

شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو بیعت امامت اور ارشاد
مرتبہ کیفیت باطن شہنشاہی ولایت سے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی صاحب
اولیں الارواح کے ہاتھہ پر صاحب مجاز مرفوع الاجازت ہوئی دو برس کامل گذر گئے تھے حضرت
مخدوم علی احمد صابر صاحب کو جسوقت اونکی والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ نے حضرت شاہ شیخ فرید
گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی گود مین بٹہلایا ایک حالت جذب اور عجیب
کیفیت سے حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب پر طاری ہو رہا تہا اول ہی کلمہ حضرت مخدوم
علی احمد صابر صاحب کا حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث
سے یہہ ہوا کہ آج سے تین برس کے بعد میرے جد امجد کا وصال ہو جائیگا حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر
باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے فرمایا ای فرزند دلبند تمنے کیسے پہچانا کہ حضرت شاہ
سیف الدین عبدالوہاب صاحب جد امجد تمہارے کا آج سے تین برس کے بعد وصال ہوگا وہ
بغداد شریف مین تشریف فرما ہین تم یہان میرے پاس ہو حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب
نے جواب دیا کہ اسوقت مینے اپنی قلب کو دیکہا تہا صورت میرے والد بزرگوار کی میرے سامنے آگئی اور
اوس صورت نے تین انگلیان اپنی دست راست کی میری سامنے اوٹہائین اس اشارہ سے
دلالت موت کی معلوم ہوتی ہی حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث
جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب کو اپنی سینہ فیض گنجینہ سے لگایا اوسوقت حضرت مخدوم کو
یہی حال وجد طاری ہوگیا اوس حالت وجد مین یہہ کلمات نسبت حضرت مخدوم علی احمد
صابر صاحب کے صادر ہوتے تھے مرحبا فرزند علی احمد صابر بطن الولی بطن
الولی بطن الولی اور کمال حالت استغراق کیفیت حال وجد مین حضرت شاہ شیخ
فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے تین انگلیان
اپنے سیدہے ہاتہہ کی حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے قلب پر رکہکر تین مرتبہ وجد کرتے
ہوئے فرمایا کہ تین برس کے بعد تمہارے جان ذات ہونگے جب حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب

مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہندؒ کو حال وجد سے افاقہ ہوا حضرت والدہ صاحبہ جناب مخدوم علی احمد صابر صاحب نے اپنی بہائی سے عرض کیا کہ مین اس لڑکے کو آپ کی غلامی کیواسطے حاضر لائی ہون آپ اسکو اپنی غلامی مین قبول فرماوین حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہندنے اپنی ہمشیرہ کے جواب مین ارشاد فرمایا کہ مین تمہارا نہایت احسانمند ہوا کہ تمنے مجکو ایسا سعادتمند فرزند لاکر دیا ہے اگر ہر موی بدن میرے زبان ہو کر شکر خداوند کریم کا تمام عمر ادا کرین تب بھی ایک شمہ شکر عنایت الٰہی کا ادا نہو سکے گا۔ اس بادشاہ دوجہان کی بیشین خبری سے مطلع ہو چکا ہون لیکن تین ۳ برس کے بعد تعلیم طریقت سے انکو فیضیاب کرونگا اس عرصہ مین تحصیل علم ظاہر کی بھی ضرور ہے چنانچہ حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ اور جناب والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کے تین ۳ برس تک حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہندؒ کے مکان پر مہمان رہے اور ہر روز خوان عجیب حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ سے صادر ہوتے معائنہ کرتے تھے۔

احوال حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحبؒ کا بیعت توبہ اور اجازت سے حضرت باباصاحب کے ہاتھہ پر مشرف ہونیکا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب نطاب ستر العبودیت تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ مخدوم علی احمد صابرؒ نے تین ۳ برس کامل روزہ طی کا ادا کرکے چوتھے روز بقدر ضرورت کے طعام نوش کیا اور سوا اسکے اور بھی جو کچھہ معمولات اور حالات طفولیت کے مینی اپنی ہمشیرہ کی زبان سے اور حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب کے ارشاد سے سنی تھے وہ ہی معمولات اور حالات بچشم خود بھی معائنہ کیے اور تین ۳ برس مین مجھہ سے علوم ظاہر مین اسقدر تحصیل کیا کہ دوسرا لڑکا چھہ ۶ برس مین بھی اسقدر تحصیل نہین کرسکتا شب یکشنبہ بتاریخ اکیسوین ماہ شوال سنہ ۶۰۳ ہجری کو مجھہ سے عالم مثال مین حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب جد امجد مخدوم علی احمد صابرؒ نے ارشاد فرمایا کہ ہم مخدوم علی احمد صابر کو تمہارے سپرد کرتے ہین مینے بیدار ہوکر

حضرت عبدالوہاب صاحب کے انتقال کی خبر دینا

علیم اللہ ابدال کو واسطے مزاج پرسی حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحبؒ کے بغداد شریف کو روانہ کیا اور خود اپنی حجرہ مین معتکف ہوگیا بتاریخ پچیسوین ماہ شوال ۶۰۳ھ ہجری مرقوم الصدر شب پنجشنبہ کو بعد نماز تہجد کے حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحبؒ نے میری پاس حجرہ معتکف مین تشریف لاکر ارشاد فرمایا کہ آج مین بعد تمام نماز تہجد کی سو گیا تہا عالم مثال مین حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحبؒ کے نماز جنازہ مین شریک ہوا ہون اور آج تمام شب مخدوم علی احمد صابرؒ پر غلبہ کیفیت جذب کی نہایت شدت سے طاری رہا ہے اور روز پنجشنبہ بعد نماز ظہر کے علیم اللہ ابدال نے بھی حاضر آکر احوال رحلت فرمانے حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحبؒ کا بیان کیا کہ مین بعد دفن ہوجانے اون حضرت کے نماز اشراق وہان پڑہ کر یہان کو روانہ ہوا ہون چنانچہ اوسی روز قبل نماز مغرب کے مینی

احوال بیعت حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم علی احمد صابرؒ کو اپنی ہاتہہ پر بیعت توبہ اور اجازت ہر دو خاندان حنفیہ علویہ کی تعلیم سے مشرف کیا اور عزیز الدین[1] پسر خود اور شاہ فخر الدین بن غیاث الدین[2] اور ابوالحفص[3] بن عمر اور حضرت مظفر حمال بغدادی[4] اور شیخ عبدالقادر بن حسن بغدادی[5] اور شیخ محمد بن عیسی ملتانی[6] اور شیخ ابوالقاسم بن عمر بن مسعود[7] اور بدرالدین بن شمس الدین[8] اور شیخ عبدالدین مکارم[9] اور شیخ داؤد بن عثمان[10] اور شیخ عبدالرحیم بن غیاث[11] اور شیخ شہاب الدین شیرازی ابوالعلی[12] اور شیخ ابوالحسن کردویہ[13] اور شیخ احمد منیر لبنی[14] اور شیخ ابوبکر بن احمد[15] اور شیخ محمد شاہ[16] اور شیخ محمود بن شیخ مسلم[17] اور شیخ ابوالقاسم بن مسعود بن داؤد بہنداری لنگر[18] اور حضرت محمد ابوالقاسم گرگامی صاحب تواریخ ظہرت نامہ[19] اور حضرت شیخ ابوالغیث جمیل یمنی صاحب مکتوب نظاب عین البقا[20] اور حضرت ابوالحسن جوستقی صاحب مکتوب نظاب فصیح الوہاب[21] اور حضرت علی بن ادریس یعقوبی صاحب مکتوب نظاب حضرۃ الحق[22] اور حضرت یونس بن یوسف احمد صاحب مکتوب نظاب بطن الوجود[23] اور حضرت عبدالقادر بن حسن بغدادی صاحب مکتوب نظاب عیان السعید سے محفل ترتیب دیکر اشیاء مفصلہ ذیل پر کہ وجیہ الدین سوداگر بن شیخ رکن الدین بن علاؤالدین سیستانی کشمش ستانوی مثقال اور نخود بریان مقشر دو صد رطل خرمائی مدنی پانصد عدد میری نظر کو لائے تہے فاتحہ کرکے تقسیم کردی گئی اوسروز مخدوم علی احمد صابرؒ نے بہی اپنا حصہ نوش کیا تہا اور جب بعد نماز مغرب کے مین اندرون مکان کے گیا مجہ سے میری ہمشیرہ یعنے والدہ مخدوم علی احمد صابرؒ نے رخصت چاہی اور کہنے لگین بہائی میر اصابر بہونکا نرہی بعد بارہ برس کے اگر زندہ رہی تو ہرات سے پہر یہان آکر اسکی

شادی کرونگی میں دونون امور پر تبسم کیا اور مخدوم علی احمد صابرؒ کو اونکی والدہ کے روبرو بلاکر
حکم دیا کہ صبح سے تم لنگر مساکین اور فقرا کو تقسیم کیا کرو یہ حکم سنکر والدہ مخدوم علی احمد صابر صاحب
نہایت خوش ہوئین اور مخدوم علی احمد صابرؒ ایک پہر تک روتی رہے صبح کو والدہ مخدوم علی احمد
صابر کی محمد ابو القاسم گرگامی صاحب رحمتہ اللہ کے ہمراہ ہرات کو روانہ ہوئین۔

احوال حضرت مخدوم علی احمد صابرؒ صاحب کے لنگر تقسیم کرنیکا

حضرت شیخ فضل الرحمن صاحب برادر عموزاد حضرت شاہ شیخ فرید بخشکر یا باصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث
ہند کے مکتوب بنام نظام الدین الخطیب تصنیف اپنی میں تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ چھبیسوین ماہ شوال ۶۰۳ھ ہجری کو بعد نماز
اشراق کے مخدوم علی احمد صابرؒ نے لنگر تقسیم کیا اور یہہ معمول رکھا کہ نماز اشراق پڑہ کر لنگر تقسیم کرنیکو
حجرہ سے باہر آیا کرتے تہے اور بعد لنگر تقسیم کردینی کے ایک حجرہ مین دروازہ بند کرکے تنہا رہا کرتے تہے اور شغل نوری
کیا کرتے تہے اور بعد نماز مغرب کے پہر لنگر تقسیم کرنیکو باہر تشریف لاتے تہے اور بعد تقسیم کردینی لنگر کے اوسی حجرہ مین دروازہ
بند کرکے تنہا رہتے اور بعد لنگر تقسیم کردینی کے لنگر خانہ مین یہہ دعا نوری ایکمرتبہ باواز تلاوت کرکے اپنے حجرہ مین
چلے جاتے تہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ
قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ
بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ مُخِّيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ وَنُوْرًا
فِيْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ
شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَسَلِّمْ حَقًّا هُوَ

اور روز تقسیم کرنے لنگر سے کسینی مخدوم علی احمد صابر صاحب کو کوئی چیز کہاتے اور پیتے نہین دیکہا بتاریخ
گیارہوین ماہ ذیقعدہ ۶۰۳ھ ہجری مرقومہ صدر روز جمعہ کو مجہی مکاشفہ مین معلوم ہوا کہ مخدوم علی احمد صابر
اپنی حجرہ مین تنہا رو رہی ہین اوس روز اونکی والدہ کو تشریف لیگئے ہوئے پندرہ روز کا عرصہ ہوا تہا جب مخدوم علی احمد
صابر صاحب لنگر تقسیم کرکے اپنے حجرہ مین تشریف لیجانے لگے مین بہی ہمراہ ہوگیا اور مینے دریافت
کیا کہ آپکے رونیکا کیا باعث ہے مخدوم علی احمد صابر صاحب نے جواب دیا کہ مجہکو سلوک کے

حذف ہو جانیکا رنج ہی کہ خداوند کریم نے دنیا سے علیحدہ کر دیا کوئی بندگان خدا مین سے سوائے اولیا اور رجال الغیب کے ہمارے پاس نہ آویگا اور ارشاد تمام عالم مین کشادہ نہوگا اور مرتبہ سلوک کا غلبہ جذب سے کم حاصل ہوگا بلکہ غلبہ کیفیت جذب کا ابھی سے شروع ہو گیا ہے خدا خیر کری یہہ جذبہ کیا رنگ لاتا ہے مگر الحمد للہ اپنے رضائے مولا از ہمہ اولی یہہ جواب سنکر بنظر ہرج اوقات مین حجرہ سے باہر چلا آیا اور مخدوم علی احمد صابر صاحب نے دروازہ حجرہ کا بند کر لیا اور صرف لنگر کا مسمی عمر بن اسحاق بن داؤد بن جعفر بن محمود بن صفی الدین بن سلیمان بن داؤد الظاکی رحمتہ اللہ علیہ کہ سردار بلدہ سرخس ضلع خراسان کا تھا سال تمام کے خرچ کا حساب کر کے جمع ایکسال کی پیشگی ارسال کر دیتا تھا تاریخ پانچوین ماہ محرم ۶۰۱ ہجری روز پنجشنبہ سے لنگر شروع ہوا تھا اور ہر روز نخود یکصد رطل جو دو صد رطل عدس یکصد رطل برنج شش رطل گندم پانصد رطل گوشت بز دو صد رطل نمک لاہوری یکصد مثقال روغن برد یکصد مثقال کی تعداد سے دونون وقت مین لنگر پخت ہوتا تھا اور یہہ وزن متعدد تین سو نفر مساکین اور مہمان اور خدام بارگاہ کو دونون وقت کافی ہو جاتا تھا فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری گذارش کرتا ہے کہ ہر ایک عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ اس سلسلہ عالیہ کو یہہ شغل نوری اور دعای ماثورہ کی اجازت سینہ بسینہ چلی آتی ہے کسی عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ اس سلسلہ کیفیت باطن شایان مرتبہ شہنشاہی ولایت کے دیگر حضرات خلفاے رشید یا صاحب مجاز مرفوع الاجازت دیگر سلسلہ کو تعلیم نہین فرمایا ہے حضرت پیر و مرشد امیر دو جہان رحمتہ اللہ علیہ نے اس غلام کفش بردار کو بھی اس دولت فخیم اور نعمت عظیم سے سرفراز فرمایا ہے مجملاً تشریح احوال اس شغل نوری اور دعاے ماثورہ کی تحریر کیجاتی ہے کہ یہ شغل شریف مثل آبحیات ابدی کے ہے شاغل اس شغل لطیف کا انوار حق سبحانہ تعالے سے شکم سیر رہتا ہے اور صورت حضرت شیخ کی بانوار حضرت وحدت کی ہر وقت تحت سے فوق تک روبرو شاغل کے محیط رہتی ہی اور ایک پہر کے بعد معائنہ تجلی حضرت احدیت صرفہ کا ہوتا رہتا ہے اسی شغل نوری کے باعث حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب نے خود دونوش فرمایا

تفصیل حالات شیخ شرف

فرمادیا تہا اور جسم مبارک کو مرتبہ قوت بشریکا حاصل تہا اور احوال اور آثار مرقومۂ بالا حضرت ممدوح سے علی التواتر صادر ہوتی تہی اور بافضال اور عنایت اون حضرت موصوف کے تا بقیام عالم ہر ایک عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ اس سلسلہ عالیہ کا بمجرد متوجہ ہونے طرف ورزش اس شغل کے اطوار اور آثار موصوفہ بالا سے بقدر ترقی ورزش شغل کے بہرہ مند ہوتا رہیگا کہ یہہ شغل بہی لوازمات کیفیت باطن مرتبہ شہنشاہ ولایت مین سے ہے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ کو چند عرصہ کی ورزش کاملہ مین اسقدر مقدرت حاصل ہو جاتی ہی کہ بوقت مشغول ہونے اس شغل کے جسم شاغل کا بجز شعلہ لمعات انوار تقدس کے دیکہنے والے کو نظر نہین آتا۔

احوال وفات تین صاحبزادون حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب بنطاب سر المعبودیت تصنیف اپنی مین تحریر فرماتی ہین کہ مین اکثر بموجب حکم الہام باطن کے واسطے تبلیغ احکام طریقت کے سفر کرتا ہون ہوا کرتا تہا ایکمرتبہ جو سفر سے آیا تو معلوم ہوا کہ بتاریخ ستائیسوین ماہ محرم الحرام سنہ ۶۱۰ ہجری کو روز سہ شنبہ وقت زوال کے نعیم الدین پسر میرا کہ بعمر تین سال کے تہا مخدوم علی احمد صابر کے حجرہ کے قریب آکر کیواڑون کے روزن مین سے جہانکنی لگا اوسیوقت خون استفراغ مین ڈالکر فوت ہو گیا اور بتاریخ یکم صفر سنہ کو قریب نماز جمعہ کے فرید بخش فرزند میرے نے کہ بعمر ایک سال کے تہا اتفاقاً سامنی حجرہ مخدوم علی احمد صابر کے چند قدم کے فاصلہ سے اوسطرف کو موہنہ کرکے پیشاب کر دیا ایک بچہو قوم جرارہ نے اوسکے ڈنک مارا کہ ہر بن مو سے خون جاری ہو گیا اور ایک پہر کے عرصہ مین جان بحق تسلیم ہوا یعنی یہہ دونون واقعے سنکر خادمون کو سخت ہدایت کی کہ تم نہین جانتی ہو کہ مخدوم علی احمد صابر شمشیر برہنہ ہے جو کوئی اوسکے قریب ہوگا وہ ہلاک ہو جائیگا اور جسپر اوسکی نظر پڑ جاویگی وہ ہدف ناوک قضا ہوگا جسوقت وہ حجرہ سے باہر تشریف لایا کری کوئی اوسکے سامنی نہ جایا کرو یہہ حکم سنکر سب خادم خائف ہو کر متنبہ ہو گئے گیارہ روز کے بعد بتاریخ بارہوین صفر سنہ صدر روز دوشنبہ کو فرزند عزیز الدین نے کہ بعمر بائیس سال کے تہا بغیر اجازت

مخدوم علی احمد صابر کی لنگر خانے مین جاکر ابوالقاسم بہنڈاری سے کہا کہ آج ہم لنگر تقسیم کرینگے ہرچند ابوالقاسم بہنڈاری نے فہمایش کی کہ یہ خدمت حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کی ہی اور وہ حضرت بہی اب جلد تشریف لانیوالے ہین تم بغیر اون حضرت سے اجازت حاصل کیے اس خدمت مین دخل نکرو مگر عزیز الدین نے فہمایش ابوالقاسم بہنڈاری وغیرہ حاضرین وقت کو ٹالا اور جواب دیا کہ ہمارے باپ کا لنگر ہے تم ممانعت کیون کرتے ہو یہ کہکر لنگر تقسیم کرنے لگے ابوالقاسم بہنڈاری نے ایک حصہ چھپا کر واسطے تقسیم کرنے حضرت مخدوم علی احمد صابر کے رکھدیا عزیز الدین نے بعد لنگر تقسیم کر دینے کے وہ حصہ بہی ابوالقاسم بہنڈاری سے بجبر لیکر تقسیم کر دیا اور جاکر اپنی والدہ مجیب النساء مشہ شیخ ذکریا سندہی سے کہنے لگا کہ روزمرہ مخدوم علی احمد صابر لنگر تقسیم کیا کرتے تہے آج ہم لنگر تقسیم کرآئی والدہ صاحبہ عزیز الدین نے جواب مین کہا کہ خدا خیر کرے ابہی وہ بیٹھکے تو قضا کر چکے ہین تو نے یہ کیا غضب کیا یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ مخدوم علی احمد صابر صاحب حسب معمول قدیم حجرہ سے باہر آئی اور ابوالقاسم بہنڈاری سے حصے تقسیم کرنیکو طلب کیے ابوالقاسم بہنڈاری نے عرض کیا کہ حضرت آج میان عزیز الدین بہائی آپکے تقسیم لنگر کر گئے ہین مخدوم علی احمد صابر نے دریافت کیا کہ کوئی حصہ بہی باقی رہا ہے ابوالقاسم بہنڈاری نے عرض کیا کہ حضرت کوئی حصہ باقی نہین رہا مخدوم علی احمد صابر نے کہا کہ وہ سوندی باقی رہگیا معاً یہ کلمہ زبان مخدوم علی احمد صابر سے صادر ہوتے ہی روح عزیز الدین کے جسم سے پرواز کر گئی اوسوقت میان عزیز الدین اپنی والدہ سے ہمکلام تہے ختم کلام نہونے پایا تہا کہ روح پرواز کر گئی گہر مین کہرام برپا ہوا اسنے یہ سنکر کہا کہ سوندی کیون خدمت مقررہ مخدوم علی احمد صابر مین بلا اجازت دخیل ہوا تہا کیے کا ثمرہ حاصل کیا

احوال جناب والدہ صاحبہ حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے ہرات سے آنیکا اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے عقد نکاح کا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب بنام طالب سر النبوت تالیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ علیم اللہ ابدال نے والدہ مخدوم علی احمد صابر کے پاس جو ہرات مین جاکر تمیون امور واقعات کی خبر کی اور والدہ مخدوم علی احمد صابر کی بہ حال سکہ واسطے عذرا دا کرنیکے وہان سے

سانحہ علیم اللہ ابدال کے یہان کو روانہ ہوئین بعد طی مسافت منزل بمنزل کے بتاریخ اونیسوین ۱۹ ماہ جمادی الاول
سنہ ۶۱۰ ہجری مرقوم الصدر کو روز جمعہ وقت عصر کے والدہ مخدوم علی احمد صابر مع علیم اللہ ابدال کے میری مکان پر
پہونچین مخدوم علی احمد صابر کو دیکھکر مجھسے روکر کہنے لگین کہ بھائی میں تو تمسے بہت عاجزی سے عرض
کیا تھا کہ میرے صابر کو بہوکا نکر کیونکہ تمنے اوسکی عوض مین ایکروز ہی کہانیکو نہین دیا اور میرے بیٹے کو سات روز سے بہوکا
مارا۔ میں جواب مین کہا کہ تمہارے سامنے مخدوم علی احمد صابر کو حکم تقسیم لنگر کا دیدیا تھا والدہ مخدوم علی احمد صابر نے
مخدوم علی احمد صابر کو میرے سامنے طلب کرکے دریافت کیا کہ تمکو تو سارے لنگر کے تقسیم کرنیکا
اختیار دیدیا تھا تمنے کہانا کیون نہین کہایا مخدوم علی احمد صابر نے جواب دیا کہ لنگر تقسیم کرنیکی خدمت پر مجھکو
فرمادیا تھا کہانیکی اجازت عطا نہین فرمائی تھی جو مین لنگر مین سے کہانا کہاتا یہ جواب سنکر میری والدہ فخر
علی احمد صابر سے کہا کہ ای ہمشیرہ عزیزہ خدای عزوجل نے مخدوم علی احمد صابر کو وا سطے کہانیکے
پیدا نہین کیا ہی تمکو خود معلوم ہے جو کچھ مخدوم علی احمد صابر نے ایام سیر خواری صبر اختیار کیا ہے
اور تمکو عالم رویا ہی سے اکرام پیش خبری مخدوم علی احمد صابر کی عظمت اور فضیلت کی معلوم ہوچکی ہین اور
اب مین پھر تمکو بعضے احوال سے جو عالم ظہور مین آنیوالے ہین جاہ وجلال مخدوم علی احمد صابر سے مطلع کرتا ہون

نظم نتیجہ افکار گہربار مولف والا تبار

شہ علاء الدین اسکا نام ہے	انتظام ہند اسکا کام ہے
نسبت تسلیم قطب الدین سے	مایۂ تفہیم قطب الدین ہے
فقر مین گنجشکر کا فخر ہے	شاہ اجمیری کے گہر کا فخر ہے
جب بسال پنجہ وہشت آئی گا	ملک کلیر کی خلافت پائی گا
اسکی پاکی خاک سے کلیر شہر	نور ارشادی سے ہوگا جلوہ گر
یعنے اوس شہر صفا آباد کے	خاک سی آویگی بو ارشاد کی
جو یقین سے اوسطرف کو جائیگا	عارف باللہ وہ ہوجائے گا
اور اب شمس الدین اسکا شمس تاب	جلوہ فرماویگا تا روز حساب

نور اس شمس الہدا کا شمس زیب — رشد کا تابان رہیگا تا حسیب
اس خدا آگاہ کی شانِ جلال — تیغ کھینچیگی وہانپر چند سال
بعد مدت وہ جلالِ باکمال — جلوہ فرما ویگا باشانِ جمال
مرقد اسکا شہر کلیر ہوئیگا — جسم پاک اسکا وہانپر سوئیگا
چتر اسکا سایۂ دستِ نبیؐ — تاج اسکا مایۂ فقر علی
یہہ حسنؑ کے باغ کا سرو بلند — یہہ حسینی قصر بالا کا کمند
بادۂ ارشاد کا ساقی ہے یہہ — مرشدِ ہر فرد آفاقی ہے یہہ
پیر و مرشد ہے جوان و پیر کا — ہادیِ اطلاق ہے تاثیر کا
منہ اسکے نور سے روشن چراغ — سنہ اسکے جام سے مست ایاغ
نفی کل کے شغل مین شام و پگاہ — غرق ہی دریائے فکر لا الٰہ
مونہہ پہر ابیٹھا ہی نان و آب سے — آنکھہ دہو بیٹھا ہے فکر خواب سے
آپ کو بہولا ہے ذکر دوست مین — دوست ہو بیٹھا ہی فکر دوست مین
جب سے ہے محوِ جمال اوسکا حسنؑ — ہوگیا باللہ یہہ شاہِ زمن
کون سی اقلیم ہے جس جا نہین — فقر حضرت کا وہان چرچا نہین
جب حضور جلوۂ تشہید سے — یعنے انوار جہان دید سے
حضرت صابر لقب پاتے فراغ — بادۂ توحید کا پیکر ایاغ
وادی ہفتم کو اوڑ جاتے تہے وہ — آپ کو یا ھُو صفت پاتے تہے وہ
اِس طرف سے اوسطرف جاتے کبہے — اوس طرف سے اِس طرف آتے کبہی
آپ کو بہولے تہے یادِ دوست مین — دوست تہے خود اتحادِ دوست مین
ای فقیر وفاش کہتا ہی حسنؑ — ہر طرف پہولا ہے برزخ کا چمن
فرش سے تا عرش برزخ کا ظہور — دیکہہ لو گر ہے تمہین کچہہ بہی شعور

شیخ کی برزخ کا ہر فرد جہان — حال و قال اپنے ہی کرتا ہی بیان
نسبت مرشد کرو پیدا شتاب — تاکہ دیکھو اس چمن کی آب و تاب
اس چمن کی دید امداد الٰہ — اس چمن کی دید ہی دادِ الٰہ
عالم تشہید ہے اسکا گواہ — نشۂ توحید ہی اسکا گواہ
جب فنا تم پیر مین ہوجاؤگے — غیب سے حاضر خدا کو پاؤگے
شغل برزخ کا نہین پاتی پتا — کیا ہوا تمکو فقیرو کیا ہوا
باطن و رشد سے تم آگاہ ہو — آنِ واحد مین گدا سے شاہ ہو
کہہ چکا تمسے حسن رازِ نہان — تھا نہان پر کر چکا ہے عیان
نسبت حضرت سے جو منسوب ہے — وہ خدائے پاک کا محبوب ہے
اسم اعظم اسم حضرت جان لو — یہ حسن کہتا ہی اسکو مان لو
مان لو تم اس فقیر و مان لو — حق اسی سمجھو اسی حق جان لو
کیا کہون مین کچھ کہا جاتا نہین — راز دل کا بر زبان آتا نہین
فاش کہنا بھید کا بہتر نہین — یہ طریق احمد و حیدر نہین
تو امامت کا ہے پابند اے حسن — تو رشادت سے ہے خرسند اے حسن
ذوق رکھتا ہی بجان و دل تمام — آب پیتا ہی پلاتا ہے یہ جام
نام جب حضرت کا یاد آجائی ہے — روح ہفتم چرخ پر اُڑ جائی ہے
جنکو اونسے نسبت پیری ہوئی — دور اونسے جملہ دلگیری ہوئی
وہ چمن زیبِ ہدایت ہین حسن — وہ گلستانِ عنایت ہین حسن
ہم فقیرونکا ہی یہ نغمہ شراب — ہم فقیرونکا ہی یہ صہبائی ناب

حضرت شاہ شیخ فرید گنج شکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب بلقاب ستر العبودیت تصنیف
ہوئی ہے تعلیم فرماتے ہین کہ چند روز کے بعد والدہ مخدوم علی احمد صابر نے مجھ سے سوال عقد نکاح مخدوم

علی احمد صابر کا میری دختر خدیجہ بیگم عرف شریفہ بنت بی بی خاتون دختر سلطان غیاث الدین سے کیا
مینے بہ چند فہمایش کی کہ مخدوم علی احمد صابر قابل شادی کے نہین ہے اسکو غلبہ کیفیت جذب سے
اسقدر فرصت نہین ملتی ہے کہ حواس عالم امکان کے اسپر طاری ہوئین اور مخدوم علی احمد صابر مراسم زوجیت
کے بجالاوے والدہ مخدوم علی احمد صابر نے جواب مین کہا کہ مین بیوہ ہون اور مخدوم علی احمد صابر یتیم ہے
اس باعث سے تمکو اپنی دختر کا عقد مخدوم علی احمد صابر کے ساتھہ خوش نہین آتا یہ گفتگو سنکر بیبی نے
اجازت رسوم نسبت کی دی اور کہدیا کہ تمکو اختیار ہے چنانچہ بتاریخ اکیسوین ماہ شوال المکرم
سنہ ۶۱۳ ہجریکروز چہارشنبہ قبل نماز مغرب کے نکاح مخدوم علی احمد صابر کا منعقد ہوا شب کو والدہ
مخدوم علی احمد صابر نے خلاف معمول مخدوم علی احمد صابر کے حجرہ مین چراغ روشن کیا اور دولہن کو حجرہ
مین پہونچادیا اور خود دروازہ حجرہ پر بیٹھی رہین اور عروس اندرون حجرہ کی بھوپر مخدوم علی احمد صابر
دست بستہ کھڑی رہی جب وقت تہجد کے مخدوم علی احمد صابر کو مراقبہ فنا سے فرصت ملی
مخدوم علی احمد صابر نے دیکھکر عروس سے کہا کون عروس نے جواب دیا کہ مین آپ کی زوجہ
ہون مخدوم علی صابر نے کہا کہ خدا تو فرد ہے زوج سے کیا کام اوسیوقت زمین سے آگ پیدا ہوئی
کہ تمام جسم عروس کا جلکر خاک کی ڈہیری ہوگیا والدہ مخدوم علی احمد صابر نے یہ گفتگو سنکر چاہا
کہ جاکر مخدوم علی احمد صابر کو فہمایش کرون زنجیر حجرہ کی کہولکر جانے مین یہ امر طے ہوگیا اندرون حجرہ سے پہونچکر
مخدوم علی احمد صابر کے پشت پر دونون ہاتھہ مارے اور کہا کہ مین تیرے ماموں کو کیا جواب دونگی
مخدوم علی احمد صابر نے کہا کہ مینے کیا کیا والدہ مخدوم علی احمد صابر نے جواب دیا کہ مینے تیرا نکاح
زوج تیرے ماموں کی دختر سے منعقد کیا تہا اور عروس کو تیری حجرہ مین لائی تہی تو نے اوسکو جلایا
یہ خاک کی ڈہیری موجود ہے مخدوم علی احمد صابر نے جواب مین کہا کہ مجکو بالکل علم
اس کا نہین ہے اوسی روز سے والدہ مخدوم علی احمد صابر کی عارضہ بخار مین بیمار ہوئین کہ آخر کو وفات
ہوگئی تہی بتاریخ دوم ماہ محرم سنہ ۶۱۴ ہجریکروز جمعہ بعد مغرب کے والدہ مخدوم علی احمد صابر کی
استغراق کرنے مین جان بحق تسلیم ہوئین صبح شنبہ کو جب مخدوم علی احمد صابر واسطے

تقسیم کرنے کے اپنے حجرہ سے باہر آئے ابوالقاسم بہنڈاری نے عرض کیا کہ شب کو حضور کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا ہی اور جنازہ کہوٹوال کو واسطے دفن ہونیکے جاتا ہے حضور بہی نماز جنازہ مین شریک ہوئین مخدوم علی احمد صابرؒ نے جواب دیا کہ مجہکو لنگر خدا سے زیادہ والدہ عزیز نہین ہین وہان جناب باباصاحبؒ کا ہونا کافی ہے اور لنگر تقسیم کرکے جو مخدوم علی احمد صابرؒ اپنے حجرہ مین چلے گئے تو پہر اونکو استغراق سے فرصت نہین ملی جو لنگر تقسیم کرنیکو حجرہ سے باہر آتے روز شب برات سنہ ۶۱۴ ہجری مرقوم الصدر یوم جمعہ تک ابوالقاسم بہنڈاری نے لنگر تقسیم کیا۔ تیرہ سال سات مہینے گیارہ یوم لنگر تقسیم ہوا۔ بعد اسقدر عرصہ کے عمر بن اسحاق موصوف الصدر عہدہ سرداری بلدہ سرخس ضلع خراسان سے موقوف ہوکر میری خدمت مین حاضر آیا اور طالب تعلیم کیفیت باطن کا مجہ سے ہوا۔ قبل سرفرازی عہدہ سرداری کے مجہ سے ساتہہ شرف بیعت توبہ کے فیضیاب تہا۔

احوال حضرت مخدوم علی احمد صابرؒ صاحب کی بیعت حوالت خاندان چشتیہ مین حاصل کرنیکا اور سید نظام الدین صاحب بدایونی کی بیعت توبہ کا اور حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب کے مہر ولایت کے افشاے عام ہونیکا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مکتوب مخاطب سراج العشوین تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ یوم وفات والدہ سے مخدوم علی احمد صابرؒ نو سال کامل اوسی حجرہ سے باہر نہ آئی اور نہ جانشست قدیم اپنی سے اوٹہے ایک ہی جگہہ ایک نشست پر بیٹہی رہے بتاریخ سترہوین ماہ محرم سنہ ۶۲۳ ہجری بروز پنجشنبہ بعد نماز اشراق کے مین مخدوم علی احمد صابرؒ کے حجرہ مین بموجب حکم الہام باطن کے گیا دیکہا استغراق ساتہہ محویت فنا تامہ کے حاصل ہے مینی اولٹی کان مین سات مرتبہ کلمہ اثبات کا باواز کہا تب طبیعت مخدوم علی احمد صابرؒ کی مرتبہ فنا سے طرف بقا کے متوجہ ہوئی اور آنکہین کہولکر دیکہا چند عرصہ مین آداب بجالائے اور مین اونکو ہمراہ اپنی حجرہ سے باہر لایا اور واسطے استقلال طبیعت کے جلسہ مین بٹہلایا وقت عصر کے کچہہ کچہہ جو اس عالم امکان کی طبیعت پر جلوہ بخش ہوئے بعد نماز

عصر کے محفل حاضرین سے مرتب کر مخدوم علی احمد صابرؒ کو اپنی ہاتھہ پر بیعت توبہ اور حوالت سے خاندان
چشتیہ عالیہ مین مشرف فرما کر کیفیت باطن مرتبہ سلوک کی تعلیم سے مستفیض کیا صرف کلاہ اپنی سر اور دراعی اور خرقہ
پہنا دیا اور سر و سے مخدوم علی احمد صابرؒ پر شب کو استغراق کمال و تمام کے ساتھہ رہتا تہا اور دیکھو
میرے پاس صحبت گزین ہو کر حضرت احدیت صرفہ سے مرتبہ اسفل طبیعت تک ہر ایک مرتبہ کے آداب احکام
آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار اشغال افکار اسرار میری تعلیم لسانی سے حاصل کیا کرتے تہے اسی عرصہ
مین بتاریخ بائیسوین رجب سنہ ۷۴۶ ہجری کو روز پنجشنبہ بعد نماز چاشت کے سید نظام الدین بدایونی بمقام
دہلی تخمیناً چودہ برس کی عمر مین میرے پاس آئے پانچ روز کے بعد بتاریخ ستائیسوین ماہ مذکور سنہ صدر
روز شنبہ بعد نماز مغرب کے مینی اپنی ہاتھہ پر بیعت توبہ سے خاندان چشتیہ عالیہ مین مشرف کر کے تعلیم طریقت سے
مستفید کیا سید نظام الدین دس روز بعد حصول بیعت کے میرے پاس قیام کر کے پھر دہلی کو واپس روانہ ہوے
ایکسال کے بعد پھر میرے پاس حاضر ہو کر تحصیل تعلیم کیفیت باطن مین بدل و جان متوجہ ہوا اور مخدوم علی احمد
صابرؒ بدستور مرقومہ بالا ستائیس برس تعلیم لسانی میری سے مراتبات شہنشاہی ولایت کیفیت باطن کے
تحصیل کرتے رہے بتاریخ چوبیسوین ماہ رمضان سنہ ۷۵۰ ہجری کو شب پنجشنبہ بعد نماز تہجد کے مینی عالم مثال مین
معائنہ کیا امیر حضرت شیخ یعنی جناب خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ
نے مجھہ سے فرمایا کہ مخدوم علی احمد صابرؒ کو جلد بلچلو مینے عالم مثال ہی مین مخدوم علی احمد صابرؒ کو حجرہ مین سے
اپنی ہمراہ لیا اور دست بستہ اپنی حضرت قبلہ و کعبہ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا تھوڑی عرصہ مین عالم ملکوت سے
طرف عالم جبروت کے عروج ہوا تا بمدنگاہ چہار طرف انوار سرخ مثل یاقوت کے درخشان تہے اور تمامی حضرات
سلسلہ چشتیہ عالیہ کے اور دیگر جمیع سلاسل تعلیم جذب سلوک کے متقدمین اور متاخرین سے ساتھہ جسم روحانی
کے گرد و پیش حضرت جناب سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ
واصحابہ وسلم کی محفل مین تشریف فرما ہین میرے حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ دارین نے مجھکو اور مخدوم علی احمد
صابرؒ کو روبرو تخت مبارک کے کھڑا کر دیا اور مین بموجب ارشاد اپنی حضرت کے مخدوم علی احمد صابرؒ کو روبرو تخت
مبارک کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے لیگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے مخدوم علی احمد صابر

بیان احوال
حضرت مخدوم علی احمد صابر
رحمۃ اللہ علیہ

ذکر بیعت
حضرت سید نظام الدین بدایونی
رحمۃ اللہ علیہ

بیان مہجور و ملاقات
حضرت مخدوم علی احمد صابر
کے ساتھہ ہونیکا

عالم مثال کا بیان
عالم مثال کی تعریف
عجیب غریب

بیان عالم جبروت
و عالم ملکوت کا
بیان

پشت پر طرف سید ہی شانہ کے بوسہ دیا اور زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہ پھر میں اوسی جگہ
بوسہ دیا اور کہا ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہ پھر میرے پیر و مرشد جناب قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی طرح
پھر تمام حضرات اولیاء عظام اور صحابہ کرام نے اوسیطرح بوسہ دیا اور فرمایا ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہ اور
بعد تمامی حضرات حاضرین مجلس اقدس کی گروہ ملائکہ نے اوسیطرح بوسہ دیکر ہر ایک نے جدا جدا باواز کہا ھٰذَا
وَلِیُّ اللّٰہ جب میرے کان میں شدت سے آواز مبارکباد کا آیا آنکھیں کھولکر دیکھا تو انوار لَیْلَۃُ الْقَدْر
کے معائنہ ہوئے پھر ذرا کر دیکھا تو معلوم ہوا لَیْلَۃُ الْقَدْر کے آثار کیفیت کا مروج ہو رہا ہے وہاں سے
اٹھے مخدوم علی احمد صابر کے حجرہ کے پاس آکر دیکھا کہ دروازہ حجرہ کا خلاف معمول کھلا ہوا ہے اور مخدوم علی احمد صابر
واقعہ فنا میں بدرجہ اتم مستغرق ہیں اور انوار سبز یاقوت رنگ سے تمام باہر بہتر منور اور شرر افشان ہو رہا ہے
اور حضرات رقباء و نقباء و نجباء و ابدال و اقطاب و اغواث و رجال الغیب اور بادشاہ جنات
مخدوم علی احمد صابر کی پشت منور کو بوسہ دی رہی ہیں اور باواز فصیح ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہ
کہہ رہے ہیں اور صبح سے بفاصلہ منقطعہ ہر ایک حضرات سالکین ہمعصر تشریف فرما ہونے لگے اول مجھکو
مبارکباد دی اور پھر مخدوم علی احمد صابر کا طواف کر کے اوسکی پشت مبارکہ کو بوسہ دیتے اور ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہ
فرماتے اور موجب معائنہ میرے کے اپنا مشاہدہ عالم مثال اور معانی کا بیان فرماتے تھے چنانچہ بعضے حضرات نے
بموجب میری استدعا کے قیام قبول فرمایا یعنی میرے مکان پر مہمان رہے اور بعضے حضرات بسبب کار ضروری کے قیام نہ
کر سکے رفع مجلس خلوت اور اعلان عام ہوا مخدوم علی احمد صابر کے پھر تشریف لائے اور تقریر یوم مجلس ہوئی
بمضمون صدور حکم الہام باطن کیا چنانچہ بموجب حکم الہام باطن کے بتاریخ چودھویں ماہ ذیحجہ ۷۵۰ھ ہجری کو
روز پنجشنبہ بعد نماز عصر کے حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی صاحب مکتوب لقاب کریم العجم اور حضرت حمید الدین صوفی
سوالی ناگوری صاحب مکتوب لقاب نعیم اسود اور حضرت شاہ منور علیہ الرحمۃ آلہ آبادی صاحب مکتوب لقاب فقر العفیف اور
حضرت شاہ بدیع الدین معروف شاہ مدار صاحب مکتوب لقاب الوہیت اسمی اور حضرت شیخ بہاؤ الدین
ذکریا ملتانی صاحب مکتوب لقاب بعین الجلم اور حضرت محمد ابو القاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہرت نادرہ اور حضرت
شیخ [illegible] صاحب مکتوب لقاب غیب الغیوب اور حضرت ابو محمد مرجانی صاحب مکتوب لقاب امین الغروب اور

حضرت شیخ عبداللہ بلیانی صاحب مکتوب لقاب صوت القدرت اور حضرت شمس مغربی اسود خطاب صاحب مکتوب
لقاب اسودی ظہور اور حضرت سید شرف الدین خلیفہ حضرت شاہ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق صاحب
مکتوب لقاب طور المنور اور حضرت شیخ عفیف الدین ملتانی صاحب مکتوب لقاب حسن کثرت اور حضرت
شیخ ابومحمد صاحب بن شیخ صباح صاحب مکتوب لقاب شہرۃ المرغوب اور حضرت شیخ صدرالدین مرید حضرت اوحدالدین
کرمانی صاحب مکتوب لقاب سجود الودود اور حضرت شیخ سعدالدین مرید حضرت نجم الدین رازی صاحب مکتوب لقاب
افق الوجوب اور حضرت شیخ نجم الدین رازی صاحب مکتوب لقاب حرالعین القربت اور حضرت شیخ نجیب الدین
بن علی برغش صاحب مکتوب لقاب قطب الافکار اور حضرت ابوالحسن بن علی محمد صاحب مکتوب لقاب
مقرون السبحان اور حضرت شیخ شرف الدین عرف عمر بن فارض الحموی مصنف قصیدہ ہمزیہ صاحب مکتوب لقاب
سیف الودود اور حضرت ابواسحاق مغربی صاحب مکتوب لقاب رونق الحق اور حضرت شیخ
ابوالغیث جمیل یمنی صاحب مکتوب لقاب عین البقا اور حضرت شیخ سیف الدین صاحب ماحرزی صاحب مکتوب لقاب
اقتدار العزیمت اور حضرت شیخ جمال الدین احمد جوزقانی صاحب مکتوب لقاب جہر الواحد اور حضرت شیخ
شمس الدین عرف محمد بن علی مالک مرید شیخ ابوبکر مجاز مرفوع الاجازت سلسلہ بافیہ طبریزی صاحب مکتوب لقاب
تحقیق الوجوب اور حضرت شیخ نورالدین بن عبدالرحمان اشقری صاحب مکتوب لقاب غیوب الوحدت اور حضرت سید علی
ہمدانی صاحب مکتوب لقاب مراۃ الوجود مصنف اوراد فتحیہ اور حضرت شیخ حسن بلغاری صاحب مکتوب لقاب فاروق الصفا
اور حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب مکتوب لقاب بیاض الوحدت اور حضرت شیخ حسام الدین حنبلی صاحب
مکتوب لقاب صباع اور حضرت سلطان الدین صاحب مکتوب لقاب محبت الحق اور حضرت سید احمد المجد بہرائچی صاحب
مکتوب لقاب ثورہ سبحان اور طالبان خدا داخلاق سلسلہ اپنی اور صدہا عوام الناس سے مجلس عام ترتیب دی کہ
سب حضرات موصوفہ بالا کی جانب خطاب کیا کہ اس فقیر کو معلوم نہیں کہ میری روح نے عالم ارواح میں دو
سجدے کیے ہیں یا ایک۔ یہ قول میرا سنکر سب حضرات مجلس خاموش ہو رہے اور مخدوم علی احمی صابر
بموجب دستور اور معمول کے میری نعلین لیے ہوئے باہر مجلس سے مادب کھڑی ہوئے تھے اور سید نظام الدین بدایونی
پیچھے اون کے مادب کھڑی ہوئی تھے مخدوم علی صابر نے سید نظام الدین بدایونی سے دریافت کیا

کہ جناب بابا صاحبؒ کیا ارشاد فرما رہے ہیں سید نظام الدین بدایونی رحؒ نے بیان کیا اور مخدوم علی احمد صابرؒ نے مجھ سے اجازت چاہی اور بعد حصول اجازت دست بستہ عرض کی کہ اس خادم کو خوب یاد ہے جس وقت ارواح صف بصف کھڑی ہوئیں تھیں یہ خادم سید ہی طرف جناب کے کھڑا ہوا تھا جب حکم فَاسْجُدُوْا کا ہوا یہ خادم بزور ولایت صف انبیا علیہ السلام والصلوٰۃ علی نبینا میں پاس حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پہونچکر سجدہ کرنا چاہتا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو اپنی پیروں پر دھکا کر پاس جناب کے سجدہ میں لا ڈالا جب بار دوم حکم فَاسْجُدُوْا کا ہوا یہ خادم پھر بزور ولایت صف انبیا علیہ السلام والصلوٰۃ علی نبینا میں پاس حضرت یوسف علیہ السلام کے پہونچکر سجدہ کرنا چاہتا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو اپنی پیروں پر دھکا کر پاس جناب کے لا ڈالا اسی طرح تین مرتبہ یہی معاملہ ہوا یہ معاملہ بیان کرکے مخدوم علی احمد صابرؒ خاموش ہو پھر منجی مخدوم علی احمد صابرؒ سے دریافت کیا کہ کوئی وجہ ثبوت اس معاملہ کی ہے مخدوم علی احمد صابرؒ نے عرض کیا کہ نشان پر ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دمیان شانوں اس خادم کے موجود ہیں منجی مخدوم علی احمد صابرؒ کی پشت پر سے خرقہ اوٹھا کر معائنہ کیا نیچے سیدھے شانہ کی پشت جگر کے اوپر کہ محل لطیفہ روح مقام ولایت مرتبہ فَنَا فِی اللّٰہ کا ہی بطور مُہر کے خط مدور میں هٰذَا وَلِیُّ اللّٰہ تحریر ہے اول منجی نے اوس مُہر ولایت کو بوسہ دیا اور زبان سے هٰذَا وَلِیُّ اللّٰہ کہکر حضار مجلس سے کہا کہ یہہ نسبت مُہر شانہ مخدوم علی احمد صابرؒ کے ہوئی کے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی رحمۃ اللہ علیہ منتقل ہو کر آئی ہے پھر تمام حضرات اولیائے عظام حاضرین مجلس نے بموجب معائنہ رویت خاتم جلالی قدسی کے مُہر ولایت کو بوسہ دیکر هٰذَا وَلِیُّ اللّٰہ کہا اور بعضے حضرات پر حال طاری ہو گیا بعد حضرات اولیا کے تمام عوام الناس حاضرین مجلس نے اوسی طرح مُہر ولایت کو بوسہ دیا اور هٰذَا وَلِیُّ اللّٰہ سب نے باواز کہا جب تمام حاضرین مجلس فیضیاب ہو چکے مخدوم علی احمد صابرؒ کو منجی نے اپنے سامنے بٹھلا کر بیعت اماست اور ارشاد سے خاندان چشتیہ عالیہ میں اپنی ہاتھہ پر مشرف فرمایا اور کلاہ اپنی اوڑھا کر عمامہ سبز اپنی اوپر باندھکر مثال خلافت بمضمون ولایت شہر کلیر و کل اقلیم ہند کے سب حاضرین مجلس کو سنا کر خطاب

احوال خطاب باطنی

خطاب باطنی قطب عالم اغیاث ہند الاجلال شاہ مخدوم علی احمد صابرؒ

سے جب سب حضرات اولیائے عصر کو مطلع کیا اور اسم ظاہری بمثال خلافت مین بالقاب **بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء** رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا کہ علم ظاہری اور باطنی میر اعلی احمد صابر لیجاؤ اور علم دل بھی بالکل مینے اسکو دیدیا اور سات آثار شہد خالص کا شربت فاتحہ ہوکر تقسیم ہوا اور بعد فاتحہ کے قوالون نے راگ شروع کیا تہا کہ طبیعت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء** پر غلبہ کیفیت حال کا جلوہ بخش ہونے لگا مصلحتاً اوقت سوراگ موقوف رکہا گیا شب کو مجلس تخلیہ مین راگ سنا گیا **اشعار آبدار مؤلف**

حضرت بابا فرید پاک ذات — مرجع حاجات اہل شش جہات

یون روایت کرتے ہین صابر کا حال — شب قدر کہینے یہہ دیکہا مثال

مجہہ سے فرماتی ہین شیخ رہنما — لیجاؤ صابر کو پیش مصطفا

نور سرخ از حد فزون تہا جلوہ گر — تہی مرتب محفل خیر البشر

تخت پر تہے جلوہ گر خیر الورا — لطف سے پاس اپنی صابر کو بلا

پشت پر مخدوم کے بوسہ دیا — اور پہر ہذا ولی اللہ کہا

پہر بجا لاوہین مین وہ طریق — بعد میرے اور سب اہل فریق

قدسیون نے بہی بصد عجز و نیاز — اور ملایک نے بہی باصد امتیاز

تہنیت کا شور ایک برپا کیا — فخر قطب الدین کہہ چلایا

جاگ کر مخدوم کو دیکہا جو وہان — جلوہ انی انا اللہ تہا عیان

باطن مخدوم نے جلوہ کیا — رتبہ شب قدر کو دونا کیا

حضرت ابدال اور غوث و رقیب — اور رجال الغیب اور قطب نقیب

چومتے تہے پشت صابر کو تمام — کرتے تہے ہذا ولی اللہ کلام

صبح سے سب سالکان خوش صفا — بوسۂ یکرو دیکھتے تھے صاف ذات

جب ہوا الہام باطن کا حکم — عام محفل دیکے ترتیب ایک بہم

مہر صابر کی دکھائی سب کو تاب — ہوگئی سب خلق اوس سے فیضیاب

مہر صابر تھی ولایت کی بشیر — مہر احمد تھی نبوت کی خبیر

حضرت مخدوم آیات عجیب — حضرت مخدوم مرآۃ حبیب

دوجہان کے حضرت صابر ہین شاہ — یعنے ان دولیست و بالا کے ہین ماہ

عالم وحدت کے وہ سلطان ہین — ملک کثرت بہی اونہون کی شان ہین

فرد امکانی کے وہ سردار ہین — خاصۂ کونی سے وہ بیزار ہین

مظہر شان صفا ہین بوجہہ لو — مطلع شمس الہدی ہین بوجہہ لو

وہ نبی اللہ کے دل بند ہین — وہ بتول پاک کے فرزند ہین

نور اونکا مشعل دشت یمن — فیض اونکا مخزن فیض حسن

رشد اونکا شمع دربار حسین — رشد سے اونکی منور نشئین

آسمان رشد کے وہ ماہ ہین — وہ خدا کے راز سے آگاہ ہین

وہ یہہ مظہر ہین کہ کچہہ اونکا بیان — کر نہین سکتی ہی کلک دوزبان

ہین وہ ہر خمسہ ولایت کے خبیر — ہر فنا و ہر بقا کے ہین بشیر

مسند قطبی سکے نور افروز ہین — رتبۂ غوثی کے گنج اندوز ہین

سب رجال الغیب ہین اونکی غلام — سیکڑون ابدال اونکی مست جام

صورت اونکی آیت قرآن ہے — معنی اونکا معنی یزدان ہے

وحدت و کثرتسی وہ آگاہ ہین — رازدار حضرت اللہ ہین

خواب خورد و نوش سے رہتی ہے دور — لم یلد لم یولدی کے تھے ظہور

وہ صفات اللہ تھے بیشک و ریب — دور تھے اونسے حداثت کیش عیب

تھے جو وہ قطب فرید پاک ذات
تھی صفات اللہ کی اونکی صفات

جلوہ فرما تھے بدرگاہ وجود
دیکھتے تھے سیر گلزار شہود

بادۂ تشہید پیتے تھے کبھی
ساغر توحید پیتے تھے کبھی

گاہ تھا شہر بقا اون کا مقام
سبز زین لافتا اونکا مقام

حضرت خلاق خلقی پرست
خلق کا رکھتا ہے آئینہ بدست

یہہ مرقع صورت تشہید کا
ہے اوسیکی معنی تفرید کا

یہہ شیون جاذبیہ بارگاہ
ہی ہر ایک ان میں قدامت کا گواہ

کون ہے اوسکی سوا کونین مین
غیر اوسکے کون ہے دارین مین

آپ واجب آپ ہی ممکن ہے وہ
رات بھی آپ ہی ہے آپہی دن ہے وہ

آپ عابد آپ وہ معبود ہے
آپ ساجد آپ وہ مسجود ہے

آپ دریا آپ موج آب ہے
آپ کشتی آپ ہی گرداب ہے

جب ہوا اس بہید سے آگاہ وہ
آپکو کہنے لگا اللہ وہ

نام اپنا احمد مرسل کیا
مونہہ پر اپنی میم کا اوجہل کیا

رفتہ رفتہ دار ناسوتی کی سیر
دیکھنے آیا بصد اشکال غیر

سیر اسکی دیکھنے دو چار روز
رہ گیا وہ دلربائے دلفروز

لن ترانی کا تماشا دیکھنے
طور پر آیا وہ آنکھین سینکنے

رب ارنی کی شراب صاف تر
طور پر پی کر ہوا خود بیخبر

آپ آیا اپنی صورت گاہ مین
آپ آیا منزل دلخواہ مین

اس فضا کی سلطنت بھائی اوسے
اس چمن کی سیر خوش آئی اوسے

آپ اپنی شان کا طالب ہوا
آپ مغلوب آپ ہی غالب ہوا

موج تھا ماہیت دریا ہی ایک
ہین شجر لیسیار پر صحرا ہی ایک

ایک آتش ہی اگر سو سنگ ہین — ایک صدا ہے گرچہ سو مرنگ ہین
صورتین بسیار پر آدم ہے ایک — سو ہزار آواز ہین پر دم ہے ایک
فعل واحد حرکت فعلی ہزار — ایک صورت کی کذائی بے شمار
برگ گل تو چند ہین پر گل ہے ایک — گرچہ پر بسیار پر بلبل ہے ایک
آپ ہی شیرین ہے اور فرہاد آپ — آپ تیشہ دایہ بیداد آپ
آپ کو قیس برہنہ کیا — آپ کو اپنے لیے لیلے کیا
کون تل تنہا نام تنہا کسکا دمن — دیکھتا تھا آپ وہ اپنی پھبن
نالہ شبگیر اوسکا راگ ہے — آہ آتشبار اوسکی آگ ہے
آپ ہے وہ گریۂ شبنم نگار — آپ ہی وہ خندۂ جام نگار
اس شیونات کذائی کو حسنؑ — احمد بے میم کا سمجھو چمن
یعنے اس دار شہادت مین عیان — برطرف صابر کا پھولا گلستان
نام شہ کا اسم اعظم تام ہے — آپ کا حاجت روائی کام ہے
نام حضرت کا زبان پر لاؤ تم — قید نفسانی سے چھٹی پاؤ تم
جس کسیکا کچھ گیا ہو مال گم — نام حضرت کا اوسی بتلاؤ تم

رحلت حضرت مخدوم صاحبؒ کے کلیر کو تشریف لیجانے کا اور مسجد کے لوٹ دینے کا

حضرت سلطان المشایخ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اخیات ہند مکتوب نطاب سر العبودیت اور حضرت سلطان المشایخ سید نظام الدین محبوب الٰہی مکتوب نطاب مقناطیس الوحدت تصنیف اپنی مین تحریر فرمائے ہین کہ تاریخ پندرھوین ماہ ذی حجہ سنہ ۷۵۶ ہجری مذکور الصدر روز دوشنبہ کو بعد نماز فجر کے جناب مخدوم جہان مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ للدوام سلطان الاولیا کلیر کو تشریف لیگئے رضی اللہ عنہم ابدالی خدمت مین ہمراہ تھے اور ایکروز کے عرصہ مین

اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئے بتاریخ سولہوین روز سہ شنبہ کو بعد نماز ظہر کے شہر کلپی مین داخل ہوکر
مسماۃ گلزادی بنت عبدالصمد بن عبدالواحد بن قطب الدین انصاری کے مکان پر قیام پذیر ہوئے اور مسماۃ
گلزادی کا مذکور ایک فرزند بعمر چھتیس سالگی مسمی بہاؤالدین بن ہارون احمد بن اسحاق بن کمیل شاندلی
بن شیخ ابوسعید قیلوی کا تھا اور ہمسایہ مین اوسکے ایک روغنگر جمال نامی مع ہفت فرزند کے جانب
مشرق مکان گلزادی کے رہتا تھا اور جانب جنوب کو مکان نعمتہ بنت محمد یار کا تھا اور جانب غرب کو دروازہ
مکان کا تھا اور شمال کی جانب مکان عموزادہ قاضی تبرک کا نہایت عظیم الشان تھا جو بہت منکر تھا مگر مسماۃ نعمتہ
بنت محمد یار یہہ اور سب اہل مکان اور ہمسایہ حضرت ممدوح کو دیکھتے ہی بدل و جان معتقد ہوگئے بعد نماز عصر
حضرت موصوف جامع مسجد شہر کلپی مین تشریف لیجا کر حاضرین مسجد کو ہدایت فرمانے لگے اوسوقت مسجد مین
زن و مرد قریب دو ہزار نفر کے موجود تھے شیخ بہاؤالدین اور جمال روغنگر مع ہفت فرزندان ہمراہ تھے جب
حضرت ممدوح نے باواز حاضرین مسجد سے کہا کہ ای لوگو یہہ حضرت اقطاب ہند ہین تم سبکو لازم ہے کہ ان حضرت
عالیمرتبت سے بیعت کرکے مقاصد دینی و دنیوی حاصل کرو لیکن حاضرین مسجد سے کسی نے بیعت قبول نکی
روز دوم بتاریخ سترہوین روز چہارشنبہ کو وقت نماز فجر کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاؤالدین علی احمد صابر صاحتم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے جامع مسجد شہر کلپی مین تشریف
لیجاکر حاضرین مسجد کو ہدایت تعلیم طریقت کی فرمائی اوسوقت زن و مرد قریب پانچہزار نفر کے مسجد مین
حاضر تھے سب حاضرین نے بیعت سے انکار محض کیا اور جواب مین کہا کہ ہمارا پیر کلام مجید ہے اور امام ہمارا قدیم سے
قاضی تبرک کوفی (بن ہونک بن صعوطی بن قامر بن حافض بن ہارون بن سترہا بن عماویہ بن حمان
کہ یہہ نسب نامہ اولاد یزید سے مشتق ہے) مقرر اور مامور ہے خلاف رای اوسکے ہم کسی دلیل سے تکیہ امام اور اپنا پیر
گردانین اور دستور قدیم مین رخنہ ڈالین حضرت بادشاہ دوجہان نے جواب مین اونکی ارشاد فرمایا
کہ فقیر اپنی حضرت پیر و مرشد سے خلافت نامہ تم لوگونپر امام ہونیکا بخطاب سلطان الاولیا کے حاصل کیا ہے
اس دلیل سے ہدایت تعلیم طریقت کی کرتا ہے یہہ جواب سنکر سب حاضرین مسجد خاموش ہوگئے اور مسجد سے باہر آکر
اس امر کو مشہور کیا یہانتک کہ قاضی مذکور کو خبر ہوئی اور قاضی نے قیام الدین صوفی دوجہان

بن داؤد بن خالف بن قحوان بن ثوبلک بن عنبر العصر بن اجفان بن مروان بن سفیان بن حارث رئیس کلیر سے
جاکر بیان کیا کہ ایک شخص دعوی امامت کا کرتا ہے اور جامع مسجد مین جاکہ نماز مین خلل ڈالتا ہے اور دستور
یہ تہا کہ ذموان رئیس کلیر مع امرا و ارکان سلطنت روز جمعہ جامع مسجد مین آکر پیچھے قاضی متبرک مذکور
کے نماز جمعہ ادا کیا کرتا تہا اور فیصلہ معاملات اور مقدمات خاص اور عام کا قاضی مذکور کی رائے سے ہی ہوتا تہا
بتاریخ **اونیسوین** روز جمعہ کو ذموان رئیس کلیر حسب معمول جامع مسجد مین آیا اور حضرت **بادشاہ**
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ بہی قبل آنے
ذموان رئیس شہر کلیر کے جامع مسجد مین تشریف فرما تہے ذموان رئیس شہر کلیر نے حضرت موصوف
سے سوال کیا کہ اگر تم اقطاب ہند اور ہمارے امام ہو تو ہماری بکری رنگ سبز نہایت قد دراز خوبصورت عمدہ
تین مہینے سے غائب ہو گئی ہے تم اوسکو بتلا دو کہ وہ کس کے پاس ہے اوسوقت ہمکو یقین ہوگا کہ بیشک تم اقطاب
ہند ہو پہر ہم سب تمہارے پیچھے نماز پڑہینگے اور تمکو اپنا امام گردانینگے اور تمسے بیعت بلا شبہہ قبول کرینگے حضرت
بادشاہ دوجہان رح نے اوسوقت عالم ارواح کیطرف متوجہ ہو کر یاد کیا تہا اوٹہایا اور فرمایا کہ
بکری کے کہانیوالو حاضر آؤ ایک لحظہ گذرنے نہین پایا تہا کہ ستائیس ۲۷ آدمی شہر کلیر مین سے
نہایت سراسیمہ و پریشان سامنے حضرت ممدوح کے حاضر ہو گئے **حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم**
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رح اون لوگون سے فرمایا کہ تمنے
بکری ذموان رئیس شہر کلیر کی کسنجگہہ ذبح کر کے کہائی ہے اوسکا احوال بیان کرو اون لوگون نے انکار
محض کیا **حضرت ممدوح** رح نے ارشاد فرمایا کہ ابہی پردہ فاش ہوے جاتا ہے بہتر ہے کہ خود ہی بیان کردو اون
لوگون نے بقسم بکری کے کہانیسے انکار کیا اور کہا کہ آپ ہمارا پردہ فاش کرین **حضرت بادشاہ دوجہان**
نے ذموان رئیس کلیر سے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی بکری کا نام لیکر آواز دی ذموان رئیس کلیر نے جسمنہ نام لیکر
آواز دیا اون لوگون کے شکم مین سے جدا جدا آواز آیا کہ مین اس اسقدران لوگون کے شکم مین ہون ان لوگون نے
مجکو وقت نصف شب کے کنارہ چاہ صدرق پر ذبح کیا تہا اور استخوان و پوست میرا چاہ صدرق مین
پتہر باندہ کر ڈال دیا ہے اور میرا گوشت بہونکر کہایا ہے یہہ آواز ذموان رئیس کلیر نے سنکر عرض کیا کہ جناب بیشک

آپ اقطاب ہند مین قاضی تبرک نے رئیس کلبیر کے کان مین کہا کہ یہ جادوگر ہے جادو کے زور سے
یہہ امر وقوع مین آیا ہے تم بھی بہک گئے ذمہوان رئیس کلبیر نے باغوا قاضی تبرک کے حضرت سے کہا کہ تم اقطاب
ہند نہین ہو جادوگر ہو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا نے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ الحمد للہ آج سنت نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی اس
عاصی سے ادا ہوئی یہہ فرماکر چادر مسجد سے مکان کنیزادی پر تشریف لے آئی اور پتہ چاہ صدیق
کا یہہ تحریر ہے کہ صدیق نامی کوچہ مین ذمہوان رئیس کلبیر نے ایک چاہ نہایت عمیق کھدوایا تھا کہ پانصد درعہ پر
پانی نکلتا تھا جسپر رئیس کلبیر کا عتاب ہوتا تھا وہ اوس چاہ مین ڈالدیا جاتا تھا بتاریخ بیسوین روز شنبہ کو
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
نے عریضہ اطلاع احوال کا بدست علیم اللہ ابدال کے پاکپٹن شریف کو جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب
مسعود العالمین قطب عالم اقلیم ہند کی خدمت مین ارسال فرمایا ہمروزہ وہ عریضہ حضرت بابا صاحب ممدوح کے ملاحظہ مین
گذرا ملاحظہ فرماکر ارشاد کیا کہ مخدوم علاء الدین علی احمد صابر نے حد سے زیادہ ضبط کیا الحمد للہ خدا کا
خوف ملحوظ خاطر رہا اور حضرت سلطان المشایخ نظام الدین محبوب الٰہی سے ارشاد فرمایا کہ تم احوال
گذرا ہوا وہان کا زبانی علیم اللہ ابدال کے اپنی مکتوب نطاب مین مفصل تحریر کرتے رہو روز دویم بتاریخ اکیسوین
روز یکشنبہ کو بعد نماز اشراق بموجب حکم حضرت سرور کائنات احمد مجتبی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
استفتا بحوالہ حدیث اور آیتہ کے تحریر فرماکر اور حاضرین محفل کی مہر سے مزین کرکے تیسرے روز عہدت
علیم اللہ ابدال کے قاضی تبرک کے پاس کلبیر کو ارسال فرمایا علیم اللہ ابدال نے ہمروزہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت مین حاضر ہوکر وہ استفتا ملاحظہ مین گذرانا
اور بتاریخ تیسوین روز شنبہ کو وہ استفتا قاضی تبرک کے ہاتھہ مین دیدیا بتاریخ چوبیسوین روز
چہارشنبہ کو قاضی تبرک نے اوس استفتا کو چاک کرکے اوسکی پشت پر یہہ جواب تحریر کیا کہ ہمارا یہہ کلام مجید ہے
اور امامت ہماری قدیم سے چلی آتی ہے تمہارے خلیفہ کو تمہاری کہنے سے کیونکر اپنا امام گردانین تمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم ہوتا ہی اگر ہمکو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم ہو تو ہم

تمہاری خلیفہ کو امام اپنا کردانین قول تمہارا ہمارے یقین کرنیکو کافی نہین اور بہت صفرت بن قمحوان کے پاس
حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب تھم اللہ الارواح سلطان الاولیا
کے قریب دو پہر کے پہونچا دیا حضرت ممدوح نے سر و قد تعظیم استقبال کی کرکے سر مبارک پر رکھا اور لانیوالے سے فرمایا کہ بھائی
تم قاضی صاحب سے جاکر کہنا کہ استفتا چاک کرنیسے تمکو کیا حاصل ہوا اگر بغیر چاک کیے ہوئے فقیر کے پاس ارسال کردیتی
تو کیا ہوتا خیر تمنے میرے مولا کے کتبہ کو چاک کیا ہی ہمنے تمہارے سب کے نام لوح محفوظ سے چاک کردالے بموجب
کہنے فقیر کے آج کا روز تحریر کرلو کہ نام تم سب اہل کلیر کے مع زمین کلیر سوختہ ہوگئے
روز قیامت تک تم سوختہ ہوتے رہوگے۔ **اشعار آبدار**

حضرت بابا **فرید الدین** نے — اور **نظام الدین** خوش آئین نے
اپنی تصنیفات مین بریک قرین — یہہ لکھا ہی حال سلطان زمین
جب خلافت نامہ ملک کلیر — آی لیکر شہر کلیر مین دلیر
شہر والون سے کہا سن لو شتاب — قطب عالم زیب سے میرا خطاب
اس زمین ہند کا ہون بادشاہ — مظہر شان جلال اللہ ہون
شیخ میرے نے مجھی بہیجا یہان — حکم تم میرا بجا لاؤ بجان
حکم میرا حکم ہے حکم خدا — حکم میرا حکم حکم مصطفے
مین خلیفہ ہون خدا میرا گواہ — راہ میری پر چلو ہے راست راہ
دین و دنیا سی رہوگی شاد کام — خوش رہوگے دونون عالم مین مدام
مین تمہارا پیر تم میرے مرید — یہہ مریدی ہی تمہین از بس مفید
بات یہہ خوش بات ہی سنلو بگوش — یہہ نہو تمپر ہلاکت لائی جوش
تمپہ جب قہر خدا آجائی گا — پھر نہ کوئی ایک چھٹی پائی گا
قہر میرا قہر ہے قہر جلیل — مین خلیل حق ہون حق میرا خلیل
شان سے میری چمکتا ہی جمال — تیغ سے میری جھلکتا ہی جلال

مین ضد کے راز سے آگاہ ہون — مین بحق سیفِ جلال اللہ ہون
کلمہ محفوظ میری بات ہے — عزرئیل ہر وقت میری سات ہے
یہہ خبر پہونچی رئیس شہر کو — دعوی قطبی سے ہی ایک نام جو
اور کہتا ہی کرو بیعت قبول — تم عدول حکم سے ہوگے ملول
چند باری مسجد جامع مین جا — باتکرر یہہ سخن اوسنی کہا
روز جمعہ اوس رئیس شہر نے — معجزے حضرت سے چاہے دیکھنے
جب دئی حضرت نے خرقے بہی دکہا — قاضی تبرک نے جادوگر کہا
اور نہ مانا ایک نے بہی جب سخن — بادشاہ دوجہان کا ای حسن
آخر الامر ایکدن لاچار ہو — اون شرارت کیش سے بیزار ہو
تہا جو وہ مرد علیم اللہ نام — ساری ابدالون کے فرقہ کا امام
حضرت بابا کو ایک لکہکر جواب — یہہ کہا ابدال سے لیجا شتاب
شیخ سے جاکہہ کہ ہین یہہ سب بخیل — انپر اب واجب ہوا قہر جلیل
حکم کیا ہی اس خلافت کیش کو — حکم کیا ہی اس مزاج اندیش کو
آپ کا رہتا ہی بس مجہکو خیال — یہہ نہو خاطر پہ کچہہ آدی ملال
یہہ پیام بادشاہِ دوجہان — لیگیا جسدم علیم اللہ وہان
یہہ عریضہ دیکہہ اوس آگاہ نے — شیخ عالیجاہ شاہنشاہ نے
یہہ کہا ای مرد ابدالی خطاب — ٹہہر کوئی دن کہ تا پاوی جواب
یہہ عریضہ اوس شہ تمکین کا — یہہ عریضہ شہ علاؤالدین کا
احمد بے میم کو پڑہکر سناون — جو جواب اوس بادشاہِ دین سے پاون
جب تجہی کہہ دون کہ یہہ حکم جناب — اس عریضہ کا ہے تو لیجا شتاب
الغرض شیخ طریق آئین نے — حضرت بابا فریدالدین نے

باجازتہائے **ختم الانبیا** — ہم بایماے جناب کبریا
ایک مخضرآیت قرآن سے — ہم حدیث وہم دو صد برہان سے
لکھدیا مرد علیم اللہ کو — دیدیا اوس قاصد آگاہ کو
وہ اودہر سے برق وش بتسریگام — شہ **علاء الدین** کو لایا پیام
باہزاران کورنش تسلیم سے — یہہ کہا آکر شہ اقلیم سے
ہی یہ مخضر اوس طریق آئین کا — حضرت بابا **فرید الدین** کا
قاضی تبرک کو دکھلاتا ہون مین — منکر ونکے پاس پہونچاتا ہون مین
شاید اسکو دیکھکر ڈر جائین وہ — راہ دین آئین پر آجائین وہ
حضرت بابا نے مضمون ہے لکھا — از حدیث ونص برہان خدا
تم امامت سے نہ اوسکی آؤ باز — تمسے خوش ہوگا خدائی بی نیاز
دین ودنیا پاؤگے اسکام سے — ذوق عقبیٰ پاؤگے انجام سے
دیکھہ لو اس مخضر نسطیر کو — سنلو اس میری پہلی تقریر کو
یہہ تمہارے حق مین سب تریاق ہے — یہہ تمہین سب دولت آفاق ہے
قاضی شیطان نے اوسکو جاکر — لکھدیا انکار بیجا زودتر
پاس حضرت کی اوسے پہونچا دیا — آتش قہری کو اور دونا کیا
شاہ نے باحرمت وصدق وصفا — مخضر بابا کو آنکھون سے لگا
چاک مخضر دیکھکر اوس شاہ کو — طیش آیا اوس **جلال اللہ** کو
اونکی شامت سے اونہین آگاہ کیا — زور قدرت اپنا اونسے کہدیا
ضبط فرمایا جوشہ نے ای حسن — حضرت بابا کو خوش آیا سخن

حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الدالا رواح سلطان الاولیاء
اوسی روز بتاریخ **چوبیسوین** روز چہارشنبہ کو بعد نماز ظہر کے اپنی عرضی کی ساتھہ وہ استفتا چاک کیا ہوا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت مین بدست علیم اللہ ابدال کے ارسال فرمایا چنانچہ ہمروزہ علیم اللہ ابدال نے حضرت بابا صاحب ممدوح کے خدمت مین پہونچکر عرضی مع استفتا ملاحظہ مین گذرانی اور سب احوال مکاتیب لطاب مین تحریر کرادیا حضرت بابا صاحب موصوف نے علیم اللہ ابدال سے ارشاد فرمایا کہ ٹہرو جواب دیا جائیگا اور اپنی حجرہ مین تشریف لیگئے تیرہ روز کے بعد بتاریخ سالوین ماہ محرم ۱۵۱ھ ہجریکو روز سہ شنبہ وقت فجر کے باہر تشریف لائے اور ایک نامہ بنام ذموان رئیس کلیر کے اس مضمون لکھا تحریر فرمایا کہ تجھکو خدائے عزوجل نے رئیس والی شہر گردانا ہے تجھکو لازم ہی کہ تو اول بادشاہ جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب فتح اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت قبول کرے اور حصول شرف بیعت تجھکو روبیت جناب سرور کائنات اشرف الانبیا احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہوا کریگی اور احکام ہی اوسی سرور عالم کے تجھکو بجا کرینگے مگر بغیر بیعت حاصل کئے مرتبہ ہرگز نصیب نہوگا اور قاضی صاحب کلیر متعین ہین تحریر ہی عرض کیا ہے کہ مخدوم صابر میرے کی اطاعت کرو کہ اطاعت مخدوم کی عین اطاعت خدا اور رسول کی ہی اور اگر انحراف میرے مخدوم صابر سے کروگے تو نزدیک خدا اور رسول کے منکر شمار کیئے جاؤگے تمکو نہین معلوم ہے کہ مخدوم صابر میرے ہی تمہارے لیئے نام لوح محفوظ سے سوخت کردیئے ہین اگر تم میرے مخدوم صابر کی فرمانبرداری نکروگی تو تمہرے صفات قہاری کا ظہور ہوجاویگا ابھی میرے مخدوم صابر کے اختیار مین ہے اگر چاہینگے تمکو صفات قہر سے امن بخشینگے اور یہ وہ بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا ہی کہ جسکا باپ حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام اور دادا حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب اور پردادا جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ ہی تم مخدوم صابر میرے کو اپنی اولاد علی سمجھکر اطاعت کرو یہہ بھی تو حکم رسول خدا کا ہے اکرموا اولادی صالحون للہ و الصالحون لی تم صرف کلام مجید کو پیر اپنا گردانتی ہو اور آل نبی کی امامت سے انکار کرتے ہو اپنی آپکو بمقابلہ آل نبی امام بیان کرتے ہو اب اگر اطاعت مخدوم صابر میرے سے انحراف کروگی تو قیامت تک پشیمان ہوا کروگی خدا نے کلام مجید مین صریح حکم فرمایا ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

بعد ختم کرنے نامہ کے مہر اپنی لگا کر علیم اللہ ابدال کے ہاتھہ پاس ذموان رئیس کلیر کے ارسال فرمایا ہمروزہ وہ نامہ علیم اللہ
ابدال نے بعد نماز عصر کے ذموان رئیس کلیر کو پہونچا دیا اوسوقت قاضی تبرک بہی مجلس رئیس مین حاضر تہا جب رئیس نے
نامہ کہولکر پڑہا علیم اللہ ابدال سے دریافت کیا کہ تم کب پاکپٹن سے یہان کو روانہ ہوئے تہے علیم اللہ ابدال نے
جواب دیا کہ نماز ظہر کی حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے ساتہہ پڑہی تہی اور عصر کے
نماز جناب بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب خستم الارواح سلطان الاولیا کے ساتہہ ادا کر
تمہارے پاس نامہ لایا ہون یہ گفتگو سنکر ذموان رئیس کلیر نے علیم اللہ ابدال سے کہا کہ اللہ تعالے نے تمکو کمال سرعت رفتار عطا
کی ہے اور اس تیز رفتاری کا کیا باعث ہے علیم اللہ ابدال نے جواب دیا کہ مجہکو بطفیل حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب خستم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے یہہ مرتبہ حاصل ہوا ہے کہ مطیع اوحضرت عالی
مرتبت کا ہون اگر تم بہی اطاعت اوس جناب حقیقت انتساب کی بجالاؤ تمکو بہی ہزار ہا مراتب مقامات عالیہ باطن کے
کشادہ ہوجاوین یہہ ایک ادنی مرتبہ مجہکو حاصل ہے قاضی تبرک نے رئیس شہر سے کہا کہ آپ کا کدہر خیال ہے یہہ بالکل سحر باطل ہے
ان باتونپر مطلق توجہ نفرمانا چاہئی ورنہ اطلاق کفر کا تمپر آجائیگا ذموان رئیس کلیر باغوائی قاضی تبرک کے
عقیدہ سرعت رفتار علیم اللہ ابدال سے منحرف ہوکر کہنے لگا کہ اگر خدا کو کافر کرنا منظور ہے تو ہم کافر ہوجاوینگے اور
اگر مسلمان رہنا مصلحت ہے تو مسلمان رہینگے ہمکو ڈراتی ہو کہ لوح محفوظ سے تمہارے نام سوخت کردیگئے اگر لوح محفوظ سے نام
دور ہوجاتو کچہہ آثار اوسکی مرتب ہوتے یہہ سب باتین غلط ہین قاضی تبرک نے ذموان رئیس شہر کو صلاح دی کہ اس
نامہ کو چاک کرکے اونکے خلیفہ کے پاس بہیجدو اور لکہدو کہ جیسا ہوگا دیکہا جاویگا باغوای قاضی تبرک ذموان رئیس شہر کلیر نے
اپنی ہاتہہ سے نامہ چاک کرکے جواب قاضی کا بتلایا ہوا تحریر کردیا اور علیم اللہ ابدال کے ہاتہہ واپس کیا نظم مولف

حضرت مخدوم شاہنشاہ نے	واقف اسرار ذات اللہ نے
پہیر علیم اللہ کو بہیجا شتاب	دیر مت کر جلد یسی لیجا جواب
مرشد آگاہ کی کیا ہی رضا	شیخ عالیجاہ کی کیا ہی رضا
ہین تمامی دشمنان دین کو	چہوڑ دون یا بہیجدون سجین کو
قاضی بے دین کے ہمراہ ہین	یہہ تمامی بدروش گمراہ ہین

مخضر باباعریضہ شاہ کا — شیخ کو ابدال نے جاکر دیا

حضرت بابا فرید روزگار — دیکھکر ازبس ہوی حیرت بکار

بعد تیرہ روز کے نامہ لکھا — حکم باطن سر بسر انشا کیا

اوسمین مضمون تہا بہ تبدیل کتاب — باحدیث و باکتاب مستطاب

مینے بہیجا ہی علاء الدین کو — شیخ کامل احمدی آئین کو

تم امامت کو کرو اوسکی قبول — تم امامت سے نہو اوسکے ملول

نطق اوسکا نطق ہی نطق خدا — قول اوسکا قول قول مصطفے

مصطفے کی مُہر اوسکی بات ہی — مرتضی کی بات اوسکی بات ہی

یہہ جو کچھہ مینے لکھا ہی بادلیل — ہی یہی حکم خداوند جلیل

یہہ تمہاری واسطے اکسیر ہے — دین و دنیا کی یہی تدبیر ہے

خاک مین مت آپ کو پہونچاؤ تم — اس جہالت فاش سے باز آؤ تم

یہہ جو ہی تحریر تم پڑہ لو اسے — دیدۂ بیدار پر دہر لو اسے

یہہ تمہارا تاج سر ہے جان لو — یہہ جو مین کہتا ہون اوسکو مان لو

ورنہ جو قسمت مین ہے تم پاؤگے — تا قیامت خوب تر پچہتاؤگے

مان لو ای مردمان خود فروش — قہر صابر کو نہ لاؤ تم بجوش

لوح محفوظی مین باحکم خدا — کرچکا ہی نام تم سبکے جدا

قہر درویش ست بس قہر خدا — تیغ درویش ست تیغ مصطفے

سنت احمد ادا کرتا ہون مین — تمکو دوزخ سے جدا کرتا ہون مین

بعد ختم نامہ مُہر اپنی لگا — اوس علیم اللہ کو نامہ دیا

جلد ہو رخصت علیم اللہ چلا — اوس رئیس شہر کو نامہ دیا

سرعت رفتار اوس ابدال سے — ہوگیا وہ معتقد اس حال سے

قاضی تبرک نے پھر اغوا کیا	اوسکو راہ راست سے بہکا دیا
چاک کر نامہ کہا ہم کیا کرین	کیا غرض ہی کیون امام اپنا کرین
بھیجدو اسکو علاء الدین کو	بھیجدیون وہ فرید الدین کو
ہم امامت کے نہین ہین معتقد	ہمکو ان باتون سے بس آتی ہی ضد
بس کلام اللہ ہمارا پیر ہے	خوش ہمین آئی یہی تدبیر ہے
رشد سے غیرونکے ہم بیزار ہین	آپ ہی ہم رشد کے سردار ہین
تھے شقاوت کیش وہ اور بد چلن	رحمت صابر سے محروم ای حسن

حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب خم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے اوسی شب بتاریخ اٹھوین شب چہارشنبہ کو بعد نماز تہجد کے اپنی عرضی کے ساتھ وہ نامہ چاک کیا ہوا بدست علیم اللہ ابدال خدمت مین حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے ارسال فرمایا اوس عرضی مین یہہ مضمون تہا کہ حضرت فقیر پہ نہایت صدمہ ہے اور ہر وقت الہام ہوتا ہے حضور انور کو تمام حال روشن ہے جلد اس صدمہ عظیم سے رہائی فرمائی ورنہ فقیر کی بیماری طول پکڑ جائیگی اور علاج کرنا سخت مشکل ہوجائیگا آیندہ حضور انور کو اختیار ہی چوچاہے سو کرین بندہ کو خدا سے کیا چارہ ہے آیہ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ لفظ اوپر علیم اللہ ابدال سے تاکید فرمائی کہ آج شب مین کیفیت جواب اس عریضہ کا لے آنا زیادہ ایک پہر سے توقف مت کرنا علیم اللہ ابدال بموجب ارشاد حضرت ممدوح کے عرصہ ایک ساعت مین جناب بابا صاحب موصوف کی بارگاہ مین پہونچے عریضہ اور وہ نامہ چاک کیا ہوا ملاحظہ مین گذرانا اور زبانی عرض کیا کہ حضرت مجکو حکم تہا کہ ایک پہر سے زیادہ توقف نکرنا اب جو حکم جناب کا ہو بجالاؤن حضرت بابا صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تم ابہی واپس روانہ ہوجاؤ اور جلد نسب نامہ قاضی تبرک اور ذمہ دار رئیس کلیر کا یہان لے آؤ اوسوقت حکم دیا جائیگا اور اوسپر عمل کرنا علیم اللہ ابدال اوسوقت یہہ پیغام لیکر کلیر کو روانہ ہوے اور عرصہ دو ساعت مین حاضر آکر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب خم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی متعلق جواب گذارش کیا حضرت ممدوح نے اوسوقت شیخ بہاؤ الدین کو یاد فرماکر

ارشاد فرمایا کہ نسب نامہ قاضی کا اور نسب نامہ رئیس کلیر کا کسیطور پر معلوم ہو سکتا ہی اوسنی عرض کیا کہ دفتر سے
معلوم ہو سکتا ہے میں ابہی جاتا ہون بموجب حکم حضرت موصوف کے وہ شخص روانہ ہوا اور دفتر مین جاکر معلوم کرنے لگا
دفتر ہی نے یہ خبر مخفی طور سے قاضی کو پہونچا دی کہ ایک شخص تمہارا اور رئیس شہر کا نسب نامہ معلوم کرتا ہے خدا جانے
کیا سحر پڑھکر یگا قاضی یہ خبر سنکر رئیس کلیر کو جاکر اطلاع کی بموجب حکم رئیس شہر کے اوس شخص کو قید کر لیا حلیہ عورت نے
یہ امر سنکر حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ
الارواح سلطان الاولیا کی خدمت مین عرض کیا **حضرت ممدوح** نے اوسیوقت علیم اللہ ابدال کو حکم دیا
کہ ہمارے آدمی کو جلد قید سے چھوڑا لاؤ اور دفتر سے تمام نسب نامے نکال لاؤ علیم اللہ ابدال نے دفتر مین جاکر
کل نسب نامے لوگون کے نکال لیے اور قید خانہ سے اوس شخص کو اپنی ہمراہ لوا لائے حضرت **بادشاہ دوجہان**
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے دونون کے نسب نامے
علیم اللہ ابدال کے جناب شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالم قطب عالم اجودھن
ہند کی خدمت مین ارسال فرمایا چار ساعت مین علیم اللہ ابدال نے **پاکپٹن** شریف پہونچکر حضرت بابا صاحب
ممدوح کی خدمت مین گذران دیے اور اپنی طرف سے عرض کیا کہ حضور مجکو آج کیا حکم ہے **حضور انور** کے پاس جاؤن
رہون یا حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیا کی خدمت مین واپس جاؤن **حضرت بابا صاحب** موصوف نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ تمکو کیون
اسقدر ہراس ہے اور اسوقت تمہارے قلب پر کیا القا ہو رہا ہے علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ حضرت میرے قلب پر القا
ہوا ہے کہ زمین کلیر پر قہر خدا کا نازل ہونیوالا ہے مجکو خوف ہے کہ کہین مین بھی قہر خدا مین مبتلا نہو جاؤن
حضور میرے حال پر کرم فرماوین اور پہلے میرے تسلی کر دین بعد کو حضور انور جواب تحریر فرماوین میری عمر ابکو لگ
بر سکی ہوئی آجتک میرے بالمن مین ایسا ہراس کبھی طاری نہین ہوا **حضرت بابا صاحب** موصوف نے علیم اللہ
ابدال کے پشت پر دست شفقت رکھا اور ارشاد فرمایا کہ تو سپر دمیرے مخدوم کی ہے تجکو خوف کرنا نہین
چاہیے جبکہ تو جواب لیکر جائیگا میرا مخدوم اول تیری تسکین بخوبی تمام کر دیگا بعد تیرے مطمئن ہو جائیگا
جو کچھ ہونیوالا ہے وہ ہوگا اس گفتگو مین علیم اللہ ابدال کا یہہ حال تہا کہ تمام جسم خشہ سے کانپ رہا تہا اور چہرہ

بشواری صادر ہوتا تہا اور بجز عجز و انکسار کے اور کچہہ زبان پر نہین آتا تہا جناب بابا صاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے علیم اللہ ابدال کا یہہ حال دیکہکر ارشاد فرمایا کہ تو میرے مخدوم کا نام ورد زبان
رکہہ تیری مشکل آسان ہوجاویگی علیم اللہ ابدال نے بموجب ارشاد جناب بابا صاحب موصوف کے نام حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ لارواح سلطان الاولیا کا زبان اور دل سے جاری کیا معا نام مبارک کے برکت سے
تسلی قلب اور تشفی روح علیم اللہ ابدال کی بخوبی ہوگئی اس عرصہ مین وقت نماز مغرب کا قریب ہوگیا چنانچہ بتاریخ
آٹہوین ماہ محرم ۷۵۱ھ روز چہارشنبہ کو نماز مغرب ادا کرکے علیم اللہ ابدال حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت سے نامہ لیکر کلیر کو روانہ ہوئے اور قریب نماز عشا حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رح کی خدمت مین حاضر ہوئے
اور نامہ متبرکہ حضرت عالیمنزلت کے ملاحظہ مین گزرانا حضرت ممدوح نے اول نامہ عالیہ کو بوسہ دیکر کشادہ
کیا اور ارشاد فرمایا کہ بَرَزُوا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ کی شان کا زمانہ قریب آپہونچا علیم اللہ ابدال نے
عرض کیا کہ حضرت مجہکو کیا حکم ہے حضور کے پاس یہہ غلام کسطرح ٹہہر سکیگا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ میرا نام تجہکو کفایت کریگا اور تو
میری پشت کے پیچہے امن مین رہیگا سوائے میرے پس پشت کے اور جگہہ امن نہوگی اور فرمایا کہ تو پشت میری کو اسنے
آغوش مین لیکر مس کرے علیم اللہ ابدال نے بموجب حکم کے بآداب تعمیل کی پہر حضرت ممدوح نے نامہ گرامی کو علیم اللہ ابدال نے
پڑہوایا تحریر تہا کہ مخدوم میرے یہہ شہر تیری جہیری ہی چاہی تو ماس کہا اور چاہی دودہ
پی سوا اس کلمہ کے اور کچہہ تحریر نہ تہا بتاریخ نوین ماہ محرم صبح پنجشنبہ کو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ورد سیف اللہ حرز یمانی شریف حرز مرتضوی
سلطان الاوراد کو بہ ترکیب قیومی روحی تلاوت فرمایا اور آسمان کیطرف دم کردیا اور بتاریخ دسوین ماہ محرم
۷۵۱ھ ہجری صبح جمعہ کو حضرت موصوف نے ورد ممدوح کو بہ ترکیب غوثی معنوی تلاوت فرماکر زمین کیطرف دم کیا
ایکساعت کے بعد زمین نے بطور زلزلہ کے جنبش کی علیم اللہ ابدال نے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی جناب مین عرض کیا کہ اس شہر کلیر مین ایکعورت تختہ یوناکی رہتی ہے

جناب حضرت نام سات سو برس کی ہے اوسکو امن بجاے حضرت موسیٰ ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ یہ عورت فتنہ
عظیم پیدا کریگی اس عورت کے بہیدسے ابہی تو آگاہ نہین ہے یہ عورت پانی مین آگ لگادینی والی ہے نصف شہر تو اس عورت
کے سبب سے مردود ہوگیا ہی اور نصف شہر قاضی اور رئیس کے سبب سے علیم اللہ ابدال نے خائف ہوکر عرض کیا کہ حضرت
غلام کی خطا معاف ہو یہ نادانستہ اوس عورت فتنہ انگیز کے بارہ مین گذارش کیا حضور انور کو اختیار ہے خداوند کریم جہان
سو کرین حضرت عیسیٰ روح اللہ نے ارشاد فرمایا کہ تیری خطا معاف کی تو شاد رہیگا میری پشت کے پیچھے یہ ہودیکہ تو فند
یم کیا قہر کا طوفان آتا ہے بعد تہوڑی عرصہ کے پہر زمین کو زلزلہ ہوا تب مخلوق کلیر مین چرچا ہوا جب ایک پہر دن
چڑہا پہر زمین کو جنبش ہوئی رئیس کلیر نے قاضی تبرک کو طلب کرکے کہا کہ آج ایک پہر کے عرصہ مین تین مرتبہ زمین کو
جنبش کیون ہوئی ہے قاضی مردود نے جواب دیا کہ مجہکو بہی تعجب ہے ذموان رئیس کلیر نے کہا کہ مجہکو معلوم ہوتا ہی کہ شاید
اقطاب نے اپنا زور دکہلایا ہے چلو اونکی پاس حاضر ہوکر تائب ہوجاوین ایسا نہو کہ شہر تباہ ہوجاوے اور وہ صابر سچ کہتے تہے
کہ مین اقطاب ہند ہون قاضی تبرک نے جواب دیا کہ آپ عورت جغلہ نصرت ساحرہ کو بلاکر دریافت کرلین ذموان رئیس کلیر نے
اوس ساحرہ کو طلب کرکے کہا کہ آج زمین پر کیون جلد جلد زلزلہ برپا ہوتا ہے یہہ گفتگو ہو رہی تہی کہ پہر چوتہی مرتبہ
زمین کو جنبش ہوئی عورت ساحرہ نے بیان کیا کہ صابر نے سحر کیا ہوا اونکا ہی کہ جو اپنی آپ کو اقطاب ہند کہتے ہین اگر حکم ہو
تو یہہ عورت بہی سحر کیا رہ بار زمین کو جنبش دیسکتے ہے چنانچہ اوسیوقت اوس عورت ساحرہ نے طلسم کرکے گیارہ
مرتبہ زمین کو جنبش دی فی الواقع وہ زلزلہ تہا مگر لوگون کے علم مین جنبش معلوم ہوتی تہی یہہ سحر عورت کا دیکہکر رئیس کلیر اور
قاضی کی تسلی ہوگئی اوسوقت رئیس کلیر کے محفل مین چار سو باون سردار چنڈول نشین حاضر تہے اور قاضی کے ہمراہ
اونیس خاصل اجل محفل رئیس مین آی تہے سب کہنے لگے کہ ساحرہ امامت کا دعوی کری ہم ساحر کو کسوجہہ سے اپنا امام نکرینگے
القصہ تا باذان نماز جمعہ سات مرتبہ زمین کو زلزلہ ہوا اذان نماز جمعہ سنکر تمام علماء مذکور ہمراہ قاضی تبرک اور
تمام سردار چنڈول نشین ہمراہ ذموان رئیس کلیر کے جامع مسجد کو روانہ ہوے اور حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا بہی پہلے سے مع علیم اللہ ابدال اور
شیخ بہاؤ الدین کے جامع مسجد مین تشریف لاکر مصلاے امام پر رونق افروز ہوگئی تہی جب ذموان رئیس کلیر اور قاضی
تبرک اپنی اپنی ہمراہیون کے ساتہہ اور تیرہ ہزار عوام الناس نمازی جامع مسجد مین آپہونچی اور قاضی تبرک مصلاے

امام کے قریب آیا اوسوقت حضرت بادشاہ دوجہاں نے یہ ہدایت فرمائی کہ اگر آج ہی تم مجکو اپنا امام
گردانتے ہو تو خیر ہے ورنہ روز قیامت تک پشیمان ہوا کروگے اور صورت مغفرت کی بھی ہرگز حاصل نہوگی آیندہ تمکو
اختیار ہے قاضی متبرک مردود نے جواب دیا کہ تم بار بار کیون فرماتے ہو ہمکو تمہارے پیچھے نماز پڑھنا ہرگز منظور نہین تم مصلہ
ہمارا چھوڑ دو اور جو کچھ تمکو کرنا ہے آج کرلو ہمنے بھی ایک عورت ساحرہ تمہارے مقابلہ کو موجود کرلی ہے
اگر تم کسیطرح کا سحر ہم پر کروگے وہ عورت تم پر ایسا سحر کریگی کہ پھر تمکو اوس سحر سے نجات نہوگی یہہ جواب سنکر
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
مصلہ امام سے اوٹھہ کھڑے ہوئے اوسوقت دو شخص ضعیف العمر نے کہ ایک جانب شمال اخیر صف اول مین اور دوسرا جانب
جنوب اخیر صف اول مین کھڑے تھے باواز بلند عرض کرنے لگے کہ حضرت ہم اولیا ہین اور حضرت کی امامت کے
مقر ہین ہمکو بھی اسوقت زمین مسجد نے پکڑ لیا حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ تمنے اول روز اسطرح پر
اقرار ہماری امامت کا کیون نہین کیا اب فقیر کا مارا ہوا مردود ہوتا ہے کوکیسا ہی اولیا ہو اور حضرت بادشاہ
دوجہان علیم اللہ ابدال اور شیخ بہاؤالدین کو اپنی ہمراہ لئے ہوئے دالان مسجد سے صحن مسجد مین تشریف
لائے شیخ مردود نے اپنی مصلہ پر جگہہ ندی بہانتک کہ مسجد کی سیڑھیون سے علیحدہ تشریف لے آئی شیخ
بہاؤالدین اخیر سیڑھی کی صف مین دوسرے نماز کے کھڑا ہوگیا اور علیم اللہ ابدال حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے پیش پشت دست بستہ ادب کھڑے
ہوگئے جب سب اہل جماعت مسجد رکوع مین گئے حضرت موصوف نے زمین مسجد کو ارشاد فرمایا کہ تو بھی رکوع کرکے ان سبکو یہان سے
تحت الثری کو لیجا کہ روز قیامت تک یہان سے چلے جائین لیکن جسنے انسے جواب پوچھا جائیگا کہ تمنے میرے مخدوم کی نافرمانی
کی تھی تم سب اہل مسجد دوزخ مین ہوگے ہرگز نجات نہ ملیگی بموجب فرمان حضرت ممدوح کے زمین مسجد کی رکوع مین آئی
جسسے صحن زمین مسجد اوپر آگیا وہ سب لوگ نماز مسجد مین تھے مسجد وسیطر ہوئی سب لوگونکو تحت الثری کو
[illegible] شہر کی ہل گئی اور تمام شہر مین تہلکہ برپا ہوگیا اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی زبان سے یاھُوَ یامَنْ ھُوَ یامَنْ لَیْسَ
اِلَّا ھُوَ حق حق [illegible] تمام روی زمین کے حضرات نقبا صاحب ولایت

روح جذبہ متعینہ ہر شہر و دیار افواج نے باواز روح منادی کر کے ہر جگہہ اس واقعہ ہیبت طراز کو مشتہر کر دیا اور یہ
لوگ باہر مسجد کے کھڑے تھے جسنے یہ حادثہ دیکھا متوحش ہو کر بے اختیار بھاگا اور سمانہ گلنزادی بھی یہ حادثہ سنکر
بھاگتی ہوئی گھر سے وہان آپہونچی اور **حضرت ممدوح** سے رو کر عرض کرنے لگی کہ اپکا غلام شیخ بہاؤالدین
میرا بیٹا بھی اس سیڑھی مین نماز کو آیا تھا **حضرت موصوف** نے ارشاد فرمایا کہ سیڑھی اخیر کے نیچے آگیا جاکر نکال لے
سمانہ گلنزادی نے عرض کیا کہ حضرت مجھسے سیڑھی کیونکر اوٹھائی جائیگی حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم**
علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے علیم اللہ ابدال سے ارشاد فرمایا کہ ہمارا نام لیکر شیخ
بہاؤالدین کو سیڑھی کے نیچے سے نکال دو بموجب حکم کے علیم اللہ ابدال نے سیڑھی اخیر کے پاس آکر کہا کہ حضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا حکم ہے
ای زمین تو شیخ بہاؤالدین کو نجات دے یہ کہکر سیڑھی اخیر کا اوٹھایا اور شیخ بہاؤالدین کو کہ
نصف جسم اوسکا زمین مین دھنس چکا تھا نکال لیا **حضرت ممدوح** نے شیخ بہاؤالدین کو اوسکی مادر سمانہ
گلنزادی کے سپرد کر کے ارشاد فرمایا کہ ہمکو بارہ کوس پر عبدیت خاص ہے جو تیرے قریب رہیگا نہ ہون سبکو اپنی ہمراہ
بارہ کوس سے زیادہ بھگا کر لیجاؤ نہین تو بارہ کوس کے گرد مین تمکو بھی کہین امن نہین ملیگی آتش قہر مین جلکر خاک ہو جاؤ
بموجب حکم کے سمانہ گلنزادی نے چھ نفر مرد و زن یعنی سمانہ ایمنہ اور حلیمہ اور نعمتہ اور بہاؤالدین وغیرہ کو اپنے ہمراہ
لیکر فرار کیا اور جب بارہ کوس سے نکلگئی اسیعرصہ مین **حضرت موصوف** بھی مکان گلنزادی قیام گاہ اپنی پر مع علیم اللہ
ابدال کے تشریف لے آئے اور مخلوق شہر نے حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاءالدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے پاس حاضر ہو کر عاجزی کرنا شروع کیا علیم اللہ ابدال
اون لوگون کو حضرت ممدوح کی پاس جانے نہین دیتے تھے اور یہہ کہدیتے تھے کہ اب تمہارا عجز مقبول نہین ہے
زمانہ گذر گیا جب مخلوق شہر نے یورش کیا **حضرت موصوف** مع علیم اللہ ابدال کے مکان گلنزادی
قیام گاہ اپنی سے تشریف لیگئے اور کہین ایک جگہہ قیام فرمانہ ہوئے ایک پہر کے بعد واقعہ مسجد سے حضرت **بادشاہ**
دوجہان مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے بعریضہ اطلاع احوال
مذکور کا جناب شاہ شیخ **فرید گنجشکر بابا صاحب** [illegible] عالم اغیاث ہند کی خدمت مین [illegible]

ارسال فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب تو واپس آوی میرا نام تلاوت کرتے ہوے آنا اور میرے سامنی ہرگز مت آنا نہین تو جل جاویگا میرے پس پشت تجکو امان ملیگی اور جو کچھ مین کہا کرون ویسا ہی کیا کرنا یہہ ہدایت سنکر علیم اللہ آداب بجالائے اور **پاکپٹن شریف** کو روانہ ہوے **اشعار آبدار موئف**

حضرت مخدوم شاہ کن فکان — **بادشاہ** بادشاہان جہان

دیکھکر نامہ فرید الدین کا — اپنی **بابا احمدی** آئین کا

یون علیم اللہ سے فرمانے لگے — اسکو پہونچا پاس میرے شیخ کے

حکم جو ہوا اوس سے کر آگاہ مجھے — دیر مت کرنا زیادہ پھرتے

اس طرح سے آمد و شد چند بار — ہو چکی ابدال کی جب ہمنہار

طیش مین آکر **فرید الدین** نے — **مصطفے** اور مرتضے کہا انہون نے

لکھدیا شقہ بمضمون تمام — بھیجدی **مخدوم** کو اپنی حسام

کہدیا ہے تیری جہیزی یہہ یار — **ماس** کہا یاد وہ دی ہے اضطرار

حجتین تو دین کی سمجھا چکا — مخبر دین **نبی** پڑھا چکا

یہہ خجالت کیش سب بدبخت ہین — بدسگالی مین نہایت سخت ہین

مرکز ہفتم زمین ہے انکی جا — بھیجا ہین بس نہایت بیحیا

یہ نہ سمجھے نمکو ای **صابر علی** — تو ہی شمشیر **علی** تیغ **نبی**

میر بجانب سے تجھے پہونچا جواب — رای تیری رای ہی رای صواب

یہ علیم اللہ فرمان جدید — جسگھڑی لایا یہ تحریر **فرید**

باادب ابدال سے لیکر کہا — کیا لکہا ہے ای علیم اللہ بتا

بعد باصد عجز و تسلیم و سلام — یہہ کہا حضرت سے ای میرے امام

آپ کو بابا نے بخشا اختیار — آپ کے قبضہ مین ہے یہہ سب دیار

اس صحیفہ مین یہی مسطور ہے — جو تمہین منظور ہے منظور ہے

الغرض حضرت نے سنکر شاد کام — پڑہ کے سیفی معنوی روحی فداہ

روز جمعہ جلکے با صد احترام — یہہ کیا ہر ایک کو ارشاد عام

اب مجھے ارشاد حضرت آچکا — شیخ اعظم کا اشارہ پاچکا

مان لو میری امامت مان لو — نائب اللہ مجکو جان لو

یہہ ہدایت کرکے شاہ باصفا — شاہ عالم احمد صابر علا

دلمین کر قصد امامت شاد شاد — جائی آن بے دین امام بدنہاد

باصد آئین ھدا اجلاس کر — پہر ہدایت کی دہن بار دگر

بولے ای بدقسمتو دن آج ہے — مسجد سنگین تمہارا تاج ہے

حشر تک تمکو دباتی جائی گی — یہہ تمہین سجین کو پہونچائی گی

ای شریرو سنکر آئین دین — دھنستی جاؤ گی سبھی زیر زمین

اس رئیس شہر سے کہدو کہ آج — میری بیعت سے رہیگا تیرا راج

قاضی متبرک کا سنا تو تم کہا — یہہ نہین قاضی ہے یہہ ہے بد بلا

تمکو دوزخ کو لیے جاتا ہے یہہ — زیر ہفتم ارض پہونچاتا ہی یہہ

کیا ہوا اس شہر کے سردار کو — دوست سمجھا ہی جو وہ اس مار کو

بچ رہو اس قاضی بیدین سے — دور رہو گو بدترین آئین سے

مانتا جو یہہ نہین حکم اللہ — یہہ تمہارا شہر کرتا ہے تباہ

یہہ مجھے ساحر بتاتا ہے شریر — سحر کی باتین سناتا ہی شریر

سخت بیدین ہے نہایت بدمزاج — کہو چکا سردار اپنی کا راج

ہانک دو اسکو تم اپنے شہر سے — شہر سے کیا بل تمامی دہر سے

قاضی بدکیش نے مارا تمہین — طبقۂ سجین مین گاڑا تمہین

مت کرو یہہ بدگمانی مت کرو — قاضی بیدین کی سنو مت سنو

جب رئیس کلیری سب آگئے
حضرت شیخ اجل کہنے لگے

شیخ نے مجکو دیا ہے اختیار
سارے کلیر پر حکم کرو گا رار

لطف میرا چاہتا ہے بار بار
تا اخیر آباد رہوی یہہ دیار

طبع قہر آمیز کہتی ہی ہر آن
میٹ صابر ان شر پر و نکالشان

شان میری شانہ دالبطش الشدید
موم میرے ہاتہہ مین سنگ و حدید

قہر میرا جوش مین مت لاؤ تم
جہل سے اپنی ذرا باز آؤ تم

روتی دہوتی جاؤگی بدغار کو
لقمۂ آتش دہان مار کو

قہر درویش است قہر کردگار
راست داند این سخن را ہوشیار

قاضی تبرک ہی امام بدسگال
مت کرو اسکے امامت کا خیال

ہند کا سلطان مجکو جان لو
ہندیون کی جان مجکو جان لو

تم امامت کو کرو میری قبول
مت کرو اسات مے میری عدول

سخت پچھاؤ گے تا روز جزا
قعر کو جاؤ گے تا روز جزا

بار بار آتا ہے جبریل امین
ہر گھڑی لاتا ہے حکم ذوالمتین

ای علاء الدین جناب کردگار
دی چکا تمکو یہان کا اختیار

یہ زمین ہند تیری ہی مطیع
ہند کیا بابل سندہ ہی تیرے مطیع

اس زمین کو حکم کر ای شاہ دین
بہیجدیو تا انہین زیر زمین

ایک نے مانی نہین گفتار شاہ
سچ نہ سمجہے نطق گوہر بار شاہ

کون سنتا تہا وہ سب بے دین تہے
سب وہانپر لایق سجین تہے

جب نہ مانا ایک نے کہنا حسن
آگ مین اپنا جلایا تن بدن

اخر الامر اس سخن سے شاہ دین
طیش مین آکر ہوے چین بر جبین

یہہ کہا ای بدسگالو شوخ چشم
آچکا اللہ کا تمپر ہے خشم

اپنی اپنی جا پہ تھا بیٹھا بخیل
آخر صف کو گئے شاہ جلیل

جلد آئے خبر لیل پاسبان
یہہ کہا آکر کہ ای شاہِ جہان

بھیجدو انکو تہہ ہفتم زمین
ہی یہی اب تمکو حکم ذوالمتین

جب رکوع حال مین تھے بھیجا
شہ نے فرمایا کہ مسجد تو بھی آ

جب گئے سجدے مین وہ مردان خام
بھیجا بی دین بے ایمان تمام

شاہ بولے جلد باحکم ودود
تو بھی کرای مسجد جامع سجود

جب کہا حضرت نی ای مسجد اولٹ
گر پڑی بس کہتے ہی حضرت کے جھٹ

تختہ زیرین بہ بالا آگیا
گرد سے گردون پہ جالا آگیا

شور ہائی ہائے کا ہر سو اوٹھا
ہر بشر بولا الٰہی کیا ہوا

ایک بوڑھیا بھاگ کر بارہ رحیل
بچگئی ہمراہ فرزند جمیل

کچھ نہ پوچھو اوسگھڑی کا ولولہ
تھا زمین ہند مین ایک زلزلہ

زلزلہ ایسا کہ سب حیران تھے
خوف سے گویا تن بیجان تھے

کوئی کہتا تھا کہ یارب کیا ہوا
آج یہہ ہونچال کیون برپا ہوا

کوئی کہتا تھا قیامت ہے حسن
ساعتِ ختم امامت ہے حسن

کوئی کہتا تھا کہ کیا ہی دہر مین
کوئی غوث و قطب آیا قہر مین

کوئی کہتا تھا خدا جانی یہ کیا
فکر مین آتا نہین ہے ماجرا

کوئی کہتا تھا غضب کی شان ہے
ہندیون کے مرگ کا سامان ہے

کوئی کہتا تھا کہ ہے قہر خدا
فرشیون پر گر پڑا چرخ دوتا

اوس زمانہ کے شناسان الست
عارفانِ کاملانِ حق پرست

یہہ لگے کہنے کہ ای مردان ہند
ای رئیسان زمین چین و سند

یہہ جلال حضرت صابر علی
آج کلیر پہ باحکم نبی

آخر صف کو گئے شاہ جلیل
یہہ کہا آکر کہ ای شاہِ جہان

ہی یہی اب تمکو حکم ذوالمتین
شہ نے فرمایا کہ مسجد تو بھی آ

بھیجا بی دین بے ایمان تمام
تو بھی کرای مسجد جامع سجود

گر پڑی بس کہتے ہی حضرت کے جھٹ
گرد سے گردون پہ جالا آگیا

ہر بشر بولا الٰہی کیا ہوا
بچگئی ہمراہ فرزند جمیل

تھا زمین ہند مین ایک زلزلہ
خوف سے گویا تن بیجان تھے

آج یہہ ہونچال کیون برپا ہوا
ساعتِ ختم امامت ہے حسن

کوئی غوث و قطب آیا قہر مین
فکر مین آتا نہین ہے ماجرا

ہندیون کے مرگ کا سامان ہے
فرشیون پر گر پڑا چرخ دوتا

عارفانِ کاملانِ حق پرست
ای رئیسان زمین چین و سند

آج کلیر پہ باحکم نبی

۷ حضرت خضر علیہ السلام متعلق بہ خضر کی کشتی اور خضر فی کشتی کہتے ہیں

قاضی کلیر پہ سجدہ کر پڑی — اوسکی شامت اوسکے سر پر آپڑی
شاہ عالم نے بحکم ذوالمتین — کلیریون کو کیا زمین مین
وہ نسبھے قدر مخدوم فرید — وہ نہ بوجھے شان معصوم فرید
سب گرفتار تحیر تھے حسن — اپنی حالت سے تغیر تھے حسن

احوال سب اولیائی عصر کی نزول کیفیت ہوجانیکا اور حضرت مخدوم صاحب کی مزاج پرسی کو حاضر ہونیکا اور آتش قہر سے زمین کلیر کے جلنی کا

مکاتیب حضرات مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ دہم ماہ محرم ۱۱۵۶ ہجری روز جمعہ بعد واقعہ اولیٰ صاحب جامع مسجد کلیر قریب عصر علیم انوار ابدال حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم اللہ بالخیر واح سلطان الاولیاء کے پاس جب عریضہ اطلاع احوال کا لیکر پاک پٹن شریف مین پہونچے وقت نماز عشا کا قریب تھا دیکھا کہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اعجبات ہند کی خدمت فیض درجت مین حضرات مفصلہ ذیل واسطے شریک ہونے نماز جنازہ حضرت قطب الدین المغیث جمیل یمنی رحمۃ اللہ علیہ کے حاضر ہین انتقال اون حضرت کا وقت واقعہ جامع مسجد کلیر قبل نماز جمعہ کے حضرت بابا صاحب موصوف کے مکان پر ہوا تھا حاضرین اور سب حضرات حاضرین محفل حضرت بابا صاحب ممدوح سے عرض کر رہی ہین کہ جب سے واقعہ اولیٰ نے جامع مسجد کلیر کا القا والہام ہیبت التیام ہم سب کے قلب پہ ہوا ہے مرتبہ نزول کیفیت باطن کا طاری ہے اور جبتک ذکر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ بالخیر واح سلطان الاولیاء کا گوش اور زبان پہ رہتا ہے دلکو چین اور آرام ہوتا ہے ورنہ دل بیقرار ہو جاتا ہے یہہ بیان سنکر جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اعجبات ہند نے ارشاد فرمایا کہ یہہ باعث عروج علو العزمی مرتبہ شہنشاہ ولایت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ بالخیر واح سلطان الاولیاء کا ہے آج تمام حضرات اولیاء عصر صاحب خدمت ولایت ہفت اقلیم اور ہر طرح کی کیفیت باطن والونکو وقت ہونے الہام واقعہ اولیٰ جامع مسجد کلیر سے مرتبہ نزول کیفیت باطن کا ہوگیا ہی اور تابہ حاضر ہو کر مزاج پرسی کرانیکے مخدوم کے کسیکو پایہ عروج کیفیت باطن کا ہرگز حاصل نہوگا اور اوسیوقت اٹھائیس خلفا اپنون کو معرفت ابدال کے

احوال مسجد جامع کلیر

ظاہر فرمایا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ علیم اللہ ابدال نے عریضہ لایا ہوا اپنا حضرت باباصاحب ممدوح کے پیشکش کیا اور با ادب بجا لاکر ایستادہ رہے جناب باباصاحب موصوف نے بہزاران فرحت و انبساط لفافہ کھولکر عریضہ ملاحظہ فرمایا اور سب خلفا و حاضرین محفل سے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ ابدال سے تم سب حضرات احوال گذشتہ کلیر کا مع نقشہ جامع مسجد کے اپنی اپنی سکونت پر مفصل تحریر کرلو اور جب مزاج پرسی کو جاؤ تو وہاں کا احوال بھی مشرح تحریر کرنا کہ بذریعہ ان سب تحریروں کے احوال میرے مخدوم کا من اولہ الی آخرہ اوسکے خلیفہ کے پاس جمع کیا جاویگا اور ساڑی سات سو برس یہ احوال مخفی رہیگا اور بعد کو اس سلسلہ صابریہ کا ایک مجدد جو اولاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ سے ہوگا اپنی زمانہ اجتہاد مین اسکو شایع و مشتہر کریگا چنانچہ بعد بیان کردینی احوال گذشتہ کلیر کے علیم اللہ ابدال بعد نماز عشا وہان سے روانہ ہوئے اور سب حضرات نے نقشہ جامع مسجد کلیر کا بسطح پر اپنی اپنی مکتوبات خطاب مین تحریر فرمایا کہ **بلندی** مسجد کی زمین سے فرش نماز تک گیارہ اور اکہتر سیڑھیان اوپر چڑھنے کی تھین اور ایک **دروازہ کلان** اوپر اون سیڑھیون کے تھا اور اوس دروازہ پر ایک **نشان** نہایت بلند زرین لباس کھڑا کیا ہوا تھا اور **فرش** مسجد مین سنگ پشت کے مصلے اور بابین مصلون کے سنگ مقصوی کی تحریرین تھین **اور عرض فرش بیرونی** کا سو گز تیرہ گرہ کا تھا اور **طول فرش بیرونی** کا دو سو گز نو گرہ کا تھا اور **در محراب** اور دالان مسجد کے تیرہ تھی اور **عرض فرش درونی** کا پچاسی گز تھا اور **طول فرش درونی** چھیانوے گز تیرہ گرہ کا تھا اور **منبر** سنگ پشت یاقوت نگار طلائی و مینا کار عرض مین سوا گز اور طول مین تین گز کا تھا اور **گنبد کلان** بالاے بام تین تھے جنپر کلس نقرئی و طلائی مرصع مینا کار چڑھی ہوئی تھے اور **کنگورے** دور دو کلان بالای بام ہر چہار جانب ایکسو پانچ تھے جنپر نقرئی و طلائی مینا کار کلس چڑھی ہوئی تھی اور در و دیوار اندرون مسجد پر بھی نقش و نگار سنگہاے رنگین کے تھے اور ایک **حوض** درمیان فرش بیرونی مین طولاً سات گز اور عرضاً چار گز کا تھا اور **ظروف غسل** اور وضو زرسخ و سفید اور ہر ایک قسم کے موجود اور غسلخانے فرش بیرونی مسجد کے پہلو مین تین تھی اور پختہ و جگہہ و نشان اولٹ جانے مسجد کا بھی مکتوب خطاب مین تحریر ہے مگر **فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب** بباعث امتناع کے تحریر نہین کرتا مگر حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ کے مسکن شریف مسجد بہت فصل سے تھی کیونکہ حضرت ممدوح

احوال خلفا و حضار محفل بابا صاحب

گوشہ شہر میں جلوہ بخش تھے اور مسجد جامع وسط شہر میں واقع تھی اور بتاریخ گیارھویں ماہ محرم ۱۲۵۱ھ روز شنبہ کو بعد نماز جمعہ کے حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث الہند رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت بدرالدین صاحب سجادہ فرزند اکبر صاحب مکتوب لقاب نقوش فریدی کو بجائے خود اور بابا صاحب

۲۶ چھبیس خلفا اعنی حضرت مولوی بدرالدین اسحاق صاحب خویش جناب بابا صاحب مکتوب لقاب برہان الولایت اور حضرت شیخ دیار و حمید اصغر صاحب مکتوب لقاب معرفت حق اور حضرت شیخ زین الدین دمشقی صاحب مکتوب لقاب معروف حمید اور حضرت شیخ علی محمد شکر ریز صاحب مکتوب لقاب وحدت سعید اور حضرت شیخ علی غیاث شکر باران صاحب مکتوب لقاب کمال القدرت اور حضرت شیخ علی حسین بالکوٹی صاحب مکتوب لقاب جمال واحدیت اور حضرت شیخ محمد سراج الدین صاحب مکتوب لقاب احصار قلب اور حضرت شیخ عارف دہنی دیا صاحب مکتوب لقاب حدود ربی اور حضرت شیخ جمال اللہ عاشق کابلی صاحب مکتوب لقاب عشر و بیان وحدت اور حضرت نجم الدین متوکل برادر حقیقی جناب بابا صاحب موصوف صاحب مکتوب لقاب قصص الوحدت اور حضرت شیخ احمد عارف سبزواری صاحب مکتوب لقاب قیام احدیت - اور حضرت شیخ احمد ذکریا سندھی صاحب مکتوب لقاب مواحدین ساجد - اور حضرت شیخ صدرالدین دیوانہ جنکو بوجہ کیفیت جذب کے پاکپٹن شریف میں زین بانوالا کہتے ہیں اور یہ بزرگ حضرت بابا صاحب کے تھوک دینے سے فاضل ہو گئے تھے اور انکے مکتوب لقاب کا نام وحدت العرش ہی - اور حضرت سید محمد مقیم کرمانی صاحب مکتوب لقاب غفران عبدی اور حضرت شیخ شہاب الدین غزنوی صاحب مکتوب لقاب متجلی واحدیت اور حضرت مولانا احمد فصیح الدین لکھنوی صاحب مکتوب لقاب دقایق حبیب اور حضرت شیخ حافظ عبداللہ شاہ صاحب مکتوب لقاب سرور وحدت اور حضرت شیخ نیاز الدین منتخب برادر شیخ برہان غریب صاحب مکتوب لقاب قول الحبیب اور حضرت شیخ محمد یوسف صاحب مکتوب لقاب شمشیر قربت اور حضرت برہان الدین صوفی ہالنسوی صاحب مکتوب لقاب حقیقت الباعث اور حضرت محمد جمال الدین بدری صاحب مکتوب لقاب اکبر الواحدیت اور حضرت محمد شاہ نظام غوری صاحب مکتوب لقاب مصروف الفواد اور حضرت مولانا محمد نعیم ملتانی صاحب مکتوب لقاب مناقب الوحید اور حضرت مولانا علی قادر بہاری صاحب مکتوب لقاب دروج حسرت اور حضرت سلیمان محمد نیشاپوری صاحب مکتوب لقاب اتصال الحبیب اور حضرت شیخ حمید الدین سگانی عارف صاحب مکتوب لقاب وحدت بازغہ اور باقی

دیگر حضرات حاضرین محفل اعنی حضرت شیخ ابو محمد بن شیخ صباح صاحب مکتوب نطاب شہرۃ المرغوب اور حضرت
شیخ صدر الدین صاحب مرید او صدر الدین کرمانی صاحب مکتوب نطاب سجود الودود اور حضرت شیخ سعد الدین صاحب
مرید حضرت شیخ نجم الدین رازی صاحب مکتوب نطاب ارض الوجوب اور حضرت شیخ نجیب الدین صاحب بن علی بزغش صاحب
مکتوب نطاب قطب الافکار اور حضرت شیخ ابو الحسین صاحب بن علی محمد صاحب مکتوب نطاب مقرون السبحان اور حضرت شاہ
شرف الدین عرف عمر بن فارض الحموی مصنف قصیدہ بردہ صاحب مکتوب نطاب سیف الوجود اور حضرت شاہ ابو اسحاق
مغربی عرف ابراہیم بن علی صاحب مکتوب نطاب رونق الحق اور حضرت شیخ سیف الدین ماخرزی صاحب مکتوب نطاب اقتدار
الہیت اور حضرت شیخ شمس الدین عرف محمد بن علی مالک مرید شیخ ابو بکر حجاز مرفوع الاحجاز سلسلہ یاغیہ تبریزی صاحب
مکتوب نطاب عقیق الوجوب اور حضرت شیخ نور الدین بن عبد الرحمن اشقری صاحب مکتوب نطاب غیور الوحدت اور حضرت شیخ حسن بلغاری
صاحب مکتوب نطاب فاروق الصفا اور حضرت سید علی ہمدانی مصنف اوراد فتحیہ صاحب مکتوب نطاب مرآۃ الوجود اور حضرت
شیخ محمود مزدقانی صاحب مکتوب نطاب ابیض الوحدت اور حضرت شیخ حسام الدین جنبلی صاحب مکتوب نطاب صباح اور حضرت
شاہ سلطان الدین صاحب مکتوب نطاب محبت الحق اور حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب مکتوب نطاب بیاض الوحدت اور
حضرت شیخ فضل الرحمان برادر عمدہ زادہ جناب باصاحب موصوف صاحب مکتوب نطاب نظیر الخطیب اور حضرت خواجہ
رکن الدین صاحب بن احمد سمنانی صاحب مکتوب نطاب امیر الوجود اور حضرت شاہ ابو نعیم صاحب بن صدر الدین صاحب مکتوب نطاب
نور الوجوب کو واسطے مزاج پرسی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علماء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا بمراد شرف اندوزی عروج کیفیت باطنی کے روانہ طرف کلیر کے فرمایا امر موجب حکم حضرت باصاحب موصوف کے اسم اعظم
چشتیہ کو تلاوت کرنا شروع کیا اور علیم اللہ ابدال جو حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث
گنجدست فیض صحبت سے احوال گذشتہ کلیر کا تحریر کر کر واکر روانہ کلیر کو ہوئے تھے وقت نماز تہجد کے حضرت بادشاہ
دو جہان مخدوم علماء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ حضرت
ممدوح ایک حجرہ میں قیام فرمائے ہیں علیم اللہ ابدال نے آداب بجا لا کر احوال جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر باصاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی مجلس اقدس کا گذارش کیا حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علماء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ ابدال ہی عالم اسکا نہیں کلام

کیفیت بھیجا کر عالم وجوب مین عرض کر لیا کرنا اور بتاریخ بارہوین ماہ محرم ۷۵۱ھ ہجری مرقوم الصدر یکشنبہ کو
جو غرہ بارہ پہر حالت عبادت خاص کا تمام ہوا وقت نماز تہجد کا تہا اس عرصہ مین مخلوق کثیر کی حضرت کو ڈہونڈہتی رہی
مگر کسی شخص نے اسقدر عرصہ تک حضرت موصوف کو کہین نہین پایا جب حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی کیفیت باطن نے حالت عبادت خاص سے تجاوز فرمایا اور وقت
حضرت ممدوح مکان مسمی گلزادی پر تشریف لائے اور جس جگہہ اب مزار مقدس حضرت موصوف کا ہی یہ جگہہ اول روز سے
پیش نظر فیض اثر تہی کہڑی ہوے علیہم اللہ ابدال دست بستہ پس پشت مبارک کے حاضر تہے اس عرصہ مین درخت گولر اور
ایک فاختہ آشیانہ دار درخت گولر نے کہ وہ درخت گولر اب بہی بارگاہ عرش پناہ مین موجود ہے اور ایک قطعہ
زمین نے کہ جای اقامت حضرت موصوف سات قدم غربی کو اور سترہ قدم شرق کو اور انیس قدم شمال کو
اور اکیس قدم جنوب کو تہی اور ایک قطعہ جسمین سید امام الدین صاحب جو اولاد حضرت غوث پاک قطب عالم سے اور مرید
حضرت خواجہ غریب نواز سے ہنگام فتح کلیر شہید ہو کر دفن ہوئی تہے واسطے محفوظ رہنی کی آتش قہر سے سایل ہوے حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم **علاء الدین علی احمد صابر** صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ تم
ہمارون آتش قہر سے محفوظ رہو گے یہہ وعدہ فرما کر حضرت موصوف رو بقبلہ اور پشت طرف شرق کے فرمای ہوے
قریب درخت گولر کے آکر اقامت فرمائی اور علیہم اللہ ابدال درخت گولر سے سینہ لگا کر اور حضرت ممدوح کی جانب مونہہ کر کے
کہڑی ہو گئے حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا نے درخت گولر سے پشت مبارک لگا کر دست چپ سے ڈالی درخت گولر کی پکڑ لی اور دست
راست کی انگشت شہادت مٹہی بند کر کے علم کر لی اور ہاتہہ برابر قلب کے لا کر نگاہ جانب آسمان کے فرمائی
تہوڑی عرصہ تک اسیطرح کہڑے ہوے استغراق مین رہے جب کیفیت تمام و کمال غالب ہو گئی یک بیک بے اختیار دہنا
ہاتہہ نیچے کو آگئے اور نگاہ مبارک جانب آسمان سے انکہین بند ہو کر علیحدہ ہوے اور اوسی حال مین حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا درخت گولر سے جانب غرب کے تشریف
لیگئے اور جا اقامت پر کہ جہان اب مزار مقدس ہے جا کر کہڑی ہوے تہوڑی دیر ٹہر کر انکہین کہولین جو ہین نگاہ قہر آتش
زمین پر پڑی جای اقامت سے ساتہہ قدم کے فاصلہ پر آتش قہر کی اندرون زمین سے نکلی اور قطعات زمین اور

درخت گولر اور فاختہ مذکورہ کو چھوڑ کر چہار طرف ہر ایک شی کو جلاتی ہوئی بہت جلد حد بارہ کوس پر پہونچ گئی
اور پھر آسمان پر شعلے آتش قہر کے جانے لگے بمجرد مشتعل ہونے آتش قہر کے یک لخت تمام مخلوق کلیہ اور کل مکانات اور حیوانات
اور درخت وغیرہ جلکر خاکستر ہو گئے فرصت ایکدم لینے کی کسیکو نہ ملی اور حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اوسیطرح روبقبلہ پس پشت ہٹتی ہوی پاس درخت
گولر کے تشریف لے آی اور بدستور مرقومہ بالا کھڑی ہو کر نگاہ جانب آسمان کے فرمائی اور چار سانس لینے کے بعد پھر
اوسیطرح جاے قامت پر تشریف لیگئے اور نگاہ قہر آمود زمین پر ڈالی اوسیطرح آگ زمین سے نکلکر جاے محفوظ کو چھوڑ کر
حد بارہ کوس میں چاروں طرف جلاتی ہوی چلی گئے اور پھر شعلے آسمان کو جانے لگے اور **حضرت ممدوح** اوسیطرح متصل
درخت گولر کے آکھڑی ہوے **علی ہذا القیاس** شبانہ روز میں چھہ ہزار مرتبہ بفاصلہ چار چار سانس کے
اوسیطرح آگ قہر کی زمین سے نکلتی تھی اور بارہ کوس کی حد میں چہار طرف زمین کو جلاتی تھی اور شعلے آسمان کو بلند
ہوتے تھے اوسیطرح چہار روز کامل بلاکم وبیش یہی حال رہا اور بتاریخ پندرہوین ماہ محرم ۱۵۱ھ سنہ ۱۵۱ ہجری مذکور الصدر
روز چہارشنبہ وقت نماز عصر کے حضرت خلفاے جناب باباصاحب موصوف وحاضرین مجلس **حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر** باباصاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے قریب حد بارہ کوس زمین سوختہ کے آپہونچے جب **حضرات موصوف الصدر** نے
زمین حد بارہ کوس کو مثل تنور کے گرم پایا اور کسیکو پاؤن رکھنی کی تاب آئی سب حضرات ممدوح الصدر بموجب ہدایت
حضرت شاہ شیخ فرید الدین گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے نام حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا باواز بلند پڑھنی لگے تھوڑی عرصہ میں اون سب حضرات کے قلب پر القا ہوا
کہ تم سب لوگ جانب شرق کے مونہہ کر کے یہان آؤ سب حضرات نے بموجب القاء الہام باطن کے مونہہ طرف مشرق کے
کر کے زمین سوختہ حد بارہ کوس میں پاؤن رکھا بمجرد پاؤن رکھنے کے سب حضرات کے پیر و نیز آبلے پڑ گئے
اور سب حضرات الغیاث الغیاث پکارنے لگے اس عرصہ میں علیم اللہ ابدال پاس حضرات موصوف الصدر کے
آپہونچے اور کہنے لگے کہ تمنی پاؤن جانب شمال کے رکھا تھا اسباعث سے آتش قہر نے جلایا اب تم سب حضرات میرے ساتھ چلو
اور آنکھیں بند کر لو اور نام حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کا تلاوت کرتے رہو چنانچہ چند عرصہ میں سب حضرات قریب نماز مغرب کے

زیر درخت گولر پشت حضرت موصوف کے پہونچگئے دیکھا کہ چہرۂ مبارک **حضرت ممدوح** کا جانب آسمان کے ہے
ایک ساعت کامل نگاہ آسمان پر رہی بعد ایک ساعت کے بدستور مرقومہ بالا بحالت اقامت پر پہونچکر نگاہ قہر آلود زمین پر ڈالی
سوائے جائے محفوظہ اور سب زمین مثل شمع کے روشن ہوکر جلتی ہوئی حد بارہ کوس پر جا پہونچی اور شعلے
آسمان پر جانے لگے اور آواز مثل گرجنی رعد کے بلند ہوا حضرت **بادشاہ دوجہان** محدوم **علاء الدین علی احمد**
صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا بدستور مسطورۂ بالا متصل درخت گولر کے تشریف لے آئے
اور ارشاد فرمایا یاھو یا من ھو یا من لیس لھو الا ھو اور پھر فرمایا لا لا لا اسوقت
علیم اللہ ابدال نے پشت مبارک سے عالم وجوب مین عرض کی کہ سب حضرات خلفا اور حاضرین مجلس اقدس جناب
شاہ شیخ فرید گنجشکر **بابا صاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے حضور النور کی معراج پر بھی
حاضر ہوے ہین **حضرت ممدوح** نے باواز بلند فرمایا الحمد للہ ناحق اور پھر فرمایا لا لا لا
اور نظر مبارک جانب آسمان کے فرمائی یہ کلمات سنکر علیم اللہ ابدال نے سب حضرات کی خدمت مین گذارش کیا کہ ایھا
سے تشریف لیجائے مین آیا ہون بارہ کوس پر پہونچا دون اور سب حضرات شرفیافتہ عروج کیفیت باطنکو
اپنے ہمراہ لیکر پشت مبارک سے بطور مرقومہ بالا روانہ ہوا اور عرصہ ایک ساعت مین بارہ کوس سے باہر پہونچا کر واپس گئے
اور ہم سب حضرات نے وہان سے تھوڑے فاصلہ پر ٹھہر گئے نماز عشا سے فارغ ہوکر باہم گرد حصول شرف پایہ
عروج کیفیت یاد کے فجر تک وہان بسر کی فجر مین نماز ادا کرتے ہوی روانہ ہوا چاہتی تھے دیکھا کہ ابدال جانب ملک طوس سے
آرہے اور انکی ہمراہ بہت سارے جہن اقسام اقسام کا کھانا لیے ہوے ہین ابدال نے ان سب حضرات کی خدمت
مین گذارش کیا کہ ابھی تشریف لیجائیے چاشت وقت فرمائی جب ابدال موصوف سب حضرات سے ملاقی ہوے دریافت
کیا کہ احوال حضرت بادشاہ دوجہان قدوم **علاء الدین علی احمد صابر صاحب** ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کا جو آپ ملاحظہ کر آئے ہین بیان کیجیے اور علیم اللہ ابدال کی خیریت سے بھی مسرور فرمائی
حضرت موصوف نے احوال بیان کیا ہی دریافت احوال ابدال ممدوح نے سب حضرات کو طرح وار کہا کہا
کہا یہ کہا کہ بادشاہ شیخ فرید گنجشکر **بابا صاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کیخدمت فیضدرجت مین
جانب آسمان کے دیکھا کہ جمال الدین ابدال نے تسلیمات عرض کی ہی اور گذارش کیا ہے کہ مین آج سے

سع یکصد نفر اجنہ کے جنکے نام یہہ ہین اسماء اجنہ ۱ فرقون ۲ قرذون ۳ مریون
۴ وضغون ۵ طقتون ۶ ضحادون ۷ باعزون ۸ قطمون ۹ جغدون ۱۰ شلغون
۱۱ قمون ۱۲ غاودون ۱۳ اطقمون ۱۴ ابرشاغ ۱۵ معدایہ ۱۶ اطغمات ۱۷ اظغماشی
۱۸ عوق ۱۹ اشغدی ۲۰ داغی ۲۱ عطوی ۲۲ شوغو ۲۳ دردقو ۲۴ عغدو
۲۵ موقش ۲۶ فروحش ۲۷ صغرش ۲۸ بطغاش ۲۹ خرصغ ۳۰ بدغودرا
۳۱ نظرون ۳۲ فقبون ۳۳ مومق ۳۴ قعواذ ۳۵ باغودرا ۳۶ مموامض
۳۷ جغفود ۳۸ خنقوق ۳۹ دفغوط ۴۰ قشغومہ ۴۱ صمون ۴۲
مغمان ۴۳ ناضرجون ۴۴ الغقون ۴۵ طوریش ۴۶ قاطش ۴۷ میاخغ
۴۸ غرضغ ۴۹ سغفاج ۵۰ عومش ۵۱ گاغون ۵۲ لمغوش ۵۳ سوغط

۵۴	بدریغوش	۵۵	قغوش	۵۶	موبغیام	۵۷	غغوش		
۵۸	قرحجش	۵۹	جوسش	۶۰	قافون	۶۱	قفروغ		
	غرت	۶۳	سراغ	۶۴	اغموش	۶۵	جبرقون		
	اغش	۶۷	قومویط	۶۸	سلجون	۶۹	مضاجش		
	طغوش	۷۱	طماغ	۷۲	دغفودش	۷۳	لغیاش		
۷۴	معرفش	۷۵	لغلوش	۷۶	قمراش	۷۷	دقمش		
۷۸	بجاعش	۷۹	برنجغ	۸۰	نغنوش	۸۱	ودعوش		
۸۲	زودغش	۸۳	تغبوش	۸۴	حجمش	۸۵	حجموغ		
۸۶	فغلق اوج	۸۷	فتاجمش	۸۸	غواقط	۸۹	قمبوش		
۹۰	ثبودغشی	۹۱	جرفوش	۹۲	سقافش	۹۳	غاروت		
۹۴	عقاجش	۹۵	جمغوش	۹۶	فضغومہ	۹۷	عنیدماق		
۹۸	فقعارض	۹۹	بالغدم	۱۰۰	غفریفش				

حضرت شاہ

عبدالرشید صاحب شمالی فرزند حضرت محمد حنیف صاحب علوی صاحب کیفیت ولایت روح جذبیہ کے حکم سے واسطے
خدمتگذاری حضرات مہمانان کے مقرر رہوا ہون جو صاحب حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاءالدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کی مزاج پرسی کو تشریف لاوینگے مین اونکی خدمت
بجالاؤنگا اور کہانا کہلایا کرونگا حضور بھی میرے حال کے مددگار رہین کہ آتش قہر سے مع جنات کے محفوظ
رہون سب حضرات ممدوح الصدر نے ارشاد فرمایا کہ تم نام حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاءالدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کا تلاوت کرتے رہو۔ جمال الدین ابدال نے عرض کیا کہ بغیر اجازت
نام مبارک کسطرح تلاوت کرسکتا ہون یہہ گفتگو ہو رہی تہی کہ علیم اللہ ابدال بھی اس مجمع مین آپہونچے اور جمال الدین
ابدال سے ملاقی ہوکر کہنے لگے کہ حضرت بادشاہ دوجہان **مخدوم** علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیاؒ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اور تمہاری ساتہ کے جن ہمارا نام تلاوت کرین کسیکو آتش قہر تکلیف
نہین دیگی اور اپنی ہمراہی جنات کو ممانعت کردو کہ نادانستہ زمین سوختہ حدیارہ کوس مین قدم نرکہین کہ
سوختہ نہوجائین یہہ حکم سنا کر علیم اللہ ابدال واپس گئے اور یہہ سب حضرات جمال الدین ابدال سے
رخصت ہوکر **پاک پٹن شریف** کو روانہ ہوگئے **اشعار آبدار مؤلف**

ہی روایت یہہ کہ وہ مسجد خراب — جسمین تہی وہ مردمان پُرعذاب
اسقدر تہے وہ باندازہ شمار — جس مین بچہتے تہے مصلے دس ہزار
جسگہڑی وہ ہوگئی زیر زمین — یہہ خبر پہونچی بہندوستہ وچین
شہر نار قہر سے جلنے لگا — زلزلہ ہونچال کا چلنے لگا
چند فرسخ آگ بالا ہوگئی — خاک کلیر مثل تانبہ ہوگئی
اوسگہڑی **مخدوم** سے مانگی پناہ — فاختہ گو لرزمینون نے پناہ
نار قہری سے بچے چارون بجال — دیکہتے تہے **شاہ عالم** کا جلال
حضرت **مخدوم** کا پڑہتی تہے نام — اس وظیفہ سے بچے سے لاکلام
سالکان پاک ہمعصر فرید — خدمت **صابر** مین آئی بہر دید

جب وہ آئی حد بارہ کوس پر
تھم گئے دہشت سے سر پر باندھ کر

ہو گئے حیران اوس آتش سے سب
نام پڑھتی تھی بوضع خوش ادب

یہہ لگے کہنے کہ ای شاہ زمان
ای امیر کون ای شاہ جہان

کسطرح ہم آپ کی جانب کو آئین
کونسی صورت سے ہم پاوین ترائین

آی ہین باحکم بایا جیو شتاب
از سر آپ سمش حال جناب

حکم جو فرمائی لائین بجا
جائین واپس یا کھڑے رہوین بجا

بعد دیری غیب سے آئی صدا
یہہ صدا یہہ بانگ یہہ خوشتر ندا

جس گھڑی حضرت کی جانب جاؤگے
آتش قہری سے سب جل جاؤگے

ہان اگر دیدار حضرت کا ہی شوق
پای بوس شاہ کا رکھتی ہو ذوق

شرق کیجانب کو پیر اپنا رکھو
اسم اعظم شاہ کا ہر دم پڑھو

سنکے یہہ آواز غیبی ایک ایک
بر طریق عجز برانداز نیک

جانب حضرت کیا سب نے خرام
تھر تھراتے کانپتے باعجز تام

تھا جو خدمت مین وہ ابدالی بکار
لے گیا ہمراہ باصد افتخار

جب ہوے نزدیک حضرت شاہ کے
اوس شہ راز خدا آگاہ کے

دیکھتی ہی صورت شان جلال
ہو گئی تصویر وش بے قیل و قال

آتش قہری بھڑکتی تھی وہان
تیغ مخدومی جھمکتی تھی وہان

اکثری مخدوم کا تھا یہہ کلام
ھو ویا من ھو ویا ھو ھو مدام

گاہ حق حق گاہ ھو ھو ورد تھا
گاہ یا من او او او ورد تھا

گاہ در سرمستی حال جلال
لا الہ لا الہ حسب حال

گاہ لا لا و لا لا کی صدا
تھی جناب شاہ کی سیف صدا

گاہ تھی سیاح دریای شہود
گاہ تھے سیاح بیدای وجود

گہہ ہویت کی سرامین ای حسن — منزل عین البقا مین ای حسن
پیر علیم اللہ نے فرصت کو پا — خوف سے ڈر سے اشارہ سے کہا
پاس سے حضرت فرید الدین کے — آئی ہین خدمت مین شاہ دین کے
واسطے پرسش مزاج پاک کے — بادشاہ ہفت ارض و ہفت افلاک کے
اونکو بھیجا ہے فرید پاک نے — حضرت بابا وحید پاک نے
شاہ نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہدیا — اور پھر لَا لَا وحق حق کو پڑہا
الغرض یہہ سب لپس از دیدار شاہ — آتش قہار سے پاکر پناہ
جبکہ پہونچے حدبارہ کوس پر — وہ گروہ عارفان باخبر
ایک ابدال از ریاست گاہ طوس — سر گروہ جنیان و طوس و روس
کثرت جنات سے آیا وہان — اور خدمت وہ بجالایا بجان
پھر جمال الدین نے یہ پوچھا سوال — کہدو مجھہ سے اوس شہ عالی کا حال
خدمتی بندہ علیم اللہ جو تہا — آتش قہار سی وہ بھی بچا
سب لگے کہنے کہ ہان پڑہتا ہی نام — بیٹھہ کے بھیجے اوسی بخشا مقام
ہم سبہونکو اوسنے با آداب تام — اسم حضرت سے بچایا لا کلام
گر نہ پڑہتے نام حضرت ہم فریق — نار سے بے شبہہ ہو جاتی حریق
حال حضرت دیکہکر حیران ہوے — ہیبت حضرت سے ہم بیجان ہوے
جب اجازت دی علیم اللہ نے — اوس خدامت کار حق آگاہ نے
وہ جمال الدین ابدالی بکار — وہ گروہ جنیہ کا فوجدار
نام حضرت کا وظیفہ خوان ہوا — صاحب کیفیت عرفان ہوا
فرد فرد جن ہمہ پڑہتے تہے وہ نام — ہر گہڑی ہر لحظہ ہر دم صبح و شام
خدمت بابا مین جب پہونچے تمام — گنجشکر کو کیا سب نے سلام

گنجشکر نے کیا ست سے سوال — مجھ کہو میرے علاء الدین کا حال
آپکے باعث سے ای بابا فرید — ہان ہوا حاصل ہمین اوس شہ کا دید
حضرت مخدوم کے شان جلال — تھی تجلی بخش ہر وضع کمال
ہر طرف روشن ہوئی وہ نار قہر — وہ جھمکتی تیغ آتش بار قہر
اوس ٹہر کتی آتش قہار مین — ہم رہی محفوظ اوس دربار مین
ایک جمال الدین ابدالی بکار — خدمت مہمان نوازی مین تیار
گرم خدمت صابری دربار ہے — حضرت صابر کا خدمتگار ہے
نام پڑہتا ہے وہ ہر دم شاہ کا — اوس خدا آگاہ شاہنشاہ کا
نام حضرت کا پڑہیگا جو حسن — کب اوسے چہیڑیگی آفات زمن

احوال خلفا و حاضرین مجلس جناب بابا صاحب کا حضرت مخدوم صاحب سے بمقام کلیر شریف شرفیاب ملازمت ہوکر حضرت بابا صاحب کی خدمت مین آنیکا اور پیشین خبری مندرجہ مکتوبات نطاب کربت الوحدت اور احدیت المعارف سے مطلع ہونے کا

حضرت سید نظام الدین بدایونی اپنی مکتوب نطاب بمقتضا طیب الوحدت مین تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ الحمد ۲۱ ماہ محرم ۶۵۱ھ ہجری روز شنبہ وقت نماز ظہر کے کل حضرات موصوفہ بالا شرفیاب حصول کی بضیت عنصری باطن ہوکر چہہ روز کے بعد حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین پہونچے قدمبوس ہوکر احوال معائنہ کیا ہوا گذارش کیا حضرت بابا صاحب ممدوح نے سنکر دو رکعت نماز شکرانہ ادا فرمائی اور الحمد للہ فرماکر ستر بار یا ہادی تلاوت کیا اور سب حضرات سے بتاکید ارشاد فرمایا کہ احوال دیدہ و شنیدہ و معائنہ کیا ہوا اپنے اپنے مکاتیب نطاب مین قلمبند کرلو جب مخدوم میرے کو مرتبہ سلوک کا حاصل ہوگا یہ سب احوال مندرجہ مکتوبات نطاب اوسکے خلیفہ کے سپرد کیا جائیگا اور ساڑہی سات سو برس تک یہ احوال مکتوبات نطاب مین

مخفی و پوشیدہ رہیگا اور بعد انقضای مدت مذکورہ ہمارے اس سلسلہ کا ایک مجدد وقت اپنی کیفیت عروج
باطن مین جو اولاد امام اعظم **ابو حنیفہ** سراج امت رحمۃ اللہ علیہ سے ہوگا اس احوال مخفی کو بحکم الہام باطن ظاہر
کریگا بعدہ سب حضرات اعنی خلفا و جملہ احباب جناب باباصاحبؒ نے حضرت باباصاحبؒ سے عرض کیا کہ حضرت زمین
[illegible] مقدر قہر الٰہی نازل ہونیکا کیا سبب ہے حضرت باباصاحب موصوف نے سنکر مجیب فرمایا نظام الدین بابا
[illegible] کو کتب خانہ مین صحیح **بخاری** تصنیف حضرت خواجہ **معین الدین** حسن سنجری چشتی اجمیری
[illegible] و ہمارے والد ماجد قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیف **کربۃ الوحدۃ** تصنیف حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد **سید عبد القادر جیلانی** محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی
رضی اللہ عنہ عنایت فرماؤ کہ ہم حضرات اوس پیش خبر کو دیکھکر تسکین حاصل کرین اور اس بیان عجیبہ کو بھی
اپنی اپنی مکاتیب خطاب مین قلمبند کرلین چنانچہ بموجب ہدایت حضرت باباصاحبؒ کے میں اول کتب خطاب
کربۃ الوحدۃ معائنہ کرایا جسمین حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی محبوب
سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے یہہ **پیش خبری** تحریر فرمائی ہے کہ مخدوم **علی احمد**
صابر کا ہند مین قریب **سنہ ۹۲۰** ہجری کے ظہور ہوگا اور پرورش پاکر طریق چشتیہ مین خلافت
حاصل کرکے بت پرستون کے شہر مین قایم ہوجائیگا اور اوسکے قہر سے وہ ساری زمین جلکر خاک سیاہ
ہوجائیگی اور پھر انتقال کے بعد قریب **سنہ ۶۹۰** ہجری سے اوسکا جسم دو پتھرون کے درمیان مین قایم رہیگا جو
صاحب انصاف قاری حرز مرتضوی قیومی روحی کا ایک معجزہ ہوگا اور حضرت عزیر علیہ السلام کے معجزہ کے بدل مین یہہ کرامت
عزیزی شمار کیجائیگی جسکے بارہ مین حضرت سردار انبیا **شہنشاہ دوسرا** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
فرماچکے ہین (اس فرمان عالی کو حضرت بندگی عبد القدوس گنگوہی قطب عالم ہنگام وفیہ حضرت مخدوم صاحبؒ
بالتفصیل ظاہر کرینگے) اور مخدوم **علی احمد صابر** کا دفینہ قریب **سنہ ۹۰۰** ہجری کے ایک علو العزم والمرتبہ
مجدد زمانہ خاندان صابریہ چشتیہ کے دست حق پرست سے جو اولاد مین حضرت امام اعظم **ابو حنیفہ**
سراج امت سے ہوگا ظہور مین آئیگا اور حال مخدوم علی احمد صابر کا ہماری زمانہ سے عرصہ بعید نو سو برس کے بعد
کیفیت ظہور ہوگا اور اوس مجدد وقت مین ایک مجدد وقت اوسی سلسلہ صابریہ کا کہ وہ بھی اولاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ

سرانجام ہوگا اس راز مخفی کو افشا کریگا اور وہ زمانہ قریب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہونیوالا ہے اور اوس احوال
راز مخفی کو افشا کرنیکا کہ بہت ظہور باطن مین سبب یہہ ہوگا کہ منکرون کی ظاہر و باطن سے سرکوبی ہو اور اسلام
تمسک بالا اور طرح طرح کے فتنے ہفت اقلیم مین ظہور مین آوینگی اور ۱۳۰۰ سنہ ہجری کے بعد آغاز ۱۴۰۰ سنہ ہجری سے یہہ امر
بطون سے مرتبہ ظہور مین آوینگے اور عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ کو اسکا علم آتا رہیگا اور سوائے
اوسکے اور مقلدین اوسکے کے کوئی اسکا علیم نہوگا اور اقطاب اور اغیاث تمام روی زمین سے آغاز ۱۴۰۰ سنہ
مین مشترک قہر اور رحم کے ہونگی اور روی زمین پر ابدال تنزل بہت کم کرینگے اور تمام عالم کے دنیادارونکو
نقیب اور نجیب - اور اخیار بد دعا کرینگے اور دنیادارون کے ایمان سلب ہو جاوینگے مگر وہ دنیادار جو
عارف مرفوع کے واسطہ رکھتے ہونگے اور شغل نوری مین شبانہ روز باجازت شیخ کامل مصروف ہونگی سلب ایمان سے
ایمن محفوظ رہینگے اور اوسکے حکومت ستارہ عطارد و مریخ سے ہوا کریگی کہ وہ ستارے متعلق غوث قہری اور رحم
مشتری قطب کے ہی اور قریب ۱۴۰۰ سنہ ہجری کے وسط مین حسد کثرت سے ظہور پکڑی اور بغض بھی بکثرت ہو اور
گناہ کبیرہ بہت اور صغیرہ کم ظہور مین آوین اور اوس زمانہ کے عارف صاحب مجاز بھی کذب گوئی مین بکثرت مشغول ہین
اور مثالین عارفونکی خفیف و ضعیف ہونگی اور شیخ وقت اون کے اونکو ہرگز ہرگز نہین سمجھینگے ہان اگر مرفوع الاجازت شیخ
روبرو عین اون غیر جو مثال ظاہر کرینگے اور وہ از روی قوت باطن اوسکو سمجھینگے اور جواب تسکین آمیز دینگے اور فقرای غیر
مرفوع کی نوبت یہانتک ہوگی کہ بموجب قول مبارک حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم دنیا کو بجاے دین اختیار
کرینگے بعد حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین بدایونی رحمتہ اللہ علیہ مکتوب بطلب حدیث المعارف تصنیف حضرت خواجہ
معین الدین حسن سجزی چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعوی رحمتہ اللہ علیہ معائنہ کرایا جس مین حضرت خواجہ
غریب نواز موصوف ترقیم فرماتے ہین کہ کمال احمد بغدادی ابدال درجہ دوم میری خدمت مین معین تھا بتاریخ ستر ہوین ماہ محرم
۶۰۴ سنہ ہجری کو بروز جمعہ بعد نماز اوستی مجھکو اکر خبر دی کہ مین آج جانب شمال اوپر خدمت کے گیا تھا اثنار راہ مین نہایت عظیم الشان
بت خانہ دیکھنے مین آیا کہ تمام ہندوستان مین ایسا بتخانہ نہوگا اور اوسمین چاندی سونے کے بت مرصع بجواہرات بکثرت
ہین اور کفر کی نہایت شدت ہے اور اسی ہزار ناقوس بجتے ہین اور مسلمان کا وہان نام نہین ہے امیدوار ہو کہ وہانکا
کفر توڑا جاے اور کفار قتل کیے جاوین حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہین کہ یہی ابدال موصوف ہے

یہہ خبر سنکر اوسیوقت ایک خط اشتمیر بدایت ترویج اسلام سلطان قطب الدین غلام سلطان شہاب الدین غوری والی دہلی کو
بدست سید امام الدین مرید اپنی کو بہمراہی نظام محمود ابدال کے دہلی کو روانہ کیا سید موصوف مع ابدال مذکور اسلام اعظم چشتیہ
روحی تلاوت کرتے ہوی بتاریخ **اونیسوین** ۱۹ ماہ محرم **سنہ ۶۰۴** ہجریکو بروز یکشنبہ وقت نماز فجر کے شاہ دہلی کی خدمت
مین پہونچے بادشاہ اونسے بتعظیم پیش آیا اور میرے خط کو دست بستہ کہڑے ہوکر سنا اور بین تعظیمی سجدے شکریہ بین بجانب امیر شریف
ادا کیئے اور اوسیوقت تعمیل حکم مین مصروف ہوگیا اور قیام الدین عرف ذموان صوبہ شجاعی کو طلب کرکے حکم دیا کہ دو دستہ سوار ان احرار
اور تین دستہ پیادے اور چار دستہ شتر سوار زنبورکون کے ہمراہ لیجاکر کفار اور بت پرستون کو جہنم واصل کرو اور بت خانہ کی جگہہ
اوسی بناپر جامع مسجد قایم ہوجاے اور سونے چاندی کے بتون کے آفتابے وضو کیواسطے تیار ہوجائین اور کوئی فاضل عربی یا رومی وہان
مقرر کیا جاوے اور تمکو تمام علاقہ مع ہردوار گنگا جی تک صاف کیا تم جاؤ وہان اسلام قایم کرو اور بفیروزی تمکو اطلاع دو
یہہ حکم سلطان سنکر قیام الدین عرف ذموان صوبہ شجاعی نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ جہان پناہ سپہ سالار عساکر شاہی کونسا
سردار مقرر کیا جاے بادشاہ نی کہا کہ **سید امام الدین** کو جو سید شہاب الدین بن حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب
صاحبزادہ دوم حضرت غوث پاک قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اور مرید حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی
شفاعت آمر کے ہین اونکو سپہ سالار مقرر کرو چنانچہ حسب الحکم بادشاہ موصوف سید امام الدین صاحب ممدوح مع افواج مذکور
کلیر کو روانہ ہوے اور بادشاہ نی بکمال عقیدت ایک عرضی بمضمون روانگی فوج مع تمامی کیفیت متعلقہ اوسکے فقیر کو ارسال کی
اور بین اس احوال کو سنکر نہایت خوش ہوا اور شکر حق سبحانہ تعالے ادا کیا اور بعرصہ دس روز مین بروز دوشنبہ نماز ظہر کے
قریب فوج سلطانی نے دونگر پور پڑاکی جو کلیر سے قریب تہا پہونچکر سامان جنگ سے اپنے تئین آراستہ کیا دوسرے
دن بروز سہ شنبہ وقت عصر بعد نماز کے افواج شاہی نے شہر پر حملہ کیا داخل شہر ہوکر جسنے اطاعت کی اور اسلام قبول کیا اوسکو
امن دی اور جسنے اسلام سے منحرف ہوکر مقابلہ کیا اوسکو تیغ بیدریغ کیا پانچ روز معرکہ جدال و قتال گرم رہا اس لڑائی مین بہت سے
کفار قتل ہوے اور اکثر بتون مین جو قریب تہا فرار ہوگئے اور ایک لاکہہ دو ہزار مرد زن و بچہ مشرف باسلام ہوکر محفوظ و مامون
رہے اور باطمینان تمام اونکو بود و باش کی اجازت دی گئی اور اوس عظیم الشان بتخانہ پر قبضہ کرکے اوسکی عمارتون کو توڑ کر
صرف چار دیواری قایم رکہی اور فرش سنگ یشب کو پلٹ کر جامع مسجد قرار دیا اور بہت سا خزانہ کفار غازیان اسلام کے
قبضہ قدرت مین آیا اور ہنگام عبور فوج ایک مرد برہمن نے امام مسجد سے بیان کیا جو ایک بلند برج مین پوشیدہ تہا اوس

ظالم خونخوار نے حضرت سید امام الدین صاحب سپہ سالار لشکر سلطانی کے ایک تیر ایسا تاک کر مارا کہ وہ اونکے قلب پر لگا
تیر کھاتی ہی آپ لا الٰہ الا اللہ کہکر گھوڑے سے گر گئے اور وہین جام شہادت نوش کیا ذموان صوبہ مذکور نے یہ واقعہ
دیکھکر اوس کافر کو گرفتار کر کے اپنی ملک تہہ سے قتل کیا اور حضرت موصوف کے یک بیک شہادت پر کمال تاسف ہوا اور اوسی
برج مین اونکو دفن کر کے مقبرہ بنوا دیا جو ابتک موجود ہے ان تمام واقعات کو بالتفصیل ذموان صوبہ نے بذریعہ عرضداشت سلطان قطب الدین والی
دہلی کو مطلع کیا اور نیز تحریر کیا کہ یہان کفرستان تہا اب خدا نے اسلام قائم کیا تعلیم و تلقین دین کیواسطے چند علما کی ضرورت
ہے سلطان قطب الدین والی دہلی نے بفور ملاحظہ عرضداشت **علمائے اجل دہلی** سے مولوی نظام احمد بدخشانی
اور مولوی مظہر شفیع رومی - اور مولوی فرخندہ بینی عربی - اور مولوی محمد اسحاق شامی - اور مولوی نیاز اللہ کرم ایرانی
اور قاضی احمد دران - اور قاضی بہادر علی ترکستانی - اور قاضی بیاض احمد بلخی - اور قاضی محمد احمد اصفہانی اور
قاضی بشیر الدین بخاری - اور قاضی تبرک کوفی - اور شاہ محمد کبیر سندہی - اور شاہ برہان احمد سورتی
اور شاہ سبحان فوقانی - اور شاہ کریم احمد بغدادی - اور مرزا مراد بیگ مغل - اور مرزا نثار محمد مغل - اور مرزا
محمد نعیم مغل - اور مرزا سلیمان احمد مغل - اونیس فاضلونکو ذموان رئیس کلیر کے پاس بھیجدیا اور وہی عرضداشت بجنسہ مع
اسمائے علما سلطان نے اس فقیر کے ملاحظہ کو ارسال کی فقیر فتح اسلام کو سنکر خوش ہوا لیکن سید امام الدین کے
شہید ہونے پر مرتبہ اعتبارات مین کہ وہ میرا مرید اور اولاد اخی مکرم حضرت غوث پاک قطب عالم سے تہا افسوس ہوا
مگر انچہ رضائے مولا از ہمہ اولی حضرت خواجہ غریب نواز موصوف اپنے مکتوب بنطاب احدیت المعارف مین ترقیم فرماتی ہین کہ وقت
کلیر فتح ہونیکے احوال سے فقیر مطلع ہوا اوسیوقت یہہ بیان مینے اپنی مکتوب بنطاب مین قلمبند کر لیا اور قطب الدین کو بھی ہدایت
کی کہ تم بھی اس حال کو اپنی کتاب باطنی مین مندرج کر لو بموجب میری ہدایت کے قطب الدین نے اس حال کو تحریر کر لیا
پھر فقیر کو احوال پیش جزی **مخدوم علی احمد صابر** مندرجہ بالا مرقومہ حضرت غوث پاک قطب عالم یاد آیا
اوسیوقت فقیر نے مکتوب بنطاب کربت الوحدت تصنیف حضرت غوث پاک قطب عالم رہ طلب کر کے خود بھی معائنہ کیا اور
قطب الدین بابا سے کہا کہ پیش جزی مخدوم علی احمد صابر کو تم بھی اپنے مکتوب بنطاب مین تحریر کر لو مطلع رہو کہ
وہ مخدوم تمہارے طریقہ مین ہوگا جسکی پیش جزی مین ایک دفتر عظیم قلمبند ہے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوب بنطاب قربت الوحدت مین تسطیر فرماتے ہین کہ احوال

ہ ان کلمہ
شہر وقت مین
جو امام صاحب
مدار لشکر سلطان
اور سلطان
یہان جمع
حضرت خواجہ
غریب نواز
رحمۃ اللہ علیہ
کتوب مین
کلمہ سے علاوہ
جو کلمہ مشہور
کرتے ہین وہ
زیادہ ہی
تابع اعتبار
نہین ۱۲

پیش ہوئے مخدوم علی احمد صابر مندرجہ بلا مرقومہ حضرت غوث پاک قطب عالم مکتوب نطاب کرنیکا الوحدت مین دیکھکر
مین نہایت خوش ہوا بعدہ حضرت خواجہ غریب نواز نے ارشاد فرمایا کہ قطب الدین باباجان اسکی تعمیل کرو سینی او
دو پتھر سرخ کلان برابر جو ہر ایک عرض مین اڑائی گز اور طول مین تین گز کے تھے خلفای اجنہ مین سے چار جنات کو طلب کیا
اور ایما کیا کہ یہ دونون پتھر سید امام الدین کے مزار کے سرہانے شمال کی جانب لیجاکر رکھدو اور اپنی اولاد مین سے دو ایک اجنہ
اونکی حفاظت کیواسطے مقرر کرکے ہدایت کرو کہ وہ اونکی نگہبانی رہین اور جبتک پتھرونکو علیم اللہ ابدا
طلب کرین وہ وہین لیجائین اور جس جگہہ وہ کہین اوس جگہہ اونکو رکھدین اور اسمین سر مو تفاوت نہو
ورنہ وہ جلاکر خاک سیاہ کردی جاوینگے چارون اجنہ نے اوسیوقت میرے حکم کی تعمیل کی اور دونون پتھر سید امام الدین
کے سرہانے رکھکر چند اجنہ اونکی محافظت کیلیے مقرر کرکے اونکو میری جانب سے بخوبی ہدایت کردی بعدہ آکر مجھے علم دیا
مینے اپنی ہادی برحق حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کردیا اور اس حال کو اپنی مکتوب نطاب
مین بھی درج کرلیا حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت امم
اپنی مکتوب نطاب حدیت المعارف مین ارقام فرماتے ہین کہ جسوقت عرضداشت قیام الدین عرف ذموان فاتح کلیر کی
بمضمون فتحیابی شہر کلیر سلطان قطب الدین والی دہلی کے پاس پہونچی اوسنی وہ عرضداشت فی الفور میرے پاس
بھیجدی جسکو اوپر تحریر کرچکا اور اوسیوقت سلطان نے ذموان فاتح کلیر کو لکھا کہ آبادی کلیر کا مفصل حال لکھو
اسکو کسنی آباد کیا اور کون کون اسپر حکمران رہا اسکے جواب مین ذموان نے بذریعہ عرضداشت مرقومہ ذیل آبادی اور حکومت
کلیر کا حال نہایت تحقیق اور بہت اعتبار سے والی دہلی کو یہہ لکھا عالیجاہا فرمان سلطانی کے پہونچنی سے ہمعصر و عنین
عزت دوچند ہوئی لیکن کمال متحیر تہا کہ اسکی تحقیقات کامل کیونکر ہو اور بوصول حالات معتبر فرمان سلطانی کے تعمیل
کسطرح عمل مین آئی اخر الامر بیاوری اقبال سلطانی ایک برہمن دہرم ناتہہ نامی جو مذہب ہنود کا بڑا کامل
پنڈت تہا اور ایکسو ستانوے ۱۹۷ برس کی عمر رکہتا تہا میرے ہاتہہ لگا داخلی فوج اسلام کیوقت جب بڑی بتخانہ پر قبضہ
کیا تو یہہ پوجا کررہا تہا اسکو جبرًا مسلمان کرکے قید کرلیا جب فرمان سلطانی پہونچا تو اسنی کہا کہ اگر تم مجھکو رہا
کردو تو کلیر کا تاریخی حال نہایت مفصل و معتبر تاریخ بکرماجیتی سے مین تمکو تحریر کردونگا مینی اوسکو رہائی بخشی اور
اوسنی مقدمہ ہاے حضرت تاریخی کلیر نہایت صداقت سے لکھکر پیش کیے جو بلا خلاصہ حضور کیواسطے ارسال کرتا ہون

ابادی کلیر کا ابتدائی تاریخی حال ۱۲

اور وہ یہہ ہین **واضح رای بادشاہ عالیجاہ ہو** کہ واقع سمت ۳۴ مطابق سنہ ۲۸۳ عیسوی مین راجہ
کرمپال نے اسکو آباد کیا اور نام اسکا **ہردوار گدّہی پہاگ** رکہا اور گنگا کی دہار کے قریب ۲ کوس
تک اسکی آبادی تہی اور بت پرست باشندون سے اس شہر کو آباد کیا اور اوسمین ایک عظیم الشان بتخانہ
تعمیر کیا جسمین سونے چاندی کے تین ہزار اور پتہر کے ایکہزار بت تہے من بعد سمت ۳۵ مطابق سنہ ۹۸ ۲ع مین بکرمپال
عرف باکمپال فرزند کرمپال مذکور نے اپنی عہد حکومت مین بتخانہ عظیم الشان کو اور رونق دی اور بتونپر لاکہون
روپیہ کا جواہرات جڑوا دیا اور ہمیشہ سات ہزار مہنت اور ایکہزار پچیس برہمنون کو لیکر اس عظیم الشان بت خانہ مین
پوجا کو آیا کرتا تہا اور اوسی سال سمت مذکور مین گوکل چند نامی مہنت کو بتخانہ عظیم الشان کا گدی نشین کیا
اور پانچہزار فوج سوار و پیادہ کی اوسکی خبرگیری کو مقرر کی - زان بعد سمت ۵۴۸ مطابق سنہ ۴۹۱ عیسوی
مین راجہ مادہوسین نے گوکل چند مہنت کو قتل کرکے بت خانہ عظیم الشانپر قبضہ کیا اور اپنی برادر زادہ جودہا سین
کو بجاے گوکل چند مہنت کے بت خانہ عظیم الشان کا گدی نشین کیا اور اوس نگر یکا نام **کوکٹ ہردوار**
دیوت قرار دیا اور بتخانہ عظیم الشان مین بہت سے عمارتین بنا کر اوسکو اور ترقی دی اور اوسوقت
یہہ شہر ۴۵ کوس کے گرد مین آباد تہا - پہر سمت ۹۵۸ مطابق سنہ ۹۰۱ عیسوی مین راجہ سلکن ولد گوپال
رئیس دہلی نے اپنی عہد حکومت مین اس شہر کوکٹ ہردوار دیوت کو خوب لوٹا اور بت خانہ عظیم الشان کو کسی قدر
بہی جلا ندی اور اپنی ہمشیرہ زادہ کنور چندر پال کو گدی نشین کرکے اس شہر کا نام **کہڑکا دیوت**
ہردوار رکہا اوس سمت مین یہہ شہر چودہ ۱۴ کوس کے گرد مین آباد تہا اور بت خانہ بدستور قایم تہا بعدہ
سمت ۱۱۶۳ مطابق سنہ ۱۱۰۶ عیسوی اور سنہ ۵۰۰ ہجری کو راجہ کہرپال دادکنکو نے اپنی عموزاد بہائی کلیان پال
کو بتخانہ کہڑکا دیوت پر گدی نشین کیا اس گدی نشین نے اپنی عہد مین از سر نو اس شہر کو رونق دی اور
پہاڑون سے سورج پرستون کو بلا کر آباد کیا مگر اسنی گویا بتخانہ کو ویران کر دیا کہ بتخانہ کے بتونکو جو چاندی
سونے کے تہے اور جواہرات مین مرصع تہے خزانہ مین داخل کر لیا صرف بتخانہ کی عمارت اور اوسمین پتہرون کے اور کسیقدر
متعدد بت سونے چاندی کے پوجا کیواسطے چہوڑ دیئے کہ یہہ ہمن لوگ پوجا کرین اور اس شہر کا نام بجاے
کہڑکا دیوت کے اپنی نام پر **کلیپر** نام رکہا اور سنہ ۱۲۶۲ مطابق سنہ ۱۲ عیسوی اور سنہ ۶۰۷ ہجری مین

اس شہر کو تمنے فتح کیا اور حضرات اہل اسلام کے قبضہ مین آیا اب دیکھیئے تمہارے بعد اسپر کسکا قبضہ ہوتا ہے فقط

جب یہ تاریخی حال ذموان رئیس کلیر کا مرسلہ سلطان قطب الدین والی دہلی کے پاس آیا اوسنے اسکو نقل کر کے

بجنسہ میرے پاس ارسال کیا فقیر اپنی مکتوب نطاب اور **قطب الدین** بابا کے مکتوب نطاب اور دیگر حضرات

موجودہ کے کتب ہائی باطنی مین قلمبند کرادیا الغرض حضرات **خلفائی** اور حاضرین محفل حضرت شاہ شیخ **فرید**

گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو اس حال پیشین خبری حضرت مخدوم علی احمد

صابر صاحب کو دیکھکر نہایت فرحت و تسکین ہوئی اور سب حضرات اپنے اپنے مسکنونکو تشریف لیگئے

احوال شاہ دہلی کا آتش قہر کلیر کے خوف سے بحضور حضرت بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ عرضی ارسال کرنیکا اور آپکا تشفی آمیز جواب عطا فرمانیکا

حضرت شیخ المشائخ سید نظام الدین بدایونی رحمتہ اللہ علیہ مکتوب نطاب مقناطیس الوحدت تصنیف اپنی مین تحریر

فرماتے ہین کہ جسوقت **حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ

الارواح سلطان الاولیا رحمتہ اللہ علیہ نے منکران کلیر کو مع مسجد جامع کے سبکو پہونچایا اور زمین کو حدود بارہ

کوس تک جلایا اوسوقت سلطان ناصر الدین محمود شاہ والی دہلی حکمران **تخت ہندوستان** تھا

اوسنے تباہی اور واقعہ کلیر کو سنکر بخوف ہیبت و جلال مخدومی کے اپنی وزیر اعظم کو مع ایک عرضی کے حضرت شاہ

شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ کیخدمت سراپا برکت

مین ارسال کیا اور **بتاریخ** تیئیسوین ۲۳ ماہ صفر **۶۵۱ھ** ہجری روز پنجشنبہ کو بوقت صبح وزیر اعظم دہلی حضرت

بابا صاحب ممدوح کے حضور مین حاضر ہوا اور عرضی بکمال ادب و تعظیم ملاحظہ عالی مین گذرانی جسمین بادشاہ نے لکھا تھا

کہ حضرت عالی مین واقعہ کلیر سنکر نہایت خائف و پریشان ہون اور راتدن مجکو خوف رہتا ہے کہ مبادا قہر

و جلال مخدومی مین بمثل ذموان معاندار کلیر کے مین بھی نہ آجاؤن مجھے اپنی حفظ و حمایت مین لیجیے اور کوئی تدبیر ایسی

بتایئے کہ مین اس آفت اور قہر الٰہی سے محفوظ رہون اور خاطر پریشان کو طمانیت حاصل ہو حضرت بابا صاحب

رحمتہ اللہ علیہ نے از راہ خلق محمدی بادشاہ دہلی کو تسکین آمیز اور تسلی بخش جواب عطا فرمایا اور اجازت فرمادی کہ تو میرے

مخدوم صابر کا نام ہر نماز پنجگانہ کے بعد بالجہر ایکسو مرتبہ تلاوت کیا کر آتش قہر و جلال مخدومی سے محفوظ اور ایمن رہیگا

اور نیز بادشاہ کو ارقام فرمایا کہ ظاہراً تو او باطناً بہ فقیر اسبات کا انتظام کریگا کہ تو اور تیری اولاد اور ارکان دولت تیرے بلکہ کوئی متنفس او سرزمین سوختہ کیطرف جانیکا ارادہ نکری اگر احیاناً کوئی اودھر جائیگا آتش قہر سے جل جائیگا اور یہ فقیر عنقریب سید نظام الدین بدایونی کو بمقام دہلی مقرر کرکے ارسال کرتا ہی وہ بھی باطناً اسکا بخوبی انتظام رکھیگا او تو بھی اپنی اولاد مین اسبات کی وصیت کر دیجو کہ کوئی شخص کلیر کیطرف جانیکا ارادہ نکری کیونکہ یہ جلال میرے مخدوم صابر کا آج سے تخمیناً ۹۰۰ نو سو ہجری تک قائم رہیگا اور بعد کو شان جمال کا ظہور ہوگا اور مزار شریف بھی اوسکا معمور ہو جائیگا یہہ جوابی فرمان حضرت باباصاحب موصوف کا وزیر اعظم دہلی کو لیکر واپس آیا اور سلطان ناصر الدین محمود شاہ والی دہلی تعمیل حکم باباصاحب مین مصروف ہوگیا اور اسی بادشاہ نے بیس برس قصر سفید رای پتھورا واقع دہلی مین بادشاہت کی سال جلوس اسکا ۶۴۳ ہجری مطابق ۱۲۴۵ع کے ہی اور بتاریخ گیارہوین ماہ جمادی الاول ۶۶۴ ہجری مطابق ۱۲۶۵ عیسوی اس بادشاہ نی وفات پائی

احوال بتاریخ مختلف تشریف لانے حضرات اولیاء ہمعصر کا واسطے مزاج پرسی حضرت مخدوم صاحب کی اور حصول شرف پایہ عروج کیفیت باطن اپنے کے

مکاتیب حضرات مشروح الصدر او حضرات معصلہ ذیل من متفق اللفظ والمعنی تحریر ہی کہ من ابتدائے تاریخ دہم ماہ محرم ۶۵۱ ہجری مرقوم الصدر روز جمعہ واقع تباہی کلیر سے لغایت اخیر ماہ محرم ۶۵۴ ہجری تین برس چار سو چھپن اولیاء صغیر و کبیر او سرزمانہ کے ہفت اقلیم سے واسطے فیض اندوزی عروج ترقیات مقامات کیفیت باطن اپنی اپنی کی اور مزاج پرسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب اعظم اللہ انوارہ سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت فیضدجت مین حاضر ہوی اور ہر ایک صاحب زیادہ اپنی حوصلہ سے فیضیاب مقاصد ظاہر و باطن کے ہو کر اپنی اپنی مساکن کو تشریف لیگئے فقیر شاہ محمد حسن صابری مولف کتاب ہذا نام اون حضرات کی بتفصیل سلاسل او کیفیات کی مکاتیب مین تحریر ہین باعث طول مضمون کتاب نام اون سب حضرات کے تحریر نہین کرتا صرف اسمار حضرات علو الغرمان او حضرات اہل مکاتیب پر اکتفا کرتا ہی او احوال معاملہ اون حضرات کا بموجب تحریر مکتوبات نظاہر اون حضرات کے نقل کرتا ہی کہ بتاریخ اونیسوین ۱۹ ماہ محرم ۶۵۱ ہجری مرقوم الصدر روز دوشنبہ کو وقت نماز ظہر کے حضرت شاہ ابوالمکارم فاضل صاحب

مکتوب بنطاب مواصلت صوری مرید حضرت شاہ قطب الدین ابو الغیث جمیل یمنی صاحب کہ بعد فراغ فاتحہ مقررہ وصال اپنے
حضرت پیر و مرشد کے پاک پٹن شریف سے روانہ ہو کر عرصہ پانچ روز مین بموجب اجازت حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوے حد بارہ کوس پر پہونچے اور بدستور مرقومہ
بالا بواسطت علیم الدہر ابدال کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کے دیدار فائض الانوار اور مزاج پرسی سے شرف یاب پایہ عروج کیفیت باطن اپنی سے
ہو کر واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے بعد انجام خدمت مہمانداری رخصت ہو کر پاک پٹن شریف کو چلے گئے اور
بتاریخ پانچوین ماہ جمادی الاول ۷۵۱ھ ہجری یکورز پنجشنبہ قریب نماز عصر کے حضرت شاہ بدیع الدین
عرف شاہ مدار صاحب مکتوب بنطاب الوہیت اسمی نے حضرت سید اجمل مجد بہرائچی صاحب مکتوب بنطاب
ماذونہ سبحان خلیفہ اپنی کو مع سید جلال عبد القادر اور سید مبارک ابدالون کے اسم اعظم مداریہ تعلیم کر کے
حضرت جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت مین پاک پٹن شریف کو روانہ
کیا اور جناب بابا صاحب ممدوح نے تینون صاحبون کو اسم اعظم چشتیہ کی اور نام مبارک حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی اجازت دیکر پاک پٹن شریف کو
ارسال فرمایا عرصہ تین روز مین قریب نماز عصر کے سر حد بارہ کوس پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے
اور علیم اللہ ابدال بدستور معمول مرقومہ بالا تینون حضرات کو حضرت موصوف کی خدمت مین لیگئے اور
بعد مزاج پرسی اپنی حضرت پیر و مرشد کیطرف سے واپس آئے اور احوال جناب ممدوح کا بموجب تحریر بالا کے معائنہ کیا
جمال الدین ابدال سے رخصت ہو کر اپنی حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین روانہ ہوے اور بتاریخ گیارہوین ماہ رجب
۷۵۱ھ ہجری مرقوم الصدر روز شنبہ بعد نماز فجر کے حضرت شاہ منور علی صاحب الہ آبادی صاحب
مکتوب بنطاب فقیر العفیف نے بموجب ارشاد حضرت سید کبیر الدین صاحب عرف شاہ دولہ گجراتی پیر و مرشد اپنے کے
یہ ذکر پہلے تحریر ہو چکا ہے عبد الغفور ابدال کو مع اشیائے مفاوضات باطنی اسم اعظم قادریہ تعلیم فرما کر حضرت
شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت مین پاک پٹن شریف کو روانہ کیا عرصہ
دو ساعت مین پہونچکر جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند سے قدبوس ہوے حضرت

باباصاحب ممدوح نے عبدالغفور ابدال کو اسم اعظم چشتیہ اور نام متبرک حضرت بادشاہ جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا تلاوت کرنے کی اجازت دیکر اور سبوح قدوس کلمہ شریف کو ارسال کر دیا وقت نماز ظہر عبدالغفور ابدال قریب حدبارہ کوس زمین پہونچے دیکھا کہ آسمان زمین وہاں کے مثل تنور آہنی کے آتش قہر سے تفتان ہو رہا ہے یہ حال دیکھکر عبدالغفور ابدال اپنی روش پرواز سے باز رہے اور آہستہ آہستہ اسم مبارک تلاوت کرتے چلے دو تین کوس کے عرصہ میں حدبارہ کوس پر پہونچے اور اوسی روز بتاریخ بیسویں ماہ رجب ۶۵۱ھ ہجری مرقوم الصدر روز دوشنبہ کو وقت ظہر کے حضرت شاہ نجم الدین رازی صاحب مکتوب نطاب صراالیص القربت بھی حدبارہ کوس پر پہونچے تھے جمال الدین ابدال دونوں صاحبوں کی خدمت بجالائے اور بعد نماز عصر دونوں صاحب بوساطت علیہم اللہ ابدال بدستور محررہ بالا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت میں پہونچے اور بعد مزاج پرسی کے اشیاء مفاوضہ پیش کش کر کے واپس رخصت ہوئے علیم اللہ ابدال نے وہ اشیاء مفاوضات کو بموجب حکم حضرت ممدوح کے اپنی پاس امانت رکھا عبدالغفور ابدال جمال الدین ابدال سے واپس آکر ملاقی ہوئے جب دریافت ہوا کہ اب پھر چند روز سے آتش قہر کی غلبہ کے ساتھ شرارہ افشان ہو رہی ہے بعد دریافت احوال کے عبدالغفور ابدال روانہ آلہ آباد کے ہوئے اور بتاریخ اونیسویں ماہ شعبان ۶۵۱ھ ہجری مرقوم الصدر روز پنجشنبہ کو وقت ظہر کے حضرت احمد بن اسحاق صاحب مکتوب نطاب کعبۃ الاقوال اور حضرت محمد بن اسحاق صاحب مکتوب نطاب ارکان الشہود نے اور حضرت شاہ محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب نوارنج ظہرت نامہ کو شہر ہرات سے واسطے مزاج پرسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے ارسال فرمایا تھا حدبارہ کوس پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے بعد نماز عصر بدستور مرقومہ بالا مزاج پرسی کر کے واپس آئے احوال حضرت ممدوح کا حسب مذکورہ بالا دیکھا اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہو کر پاک پٹن شریف کو روانہ ہوئے اور بتاریخ اونیسویں ماہ شوال ۶۵۲ھ ہجری روز جمعہ کو باوقات مختلف حضرت شاہ بہاؤالدین زکریا ملتانی صاحب مکتوب نطاب معین الحلم ملتان سے اور حضرت شیخ حمیدالدین صاحب صوفی سعدی ناگوری صاحب

اصفہان سے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
کے دیدار لامع الانوار اور مزاج پرسی کے شوق مین اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئی تیرہ روز کے عرصہ مین حد
بارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجالائے حضرت شیخ حمید الدین محدوح قبل
آنے علیم اللہ ابدال کے اپنی حضرت شیخ یعنی حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی
چشتی اوکین الارواح کا نام تلاوت کرتے ہوئی حد بارہ کوس زمین سوختہ کے اندر روانہ ہوے تھوڑی عرصہ مین
علیم اللہ ابدال نے آکر دیکھا کہ تشبیہ اون حضرت کی بالکل سوخت ہوگئی ہے صرف روح باقی ہے اور قوت روحانی
سے کہ مرتبہ فعل کا ہے چلے آرہی ہین علیم اللہ ابدال نے اپنی ہمراہ لیجاکر استقامت کمالیت عبودیت مین موجود کیا
اور موقع پاکر گذارش کیا کہ روح حضرت حمید الدین ناگوری صاحب حضور انور کے مزاج پرسی کو حاضر ہوئی ہے حضرت
محدوح نے فرمایا الحمد للہ یا حق پھر علیم اللہ ابدال نے عرض کی کہ حضرت اپنی حضرت شیخ کا نام تلاوت کرتی ہوئے
حد بارہ کوس مین چلی آئی ہے تشبیہ ان حضرت کی بالکل سوخت ہوگئی ہے اور روح اونکی بالفعل موجود ہے
اس بارہ مین کیا حکم ہی حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ حد بارہ کوس سے باہر پھر تشبیہ اونکو عنایت ہوجاویگی علیم اللہ
ابدال روح حضرت شیخ حمید الدین ناگوری کو احاطہ باطن مین محیط کئے ہوئے حد بارہ کوس سے باہر لے آئی قادر
حقیقی نے بموجب فرمان حضرت مخدوم صاحب موصوف کے دوبارہ وجود عطا کیا صفت باجبائی کا ظہور ہوا
اوسوقت زبان مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا مثل حضرت عیسی علیہ السلام کے تھی اور ولایت عیسوی کا ظہور تھا علیم اللہ ابدال اور جمال الدین
ابدال خدمت مین مصروف رہے جب تمام وکمال ہوش وحواس عالم امکان کے طبیعت پر پیدا ہوگئی علیم اللہ ابدال نے
کیفیت اپنی پہونچنی کی دریافت فرمانے لگے چنانچہ اپنی مکتوب بنطاب نعیم اسود مین تحریر فرماتی ہین کہ مجکو زندگی دوبارہ
حرمت ہوئی اور بعد نماز عصر کے علیم اللہ ابدال حضرت شاہ بہاؤالدین ذکریا ملتانی صاحب کو واسطے مزاج پرسی کے اپنے
ہمراہ لیگئے اور حسب معمول واپس پہونچگئی پھر دونون صاحب جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر اپنی اپنی
مساکن کو روانہ ہوگئے اور بتاریخ سائوتین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۵۳ ہجری کو روز شنبہ وقت نماز ظہر کے
حضرت شیخ ابوالحسن شاندلی صاحب مصنف حزب البحر صاحب مکتوب بنطاب کریم البہجہ اور حضرت خواجہ

ابو محمد مرجانی صاحب مکتوب نطاب ایمن الغروب حد بارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچی جمال الدین
ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے بدستور معمول مرقومہ بالا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کی خدمتین واسطے مزاج پرسی کے حاضر ہوکر واپس آئی اور
احوال جناب ممدوح کا بطور مرقومہ بالا معائنہ کیا اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر جائی قیام کو تشریف لیگئے
اور بتاریخ پنجم ستر ہوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۵۳ ہجری یکروز جمعہ وقت زوال کے حضرت شاہ شرف الدین
صاحب مکتوب نطاب طوطی المنذر مرید حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب صاحبزادہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ
محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے سر حد بارہ کوس
زمین سوختہ پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجالائے اور بدستور مرقومہ بالا کے حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کے مزاج پرسی سے مشرف ہوکر احوال
بطور مرقومہ بالا معائنہ کرکے واپس روانہ ہوئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر بغداد کو تشریف لیگئے اور
بتاریخ اونیسوین ۱۹ ماہ شعبان سنہ ۶۵۴ ہجری یکروز پنجشنبہ وقت نماز ظہر کے حضرت شاہ عبد الوہاب
صاحب مکتوب نطاب عمرۃ الحدود مرید حضرت شاہ شرف الدین صاحب ممدوحہ بالا حد بارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچی
جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے بعد نماز عصر بموجب دستور مرقومہ بالا کے مزاج پرسی حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ
سے مستفیض ہوکر احوال بطور قدیم معائنہ کرکے واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے
اور بتاریخ اونیسوین ۱۹ ماہ شوال سنہ ۶۵۴ ہجری یکروز دوشنبہ وقت سہ پہر کے حضرت شیخ علی الخیار صاحب
مکتوب نطاب غیب المامورین شیخ عنوان حد بارہ کوس پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجالائے
اور بدستور محررہ بالا مزاج پرسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ
الارواح سلطان الاولیاؒ سے مستفیض ہوکر احوال حسب معمول قدیم معائنہ کرکے واپس آئی اور جمال الدین ابدال
سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے اور بتاریخ ساتوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۵۵ ہجری یکروز یکشنبہ بعد نماز ظہر کے
حضرت شاہ تاج الدین صاحب مکتوب نطاب سرور الفرقان مرید حضرت شاہ نور الدین صاحب

خلیفہ حضرت شاہ عبدالوہاب صاحب گمانی خلیفہ حضرت شاہ عبدالرحیم عبدالسلام صاحب والد ماجد حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاءالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے خراسان سے پیادہ پا آہ و زاری کرتے ہوئے صبارہ کوس زمین سمانہ پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی بجالائے اور حسب معمول قدیم مزاج پرسی سے کامیاب مقاصد ہو کر واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہو کر طرف ہرات کے روانہ ہو گئے

احوال خلافت حضرت سید نظام الدین محبوب الٰہی سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کا

حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اعیان ہند رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نظاب سر العبودیت تصنیف انہی ہیں اور دیگر حضرات مفصلہ ذیل اپنی اپنی مکاتیب میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی چشتی اولین الارواح صاحب مکتوب نظاب قربت الوحدت نے بتاریخ یکم ماہ رمضان المبارک سنہ ۵۹۸ ہجریکو روز جمعہ وقت صبح کے شہر دہلی میں حضرت شیخ محی الدین عربی صاحب مکتوب نظاب ذات حقیقت اور حضرت شیخ فریدالدین عطار صاحب مکتوب نظاب گمان الغریب اور حضرت قاضی حمیدالدین ناگوری صاحب مکتوب نظاب بطن البطون اور حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب مکتوب نظاب الوہیت اسمی اور حضرت سید اجل امجد بہرائچی صاحب مکتوب نظاب مائورہ سبحان اور حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہرت نامہ اور حضرت شیخ ابونجیب عبدالقاہر سہروردی صاحب مکتوب نظاب کریم القطب اور حضرت محی الدین رسولی صاحب مکتوب نظاب اسرار المدرج اور حضرت شیخ عماد الدین ہاسراوندلسی صاحب مکتوب نظاب غنچہ غیب اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی صاحب مکتوب نظاب اوراد ظہرت اور حضرت شیخ مجدالدین بغدادی صاحب مکتوب لسان الواحدت اور حضرت شاہ جلال الدین شامی صاحب مکتوب نظاب سنبل الوجود اور حضرت شیخ نجم الدین احمد کبیر صاحب مکتوب نظاب ضمیمہ نصرت اور حضرت شیخ رضی الدین علی لالا صاحب مکتوب نظاب وارث الخلایق اور حضرت شیخ ابوالحسن کرودیہ صاحب مکتوب نظاب قصص الواحدیت اور حضرت شیخ عبدالرزاق قریشی ہاشمی صاحب مکتوب نظاب غیور الشوکت اور حضرت شاہ بدرالدین غزنوی صاحب مکتوب نظاب کنز خلوت اور حضرت خضر رومی صاحب مکتوب نظاب حسین الغضروف اور حضرت شاہ صوطی صاحب مکتوب نظاب اشغال الواحدیت اور حضرت شیخ حمیدالدین صوفی سعدی ناگوری صاحب مکتوب نظاب نعیم اسود اور حضرت

بیان خلافت حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اعیان ہند رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نظاب سر العبودیت تصنیف انہی ہیں اور دیگر حضرات مفصلہ ذیل اپنی اپنی مکاتیب میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی چشتی اولین الارواح صاحب مکتوب نظاب قربت الوحدت نے بتاریخ یکم ماہ رمضان المبارک سنہ ۵۹۸ ہجریکو روز جمعہ وقت صبح کے شہر دہلی میں حضرت شیخ محی الدین عربی صاحب مکتوب نظاب ذات حقیقت اور حضرت شیخ فریدالدین عطار صاحب مکتوب نظاب گمان الغریب اور حضرت قاضی حمیدالدین ناگوری صاحب مکتوب نظاب بطن البطون اور حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب مکتوب نظاب الوہیت اسمی اور حضرت سید اجل امجد بہرائچی صاحب مکتوب نظاب مائورہ سبحان اور حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہرت نامہ اور حضرت شیخ ابونجیب عبدالقاہر سہروردی صاحب مکتوب نظاب کریم القطب اور حضرت محی الدین رسولی صاحب مکتوب نظاب اسرار المدرج اور حضرت شیخ عماد الدین ہاسراوندلسی صاحب مکتوب نظاب غنچہ غیب اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی صاحب مکتوب نظاب اوراد ظہرت اور حضرت شیخ مجدالدین بغدادی صاحب مکتوب لسان الواحدت اور حضرت شاہ جلال الدین شامی صاحب مکتوب نظاب سنبل الوجود اور حضرت شیخ نجم الدین احمد کبیر صاحب مکتوب نظاب ضمیمہ نصرت اور حضرت شیخ رضی الدین علی لالا صاحب مکتوب نظاب وارث الخلایق اور حضرت شیخ ابوالحسن کرودیہ صاحب مکتوب نظاب قصص الواحدیت اور حضرت شیخ عبدالرزاق قریشی ہاشمی صاحب مکتوب نظاب غیور الشوکت اور حضرت شاہ بدرالدین غزنوی صاحب مکتوب نظاب کنز خلوت اور حضرت خضر رومی صاحب مکتوب نظاب حسین الغضروف اور حضرت شاہ صوطی صاحب مکتوب نظاب اشغال الواحدیت اور حضرت شیخ حمیدالدین صوفی سعدی ناگوری صاحب مکتوب نظاب نعیم اسود اور حضرت

احمد شاہ غزنوی صاحب مکتوب نظاب جارث الوجود اور حضرت[۲۲] اکبر سلطان شاہ ملتانی صاحب مکتوب نظاب نور المسرور اور
حضرت[۲۳] شاہ دیور ملوسی صاحب مکتوب نظاب سمیع الوہب اور حضرت[۲۴] شیخ عبد الحد صاحب مکتوب نظاب نور الافکار اور
حضرت[۲۵] شیخ نعمت شاہ صاحب مکتوب نظاب کبیر القدم اور حضرت[۲۶] اودہی شاہ صاحب مکتوب نظاب بخطوط الصور
اور حضرت[۲۷] قادر نامور شاہ صاحب اور حضرت[۲۸] شاہ نجم الدین دہلوی صاحب سے مع دیگر خواص الناس کے محفل ترتیب
دیکر حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو اپنے ہاتھ سے بیعت اسمت اور حوالت اور
ارشاد سے مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑھا کر عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری
اجمیری چشتی شہنشاہ ہند الوی شفاعت امر صاحب مکتوب نظاب احد المعارف کے قدموں پر رکھ دیا اور
حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو سامنی حضرت ممدوح کے بٹھلا دیا
حضرت موصوف نے ایک پیچ یعنی عمامہ سبز کا حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند
کے سر پر ڈالا اور پھر حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی اولین الابرار رحمۃ
رحمۃ اللہ علیہ سے بند ہوا یا اور خرقہ مبارک پہنا کر مثال خلافت کی بخطاب باطنی عطا فرمائی اور خبر دی کہ ایک مخدوم
اور ایک محبوب تمہیں فیضیاب ہونیوالے ہیں اور اوسی وقت حضرت قطب الاقطاب صاحب
موصوف نے جملہ اشیاء مفاوضات مسنونہ اور مکتوبات نظاب اپنی اور حضرات پیران سلسلہ اور تبرکات ملبوسات وغیرہ
اور اسناد خلافت نامجات اپنے اور حضرات پیران عظام شجرہ کے حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو مرحمت فرمائے اور مثل اپنی سلسلہ عالیہ چشتیہ میں صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبہ کر دیا بموجب اوس ارشاد فیض بنیاد کے بتاریخ دوم محرم ۵۷۵ھ پنجشنبہ کو روز بہار شنبہ
وقت عصر کے حضرت بابا صاحب ممدوح نے حضرت سید نظام الدین بدایونی کو محفل حضرات اولیا اعنی
حضرت شاہ نجم الدین متوکل صاحب مکتوب نظاب قصص الوحدت برادر حقیقی حضرت بابا صاحب اور حضرت شاہ فضل الرحمن صاحب
مکتوب نظاب نظیر الخطیب برادر عموزاد حضرت بابا صاحب اور حضرت مولوی بدر الدین اسحاق صاحب مکتوب نظاب برہان
الولایت داماد حضرت بابا صاحب اور حضرت خواجہ رکن الدین بن احمد سعید صاحب مکتوب نظاب امیر الوجود اور حضرت
شاہ ابو النعیم بن صدر الدین صاحب مکتوب نظاب نور الوجوب اور دیگر خواص الناس سے ترتیب دیکر بمقام پاک پٹن شریف

احوال الخلافت
حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ

اپنی ہاتھ پر بیعت حوالت اور ارشاد سے مشرف کرکے کلاہ اپنی اوڑہا کر عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندہ کر خرقہ پہنا دیا
اور مثال خلافت بخطاب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کی عطا فرما کر
احکامات مستلزمہ مرتبہ حاصل ہونیوالے محبوبیت سے کامیاب کیا اور القاب باطنی سے سب حاضرین محفل کو مطلع کردیا
اور ارشاد فرمایا کہ میرے سینہ کا علم نظام الدین لیچلا اور محمد افضل ابدال کو حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین
صاحب اقطاب دہلی کی خدمت مین مامور کرکے اوسیوقت مثال خلافت کو بدست ابدال موصوف کے حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت مین ارسال فرمایا۔
علیم ابدال نے حسب معمول قدیم موقع پاکر حضرت ممدوح کی خدمت مین عرض کیا کہ حضرت باباصاحب ممدوح نے
حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کی مثال خلافت حضور انور کے ملاحظہ کو ارسال فرمائی ہے
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
نے الحمد للہ ارشاد فرمایا اور سیدہی جانب مثال خلافت کی پیشانی پر انگشت شہادت دست راست سے
لفظ الف تحریر فرمادیا کہ بخط سبز اوس جگہہ الف تحریر ہوگیا علیم اللہ ابدال نے محمد افضل ابدال سے احوال
بیان کرکے مثال خلافت سپرد کردی محمد افضل ابدال نے اوسی شب بوقت نماز تہجد کے واپس آکر حضرت شاہ شیخ
فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت مین مثال خلافت پیشکش کی اور احوال
گذارش کیا حضرت باباصاحب ممدوح نے بخط سبز الف لکہا ہوا دیکہکر بوسہ دیا اور اوسیوقت حضرت سید
نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کو اپنی پاس طلب فرماکر مثال خلافت مرحمت فرمائی اور صبحکو
واسطے جانے دہلی کے اجازت دی اور ارشاد فرمایا کہ سلطان ناصرالدین محمود شاہ والی دہلی کے باطن سے معاون اور
مددگار رہنا کہ وہ قہر مخدومی سے محفوظ رہی اور ظاہر باطن سے اسباب کا بہت اہتمام رکہنا کہ حد بارہ کوس زمین سوختہ
کلیر کیجانب کوئی جانے نپائی اور بادشاہ مذکور کو بہی ہدایت کرنا کہ وہ بہی ظاہر سے انتظام و ہدایت کردی کہ کلیر زمین
سوختہ کیجانب کوئی شخص جان نپائی اگر جائیگا تو جلکر خاک سیاہ ہوجائیگا اور تمہارے سلطنت مین خلل واقع ہوگا
حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی صاحب مکتوب بخطاب مقناطیس الوحدت نے
حضرت باباصاحب موصوف اور مثال خلافت کا طواف کرکے مثال خلافت کو بوسہ دیکر سر پر رکہا اشعار موصوف

رحمۃ اللہ علیہ

گنجشکر دوجہان کے شاہ ہین — چرخ قطبیت کے مہر و ماہ ہین

اولین تاریخ رمضان سعید — تھی دوکم شش صد سے جو بابا فرید — رحمۃ اللہ علیہ

روز جمعہ پس نماز عصر گاہ — شہر دہلی مین کہی وہ دین پناہ

رتبۂ تحویل سے ہو جہرہ تاب — بیعت ارشاد سی ہو بہرہ یاب

رحمۃ اللہ علیہ

ٹیکۂ سرسبز سی ہو شاد کام — دست کاکی سے ہوئی بابا امام

رحمۃ اللہ علیہ

یون روایت ہے زبیران طریق — یون سنا جاتا ہی از اکثر فریق

رحمۃ اللہ علیہ

ایک بل ڈالا معین الدین نے — اور باندہا قطب خوش آئین نے

رحمۃ اللہ علیہ

دونون شاہون نے کری شاہی عطا — گنجشکر کو دی شکر صفا

کلمۂ ارشاد فرمانے لگے — وعظ معنی زاد فرمانے لگے

منتظر ہو دو حقیقت کیش کے — دہیان مین رکہو دو طریقت کیش کے

رحمۃ اللہ علیہ

ایک مخدوم بقا اندیش کے — ایک محبوب فنا اندیش کے

رحمۃ اللہ علیہ

پیر و مرشد سی سنا تہا یہ کلام — تجہ سے دو ہوئینگے سلطان انام

رحمۃ اللہ علیہ

ایک مخدوم ایک محبوب اک پیر — اپنے اپنے حال مین ہر ایک مزید

آخر الامر ایکدن نے مسعود نے — بہرہ مند دولت مقصود نے

رحمۃ اللہ علیہ

دی خلافت شہہ نظام الدین کو — صاحب راز طریق آئین کو

رحمۃ اللہ علیہ

اندرون مضمون مثال نور تاب — لکہا سلطان المشائخ کا خطاب

الغرض قرطاس تمثیل نظام — بادشاہ ہر فریق خاص و عام

رحمۃ اللہ علیہ

بادساطتہا سے ابدالان حال — اوسکو بہیجا پاس شاہ ذوالجلال

رحمۃ اللہ علیہ

عرض کی جاکر علیم الدین نے — دست بستہ خادم درگاہ نے

رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا نے بہیجی ہے مثال — شہہ نظام الدین کے ہر حسب حال

دیکہہ شہہ نی ناخم اوس آگاہ کا — لکہدیا اوسپر الف اللہ کا

شہ نظام الدین بخ دہ حضرت شاہ — وہ الف رونق فروش مہر و ماہ
دیدۂ بینا سے اپنی چوم کر — رکھ لیا سر پر بطور تاج زر
وہ مثال فقر بابا کی لکھی — وہ مثال خط مخدومی سے کھینچ
تاج تھا سلطانی کونین کا — تاج تھا محبوبی داریں کا
شہ نظام الدین محبوب الٰہ — کیوں نہ ہوئیں صاحب تاج و کلاہ
شہ نظام الدین آگاہ نصیب — صبح میثاقی سے ہیں شاہی نصیب
حضرت بابا کے وہ فرزند ہیں — حضرت بابا کے وہ دلبند ہیں
ایک شہ ملک و مال دین شاہ کن و مکاں — ایک نظام الدین شاہ دو جہاں
دونوں وہ اک دشت کے شہباز ہیں — دونوں وہ اک شاہ کے ہمراز ہیں
تھا یہی حکم خداوند مجید — پاس طبع حضرت بابا فرید
ان حسن از خدا فی بوجہ لو — ہی یہ شان کبریائی بوجہ لو

احوال حضرات اولیاء ہمعصر کا حضرت مخدوم صاحب کی مزاج پرسی کو حاضر ہونا

مکاتیب حضرات مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ بتاریخ سابعین ماہ ربیع الثانی ۷۵۵ھ ہجریکو روز شنبہ بوقت زوال کے حضرت لیل مغربی اسود جطاب صاحب مکتوب نطاب اسودی ظہور اور حضرت جمال الدین احمد جونہ فانی صاحب مکتوب نطاب جہر الواحد حدبارہ کوس پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت مہماندار یکی بجالائے اور حسب دستور قدیم بوساطت علیم اللہ ابدال کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ کی مزاج پرسی سے فیضیاب ہوکر احوال مرجعہ سابق کے معاینہ کرکے واپس آئی اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر جائے قیام اپنی کو تشریف لیگئے اور بتاریخ گیارہویں ماہ رمضان ۷۵۶ھ ہجریکو روز دوشنبہ باوقات مختلف حضرت سید علی صاحب سبستانی مکتوب نطاب امیر الاکبر اور حضرت سید محمد صاحب کوفی صنا مکتوب نطاب لوح الارواح اور حضرت سید حسن صاحب ترمذی صاحب مکتوب نطاب جوزبلی اور حضرت محمد محی الدین صاحب بغدادی صاحب صنا مکتوب نطاب سبحان السفر

مریدان حضرت شاہ ابو صالح صاحب خلیفہ حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب صاحبزادہ جناب قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسینی کے علحدہ علحدہ اپنی اپنی مقامات
سے تشریف لاکر حدبارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے اور بوساطت
علیم الابدال کے بعد نماز عصر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ
الارواح سلطان الاولیا کی مزاج پرسی سے مستفید ہوکر احوال بدستور سابق معائنہ کرکے واپس آئے اور جمال الدین
ابدال سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے اور بتاریخ ۱۸ ماہ شعبان ۷۵۵ھ روز دوشنبہ کو
وقت زوال کے حضرت شیخ عبد الصمد لمبانی صاحب ابن احمد الدین صاحب مکتوب نطاب صوت القارۃ جدبارہ کوس زمین
سوختہ پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے اور بدستور قدیم مزاج پرسی حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے مستفیض ہوکر احوال حسب معمول
قدیم معائنہ کرکے واپس آئے اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے اور بتاریخ ۱۹ ماہ
شوال ۷۵۵ھ بوقت روز چہار شنبہ باوقات مختلف حضرت سید علاء الدین صاحب مکتوب نطاب عزیز الحق
اور حضرت سید یحیی صاحب مکتوب نطاب انوار الوجوب اور حضرت سید موسی بغدادی صاحب مکتوب نطاب
صغیر العین اپنے اپنے مساکن سے روانہ ہوکر حدبارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچے جمال الدین ابدال حدمت مہماندار یکے بجالائے
اور حسب معمول قدیم حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
کی مزاج پرسی سے فیضیاب ہوکر احوال بموجب دستور قدیم محررہ بالا کے معائنہ کرکے واپس آئے اور
جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر اپنی اپنی مقامات و مساکن کو تشریف لیگئے۔

احوال حضرت مخدوم صاحب کی خدمت میں جناب خواجہ شمس الدین صاحب کی حاضر ہونیکا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت ترک پانی پتی صاحب مکتوب نطاب فردوس الوجوب تحریر
فرماتے ہیں کہ نام قدیم اور نسب نامہ میرا یہ ہے مولوی شمس الائمہ الحلوان بن سید ابو الفتح محمد بن سید احمد بن سید
ناصر الدین بن سید حامد بن سید محمود بن سید عبد المجید بن سید محمد احمد بن سید مقبول العدد بن سید علی الاشتر بن
سید حسن بن سید علی بن حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین سید الشہدا بن حضرت

علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور ولایت ترکستان مین بلد طراز وطن میرا تھا اور باسٹھ برس کی عمر مین وطن مالوفہ اپنی سے
مع اکیس فضلا ہم نشین اپنی یعنی علی سلطان الدین بن جعفر اور جلال الدین بن علی قادر اور محمد شاہ بن
احمد کبیر الدین اور جلال الدین بن عماد الدین اور عبد الدین حسین اکبر اور سید حامد بن محمود اور سید ہاشم بن
جمال الدین اور سید کریم الدین بن عظیم شاہ اور سید سبحان بن احمد شاہ اور سید اکرم بن علی محمد کبیر اور سید
افضل شاہ بن صدر الدین اور محمد عبد الہ بن برہان الدین اور محمد قائم بن محمود قاسم اور محمد اسلم بن سراج الدین
اور محمد مصطفے بن ابراہیم بغدادی اور محمد شاہ بن محمد بخاری اور محمد احمد بن مقبول اللہ بغدادی اور
سید قطب الدین بن زین الدین بغدادی اور سید ہم الدین بن نور الدین بغدادی محمود احمد بن ناصر الدین اور
ابو سعید بن نعمت اللہ بغدادی کے **طلب خدا مین** روانہ ہوکر بتاریخ گیارہوین ماہ ذی حجہ **سنہ ۵۸۶** ہجری کو
روز شنبہ وقت عشا کے پاک پٹن شریف مین حاضر ہوکر حضرت شاہ شیخ **فرید گنجشکر بابا صاحب**
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند سے قدمبوس ہوے اور ہم سب نے سوال کیا کہ ہم سب کو داخل طریق سلسلہ بیعت
صحیحہ کا فرمائی جناب بابا صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ اب فقیر کے پاس تمہارا حصہ نہین ہے تمکو لازم ہے کہ میرے
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے پاس جاؤ
اگر خدا چاہی گا اور جس کسی صاحب کا حصہ ہوگا مخدوم میرا اوسکو دیدیگا یہہ سنکر ہم سب سائل شکر وہان ٹھہری
صبحکو بتاریخ بارہوین ماہ مذکور روز چہار شنبہ روانہ کلیر شریف ہوے ستائیس روز کے عرصہ مین بتاریخ نوین
ماہ محرم **سنہ ۵۸۹** ہجری کو روز سہ شنبہ قریب نماز ظہر کے حدود بارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچے جمال الدین
ابدال خدمت مہمانداری کی بجالاے ہم سب نے جمال الدین ابدال سے متحیر ہوکر دریافت کیا کہ ہمنے راستہ
مین سنا ہے کہ حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کے حضور تک کوئی انسان نہین جا سکتا ہے ہم کیونکر قدمبوس ہونگے جمال الدین ابدال نے تسلی کی
اور کہا ذرا آرام کرو اب علیم اللہ ابدال آنیوالی ہین اس گفتگو مین ہے کہ علیم اللہ ابدال آپہونچے اور ہم سب کو اپنی
ہمراہ اسم مبارک حضرت **بادشاہ دوجہان مخدوم** علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کا تلاوت کرائی ہمسب نے اور وقت نماز عصر کے پس و پشت حضرت ممدوح پہونچکر کھڑی ہوگئے

اور دیکھا کہ جناب موصوف اوٹھی ہاتھہ سے ڈالی درخت گولر کی پکڑی ہوے اور سیدہی ہاتھہ کی مٹھی بندا اور انگشت شہادت
برابر قطب کے علم کئے ہوے اور نگاہ جانب آسمان کے فرماتی ہوے تشریف رکھتی ہین اور ہیبت شان قہار و جلال کی اسقدر
تمام جسم مبارک سے پرتو فگن ہے کہ آنکھہ اوٹھا کر دیکھنے کی تاب نہین آتی ہی **بائیس دن** کامل یہی حال معائنہ کیا ہر چند
علیم اللہ ابدال ہماری اطلاع کرتے کو عالم وجوب مین متوجہ ہوتے تھے لیکن بائیس دن تک اطلاع نہ کرسکے اور بائیس روز تک
آگ قہر کی بھی فرو رہی اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین علی احمد صابر صاحب** ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا بھی اوسیطرح بطور مرقومہ بالا راست کھڑی ہوئی تھی کہ جنبش بھی نہین فرماتی تھے اسعرصہ مین ہر
میری باختلاف عرصہ واپس روانہ ہوگئے کہ کوئی شخص سوائے میرے اون لوگون مین سے وہان نہین رہا اور چونکہ حضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو ہر وقت
دیکھا رہتا تھا مجکو مطلق خواہش خورد و نوش کی اور غلبہ نوم کا اسعرصہ مین کبھی نہوا تیئیسوین روز تاریخ دوم
ماہ صفر **۷۰۹** ہجری یکروز پنجشنبہ وقت نماز صبح کے **حضرت** بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد
صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو حواس عالم امکان کے پیدا ہوی اور زبان مبارک
فرمایا کہ **شمس الدین** رح تجکو جناب باباصاحب نے بھیجا ہی یعنی سر ضکیا کہ حضور انور کو خبر دیدین
کہ دن **حضرت** بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
مبارک سے ارشاد فرمایا کہ **خدا کا شمس آسمان پر ہی اور فقیر کا شمس زمین پر** اور
بیعت توبہ اور ارشاد سے ہر دو خاندان حنیفہ علوی یعنی حضرت **محمد حنیف** صاحب فرزند حضرت علی سر
مین (یہہ دونون سلسلے صاحب کیفیت ولایت روح جذبیہ کے ہین اور ان دونون سلسلہ عالیہ کا مفصل حال فقیر
کتاب اسی کتاب کے اخیر مین تحریر کریگا اس محل پر بنظر طوالت نہین لکھا) مشرف فرماکر ارشاد فرمایا کہ **شمس الدین**
تین روز یہان رہکر پاس جناب باباصاحب کے جاو اور تعلیم ظاہر سے مستفیض ہوکر اور خدمت جناب باباصاحب
کی بخوبی تمام انجام دیکر اور تمامی اسناد خلافت نامجات اور تبرکات اور ملبوسات اور کتابون وغیرہ اوراد منضبطہ شبانہ روز کے حاصل
کرکے جناب باباصاحب اسلام سے جلد فرمادین میرے پاس حاضر ہونا اور حضرت باباصاحب کو کسی طرح کی تکلیف نہونے دینا اور میرے
پاس علیم اللہ ابدال ہر روز کی خبر رہنجایا کریگا بعد اس ارشاد فرمادینے کے حضرت **بادشاہ دوجہان**

مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الدالارواح سلطان الاولیا کو پہر استغراق ہو لیا بتاریخ
تیسری ماہ مذکور سنہ صدر روز جمعہ کو قریب نماز مغرب کے جناب محدوح نے مجھہ سے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین یہاں آو مین بموجب
ارشاد عالی کے پرسش مبارک سے جانب دست راست کے حاضر ہوا اوسوقت جناب موصوف نے خاندان چشتیہ عالیہ مین بیعت توبہ
اور ارشاد سے مشرف فرماکر ارشاد کیا کہ شمس الدین تا واپس آنیکے اسی کیفیت باطن کی ترقی مین مشغول رہنا اور مرتبہ روح سے
تمکو کیفیت باطن سلاسل ولایت روح جذبیہ کی تعلیم ہوتی رہیگی تم تعلیم سلوک کی جناب باباصاحب سے حاصل کرلاو اور
پھر حضور بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الدالارواح سلطان الاولیا
کو اوسی حال سے کہڑی ہوئے استغراق ہو گیا چنانچہ مین بموجب ارشاد جناب محدوح کے تین روز حضور مین حاضر رہا چوتھے روز
بتاریخ پانچوین صفر سنہ ۶۵۹ ہجری مرقوم الصدر کو روز یکشنبہ بعد نماز فجر کے جناب موصوف کو بجائے معمول قدم اقامت
فرما دیکھا جانب پاک پٹن شریف کے روانہ ہوا اور میرے سامنے کسی روز اگ قہر کی شرر افشان نہین ہوئی جبکہ مین جمال الدین
ابدال سے رخصت ہو کر ایکمنزل پر پہونچگیا تہا دوسرے دن حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد
صابر صاحب ختم الدالارواح سلطان الاولیا نے معرفت علیم اللہ ابدال کے حکم بہیجا کہ شمس الدین جلد جاکر کہدو کہ
اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتا ہوا چلا جا عرصہ تین روز مین جناب باباصاحب کی خدمت فیض درجت مین پہونچ جاویگا اور زبان
علیم اللہ ابدال کے سنا کہ بعد چند بارہ کوس زمین سوختہ سے باہر نکل آئے میرے کے بدستور سابق آتش قہر کی مشتعل
ہونے لگی یہہ حکم پہونچکر علیم اللہ ابدال واپس روانہ ہوئے اور مین تعمیل حکم قضا توام مین مشغول ہوا تین روز کے
عرصہ مین بتاریخ آٹہوین روز چہارشنبہ کو وقت مغرب کے جناب شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب
مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کی خدمت پہونچکر آداب بجالایا اور قدمبوس ہوا جناب باباصاحب محدوح نے ارشاد
فرمایا کہ شمس الدین تم کیون میرے مخدوم کے پاس سے چلے آئے مینے عرض کیا کہ بموجب حکم کے قدمبوسی کو حاضر ہوا ہون
اب جیسا حکم ہو بجالاؤن جناب باباصاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس خدمت مین رہا کرو دنکو
لکڑیان جنگل سے لایا کرو اور اوسکو فروخت کرکے خورونوش کیا کرو اور بیان جو لوگ موجود ہین اسیطرح اوقات
گذاری کیا کرتے ہین دنکو رضا اور شب کو اللہ اللہ اور بعضے روز لکڑیان بہی میسر نہین آتی ہین تو فاقہ
بہی ہو جایا کرتا ہے یہہ ارشاد سنکر مینے چلہ سال کامل اوسیطرح سے جناب باباصاحب کی خدمت بجا لاکر دل انجام کیا

اور نبی علیم اللہ ابدال کے ہر روز احکام حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد
صابر صاحب ختم اللہ الارواح بسلطان الاولیا سے بھی مطلع ہوتا رہتا تھا اور سنتا تھا کہ چار سال کامل بدستور
سابق حدبارہ کوس زمین سوختہ مین آتش قہر کی سوزان رہی اور مرتبہ بروح سے کیفیت باطن سلاسل ولایت روح جدہ کی تعلیم پاتا رہا

اب نسب نامہ باسم اولین
شیخ دین شمس الائمہ نام تھا
تھے ابوالفتح محمد کے پسر
ناصرالدین اونکے بابا تھے حسن
اونکے بابا حضرت محمود تھے
تھے محمد احمد بس اونکے پدر
تھے وہ عبداللہ کے بیٹے سعید
تھے وہ مقبول الٰہی کے پسر
باپ اونکے سید عالی حسن
وہ پسر تھے جعفر صادق امام
تھے امام زین کے بیٹے سعید
نور چشم فاطمہ بنت رسول
جنکے بابا تھے علی بادشاہ
یوں روایت ہی کہ شمس الدین ترک
ہمرہ اکیس فاضل خوش طراز
ملک ترکستان سے پٹن مین آ
حضرت بابا نے فرمایا کہ جاؤ
کہدیا تم جاؤ سب مخدوم پاس

شمس دین کا بوجہ باصد یقین
مشتہر ورہند و روم و شام تھا
تھے وہ احمد شاہ کے نور بصر
اونکے بابا حامد شاہ زمن
فاضلون کی منزل مقصود تھے
مہر ومہ سے تھے نہایت مشتہر
شاغل اوراد و قرآن مجید
تھے اونہون کے شمہ علی اشقر پدر
باپ اونکے تھے علی شاہ زمن
وہ باقر کے پسر شاہ انام
وہ حسینی شہ امام ذوالمجید
رنگ و بو افروز گلزار بتول
واقف سر بستہ راز الٰہ
براد ای خاص و برآئین ترک
طالب بیعت ہوے باصد نیاز
بہر بیعت پیش بابا سر جھکا
میرے مخدوم جہان کو دیکھہ آؤ
آتش قہری سے مت رکھو ہراس

اوس سے بیعت کا کرو ملکر سوال — دست بستہ باہزاران عجز و قال
تمسی جو چاہیگا وہ خوش خصال — فیض سے اپنی کریگا شاد حال
سب بحکم شاہ دین ہو کر روان — حد نار قہر تک پہونچی بجان
وہان ملاقی ہو جمال الدین سے — اوس فقیر ابدال خوش آئین سے
یہہ لگے کہنے کہ کیونکر جائین ہم — کسطرح اوس نار سے بچ جائین ہم
پاس حضرت کی ہمین کر دی رسا — ای جمال الدین کوئی صورت بتا
حیرت آرا دیکھہ سب مشتاق کو — اوس گروہ طالب خلاق کو
یہہ کہا حضرت کا نام جلوہ تاب — پڑ رہتی پڑ رہتی جاؤگی تم سب شتاب
ساتھہ کر دونگا علیم اللہ کے — اوس خوش ابدال خدا آگاہ کے
وہ تمہین ہمراہ خود لیجائیگا — پاس حضرت کے تمہین پہونچائیگا
پاس خاطر حضرت بابا فرید — ہو میسر تمکو بابوس وحید
الغرض ابدال مذکور آن کر — لیگیا نزدیک شاہ داد گر
شاہ اوسدم جانب عرش برین — چشم بکشادہ کھڑی تھے بر زمین
تا حد بائیس دن شاہ جہان — شاہ عالم بادشاہ لامکان
صورت تصویر ایستادہ رہے — بر سبیل سرخوش بادہ رہے
دیکھکر یہہ حال ہمراہی تمام — کر گئے سب خود بخود ہر جا خرام
بعد از بائیس دن شاہ زمن — منزل روحی سے آسوی بدن
دیکھکر بولے کہ شمس الدین آ — لایق ارشاد خوش آئین آ
دیکھکر شایان بیعت کا تجھے — حضرت بابا نے بھیجا ہے تجھے
الغرض کر بیعت توبہ کہا — شمس یہہ جبتک کہ ہی شمس سما
تو زمین پر وہ فلک پر ہمسر ہر — جلوہ فرمائیگا تا روز اخیر

شمس گردون ہی صفات کردگار
شمس میرا نور ذات کردگار

شمس ترکستان خدا کا بھید ہے
شمس گردون چرخ کا خورشید ہے

شمس میرا ہی ہویت کا ظہور
شمس چارم آسمان اسکا ہی نور

کون سمجھا ہی تجھے ای شمس دین
تو ہی شمس جلوہ بخش ذوالمتین

تو خدا کی راز سے آگاہ ہے
تو بلاشک عارف باللہ ہے

قصہ کوتاہ بعد بیعت شاہ نی
حضرت مخدوم عالیجاہ نی

شمس دین سے یہ کہا ای شمس دین
ای فروغ چرخ ای نور زمین

تین دن رہ پاس میرے ای سعید
پھر بجا لا خدمت بابا فرید

حضرت بابا سی حزراللہ سیکھہ
مانگ جاکر حضرت بابا سی بھیک

حضرت بابا تجھی سمجھائینگے
جانب صحرا تجھے لے آئینگے

علم باطن تو تجھے حاصل ہوا
علم ظاہر کا مزا جاکر اوہٹا

جب جناب حضرت بابا فرید
جائینگی نزد خداوند وحید

اوسگھڑی تجھکو وہان بلواؤنگا
جانب اقصیٰ تجھے پہونچاؤنگا

روز دویم وقت مغرب شاہ نے
ہادی آفاق عالیجاہ نے

خاندان چشت مین بیعت کیا
چشتیہ شجرہ دیا شہ نے پڑہا

اور فرمایا کہ تو ای شمس دین
دیکھ لے صورت کو میری بالیقین

مست ہین مستی مین میرے خاص عام
دور مین ہر چار سو ہی میرا جام

مرشد کامل فقیر بے نظیر
ہین فرید الدین میرے دستگیر

پیر اونکی قطب دین اوشی نسب
شہرہ آفاق ہین کاکی لقب

پیر اونکی خواجہ ہند الولی
پیشوائی ہر نقی و ہر تقی

پیر اونکی خواجہ عثمان ہین
خواجگان مین کیا ہی عالیشان ہین

پیر اونکے حضرت حاجی شریف — صدر چمن آرائش صدر عفیف
پیر اونکے خواجہ مودود چشت — تازہ تر نخل ثمر دار بہشت
پیر اونکے خواجہ یوسف بنام — وادیٔ توحید ہے جنکا مقام
خواجہ زاہد محمد نامدار — پیر اونکے ہین ازل سے آشکار
پیر اونکے احمد ابدالی خطاب — صاحب فیض رشاوت انتساب
پیر اونکے تھے ابو اسحاق شام — ہر رئیس شام تھا اونکا غلام
پیر اونکے خواجہ ممشاد تھے — دانش اللہ سے دلشاد تھے
شہاب الدین ہبیرہ خوش کلام — پیر تھے ممشاد کے با احترام
اور ہبیرہ بصری کے پیر و ولی — تھے سدید الدین خلیفہ عمر کی
پیر اونکے حضرت ابراہیم تھے — مایہ دار مایۂ تسلیم تھے
پیر اونکے تھے فضیل باکمال — پیر اونکے عبد واحد مستقال
پیر اونکے تھے حسن بصری امام — رونق سجادۂ فقر تمام
پیر اونکے تھے علی مرتضے — وصف ہی جنکا کلام لافتی
مظہر پاک علی مرتضے — تھا تجلی بخش شان مصطفے
مصطفے تھے پیر اوس سلطان کے — اوس شہ شاہان عالیشان کے
اور ہی بیعت کے سب دستور خاص — شہ اداکر چکے با اختصاص
الغرض ہر حسب حکم شاہ دین — جانب پٹن گئے شمس زمین
حضرت بابا سے بہرہ مند ہو — دولت بابوس سے خورسند ہو
حضرت بابا نے پوچھا کہ بیان — چھوڑ کر مخدوم کو آیا کہان
کیون اودہر سے اسطرف آیا ہی تو — میرے صابر کی خبر لایا ہی تو
عرض کی ای شاہ شاہان جہان — آپکے صابر نے بھیجا ہے یہان

فرزند سوم

کہدیا مجکو کہ جا بابا کے پاس
رہ کوئی دن حضرت اعلی کے پاس

رسم و راہ صحبتین جالاک ہو
جذبہ سا فوج سے دامن پاک ہو

شغل و اوراد طریقت یاد کر
واسلوک بندگی سے شاد کر

شرع احمد کا طریقہ سیکہ لے
احمد مرسل کے در سے بھیک لے

حضرت احمد علیہ الرحمۃ

جب جناب حضرت بابا فرید
جاوہ فرمائینگے بہ عرش مجید

بعد ازان تو پاس میرے آئیو
میری خدمت سے فوائد پائیو

حضرت صابر علیہ الرحمۃ

حضرت صابر کی ہو جسپر نگاہ
کیون نہ روشن ہو وہ مثل مہر و ماہ

حضرت علاء الدین علیہ الرحمۃ

جسپہ ہے سایہ علاء الدین کا
شاہ ہی وہ ہند و سندہ و چین کا

حضرت احمد علیہ الرحمۃ

احمد صابر کا جو فرزند ہے
جو علاء الدین کا دلبند ہے

حضرت غوث علیہ الرحمۃ

غوث گر کہدے اوسی کو ہی بجا
قطب گر فرمائی تو دور کیا

حضرت صابر علیہ الرحمۃ

صابری جسپہ ردا پڑ جائے
رتبۂ ابدالیہ وہ پائے ہے

حضرت علاء الدین علیہ الرحمۃ

جو علاء الدین علی پر ہے نثار
رشد او سکا تا قیامت برقرار

حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ

مہر و ماہ ہمکو کیا مخدوم نے
قدس سرہ
بادشاہ ہند و سندہ و روم نے

حضرت امیر حسن علیہ الرحمۃ

ای حسن تو ہی رشادت کا وزیر
فیض تجہ سے پائینگے خورد و کبیر

احوال حضرت مخدوم صاحب کے مزاج پرسی کو حضرات اولیاء معصر کے حاضر ہونیکا

مکاتیب حضرت مضمونہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ ستر ہوین ماہ جمادی الاول ۷۵۹ھ بروز شنبہ وقت ظہر کے حضرت شیخ شہاب الدین صاحب مکتوب بخطاب الوان موسی مرید حضرت شاہ شمس الدین عبد العزیز صاحب زادہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی کے بعد ادا کشتریف لاکر حدیدہ کوس زمین سوختہ پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے اور بموجب دستور قدیم کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ لہ بالرضوان سلطان الاولیا کے مزاج پرسی سے فیضیاب ہو کر اور احوال آتش قہر کا بدستور معاینہ کر کے واپس تشریف لائے

اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے اور بتاریخ سترہوین ماہ رجب ۶۵۹ھ ہجری بروز یکشنبہ بعد ظہر کے حضرت شیخ **عفیف الدین** ملتانی صاحب مکتوب نطاب عشرت النور ملتان سے تشریف لاکر حدود بارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے اور حسب معمول قدیم مزاج پرسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد صابر صاحب** ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء سے کامیاب ہوکر واپس تشریف لائے اور احوال شرر افشانی آتش قہر کا بطور محرر بالا معائنہ کیا اور جمال الدین ابدال سے رخصت ہوکر تشریف لیگئے اور بتاریخ گیارہوین ماہ شعبان ۶۵۹ھ ہجری بروز پنجشنبہ وقت ظہر کے حضرت شیخ **شمس الدین** بن افلح شامی صاحب مکتوب نطاب ہبوط الدرک مرید حضرت علی الحداد خلیفہ جناب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی کے حدود بارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچی جمال الدین ابدال خدمت میزبانی کی بجالائے اور بعد نماز عصر حسب دستور مرقومہ بالا علیم اللہ ابدال انہی سے ہمراہ بہ تلاوت اسم مبارک حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے پیچھے اور حسب قاعدہ قدیم پشت کے پیچھے کھڑی ہوکر معائنہ کیا کہ نگاہ حضرت ممدوح کی جانب آسمان کے ہے اور دست چپ سے ڈالی گولر کی پکڑی ہوئے اور دست راست کی مٹھی بند اور انگشت شہادت برابر قلب کے علم ہی کیسا عت کے بعد یک بیک دونوں ہاتھ چھوٹ کر نیچے کو آگئے اور حضرت موصوف تا بجائے اقامت کہ جہان اب مزار مقدس سے تشریف لیگئے اور نگاہ قہر آگین زمین پر ڈالی معاً آگ قہر کی زمین سے نکلکر سوائے جائی محفوظہ کی چہار طرف کی زمین کو حدود بارہ کوس تک جلاتی ہوئی چلی گئی اور آواز مثل گرجنی رعد کی برپا ہوکر شعلے آتش قہر کے آسمان کو جانے لگے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد صابر صاحب** ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء اوسیطرح روبقبلہ اور پشت جانب شرق کی فرمائی ہوئے جائی افاقہ متصل درخت گولر کے تشریف لاکر کھڑی ہوگئے اور زبان مبارک سے فرمایا یَا هُوَ یَا مَنْ هُوَ یَا مَنْ لَیْسَ لَهُ إِلَّا هُوَ اور پھر فرمایا [illegible] علیم اللہ ابدال نے اوسوقت موقع پاکر عالم وجوب میں پس پشت مبارک سے عرض کیا کہ حضرت شمس الدین بن افلح مرید حضرت شیخ علی الحداد صاحب کے حضور انور کے مزاج پرسی کو حاضر ہوئے ہیں **حضرت بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان [illegible] نے ارشاد فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یَا حَقُّ اور پھر [illegible] فرماکر نگاہ جانب آسمان کے فرمائی علیم اللہ ابدال

اون حضرتکو اپنی ہمراہ حدبارہ کوس سے باہر واپس لے آئی اور حضرت شمس الدین صاحب موصوف جمال الدین ابدال سے حضرت
ہوکر تشریف لیگئے **فقیر مؤلف کتاب شاہ محمد حسن صابری** گذارش کرتا ہی کہ آنحضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب خیتم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا حال اسیطور پر ہا
کہ شبانہ روز مین تخمیناً ہزار مرتبہ بفاصلہ چار سالس کے زمین حدبارہ کوس کو آتش قہر سے جلایا کیئے اور کسی عارف صاحب جاہ
درتبت کیفیت ولایت ملک ہفت اقلیم کو بغیر حصول شرف معراج پر سی اوس حضرت والامرتبت بادشاہ دوجہان
موصوف الصدر کے ترقی عروج کیفیت باطن کے حاصل نہین ہوئی اور بغیر تلاوت اسم اعظم نام متبرک حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب خیتم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے کسی صاحب نسبت کو
حضوری بسلامتی میسر نہ آئی اور تمامی مکاتیب بلقاب حضرات موصوف الصدر مین تحریر ہے کہ واقعہ عظیم تباہی کلیر سے حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب خیتم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو مرتبہ **شہنشاہی** ولایت
ملک ہفت اقلیم کا حاصل تہا مگر کبھی حضرت موصوف کو اسطرف خیال ہی نہین ہوا چنانچہ آج ہی جس کسیکو حضرت
صاحب کیفیت باطن بہرہ یابان مقام دائرہ ولایت مین سے **قبض کیفیت** موہنہ دکہلاتا ہے بمجرد تلاوت اسم
اعظم موصوف یعنی نام مبارک حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
خیتم اللہ الارواح سلطان الاولیا اور حصول شرف آستانہ بوسی اوس دربار گوہر عرفان کی عروج کیفیت باطن کا
حاصل ہوکر دائرہ نبوت مین گذر ہوجاتا ہی اور حضرات رقباء و نقباء و نجباء و ابدال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب بہی
واسطے حصول ترقی قوت روح جذبہ اپنی کی ہر روز حاضر آستانہ کرامت نشانہ کے ہوکر کامیاب ہوتے ہین طالب صادق
کو جناب فیضمآب کی آنکہین باطن کی مرحمت ہوجاتی ہین وہ اون لوگون کو وہان پہچانتا ہے اور اس خاندان معدن العرفان
شرف یافتہ کو الف مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت مین ہر ایک عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت کو اسم
مبارک باطنی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب خیتم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا
سینہ بسینہ تعلیم ہوتا چلا آتا ہی چنانچہ داخلان طریق اس سلسلہ عالیہ کو اسم ظاہر واسطے فلاح دولت ظاہر اور اسم باطن
واسطے افتتاح کیفیت باطن کے عقدہ کشائی ہر گونہ حاجات صوری اور معنوی کا ہوتا ہی **اشعار مؤلف**

نام حضرت اسم اعظم ہی حسن ع		پڑہنی والونکو ہی کیا غم ای حسن ع	

نام حضرت جو زبانپر لائے گا
جو وہ جیسین لائیگا سو پائیگا

جو نہین دریائے عرفان کا غریق
جانتا ہے کب وہ پڑہنے کا طریق

اس وظیفہ کا طریقہ اور ہے
پوچھ لے ہمسے جسے کچھ غور ہے

ہم غلام شاہ ہین شاہی نصیب
ہم مرید ونکو ہے آگاہی نصیب

ہم علاء الدین کے ہین رازدار
ہم علاء الدین کیخدمت گذار

ہر طرف سے اولیائے آن زمان
پرسش احوال کو آئی بجان

جو علاء الدین کا پڑہتے تہی نام
کیفیت وہ ہے ہوے پہر شاد کام

اونکی جانب سب گئے سر کو جہکا
عارفان کاملان حق رسا

پشت کی جانب اسن سب پای تہے
ورنہ ایک ایک سامنے جلجائی تہے

خدمت عالی کے سب پابند تہے
دولت حضرت سے سب خرسند تہے

حضرت مخدوم کا خدمت گذار
خوش رہیگا تا دم روز شمار

جو علاء الدین کا خدمتگار ہے
اس طریقہ کا خلافت دار ہے

حضرت مخدوم کا پابند ہے
راز سے اونکی حسن خرسند ہے

اور ہی ایک نام ہی سلطان کا
اوس شہنشاہ مکانی آن کا

ہی وہ درد ہر ولی ہر زمان
حسب ایمائی خداوند جہان

جانتا ہی وہ باسم خدا
ہم بار شاد جناب مصطفے

راز ہی اسکا چہپانا چاہیے
ہر کسیکو کب بتانا چاہیے

اسم ہی وہ اسم ذات کبریا
جامع ذات وصفات کبریا

لوح محفوظ کی ہے وہ مرقوم ہے
کاملون کو یہ حسن معلوم ہے

حال حضرت کا مبین ہے وہ نام
جانتا ہی کب اوسی ہر مرد خام

اوسکے پڑہنے سے زبان جلجائی ہے
بے تحاشا بے خودی آجائی ہے

بس بھولا دیتا ہی وہ تشبیہ کو
لے اوڑی ہے عالم تنزیہہ کو

رضی اللہ عنہ

خاص خادم کو بتاتی ہین حسن
روح کو پڑھکر سناتی ہین حسن

رضی اللہ عنہ

صابریون کا وہ حرز تام ہے
اسطریقہ پر اجازت عام ہے

اس طلسماتی سرا کی سیر مین
اس شباہت گاہ شر و خیر مین

ہم مریدونکو بہ ترتیب ظہور
ہم غلامون کو بہ تعلیم حضور

جلوۂ وحدت دکھاتی ہین کبھی
گلشن کثرت دکھاتی ہین کبھی

ہر زمان مسترشدون کی بارگاہ
دیکھنے کو جلوہ فرماتی ہین شاہ

نور سے اپنے ہمین کرتے ہین شاد
دور کرتے ہین سیاہی نہاد

رضی اللہ عنہ

ای حسن تیرا یہہ جلوہ دلنواز
رضی اللہ عنہ

ہی علاء الدین کا گلزار راز

رضی اللہ عنہ

تو علاء الدین کا دلبند ہے
رضی اللہ عنہ

تو علاء الدین کا فرزند ہے

رشد تیرا تا قیامت برقرار
فقر تیرا تا خزاد دولت بکار

خاندان چار ده کا تو امام
بادۂ توحید کا ہی مست جام

شغل ہر رخ کا تجھی بس شوق ہے
اس عجائب شغل کا بس ذوق ہے

ذوق تیرا دلنواز ہر مرید
تیرا ہر طالب ہوا قطب فرید

رضی اللہ عنہ

مست ھو تیرا جو ہر معصوم ہے
رضی اللہ عنہ

بہہ طفیل حضرت مخدوم ہی

رضی اللہ عنہ

دست تیرا دست ہی دست رسول
تو قبول اوہ تیری مسترشد قبول

رضی اللہ عنہ

تو حسن اپنی سمجھتہ پر رہ مقیم
ذات مرشد کو سمجھ لے بس قدیم

نام پڑھتا رہ ہمیشہ شاہ کا
یعنے اپنی مرشد آگاہ کا

رضی اللہ عنہ

حضرت مخدوم نے صورت مین آ
ہاتھہ تیرا ہاتھہ مین اپنے لیا

رضی اللہ عنہ

کہدیا تجھہ سے کہ اسصورت سے کام
ہر گھڑی ہر لحظہ رکھہ ہر صبح و شام

رضی اللہ عنہ

ای حسن تیرا طریقہ تا جزا
گرم تر رہو یگا حسب الدعا

احوال وفات حضرت باباصاحب کا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے تبرکات کا

مکاتیب حضرات مفصلہ ذیل مین تحریر ہی کہ بتاریخ سوم ماہ محرم ۹۶۴ھ ہجریہ روز شنبہ بعد نماز فجر کے حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو اپنی پاس پاکپٹن مین طلب فرماکر مکتوب نظاب سر العبودیت تصنیف کیفیات باطن اپنی کا مع دیگر جمیع مکاتیب نظاب حضرات پیران عظام اپنی سلاسل کے اور اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روز اور تبرکات وملبوسات وغیرہ ہر قسم مع خرقہ مبارک حضرت سرور انبیا احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو روز عطائے خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مرحمت فرمایا گیا تھا اور حضرت علی مرتضی نے خواجہ حسن بصری صاحب کو عنایت فرمایا تھا اور اسیطرح دست بدست وہ خرقہ متبرک حضرت باباصاحب کو نصیب ہوا تھا مرحمت فرمائے اور اسناد خلافت نامجات حضرات پیران عظام اپنی شجرہ چشتیہ کے اور مکاتیب نظاب حضرات مشائخ کبار الانبیائی مزاج بہ حق حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب خلم اللہ الارواح سلطان الاولیا کہ جسمین احوال حضرت ممدوح کا بجواب عریضہ کے تحریر تھا اور اون حضرات صاحب مکاتیب نظاب نے اسعد آئمہ سے ہوئے عالم سے رحلت فرمائی تھی ہنگام رحلت اپنی اپنی مکاتیب نظاب جناب باباصاحب موصوف کی مواجہہ حضرت شیخ بدرالدین صاحبزادہ کلان حضرت باباصاحب مکتوب نظاب نقوش فریدی اور حضرت شیخ بدرالدین سلیمان کل برادر حقیقی حضرت باباصاحب مکتوب نظاب قصص الوحدت اور حضرت مولوی بدرالدین اسحاق برادر حضرت باباصاحب مکتوب نظاب برہان الولایت اور حضرت شیخ فضل الرحمن برادر عموزاد حضرت باباصاحب مکتوب نظاب نظیر الخطیب اور حضرت خواجہ رکن الدین بن احمد سعید صاحب مکتوب نظاب امیر الوجود اور حضرت شاہ ابو نعیم بدرالدین صاحب مکتوب نظاب نور الوجود اور دیگر عوام الناس کے مرحمت فرمائے حضرت خلفرین محفل نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو مبارکباد دی اور حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے ایک نامہ بنام حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب خلم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے متضمن کیفیات بطون زبان ملکوت مین تحریر فرماکر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض صاحب مکتوب نظاب فردوس الوجوب کے سپرد کردیا اور ارشاد فرمایا کہ شمس الدین تم اپنی مکتوب نظاب مین نسبت اس نامہ کے تحریر کردینا کہ یہ نامہ بجز خلیفہ

صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ اپنی خاندان کے اور شخصکو نہ دکھلایا جاوے نہ امور اس نامہ سے کسیکو اطلاع دیجاوے اور پھر ارشاد فرمایا کہ شمس الدین جو جو اولیائے ہمعصر میرے بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب قدس اللہ الارواح سلطان الاولیا کی مزاج پرسی سے کامیاب ہوا آئی ہین بروقت رحلت فرمانی کے اسعالم مکتوب لقاب اپنا جسمین احوال معائنہ کیا ہوا تحریر ہوگا تیرے پاس بھیجدینگے اس امر مین ایک راز مخفی ہے زمانہ ولایت کیفیت باطن مین اعلان اس احوال کا کیا جائیگا **مجدد صاحب مجاز** مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ خاندان قادریہ اور صابریہ کا جو اولاد **امام اعظم** ابو حنیفہ رضی سے ہوگا بعد ساڑھے سات سو برس میرے کے تکمیل اس اعلان کی کریگا اور تبرکات خاندان قادریہ کے علیم الدابدال کے پاس امانت رکھے ہین وہ بھی تیرے پاس جمع ہونگے بعد اس ارشاد کے جناب باباصاحب مدوح نے حضرات حاضرین محفل سے ارشاد فرمایا کہ آج ہم اسعالم سے رحلت کرینگے تھوڑی عرصہ مین شدت درد سر کی دمبدم ترقی پذیر ہوئی جب وقت نماز مغرب کا ہوا جناب باباصاحب موصوف نے نماز مغرب کی ادا فرمائی بعد نماز مغرب کے استغراق ہوگیا بیدار ہوکر حاضرین سے دریافت فرمایا کہ مین نے نماز مغرب کی ادا کرلی ہے حاضرین محفل نے التماس کیا کہ حضور نے نماز مغرب کی ادا فرمالی ہی حضرت شاہ شیخ **فرید گنجشکر باباصاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے ارشاد فرمایا کہ دیکھا چاہئی اور نماز مغرب کی ادا فرمائی بعد نماز پھر دوبارہ استغراق ہوگیا تھوڑی عرصہ مین بیدار ہوکر پھر حاضرین سے دریافت فرمانے لگے کہ مینی نماز مغرب کی ادا کرلی ہے حاضرین نے گذارش کیا کہ حضور نے دوبار نماز مغرب کی ادا فرمائی ہے **جناب باباصاحب** مدوح نے ارشاد فرمایا کہ دیکھا چاہئی اور تیسری مرتبہ پھر نماز مغرب کی ادا فرمائی نماز ہی مین استغراق ہوگیا اور اوسی حالت نماز مین **بتاریخ پانچوین** ماہ محرم **سنہ ۶۶۴** ہجری کو کہ دوشنبہ کا دن گذر کر شب سہ شنبہ شروع ہی بعد نماز مغرب اور قبل از نماز عشا حضرت باباصاحب نے حضرت احدیت عرفہ مین وصال فرمایا **حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ مکتوب لقاب سر العبودیت تصنیف اپنی مین تحریر فرماتی ہین کہ اس فقیر کی تین بیبیان تھین بی بی **اول** نام مجیب النسا تھا جو شیخ زکریا سندھی کی ہمشیرہ تھین انکے بطن سے چار فرزند نعیم الدین۔ عزیز الدین۔ سلطان الدین فرید بخش تولد ہوے۔ بی بی **دوم** کا نام بی بی خاتون تھا جو سلطان غیاث الدین بلبن کی دختر تھین انکے بطن سے

تاریخ انتقال حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ

ذکر ازدواج مطہرہ واولاد کرام حضرت باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ

سات فرزند کرم الدین بہہ شیر خوار فوت ہوگئے فہیم الدین ۔ شہاب الدین ۔ بدر الدین ۔ نظام الدین یعقوب
عبد اللہ شاہ ۔ اور پانچ دختر فاطمہ ۔ شریفہ ۔ ہاجرہ ۔ زینب ۔ مستورہ ۔ تولد ہوئین بی بی سوکھ نام کلثوم تھا
جو مادر نصر اللہ تہین انکے بطن سے تین فرزند شفیع محمد خضر فرید شاہ یوسف احمد پیدا ہوئے حضرت باباصاحب موصوف
اپنی مکتوب بنام سر العبودیت مین تحریر فرماتے ہین کہ جس قدر اس فقیر کے فرزند پیدا ہوے اوسمین منجانب اللہ یہ قاعدہ مرعی
رہا تہا کہ فقیر کو اول الہام باطن سے ہوتا کہ فرید آجکی شب تم بی بی کے پاس جاؤ تمسے قطب پیدا ہوگا فقیر بحکم الہام
باطن بی بی کے پاس جاتا اور بعد دس مہینے کے لڑکا پیدا ہوتا تمام ترک اسیطرح بحکم الہی پیدا ہوا اور مرتبہ قطبیت پر ممتاز
کیے گئے اور دخترون کی نسبت القا ہوتا کہ فرید آج تم بی بی کے پاس دوپہر دن کے وقت جاؤ تمسے لڑکی
فردوسی پیدا ہوگی جو اوسکی صورت کو دیکہیگا قطعی جنتی ہوجائیگا اسیطرح پانچ دختر ین تولد ہوئین اور اون سب کے
دیکہنے والے جنتی ہوے علیٰ ہذا القیاس جہان حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی رحمۃ اللہ علیہ
اپنی مکتوب بنام مقامات الوحدت مین تسطیر فرماتے ہین کہ حضرت باباصاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے چودہ فرزند
ہونیمین ایک نکتہ تہا کیونکہ چودہ ولایت ظلی اور پندرہ ہوین ولایت اصلی محمدی صلعم اسیطرح حضرت باباصاحب
موصوف کے چودہ فرزند قطب ہوے اور پندرہوین حضرت باباصاحب مع بدر کامل رہے مثل حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
اور حضرت باباصاحب موصوف کو مرتبہ فنا فی الرسول کا اتم حاصل تہا خلفا اور مریدون جن والنس انکے
نسبت حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب سبع والعالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ مکتوب بنام
سر العبودیت تصنیف اپنی مین ترقیم فرماتے ہین کہ اس فقیر سے بہتر ہزار جن والنس مرید اور خلفا اور اقطاب ہوے جنکے تفصیل
یہہ ہے جہات مرید اور خلفا کی کل تعداد باون ۵۲۰۰۰ ہزار تہی جنمین سے بتیس ۳۲۰۰۰ ہزار خلیفہ اور بتیس ہزار مرید ہوے ان باون ۵۲۰۰۰ ہزار
خلفا اور مرید جہات مذکورہ مین دس ۱۰۰۰۰ ہزار خلفا اور بیس ۲۰۰۰۰ ہزار مرید کردہ امانت شاہ جنود ہا سے تہے اور انسان
مرید اور خلفا کی کل تعداد دو ہزار ہی انمین دو خلیفہ اکبر ایک حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اور دوسرے حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین
محبوب الہی اقطاب دہلی اور کچہہ خلفاء اصغر اور کچہہ صاحب مجاز اور باقی مرید ہوے اور اقطاب گیارہ ہزار ہوئے
جنکے کل میزان جن والنس مرید و خلفا و اقطاب کی بہتر ہزار ہوئی علاوہ اونکے اس فقیر سے پچیس ۲۵۰۰۰ ہزار

حضرت بابا صاحب کے خلفا اور مریدون جن والنس کا اقطاب کے ساتھ

احوال حضرت ولایت مآب قدس سرہ حضرت خلیفہ بیعتی کبیر الدین علیہ الرحمۃ

اغیاث اور تین سو ابدال اور پچھتر ہزار **نقبا** اور پچاسی ہزار **نجبا** اور ستر ہزار **ریون** اور چوہتر ہزار اونکے **نائب** ہوئے جنکے کل میزان **دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار تین سو** ہوئے اور یہ حضرت ولایت روح جذبیہ کے اس خاندان عالیہ مرفیع الاجارت علو العزم والمرتبہ شہنشاہی ولایت مین حضرت **مولا علی** کرم اللہ وجہہ سے اس فقیر تک اونیسے نیچے کے مراتب حضرت امام مہدی علیہ السلام تک بموجب فرمان حضرت سرور عالم صلعم کے ہر ایک شیخ وقت اوسی تعداد کے موافق ہوتے چلے جاوینگے اور اوپر ہفت اقلیم کے تقسیم ہوتے رہینگے اور جب یہ ہونگے تب ہی قیامت آجاویگی اس احوال حضرت ولایت روح جذبیہ کو **فقیر مولف کتاب شاہ محمد حسن صابری** نے تاریخ آئینۂ تصوف تالیف اپنی مین قلمبند کر دیا ہے اور ان جمیع حالات مذکورہ کو حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی نے اپنے مکتوب بنطاب احدیت المعارف مین اور حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشی اولین الارواح نے اپنے مکتوب بنطاب قربت الوحدت مین اور حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے اپنے مکتوب بنطاب ستر المعبودیت مین اور حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین محبوب الٰہی اقطاب دہلی نے اپنی مکتوب بنطاب مقناطیس الوحدت مین اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے اپنی مکتوب بنطاب فردوس الوجوب مین اور حضرت صاحبزادہ بدر الدین صاحب سجادہ نشین جناب بابا صاحب نے اپنے مکتوب بنطاب نقوش فریدی مین اور دیگر خلفا جناب بابا صاحب نے اپنے اپنے مکتوبات بنطاب مین متفق اللفظ والمعنی قلمبند فرمایا ہے کہ **حضرت** خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض مکتوب بنطاب فردوس الوجوب تصنیف اپنی مین تحریر فرماتے ہین کہ جس شب کو حضرت بابا صاحب نے حضرت احدیت صرفہ مین وصال فرمایا اوسوقت ہر چند تمام حاضرین بارگاہ نے سعی کی کہ شب کو سامان دفینہ جمع کر کہین صبحکو اہتمام دفینہ ہو جائیگا لیکن بباعث کمال عسرت کے کہ کچھ میسر نہوا کہ سامان مہیا ہوتا لاچار ہو کر مینے شب کو التوا کیا مگر تختہ ہائے سنگ یعنے سنگ موسی کے جنپر زیر بالا کا طریقہ بنا اور اونکو ایک شخص محمد عظیم نام سوداگر بن محمد افضل نذر کر گیا تہا وہ موجود تہے صبحکو قبل اذان نماز ہمسایہ مین سے ایک عورت ضعیفہ مسماۃ عمدہ بن غیاث الدین بن محمود جونہ قانی نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو آواز دیا کہ بیٹا شمس الدین میرے پاس آ حضرت موصوف حسب الطلب اوسکے پاس تشریف لیگئے اوس ضعیفہ نے ایک تہان پارچہ حضرت ممدوح کو دیا حضرت موصوف نے فرمایا کہ ابہی تک ہمکو کوئی حکم بالجبن نہین ہوا ہے ہم کیونکر اس پارچہ کا لباس مبارک

بیان کرامت حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بناسکتی ہین تب اوس ضعیفہ نی بیان کیا کہ مین بے بہنہان باوضو روز جمعہ کو سوت کاتکر سفید پاک نماز گذار سی بیوہ ہوا ہے
اور واسطے اپنی کفن کے رکھا تہا آج شب کو یعنی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا ہمشیرزادہ جناب بابا صاحب رح کو خواب مین دیکہا کہ مجہہ سے فرماتی ہین تم بہہ بہنہان ہو جو
کرتی ہو اسکی کیا قیمت لوگی مینی عرض کیا کہ اسکی قیمت مین جنت لونگی حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تم بہہ بہنہان میرے
حضرت بابا صاحب کے لباس منور کیواسطے شمس الدین شمس الارض کو بلا کر دیدو مین تمکو بعیوض اسکے پانچ جنتین دونگا
اور وہ پانچون جنتین مجکو معائنہ بہی کرادین ہین اور مینی اسکی قیمت بہی وصول کرلی ہی اسواسطے تمکو بلا کر بہنہان دیتی ہون

اشعار مولف		
حضرت مخدوم نور حق سرشت	احمد صابر سے نسبت کو بڑہاؤ	گل زمین باغ رضوان مفت پاؤ
باغ رضوان عارفون کی آن ہے	جسنے اپنی اصل کو پہچان لیا	بالیقین وہ ہوگیا شاہ زمن

جب حضرت **خواجہ شمس الدین** صاحب شمس الارض نے یہہ حکم اوس ضعیفہ سی سنا اوس بہنہان کو لی لیا
لیکن **حضرت** سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی قطاب دہلی رحمۃ اللہ علیہ کی عدم
موجودگی کے باعث متفکر رہتے کہ حضرت شیخ نجم الدین صاحب متوکل برادر حقیقی جناب بابا صاحب اور جناب صاحبزادہ
بدرالدین صاحب فرزند جناب بابا صاحب رح اور مولوی بدرالدین اسحاق صاحب داماد حضرت بابا صاحب نے صلاح دی کہ تا
آنے حضرت سلطان المشائخ سید **نظام الدین** صاحب قطاب دہلی کے جسد مقدس حضرت بابا صاحب کو
زمین کے سپرد کردو مینی بصلاح حضرات موصوف کے بآداب تمام اپنی ہاتہہ سے لباس تیار کیا اور اپنی ہاتہہ سے جسد اطہر کو
غسل دیکر لباس پہنایا اور بعد نماز اشراق بروز سہ شنبہ تاریخ چہٹی ماہ محرم **سنہ ۶۶۴** ہجیر کو نماز جنازہ برونق
افروزی ارواح مقدسہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم سے حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم
اجمعین ادا ہوئی جس مین تمام حضرات رجال الغیب اور ابدال اور رقبا اور نجبا اور نقبا اور اغیاث اور اقطاب
اور جمیع اہل ولایت روح جذبیہ اور جنود ہا اور انباعہا اور یہہ فقیر شمس الدین شمس الارض اور حضرت
نجم الدین صاحب متوکل اور مولوی بدرالدین اسحاق صاحب اور صاحبزادہ بدرالدین صاحب شریک تہے
اور یہہ نماز بالمعنی اول ادا کرکے جسد مقدس کو گوشہ زمین متبرکہ کے (جہان اب مقبرہ کلان صاحبزادہ صاحب

احوال وفات حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

واقع ہے اوس سے شرقی جانب) سیر وکیا اور بوقت نماز چاشت باطنی نماز جنازہ اور دفینہ حضرت بابا صاحب سے
انفراغ حاصل کیا بعد دفینہ تمام حضرات رجال الغیب اور ابدال اور رقبا اور نجبا اور نقبا اور اغیاث اور اقطاب اور دیگر
اہل ولایت روح جذبہ طواف جائے مدفونہ جسد مقدس کا کر کے فیضیاب کوائف باطنی کے ہوتی تھی اور حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیائی علیم اللہ ابدال اور رجال ابدال کو مع یکصد نفر جن متعینہ حدبارہ کوس کو بھی ارسال کر دیا تھا بعد شرف اندوزی طواف مزار مقدس کے
جمال الدین ابدال مع یکصد نفر جن کے واپس گئے اور علیم اللہ ابدال نے حضرت خواجہ **شمس الدین** صاحب شمس الارض
سے عرض کیا کہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیائی نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم چار روز بعد دفینہ حضرت شاہ شیخ **فرید گنجشکر بابا صاحب** مسعود العالمین
قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر خدمت بجالا کر ہمارے پاس حاضر ہونا چنانچہ علیم اللہ ابدال
یہ حکم پہونچا کر واپس گئے اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض **بتاریخ** دہم محرم **سنہ ۶۶۴** ہجری کو
روز یکشنبہ بعد نماز فجر کے کلیر شریف کو روانہ ہوئے دو روز کے عرصہ مین حدبارہ کوس زمین سوختہ
پر پہونچے جمال الدین ابدال خدمت بجالائے اور احوال شرر افشانی آتش قہر کا اس عرصہ چار سال مین بھی موجب
عرصہ اٹھ سال قبل تشریف آوری حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب شمس الارض** کے جسطرح پر
تحریر ہو چکا ہی حضرت خواجہ صاحب موصوف نے جمال الدین ابدال سے سنا اس گفتگو مین رہے کہ علیم اللہ ابدال
حضرت خواجہ صاحب موصوف کے پاس حاضر ہوئے اور احوال بدستور مرقومہ بالا بیان کیا

احوال حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی کا پاک پٹن شریف کو جاکر حضرت بابا صاحبؒ کا دفینہ ثانی کرنا اور وہانسے دہلی کو واپس آکر حضرت مخدوم صاحب کے پاس جانیکا اور حضرت مخدوم صاحب کا خواجہ شمس الدین صاحبؒ شمس الارض کو خلافت دینے کا

مکتوبا بالقاب مرقومۂ ذیل مین تحریر ہے کہ حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحبؒ اقطاب دہلی صاحب مکتوب نطاب
مقناطیس الوحدت سے **بتاریخ** سوم ماہ محرم **سنہ ۶۶۴** ہجری کو بروز شنبہ وقت بعد نماز اشراق کے

بموجب الہام باطن کے محمد افضل ابدال کو واسطے دینے مبارک باد و تفویض تبرکات وغیرہ اسناد معنونہ حضرت بابا صاحب
کے اور اپنی مکتوب بنطاب مقتنا طیس الوحدت کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض کو طرف پاک پٹن شریف کے
روانہ کیا اور خود حضرت سلطان المشائخ صاحب ممدوح حدت اکیس ۲۱ روز قبل سے معتکف ہوئے محمد افضل ابدال نے
دوسرے روز مبارکباد دی اور مکتوب بنطاب مقتنا طیس الوحدت دیکر واپس آنمین توقف کیا بعد تین روز کے محمد افضل ابدال بتاریخ
چھٹی محرم روز شنبہ کو بعد نماز مغرب واپس دہلی مین آئے اور مفصل حال وصال فرمانے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا
حضرت سلطان المشائخ سبد نظام الدین صاحب اقطاب دہلی سے بیان کیا حضرت سلطان المشائخ صاحب موصوف
سنتی ہی پوشیدہ طور سے کہ حجرہ ہی بدستور بند رہا اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے **ساتوین** محرم کو
روز چہار شنبہ پاکپٹن شریف کو روانہ ہوئے اور بہ برکت اسم اعظم چشتیہ **نوین** محرم کو بروز جمعہ بوقت صبح
وہان داخل ہوئے آپنے بالقابی باطن اول ہر چہار دیوار ہای روضہ شریف کے بطور بنیاد کے قایم کیا اور دسوین
محرم کو بروز شنبہ وقت عصر جسد مقدس حضرت بابا صاحب کو جاندن سے باوا تمام نکالکر دوبارہ جنازہ کی نماز پڑہی
جسمین جناب بابا صاحب کے بہت سے خلفاے انسان وجنات مع دیگر اشخاص ظاہر اور عوام الناس کے شریک تھے بعدہ حضرت
سلطان المشائخ صاحب موصوف نے حجرہ خاص مین جہان حضرت بابا صاحب شب و روز مشغول بخدا رہتے تھے
اور جسجگہ اب مزار معلے واقع ہی دفن کیا دفینہ ثانی کیواسطے جنوبی دروازہ روضہ شریف سے ہوکر اب جہانتک دروازہ
مشہور ہے جنازہ مدفن مین داخل ہوا اور خشت ہاے پختہ وخام سے جنپر بہت سے قرآن مجید ختم کیے گئے تھے
شریف تعمیر کیا اور تختہ ہاے سنگ موسی موجودہ کو رکھدی گئے اور پایہ انداز کو دیوار سنگ مرمر وخشت پختہ سے
قریب دو درعہ اور ہر چہار طرف ایک ایک درعہ بلند کرکے بنیاد مرقد شریف قایم کردی اور جناب سید بدرالدین صاحب
صاحبزادہ کے دستار سجادگی باندہکر **بتاریخ** گیارہوین محرم روز یکشنبہ وقت بعد نماز مغرب مخفی طور سے
دہلی کو واپس روانہ ہوئے اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے **بتاریخ** بارہوین محرم روز دوشنبہ وقت نصف شب بمقام
دہلی اپنے حجرہ مین داخل ہو گئے اور حجرہ بدستور بند کرلیا اور کسیکو آپ کے پاکپٹن شریف جانیکا علم نہ آیا بعد
سجادہ نشین درگاہ عرش پناہ حضرت بابا صاحب نے چاہا تھا کہ روضہ شریف ہم تیار کرلین لیکن اوسوقت نہو سکا ہر روز
عمارت تعمیر ہوتی اور گر پڑتی مجبور ہوکر چھوڑ دیا بعدہ حضرت سلطان المشائخ صاحب موصوف نے جسطرح بیان

احوال دفینہ
بابا صاحب
حضرت

تک ایکا تعمیر کیا اور یہہ تمامی احوال **مکتوب** نطاب فردوس الوجوب تصنیف حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض **اور** مکتوب نطاب بقضا طیر الوحدت تصنیف حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب
اور مکتوب نطاب نقوش فریدی تصنیف حضرت صاحبزادہ بدر الدین صاحب فرزند سجادہ جناب باباصاحب **اور** مکتوب
نطاب قصص الوحدت تصنیف حضرت شیخ نجم الدین صاحب متوکل برادر حقیقی جناب باباصاحب **اور** مکتوب نطاب برہان الہویت
تصنیف مولوی بدر الدین اسحاق صاحب داماد حضرت باباصاحب میں مفصل مندرج ہے اور **بتاریخ** بارہوین محرم
ہجری روز دوشنبہ کو بعد نماز تہجد کہ شب سہ شنبہ تہی حضرت سلطان المشائخ سید **نظام الدین صاحب**
اقطاب دہلی نے حضرت شیخ **نصیر الدین** صاحب کو مکتوب نطاب حقیقت البحار اور حضرت شیخ **عثمان** صاحب مکتوب نطاب
عزیز المشہود کو تحائف اعتکاف میں اپنے پاس طلب فرما کر حکم دیا کہ **سموسہ** پندرہ انار اور گاگ پانسو عدد لیکر تم روانہ
کلیر شریف کے ہو جاؤ اور رسم عظیم چشتیہ تلاوت کرتے جاؤ مگر یہاں کسیکو تمہارے جانیکا علم نہو اور محمد افضل ابدال
کو طلب کر کے ارشاد فرمایا کہ **بتاریخ پندرہوین** ماہ حال روز پنجشنبہ کو سوا من کھچڑی قبولی یعنے
فرینی سوا سو طباق گلی میں باحتیاط تمام لگا کر مدست خلیفہ اکبر جناب کے حضرت **بادشاہ دوجہان**
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت میں پہونچا دینا اور **بتاریخ**
بارہوین ماہ محرم **سنہ ۷۲۵** ہجری مرقوم الصدر روز پنجشنبہ کو بعد نماز ظہر کے حضرت خواجہ **شمس الدین**
صاحب شمس الارض مع علیہم اللہ ابدال کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کا تلاوت کرتے ہوئے حضرت ممدوح کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آداب زیبا درست گولہ بپشت مبارک
کھڑے ہو گئے مگر علیہم اللہ ابدال کو تین روز تک موقعہ اپنے حاضر ہونیکی اطلاع کا میسر نہوا **بتاریخ** پندرہوین
ماہمذکور روز پنجشنبہ معینہ سابق کو بعد نماز چاشت حضرت سید **نظام الدین صاحب** سلطان المشائخ اقطاب
دہلی بھی اوس جگہہ تشریف فرما ہوئے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض سے ملاقی ہو کر اوسیطرح مؤدب کھڑے
ہو گئے اور علیہم اللہ ابدال کو ارشاد فرمایا کہ تم شیخ نصیر الدین اور شیخ عثمان کو حد بارہ کوس زمین
سوختہ سے یہاں حضور میں لے آؤ اور محمد افضل ابدال جو کچھہ اشیا لایا ہو وہ بھی لاؤ علیہم اللہ ابدال نے حد بارہ
کوس پہونچکر حضرت شیخ نصیر الدین صاحب اور حضرت شیخ عثمان صاحب کو جمال الدین ابدال نے انتظار فرمایا کہا اسی عرصہ میں

حضرت شمس الدین صاحب شمس الارض کا حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی کا حضرت شیخ نصیر الدین صاحب اور حضرت شیخ عثمان صاحب کا کلیر شریف میں آنیکا بیان

محمد افضل ابدال ہی اشیاں مذکورہ لیکر آپہونچے علیم المدد ابدال سب حضرات کو اپنی ہمراہ حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کا نام تلاوت کراتی ہوئے زیر درخت گولر کے پس پشت مبارک لے آئی یہہ سب حضرات بھی باادب کھڑی ہو گئے بعد نماز ظہر کے علیم المدد ابدال نے موقع پاکر عالم وجد مین گذارش کیا کہ حضرت خواجہ **شمس الدین** صاحب شمس الارض اور حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی حاضر آئی ہین حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو حواس عالم امکان کے پیدا ہوئے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ بہائی کا مزاج اچھا ہے حضرت سید **نظام الدین** سلطان المشائخ اقطاب دہلوی نے گذارش کیا کہ حضور کی عنایت سے کامیاب ہون پھر **حضرت** بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین تم آئے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض نے عرض کیا غلام حاضر ہوا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین سامنی آؤ تمہین صاحب مجاز مرفوع الاجازت شاہ ولایت کیا **حضرت خواجہ شمس الدین** صاحب شمس الارض شاہ ولایت دست بستہ جانب راست سے حضور مین آئے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو استغراق ہو گیا تھا تھوڑی عرصہ مین پھر **حضرت ممدوح** نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین تبرکات مین سے ہمارا عمامہ تبرکات نکال لاؤ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے جا تبرکات مین سے عمامہ موصوف نکال لیا اور دونون ہاتون مین لیکر باادب سامنی کھڑی ہو گئے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو حالت استغراق مین پایا تھوڑے عرصہ مین جب حضرت موصوف کو حواس جدا ہوئے واسطے مشرف کرنے بیعت امامت اور ارشاد کے حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ نے اپنا سیدھا ہاتھ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کی جانب بڑھایا اوسیوقت جلد حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی نے عمامہ مبارک اپنی ہاتون مین لے لیا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے دست مبارک کو بموجب قاعدہ مستمرہ طریقہ کے اپنی دونون ہاتون مین لے لیا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب

ختم اللہ الارواح سلطان الاولیائے کلمات بیعت امامت اور ائمۃ الامامت کے عبارت ملکوت مین زبان مبارک
سے ارشاد فرمائے اور حضرت سید **نظام الدین** صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی عمامہ متبرک اپنے دونون
ہاتھون مین لیے ہوئے جانب دست بستہ کھڑی رہی جب حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کلمات موصوفہ بالا فرما چکے اور کیفیت باطن شہنشاہی ولایت برتبہ تمام وکمال
علو الغرمی کے حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب** شمس الارض شاہ ولایت کے باطن مین مستولی ہوگئی اوسوقت
حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی نے عمامہ متبرک دونون ہاتھون مین رکھا ہوا پیش کیا
حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیائے
سیدھے ہاتھہ سے وہ عمامہ حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب** شمس الارض شاہ ولایت کے سر پر رکھکر
ایک پیچ اپنے سیدھے ہاتھہ سے ڈالا کہ اوسی حال مین استغراق ہوگیا اور ہاتھہ سیدھا حضرت **بادشاہ دوجہان**
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا حسب معمول قدیم انگشت شہادت
علم ہوکر برابر قلب کے جا ٹھہرا اور اولٹا ہاتھہ جناب ممدوح کا کسی امر مین ڈالی درخت گولر سے علیحدہ نہین ہوا تھا اور حضرت
سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی اوسیطرح پر عمامہ دونون ہاتھون مین لیے ہوئے کھڑے رہے
غیب سے عمامہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کے سر پر بندھ گیا مگر دونون صاحب اوسی جگہ
مؤدب کھڑی رہی تھوڑی عرصہ مین حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ
الارواح سلطان الاولیا کو حال استغراق سے افاقہ ہوا تب اولٹا ہاتھہ درخت گولر سے جدا ہوا تو اوس ہاتھہ کا انگشت قصب الزریرا
موجود تھا وہ مثال خلافت حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیائے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو مرحمت فرمائی حضرت موصوف نے مثال خلافت کو بوسہ دیا
اور آنکھون سے لگایا حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیائے
علیم الابدال کو حکم دیا کہ تم مثال کو پڑھکر سناؤ علیم الابدال تعمیل حکم بجالائے عبارت [illegible] زبان ناسوت بمضمون
خطاب باطنی اور القاب اسم ظاہری دو سطر [illegible] عبارت زبان ملکوت تین سطر تحریر نہین جب علیم الابدال [illegible]
خلافت سنا چکے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین [illegible]

استغراق طاری ہوگیا اور حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی نے بحکم حضرت مخدوم صاحب کے
مثال خلافت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض پر گواہی تحریر فرمائی بعدہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت اور سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی نے اشیائے مفصلہ بالا پر فاتحہ کہیں حضرت
شیخ نصیر الدین صاحب مکتوب نطاب حقیقت البحر اور حضرت شیخ عثمان صاحب مکتوب نطاب عزیز المشہود
بھی شریک فاتحہ کے ہوے اوسوقت تمام حضرات نقباء و نجباء و رقباء و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب و قوم آجنہ
شرف یابی مکان ہیبت و ہالہ موجود تھے بعد فراغ فاتحہ حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی اور
حضرت شیخ نصیر الدین صاحب اور حضرت شیخ عثمان صاحب نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو مبارکباد دی اور گروہ
ملائکہ مین قوم آجنہ وغیرہ مین شور و غل مبارکباد کا برپا ہوا اور آسمان پر گروہ ملائکہ مین صدائے مبارکباد بلند تھی کہ
سب حاضرین سنتے تھے

اشعار نتیجہ فکر مولف

حضرت شمس زمین و آسمان — تاج بخشائی سلاطین جہان
یون روایت کرتے ہین آنیکا حال — دولت جاوید کے پانے کا حال
قصہ کوتاہ از پس سال چہار — حضرت بابا گئی دار القرار
ہان کوئی دن حسب ظاہر رہے یہان — اب وہان پہونچے کہ اول تھے جہان
مین وہان سے اور علیم اللہ سفیر — خدمت حضرت مین آئی مثل تیر
شاہ کو پایا بدستور قدیم — محو ذات حضرت رب العلیم
دونون ہم خدمت گذار شاہ دین — شاہ کے پیچھے کھڑی تھے بر زمین
خوف سلطانی سے حیران ہوگئے — ہیبت حضرت سے بیجان ہوگئے
اور سلطان المشائخ شہ نظام — تیسرے دن آئے باصد احترام
پس دو سہ ساعت علیم اللہ نے — اوس کو رتبہ مزاج آگاہ نے
خبر پائی کی حضرت نے شاہ جہان — ای سر برآرای ہفتم آسمان
شاہ نصیر الدین مع جنت غیر — شاہ عثمان و شمس الدین پیر

رحمۃ اللہ علیہ

حاضر درگاہ عالیجاہ ہین — منتظر ارشاد حکم شاہ ہین

یہہ خبر سن حضرت مخدوم نے — صحن مین آجذب سے معصوم نے

یہہ کہا بھائی نظام الدین تم — خوش رہے از لب ہو خوش آئین تم

شہ نظام الدین بولے در جواب — آپکے دیدار سے خوش ہون جناب

الغرض پیش نظام الدین ولی — واقف راز خفی و ہم جلی

نسخہ ارشاد کو انشا کیا — لکھدیا نام او سمین شمس الدین کا

وقت بیعت شمس کو فرمادیا — سنلے ای میرے مرید باصفا

شمس جب تک ہے فلک پر تابدار — رشد تیرا ہے رہیگا برقرار

تو ہی شمس الدین رشد کا امام — مرشد و مسترشدی کا کر نظام

تجھسے ہوگا رشد کا روشن چراغ — تو بلا و لیگا امامت کا ایاغ

آسمان کا شمس ہے شمس جلیل — تو زمین کا شمس ہے بے قال و قیل

آسمان کے شمس کو لازم فنا — میرے شمس الدین کو دائم البقا

شمس گردون چار دن صورت فروش — شمس میرا دائمی معنی بجوش

شمس گردون نور امکانی بکار — شمس میرا نور ایجابی نگار

آسمان کا شمس زیب شش جہات — شمس میرا نور بخش کائنات

شمس میرے سے کہ ہی شمس دین — شمس ہونگے تا دم روز پسین

جو یقین سے پاس تیرے آئیگا — عارف باللہ وہ ہو جائے گا

کلمہ طیب کی شمشیر نسیب — پنجہ قدرت کی ہوگی تیرے زیب

سائلانہ پاس تیرے آئی جو — دولت دین اور دنیا پائے وہ

جو خلافت کے طریقے تھے ادا — شاہ عالم نے کئے اونکو عطا

حضرت بابا سے جو کچھ پائے تھے — حضرت بابا سے جو کچھ پائے تھے

حضرت مخدوم نے لیکر وہ سب — بخشے شمس الدین کو باصد طرب
اور خلافت نامۂ غیبی لکھا — تہا جو وہ گولر کی ڈالی سے ملا
اوس مثال غیب کو بخشا اونہین — دید بالبس رتبۂ اعلیٰ اونہین
شمس دین شمس علاء الدین جو — صاحب رشد طریق آئین ہوے
جو نظام الدین لاے تہے نیاز — فاتحہ اوسپر ہوئی باصد طراز
کیا خوش آئین طریقت ہی حسن — سلسلہ ہے یہ طریقت کا چمن
تیری باطن مین رہیگا ای حسن — تا قیامت نور سلطانِ زمن

احوال حضرت سید نظام الدین صاحبؒ سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ شمس الارض شاہ ولایت سے اجازت تعلیم کیفیت ولایت روح جذبیہ باطن کے لینے کا اور حلیہ حضرت مخدوم صاحبؒ کا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بعد فراغ فاتحہ حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی صاحب مکتوب نطاب بمقتا بلبس الوحدت فی حسب الحکم حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اقصیات ہند رحمۃ اللہ علیہ کے منجملہ احکامات لوازمات مراتب محبوبیت بین سے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت سے اجازت تعلیم کیفیات باطن ہر دو خاندان چنیہ علوی متعلقہ ولایت روح جذبیہ کے کہ تشریح اور تفصیل ان ہر دو خاندان کی احوال تعلیم کیفیت باطن حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ مین تحریر ہو چکی ہی حاصل فرمائی اور اجازت تعلیم ترکیب تلاوت حرز یمانی شریف سیف اللہ حرز پر تصوی سلطان الاوراد غوث معنوی وقیومی روحی کی کہ تفصیل اور تشریح اسکی ہی احوال ملاقات حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت محبوب سبحانی صاحبؒ موصوف الصدر مین تحریر ہو چکی ہی حاصل فرمائی اور اجازت تلاوت ترتیب صابری کی بہی اس عمل بدیع التاثیر کی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحبؒ

ختم المدد الارواح سلطان الاولیا کو حضرت **واحدیت** اور حضرت **وحدت** اور حضرت **احدیت** مرفہ سے
ہنگام شرف اندوزی تعلیم لسانی **حضرت** شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رح
کے آٹھ روز قبل محفل مجلس امامت سے ہوئی تھی حاصل فرمائی اور اوسیوقت بموجب الہام باطن کے **حضرت سید**
نظام الدین سلطان المشائخ اقطاب دہلوی نے حضرت شیخ **نصیر الدین** صاحب بمکتوب نطاب حقیقت البحر خلیفہ اپنی کو کیفیت
روح جذبیہ ولایت باطن خاندان **رشیدیہ حنفی علوی** کی تعلیم فرمائی کہ حضرات اس سلسلے کے خدمات قباء نقبا
نجبا ابدال اوتاد اغیاث اقطاب رجال الغیب ہر ہر شہر و دیار افواج مین مامور ہوتی ہین اور **حضرت** شیخ
عثمان صاحب بمکتوب نطاب عزیز المشہود خلیفہ اپنی کو کیفیت باطن ولایت صفات کشف کونی خاندان جلیلیہ حنفی
علوی کی تعلیم فرمائی کہ حضرات اس سلسلے کے مجذوب ہوتے ہین اور اوسیروز بعد فراغ نماز عصر **حضرت** خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت رح اور **حضرت** سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی نے باہم شورہ کرکے
حلیہ مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم المدد الارواح سلطان الاولیا
کا تحریر فرمایا **میانہ قد** راست قامت لاغر و نحیف جسم **بزرگ سر** اور تمام سر پر بال سیاہ کہ وہ بال ایام
طفولیت سے کبھی ترشوائے نہین گئے تھے اور نہ کبھی شانہ بھی اونمین کیا تھا **پہن و بزرگ گوش** فراخ اور بلند
پیشانی کشادہ دراز ابرو سیاہ چشم نہایت دراز و آبدار بلند بینی چہرہ عرض و طول مین متوسط **عارض** نور افشان
باریک لب تنگ دہان کشادہ متوسط دندان **باریک زبان** نہایت خوش الحان اور زیر زنخدان **موئی**
محاسن نہایت باریک اور ملایم اور سیاہ دراز گردن کشادہ شانہ بزرگ پہن سینہ **دراز دست** پہنچہ
طویل انگشت ناخن نہایت صاف و آبدار باریک **کمر و رسیان** سینہ کے ناف تک موی سیاہ باریک پشت پنجے سیدھے
شانہ کے جگر کے اوپر تہ ولایت **بخط باریک و مدور** جس مین لفظ **ھذا ولی اللہ** بخط جلی تحریر تھا
پائی مبارک راست و نہایت موزون اور پنجہ باہن ہم طول مین نہایت موزون انگشت باریک گول
اور **لباس** مبارک مین صرف تہبند اور خرقہ ہوتا تھا اور بغیر رنگ گل ارمنی کے کبھی لباس تشریف نہین فرمایا
اور تا قیام پاک پٹن شریف گاہ گاہ سر مبارک پر کلاہ یا عمامہ اوڑھی روز تشریف آوری کلیر کبھی کوئی چیز
سر پہ نہین رکھی **اور یوم ولادت** سے کبھی نعلین نہین پہنی اور زمین زیر کف پائے مبارک سے

حلیہ مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم صاحب رح

لمعات انوار تابان رہتی ہے کہ نگاہ کام نہین کرتی ہی **نظم نتیجہ فکر مولف**

ای حسن تم حلیۂ صابر کہو — راز باطن کے تئین ظاہر کہو
تاکہ ہو خوانندۂ صابر کتاب — اس بیان واقعی سے بہرہ یاب
ہی قد و قامت میانہ جلوہ ساز — ہی نہ کوتاہ اور نہ ہی قامت دراز
قامت حضرت الف دکھلائی تہا — راز او للہ کا کب سمجھ مین آئی تہا
ہی قد و قامت جناب شاہ کا — اک الف اسرار الا اللہ کا
قد زیبا وہ کہ جسکی روبرو — سرو اور شمشاد ہی بی آبرو
ہی وہ خط استوائی ماہ کا — قد نہین وہ ہی الف اللہ کا
ہی نحیف و زار حضرت کا وجود — ایک ہی او سمین نمایان سب شہود
گلشن تفکیر سے ہے حضرت کا تن — صورت تصویر ہے حضرت کا تن
بوی تن ہے طبلۂ عطر و گلاب — موی تن نکہت فروش مشک ناب
ہر بن مو سے صدائے ذکر ہے — ہر رگ تن سے ندائے ذکر ہے
فرق تہا مانند نجم آسمان — چشمۂ لاہوت ہے اوس سے رواں
صورت زیبا ہے وہ از حد برون — حور جسکے سامنے ہو سرنگون
تہی جبین شاہ دین وہ نور تاب — جس سے روشن ماہتاب و آفتاب
نور ماہ و مہر دو روزہ شمار — نور حضرت تا ابدات گزد گار
آنکھہ وہ جسپر کہ وہ پڑ جائی ہے — دولت کونین بیشک پائی ہے
عارض و بینی تماشا گاہ ہین — کیا کہون مین جلوۂ اللہ ہین
چہرۂ زیبائی حضرت نور حق — نور حق گہہ طور حق منظور حق
رنگ ہی عنبر رنگ کشت زعفران — زعفران از رنگ شان بخشد نشان
زعفرانی رنگ رشک زعفران — روبرو جسکے خجل ہے ارغون

زعفرانی رنگ حضرت گلعذرش — دیکھنے والے کے لب کہوتا ہے ہوش
ریش عنبر زیب ہے مشک تتار — چہرۂ رنگین ہے رشک صد بہار
گردن و شانہ طلسم آباد ہے — طبع جسکی دیکھنے سے شاد ہے
دفتر عرفان حق بردر بغل — معرفت سے جسکے حیران اسکمل
سینۂ حضرت ہی صندوق صفا — جس مین ہے گنج صفات کبریا
قلب حضرت چشمۂ عرفان ہے — روح حضرت جلوۂ عرفان ہے
صدر حضرت منبع نور الٰہ — نور سے جسکے ہے روشن مہر و ماہ
ماہ اونکے مہر سے ہی جلوہ گر — مہر ہے اونکی ضیا سے دیدہ ور
جلوۂ شان الٰہی کا ظہور — ہی سراپائی جناب با حضور
سر حق ہین حضرت عالی جناب — ذات برحق ہین بحق رو در نقاب
تھا لباس از ارمنی گل آشنا — رنگ خرقہ جلوۂ صندل نما
کیا کہون حضرت کی شان و آن کا — ہے کہان رتبہ مجھے پہچان کا
کیا بیان ہو شاہ عالی جاہ کا — کیا بیان ہو اوس خدا آگاہ کا
جسنے دیکھا شاہ کو دیکھا خدا — جسنے پایا شاہ کو پایا خدا
کیا لکھون شہ کی کدائی کا بیان — لکھ نہین سکتا ہی خامہ دو زبان
وصف حضرت دور ہی تحریر سے — نعت حضرت ہے برون تقریر سے
آئنہ وش مین یہان حیران ہون — مثل خامہ قالب بے جان ہون
دلمین جب آتا ہی حضرت کا خیال — بھول جاتا ہون اوسدم قیل و قال
اسطرف سے اوسطرف جاتا ہون مین — کیا کہون تجھ اوپر بنجاتا ہون مین
نشۂ توحید آتا ہے مجھے — صاف دیوانہ بناتا ہے مجھے
نسبت حضرت سے جو آگاہ ہے — وہ حسین باللہ فی اللہ ہے

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحبؒ کا حضرت مخدوم صاحبؒ سے تعلیم پانیکا اور حضرت مخدوم صاحبؒ کی اوقات شبانہ روز کا مفصل و مشرح بیان

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب نطاب فردوس الوجوب تصنیف اپنی مین تحریر فرماتی ہین کہ بعد تحریر حلیہ مبارک کہ نماز مغرب سے عشا تک قلم بند ہوگیا تہا حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب اولوی محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے عزم دہلی کیا وقت رخصت حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ نے فرمایا کہ برادر آپ کو تو حضرت باباؒ صاحب محبوب الٰہی کر چکے ہین اور تم خدا کے محبوب ہو اور مین تمکو ابہی سے کہتا ہون کہ بہائی محبوب الٰہی تم رخصت ہوتی ہو بہتر ہی خدا حافظ یہ مژدہ سنکر حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہیؒ مع خلیفہ اسی الصدر موصوف کے دہلی کو تشریف لیگئے اوسوقت سے تین روز کامل حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کو استغراق کامل رہا بتاریخ اٹہارہوین ماہ محرم ۷۴۳ ہجری مرقوم روز دوشنبہ کو بعد نماز چاشت حضرت ممدوح نے مجکو آواز دیا مین عرض کیا غلام حاضر ہے اور پس پشت مبارک سے جانب دست راست حضرت موصوف کے آکہڑا ہوا اور نامہ زبان ملکوت جو حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباؒ صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ نے مجکو وقت تفویض تبرکات روز وصال فرمایا اپنی کے مرحمت فرمایا تہا ملاحظہ مین گذرانا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحبؒ ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدینؒ اس نامہ کو بموجب حکم حضرت باباؒ صاحب کے تم اپنی پاس بحفاظت رکہو اور علیم اللہ ابدال کے پاس جو تبرکات تفویض مین وہ بہی اپنی پاس رکہو علیم اللہ ابدال نے اوسیوقت تبرکات مفاوضہ برسلہ حضرت شاہ منور علی صاحبؒ الہ آبادی کو بدست محمد غفر ابدال بہیجدیا بہی کلیر وصول ہوئے تہے اور تبرکات اور مکتوبات نطاب اور اسناد وغیرہ حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ جد امجد اور حضرت شاہ عبد الرحیم عبد السلام صاحبؒ والد بزرگوار حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاؒ کے یوم وصال حضرت شاہ عبد الرحیم عبد السلام صاحب موصوف سے علیم اللہ ابدال کے پاس تفویض تہے

حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہیؒ

مجکو سپرد کردی حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیا نے چند امور کیفیت باطن سے تعلیم بیان اپنی سے مجکو فیصیاب فرمایا اور ارشاد کیا کہ شمس الدین جو کلمہ
ہماری زبان سے صادر ہوا کرے اوسکو تم تحریر کرلیا کرو اور نام اوس مکتوب لقاب کا صحیفہ بیان صابری رکھو چنانچہ
اوسی روز سے مینے مکتوب لقاب صحیفہ بیان صابری مین جو کچھ زبان مبارک سے الفاظ صادر ہوتے تحریر کیے
اور احکام کہ میری نسبت صادر ہوتی تھی مین اپنی مکتوب لقاب مین تحریر کرلیتا تھا چنانچہ **حضرت** خواجہ
شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب لقاب فردوس الوجوب تصنیف اپنی مین ترقیم فرمائی ہین
کہ بتاریخ نوین ماہ ذی حجہ **سنہ ۶۶۴** ہجری روز جمعہ بوقت صبح صادق مجکو جناب مخدوم صاحب عالم
اغیاث الاغیاث ہزار عالم رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ہوا کہ **شمس الدین بابا** تو علیم اللہ ابدال سردار ہفت
اقلیم ابدالان ہے امر کردی کہ وہ جمال الدین ابدال سے کہدے کہ تو مع یکصد نفر جنات اپنی کے ہر چہار طرف حد بارہ
کوس زمین سوختہ کے مقرر اور نگہبانی رکھے کہ سوائے حیوان چرند اور پرند کے کوئی قسم انسان اور جنات کے یہان
نہ آنی پاوے اور علاوہ چرند اور پرند وغیرہ کے اگر کوئی ذی روح قریب ہوکر بھی گذرے تو معاً اوسکی گردن
توڑ کر دریا گنگ مین ڈالدیا جاوے اور معرفت علیم اللہ ابدال کے شمس الدین بابا تجھی علم آجایا کرے۔
دوسرا حکم بعد کو حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا نے علیم اللہ ابدال کی نسبت فرمایا کہ تم جلد جاکر امانت شاہ بادشاہ جنات کو ہماری جانب سے امر کردو
کہ تم اپنی وزیر اعظم کو مع افواج پیادے اور سواران تعدادی ستاسی ہزار کے جانب دہلی روانہ کردو کہ وہ دہلی مین جاکر دریا
جمن پر رہا کری اور ہر روز وزیر اعظم دربار برادر سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ محبوب الٰہی مین حاضر ہوکر
اور ہر روز برادر محبوب الٰہی سے عرض کیا کرے کہ حضرت جو حکم ہو بجالاؤن اوسپر برادر محبوب الٰہی جو امر
کرین وہ فی الفور اوسکی تعمیل کرکے خواجہ شمس الدین شمس میرے کو معرفت جمال الدین ابدال جبر کردیا کرے
بعدہ **تیسرا حکم** یہ فرمایا کہ **بابا شمس ارضی** تو جمال الدین ابدال کو یہ حکم پہونچادی کہ وہ
ہر روز دو سو چوگلی اور ایک آفتابہ نوتیار دریا سے بھرواکر لایا کرے اور علیم اللہ ابدال کے حوالہ
کردیا کرے اور علیم اللہ ابدال اون دونون سو چوگلی اور آفتابہ کو زیر درخت گولر رکھدیا کرے

اور تو شمس الدین بابا اوس پانی کو دھوا اور غسل مین صرف کر لیا کر بعد صرف ہو جانے پانی کے اون تینون
ظروف کو توڑ ڈالا کر اور جب تک تو تعلیم پاوے ہر روز اسیطرح کاربند رہنا **چوتھا حکم** یہہ فرمایا کہ
شمس الدین بابا تو علیم اللہ ابدال سے کہدے کہ کاغذ دروشنائی اور قلمدوات کا حکم بنام قطب شمالی کے
یہہ بھیجا کرے کہ وہ معرفت ابدال سعید اکرم کے تیرے پاس جبکہ تجکو ضرورت ہوا کرے آجایا کرے **پانچوان حکم**
یہہ فرمایا کہ امی سیر شمس بابا ملک طوس سے دو ابدال اول درجہ کے مسمیان شرف جمال اور حسام کمال رسالہ
عبد الرشید صاحب سردار اکبر روح جانبیہ کے پوشاک مرقومہ ذیل فقیر کیواسطے دسوین دن لایا کرینگے تو
جمال الدین ابدال کو مع جملہ جنات کے ہدایت کرو کہ وہ اندر حد کے آنیکے مانع ہون **تفصیل پوشاک** یہہ ہے
خرقہ کل ارمنی رنگ کا ایک عدد بلا قطع کیا ہوا تیار بطور کفنی سوا تین گز کا **تہہ بند صابری** یعنی گھیر
مع چہال کیسکے رنگا ہوا ایکعدد ڈھائی گز کا **کلاہ صابری** مدور بلا قطع کی ہوئی تیار ایکعدد
حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت تحریر فرماتے ہین کہ جبتک حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اس عالم مین
جلوہ افروز رہے یہہ تینون پارچہ متواتر دسوین روز آتے رہے اور جب یہہ نو تیار پوشاک آتی تھی تو
پوشاک مستعملہ حضرت **بادشاہ دوجہان** مجکو عطا فرما دیتے اور جب دوسری پوشاک مجکو مرحمت ہوتی
تو پہلی پوشاک کو بحکم **حضرت بادشاہ دوجہان** ممدوح کے جائے محفوظہ قریب مزار حضرت
امام الدین صاحب کے دفن کر دیتا تھا **فقیر شاہ محمد حسن صابری مولف کتاب** گذارش
کرتا ہے کہ جو کچھ تبرکات حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو عطا ہوئی تھی دست بدست پہونچتے
ہوئے حضرت پیر دستگیر برحق نے اس کفشبردار اپنی کو مرحمت فرمائی ہین اور **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت مکتوب بخطاب فردوس الوجوب مین تحریر فرماتے ہین کہ روز خلاصی پانے سے آتش قہر کی کسی روز شرر
انسان نہین ہوئی صرف ایک آواز مثل گرجنے رعد کے جیسا بعد جانے آتش قہر کے ہوا کرتا تھا گاہ گاہ برپا ہو جاتا
اور **حضرت** بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا بدستور
ذکر صمد اور لٹی ہاتھ سے ڈالی خرقہ گودڑی پکڑے ہوئے اور سبابہ ہاتھ سے مٹھی بند کرکے انگشت شہادت

برابر قلب کے علم فرمائے ہوئے حالت استغراق مین کھڑے ہوکے تشریف رکھتے تھے اور ظہر تک آخر حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ
کے جو پشت جگر کے نیچے سیدے شانہ کے کہ محل لطیفہ روح کا ہی ہر وقت اوس قہر منور مین سے ضیائے انوار
اسفار لامع ہوتی رہتی تھی کہ شبکو روشنی اوسکی زیادہ تر از روز شب افروز رہتی تھی اور دنکو کبھی تموز
آفتاب کی محسوس نہین ہوتی تھی ہر وقت خنکی مثل ماہ ایام بہار کے اعتدال پر رہتی تھی صبحکو جب وقت
نماز کا ہوتا مین آذان کہتا اوسوقت حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا ارشاد فرماتے کہ شمس الدین شریعت ہی کیا اچھی چیز ہے کہ حضور پر نور
مین لاتی ہے یہہ ارشاد فرماکر حضرت موصوف مجکو امام کردیتے اول رکعت نماز ہی مین حضرت ممدوح کو استغراق ہوجاتا تھا
پانچون وقت نماز کی اسیطرح اتفاق ہوتا تھا اور روز خلافت سے یہہ معمول ہوگیا تھا کہ تیسری روز حضرت موصوف کو حال
استغراق سے افاقہ ہوتا تھا تا بقیام حواس حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا مجکو مرتبہ اسفل طبیعت سے حضرت ذات احدیت صرف تک ہر ایک تعزکی
آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار اشغال افکار اسرار تعلیم فرماتے تھے اوگاہ گاہ حالت
قیام حواس عالم امکان کے حضرت ممدوح ارشاد فرماتے کہ شمس الدین کچھ موجودہی مین گویا ثابت پیش کش کردیتا
حضرت موصوف دو ایک گو لر یا ہونٹو نمین دباکر تھوک دیتے مین اون گولر یونکو تبرکا اپنے پاس جمع کرلیتا تھا اوسوقت
حضرت موصوف ارشاد فرماتے کہ شمس الدین خدا مین اور بندہ مین اتنا ہی فرق ہے کہ بندہ کہتا ہے اوجدا
میرا ومنزہ ہے کہنے سے یہہ ارشاد سنکر مجکو بھی وجد ہوجاتا تھا اور اوسی وجد مین حالت
استغراق طاری ہوجاتی تھی جب افاقہ ہوتا وقت نماز آذان کہتا تھا

احوال حضرت سید نظام الدین صاحب المعروف بہ محبوب الٰہی کی عریضہ سے ایک برات مقیدکی رہائی کا

مکانیت مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ **بتاریخ** اوننسوین ماہ ذیقعدہ **سنہ ۷۰۱** ہجریکو شب شنبہ پہر رات گئے
ایک برات نظیر الدین بن عیاض الدین بن محمود بن محمد علی بن شیخ حسن بن شیخ سراج الدین کی کہ نظیر الدین
دولہ برات کا پر حضرت شیخ عثمان صاحب خلیفہ اول **حضرت نظام** سید الدین صاحب المعروف بہ محبوب الٰہی کا تھا برات اوسکی
اتفاقاً راستہ ہولکر اجودھن سونختہ سے بارہ کوس کے فصل پر جانب جنوب کے جاتی ہے جسکا مسکن مبارک حضرت بادشاہ

دوجہان سے چوبیس کوس کا فاصلہ تہا) جاپہونچی اور آواز نقارہ کا از روی باطن گوش زد حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم المدا لارواح سلطان الاولیاؒ کے ہوا حضرت ممدوحؒ نے چشم مبارک وا فرماکر ارشاد کیا کہ شمس الدین یہہ کیا آواز ہی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایتؒ نے عرض کی حضرت یہہ آواز نقارہ کا ہی کسیکی برات جاتی ہے حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین تم کیفیت حنفیہ سے تصرف کرکے صرف ہمت اپنی سے پیالہ گلی مجمع برات کا تصور کرکے اوپر طاق نو دو کہ چہار جانب مجمع برات کے پہاڑ حائل ہوجاویں **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایتؒ نے تعمیل حکم کی فرمائی چار رو دو پیالہ گلی اوسیطرح رکہا رہا مجمع برات کو راستہ کسیطرف میسر نہ آیا لاچار ہوکر مجمع برات نے جائے محصور مین قیام کردیا اور اوس مجمع برات کا پیش خیمہ جو قبل محصور ہوجانے مجمع برات سے آگے چلا گیا تہا ہر جگہہ انتظار آپہونچی برات کا کرتا تہا جب سبھی اور تجسس کرکے مراجع مجمع برات سے مایوس ہوگئے تب وہ لوگ بعجلت تمام حضرت سید نظام الدین صاحبؒ محبوب الٰہی سلطان المشائخ اقطاب دہلی کی خدمت مین پہونچے اور احوال عرض کیا حضرت موصوفؒ نے ارشاد فرمایا کہ کل تمہاری برات آجاویگی آجکے روز تم یہان توقف کرو اور حضرت ممدوحؒ نے اوسیوقت ایک **عریضہ** حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم المدد الارواح سلطان الاولیاؒ کی خدمت مین اور ایک نامہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایتؒ کی خدمتمین بدست محمد افضل ابدال کے کلیر شریف کو ارسال فرمایا اور محمد افضل ابدال کو تاکید فرمائی کہ بہت جلد جواب لے آؤ محمد افضل ابدال نے عریضہ ایکساعت مین پہونچکر عریضہ اور نامہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایتؒ کی خدمت مین پیش کیا عریضہ مین تحریر تہا کہ حضرت ان لوگونسے خطا ہوئی معاف فرمائی جاوے اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ بعد ملاحظہ عریضہ اور نامہ کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایتؒ نے پیالہ گلی اوٹہا لیا مجمع برات کی سامنے سے چہار طرف کے پہاڑ علیحدہ ہوگئے اور محمد افضل ابدال نے اوسیوقت مجمع برات مین پہونچکر تاکید کردی کہ شہر دہلی تک کسیطرح کا باجہ ہرگز نہ بجی ایکبار بیاسخاطر حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی سلطان المشائخ اقطاب دہلویؒ کے تمکو نجات ہوگئی ہی اور **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایتؒ نے جواب نامہ کا تحریر فرماکر بدست محمد افضل ابدال حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی سلطان المشائخ اقطاب دہلویؒ کی خدمت مین ارسال فرمایا تحریر تہا کہ

واردات تباہی کلیتہ بالقیامت فراموش ہونیکے قابل نہین ہے اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم المدالارواح سلطان الاولیا کو اسوقت جذب کمال لاحق حال تہا مضمون عرائضہ کا بوقت فرصت گذارش کردونگا حضرت ممدوح کو انروزون سات پہر جذب رہتا ہے اور ایک پہر سلوک اسعرصہ مین مجکو تعلیم کیفیات باطن کی فرمائی جاتی ہی بوقوع ایسے امور کے پہر آتشین قہر شرر افشان ہوجائیگی اور سلوک عرصہ ایک پہر کا موقوف ہوجائیگا جب محمد افضل ابدال جواب لیکر حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کی خدمت فیضدرجت مین پہونچا اوسوقت حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکتوب لقاب حقیقت البحر اور حضرت شیخ عثمان صاحب مکتوب لقاب عزیز المشہور خدمت مین حاضر تہے تحریر فرماتے ہین کہ حضرت پیر و مرشد کو نامہ ملاحظہ فرماتی مین عرق آگیا تہا اور رنگ مبارک حضرت کا مثل زعفران کے ہوگیا تہا ایک ساعت کامل یہہ حال رہا اور اوسوقت حضرت پیر و مرشد ممدوح نے ترتیب صابری تلاوت فرماکر طرف کلیہ شریف کے تسلیمات بجالانے کے بعد ایک ساعت کے رنگ حضرت موصوف کا مثل لعل بدخشان کے دمکنے لگا اور حال وجدان طاری ہوگیا ایک ساعت کامل حال کیفیت وجدان طاری رہا اور سب حاضرین پر یہی کیفیت حال وجدان کی مستولی رہی بعد افاقہ حضرت سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی سلطان المشائخ اقطاب دہلوی نے ایک تختہ کاغذ سفید آٹہہ تہہ فرماکر سائل کو عنایت فرمایا اور ارشاد کیا کہ شہر دہلی سے بفاصلہ ایکفرسنگ کے راستہ برات پر جاکر اس کاغذ کو کشادہ کرنا مجمع برات کا تمکو ملیجائیگا لیکن باید ہرگز نہ بجی عالم خاموشی کا رہی چنانچہ بموجب ارشاد حضرت ممدوح کے ظہور ہوا اور مجمع برات کا اپنی مکان پر آرام آہوپہونچا

احوال حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلوی کے محبوبیت کا بحکم حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکاتیب حضرات مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ صاحب مکتوب لقاب فردوس الوجوب کو بتاریخ ستر ہوین ماہ ربیع الثانی ۷۸۱ ہجری کو روز یکشنبہ صبح کے ایک کیفیت عجیبہ مین محبوبیت نامہ حاصل تہی بعد نماز عصر کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ختم المدالارواح سلطان الاولیا کے چہرہ انور پر آثار انوار ذاتی کے صادر ہوتے معائنہ کئے اور خود اونکو استغراق طاری ہوگیا اوسی حالت استغراق مین حضرت

خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کے قلب پر القا ہوا کہ سید نظام الدین محبوب الٰہی ہوئے
اور الہام بصورت روحانی حضرت بابا صاحب کے کہ سامنے آکر حضرت ممدوح نے فرمایا کہ ہم آج مخدوم
صابہ کیصورت مین موجود ہوکر تجلی آثار ذاتی کا معائنہ کرائینگے اور امر محبوبیت کا اجرا کرینگے یہ
شطحیات سنے مخدوم صابر کے تو اپنی مکتوب بطاب مین فرزند کو لکھیجو کوی دم جاتا ہے کہ ظہور ہونیوالا ہے حضرت خواجہ
شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو حالت استغراق سے بخوبی افاقہ نہین ہوا تھا کہ حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی زبان مبارک سے شطحیہ صادر ہوا
کہ ہمنے اوسکو محبوب کیا اور بعد صادر ہونے اس کلمہ شطحیہ کے کیفیت صدور انوار کے حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح جسم اطہر پر تعلی پذیر ہوئی یہان تک
کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے تجلی آثاری کو بچشم ظاہر حضرت ممدوح کی
صورت انور پر معائنہ کیا جسطرح پر حضرت موسی علیہ السلام والصلوۃ علی نبینا کو مرتبہ صعقا کا تجلی
طور پر حاصل ہوا تھا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو اوسوقت مقام فنا فی اللہ کا
بدرجہ اتم حاصل ہوا کہ حواس ظاہر و باطن کے مطلق جل گئے تھے اکتالیس روز حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت درحالت گور رہے شانہ سیدہ لگائی ہوئی ایکسال پر کھڑے رہی علیم اللہ ابدال حضرت ممدوح کو جان
بحق واصل سمجھکر دونوں ہاتھہ اپنے حضرت موصوف کے پشت کے نیچے جسم سے علیحدہ کئے ہوئے منتظر کھڑے رہے کہ حضرت
گور سے جدا ہوا تو میر لیا جاوے اکتالیسوین روز عصر کیوقت حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
کا نام کیکر آواز دیا اوسوقت بیساختہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کے زبان سے جو اب صادر ہوا
کہ غلام حاضر ہے یہ جواب عرض کرکے حضرت موصوف کو حواس عالم امکان کے پیدا ہونے شروع ہوے جب بخوبی اوسی
حال سے افاقہ ہوگیا علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ محبوب الٰہی ہوے
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے جواب مین فرمایا الحمد للہ بعد تھوڑے عرصہ کے حضرت
موصوف کو رفع دوئی کا جو قبل حالت بیہوشی کے معائنہ فرمایا تھا یاد آیا تحریر فرماتے ہین کہ تجلی طور سے بھی وہ تجلی

زیادہ صاعقہ بار تھی اور حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی صاحب مکتوب نطاب سعین العلم اور حضرت خواجہ
عارف ریوگڑھی صاحب مکتوب نطاب ابر رحمت اور حضرت شیخ سلطان ولد قدس صاحب مکتوب نطاب
مواید النعم اور حضرت شیخ حسام الدین جنبلی صاحب مکتوب نطاب صباح اور حضرت شیخ عبدالرحمان صاحب
بن علی برغش صاحب مکتوب نطاب زین المومنین اور حضرت امیر حسینی سادات صاحب مکتوب نطاب مجموع البحرین اور
حضرت صدرالدین محمد صاحب مکتوب نامہ خلد اور حضرت شیخ عفیف الدین ملتانی صاحب مکتوب نطاب عشرۃ النور
اور حضرت شیخ سعدی شیرازی صاحب مکتوب نطاب بدر العجائب اور حضرت شیخ مظفر اوندلوسی صاحب مکتوب
نطاب صفات الحریق اور حضرت حسن بلغاری صاحب مکتوب نطاب سریع المنور اور حضرت ابو محمد مرجانی صاحب
مکتوب نطاب ابن الغروب اور حضرت شیخ شمس الدین محمد بن احمد صاحب مکتوب نطاب سر عظمت اور حضرت
شیخ عماد الدین صاحب مکتوب نطاب مخمور السرور اور حضرت شیخ سلیمان ترکمان صاحب مکتوب نطاب قطب الاحکام اور
حضرت سید علی صاحب موعظمی صاحب مکتوب نطاب نور البرہان اور حضرت نورالدین عبدالرحمن اشتہرانی صاحب مکتوب نطاب
غیور و محمد احوال حاضر ہوئے اپنے کا ہی عرصہ مختلف مین واسطے مزاج پرسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی تحریر فرماتے ہین اور یہی سب حضرات محمد وحانی اپنے مکاتیب
مفصلہ بالا مین تحریر کرتے ہین کہ بتاریخ ستترہوین ماہ ربیع الثانی ۷۱۸ ہجری روز یکشنبہ بر قوم الصدر
کو بعد نماز عصر کے ہمارے قلب پر یکایک القا ہوا کہ حضرت سید نظام الدین سلطان المشائخ محبوب الٰہی ہوا ہے
اور بعد اس القا ہونیکے سب حضرات کو عرصہ مختلف قبض کیفیت باطن بدرجہ اتم طاری ہوا اور بمجرد ہونے اس الہام کیفیت
باطن وجدانی کے سب حضرات کو عروج کیفیت بطون اسقدر حاصل ہوا کہ کبھی ایسا عروج تمام عمر میسر نہوا تھا اور بسوقت سے سب حضرات کو
اشتیاق ہوا کہ دیکھیے عالم وجوب مین تفصیل اس حال کی کیا معائنہ ہوتی ہے اور دمبدم ہر ایک حضرات کی
طبیعت پر حال استغراق غالب ہوتا چلا آتا تھا اور ہزار طالبان خدا اوسوقت تا بہ تصف شب ہر ایک
حضرات اولیا کے ہاتھہ پر ہر ایک جگہہ شرف بیعت سے مشرف ہوئے چنانچہ تمامی حضرات موصوف الصدر کا یہہ قول متفق ہے
کہ ہم جن لوگونکو مدت مدید سے ہدایت طریقت کی کیا کرتے تھے اور وہ لوگ ہمپر طعن بے کیا کرتے تھے اوس
روز بہر کیف عرصہ مین وہ لوگ بھی خود بخود حاضر آکر بمنت طالب تعلیم طریقت کے ہوکر بیعت طریقت سے مشرف ہو گئے

اور بعد نصف شب آمد و شد حضرات ابدال و رجال الغیب کی اسقدر تھی کہ ایک لحظہ کسیکو ایک جگہہ قرار نہ تھا
صدہا حضرات رقبا و نقبا و نجبا و ابدال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب جو اپنی اپنی عہدہ سے معزول ہوئے اپنی
اپنی عہدہ پر بعروج کیفیت باطن خدمات پر مامور ہو گئے اور ہر ایک حضرات اولیاء سالکین کو بعد نصف شب کے
حال استغراق اسدرجہ غالب تھا کہ اکثر حضرات کے معمولات جو کبھی مدت عمر میں ناغہ نہیں ہوئے تھے اوس شب عروج کیفیت میں
قضا ہو گئے اور ہر ایک حضرات ممدوح الصدر کو اوس شب کیفیت عروج میں عرفان باقسام چند در چند بعد اوہ مختلف الوان
تلوین کے کیفیات سے قرب حضرت وحدت میں بآثار غریبہ و انوار عجیبہ حاصل ہوئی کہ تا نماز صبح کسیکو اوس حال سے افاقہ نہوا
اکثر کو نماز صبح اول وقت میسر نہ آئی اور اکثر حضرات کو اپنی اپنی خلفا یا عوام الناس خدام نے بدقت بیدار کیا صدہا
شاغلان برزخ کو اوس شب بلا سعی و کوشش کے دائرہ ولایت میں گذر نصیب ہوا اور صدہا متحیران دائرہ ولایت کو
اوس شب عرفان بار اول حاصل ہوا جو لڑکا اوس شب میں پیدا ہوا مجذوب مادر زاد تھا اور تمامی مریضان روئے زمین کو
اوس شب شفائے کامل حاصل ہوئی اور صدہا گرفتاران کرب و مصائب کو اوس شب بلا کوشش و سعی کے نجات ملی

حضرت غوث شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی صاحب مکتوب بنطاب حقیقت البحر اور **حضرت** شیخ عثمان صاحب
مکتوب بنطاب عزیز المشہود اور **حضرت** شیخ محمد سعدی صاحب مکتوب بنطاب قزع قوس اور **حضرت** شاہ رکن الدین
عارف صاحب مکتوب بنطاب نغمۂ حق اور **حضرت** شیخ شہاب الدین صاحب مکتوب بنطاب صمیم الصیام اور **حضرت**
شیخ صدر الدین صاحب مکتوب بنطاب طوالا سرار خلفائے حضرت سید نظام الدین صاحب سلطان المشائخ اقطاب دہلی
محبوب الٰہی کے بالاتفاق تحریر فرماتی ہیں کہ گیارہ روز قبل شب محبوبیت حضرت پیر و مرشد سلطان المشائخ سید
نظام الدین صاحب محبوب الٰہی سے ایک مجذوب مسمّی نام صاحب ولایت صفاتی کشف کوی داخل سلسلہ جلیلیہ حنفیہ علوی کا
شہر دہلی میں کوچہ بکوچہ پکارتا پھرتا تھا کہ نظام الدین محبوب الٰہی ہوا جو کوئی منکر ہوگا سر توڑ ڈالا جائیگا اور حضرت
سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی اکیروز قبل شب محبوبیت سے اور اکیروز بعد شب
محبوبیت سے یعنی تیسرے روز اعتکاف سے باہر تشریف لائے تمامی حضرات رقبا و نقبا و نجبا و ابدال و اغیاث و اقطاب و
رجال الغیب صاحبان ولایت روح جذبیہ کے اکثر بہ جسد اور بعضی بقوت روحانی حاضر آکر قدمبوسی ہوئے
اور حضرات سالکین ہمعصر ہیں باختلاف عرصہ واسطے مبارکباد دینی کے تشریف فرما ہوئے و تا بقیام مختلف

اپنی اپنی جگہہ کو تشریف لیگئے فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گذارش کرتا ہی کہ احوال
کیفیت ذات خاص حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی کا جو کچھہ خلفاے حضرت
ممدوح نے بچشم خود معائنہ فرماکر تحریر کیا ہی قابل افشاے عام نہین ہے خلفاے کاملین موصوف الصدر نے واسطے تعلیم فرمانے
طالب صادق صاحب مجاز مرفوع الاجازت اپنی خاندان کے اجازت فرمائی ہے لہذا احوال ظاہری اور سوانحہ کا تحریر کیا

احوال تیاری بہشتی دروازہ و روضہ منورہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کا پاک پٹن شریف مین حضرت محبوب الٰہی کے ہاتھہ سے اور شروع ہونا لنگر کا دہلی مین

مکاتیب نقلاب حضرات مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ تیئیسوین ماہ ذی حجہ ۶۸۱ھ ہجری کو روز پنجشنبہ بعد نماز صبح
حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی صاحب مکتوب نقلاب مقاطیس الوحدت
مع حضرت شیخ عثمان صاحب خلیفہ خود صاحب مکتوب نقلاب عزیز المشہود کے بارادہ تیاری
روضہ منورہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ کے
پاک پٹن شریف کو روانہ ہوئے اول بارگاہ عرش پناہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب
بختیار کاکی اوّلین الارواح رحمۃ اللہ علیہ پر آستانہ بوس ہوکر قیام پذیر ہوئی بعد نماز عصر طواف اور جبہہ سائی
مزار مقدس سے مشرف ہوکر پائین مزار منور مراقب ہیکر طرف کیفیت باطن کے متوجہہ ہوے بعد گذرجانی مراتب
فناے ثلاثہ کے حضرت ممدوح کے قلب پر القا ہوا کہ اول دیوار مین دروازہ خورد بنواؤ جو کسی و ناکسی اوسمین سے
گذر جاویگا اوسپر دوزخ کی آنچ حرام ہوجائیگی جب حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب
محبوب الٰہی اقطاب دہلی کو مرتبہ استغراق فناے ثلاثہ سے افاقہ ہوا اوسوقت جانب پاک پٹن شریف کے
سفر گزین ہوے آثار راہ مین حضرت موصوف کو تمام احوال عرض و طول اور بلندی اور جائے اقامت دیوار موصوف کا
شبانہ روز کے مثال و معاملہ سے تحقیق ہوگیا چنانچہ بتاریخ تیئیسوین ماہ ذی حجہ ۶۸۱ھ ہجری مرقوم
الصدر روز پنجشنبہ بعد عصر کے اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئی پاکپٹن شریف پہونچے اور بعد حصول شرف
آستانہ بوسی تیاری دیوار اور دروازہ خورد مین جسکی بنا حضرت موصوف پہلی قائم فرماگئے تھے مشغول ہوے

ساڑھی چار روز مین دیوار اور دروازہ خوب تیار فرمائی **بتاریخ** پانچوین ماہ محرم **سنہ ۸۲۲** ہجریکو روز
شنبہ بعد نماز ظہر کہ نقیب صاحب ولایت روح جذبیہ متعینہ خدمت شہر پاک پتن شریف نے اوس دیوار پر
چڑھکر باواز روح منادی کردی کہ ای لوگو چلو اس دروازہ خورد مین سے نکلو جو کوئی اس دروازہ خورد مین سے
نکل جائیگا اوسپر دوزخ کی آگ حرام ہوجائیگی آواز روح اوس نقیب کا سنکر اوسیوقت حضرات رجبار و
نجبار و نقبا و رجال الغیب و ابدال و اقطاب و اغیاث اور قوم جنات جوق جوق حاضر آکر اوس دروازہ خورد
مین سے نکلنے لگے بعد نماز عشا گروہ گروہ مردمان خاص و عام کا نکلنا شروع ہوا تا نماز صبح یہی حال رہا
حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند نے مکتوب اطلاب
سرالعبودیت تصنیف اپنی مین **باعث تعمیر اس بہشتی دروازہ** کا بطور پیش خبری کے اس
کیفیت سے تحریر فرمایا ہے کہ **بتاریخ** چھٹی ماہ شوال **سنہ ۹۹۲** ہجریکو بروز جمعہ پہر دن باقی رہے کہ روز عرس
حضرت خواجہ **عثمان ہارونی** صاحب تکفیر الخلائق و تکبیر الامانی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا جناب پیر دستگیر حضرت
قطب الاقطاب خواجہ **قطب الدین** صاحب بختیار کاکی اولین الارواح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ شیخ فرید
گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کو واسطے خرید کرلانے شیرینی فاتحہ کے بازار دہلی کو روانہ
فرمایا جب حضرت بابا صاحب ممدوح دوکان حلوائی پہونچکر شیرینی خرید کر رہے تھے ایک مجمع کثیر مردمان کا گذرا حلوائی لوگون
سے دریافت کیا کہ یہہ کیا ہنگامہ ہے لوگون نے بیان کیا کہ **حضرت نجم الدین** صاحب صغر سنی کا حال و جذبہ اوسکی کیفیت
مین سربازار فرماتے آرہے ہین کہ آج جو کوئی اس فقیر کی صورت دیکھ لیگا اوسپر دوزخ کی آگ حرام ہوجائیگی یہہ بیان
سنکر حضرت شاہ شیخ **فرید گنجشکر بابا صاحب** مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رح اندر دوکان حلوائی کے چھپکر
نشین ہوگئے قریب نماز مغرب جب وہ ہنگامہ بازار سے گذر گیا حضرت بابا صاحب موصوف گوشہ دوکان حلوائی سے نکلکر
شیرینی خرید کر روانہ ہوئے جب حضرت قطب الاقطاب **خواجہ قطب الدین** صاحب بختیار کاکی اولین الارواح
کی خدمت مین پہونچے دیکھا کہ ارشاد فرمایا کہ **فرید** تمنے یہہ بہت لگائی حضرت بابا صاحب ممدوح نے معاملہ گذشتہ
عرض کیا حضرت خواجہ قطب صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ **فرید** تمکو کچھہ شک واقع ہوا حضرت بابا صاحب ممدوح نے
عرض کیا کہ اگر غلام کو شک واقع ہوتا تو غلام کا یہہ روپوش ہوتا اور غلام تو حضور انور کی صورت کا دیکھنے والا ہے

دروازہ بہشتی

یہہ عرض سنکر حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوشکیدا ارواح کو حال وجد طاری ہوا
اوس وجد مین ارشاد فرمایا کہ فقیر پانچ آج ہی یہہ حال تہا اور تیرے بازو کی ایک دیوار کے درمیان تہا
جو نکل جاکر بیگا اوسپر دوزخ کی آنچ حرام ہوجائیگی فقیر شاہ محمد حسین صاحب سابق مؤلف کہتا
گی ارش کو تاکہ یہہ اس ارشاد فیض بنیاد کا سبب ہوا اور ہمیشہ جاری رہیگا بتاریخ چھٹی ماہ محرم
روز چہارشنبہ سنہ حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ بتیاری روضہ
منورہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالم قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ مین مصروف
ہوے اور اوسوقت تخت ہندوستان پر الغ خان ملقب بہ سلطان بلبن غیاث الدین غلام شمس الدین التمش
والی دہلی قوم ترک حکمران تہا اور قصر سفید رائے پتہورا مین جلوس کرتا تہا اور حضرت بابا صاحب سے کمال اعتقاد
رکہتا تہا چنانچہ اس بادشاہ نے ازراہ محبت و عقیدت کیشکی کیقدر روپیہ بہی قوت تمثال تیاری روضہ شریف کیواسطے
نذر کیا سنہ جلوس اس بادشاہ کا سنہ ۶۶۴ ہجری مطابق سنہ ۱۲۶۵ عیسوی اور زمانہ وقوع سنہ ۶۶۵
مطابق سنہ ۱۲۶۶ ہے اور روز آغاز تیاری روضہ منورہ حضرت بابا صاحب موصوف سے حضرت نظام الدین
محبوب الٰہی نے بموجب حکم الہام باطن کے دعائی حرز یمانی شریف حرز مرتضوی سلطان الاوراد کو ترکیب خوش
معنوی تلاوت فرماتے مین حاشیہ اجابت پنجم پر اشارہ کرکے بعد ختم تلاوت جانب آسمان کے دم فرما دیتی تہے سامان
رجال الغیب حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی کیخدمت مین حاضر کر دیتی تہے حضرت مخدوم
اول روز لنگر حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالم قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ کا آستانہ کراستہ
پالکپٹن شریف مین تقسیم فرمایا دوسرے روز سے بموجب حکم الہام باطن کے سامان لنگر کا بدست محمد افضل ابدال کے
دہلی کو ارسال فرما دیتی تہے حضرت غوث شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی صاحب مکتوب نطاب حقیقت البحر اور دیگر جمیع خلفائے
ممدوح الصدر اور خدام بارگاہ خدمت تقسیم لنگر کی باہم انجام فرماتے تہی بعد عرضہ چھہ ماہ بارہ یوم کے حضرت سلطان المشائخ
سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی تیاری روضہ منورہ سے فراغ حاصل کرکے شہر
دہلی مین پہونچے اوسروز سے حضرات رجال الغیب سامان لنگر کا شہر دہلی مین حاضر کیا کرتے تہے ہر روزہ سب سامان تقسیم
ہوجایا کرتا تہا حتی کہ پانی بہی گہڑونچی باسی نہین چہوڑا جاتا تہا اور اٹھوین روز جمعہ کو ظروف پختہ لنگر کے بابا لنگر کو مفلس

دیکھکر بیحد مسرت فرماوی جاتی تھے اور حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی جنکی ذات خاص ساگ گوکھرو اور نان جوین بے نمک تناول فرمایا کرتے تھے کبھی سامان لنگر مین سے ایک لقمہ نوش نہین فرمایا

احوال حضرت شیخ نصیر الدین صاحب اور حضرت شیخ عثمان صاحب کے قلب مین خطرہ پیدا ہونے کا اور پھر اوسکے دفع ہوجانے کا

مکاتیب حضرات مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ جب حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی کی بارگاہ عرش پناہ مین سامان ظاہر اور باطن مرتبہ محبوبیت کا بخوبی رونق پذیر ہوگیا حضرت ممدوح کے خلفاے کاملین یعنی حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکتوب نطاب حقیقت البحر اور حضرت شیخ عثمان صاحب مکتوب نطاب عزیز المشہود کے دلون مین خیال پیدا ہوا کہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اعیان ہند نے دولت ظاہری و باطنی اپنی حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی پیر و مرشد ہمارے کو عطا فرمائی ہے اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو صرف کیفیت جذب اور حال استغراق پسند آیا ہوا آنحضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی قطاب دہلی صاحب مکتوب نطاب مقتاطیس الوحدت کو جب اس خطرۂ عظیم کا علم الہام باطن سے ہوا حضرت ممدوح نے بخیال اسکی کہ کہین یہ لوگ دولت بطون سے محروم نہ رہجاوین اس خطرۂ عظیم کو جلد اُنکی قلب سے رفع کرنا چاہئی بتاریخ سنائیسوین ماہ شوال سنہ ۶۸۲ ہجری مرقوم الصدر کو شب سہ شنبہ بعد نماز تہجد کے حضرت موصوف نے دونون خلفاے کاسگار کو تخلیہ مین طلب فرماکر ایک نامہ بنام حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کے تحریر فرماکر دونون صاحبونکو مرحمت فرمایا اور ارشاد کیا کہ تم دونون اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئی کلیر شریف کو روانہ ہوجاؤ اور عرصہ دو روز مین واپس آجاؤ بموجب حکم کے دونون صاحب روانہ ہوے جب دروازہ شہر دہلی سے باہر نکلے تھوڑی عرصہ مین اون دونون حضرات موصوف الصدر کو دوران سر پیدا ہوا اور اوسکی شدت مین بیتاب ہوکر زمین پر گر پڑے جب دونون حضرات کی آنکھ کھلی تو دونون صاحبون نے اپنی آپکو حد کلیر شریف مین پایا اور جو غور کرکے دیکھا تو تمام زمین طلائی اور تمام سنگریزہ جواہرات اور تمام شجر زمرد کے اور تمام آسمان یاقوت سرخ کا نظر پڑا اور ہوا وہان کی مین خوشبو مشک اور عنبر کی مہک رہی تھی

متحیر ہو کر دونون حضرات وہانسی واپس آئی جب قریب شہر دہلی کے جہان پر دوران سر کی شدت سے گر پڑے نہ پہونچے
تب یاد آیا کہ حضرت پیر و مرشد کے خط کا جواب حاصل نہ کیا اب خدمت مین پہونچکر کیا عرض کرینگے اوسوقت دونون
حضرات کو یکبارگی علم پیدا ہوا کہ حضرت پیر و مرشد نے ہمارا خطرہ رفع ہو جانیکو ہمین ارسال فرمایا تھا ہم سمجھ مین آئے اس سر کے
دونون حضرات نے تائب ہو کر صلوۃ اور استغفار ادا فرمائی اور داخل شہر ہو کر حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب
اقطاب دہلی **محبوب الٰہی** سے قدمبوس ہوے اور عرض کیا کہ حضرت غلام نبی ایک خط صادر ہوا ہے کہ حضور انور کے خط کا جواب نہین
لائے اور جو کچھ ہمپر گذرا ہی حضور انور کو سب علم ہے حضرت سلطان المشائخ سید **نظام الدین صاحب** اقطاب دہلی
محبوب الٰہی نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ کہو اس کفشبردار کی دولت سوا ہے یا حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی دونون صاحبون نے عرض کیا کہ حضرت یہان تو
کچھ بھی جمع نہین ہے جو سامان آتا ہی روزمرہ تقسیم ہو جاتا ہے اور دہان تو فرش سے عرش تک جوہرات کا ظہور ہے
بعد اس گفتگو کے حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکتوب نظام حقیقت البحر نے نامہ واپس لایا ہوا پیشکش کیا حضرت
سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی جونہی وہ خط ملاحظہ فرمایا تو اپنی خط کا جواب حضرت خواجہ
شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کا تحریر فرمایا ہوا تھا **لکھا تھا** کہ اب ہرگز ان دونون کو
کسیطرح کا خطرہ پیدا نہو گا اور جواب خط کا بدست علیم الدہ ابدال انکی کمر مین بندھوا دیا اوسوقت ان دونون صاحبون کو ہوش آیا

احوال اوقات شبانہ روز حضرت مخدوم صاحب کا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے تعلیم کا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب نظام فردوس المحبوب مین تحریر فرماتی ہین کہ بتاریخ
بارہوین ماہ محرم سنہ ۶۸۴ ہجری سے نہایت اظہار ہوین ماہ محرم سنہ ۶۸۴ ہجری روز یکشنبہ کسی روز آتش قہر کی
زمین مشتعل نہین ہوئی گاہی گاہی آواز مثل گرجنے رعد کی جیسا کہ بعد شرر افشانی آتش قہر کے ہوا کرتا تھا ہوتا رہا
اونیس برس کامل یہی حال معائنہ ہوا کہ حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا بعد نماز عشا اور فراغ تعلیم کیفیت باطن کے حسب معمول قدیم اولیٰ ہاتھہ سے
ڈالی درخت گولر کی پکڑی ہوے اور سیدھے ہاتھہ کی مٹھی بند کر کے انگشت شہادت علم کیے ہوے کھڑی رہتی ہے
وقت نماز صبح حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت بموجب دستور مقررہ یوم تشریف آوری اپنی سے حضرت

بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے گوش مبارک
کے پاس ان کہتے اوسوقت حضرت ممدوح ارشاد فرماتی کہ شمس الدین شریعت بھی کیا خوب آئین ہے کہ حضور ایسی
بزرگوار کے آنے ہے یہہ ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو امام کردیتی جب حضرت خواجہ صاحب
نماز پڑھ چکتے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو دعا
نماز پر ہاتھہ باندہی حالت استغراق مین پاتے چار وقت نماز مین یہی حال ہوتا بعد نماز عشا حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت کو تعلیم لسانی کیفیت باطن سے فیضیاب فرمایا کرتے تہے کہ تبدریج عرصہ تعلیم
ایک پہر پر پہونچا تہا اکثر سات پہر اور بعضی روز زیادہ یہی حالت جذب اور استغراق مین محویت فرماتی تہے
اور بعضی شب کو بعد نماز عشا ارشاد فرماتے کہ شمس الدین کچہہ موجود ہے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ
ولایت کو لیجاؤ ہاتہہ پکڑکر پیشکش فرماتے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا انگشت شہادت دست راست کی کو لیونپر لگاکر چکہہ لیتی تہے اور
ارشاد فرماتی کہ شمس الدین خدا مین اور بندہ مین اتنا فرق ہے کہ بندہ کہاتا ہے اور خدا منہ سے اور میرا ہی یہہ ارشاد سنکر حضرت
خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو حال وجد طاری ہوجاتا تہا اور اوسی وجد مین استغراق باختلاف تعداد
عرصہ رہا کرتا تہا حضرت خواجہ صاحب موصوف نے بہی مدت اونیس برس کامل کوئی چیز زبانپر نہین رکہی تحریر فرماتے
ہین کہ وہ ارشاد حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیا کا یہی روحکو ایسی قوت بخشتا تہا کہ خواہش بہوک وپیاس کی مطلق نہین رہتی تہی دوسرے شغل نوری
ملکوتی تعلیم ہوگیا تہا ہر وقت ہر لحظہ اوس شغل شریف مین مصروف رہتا تہا اور جسے حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
صورت کے لحاظ سے خواہش نفسی دور ہوجاتی تہی اور مرتبہ روحی حاصل ہوجاتا تہا بتصدق حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے اور کبہی پیشت مبارک
حضرت بادشاہ دوجہان رحمۃ اللہ علیہ کیطرف معلوم ہوا کہ کون موسم کی نشانی ہے دائما خلق شاہ ہمارا کی راندن

ذکر خورد و نوش حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ

مکتوب لقب صحیفہ بیان صابری مین تحریر کردیتی ہے اودجو احوال قابل تحریر مکتوب فردوس الوجود کے ہوتا تھا اوسکو
بھی روزنامچہ درج فرمادیتی تھے اور اس عرصہ مین جس قدر حضرات اولیائے معصر حاضر آیندگان مزاج پرسی حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ لارواح سلطان الاولیا کا زمانہ وصال قریب
پہونچا اون حضرات والاصفات نے اپنی اپنی مکانیت مندرجہ احوال معائنہ خود حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ والا کیخدمت مین بہ بست ابدان اپنے اپنے خلفا کے پہونچادئے اشعار مؤلف

شمس فرماتی ہین مین اوسجا رہا	خدمت مخدوم مین تنہا رہا
کوئی شب ایسی نہ دیکھی اوسنے روز	آتش قہری ہوئی جلوہ فروز
گاہ گہہ بجلی کڑکتی تھی نہ زور	رعد کا سا گاہ ہوجاتا تھا شور
سال وماہ مین گاہ مخدوم العالم	عرش بالا سے بسوی فرش آ
بی تعلیم کو الف باطنی	مجھہ سے فرماتے بطرز دلربا
شمس کوئی گولری گولر کی لا	تا ادا ہو سنت حیدر الورا
گاہ لب سے گولری کو داب کر	تھوک دیتی تھے اوسے پھر زود تر
شہہ دم افطار فرماتے تھے یہہ	ہر زبان یکبارگی لاتے تھے یہہ
شمس نہ دیکھا طریق افطار سے	کھانی پینی سے خدا بیزار ہے
کھانا پینا خاص آدم کا ہی کار	کھانے پینے سے بری ہے کردگار
بعد اس گفتار کے حضرت شتاب	جلوہ یا ھُو سے ہوئے چہرہ تاب
عالم ھُو کو چلے جاتے ہے بس	سیر ھُو فی الفور فرماتے تھے بس
سیر گلزار ھُو مَیں تھی پسند	خوش نہین آتا تھا یہہ گلزار بند
مین ہی اس ارشاد عالی جاہ سے	اوس شراب لی مع اللہ گاہ سے
مست ہوتا تھا کلام شاہ سے	اوس مے رنگین بطبیعت خواہ سے
اوس [illegible]	خدمت شاہ دوعالم مین قدیم

جب نمازِ خمس کا وقت آئی تہا — جانب ناسوت مین آجائی تہا

کلمۂ اذان وقتی برزبان — بر طریق راستان و پاستان

جگہڑی کرتا ادا بہرِ نماز — از پئی آداب عبدیت طراز

شاہِ عالم عالمِ ہُو سے شتاب — جانب آداب آتے چہرہ تاب

شاہ فرماتے بطورِ دل پسند — برزبان لاتے یہ لفظِ ارجمند

یہہ نماز بسس خوش آتی ہی مجہی — جانب دربار لاتی ہے مجہے

شمس تیری سُنکی بانگ دلنواز — چہوڑ دیتا ہون ہُویّت گاہِ راز

اوس حضورِ خاص کی سرکار کو — چہوڑ کر آتا ہون یہان دربار کو

جبکہ نیت کرکے شہہ پڑہتی نماز — بر طریق عجز بر طرزِ نیاز

کلمۂ تکبیر کہتے ہی جناب — کرتے اوس کلمہ سے حضرت انتساب

جو حضوری لوگ ہین وقتِ نماز — دیکہتے ہین اوس تجلی کا طراز

جلوہ بین ذات کو بانگ صلوۃ — کہینچ لاتی ہی بدربارِ صفات

کیا عجب ہے ہر حاضر یون کو حضور — گہہ حضور اور گاہ دربارِ سرور

جذب سی آجائی ہین سو سلوک — بہر دار و بست دربارِ ملوک

یہہ شہادت منزل صورت سرا — ہی عجائب صورت معنی نما

یہہ تجلی ہی تجلی سے نفے — کون سمجہا ہے اسی غیر ازولی

احمدی دریا ہی یہہ بالیقین — چاہئی اسوقت مین سر بزر مین

ہین یہہ پانچون وقت دربار نظام — خدمت اس دربار کی ہی فرض عام

عبد کو آداب عبدی ہی ضرور — خوش نما ہی انت ربی کا حضور

انت ربی وانا عبدک مدام — پڑہتی ہین رشد و امامت کے امام

جب نمازی وقت آتا ہی حسن — انت ربی یا سمین عبدک یا سمن

	ہان عجائب ہے ہویت کا حضور		بر یہ صورت گہ ہی دربار سرور
	غیب گاہ ہو تو خلوت گاہ ہے		یہہ شہادت گاہ جلوت گاہ ہے
	نظم اسکا ہی حقیقت کیش کو		انتظام اسکا ہی ہر درویش کو
	یہہ حسن گلشن سراے ہوش ہے		یہہ بہارستان چشم و گوش ہے
	چاہئی پڑھنا نماز ین ای حسن		تاکہ خوش ہوئی شہنشاہ زمن

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رح کے حبس کبیر اد افر تانی کا بحکم حضرت مخدوم صاحب کے

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب لقاب فردوس المحبوب مین تحریر فرماتی ہین کہ بتاریخ اوبیسوین ماہ محرم سنہ ۷۸۴ ہجریکو روز چہارشنبہ وقت اشراق کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے درخت گولر کے پاس سے حسب معمول قدیم جاے اقامت پر تشریف لیجاکر قیام فرمایا اور زمین پر نگاہ ڈالی معاً نور سرخ مثل یاقوت کے اوس زمین محدودہ محفوظہ مین سے کہ حبس قطعۂ زمین کو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے مدت شروع شرافشانی آتشین قہر کے اس عطا فرمائی تہی نکلنے لگا اور تابہ آسمان محیط ہوگیا اوسوقت حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین شمس الارض آج سے تم واسطے چہ سالکے حبس کبیر مین مقید ہوجاؤ اور ایک قبر عالم ناسوت کیطرح پر تیار کرلو حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضرت یہانپر سامان قبر کے تیار کرنیکا موجود نہین ہے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے اپنی پشت کے پیچھی انگشت شہادت دست راست سے زمین پر اشارہ خط کا فرمایا سایہ انگشت شہادت حضرت موصوف کا جاے اقامت سے پس پشت کو نہ قدم کے فاصلہ پر بمقابلہ جاے اقامت اور درخت گولر کے جاکہ بیٹھا اوسوقت زمین شق ہوگئی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے فرمایا کہ شمس الدین اس شق زمین مین داخل ہوجاؤ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت بموجب حکم کے اوس شق زمین مین کہ نہایت عمیق گویا عالم ثانی تہا

تشریف لیگئے جاکر دیکھا کہ ایک قبر مثل عالم ناسوت کی تیار ہے اور علیم اللہ ابدال اونحضرت کے منتظر ہین جب حضرت خواجہ شمس الدین صاحب حسب فرمایا موصوف قبر مین بیٹھہ گئے علیم اللہ ابدال نے ایک آفتابہ آب سرد کا بھرا ہوا اور دو نان نخود و جو بقدر پانچ رطل کے پاس رکھدین اور عرض کیا کہ جب کبھی خواہش طعام کی ہو تو اس نان مین اور اگر خواہش پانی کی ہو تو اس آفتابہ سے نوش فرمالینا اور تختہ ہای سنگ مرمر بیش قیمت نہایت عمدہ و عجیب و غریب سے قبر کو بند کردیا **فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب** گذارش کرتا ہے کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے مکتوب بنطاب فردوس الوجوب مین معاملات چھہ برس کے حبس کبیر کے مع جملہ تعلیمات مفصل تحریر فرمائے ہین اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے مکتوب بنطاب اسرار القرشی مین معاملات چھہ ماہ حبس کبیر کے مع جملہ دقائق تعلیمات مفصل تحریر فرمائے ہین اور حضرت جناب مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب دولہ زندان پیر نے مکتوب بنطاب منہاج الواجدین مین معاملات چھہ ماہ حبس کبیر گل و رگل کے مع جملہ نکات تعلیمات مشاہدات مفصل تحریر فرمائے ہین اور اوسرو زنے اس خلان فیض نہان منبع العرفان مین بموجب احکام علی التواتر کے یہہ دستور ہے کہ جب طالب کو خلیفہ صاحب مجاز مفوض الاجازت علو العزم والہمت کرتے ہین اول اوسکو واسطے گیارہ روز کے قبر مین بٹھلا کر تعلیمات نکات و دقائق معاملات و مشاہدات من وعن و بتفصیل و تشریح ہر ایک امر کے مطلع کردیتے ہین بموجب تعمیل اوس تعلیم کے شاغل کو سوانحہ اور محاصلہ مراتبات سمیع بصیر علیم کا ہوجاتا ہے اور حصول اس قوت عجیبہ اور قدرت عجیبہ کیفیت باطن کا بھی لوازمات مستلزمہ مرتبہ شہنشاہی ولایت اس سلسلہ عالیہ سے ہی چنانچہ حضرت قبلہ کونین و کعبہ دارین پیر دستگیر حضرت **شاہ محمد امیر صاحب** قطب الارشاد نے اس کفشبردار **مؤلف کتاب ہذا** کو بھی حسب معمول گیارہ روز مین فیضیاب فرماکر بنظر بندہ نوازی و عطا دوام کے اجازت فرمائی ہی کہ شبکو تین پہر اور دن کو دو پہر فقیر اس شغل سریع التاثیر مین مصروف رہتا ہے اور بطفیل کفشبردار اپنی حضرت پیر و مرشد ممدوح کے ترقی کیفیت روز افزون کا مذاق حاصل کرتا ہے خدای عزوجل جس خداوند کو ہمت اور توفیق عطا کرے شاغل ہوکر معائنہ کرلے

اشعار مؤلف

رحمۃ اللہ علیہ	**شمس** مخدومی بفردوس الوجوب سن شصد و شصت و چارم سخی غلام		شاہ کا لکھتے ہین یہہ احوال خوب تا حد ہشتاد و شش صد چار نام

خدمت عالی مین تھا مین سر بپا
گشتہ سرداری مین رہتا تھا کھڑا

سال نہم تھی وہ خدمت گار کی
اس غلام بندۂ سرکار کی

الغرض ایکروز صد فرحت بکار
نور یا قوتی ہوا صورت نگار

نور سرخ اوس روز یاقوتی شرار
جلوۂ یاقوت تھا بہتر ہزار

شاہ عالیجاہ فرمانے لگے
بندۂ درگہہ کو سمجھانے لگے

شمس تو شش سال کر جلیس کبیر
جا رہو شغل سپاہہ کا اسیر

قبر ایک طیار کر باصد طراز
بیٹھہ جا اوس قبر مین باصد نیاز

راز مخفی تا کہ کھلجاوے تجھے
حضرت اللہ ملجاوے تجھے

عرض کی مینے کہ اے شاہ جہان
آلۂ کندیدگی اس جا کہان

جانب پشت مبارک شاہ نے
شاہ عالی عارف باللہ نے

اپنی انگشت شہادت سے شتاب
بر زمین ایک خط کیا صد نور تاب

وہ زمین مسجود تا ہفتم زمین
شق ہوئی مانند قعر دل نشین

شہ نے فرمایا کہ جاکر بیٹھہ جا
اس زمین شق کے اندر بیٹھہ جا

مین بفرمان جناب ذوالوقار
غار کے اندر گیا شادی بکار

دیکھتا کیا ہون وہان ایک قبر ہے
صاف تر منزل سرائے صبر ہے

وہان علیہ اللہ ابدال سلیم
منتظر میرا ہے بر رسم قدیم

مین بزودی قبر مین بیٹھا بشوق
باہزاران کیف و باصد شوق و ذوق

پاس میرے رکھدیا اوسنے شتاب
نان دو اور ایک آفتابہ پر آب

کہدیا گر شوق ہو اے شمس دین
ای غلام بادشاہ ذوالمتین

پارۂ نان جرعۂ آبی بنوش
سال شش در شوق حق باشی خموش

پھر علیہ اللہ نے پڑھکر درود
رکھدی اوس تختہ ہائی سنگ زود

ہے وہ تخت پارۂ یاقوت کے — ہے وہ تخت جلوۂ لاہوت کے
ہے وہ تخت جلوہ زیب سرمدی — ہے وہ تخت نور پاک احمدی
ہے وہ تخت گلفروش نور حق — ہے وہ تخت جلوہ زیب طور حق
ہے وہ تخت نسبت صابر بکار — ہے وہ تخت راز دار کردگار
ہے وہ تخت مشعل افروز ھدا — ہے وہ تخت راز در راز خدا
الغرض تا سال ۱۱۰۰ شمس دین — محو حق بیٹھے رہے زیر زمین
حضرت شمس اور جلال الدین نے — نور حق شاہ جلال آئین نے
شاہ عبد الحق تجلی بخش دین — گل بگل شش ماہ رہے زیر زمین
راز جمع الجمع کے اجمال کا — فرق بعد الجمع کے احوال کا
لوح محفوظی کی سب تحریر کا — حاملان چرخ کی تقریر کا
سب صفات سلبی و ایجاب کا — جلوۂ ستر ھو الثابت تاب کا
جلوۂ تجنیس کا تقدیس کا — عالم تشبیہہ کا تنزیہہ کا
عالم غیبی کا مخفی و عیان — تینون حضرت نے لکھا ہے سب بیان
اس طریقہ کا ہی یہہ رسم سلوک — دیکھتے ہین جسکو سرگرم سلوک
شغل موصوفہ بتاتے ہین اوسے — خواب امکانسے جگاتی ہین اوسے
راز سے آگاہ کرتے ہین اوسے — نور ھو سے ماہ کرتے ہین اوسے
یہہ فقیر مست نور کبریا — روز گیارہ قبر مین بیٹھا رہا
حضرت شاہ امیر نام نے — پیشوا قبلۂ آنام نے
جب بروز یازدہ بھیجا پیام — اوٹھہ حسن بس ہو چکا سلطان تمام
کان مین پہونچی ندائے دلپذیر — کام تیرا ہو چکا ای خوش ضمیر
ہو چکا اب تو طریقت کا امام — کام تیرا ہے خلائق کا نظام

سُن صدائے حضرت شاہِ اجل — مین مکان تنگ سے آیا نکل
خدمتِ حضرت مین جاکر شاد حال — حال گیارہ روز کا لایا بقال
غیب سے جو کچھ ثمر پایا وہان — من و عن اوسکا کیا مینے بیان
جب بیان مین کر چکا سرِّ وجوب — سرِّ مخفی ہائے علام الغیوب
حضرت مرشدنی فرمایا حسن — تو ہی انوارِ ولایت کا چمن
دُور و گانہ شکر کا پڑھ لے شتاب — تو ہوئیگا سب ہوا اب بی حجاب
بے تکلف کر امامت کا نظام — رشد کا دی خلق کو بہر بہر کے جام
خلق کو اب تو ہدایت کر حسن — جام وحدت کا پلا بہر بہر حسن

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ کے حبس کبیر سے بحکم حضرت مخدوم صاحب کے باہر آنیکا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب لقاب فردوس الوجوب مین بموجب بیان علیم اللہ ابدال کے تحریر فرماتی ہین کہ بعد مرور عرصہ چھ برس کے بتاریخ نوین ماہ صفر ۷۸۹ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت عصر کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے بخبر باطن علیم اللہ ابدال کو حکم دیا کہ شمس الدین کو حبس کبیر مین سے بلالاؤ بموجب حکم کے علیم اللہ ابدال نے غار مین گھسکر ہر سر قبر دروں غار سات مرتبہ مجھکو آواز دیا تو مین اوس کو سمجھا کہ یہہ آواز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا ہی مین قَالُوْا بَلٰی کہنے لگا پھر علیم اللہ ابدال نے سات مرتبہ مجھکو آواز دیا اوسوقت مین یہہ سمجھا کہ اب حکم فَسْجُدُوْا کا ہو رہا ہے مین سجدہ ادا کرنے لگا پھر علیم اللہ ابدال نے مجھکو سات مرتبہ آواز دیا تو مین یہہ سمجھا کہ یہہ آواز کُنْ کا ہی پھر علیم اللہ ابدال نے سات مرتبہ مجھکو آواز دیا تب مین یہہ سمجھا کہ اب وجوب ہے پھر علیم اللہ ابدال نے مجھکو سات مرتبہ آواز دیا اوسوقت مین یہہ سمجھا کہ اب عالم ارواح سے مین برنج صغر امین آیا پھر علیم اللہ ابدال نے سات مرتبہ مجھکو آواز دیا تو مین یہہ سمجھا کہ عدم سے وجود مین ابھی آیا ہون پھر علیم اللہ ابدال نے مجھکو سات مرتبہ آواز دیا اوسوقت مین سمجھا کہ کوئی کسیکو پکارتا ہے پھر علیم اللہ ابدال نے مجھکو سات مرتبہ آواز دیا تو مین یہہ سمجھا کہ کوئی شمس الدین تیرے پاس ہے اوسکو کوئی شخص پکارتا ہے پھر علیم اللہ ابدال نے

مجکو سات مرتبہ آواز دیا تو مین نے انکہین کھولکر دیکھا اور آواز دیا کہ تو کون ہے اور کس شمس الدین کو پکارتا ہی اور تیرا کیا مقصد ہے علیم اللہ ابدال نے متحیر ہوکر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی خدمت مین واپس جاکر عرض کیا کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کو مینی استقدر آوازین اور اونحضرت پر احوال مفصلہ بالا گذرا اب نوبار کے آواز دینے مین حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تو کون ہے اور کس شمس الدین کو پکارتا ہی اور تیرا کیا مقصد ہی حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ یون جاکر کہو کہ **صابر کے شمس ارضی کو بحکم مخدوم** بلا تامل علیم اللہ ابدال نے بموجب ارشاد حضرت ممدوح کے مجکو پکارا اوسوقت مینے سمجھکر جواب دیا کہ مجکو پکارتے ہو علیم اللہ ابدال نے تختہ قبر کا اوٹھایا مینے اوہی روٹی نخود و جو کی اور آدہا پانی کا جو مجھہ سے بچ رہا تھا علیم اللہ ابدال کو مرحمت کیا اور جس راستہ سے کہ مین شق زمین کے نشیب مین گیا تھا اوسی راستہ سے مین باہر آیا اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو جائے اقامت پر کہ جہان اب مزار مقدس ہے روبقطب دوزانو بیٹھا ہوا دیکھا اوٹھا تھہ بموجب معمول کپڑے ڈالی درخت گولر کے بیٹھے بندا اوپر کو تھا اور سیدھے ہاتھہ کی آنکھ شہادت جسپر دستور مٹھی بندا اوپر قبر کے علم تھی

استعار من نتائج افکار مولف

شمس دین شمس سال بیٹھے عارین	گلفروشی کے لئے گلزار مین
الغرض پرسال شش آگاہ کو	بندہ درگہہ علیم اللہ کو
مخدوم نے بہیجا کہ جا	پاس میرے شمس کو میرے لے آ
جب علیم اللہ آئے قبر پر	قبر پر آکر کہا ای خوش بشر
سات بار آکر پکارا ای فتا	بار ہفتم مین یہہ سمجھا یہہ صدا
ہے یہہ آواز اَلَسْتُ ولکنا	سنکے مین کہنے لگا قَالُوْا بَلٰی
پھر وئی ابدال نے آواز سات	تب مین سمجھا لغا تسجدوا کی ہی یہہ بات
جلد سے مینے وہین سجدہ کیا	حضرت برحق کا مین بندہ بنا
پھر دئے آواز سات ابدال نے	تب خبر بخشی وجو بی حال نے

پھر علیم اللہ پکارا سات بار
بہ رخ صفرا کی تب دیکھی بہار

پھر وہی آواز سات اوس ماہ نے
اوس علیم اللہ خدا آگاہ نے

تب سمجھ آئی کہ ہی نور شہود
مین قدم سے آگیا سمت وجود

پھر پکارا سات بار ابدال نے
نام سر ایسکے اوس خوش حال نے

تب مین یہہ سمجھا کسیکو کوئی مرد
یاد بس کرتا ہی با آواز درد

پھر علیم اللہ بذکور الشمار
شور مین لایا صدائے خوشگوار

تب مین سمجھا شمس کوئی پاک ہے
جانب چپ یا بدست راست ہے

جبکہ یہہ رتبہ گیا نہہ بار کو
سنکے اس بار نہم تکرار کو

تب کہا مینے کہ ای مرد خدا
کون تیرا شمس ہے مجکو بتا

کون تو ہی کسکو کرتا یاد ہے
اے ملک تو یا کہ آدم زاد ہے

کیا غرض ہے کسلئے آیا یہان
تیری دل مین جو کہ ہی لا بر زبان

تب علیم اللہ حیرت کیش ہو
پاس حضرت کے گیا دلریش ہو

جا کہا حضرت سے حضرت کیا کہون
مین یہان شمس دین سے گنگ ہون ہو

مین باعداد شمار دال و سین
دیر تک کہتا رہا ای شمس دین

شمس دین نے مجکو پہچانا نہین
خادم درگاہ کو جانا نہین

شاہ نے تقریر سن ابدال کی
بات سنکر شمس دین کے حال کی

یہہ کہا ابدال ہے ابدال جا
شمس کو تو پاس تک لیکر لے آ

یہہ کہو جاکر کہ ای شمس زمن
ای سراپا محو ذات ذو المنن

آج تجکو شاہ خوش آئین نے
یاد فرمایا علاء الدین نے

جب سمجھ آئی علیم اللہ ہے
بندہ درگاہ حق آگاہ ہے

اسکو بھیجا ہے ہمارے شاہ نے
حضرت بابا کے مہر و ماہ نے

تخۂ سنگین کو جلد یسی اوٹھا — قبر سے اپنے کو بس باہر کیا
نصف لوٹا آب کا اور نصف نان — وہ جو میرے پاس تہا اوسکو اوس آن
دیدیا مینے علیم اللہ کو — اوس سفیر دو جہانکے شاہ کو
آنکر دیکہا جو خدمت گار نے — شاہ کو اوس بندۂ دربار نے
ہیئت اول سے بیٹہے تہے بکار — محو ذات ساذج پروردگار
شمس دین شمس ہدایت ہین حسن — جلوۂ طور ولایت ہین حسن

فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گذارش کرتا ہے کہ اب ارشاد وصیت حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا بعبارت مورخۂ مکتوب نطاب صحیفہ بیان صابری کے تحریر کیا جاتا ہے اسواسطے حضرات قایان اور سامعان اس کتاب حقیقت گلزار صابری کی خدمت مین اطلاع کردینا اولا ضرور ہے کہ اوس ارشاد کی حسن عبارت پر توجہ نکرین اسواسطے کہ عبارت حال کی مثل عبارت قال کے برجستہ نہین ہوتی ہی اوسکلام مین نظام معانی بہت جمع اور حصول ذات مطلق کا متصور ہوتا ہی بلکہ حضرات اہل طریقت کو بباعث پابندی وآداب طریقت کے ضرور ہی کہ اس عبارت حالی کو کسیطرح کی بی ادبی کے ساتہہ تلاوت نفرماوین

احکایات وصیت آمیز حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اور سوالات حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ کے

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کے مکتوب نطاب فردوس الوجوب مین اور مکتوب نطاب صحیفہ بیان صابری مین تحریر فرمائے ہین کہ بعد فراغ حج کبیر حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی مجلس مین حاضر ہوکر آداب بجالائے اور قدمبوس ہوکر پس پشت مبارک با ادب بیٹہ گئے حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین بیٹہہ جاؤ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت پس پشت مبارک با ادب بیٹہ گئے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے بطور وصیت کے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین بابا تم شمشیر آمیر کو جاؤ دہان پر

علاء الدین غوری قلعہ آمیر سے لڑ رہا ہی اور اوس سے قلعہ فتح نہین ہو سکتا ہے اور تمہاری اولنگی اوٹھانیسے برج قلعہ کا زمین
مین بیٹھ کر قلعہ فتح ہو جائیگا لیکن وہ ہی دن ہمارے استعلام سے رحلت کریگا یعنی وحدت طرف احدیت مرفہ کے راجع ہوگا
اور سنہ ۶۹۰ ہجری سے لغایۃ سنہ ۹۰۷ ہجری تک احدیت مرفہ مرتبہ واحدیت مین طرف عالم ناسوت کے راجع ہوتی رہیگی و چہاردہ
بعد نماز ظہر تیرہوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ ہجری یہ معاملہ ہوگا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت نے عرض کیا کہ غلام کو حضور انور کا کیونکر علم ہوگا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد
صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ روز چہارشنبہ کا تمام ہو جائیگا جب شب پنجشنبہ کی
آویگی تو باد تند اور سرد اسقدر چلیگی کہ سب روشنی تمام لشکر کی سرد ہو جائیگی بلکہ آگ بالکل باقی نہین رہیگی
اوسوقت بادشاہ تیری پاس آویگا روشنی تیری چراغ کی دیکھکر کہ فقط اوسرد زتیرا ہی چراغ روشن ہوگا اور تمام عالم کے
چراغ گل ہونگے یہ علامت قوی تیرے علم ہو جانیکی ہے صبح کو روز پنجشنبہ کا ہوئی گا تو اولنگی طرف قلعہ کے
اوٹھاویگا قلعہ فتح ہو جائیگا اور علیم اللہ ابدال کو تیری خدمت مین مقرر کیا جائیگا یہہ ابدال ہمارے جد امجد حضرت غوث
پاک قطب عالم سے چلا آتا ہی تیری پاس رہکر یگا تمام عالم کی خبر رسانی کرتا رہیگا اور تجھہ سے ایک قلندر رہوگا اور اوس قلندر سے
ایک مخدوم ہوئیگا ہفتم درجہ کا اور علیم اللہ ابدال کی وفات مخدوم ہفتم درجہ کے پاس ہوئیگی اور بعد وفات پھر کوئی ابدال
کسیکی خدمت مین نہین رہیگا سوائے مجدد کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور کو
غسل کون دیگا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین غسل تم کروگے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضرت
پانی کہان سے آئیگا حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ پانی ہمارے جسم کے قریب ہوئیگا طرف چپ کے ایک چشمہ آب کوثر سے آجائیگا تم
غسل کر دینا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور کے جسم مطہر کو
ہاتھہ لگاؤن یا نہین اور پانی جسم مبارک پر کیونکر ڈالون حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ ہاتھہ ہرگز مت لگانا جو تیرے قلب مین خیال ہوگا
ویسا ہی جسم ہو جائیگا پانی کو دور سے اپنے ہاتھون سے ڈالدینا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ
کفن مبارک حضور انور کا کون سے پارچہ کا ہووے سفید ہووے یا کسی طرح کا انقلاب لون ہوئی اور خوشبو کیسی کفن منور کو لگاؤن یا نہین
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ کفن کچھ

جیسے پاجہ کا سر ہو کے تم اپنے پاس سے دینا اور لون اوسکا کل ارمی سے ہووے جو کہ مینے عالم جبا میں پہنا ہے اور **عمامہ**
میرے شیخ کا سر پہ باندہنا اور **خرقہ** میرے شیخ کا جو وقت عطائی خلافت رحمت ہوا میرے سر پر رکھدینا کہ رجال الغیب پہنا دینگے
اور خوشبو کی کچھ حاجت نہیں ملائکہ آسمان سے خوشبو کافور اور الائچی کی بہشت سے لے آوینگے کہ تمام عالم ناسوت سے ملکوت تک معطر
ہو جائیگا **حضرت** خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور سے تاہنہ لگانیکو منع فرمایا کفن مبارک
کیونکر پہناوینگا اور جو خرقہ کہ حضور کے جسم مبارک پر ہوئیگا اوسکو کیا کرینگے اور کیسے جسم منور سے اوتارینگے حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ کفن کو تیار کرکے ارادہ
تحت ثریٰ کرنا تصور سے ویسا ہی ہو جائیگا اور خرقہ بھی تیری ارادہ کے تصور سے علیحدہ ہو جائیگا لیکن اوس خرقہ کو چار تہہ کرکے اوپر قبر کے
تہہ سے رکھدینا اور اوپر سے کفن کا ارادہ کرنا کفن تمام تیرے تصور سے میرے جسم پر تیار ہو جائیگا جبتک کہ تو ارادہ کرتا رہیگا میرے غسل کا
اور کفن کا اور خرقہ کے تہہ کرنیکا اور اوپر قبر کے رکھنے کا انکہہ اپنی ہرگز مت کہولنا **حضرت** خواجہ شمس الدین شمس الارض
شاہ ولایت نے التماس کیا کہ نماز جنازہ حضور انور کی کون پڑہیگا مجکو علم ہو جاوے حضرت ممدوح رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ
اسوقت پر ہو جائیگا اور وہ نماز روی باطن سے ہوگی اور تجکو علم آجاویگا **حضرت** خواجہ شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت
نے عرض کیا کہ مدفن حضور کا کہانہ ہوگا اور تخت کون لائیگا اور انکو قبر میں کون اوتاریگا اور تعمیر قبر کی پختہ ہوگی یا کہ خام
حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ مدفن ہمارا برابر جسم کے ہوئیگا اور قبر میری رجال الغیب کہودینگے اور قبر میں مجکو مجرد اوس زمانہ کا
اتاریگا اور وہی تعمیر بھی کریگا زیر و بالا میں دو درعہ کے فرق سے پختہ اور تخت جمال الدین ابدال جنات سے منگلوائیگا بغداد سے
سنگین ہونگے مثل رعفران کے اور جو مٹی کہ ہمارے جسم کے نیچے کی ہوگی نیم درعہ کھود کر علیحدہ کرلیگا اور قبر کے نیچے کی مٹی مجدد زمانہ کا مع پاجہ
خرقہ ہمارے ہی اپنے پاس رکھیگا بطور تبرک کے اور جو کوئی اوس سے مرفوع الاجابت ہوئیگا اوسکو دیگا ایسا ہی روز قیامت تک چلا جائیگا
اور تجکو شاہ ولایت کیا ہفت اقلیم کا بغیر تمہارے کوئی ولی نہیں ہوئیگا اور تمہارا خط جس کسیکی پیشانی پر ہو جائیگا پہر پیری
پہر اور غوث پاک قطب عالم کا قدم گردن ہر عالم مثال ہیں اور عالم معالمین **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت نے عرض کیا کہ حضور انور کو دفن نہیں کرونگا لیکن اگر اسعالم میں زندہ ہونگا ساتہہ جسم کے صبر نہیں آویگا کہ
میں دفن میں شریک نہ ہوں اور حضور کو کون مجدد ہوئیگا اور کیا زمانہ ہوئیگا اور میرا نہونا کس سبب سے ہی یہہ کہکر حضرت خواجہ
صاحب موصوف آہ وزاری کرنے لگے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے

ارشاد فرمایا اور دست شفقت اپنا سر پر رکھا کہ **شمس الدین شاہ ولایت حمان صفات** اوسن مجدد
کا زمانہ **سنہ ۹۰۷** ہجری مین ہوگا اور وہ مجدد ہوگا طریقہ صابریہ کا بطریقہ حنفیہ کا یعنے علوی اور وہ مجدد کل سلاسل کا
اور وہ اولاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ مین سے ہوگا اگر ہم شمس الدین تجکو چاہین تو کہہ سکتے ہین دیکھہ لے شاہ محمد الخ
گرگامی صاحب ابھی تک زندہ ہین اور آیندہ کو اور بھی زندہ رہینگا میرا بھی وہ اخبار نویس ہے اور سب کا اور شاہ ولایت کا مرتبہ برابر ہوگا
اور مجدد کا کام ہوگا اگر تجکو مجدد ہونا منظور ہے تو کردونگا حضرت خواجہ **شمس الدین** صاحب **شمس الارض شاہ ولایت** سے عرض کیا کہ حضرت
صبر آگیا مگر عرض یہہ ہے کہ جسم مبارک حضور انور کا اسجگہہ تنہا بغیر برزخ صخرہ کے یعنی قبر شریف کے کیونکر قائم رہیگا حضرت بادشاہ دوجہان
مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین بابا یہہ فقیر صاحب
نصاب جو زر تصوف قیومی روحی کا ہی جسکے باعث فقیر کا جسم زمین پر بغیر دفینہ درمیان دو سنگ سرخ کے قائم رہیگا
اور وہ دو سنگ سرخ سرہانے مزار میان امام الدین صاحب کے حضرت قطب الاقطاب **خواجہ قطب الدین صاحب**
بختیار کاکی اولین الارواح رحمتہ اللہ علیہ کے رکھوا دی ہین شمس الدین بابا تو بھی جاکر اون سنگ سرخ کو دیکھہ آ لیکن ہاتھہ اونکو
مت لگانا کیونکہ اونکی نگہبانی کو وہان جنبات معین ہین اور سوائے اللہ ابدال کے دوسرے شخص کو اون سنگ سرخ کو ہاتھہ
لگانیکی ممانعت ہے بعد وفات کے دونون سنگ سرخ علیم اللہ ابدال الا کہ میرے جسم کے اوپر بشکل قبر کے رکھدیگا یعنے ایک سنگ دست راست کو اور ایک
سنگ دست چپ کو کھڑی کریگا اور ہر چہار طرف سے مٹی لگا دیگا اور ایک سوراخ بائین جانب کھلا رہیگا اوسمین سے خوشبو چھڑکی جاویگی
اور ایک میرے سلسلہ کا مجدد جو اولاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ مین سے ہوگا آکر نماز جنازہ بھی دوبارہ پڑہیگا جو مرکب ظاہر و باطن سے ہوگی
اور میرے جسم کا دوبارہ دفینہ کریگا اور وہ میرے جسم کے ساتھہ میرے حضرت شیخ کی سنت ادا ہوگی اور اوس مجدد کی اولاد میرے
ظاہر و باطن کی وارث ہوگی اور اہل باطن میرے اسلسلہ جاری ہوگا اور ظاہر والون سے کچھہ نہ ہوگا بعد حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ عرض کیا کہ **سنہ ۹۰۲ سے سنہ ۹۰۷** تک حضور کی یہانپر حاضری ہوگا اور کوئی
شخص حضور کے جسم اطہر کے پاس صندوق مین تو لیگا یا نہین حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ بعد تیرے جنازہ پڑہنے کی فقیر قریب کوئی نہیں
آویگا لیکن وہ جو مخدوم ہفتم درجہ کا تیرے قلندر رہیگا وہ میرے پاس آویگا واسطے توشہ مجدد کے مجھہ سے لیجاویگا اور ایک شاخ سبز میرے
بالائے ناف پر بحکم میرے رکھہ جاویگا وہ شاخ مجدد کو دیجاویگی اور وہ روز قیامت تک سبز رہیگی اور وہ مجدد واپس شاخ کو دفن کریگا
اور بہت ہفتم کے اور اس بیان کو مکتوب بنام صاحب صحیفہ بیان صابری مین تحریر کرے اور اس مکتوب بنام صاحب کو جو تجھسے قلندر رہیگا اوسکو دینا

اور مخدوم ہفتم درجہ کو دیگا اور وہ تا بہ مجدد چلا جاویگا اور حالا حال مجدد سے لیگا اور ہر زمانہ مین مجدد سیر کے خاندان مین ہوگا
اوس سے تمام حال جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس مجدد تک دریافت کرتے ہین اور شمس الدین
شمس الارض مجدد کی تعریف یہ ہے کہ مجدد کو حال زمانہ ماضی اور استقبال کا باطن سے سند بسند معلوم ہوتا ہے اور اوسکے پاس اسناد
صحیح ہر ایک طرح کی موجود ہوتی ہین اور جو کوئی مجدد کے زمانہ مین اوس مجدد سے تعلیم دریافت نہین کریگا وہ داخل خاندان مین سے
نہین بلکہ کسی خاندان مین نہین اور مجدد سے احوال ظاہر و باطن متقدمین کا دریافت کرنیسے اور اوسکے بیان سے عارف کامل ہو جاتا ہے
ہر مجدد کے زمانہ مین سب لوگ جمع ہوا کرتے ہین اور تعلیم لسانی اوسکی سے من وعن بہرہ مند ہوا کرتے ہین اور اجازت ارشاد اور انکا
اور اشغال اور اذکار اور اسرار اور آوراد اور اوقات سیف اللہ جبروتی اور سیف اللہ ملکوتی اور سیف اللہ
لاہوتی اور سیف اللہ ناسوتی اور سیف اللہ معنوی اور سیف اللہ قیومی روحی کے حاصل کرتے ہین
اور معلوم کرنا اپنے زمانہ کے غوث اور قطب اور نقیب رقیب نجیب اوتاد ابدال اور رجال الغیب اور سردار حنفیہ کا ہر صاحب سلسلہ کو
ضرور ہے جسکو یہہ سب حال مجدد سے معلوم ہو جائیگا وہ صاحب دولت باطن کا وارث ہی بعد اتمام اس وصیت کے حضرت بادشاہ جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کنیارہ تعلیمات کیفیت باطن کی ارشاد
فرمائین کہ وہ قابل افشاء عام نہین صرف ایک تعلیم مجملاً برائے حاجت روائی خلق تحریر کیجاتی ہی ارشاد فرمایا کہ شمس الدین
بابا تو اپنا نام مع درود وہبی کے اس ترتیب سے پڑہا کر یو تیری ارادہ کے افعال کا ظہور ہو جایا کریگا اور تیرے خاندان مین
اس ختم کی برکت سے خاصیت روائی عام وخاص کی ہوا کریگی اور بعد اتمام تعلیمات حضرت ممدوح جانے اقامت سے اوٹہہ حسب
معمول قدیم متصل درخت گولر کے تشریف لے آئی اور کہڑے ہو کر بدستور سابق ڈالی مقررہ درخت گولر کی اولٹی ہاتہہ
مین پکڑلی اور سیدہا ہاتہہ بطور رقوم الصدر برابر قلب کے تہا اور انگشت شہادت مٹہی بند ہو کر علم تہی تہوڑے عرصہ مین
حضرت موصوف کو استغراق ہو گیا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت اوقت
یہہ حال مکتوب بنام صاحب فردوس الوجوب مین تحریر کیا اور ارشاد حضرت ممدوح کا اوسوقت تحریر فرما چکے ہے کہ ایک الفاظ
کی کم وبیش تحریر مین نہین ہوئی تیسرے روز بتاریخ بارہوین ماہ صفر ۷۸۹ ہجری رقوم الصدر روز
دوشنبہ قریب نماز چاشت کے علیم اللہ ابدال شق غار حبس کبیر مین سے باہر آئی حضرت خواجہ شمس الدین شمس الارض
شاہ ولایت علیم اللہ ابدال سے احوال جہہ سال کا دریافت فرمایا علیم اللہ ابدال نے بیان کیا کہ بموجب حکم الہام باطن کے

مین واسطے تیاری قبر وغیرہ سامان کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو اسیطرح پر بدستور تشریف رکھتے دیکھکر روانہ ہوگیا تھا اور بعد اپکے جسکو کبیر
مین بیٹھے جانے کے چھ سال کامل اوسیطرح پر بدستور قدیم تشریف رکھتے دیکھا اور اس چھ سال کے عرصہ مین حضرت ممدوح نے
اڑتالیس مرتبہ اپکو اسطرح پر پکارا کہ شمس الدین بقا باللہ جب دیر مہینا گذرجاتا تھا وقت صبح کے حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اسیطرح پر نام اپکا لیکر ارشاد فرمایا
کرتے تھے سالکین آٹھ مرتبہ یہی ارشاد ہوتا تھا یعنی ہر وقت شمار کیا ہے اور زیادہ اوس سے کوئی حال میرے معائنہ مین نہین آیا بموجب
قاعدہ کے مین اپنی خدمت پر بدستور مامور رہا فقیر شاہ محمد حسن صابری مولف کتاب گذارش کرتا ہے کہ بموجب حکم فرمودہ
مکتوب نطاب کربت الوحدت تصنیف حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی اور مکتوب نطاب احدیت المعارف تصنیف حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی شہنشاہ ہندالولی شفا عت
اور مکتوب نطاب قربت الوحدت تصنیف حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی الاولین الارواح اور مکتوب نطاب سر العبودیت تصنیف
حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر یا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند اور مکتوب نطاب صحیفہ بیان صابری مندرجہ احکامات
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اور مکتوب نطاب فردوس الوجوب تصنیف
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت اور مکتوب نطاب مقناطیس الوحدت تصنیف حضرت سلطان المشائخ سید
نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اور مکتوب نطاب اسرار القرشی تصنیف حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قدس سرہ
اور مکتوب نطاب منہاج الواجدین تصنیف حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی از نبدان ہیر اور مکتوب
نطاب تحفۃ الوحدت تصنیف حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین
و دیگر جمیع حضرات متقدمین و متاخرین کے اطلاع اس دولت ارشاد فیض بنیاد کے بطور اعلان کے کیجاتی ہے کہ صاحبان خاندان جملہ سلاسل
کے دولت باطن سے محروم نہ رہجاوین اور ارشاد و تعلیم طریقت حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات احمد مجتبی محمد مصطفے صلعم کا
کہ یہی وسیلہ کامل حصول حاجات دارین اور وصول کیفیات کونین کا ہی مسدود نہو جائے حضرات طالبان خدا دولت و ذوق شوق اور
حضرت واصلان خدا کیفیت وصال ذات سے دائما کامیاب رہین کہ فلاحیت مخلوقات کی کثرت وجود سراپا جود حضرات اولیا پر حصر ہے
اور مختصر احوال تاثیرات ختم صابریہ کا یہ ہے کہ یہ ختم صابری طالب صاحب مجاز مرفوع الاجازات اس خاندان کو تعلیم فرمایا جاتا ہے کہ بدولت

تلاوت بلاناغہ اوس ختم سریع التاثیر کی کفای مہمات دینی اور قضای حاجات دنیوی اوس طالب صاحب مجاز مرفوع الاجازت
کے داخلان سلسلہ اور دوستان ہم نشنیان جلسہ کے رہتی ہین اور اگر واسطے کیسی ہی اہم ضرورت کی چلہ بست و یکروزہ اوسکا
کیا جاے بحالت فوت ہونے کسیطرح کی شرط اوازمات ماوجب اوسکے کے انجام اوس مہم اہم کا بطور سہل الوصول مذکور
ہوجاتا ہے فیضان تاثیر اوسکی سے کوی حاجتمند محروم مدعا نہین رہتا **اشعار دلپذیر مؤلف**

حضرت شمس جہان نے ہی لکھا — حال یہہ مخدوم کے ارشاد کا — رضی اللہ عنہ

مین پس از کورنش پس نشست جناب — شاہ مان بیٹھا بر آئین صواب

شاہ نے مجھہ سے کہا ای شمس دین — ای تجلی بخش دین شمس زمین — رضی اللہ عنہ

مین ابد ہر سے اوسطرف کو جاؤنگا — نور وحدت سے احد ہو جاؤنگا

اب کوئی دن کا یہان مہمان ہون — جانی والا جانب سبحان ہون

اس شہادت کے چمن سے زود تر — جی مین ہے غیب الغیوبی کا سفر

جل شانہ حکم مجکو آچکا اللہ کا — آگیا ہیغام غیب آگاہ کا

رحمۃ اللہ علیہ صابر اب تم آؤ میرے پاس زود — چھوڑ دو بس چھوڑ دو ملک حدود

تو سریر غیب کا سلطان ہے — کیون شباہت کا دلہن مہمان ہے

قصہ کوتاہ چار شنبہ بعد ظہر — پڑہ چکون گا جب نماز سعد ظہر

مہ ربیع اولین کی تیرہ ہوین — مین چلا جاونگا بر عرش برین

سنہ ششصد اور نود مین از حیات — فات مین ملجا گا یہہ محو ذات

رحمۃ اللہ علیہ شمس اب تو جا بد سے آمیر جا — جلد جا اب ہی یہی حکم خدا

شہ علاء الدین غوری ہے وہان — قلعہ آمیر سے لڑتا بجان

عرض کی مینے کہ حضرت کا حجاب — کسطرح معلوم ہوگا ای جناب

شاہ فرمانے لگے شب آئی گی — روشنی لشکر کی گل ہو جائیگی

پاس تیرے آئیگا غوری شتاب — پا برہنہ سر کہلا دیدہ پر آب

التماس فتح تجھسے چاہیگا — تیری ہیبت سے وہ گڑھ گر جائیگا
قلعۂ سنگین برج کوہسار — بیٹھ جائیگا کئے گر زیر غار
جان لیجو اوسگھڑی شمس جہات — ہوئیگا وہ دن مدار روز وفات
اس علیم اللہ کو بھیجونگا تب — تیری خدمت مین رہیگا روز و شب
یہہ ہمارے جد امجد کا نظام — عمر سے کرتا رہا ہی صبح و شام
ہفت کشور کی خبر یہہ لائیگا — تجکو عالم کی خبر پہونچائیگا
اور تجھہ سے ایک قلندر ہوئیگا — وہ قلندر مہر انور ہوئیگا
اوس قلندر سے ہی ایک مخدوم خلق — ابتدای عمر سے معصوم خلق
درجۂ ہفتم اوسی ہوگا عطا — ہوگا وہ مخدوم با سیف خدا
خدمت مخدوم مین رہیگا یہہ — پاس اوسکے جان بحق دیویگا یہہ
بعد ازان ابدال ابدالی بکار — اور کوئی ہوئیگا صورت نگار
اس طریقہ کے مجدد کا نظام — حکم سے تیرے کریگا وہ مدام
عرض کی مینے کہ حضرت غسل کو — کونسا ہوگا وہ مرد نیکو
شہ نے فرمایا کہ شمس الدین پسر — ہوئیگا اس کار سے وہ بہرہ ور
آب غسل حضرت کہان سے آئیگا — چشمۂ کوثر فرشتہ لائیگا
بندۂ درگہ نے پھر یہہ عرض کی — آب ریزی جسم پر کیونکر ہوئی
یہہ ہوا ارشاد ای شمس زمین — ہاتھہ سے اپنے جسم پر کہنا نہین
جو کہ تیرے دل مین آویگا خیال — پائیگا میرا اوسی صورت حال
عرض کی مینے کفن کیسا بناؤن — پارچہ کیسی کا مین جامہ پہناؤن
یہہ ہوا ارشاد اسکی قید کیا — جو میسر ہو تجھے اوس کا بنا
لیک ہو وہ ارمنی رنگت بکار — رنگ ہی میرا کہل آرمن نگار

رنگ ارمن کا مجھے خوش آئی ہے
رنگ ارمن جان و دل سے بھائی ہے

حضرت بابا کا عمامہ بسر
باندہ دیجو سر پہ میرے ای پسر

عطر کافور الائچی بہشت
سیر ے جامہ کے لئے ہی سرنوشت

پاس میرے جب ملایک آئینگے
عطر کو وہ ساتھ ہی لے آئینگے

عرض کی مینے جنازہ کا امام
ہوئیگا وہ کونسا فرخندہ کام

جو کہ اس دولت سے بہرہ پائیگا
علم اوسکا وقت پر آجائیگا

عرض کی مینے کریگا دفن کون
کون ہوویگا وہ از مردانِ کون

پر وہ مرد مجدد ہوئے گا
عارف بحد و باحد ہوئے گا

شمس اوسکو زبدۂ آدم سمجھ
زادہ حضرت امام اعظم سمجھ

وہ طریق صابریہ کا امام
بعد تیرے ہوئیگا با صد نظام

روح جذبیہ کا ہوگا شاہ وہ
فقر راز چاردہ کا ماہ وہ

عرض کی مینے کہ اوسدن تک جناب
آپسے ہوئیگا کوئی بہرہ یاب

آپ فرمانے لگے ہان ایک مرد
پوربی زادہ تجلی بخش فرد

فیض مخدومی سے مخدوم انام
رتبۂ مخدومیہ سے بادہ شام

درجۂ ہفتم کا مخدوم فقیر
پاس میرے آئیگا روشن ضمیر

شمس میرے سلسلہ مین تا سپہر
تا سپہر و تا قیام ماہ و مہر

ایک حمان ایک مجدد ہوئیگا
فائض و فیاض بحد ہوئیگا

مایۂ صحو و سلوکِ فقر چشت
ان فقیرون کی ہوئی ہی سرنوشت

مجھ سے تا ہفتم طریقہ کا شمار
ایک مجدد ہوئیگا تجدید کار

نام اوسکا عبد قدوس آشکار
مظہر فیضِ جناب کردگار

جسکہری تک وہ مجدد آئیگا
جو اید ہر کو آئیگا جل جائیگا

آتش قہری کا یہہ دربار ہے		تیغ مقتولی کی یہہ سرکار ہے
وہ خدا کے حکم سے شمس زمین		مجھکو دفنا دیگا بر رسم یہین
کہدیا اب شمس یہہ سے صاف صاف		راز تھا پر کردیا سب انکشاف
یہہ وصیت حضرت مخدوم کی		ای حسن ہے رمز اوس قیوم کی

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رح کا بموجب حکم حضرت مخدوم صاحب بادشاہ دوجہان رحمۃ اللہ علیہ کے قلعہ آمیر کو جانیکا

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت مکتوب بنطاب فردوس الوجوب مین تحریر فرماتی ہین کہ مین بیس برس کامل سوائے مدت خدمتگذاری حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ اور عرصہ ادائے حبس کبیر کے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے پس پشت مبارک بابا دست بستہ کھڑا رہا اور سوائے وقت نماز پنجگانہ یا تعمیل حکم حضرت موصوف اپنی جائے قیام متصل درخت گولر پس پشت مبارک سے کہین نہین گیا اور اس عرصہ مین بموجب ارشاد حضرت ممدوح چون ۵۴۰۰۰ ہزار بار میری نفی ہوگئی اور بہر بموجب ارشاد عالی چون ہزار بار میرا اثبات ہوگیا اور اس عرصہ متعدہ بالا مین کبھی مجکو آثار انقلاب موسم کے پائے نہین گئے یعنی نہ کبھی برسات مین بارش ہوئی نہ گرمی مین تموز آفتاب نہ سرما مین برف کی سردی محسوس ہوئی ہر وقت مثل ماہ ایام بہار کے اعتدال رہتا تھا اور شب تاریک مین بھی روشنی مہر ولایت حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی زیادہ تر روشنی ماہ شب افروز سے تجلی بخش ہوتی تھی اور جس روز کہ قطعہ زمین جائے محفوظہ مین نور سرخ مثل یاقوت کے لمعان ہوکر تا بہ آسمان پہونچتا تھا اور ایک حال پر قائم تھا روز ارشاد وصیت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت چار روز پس پشت مبارک نشست شریف فرما رہے علیم اللہ ابدالی پتہ ونشان ونقشہ جامع مسجد کلیر کا اور تعداد مردمان مغضوبان کی اور پیمائش جائے محفوظہ جو آتش قہر سے امین باکر مخزن الانوار ہو رہی تھی تحقیق کرکے مکتوب بنطاب فردوس الوجوب مین تحریر فرماچکے بتاریخ تیرہ ۱۳ ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ ہجری روز شنبہ وقت نماز صبح کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت رح تمام مفاد مضامین منعوتہ یعنی اسناد

خلافت نامجات اور مکتوبات القاب اوراد مضبطہ اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم کے اپنی ہمراہ لیے ہوئے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب نعم اللہ الارواح سلطان الاولیا کو بدستور رقوم الصدر حالت استغراق میں دیکھکر روانہ ہوئے علیم اللہ ابدال پیش پیش مبارک بدستور باادب کھڑے رہے جب حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت چند باہ کوس پہونچے جمال الدین ابدال مع یکصد نفر جن متعینہ حضور زمین بوسختہ قدمبوس ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارے سفارشی حضور انور کو معرفت کیفیت باطنکے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب نعم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی جناب میں کرنا ضرور ہے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے وعدہ فرمایا کہ تجکو باطن سے تیری باب میں خبر معلوم ہو گئی ہے تو ہی قریب حضرت موصوف کے خدمت پر کامیاب ہوگا اور زمانہ مجدد تک بلکہ تا یوم قیامت تو ہی یہاں رہیگا پھر جمال الدین ابدال نے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت سے عرض کیا کہ حضور مجھکو کس طریق فرماوین حضرت ممدوح نے اوسیوقت جمال الدین ابدال کو مع یکصد نفر جنات کے داخل سلسلہ بیعت کیا اور وہاں سے بتاریخ چودھوین ماہ مذکور سنہ صدر صبح چہارشنبہ کو شہر آمیر کے جانیکے روانہ ہوئے چھٹے روز بروز ولایت اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے بتاریخ اونیسوین ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ کی بعد نماز عصر داخل لشکر علاء الدین غوری صوبہ ملک کڑہ برادر زادہ و داماد سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی کے ہوئے اور پانچ شخص سوار مسمی شیخ سلیمان بن عبد الصمد بن اسمعیل بن فولاد بخش بن داؤد خراسانی کے قیام فرمایا اور اوسی شب میں شیخ سلیمان کو بیعت توبہ سے مشرف کیا اور کپڑا ہمارا سال کسی سے بیان مت کرنا اور ایک چادر رنگ صابری یعنی چہال ہیول اور گل ارمنی میں رنگ کر بمرتبہ بیچہ کے حضرت نے کمر اپنی شیخ کو تمام حضرات اقطاب و اوتاد و ابدال و رجال الغیب حاضر ہوئے آکر ملتے تھے اوزکو حضرت اولیا سے ملاقات اور عرض حاجات کے تشریف لاتے تھے ایکسال کا یہی حال رہا جبکہ بتاریخ تیرھوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶ چہارشنبہ کا گذر گیا اور شب پنجشنبہ کی آئی قریب نصف شب کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت نے شیخ سلیمان کو فرمایا کہ آج تم تشریف لیجاؤ فقیر کی طبیعت اسوقت حاضر نہیں ہے جب حاضرین رخصت ہوگئے اور تنہائی ہوئی حضرت نے شیخ سلیمان خادم سے ارشاد فرمایا کہ چراغ ہمارے پاس رکھدو کلام اللہ شریف کی تلاوت سے دلکو بہلاؤن جب شیخ سلیمان نے چراغ پاس رکھدیا حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ سلیمان روشنی چراغ کی تیز کردو مجکو بصورت منور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب نعم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے حرف کلام مجید کا نظر نہین آتا خیر کرو آج کیا ہوا ہے

تھوڑے عرصہ مین ہوا تند اور سرد نہایت شدت کی چلی کہ تمام لشکر کے چراغ گل ہو گئے اور آگ سرد ہو گئی حضرت خواجہ شمس الدین
صاحب شمس الارض **شاہ ولایت** رح چراغ کی روشنی مین تلاوت کلام اللہ شریف کی کرتے رہے پہر رات باقی رہی علاء الدین غوری
حاکم لشکر نے حضرت موصوف کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور مخفی نہ رہے اور میری فوج یہان تباہ ہو گئی **حضور**
شاہ ولایت ہفت اقلیم کے مین مجھ لاچار کی مدد فرماوین کہ کفار پر فتحیاب ہو جاؤن حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت رحمہ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے مجھکو کس دلیل سے شاہ ولایت جانا اوسنے عرض کی کہ حضرت تمام لشکر کے چراغ گل ہو گئے اور آگ سرد
ہو گئی ہے اور حضور کا چراغ روشن ہے یہ بہت بڑی دلیل ہے اور مجکو بخوبیون نے اشب کے احوال کی مفصل خبر دی تھی کہ بموجب اوسکے
معائنہ کرتا ہون مجھکو معلوم ہے کہ حضور کی اولنگلی اوٹھانیسے قلعہ فتح ہو جائیگا حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب**
شمس الارض شاہ ولایت نے علاء الدین غوری حاکم لشکر سے ارشاد فرمایا کہ تم بھکو ہمسے کہنا علاء الدین غوری حاکم لشکر حضرت
موصوف کے سامنے سے تھوڑے عرصہ پھر جا کر تا صبح دست بستہ کھڑا رہا **بتاریخ** چودھوین ماہ ربیع الاول **سنہ ۶۹۰** ہجری
بروز الصدر صبح پنجشنبہ کو بعد فراغ ورد حرز یمانی شریف مولف الدہر حضرت مرتضوی مناقب سلطان الاولیاء مکرر کہ غوث صمدانی
انگشت شہادت پر نفس کر کے جانب قلعہ کے اشارہ فرمایا اوسی وقت بحصار قلعہ سنگین کا زمین مین بیٹھ گیا اور لشکر علاء الدین
غوری کا قلعہ آمیر مین داخل ہو گیا شادیانہ فتح کے لشکر مین بجنے لگے اور سپاہ لشکر لوٹ مین مشغول ہو گئے **فقیر شاہ محمد حسن**
صابری مؤلف کتاب ہذا ایک احوال عجیبہ متعلق فتح آمیر کے مکتوب لقب بمقناطیس الوحدت اور تاریخ فیروز شاہی سے
لکھتا ہے کہ وسط **سنہ ۶۸۹** ہجری مین سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی والی دہلی نے ایک لشکر جرار بافسری علاء الدین غوری قلعہ آمیر کی
فتح کو روانہ کیا مگر جب بمقابلہ ہوتا کفار غالب آتے اور لشکر اسلام کو شکست ہوتی اور اس احوال کی اطلاع فتوحاً فتحاً حضرت سلطان المشائخ
سید نظام الدین صاحب اقطاب دہلی محبوب الٰہی صاحب مکتوب لقب بمقناطیس الوحدت رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ
عرضداشت کرتا رہتا تھا اور حضرت ممدوح سنکر خاموش ہو جاتے جب فریقین کے ہونیکو آیا اور متواتر علاء الدین غوری نے
شکستین پائین تو مجبور ہو کر سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی والی دہلی ایکروز **بتاریخ** تیرھوین ماہ صفر **سنہ ۶۹۰ ھ**
روز شنبہ وقت صبح کے حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب ممدوح کی خدمت مین حاضر ہو کر قدمبوسی حاصل کی
اور بعد تمام عرض کیا کہ حضرت عرصہ ایکسال کا ہوا کہ میرا لشکر قلعہ آمیر پر لڑ رہا ہی اور فتح نہین ہوتی حضرت سلطان المشائخ
صاحب موصوف نے سنکر فرمایا کہ تو اور تیرا علاء الدین غوری مردون غافل ہین **حضرت خواجہ شمس الدین صاحب** شمس الارض شاہ ولایت

علاء الدین غوری کے لشکر مین موجود تھے اور اونسے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ بطور پیش خبری فرما چکے ہین کہ اونکی ہاونگلی مبارک کے اشارہ سے قلعہ فتح ہوجائیگا اور
لشکر اسلام غالب آئیگا تو علاء الدین غوری کو لکھدیا کہ باوجودیکہ تو نجومیونسی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
کی خبر سن چکا ہی اور اونسے غافل ہے فی الفور تو اونسے رجوع کر اور خواستگار فتح کا ہو بعون اللہ تعالے اونکی توجہ اور اشارہ
انگشت مبارک سے قلعہ آمیر فتح ہوگا یہہ سنکر سلطان جلال الدین موصوف والی دہلی نے علاء الدین غوری کو لکھا کہ تو حضرت
خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت کی رونق افروزی سے بیخبر ہے دیکھتی ہی اس فرمان کے حضرت خواجہ شمس الدین
صاحب موصوف کی خدمت مین جا اور ملتجی فتح کا ہو جو کہ علاء الدین غوری نجومیونسے آپکی خبر مجملاً سن چکا تھا فرمان شاہی کے
صادر ہونیسے مفصل مطلع ہوکر چونکہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب ممدوح کا ہوا آخر روز سختی ہا و تندسر دکہ تمام لشکر کے
چراغ گل ہوگئے تھے اور حضرت موصوف کے مقام پر چراغ روشن دیکھکر جسکا بیان اول ہوچکا ہے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
کیخدمت مین گیا اور متمنی کشود کار ہوا بالآخر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کی انگشت مبارک کے اشارہ کی برکت سے لشکر علاء الدین
غوری کو نصرت نصیب ہوئی اور قلعہ آمیر فتح ہوا اور سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی نے پانچ برس بادشاہی کی محل جلوس کا
نام کہیلو کھیڑی رہا تھا جلوس اسکا سنہ ۶۸۹ ہجری مطابق سنہ ۱۲۹۰ اور زمانہ انتقال اسکا سنہ ۶۹۵ ہجری مطابق سنہ ۱۲۹۶ تھا نظم مولف

زبان حضرت	شمس فرماتی ہین یہہ حال جناب	راز حضرت کا اوٹھاتی ہین نقاب	
	بشت سالہ مین جو خدمت مین رہا	بے صلوۃ وقت کے یکجا رہا	
	محو انوار ہویت صبح و شام	آپ کو اس حالمین دیکھا مدام	
	اس تعین سالہا مین یہہ غلام	ذوق بردار سرور ثاولام	
	سیکڑون باری مرا زندہ ہوا	ہر گھڑی تھا مست کیف ثاولا	
زبان حضرت	آپ فرماتی تھے جب شمس زمین	ہو فنا اور چھوڑدی تن کو یہین	
	بس وہین مین عالم ناسوت کو	چھوڑکر اوڑجائے تھا لاہوت کو	
	روح قالب سے جدا ہوجاتی تھی	آپکو قالب سے باہر پاتے تھی	
	پھر جو فرماتے بقا باللہ ہو	بخودی سے اب خدا آگاہ ہو	

روح قالب مین وہین آجائی تہی
زندگی فی الفور دکہلائی تہی

الغرض حضرت سے رخصت ہوکے شتاب
مین گیا آمیر کو دیدہ پر آب

حد بارہ کوس پہونچا جس گہڑی
فوج وہان دیکہی جمال الدین کی

جن جو یکصد ساتہہ تہے ابدال کے
تابع ابدال صاحب حال کے

پاؤن میرے چوم کر اوسنے کہا
عرض ایک کرتا ہون سن لیجی ذرا

شاہ کی خدمت مین رہنا ہی مجہے
آپسے یہہ بات کہنا ہی مجہے

میرے حضرت تم جلال الدین سے
یعنی شاہنشاہ حق آگاہ سے

رحمۃ اللہ علیہ

استقدر کہدو کہ شاہ دوجہان
اس غلام خاص کو رکہین وہان

خدمت عالی کا مین مشتاق ہون
شوق مین خدمت کے طالب طاق ہون

یہہ کہا مینے جمال الدین سے
اوس طریقت زیب خوش آئین سے

مجکو باطن سے ہوا معلوم ہے
تو ہمارے شاہ کا معصوم ہے

رحمۃ اللہ علیہ

خدمت مخدوم مین تو جائیگا
شاہ کی خدمت مین بہرہ پائیگا

تب جمال الدین نے خوش ہو کہا
اب کرو مجہکو غلام بے ریا

ہاتہہ میرا ہاتہہ مین اب لیجئے
اپنے بندیکو مرید اب کیجئے

مینے باحکم شہنشاہ جہان
کرلیا سبکو مرید اپنا وہان

جب طریقت سبکو مین پڑہوا چکا
چہوڑ اونکو جانب لشکر چلا

لشکر غوری مین پہونچا وقت شام
تہا وہان شخص سلیمان نیکنام

اوس سوار نیک کے خیمہ مین جا
بے تکلف بستر اپنا کیا

مینے چادر تان کر اوسکے جوار
روز و شب وہانپر کیا اپنا گذار

وہ سلیمان نیک مرد نیکزاد
دید سے میری ہوا ازبسکہ شاد

التجا جبہہ سے مریدی کی کری
مینے اوسکی التجا بہی کری

تہا وہ مرد راز دار و خوش خصال
راز کو میں نے چھپایا تا بہ سال

رات بہر اقطاب اغیاث و قریب
مرد مان نجیب ابدال و نجیب

اپنا اپنا حال کرنے کو بیان
رات بہر رہنے سحر ہو نے روان

ایک شب میں نے کہا سب سے کہ جاؤ
حال اپنا آج مجکو مت سناؤ

طبع امشب اور سو مصروف ہے
دل ایدہر سے اور ہو مالوف ہے

اوٹھہ گئے جب سب وہ مردان خدا
میں نے اوس مرد سلیمان سے کہا

دل پریشان روح ہے حیرت طراز
رات یہہ کچھہ اور ہی بخشی ہے راز

تو کلام اللہ میرے پاس لا
لا چراغ اور جلد لیسی ہی لگا

دل کو بہلاؤں کسی عنوان سے
ہوں بہ تنگ آیا ہوں اپنی جان سے

دیکھئے اس چرخ نیلی گوں سے آج
اس سپہر کاسہ پر خوں سے آج

حادثات دہر کیا درپیش ہے
دل نہایت مضطرب جان ریش ہے

اس شب تاریک کا ہی اور ڈھنگ
رات یہہ دکھلائی دیتے کچھہ اور رنگ

شاہ دیں کی صورت معنی نگار
سامنے آتی ہی میرے بار بار

میں نہایت مضطرب حیران ہوں
ہر سبیل قالب بیجان ہوں

بادشاہ دو جہان کی فکر ہے
پیشوائی عارفان کی فکر ہے

کام دونوں جب سلیمان کر چکا
میں کلام اللہ کو پڑہنے لگا

باد سرد اکبار گی چلنے لگی
آتش سوزان لشکر سب بجھی

ہر چراغ لشکری گل ہو گیا
صور اسرافیل کا غل ہو گیا

شاہ غوری دست بستہ دوڑتا
پاس میرے جلد سے حاضر ہوا

ہو کھڑا کہنے لگا ای شاہ دیں
ای ولایت کے فلک کے ماہ دیں

خدمت عالی سے میں غافل رہا
خدمت عالی سے میں عاطل رہا

فوج میری ہوگئی اکثر تباہ — فتح کی مینے نہ پائی کوئی راہ
قلعہ آمیر ہے چرخ بلند — پہونچتا گولہ نہ پہونچی ہے کمند
بے خیال حضرت عالی تبار — فتح اس کہسار کی ہی سخت کار
آپ ہین شاہ ولایت آپ کا — ایک اشارہ ہی کفایت آپ کا
مینے غوری سے کہا بتلا مجھے — شہ ولایت کسطرح سمجھا مجھے
عرض کی اوسنی کہ ای شاہ جہان — جز چراغ حضرت عالی نشان
ہیچ چراغ اسوقت ہی لشکر مرا — روشنی سے دور تر ہی گھر مرا
آپ کی پہچان کی خوشتر دلیل — اس سے بہتر کون سے ہاؤن سے بیل
دوسرے یہہ کہ سب اہل نجوم — کر چکے اظہار سب اپنا علوم
شاہ کے لشکر مین ایک ہاہ سین — آئیگا ایک شیر ولایت شاہ دین
ہیچ چراغ ایک شب جہان ہو جائیگا — تو چراغ اوسکا ہی روشن پائیگا
ایک اشارہ سے کس اوسکے کوہسار — ای شہنشہ گر پڑیگا ایکبار
یہ اصابع اوس ولایت دار کی — آہنی کنجی ہے تیرے کار کی
جائیو ای شاہ تو اوس شہ کے پاس — فتح کی باعجز کرنا التماس
سنکے غوری سے کہا مینے کہ جا — صبح ہوتی ہی تو میرے پاس آ
شاہ غوری پاس سے ہٹ کر ذرا — دست بستہ تا سحر ٹہرا رہا
مینے وقت صبح کے پڑہکر نماز — قلعہ کیجانب کری اونگلی فراز
گر پڑا زیر زمین برج ایک تمام — شاہ غوری کا ہوا فی الفور کام
فوج غوری داخل قلعہ ہوئی — مشت ہر کس لوٹ سے پُر زر ہوئی
ای حسن شہ کے اشارہ سے وہ کام — گو کہ مشکل تہا ہوا آسان تمام

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے کلیر شریف کو آنیکا اور حضرت

مخدوم صاحب کی وفات اور تکفین اور نماز جنازہ کا اور دو سنگ سرخ یکے جانب راست اور یکے جانب چپ اندک اندک فصل سے کھڑا کرنا اور صورت برزخ صغرا کی بنا دینا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے جانیکا

مکتوب کتاب فردوس المحبوب تصنیف حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات مین تحریر ہے کہ بعد فتح ہوجانے قلعہ آمیر کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احمان صفات نے کلام الہ شریف اپنا بدست شیخ اسلم بن محمود بن نعیم شاہ بخشی فوج کے گیارہ روپیہ شکرانہ پر ہدیہ فرمایا اور اوس جمع مین سے اٹھ روپیہ کا پندرہ ۱۵ درعہ پارچہ اودی سبز واسطے کفن کے اور ایک روپیہ کا دو ۲ درعہ پارچہ اودی برنگ سفید واسطے تہہ بند خرید فرمایا اور دو روپیہ مین سے آٹھ آنہ کا روغن زرد یعنی گھی بوزن دو رطل اور آٹھ آنہ مین شکر سفید بوزن تین رطل اور آٹھ آنہ مین بیدہ گندم وقدری نخود بوزن دو رطل و چار آنہ مین تواہنی اور دو آنہ مین دیگچی گلی اور ایک آنہ مین سبو چہ آفتابہ اور طباق گلی اور ایک آنہ مین کنگھی چوبی خرید فرماکر تبرکات اور مفاوضات معنوی کو کمر سے باندہا اور سامان توشہ کا ہاتھون مین لیکر اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوے جانب کلیر شریف کے روانہ ہوے بزور ولایت نہایت سریع السیر تشریف لے جاتے تھے کہ اثنائے راہ مین علیم اللہ ابدال آہ و زاری کرتے ہوئے ملے اور عرض کرنے لگے کہ آج سات روز کا عرصہ ہوا کہ مجکو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب خدم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے عالم وجوب مین حضور انور کی خدمت مین ہمکو حکم دیکر ارسال فرمایا تھا آج مجکو قدمبوسی حضور کی حاصل ہوئی اسقدر دیر رسی کا باعث میرے علم مین نہین اب جو کچھ ارشاد ہو بکالاؤن حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احمان صفات نے علیم اللہ ابدال سے ارشاد فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلے آؤ اور بیان کرو کہ تمنے بعد روانگی میری کے احوال حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب خدم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا کسطور پر معائنہ کیا اور وقت روانگی کے تم کس کیفیت سے دیکھکر چلے ہو علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ جسوقت جناب ملاحظہ فرماکر تشریف لائے تھے اوسیطرح ایک حال پر مدینے تشریف رکھتے دیکھا کبھی کوئی حال تازہ میرے دیکھنے مین نہین آیا لیکن جسوقت یہ خادم حضرت کی خدمت سے رخصت ہوا تو آپ دوزانو ہوکر بجعبہ جائے محفوظ مین جہان اب مزار شریف ہے اوسکے قریب بیٹھے تھے بعد اتمام اس گفتگو کے عرصہ پچاس قدم پر جاکر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احمان صفات کو ٹھوکر لگی اور زمین پر گر پڑے ہوے عرصہ مین اوٹھکر ملاحظہ فرمایا تو زمین کلیر شریف مین حاضر تھے اور علیم اللہ ابدال ہمراہ تھا جمال الدین ابدال کو مع یکصد نفر جن کے زمین محفوظہ

مخزن الانوار سے تھوڑے فاصلہ پر حاضر دیکھا اور اوس سے آگے تمام چہار دانگ سبز مخمل کو متصل پایا جو محفوظہ مخزن الانوار کے حلقہ بند
حاضر پایا اور اوس حیطہ انوار مین نور سرخ مثل یاقوت کے اس کثرت سے تابہ آسمان بلند دیکھا کہ کوئی چیز نظر نہ آوے اور اوس احاطہ کے نظر
نہین آتی تھی اوّلاً **حضرت** خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حسان صفات گئے باہر احاطہ انوار سے جانب شرقی کے
قریب درخت گولر کے توشہ تیار فرمایا بعد فراغ آنکھین بند فرما ہوے مع توشہ **حضرت** بادشاہ دوجہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے جسم اطہر کے قریب پہونچکر رخصت غسل اور لباس پہنانیکی بموجب احکام
وصیت مفصلہ بالا کے انجام فرمائی بعد فراغ آنکھین کھولکر ملاحظہ فرمایا تو نظر آیا کہ جسم منور حضرت ممدوح کا جائے اقامت پر کہ جہان
آب مزار مقدس ہے تشریف فرما ہے اور معلوم ہوا کہ وقت نماز مغرب قریب ہے اوسوقت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ
ولایت حسان صفات کے افسوس کیا کہ ایسے شیخ اجل کی نماز جنازہ مین تنہا پڑہونگا خیال مین جا نماز بچھائی کہ دور سے ایک صاحب مہیب
لباس پہنے ہوے نقاب چہرہ پر پڑا ہوا نقرہ گھوڑے پر سوار اور نیزہ ہاتھ مین تشریف لاتے ہوے جانب غرب سے معلوم ہوے
جلد قریب پہونچکر آواز دیا کہ شمس الدین جبردار نماز مت پڑہنا اور نہایت جلد گھوڑے سے اوتر کر جا نماز پر بجائے امام کہڑے
ہوگئے اور نماز پڑہائی وقت تشریف لانے اونحضرت سے تجلیات انوار جائے محفوظہ کے بترتیب کم ہوتے ہوتے قریب نصف کے
فرو ہوگئین تبین **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حسان صفات نے جبکہ نماز کے سلام پہیر مین جانب
جنوب اور شمال کے دیکھا تو جنوب سے شمال تک صف بصف حضرات رقبار اور نقبار اور نجبار اور ابدال اور اغیاث اور اقطاب اور
رجال الغیب اور رقوم حی اور ملائکہ اور اکثر حضرات اولیاے معصر جنکو بباعث استفادہ کیفیت باطن خاندان حنفیہ علوی ولایت
روح جذبیہ کے ستر جگہہ بجسم موجود ہونیکا اختیار حاصل تہا نماز مین شامل ہوا بعد فراغ نماز جو توشہ متبرکہ پر فاتحہ کرنیکو کہڑے
ہوے تو نظر آیا کہ جائے محفوظہ مشرق تک ہزار ہا صف ستر کا نماز کی تہین اور وہ باطن کی نماز یہہ تہی جسکی خبر پہلی تحریر ہو چکی ہے
بعد فراغ فاتحہ حضرات شرکائی نماز کو بباعث کثرت ازدہام کے اوس توشہ متبرکہ پر اولگلی لگا کر چکہہ لینی کی بہی فرصت ملی
اسعصر مین علیم اللہ ابدال اور جمال الدین ابدال نے دونون سنگ سرخ جو کہ سیہانہ الدین کے مزار سر ہانے **حضرت** قطب الاقطاب خواجہ
قطب الدین صاحب بختیار کاکی اوّلین الارواح رکہوا دیئے طلب کیے فی الفور دو واجنے وہ سنگ سرخ مذکورہ لاکر علیم اللہ ابدال کے
حوالہ کیے اور علیم اللہ ابدال اور جمال الدین ابدال دونون نے تختہ ہاے سنگ مذکور فرانصفات اوپر جسیم مطہر حضرت **بادشاہ**
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے مثل جس پوشش کے کہڑے کردی اور سرہانیکی طرف

[illegible] ایک موانع بالا سے [illegible] دونوں سنگ مذکور کے ملنے سے قایم ہوتا تھا وہ باقی رہا
[illegible] شمس الدین صاحب شمس الارض
[illegible] حضرت امام نماز جنازہ بعد فاتحہ جلد نقرہ گھوڑے پر سوار ہونے لگے حضرت
[illegible] جی نے دل میں خیال فرمایا کہ اگر کسی مجھ سے سوال کیا کہ تمہارے حضرت شیخ کی نماز
[illegible] خیال کرکے قریب گھوڑے کے تشریف لیگئے اور وہ حضرت امام نماز
[illegible] حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احمان صفات کہ اوقت
[illegible] گھوڑے کی لگام پکڑ کر عرض کی کہ حضرت آپ کو ان صاحب مین جو آپنے میرے حضرت
[illegible] جواب دیا اور طرفۃ العین کے بعد نقاب چہرہ منور سے
[illegible] فقیر کی نماز جنازہ پڑھا کرتا ہی یہ ارشاد سنکر حالت دوش ہمراہ گھوڑیکے خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت احمان صفات نے جو چہرہ منور کیطرف دیکھا معاً غفلت طاری ہوگئی اور لگام گھوڑے کی ہاتھ سے
چھوٹ گئی اور زمین پر گر پڑے **فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب** گذارش کرتا ہے کہ اکثر حضرات
صاحبان مکاتیب نقاب مفصل الصدر اور مفصلہ ذیل مین احوال شریک ہونے نماز جنازہ اور فاتحہ توشہ اور اونگلی لگاکر چکھلینے توشہ کا
اور کہڑا کرنا سنگ سرخ کا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احمان صفات کے ہمراہ سوار امام
جنازہ کے جانیکا اپنے اپنے مکاتیب نقاب مفصلہ بالا مین متفق اللفظ والمعنی تحریر فرماکر ایک امر کیفیت
عجیبہ کا تحریر فرمایا ہے کہ جسوقت تک حضرات موصوف الصدر کی نظر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت احمان صفات کیطرف مائل رہے سب حضرات متحیر رہے جو مین حضرت خواجہ صاحب ممدوح رحمۃ اللہ علیہ نظر سے
غائب ہوئے ہر ایک حضرات موصوف نے اپنے اپنے مسکن اور نشست گاہ مین اپنے آپکو ایسی حالت پر بیٹھا پایا کہ نہایت غلبہ کی خواب
سے بیدار ہوکر اپنے بستر پر بیٹھے ہوئے رویت خواب کی یاد کرتے ہین باختلاف تعداد عرضہ ہر ایک حضرات پر

بہ حسب اختصار **اشعار نتیجۂ افکار مؤلف**

شاہ شمس الدین جی جناب خوش خصال		لوٹ کر کلیسر کو پھر آنیکا حال	
بعد فتح قلعہ اسیر کے		مینے سمجھا بعد تھوڑی دیر کے	

علم مجھے ریز مجھکو آگیا — راز شہ کائنین اشارہ پاگیا
وہ جو فرمایا تھا وہ شب آج تھی — شاہ کی یہہ شب شب معراج تھی
وہ کلام اللہ جو میرے پاس تھا — اوس کلام اللہ کو ہدیہ کیا
روبہ اسلم سے گیارہ شتاب — مین ہوا مشغول درکار ثواب
آرد گندم شکر روغن لیا — اور ضروری پارچہ اوسکے سوا
جب ضروری کار سے فارغ ہوا — مین وہانسے جانب کلیسر چلا
دیکھتا کیا ہون علیم اللہ شتاب — میرے جانب آئی ہے دیدہ پر آب
عرض کی آکر کہ ہفتہ سے روان — آپکی خدمت مین ہون شمس جہان
حکم حضرت کا ہوا ابدال جا — شمس کیخدمت مین یہ صبح دیا
عذر اپنا آپ سے مین کیا کہون — آج آیا پاس کیا وقفہ کہون
حکم جو فرمائی ای بادشاہ — وہ بجالاوے غلام بارگاہ
یہہ کہا مینے کہ ای مرد خدا — پیچھے پیچھے میرے تو ہمراہ آ
مینے پوچھا شاہ کا کیا حال تھا — بولا جیسا آپکی رویت مین تھا
عرصہ پنجاہ پا کے بعد ازان — گر پڑا مین لغزش پا سے وہان
بند ہوئین آنکھین غشی سے ایک آن — کھلتے ہی آنکھین دکھائی اور شان
پاس کلیسر کے کھڑا ہون بے درنگ — دیکھتا ہون اور ہی کلیسر کا رنگ
ایکطرف مرد جمال الدین عیان — ہمرہ جنات ہی حاضر وہان
بعد ازان دیکھا کہ صحرائے چرند — سیکڑون ہمراہ مرغان پرند
حلقہ زن پہلو بہ پہلو روبرو — تھے جو حضرت کے مدد ور سو بسو
دیکھکر مجکو ہوی ایدہر اودہر — کوئی سوی آسمان کوئی بہ بر
نور یا قوتی وہان تھا جلوہ گر — فرش سے تا عرش آتا تھا نظر

مینے توشہ جلد سے تیار کر
ہمرہ اسباب آوردہ دگر

شاہ کے پہلو برابر دھر دیا
انتظام حکم مولا کر دیا

فکر یہہ آئی خدائے بے نیاز
شاہ کی کیسے پڑہون تنہا نماز

دیکھتا کیا ہون کہ ایک شخص سوار
نقرئی گھوڑے پہ بیٹھا تاجدار

ہو گئے وہ سامنے میرے امام
پڑہ چکے جب وہ نماز احترام

دیکھتا کیا ہون جنوبی اور شمال
مردان غیب سے با حال و قال

قطب و غوث اور ابدال و نجیب
اور رجال الغیب مردان نقیب

معشر جنات از حد بے شمار
اور ملایک صف بصف باندہی قطار

دست بستہ تھے کھڑے از حد برون
دیدہ بر یار و بکعبہ سرنگون

مینے جلدی توشہ سے صوف پر
فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑہ

حاضرین کے حوالے کر دیا
پیش رو آیندہ گان کے کر دیا

اوس سوار غیب کے جا کر شتاب
جلد سے پکڑی لگام برق تاب

عرض کی مینے کہ ای میرے امام
کون ہین آپ اور کیا رکھتے ہین نام

نام فرماؤ مجھے صورت دکھاؤ
روئی رشک ماہ سے برقع اوٹھاؤ

آپ اپنا نام بتلا دین مجھے
صورت پر نور دکھلا دین مجھے

مین نہین دنبال چھوڑونگا جناب
دوڑتا پہونچونگا تا منزل شتاب

آپنے چہرہ مبارک سے نقاب
دور کر مجھہ سے کہا ای شمس تاب

عارف کامل فقیر بے نیاز
آپ پڑہتا ہی جنازہ کی نماز

دیکھتے ہی مین ہٹالی شان کو
گر پڑا بیہوش ہوا ک آن کو

حضرت صابر بقا باللہ ہین
ای حسین وہ دو جہان کے شاہ ہین

احوال حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کے صحرائی شہر فرخار مین پہونچکر

بیدار ہونیکا اور نشان جسپر سر روضہ بنوانیکا اور سیر کرتے ہوئے بانی ہوچنیکا

مکتوب لطائف فردوس الوجود تصنیف حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات مین تحریر ہے کہ جب حضرت خواجہ صاحب موصوف کو ہوش ہوا تو معلوم ہوا کہ علیم اللہ ابدال حضرت ممدوح کے کف پا کو پکڑے آہستہ آہستہ سہلا رہے ہین حضرت خواجہ صاحب موصوف نے علیم اللہ ابدال سے دریافت فرمایا کہ یہہ کون جگہہ ہے علیم اللہ ابدال نے عرض کی کہ حضرت یہہ جگہہ شہر فرخار متعلقہ ترکستان کے ہے پر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احمان صفات نے ارشاد فرمایا کہ آج کون روز ہے علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ حضور آج تاریخ پندرہوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ ہجری روز جمعہ کا ہے اور سوا پہر دن چڑہا ہے پر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ ابدال جسوقت میرے ہاتھہ کو پکڑے باگ چھوٹی تھی اور مین کہہ پڑا تھا ہم کہان رہے علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ جسوقت حضور انور کے دست مبارک سے باگ چھوٹی تھی اور حضور والا گر پڑے تھے تو حضور رحمت گنج میری نظر سے غایب ہوگئے تھے مین باختیار خود بخود شہر تخت گاہ ترکستان مین پہونچگیا اور مدت ابدالی معطل ہوگیا لاچار ہوکر ایک عورت میمونہ نامی بن سعود بن ہرمز بن مجید شاہ عراقی داخل سلسلہ ابدال ہوئی اور روز کے گہر بیقیم ہوکر عالم خاموشی مین رہا جب حضور انور نے مرتبہ بطونیت سے ظہور فرمایا اور اس جگہہ پہونچے جو جو ہوا تھا میرے قلب پر القا ہوا اور جب حکم باطن کے موجب سے اسوقت کیفیت ابدالی پر مامور ہوکر یہان حضرت مین حاضر ہوا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات نے ارشاد فرمایا کہ علیم اللہ اسجگہہ کے قطب یعنے حاکم باطن کو بلاؤ علیم اللہ ابدال سید معصوم علی قطب شہر فرخار کو حاضر لائے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف نے حکم دیا کہ یہان پر جسکا نشان ہوگیا ہے ایک روضہ پختہ تیار کراؤ سید معصوم علی قطب شہر فرخار نے بموجب ارشاد والا سردار محمد عظیم بن منعم محمد نعیم بن محمد اسلم خراسان کو کہ ظل شاہ ترکستان سے فرخار اور چگل وغیرہ پر مقرر تھا طلب کرکے تیاری روضہ کے آمادہ کیا کہ تیاری روضہ کی سنگ سبز سے ہونے لگی **فقیر مولف کتاب** گذارش کرتا ہی کہ وہ جگہہ جہانپر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احمان صفات نے زمین پر گری تھے فقیر نے بھی بچشم خود معائنہ کیا ہی کہ شہر فرخار سے ایکسو سات قدم جانب شرق کے واقع ہی اور روضہ سنگ سبز ہے طول پندرہ قدم اور عرض سات قدم مین تعمیر ہے اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احمان صفات اولٹی کروٹ سی ریگ پر گرے تھے نشان دست و پای مبارک کا آجتک اوسیطرح قایم ہے اور تا قیام عالم رہیگا یکسر مو نشان دست و پا مین فرق واقع نہین ہوا ہے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا آج ہی یہہ نشان ہوا ہے تیسرے روز بتاریخ سترہوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۰

مرقوم الصدر روز یکشنبہ وقت صبح کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات مع علیم اللہ ابدال کے
اوجگہ سے روانہ ہوئے ایکسال کا کوہ ترکستان پر قیام فرمایا ہے کہ حضرات رقبا و نقبا و نجبا و اقطاب و اغیاث و ابدال و جال الغیب
اور اولیائے ہمعصر ملک عرب کے حاضر ہوا کرتے تھے بعد ایکسال کے طرف ملک خطا کے تشریف فرما ہوئے تین ماہ شہر و دیار ملک خطا میں مقیم رہے
اور مسمی طاہر نام شاہ ملک خطا کو مسلمان کرکے ملک کاشان کو تشریف لیگئے تیرہ روز قیام کرکے طہران کو تشریف فرما ہوئے عبید الغفور
صاحب زادہ اور عمو زاد اپنے کے مکانپر نو ماہ قیام پذیر رہے وہانسے خجند پہونچکر قریب کوہ کے چھ ماہ قیام فرمایا ہے تمام ابدال حاضر
ہوکر فیضیاب ہوا کرتے تھے وہانسے بدخشان پہونچکر سات روز قیام فرمایا اور وہانسے قندہار پہونچکر گیارہ روز تشریف فرما رہے
اور وہانسے کابل پہونچکر منظر شاہ درویش طریقہ چشتیہ کے مکانپر اکتالیس روز قیام فرمایا اور وہانسے پشاور پہونچکر دو روز قیام
اور وہانسے لاہور پہونچکر نظام احمد عرف محمود اکبر غوث اوسنجگھہ کے مکانپر تشریف فرما ہے اور وہانسے ایکشبانہ روز میں اعظم
حشمتہ تلاوت فرماتے ہوئے بزور ولایت بتاریخ چوتھی ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۹۳ ہجیر کو روز یکشنبہ وقت عصر کے
شہر پانی پت میں داخل ہوئے دو برس آٹھ مہینے بیس روز سفر میں گذرے اور بروز داخل ہونے پانی پت شریف کے
فی الفور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات رحمتہ اللہ علیہ نے دونوں سنگ سرخ مذکور کی جو
جو جسم مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
پہ مثل خس پوش لگا کر باٹ سے چھپا دی گئے تھے معرفت علیم اللہ ابدال کے دریافت کرائے اور یہ ہمعمور کہ ہر مہینے کی
پہلی تاریخ معرفت علیم اللہ ابدال کے جز منگا لیا کرتے تھے اور علیم اللہ ابدال جمال الدین ابدال سے تاکید کر دیتے تھے کہ حضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے جسم اطہر کے پانداز کو گرد و غبار بچائے پانداز
اوسکے جواب میں جمال الدین ابدال عرض کرتے کہ پانداز حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم کے جنابت مقرر کر دی گئی ہیں بارہ جن
شب کو اور بارہ جن دن کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پانداز کی خدمت اور جز گیری کرتے رہتی ہیں گرد و غبار تو دوسری
چیز ہے وہاں ہوا کا سرایت کرنا بھی بغیر ممکن ہے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات
رحمتہ اللہ علیہ اپنی مکتوب عطائب فردوس المحبوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ بوقت مینے حضرت امام جنازہ کے گھوڑے کی باگ پکڑے
اور زمین کلیسر شریف سے میں علیحدہ ہوا اوسوقت سے تلوار قہار جادہ کوس زمین موضعہ مین ہر چہار طرف گھومنے لگی اور بموجب
ممانعت حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے مین گیا

نہ علیم اللہ ابدال کا گذر ہوا بلکہ اوس بعد سے کسیکو جایگا حکم نہ تہا اور اوسمین اسرار الٰہی تہا جو قابل افشائی عام نہین ہے اور تعریف تلوار
تمہاری کی یہ تہی کہ مثل رعد کے نعرہ مارتی تہی اور مثل تجلی کا لبرق ہر چہار طرف صبارہ کوس کے گہومتی تہی اور ہر شبانہ روز مین چوبیس
ہزار مرتبہ طواف کر لیتا اوسکو فرض عین تہا حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب** رح موصوف ارقام فرماتے ہین کہ اوس شمشیر
ہندی کے گہومنے کا حضرت شاہ شیخ **فرید گنجشکر بابا صاحب** سعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند از روی باطن اوس
طرح انتظام فرما گئے تہے کہ مجکو دعائے سیف اللہ و صمصام اللہ و ید اللہ کی اجازت بمرتبہ غوثی معنوی اور اقطابی روحی اور ابدالی
تجلی ذاتی صفاتی جسکو نوریاری کہتے ہین عطا فرما کر ارشاد کیا تہا کہ شمس الدین رح بابا تو بعد میرے مجاب کر نیکے جبکہ میرے مخدوم صاحب رح
کی خدمت مین ہو تو ان تینون وردونکو ہر روز غسل کر کے اسطرح تلاوت کیا کرنا **اول** دعای سیف اللہ کو معہ ابعاز نماز فجر کے
تین بار تلاوت کر کے تین جانب شمال و شرق و مغرب کو نفث کر دینا **دوم** ورد صمصام اللہ کو بوقت دو پہر قبل زوال کے
ایکبار پڑہکر جنوب کی جانب اور دوسری بار تلاوت کر کے زمین کیطرف نفث کر دینا **سوم** ورد ید اللہ کو بوقت نصف شب کے پانچ
مرتبہ میرے مخدوم صاحب کیجانب موہنہ کر کے تلاوت کرنا اور جب پانچون مرتبہ تلاوت کر چکو تو موہنہ اپنا جانب آسمان کر کے بتصور
برزخ میرے کے نفث کر دینا اور اکیسون ۲۱ بار دونون ہاتہونکو زور سے زمین پہار دیا کرنا بعد حضرت بابا صاحب موصوف نے بتاکید
ارشاد فرمایا کہ دیکہہ شمس الدین رح بابا قاعدہ تلاوت اوراد مذکورہ کو ہرگز ہرگز فراموش مت کرنا جسروز تجہسے یہ کرنا ادا
نہوگی اوسی روز تو جلکر خاک سیاہ ہو جائیگا اسی ارشاد کے بعد حضرت بابا صاحب نے فرمایا کہ شمس الدین رح بابا موہنہ کہولکر میرے
پاس آ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف موہنہ کہولے ہوئے حضرت بابا صاحب کے قریب گئے حضرت بابا صاحب نے اپنی زبان مبارک
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف کے موہنہ مین دی اور امر فرمایا کہ شمس الدین رح بابا میری زبانکو مثل پستان بادر کے
چوس حضرت خواجہ شمس الدین صاحب زبان مبارک حضرت بابا صاحب کو خوب چوسا جب یہہ خوب چوس چکے تو حضرت بابا صاحب نے زبانکو
نکالکر فرمایا کہ شمس الدین بابا اب تو تلاوت اوراد مذکور کو ہرگز ہرگز فراموش نکریگا **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت کمال صفات تحریر فرماتے ہین کہ مین شہر پانی پت مین تین سال اور تین ماہ ارشاد و تعلیم طریقت مرتبہ سلوک خوشی
اسلوب مین مصروف رہا اور کل **خرقے** حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب خلیفہ اللہ الارواح
سلطان الاولیا کے ستر ہزار پانچسو ۷۰۰۰۵ نہ مکتوب نظاب فردوس الوجوب مین تحریر فرماتے ہین روز حضرت رقبا و نجبا و نقبا و ابدال اقطاب
و اغیاث و رجال الغیب حاضر ہو کر تعمیل احکامات باطنی کے بجا لایا کرتے تہے اور حضرت اولیائے مفصلہ ذیل مجلس مین

ہم جلیس رہا کرتے تھے حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی صاحب مکتوب بنام جمال الفقرا اور حضرت سید علیصدا موعظمی صاحب
مکتوب بنام نور البرہان اور حضرت سید امیر حسینی سادات اصاحب مکتوب بنام مجموع الحزار اور حضرت شیخ سلطان ولد قدس صاحب
مکتوب بنام موالید نعم اور حضرت سلطان حمت اللہ صاحب مکتوب بنام کرامت الحق اور حضرت شاہ فضل اللہ مرید حضرت
صدر الدین صاحب بن حضرت شیخ بہاؤ الدین احمد ملتانی اور حضرت امام الدین صاحب ابدال چشتی سلسلہ قلندریہ اور حضرت سید اجمل مجد صاحب
ابدال مجاز مرفوع الاجازت سلسلہ ہاریہ صاحب مکتوب بنام ماثورہ سبحان اور حضرت جلال عبد القادر قطب المزار اور حضرت
ابن معروف اندلوسے صاحب مکتوب بنام صفات الحریق اور حضرت جلال الدین غوث صاحب مکتوب بنام ہویت مذاق بن حضرت رکن الدین
صاحب سہروردی اور حضرت راجی قتال بخاری صاحب مکتوب بنام نور القدم مجاز مرفوع الاجازت سلسلہ سہروردیہ اور بتعداد مفصلہ ذیل فضلاء کاملین بھی شریک محفل ارشاد تعلیم طریقت کے ہوا کرتی تھے۔ فخر الدین بن نعمت اللہ پانی پتی عماد الدین بن قیام الدین
پانی پتی نظام الدین بن قدرت اللہ پانی پتی خواجہ ابراہیم بن غیاث الدین پانی پتی عبد القادر بن عبد الصمد لاہوری شاہ
عبید بن محمود کشمیری۔ شاہ عظیم اللہ بن نظام الدین دہلوی۔ قامر بن مجیب اللہ اورنگ آبادی شہاب الدین بن عزیز الدین
برایونی اور حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب مکتوب بنام گوہر عروج نگر ان احوال غفلت و ہوشیاری حضرات اولیائے عصر
مامور رہتے اکثر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احسان صفات ترک پانی پتی کی مجلس میں شریک ہوتے
اور پھر اپنے دورہ کو چلے جاتے تین روز دورہ میں اور ایکدن مجلس میں رہا کرتے تھے **نظم مؤلف**

حضرت شمس جہان لکھتے ہیں یہ	سیر گشت خوش بیان لکھتے ہیں یہ
ہوش آ یا حبکہ مجھ بیہوش کو	خم وحدت گاہ کے می نوش کو
دیکھتا کیا ہوں علیم اللہ ہے	پاؤں سہلاتا وہ حق آگاہ ہے
بیٹھے پوچھا ای علیم اللہ بتا	کچھ بتا اس شہر اس اقلیم کا
وہ لگا کہنے کہ ترکستان ہے	شہر فرخار اس زمین کی آن ہے
روز جمعہ شا تو ین ساعت لگی	بج چکی اوسدم جرس کے دس گھڑی
ماہ ہی ماہ ربیع الاول لین	ہفت صد سے دس ہین کم ہجری تعین
آپ سے جسدم چھٹا باگ جناب	پڑہ گیا آنکھو نپہ بس میرے نقاب

اوڑ گیا مین ملک ترکستان کو — وہان نہین ٹہیرا رہا ایک آن کو
رتبہ ابدالیہ کو کہو دیا — حال پر اپنی نہایت رو دیا
آپ کی جب دم خبر پائی یہان — میرا پہر قسمت مجہی لائی یہان
حاضر خدمت اوسی ساعت سے ہون — آپ کی خدمت مین بسبر راحت سے ہون
شاہ نے باحکم الہام خدا — قطب فرخاری کو بلوا کر کہا
ہے ہماری جسم کا اسجا نشان — یہہ نشان ہے خاص روضہ کا مکان
قطب نے سردار اوس جا کو بلا — کہہ دیا روضہ یہان جلدی بنا
اوس امیر شہر دین نے بید رنگ — کر دیا تیار روضہ سبز رنگ
اس حسین صابر نے دیکہی ہے وہ جا — ہی نشان جسم جسجا شاہ کا
حضرت شمس زمین و آسمان — یون سفر کا اپنی کرتے ہین بیان
اوس حوالی مین رہا مین سال بہر — سیر کرتا کوہ ترکستان پر
تین نہہ جا کر خطا کی سیر کی — دیر یونسی رہ بہولائی دیر کی
جب ہوا ارشاد کا حاکم اسیر — نام اوسکا رکہدیا طاہر امیر
رفتہ رفتہ آبدخشان سات روز — رہگیا مین دیکہکر جا دلفروز
وہانسے آیا قندہاری دار مین — وہان سے اوٹہہ پیشور کے بازار مین
منزل پیشور سے لاہور مین — وہان سے پائی مسرا کی دور مین
آنکر ارشاد کو جاری کیا — دولت امداد کو جاری کیا
خلق فیض رشد سی کامل ہوئی — دولت مقصود سے واصل ہوئی
دیکہکر باطن جلال الدین کا — طالب حق شیخ خوش آئین کا
لکہہ کبیر الاولیائی کا خطاب — دی شمالی اوس مرد حقدان کو شتاب
بیعت ارشاد سے شادان کیا — بیعت تحویل سے رخشان کیا

تھے وہان بسیار کس مرد ان حال	نام اونکے نظم مین لانا محال
جسکھڑی مینے اوسے بخشی مثال	ہوگیا عارف اوسی ساعت جلال
رتبہ شاہی سے فائض ہوگیا	پایہ عرفان سے اوسکو بہرہ یا
وہ حقیقت کا پلایا اوسکو جام	ہوگیا جس سے طریقت کا امام
کون گنوا اور کون چیلا ہی حسن	ہے اوسیکی شان کا میلا حسن

احوال حضرت شاہ جلال الدین صاحب کا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی کی خدمت مین حاضر ہونے کا اور بیعت و امامت اور ارشاد سے مشرف ہونے کا

حکایت حضرت مفصل الذیل مین تحریر ہی کہ بتاریخ کیارہوین ماہ محرم ۶۹۷ ہجری روز دوشنبہ وقت ظہر کے حضرت خواجہ محمد ابو الخیر فغنوی صاحب مکتوب بنطاب عیار السلوک مع اپنے خلیفہ علی رحم تنی صاحب مکتوب بنطاب مراط نزہت کی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی کی محفل مین حاضر ہوے وہ وقت حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب مکتوب بنطاب گوہر عروج بھی شریک محفل تھے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی صاحب مکتوب بنطاب فردوس الوجود نے ارشاد فرمایا کہ تم دونون حضرات کدہ تشریف لائے اون دونون صاحبون نے بانحصار معابیان کیا کہ حضور الور عدیم سے کو حاضر ہوے ہین یہہ بیان سنکر حضرت خواجہ محمد پارسا نے بیان کیا کہ یہہ حضرت دونو صاحب میری شکایت کرنیکو حضور مین حاضر ہوے ہین مینے انکی پیر حضرت خواجہ عارف ریوگری صاحب کی کیفیت باطن سلب کرلی ہے کہ وہ نہایت غافل رہتے ہے خلق اللہ پر نہایت ظلم ہوتا تھا یہہ معاملا سنکر حضرت شمس الدین شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی نے حضرت محمد ابو الخیر فغنوی سے واسطے فرمان رہنے کے حکم دیا اور علیم اللہ ابدال کو واسطے حاضر لانی حضرت خواجہ عارف ریوگری صاحب مکتوب بنطاب جواہر معانی کے ارسال فرمایا اوسی روز علیم اللہ ابدال حضرت خواجہ عارف ریوگری صاحب کو روانہ کرکے واپس حاضر آئی بتاریخ نوین ماہ ربیع الاول ۶۹۷ ہجری روز دوشنبہ وقت صبح کی حضرت خواجہ عارف ریوگری بھی حضرت صاحب کی تشریف لاکر قیام پذیر ہوے بتاریخ بارہوین ماہ مذکور سنہ صدر روز پنجشنبہ قریب نماز صبح کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب قابل ولایت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت

احوال اخلاف حضرت جلال الدین صاحب سبیر الاولیا

حمان صفات ترک پانی پتی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آداب بجا لائے حضرت ممدوح نے بیحد تعظیم ارشاد فرمایا کہ جلال الدین آتش عشق
کی قلندر سے لے آئے حضرت شاہ جلال الدین صاحب قلندر ثالث نے قدمبوس ہو کر پھر دوبارہ آداب عقیدت
ادا کیا حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی نے حکم دیا کہ حاضر رہو بعد نماز ظہر کے
حضرت خواجہ محمد یاسا دورہ کرتے ہوئے تشریف لے آئے اور قریب نماز عصر حضرت غوث النصیر الدین صاحب چراغ دہلوی صاحب
مکتوب بنطاب حقیقت البحر اور حضرت شیخ عثمان صاحب مکتوب بنطاب عزیز الشہود اور حضرت شیخ شہاب الدین صاحب اور حکیم صدر الدین صاحب
خلفای راشدین حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اقطاب دہلی کے کہ حضرت
محمد نے حضرات خلفائے صوفیہ کو بموجب حکم الہام باطن کے چار و ناچار قبل سے روانہ کر دیا تھا تشریف لے آئے جسوقت حضرات نے
نماز عصر کا سلام پھیرا حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اقطاب دہلوی صاحب مکتوب بنطاب مقتاد الوجود
کو بھی شریک جماعت نماز کا پایا بعد فراغ نماز جمیع حضرات اولیائے معصر و علمائے موصوف العصر اور دیگر عوام الناس سے محفل مرتب
دیکر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی صاحب مکتوب بنطاب فرد و سالوجود نے
حضرت شاہ جلال الدین صاحب قلندر ثالث کو اپنے سامنے بٹھلا کر بیعت حوالت اور امامت اور ارشاد سے
اپنے ہاتھ پر مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑھا کر عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنایا اور مثال خلافت بخطاب سید طاب
کبیر الاولیا قلندر ثالث کے شرکای جلسہ کو سنا کر برحمت فرمائی اور القاب باطنی سے حضرات کو مطلع فرمایا اور بموقت
کیفیت باطن برتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کے باطن میں
مستوی فرما دے اور تمامی تبرکات اسناد خلافت نامجات اور اوراد منضبطہ شبانہ روز اور مکتوبات اور رسومات جو حضرت خواجہ شمس الدین
صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی کے پاس بھاوضاحت موجود تھیں سب حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا
قلندر ثالث کو عنایت کر کے صاحب مجاز رفیع الاعجاز علو العزم والمرتبہ مثل اپنے کر دیا اور فرمایا کہ ہمسے تو مجدد ہونا اشد ہے
نظر کہنا اور علیم اللہ ابدالی کا ہاتھ میں ہاتھ دیکر فرمایا کہ علیم اللہ ابدالی تمہارے سپرد کیا جاتا ہے تم اسکی جز گیران رہنا اور تا بحیات
تمہارے تمہاری خاکساری میں مصروف رہیگا اور تمام عالم کی جز رسانی کریگا اور یہ قدیم سے اوپر تفویض ہوتا چلا آتا ہے

احوال اوقات شبانہ روز حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کا اور اسمعالم سے وفات فرمانی کا اور حضرت جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کا حبس کبیر کرنا

حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کے مکتوب بنام اسرار القرشی میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد فراغ جلسہ خلافت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احسان صفات ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے مجکو واسطے ادائے حسن کبیر چھ مہینے کے ایما فرمایا اور نیز ارشاد کیا کہ جلال الدین بابا تو برزخ صغرا تیار کر کے تختہ سنگ سرخ لگا کر اوپر مٹی ڈالو اور واسطے چھ مہینے کے اوسمیں بیٹھ جاہیہ غلام صابر تو برزخ صغرا میں چھ سال بیٹھا رہا تھا اور واسطے تیرے مختص چھ مہینے منجانب حضرت **بادشاہ** دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ مقرر ہوگئے ہیں حضرت جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے عرض کیا کہ حضور انور آلہ کہ بندگی یہاں کیونکر میسر ہو سکتے ہیں جس سے برزخ تیار کروں **حضرت خواجہ** شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احسان صفات رحمۃ اللہ علیہ نے علیم اللہ ابدال کو امر فرمایا کہ تو جلد جا اور اس زمین پر جسجگہ کہ فقیر کے وجود کے قائم رہنے کا حکم ہے سات مرتبہ اسم مبارک باطنی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم **علاء الدین** علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی دست راست کی انگشت شہادت پر نف کر کے اشارہ کرنا اور سیوقت زمین شق ہو کر برزخ صغرا تیار ہو جائیگی بعدہٗ علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ تم اون گیارہ تختہ پاسنگین میں سے جو حضرت قطب الاقطاب خواجہ **قطب الدین صاحب** بختیار کاکی اوشی الارواح رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے پائنداز کو رکھے ہیں ایک تختہ سنگ سرخ کا جو طول میں اڑھائی گز اور عرض میں ۱۵ گرہ ملکا لاؤ علیم اللہ ابدال نے اوسیوقت ہر دو امر کی تعمیل کر کے **حضرت** شاہ جلال الدین کبیر الاولیا قلندر ثالث رحمۃ اللہ علیہ کو مع ایک نان جو بن اور ایک قتابہ میں پانی رکھکر برزخ صغرا میں داخل کر دیا اور تختہ لگا کر مٹی اوپر سے ڈال دی اور خود حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف روز دوم خلافت قلندر ثالث سے یہ سنت حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین **علی احمد** صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کلیر کی ادا کرنا شروع کی کہ برق خشک آسمان سے گرایا کرتے تھے اول مرتبہ برق خشک آسمان سے بین شرکائی محفل کے گری بار دوم برق خشک فریب شرکائے محفل کے گری کہ شخص غیر داخل سلسلہ طریقت کے کپڑے جلکے ریزہ ریزہ دیکھکر لوگوں نے عرض کی کہ حضرت ہمکو حکم ہو جاوے کہ ہم حاضر نہ آویں **حضرت** خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احسان صفات ترک پانی پتی نے ارشاد فرمایا کہ فقیر اپنی پیر کی سنت ادا کرتا ہے یہ حال دیکھکر کوئی شخص اہل ستوت میں سے پاس حضرت ممدوح کے حاضر نہیں ہوا کرتا تھا بتاریخ اونیسویں ماہ شعبان **سنہ ۶۹۷** ہجری بروز پنجشنبہ بعد نماز فجر کے علیم اللہ ابدال نے جب حکم حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت احسان صفات ترک پانی پتی کے جا ادائے حسن کبیر پر پہونچا حضرت شاہ جلال الدین صاحب

کبیرالاولیا قلندر ثالث کو بموجب معمول کے حبس کیے باہر نکالا حضرت ممدوح نے اپنی حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہو کر
شرط عبودیت ادا فرمائی تھوڑے عرصہ میں محفل راگ کی مرتب ہوئی حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ
ولایت حمان صفات ترک پانی پتی کو حال وجد پیدا ہوا اور اس محویت میں استغراق ہو گیا ایک حضرت نے اوس محفل میں تشریف
لا کر شرکائی محفل سے ارشاد فرمایا کہ جب اس فقیر کو ہوش ہووے تو ہمارا اسلام کہدینا اور کہنا کہ تو غافل تھا ہماری ملاقات
تجھ سے نہیں ہوئی یہ ارشاد فرما کر وہ حضرت تشریف لیگئے جب حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی کو حال استغراق سے افاقہ ہوا حاضرین محفل نے عرض کیا کہ حضرت ایک
درویش نحیف جسم چہرہ منور مثل یاقوت سرخ رنگ نقاب پوش تشریف لائے تھے اور یہہ پیغام ارشاد فرما کر تشریف لیگئے یہ
یہہ پیغام سنکر حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی نہایت بیقرار بیحد
گریہ و زاری میں مصروف ہوئے اور فرمایا کہ افسوس شیخ میرا تشریف لائے اور میں غافل رہا اوسی روز سے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات پانی پتی نے بجز حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیرالاولیا
قلندر ثالث اور کسی شخص غیر سے کلام نہیں فرمایا اور کوئی شخص حضرت خواجہ شمس الدین صاحب ممدوح تک پہونچ بھی
نہیں سکتا تھا اسی حال میں بتاریخ دسنوین ماہ جمادی الثانی سنہ ۶۹۹ ہجری یکروز چہارشنبہ بعد نماز عصر کے
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف نے ذات احدیت صرفہ میں وصل فرمایا اور اس عالم سے رحلت کی اوسی شب بجائے
ادائے حبس کبیر حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیرالاولیا قلندر ثالث کے دفینہ بھی ہو گیا ایکہزار عوام الناس اور تمامی فضلائے
قرب و جوار اور حضرات اولیائے ہمعصر اور مجاذیب اور حضرات رقبار و نقبار و نجبار و ابدال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب اور مقربین
قوم جنات شریک نماز جنازہ کے تھے جو کوئی شخص ہمراہ حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیرالاولیا قلندر ثالث کے ہمراہ مزار منور پر
حاضر ہوتی تھے اونکو مزار مبارک مثل چاند چودھویں کے لامع الانوار معلوم ہوتا تھا اور جو علحدہ حضرت موصوف سے جاتے تھے اونکو صورت
مزار مقدس کی مثل شیر کے نظر آتی تھی کوئی شخص وہان رو و برو مزار کے ایکدم ٹہیر نہیں سکتا تھا حضرت شاہ جلال الدین
صاحب کبیرالاولیا قلندر ثالث نے روز تشریف آوری اپنی سے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب
شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی کو کوئی چیز طعام میں سے بجز اوگلی لگا کر چکھ لینے کے تناول فرماتے
نہیں دیکھا اور نہ علیم اللہ ابدال کی زبانی سنا اور نہ باجابت حضرت کبیرالاولیا صاحب موصوف کے احوال مزار مقدس کا

احوال وفات حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض رحمۃ اللہ علیہ

بکمس نا کس کو بدولو رموصوفہ بالا معائنہ ہوا اور اب بھی باطن کو اوسیطرح معلوم ہوتا ہی اور ہوتا رہیگا **حضرت شاہ**
جلال الدین صاحب کبیرالاولیا قلندر ثالث تحریر فرماتے ہین کہ روز وصال اپنے نانا جی سے بنے بموجب وصیت حضرت
پیر و مرشد کے مدت العمر یہہ عادت رکھی کہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو جسم مبارک حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاالدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ لنا بالارواح سلطان الاولیا کے جو سنگ ہاکے سرخ مذکورہ بالا آیمن کو دیا گیا تھا معرفت **عظیم الدین ابدال** کے
جز نکالا کرتا تھا اور جسم منور کی کیفیت بدستور تھی اور موافق معمول کے احبۂ خدمت اور نگہبانی مین مصروف تھے

احوال التشریف آوری اور بیعت توبہ اور خلافت و امامت حضرت شاہ احمد عبدالحق صاحب کا

سکانیت یہ فصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ **بتاریخ** الیسوین ماہ ذیقعدہ **سنہ ۷۴** ہجریکو روز پنجشنبہ وقت دوپہر **حضرت** شیخ
احمد عبدالحق صاحب باعث انحاف نفس کے تین روز پریشانی اوٹھاکر **حضرت** شاہ جلال الدین صاحب کبیرالاولیا قلندر ثالث کی خدمت
مین حاضر ہوا اوس زمانہ مین عمر حضرت شاہ احمد عبدالحق صاحب کی نہہ سال کی تھی **حضرت** شاہ جلال الدین صاحب کبیرالاولیا
قلندر ثالث نے اوسوقت اپنے ہاتھہ پر بیعت توبہ و امامت و ارشاد سے خاندان اویسیہ و قادریہ اور حنفیہ علوی متعلقہ ولایت روح
جذبیہ مین کہ یہہ تینون سلسلے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیرالاولیا قلندر ثالث کو حضرت عمر احمد شہاب پانی پتی صاحب
مکتوبلقاب جذبہ حیدری جد امجد حضرت شاہ احمد عبدالحق صاحب سے قبل بیعت حضرت شاہ شرف الدین **بوعلی قلندر**
صاحب مکتوبلقاب علی الانوار کے ابتدائی عمر مین حاصل ہوی تھی مشرف فرماکر حصول ترقی کیفیت باطن مین مصروف کیا
اور بعد شب حضرت شاہ احمد عبدالحق صاحب مکتوب لقاب منہاج الواجدین نے عالم مثال مین معائنہ فرمایا کہ حضرت **سرور کائنات**
احمد مجتبی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ نور الحق مجھے گیارہ اسم حضیری جو کہ حضرت
انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو عطا فرمایا تھا مجکو حمت کیے **محمد ابوالقاسم** کرامی سے چوتھی تبت پر جاکر حاصل کرے بموجب تعلیم اوسکے زکات ان الکبائر
مکون اسما کی دہین پڑھا کیجو کہ اب وہ نام باطنی ساتھہ حق نام تیرے کے تا بمقیام عالم تلاوت کیے جائینگے اور بوقت رویت عالم
مثال شاہ احمد عبدالحق کے **حضرت** شاہ جلال الدین صاحب کبیرالاولیا قلندر ثالث کو بھی الہام باطن سے علم اس حکم ہوگیا تھا **حضرت** شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب بیدار ہوکر اوسوقت حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین حاضر ہوکر احوال
معائنہ رویت کلمہ عرض کیا بموجب حکم کے اوسوقت روانہ تبت چہارم کے ہوگئے اور حضرت شاہ **محمد ابوالقاسم** کرامی سے حضرت
تواریخ نہزۃ نامہ کو ہوا وہی شب اطلاع صدور حکم نبوی قدسی کی ہوگئی تھی **بتاریخ** یکم ماہ ربیع الثانی **سنہ ۷۴** ہجریکو روز پنجشنبہ

وقت زوال کے حضرت شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب تبت چہارم پر پہونچے حضرت شاہ محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب نے
کمال تعظیم و تکریم سے کیفیت ظاہر و باطن اون اسماء متبرک کی تعلیم فرمائی اوسیروز اوسی مکان اکابر الاکابر مین مشغول کر دیا اور خود بدل وجان
کفیل حاجات کے رہے عرصہ سات سال تین ماہ مین یہ ترقیات روز افزون کیفیت باطن کے حضرت شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب
سے فراغ حاصل کر چکے اوسی تاریخ یکم رجب ۸۵۴ھ ہجری روز دوشنبہ وقت صبح کے حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب نے
اون اسماء متبرک کے ساتھ کلمہ حق ضم کر کے تلاوت کرنا شروع کیا اور اوسی روز سب فیوض صاحب باطن اون اسماء مبارک کے قلب امرکا
القا تاکید ہو گیا اور اوسی عرصہ حدود مکان مین حضرت شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب کے باطن مین کیفیت ہر دو سلسلہ حنفیہ
متعلقہ ولایت روح جذبہ کے ایسی قوت عجیبہ اور قدرت غریبہ سے حاصل ہوئی کہ حضرت مصافحہ مین اوس زمانہ مین کبھی ایسی قوت و قدرت
اور حکومت نصیب نہ تھی بروقت برآمد ہوئے حدود مکان سے تمامی حضرات رجبار و نقبا و نجبا و ابدال و اقطاب و اوتاد و اغیاث و رجال الغیب حاضر ہو کر
فیضیاب ہوتے تھے دو روز کے بعد بتاریخ تیسرے ماہ مذکور سنہ صدر روز چہارشنبہ کو حضرت شاہ نورالحق احمد عبدالحق
صاحب تبت چہارم سے رخصت ہو کر پانی پت شریف کو روانہ ہوکر آستانہ بوسی حضرات پیران عظام سے شرف اندوز ہوتے رہے
تمام و کمال اوصاف و ولایت روح جذبہ کے جو حضرات غار فان سلسلہ جلیلیہ حنفیہ علویہ سے متعلق ہوئے ہین حضرت ممدوح سے
متعلق ہو گئے اور کیفیت سلوک و جذب کی طبیعت پر تمام غالب ہو گئے ہے بتاریخ نوین ماہ صفر ۸۵۵ھ ہجری کو روز
دوشنبہ وقت نماز چاشت کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثانی کی خدمت مین حاضر ہو کر شرائط عبودیت کے
بجالائے حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ نورالحق تیری عروج کیفیت باطن سے تقویت بے غایت حاصل ہوئی ہے کہ شکرانہ
حساب الٰہی کا ادا نہین کر سکتا ہون بتاریخ ستائیسوین ماہ رجب ۸۵۵ھ ہجری روز پنجشنبہ کو قریب دو پہر
حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثانی سے حضرت شیخ نجم الدین محمد بن اوگانی صاحب مکتوب
نطاب خلیل الاسرار اور حضرت مولانا محمد مرغانی صاحب نطاب ضیاء الحق اور حضرت مولانا زاہد مرغانی صاحب مکتوب نطاب
حدیقۃ الحقائق اور حضرت مولانا محمد شیرین صاحب مکتوب نطاب صلوۃ العارفین اور حضرت خواجہ حافظ شیراز نام
محمد ملقب شمس الدین صاحب مکتوب نطاب مرآۃ المبدا اور حضرت مولانا ظہیر الدین خلوتی صاحب مکتوب نطاب بہجۃ الاسرار اور
حضرت شیخ کمال الدین خجندی صاحب مکتوب نطاب فریق المنقوش اور حضرت شاہ قاسم انوار صاحب مکتوب نطاب شمس الشرق
اور حضرت شیخ زین الدین خوافی صاحب مکتوب نطاب شہر الانوار اور حضرت مولانا جلال الدین نوراتی صاحب مکتوب نطاب احمد الواسع

احوال نطاب

اور حضرت شیخ محمود مژدقانی صاحب مکتوب نظاب بزید شوق اور حضرت میر سید علی مقدسی صاحب مکتوب نظاب ظہور المدثر اور حضرت شیخ علی بلغاری صاحب مکتوب نظاب شہور العجم اور حضرت محمد حسن قادری بن عبد اللہ صاحب مکتوب نظاب صمدی سکر اور حضرت سید مراد علی چشتی بن نیاز علی صاحب مکتوب نظاب جلب اسود اور حضرت ولایت شاہ بن ظہور اللہ صاحب مکتوب نظاب شان نوم اور حضرت مظہر شاہ بن کریم شاہ سہروردی صاحب مکتوب نظاب شیونات الامر اور حضرت شیخ نجم الدین بغدادی صاحب مکتوب نظاب ثبوت الصور اور حضرت برہان الدین غریب صاحب مکتوب نظاب لوح نیاز اور حضرت خواجہ امیر کلال صاحب مکتوب نظاب بحر الطریقت اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند صاحب مکتوب نظاب قوۃ القدرت اور حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان جہانگشت صاحب مکتوب نظاب افراد الوجوب سے مجلس ترتیب و یکبر حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کو اپنی سامنے بٹھلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان صابریہ چشتیہ عالیہ میں اپنی ہاتھ پر مشرف کر کے کلاہ اپنی اور طاقیہ عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنا دیا اور مثال خلافت بخطاب مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق کی حاضرین محفل کو سنا کر حرمت فرمائی اور القاب باطنی سے بہ تمامی حضرت شرکائے محفل کو اطلاع دی اور وقت سے کیفیت باطن حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کیطرف علو العزمی مرتبہ شہنشاہی ولایت کی متوجہ ہوئی اور چند مدت حضرت موصوف پیر و مرشد کی خدمت میں شبانہ روز حاضر رہی اور بتعلیم لسانی حضرت پیر و مرشد اپنی کے مرتبہ اسفل طبیعت سے اعلی حضرت ذات احدیت صرفہ تک ہر ایک مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات ادکار اشغال افکار اسرار سے آگاہ ہو گئے اور بتاریخ سلخ ماہ رجب ۷۵۸ھ بجری شب پنجشنبہ بعد نماز عشا بمرباط حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث ثانی حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب رد ولوی زندان پیر سے فرمایا کہ نور الحق میرے حضرت ہادی برحق نے نوچہ برس کا حبس کبیر کیا تھا اور میں بحکم باطن چھ مہینے کا کیا جو مختص میرے واسطے تھا آج تیرے واسطے صرف اکتالیس روز کا حکم ہے اور یہ اکتالیس دنگا حبس کبیر بعد تیری تا قیامت خاندان صابریہ میں جاری رہیگا حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق رد ولوی زندان پیر نے کہ وہاں ہر قسم کا سامان موجود تھا شب مذکورہ میں حبس کبیر کیواسطے برزخ صغرا کندہ کرائی اور ایک نان جوین اور ایک آفتابہ گلی میں پانی لیکر برزخ صغرا میں داخل ہو گئے اور شغل حبس کبیر شروع کیا بعد اکتالیس روز کے بتاریخ یازدہم ماہ شعبان ۷۵۸ھ ہجری روز شنبہ کو حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے معرفت علیم الدابدال کے حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق رد ولوی زندان پیر کو برزخ صغرا سے طلب فرمایا اور احکامات تعلیمات باقی ماندہ سے مطلع کیا اور ارشاد فرمایا

کہ شاہ نورالحق جس جگہہ تولی جلس کیہر کیا ہے اوسیجگہہ فقیر کا مزار بھی ہوگا اسواسطے تجھسے جلس کیہر کرایا ہے اوپر اسکا اوسے پیوتا جلاتا ہے

احوال حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب رودولوی زندان پیر کا واسطے لینے توشہ کے حسب الطلب حضرت بادشاہ دوجہان کلیر شریف کو جانیکا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہوی کہ بتاریخ بارہوین ماہ شعبان ۸۵۷ ہجری مرقوم الصدر شب چہارشنبہ کو بعد نماز تہجد کے حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب مکتوب منہاج الواجدین نے عالم ارواح مین معائنہ فرمایا کہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ نورالحق تجکو حضرت رسول خدا صلعم نے مخدوم ہفتم درجہ کا کیا تجکو لازم ہی کہ ستر ہوین تاریخ شب دوشنبہ کو میرے پاس حاضر ہوین تیری مخدومیت پر مہر کردون اوسیوقت حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیرالاولیا قلندر ثالث صاحب مکتوب لطائف اسرار القرشی کیخدمت مین حاضر ہوکر احوال معائنہ کا گذارش کیا حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا الحمدللہ خدا مبارک کرے پانچروزتک تعلیمات حصول شرف دیدار جسم منور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا اور محفوظ رہنی حملہ شمشیر قہاریسے فیضیاب فرماکر بتاریخ ستر ہوین شب دوشنبہ بعد نماز مغرب حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب کو حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیرالاولیا قلندر ثالث نے بمراہی علیم اللہ ابدال کے اسم اعظم چشنیہ کی اجازت دیکر طرف کلیر شریف کے روانہ فرمایا اور خود حضرت ممدوح معتکف ہوگئی قریب نماز تہجد اثناء راہ مین حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق رودولوی زندان پیر کے قلب پر القا ہوا کہ نورالحق ایک شاخ شجر تین یعنی انجیر کی اسدرخت انجیر مین سے لیلو اور ہمارے جسم پر بالاناف رکھدینا معاً بصدور حکم الہام جلی حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب نے درخت انجیر مین سے ایک شاخ سبز توڑکے ہاتھہ مین رکھہ لی اور نماز تہجد حدبارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچکر ادا فرمائی بعد فراغ نماز اندر حدبارہ کوس زمین سوختہ جانیکا ارادہ فرمایا ہر چند شمشیر قہاری نے حملے کیے لیکن ببلوغت تعلیمات خضر پیر و مرشد کے حضرت مخدوم شاہ نورالحق صاحب محمد جسپر کوئی وار شمشیر قہار یکانہ پہونچا آخرکار علیم اللہ ابدال اور حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب نام مبارک باطنی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا ملاقات فرماتے ہوے قریب جائے محفوظ مدن الانوار پہونچے جمال الدین ابدال کو مع یکصد نفر جنات متعینہ صابق کے باہر احاطہ

انوار دائرہ محفوظہ کے حلقہ کش مستعد پایا تھوڑے عرصہ پاس جمال الدین ابدال کے قیام فرما کر حضرت مخدوم شاہ نور الحق
احمد عبد الحق صاحب موصوف علیہ الرحمۃ علیم اللہ ابدال شاخ سبز سر پر ہی باندھے ہوئے قریب جسم منور حضرت بادشاہ جہان
مخدوم عالمیان علیہ الرحمۃ احمد صاحب نور اللہ مرقدہ الانور اواح سلطان الاولیا کے پہونچے اور شاخ سبز جو انجیر کی سی طرح چلیپا
انداز کے دونوں تحتہ سنگ مرمر کے گڑے ہوئے تھے اوپر باندھ کر باآواز بلند نام مبارک کہہ دی کہ علیم اللہ ابدال کو معلوم
نہ آیا اور بجد یہ کہ بیچ بالا نام مبارک کے شاخ سبز خشک ہو کر خشان ہو گئی اور جسم منور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم عالمیان
احمد صاحب کلیری نور اللہ الانور اواح سلطان الاولیا کو جا قامت قدیم پر جہان اب مزار مقدس سے کفن سبز لپیٹے ہوئے
تشریف فرما ئی اور سبز شاخ سبز مثل سر مبارک کبھی ہوئی دیکھکر علیم اللہ ابدال نے ارشاد فرمایا کہ یہ شاخ
سبز کہاں سے آئی تھی اور کسنے رکھی تھی علیم اللہ ابدال نے عرض کیا کہ حضرت یہ شاخ حضرت جبرئیل علیہ السلام عرش سے
بحکم الٰہی لائے تھے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے
اس شاخ کے باب میں یوں سنا ہے کہ یہ شاخ مجدد کے زمانہ تک یوں ہی رکھی رہیگی کہ مجدد زمانہ اس شاخ کو ہمراہ جسم مبارک کے
دفن کریگا کسواسطے کہ زمین چہار طرف کی بارہ بارہ کوس تک سوختہ ہو گئی ہے اگر یہ شاخ ہمراہ جسم مبارک کے دفن نہو گی تو روز
قیامت تک بجز اس درخت گولر کے دوسرا درخت اس زمین سوختہ میں ہرگز پیدا نہو گا جمکو خوب معلوم ہے کہ یہاں پر صرف
دو قطعہ زمین کے آتش قہر سے امن پائے ہوئے ہیں حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف نے علیم اللہ ابدال سے
دریافت فرمایا کہ تمکو تعداد قطعات زمین محفوظہ کی معلوم ہے علیم اللہ ابدال نے گذارش کیا کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب لقاب فردوس المحبوب میں پیمایش کر کے تعداد قطعات
زمین محفوظہ کی لکھی تھی اسوقت مجکو زبانی یاد نہیں جمال الدین ابدال نے اندرون احاطہ جائے محفوظہ حاضر کر
عرض کیا کہ ہر روز مینے دیکھا ہے کہ وقت صبح سے شام تک نور سرخ مثل یاقوت کے زمین سے آسمان کو جاتا ہے اور گاہی آسمان
زمین کو آتا ہے اوس قطعہ زمین کی حد مجکو بھی یاد ہے اس عرصہ میں وقت نماز صبح کا ہوا جائے محفوظہ آسمان کو نور سرخ جانے
لگا بعد فراغ نماز حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف نے قطعہ خاص متعلق
جسم منور حضرت بادشاہ دو جہان ممدوح مکتوب لقاب منہاج الواجدین میں پیمایش کر کے تحریر فرمایا
اور علیم اللہ ابدال سے نقشہ جامع مسجد کلیر کا بھی دریافت فرما کر تحریر کیا روز دوشنبہ تاریخ

ستر ہوین نذر کو الصمد رکو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کی جناب سے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف کو شمشیر جلالی عطا ہوئی اور روز دو
شنبہ ۱۸ ہوین تاریخ کو شمشیر جمالی اور روز چہار شنبہ تاریخ اونیسوین ۱۹ کو دعائے حرز یمانی شریف حرز مرتضوی ملقب
بسیف اللہ علی اعداء اللہ بترکیب قیومی روحی فداہ معنوی کی جو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے معاملہ ماہی کلیر میں تلاوت فرمائی تھی اور توشہ مبارک جو حضرت شیخ شمس الدین
صاحب شمس الارض شاہ ولایت و امان صفات ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے نذر کیا تھا مرحمت فرمایا اور شب پنجشنبہ تاریخ بستم کو بعد نماز عشا عالم
ارواح میں حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے
حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کی مخدومیت پر اپنی مہر ولایت فرما کر ارشاد فرمایا کہ مخدوم شاہ نور الحق تم
جاؤ اور دو کو اور جس کبیر جہیاد کامل گل در گل ہو کر ادا کرنا صبح پنجشنبہ تاریخ بیسوین شعبان ۸۶۰ ہجری
مرقوم الم کو حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف بحصول خدمت ہائے بمثال اور دولت بنیر وال کے
کامیاب مقاصد ہو کر مع علیم اللہ ابدال کے اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے ہوئے پانی پت شریف کو روانہ ہوئے اور اس
تین روز کے عرصہ میں احوال دخشان ہوئے انوار کا جا بجا محفوظہ سے اسطرح پر ملاحظہ فرمایا کہ جب نور سرخ مثل یاقوت کے
زمین جا بجا محفوظ سے نکل کر آسمان کو جاتا تھا اور سوقت یہہ آواز غیب سے سات بار مسموع ہوتا تھا اللھم صل
وسلم وبارک علی محمد ن السلام والنبی الامی معلم الملکوت والناسوت
والمقرب الجبروت واللاھوت ومتمکن الحضرت الھاھوت والنور الفالق
الظلمات والفارق بین الموجودات والمعدومات اور جب نور آسمان سے زمین پر
صادر ہوتا تھا پانچ بار یہی آواز غیب سے سنا جاتا تھا فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب
گذارش کرتا ہے کہ جس مرتبہ تعلیم کیفیت باطن کی ساتھ حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب
حد بارہ کوس زمین ہو جاتی ہے اندر حملہ شمشیر قہاری سے محفوظ رہ کر تشریف لیگئے تھے عروج اوس کیفیت کا حضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے جسم منور کے قریب ہوئے

حضرت
شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب
کو دولت بنیر وال
سے عنایت شریف
پانی پت شریف
روانہ ہوئے

ترقی پذیر ہو گیا تھا اور وقت رکھنے شاخ درخت انجیر کے ناف مبارک پر کچھ اور ہی کیفیت حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف کی باطن مین محیط ہو گئی تھی کہ علم علیم اللہ ابدال کا دریافت اوس مرتبہ سے قاصر رہا علیم اللہ ابدال متحیر ہو کر بجز اس امر کے اور کچھ نہ کہہ سکے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام عرش برین سے لائے ہین اوس تحیر مین علیم اللہ ابدال کو زمانہ ماضی و حال کا امتیاز نہین رہا جو شرف اور فضیلت کیفیت باطن اس سلسلہ عالیہ قدوسیہ صابریہ چشتیہ کو بسبب حصول مراتب علو الغرض شہنشاہی ولایت کے حاصل ہے اور تا بہ قیام عالم بترقیات روز افزون حاصل ہوتی رہیگی کہ خاندان مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ہرگز منقطع نہین ہوتا کسی طریقہ مین یہہ حسن تعلیم کہ ابتدا سے انتہا تک ہر ایک مرتبہ اور درجہ پر سلوک اور جذب بقدر مناسب پیدا ہوتا جلا آتا ہے میسر نہین ہوا تصور کرنا چاہیئے کہ علیم اللہ ابدال کہ جسکے روبرو حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری خم اللہ الارواح سلطان الاولیا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات ترک پانی پتی اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کی تعلیم طریقت شروع ہوئی اوس جیسا واقف حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کی کیفیت باطن کو امتیاز نکر سکے علی ہذا القیاس ہر ایک صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ اس خاندان عالی کا بحصول کیفیت ولایت روح جذبیہ کے اپنے اپنے زمانہ مین جملہ اقطاب رقبار و نجبار و نقبا و ابدال و اغیاث و اقطاب و اوتاد و رجال الغیب پر اور سوا انکے جو اور عہدے مخفی رکھے گئے ہین فرمانبردار ہوتا ہے چہ جائیکہ اس سلسلہ عالیہ کا حمان صفات مجدد صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ہو۔

احوال حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب کے حبس کبیر گل و رگل کا

مکاتیب نطاب مفصل ذیل مین تحریر ہے کہ حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب مکتوب نطاب منہاج الواجدین قریب عمر ظہر کے پانی پت شریف مین حاضر ہو کر حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث صاحب مکتوب نطاب امرار القرشی سے قدمبوس ہوئے حضرت موصوف نے چہرہ منور مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف کا دیکھکر پیشانی کو بوسہ دیا سماً حال وجد طاری ہو گیا ایک پہر کامل حال وجد طبیعت پر غالب رہا بعد افاقہ حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے بعد نماز مغرب حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب موصوف کو تمامی تبرکات مفاد صفات معنونہ یعنی اسناد خلافت نامجات اور مکتوبات نطاب بیع مکتوب نطاب انوار الجلال اکبر

تصنیف حضرت شاہ شیخ کمال الدین عرف شیخ عبدالقادر صاحب فرزند کلان حضرت شاہ جلال الدین صاحب
کبیرالاولیا موصوف اور اور منضبطہ شبانہ روز اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم عنایت فرما کر رخصت جانے ملک اودھ اور قیام بلدہ
ردولی کے حکم دیا اور فرمایا کہ ہمسے تو مجدد نہین ہوا شاید تمسی ہو خیال رکھنا اور علیم اللہ ابدال کو خدمتین
مامور فرما کر اسیوقت **حضرت مخدوم** شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب موصوف کو رخصت فرمایا اور اطلاع دی کہ
عقد نکاح اپنا ساتھ دختر سید بغدادی داخل سلسلہ نقشبندیہ بعد فراغ محبس کبیر اودھ مین کرنا تجھے فقط پیدا ہوگی
حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب موصوف مع علیم اللہ ابدال اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے اودھ کو روانہ ہوئے
اور اوسی شب قریب نماز خفتن بحوالی شہر اودھ مین پہونچ گئے اور **بتاریخ** یکم ماہ رمضان المبارک **۸۵۶ھ** روز جمعہ کو بعد
نماز عصر قبر تیار کرائی ہوئی مین بامر **حضرت** بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا بارادہ چھ ماہ بیٹھ گئے اور مٹی قبر کی بلا تختہ لگائی اپنے اوپر ڈلوالی کہ جسکو گور گل ہونا کہتے ہین اور
علیم اللہ ابدال کو حکم دیا کہ تم یہانپر حاضر رہنا نماز صبح کا نماز اشراق ہمارا طواف کرنا اوس حالت مین تمکو جاری
کیفیت کا علم ہوجایا کریگا تم حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین گذارش کر آیا کرنا احکامات حضرت پیر و مرشد کا علم تمکو
ہوتا رہیگا **بتاریخ** بیسوین ماہ محرم الحرام **۸۵۷ھ** ہجری کو روز شنبہ وقت طلوع آفتاب **حضرت مخدوم**
شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب کو معائنہ تجلی ذاتی آثاری کا ہوا اور تمامی حضرات اولیا کو بھی علی التواتر القاء الہام صادر
ہوئے اور مرتبہ روحانیت سے یہ پڑھا **اللھم صل علی محمد و آلہ و نوره و حقه اجمعین برحمتك یا ارحم**
الراحمین اور ہر ایک شہر و دیار افواج کے نقیب صاحب ولایت روح جذبہ بآواز روح منادی کردی کہ آج حضرت مخدوم
شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب موصوف کو حضرت رسول خدا صلعم کی جناب سے خطاب نبدان پیر کا عطا ہوا ہے معائنہ تجلی ذاتی
آثاری سے چالیس روز کے بعد **بتاریخ** تیسوین ماہ صفر **۸۵۷ھ** ہجری روز شنبہ بعد نماز اشراق **حضرت**
مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب فرزندان پیر نے زمین قبر کو چاک فرمایا علیم اللہ ابدال نے سامان ضروری حفاظت حسب
پیش کیا **حضرت** مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب فرزندان پیر نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ پوشش بعد کو استعمال
کیجائیگی پہلے تم جاؤ اور دونون سنگ سرخ کی خبر لاؤ جو مثل خس پوش جسم مبارک **حضرت** بادشاہ دوجہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا پر قائم ہین علیم اللہ ابدال اوسیوقت گئے

حضرت شاہ عبدالحق صاحب شرف
اودھ ملی آنا اور حسین
مین آنا اور حسین
پھر ماہ ملی در ملی کرنا

احوال خطاب
فرزندان پیر

اور ہر دو سنگ مذکور کی خیریت لائے اور اسکے بعد سے حضرت موصوف نے تا مدت عمر شریف یہ قاعدہ رکھا کہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو
خیریت ہر دو سنگ مذکور کی منگا لیا کرتے تھے من بعد حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے
لباس سنہری پیش کردہ علیہم اللہ ابدال بقدر ضرورت ملبوس فرمایا اور الٰہی قبر سے باہر تشریف نہیں لاتے تھے کہ سید
غیاث الدین بن سید معز اللہ بغدادی مرید حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج شب کو مجھ سے میرے
حضرت شیخ نے حکم فرمایا ہے کہ تو حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر کو جس کے گل در گل اپنی مکان سے لے آ اور انہی
دختر سے عقد نکاح کر دے بموجب حکم کے حاضر ہوا ہوں حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر بموجب حکم
حضرت پیر و مرشد کے سید صاحب موصوف کے مکان کو روانہ ہوئے چند قدم محاذ چلا تھا کہ ایک عورت مسماۃ شام بی بی بنت سید
نعمت اللہ شاہ اپنی پسر سی قدر اللہ بن عظیم شاہ قریشی کو چارپائی پر ڈالے ہوئے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب
زندان پیر کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ حضرت میرا لڑکا چند روز سے بیمار ہے کل شب کو میں نے خواب دیکھا
کہ حضور نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ہم زندان پیر میں ہیں تو ہمارا توشہ پکا کر ہماری قبر پر لا تیرا لڑکا صحیح سالم ہو جائیگا بموجب
حکم کے اسوقت میں توشہ لیا کیا صبح کو لڑکا میرا مر گیا ہے چند کہ مجھ سے سب لوگ نے واسطے دفن کرنے کے کہتے ہیں مگر میں نے
حکم جناب کے ہرگز دفن نہیں کرنے کی حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے ارشاد فرمایا کہ تو توشہ ہمارا
علیہم اللہ ابدال کو دیدے یہ تیرے لڑکے کو جلا دیگا اور لڑکا تیرا اچھا ہو جائیگا یہ لڑکا مرا نہیں ہے زندہ ہے حضرت
ہو گیا علیہم اللہ ابدال نے جو لقمہ توشہ کا اوس لڑکے کے موہ کے قریب کیا اوس نے نوش کر لیا اور اوٹھ بیٹھا بہت
بھوک کی ہے علیہم اللہ ابدال نے اوسکو توشہ کھلا کر اور پانی پلا کر سیر کر دیا اوسکے بعد وہ لڑکا قدرت اللہ نام اپنی مکان کو چلا گیا
اور وہی روز سے توشہ متبرکہ نے شہرت پائی اور حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے مکان سید غیاث الدین
امام تقی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر قیام فرمایا اوسوقت سے حضرت رقبا بقعہ بخارا و ابدال و اصفیا و اقطاب و جال کامل حاضر
ہو کر فوت باطنی فیضیاب ہوتے تھے اور حضرات اولیائے معصر بعضے بعضے اور بعضے بعضوں سے دعا کے واسطے مبارکباد
تشریف لائے فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گذارش کرتا ہے ستائیس مکاتیب فصل الصدر اور فصلوں میں احوال حضرت
اولیائے معصر کے قلب پر القا و الہام موصوف الصدر ہونیکا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات
ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس کے کاہی مثل شیر اور گاہی مثل چاند چودہ ہو جانے کے نظر آنیکا تحریر ہے بباعث طول

خرقہ
مردہ کا زندہ ہونا

مضمون اس جا ناتمام حضرت صاحب مکاتیب ممدوح کے تحریر نہیں کرتا۔

احوال و وفات حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کا

مکاتیب مصنفہ ذیل میں جو تحریر ہیں کہ رونق افروز عالم لیعنی لے آئے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ابن حضرت مکتوب نظام منہاج الواجدین کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث صاحب مکتوب نظام اسرار القرشی نے تخلیہ پسند فرمایا تھا کسی سے کلام نہیں کیا بتاریخ تیرھویں ماہ ربیع الاول ۸۶۶ چھ سو چھیاسٹھ ہجری روز پنجشنبہ کو بعد فراغ نماز عصر کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے حضرت ذات احدیت صرفہ میں وصل فرمایا اور اس عالم سے رحلت کی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب کلیری خاتم الارواح سلطان الاولیا کی جناب سے مرتبہ عالم ارواح میں حال اللہ ابدال کو حکم ہوا کہ جلد جاؤ اور تمامی رفقاء و نقباء و نجباء و ابدال و اغیاث و اقطاب و رجال الغیب اور حضرات اولیائے ہمعصر اور جملہ سرنار کو طلب کر کے نماز جنازہ شاہ جلال الدین کبیر الاولیا قلندر ثالث میں شریک کرو دونو الحق کو حواس امکانی بجہت جسم کثیف کے ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں جس کے باعث وہ جسم امکانی حاضر نہیں ہو سکتا مگر مرتبہ روحانیت سے شریک ہو جائیگا بموجب حکم حضرت محمد ﷺ کے کوئی صاحب باطن حضرات ممدوح العصر میں سے اپنی مکان پر ایک لمحہ نہیں ہوا معاً بصدور حکم حاضر آستانہ ہوئے حضرت مخدوم قادری بن عبد اللہ صاحب مکتوب نظام عجیب الخیال ایک عرصہ سے مہمان آستانہ کبریا تھے نشانہ حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کے ہے

حضرات خلفائی حضرت جلال الدین صاحب

ممدوح یعنی حضرت شیخ کمال الدین عرف شیخ عبد القادر صاحب فرزند کلان حضرت جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث صاحب مکتوب نظام انوار الجلال اکبر اور حضرت شیخ امداد زیدی صاحب مکتوب نظام فرحت کشا جلال حضرت شیخ احمد مقبول قلندر لمعانی صاحب مکتوب نظام قرب جلال حضرت شیخ بہرام نوغریب صاحب مکتوب نظام معرفت جلال حضرت شیخ شہاب الدین صاحب جہنجہانوی صاحب مکتوب نظام اسرار جلالی حضرت شیخ شمس الدین احمد جلالی صاحب مکتوب نظام اجلہ قدرت حضرت سید موہی الحنایت صاحب مکتوب نظام اوشاق نعمت حضرت حاجی محمد اکبر شاہ سلطانپوری صاحب مکتوب نظام محبت الجلال حضرت شیخ شعیب احمد شاہ صاحب مکتوب نظام سمیع القادر حضرت شیخ حسن نعیم شاہ صاحب مکتوب نظام باہیل بیدی حضرت شیخ عبد الوہاب صاحب مکتوب نظام قدرت الاہ حضرت عبد الوہاب کشف کوئی صاحب مکتوب نظام عترت ذاتی حضرت شیخ نظام الدین کشف صوفی صاحب مکتوب نظام سلطان وحدت حضرت پیر محمد نبوی شہرت پذیر صاحب مکتوب نظام کبریا واحد

خلفاء

حضرت[۱۷] میر سید محمود شاہ وجدانی صاحب مکتوب نطاب بتنویر الغریب حضرت[۱۸] سید سراج الدین احمد جلالی شان صاحب
مکتوب نطاب بمنہاج الجلال حضرت[۱۹] ممتاز احمد عرف پیر کنہیا صاحب مکتوب نطاب عجیب المعرفت حضرت[۲۰] میان بلاقی شاہ کاملی صاحب
مکتوب نطاب بمثال الانوار حضرت[۲۱] احمد شاہ درانی صاحب مکتوب نطاب بلب الوصال حضرت[۲۲] میاں محمد بخش چشتی صاحب مکتوب نطاب صدر الولایت حضرت[۲۳]
ظہیر الدین جلال آبادی صاحب مکتوب نطاب عنایت الصفات حضرت[۲۴] قیام الدین خراسانی صاحب مکتوب نطاب الغیاث الاکبر حضرت[۲۵]
عنایت احمد کڑانی صاحب مکتوب نطاب جلال الصمدیت حضرت[۲۶] مرزا شہاب خان مغلبچہ ایرانی صاحب مکتوب نطاب قول الکمیل حضرت[۲۷] مضحاک شاہ
شامی صاحب مکتوب نطاب بہبرزخ الانوار حضرت[۲۸] کریم شاہ دہلوی صاحب مکتوب نطاب ودود الحیات حضرت[۲۹] میاں نجف علیشاہ صاحب
مکتوب نطاب مبارک الحکمت حضرت[۳۰] رحیم اللہ شاہ لمتانی صاحب مکتوب نطاب رفیق المعراج حضرت[۳۱] احمد بخش بہادر سیتاپوری صاحب مکتوب نطاب
شفقت الجمیر حضرت[۳۲] ظہور احمد قندہاری صاحب مکتوب نطاب شہاب الوحدت حضرت[۳۳] نیاز اللہ خان باجوڑی صاحب مکتوب نطاب مجمع واحدیت
حضرت[۳۴] شفقات شاہ یوسف زئی صاحب مکتوب نطاب طرز مخمور حضرت[۳۵] منیر احمد شاہ کالنگڑی صاحب مکتوب نطاب احدیت الولید
حضرت[۳۶] پیر شیخ مبارز لاہوری صاحب مکتوب نطاب طغامض وحدت حضرت[۳۷] سید محمد شاہ نیشاپوری صاحب مکتوب نطاب فرخ منیر حضرت
[۳۸] مکتوب نطاب واسطۃ الحق حضرت[۳۹] میاں قدرت اللہ شاہ صاحب سنجانی مکتوب نطاب سراج وحدت حضرت مرزا
اکرم شاہ خان طہرانی صاحب مکتوب نطاب مباہات الفاضل حضرت[۴۰] حبیب الرحمن قنوجی صاحب مکتوب نطاب نعمت الخروج متفق اللفظ والمعنی اپنے
پیر کا یہ نطاب بیان تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے بمجرد روح انجام تمامی خدمات
خاص غسل اور کفن اور دفنیہ حضرت پیر و مرشد موصوف کا فرمایا مگر وہ صورت روح مجسم کی سے حضرات حاضرین میں ہمکلام نہیں
ہوئی اور تمامی خدمات غسل و کفن عمل میں لائی اور سوائے حضرات اہل باطن ممدوح الصدر اور تین سو بیس ۳۲۰ فضلاء رئیس اور
مساوز و دیگر عوام الناس شریک نماز جنازہ تھے بعد نماز عشا باہر شہر سے نماز جنازہ پڑھی گئی تمامی حیوانات درند اور
پرند سے جنگل بھرا ہوا تھا بجائے اوائے جس کبیر حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر کے حضرت
موصوف کو دفن فرمایا بعد حصول شرف اندوزی طواف مزار مقدس کے حضرات اہل باطن تشریف لیگئے

احوال عقد نکاح اور تولد فرزندان اور پیش خبری مجدد حضرت مخدوم نور الحق صاحب کا

مکاتیب منفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ بعد وصال حضرت پیر و مرشد کے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر
بتکمیل جملہ ارشاد تعلیم طریقت میں مصروف ہوئے تین مہینے کے بعد بتاریخ گیارہویں ماہ رجب ۱۱۷۵ھ ہجری روز دوشنبہ کو

احوال نکاح حضرت مخدوم نور الحق صاحب

بعد نماز عشا کے عقد نکاح حضرت مخدوم کا ساتھ بی بی حبیب النسا بنت سید غیاث الدین کے منعقد ہوا حضرت موصوف نے بعد عقد نکاح پانچ مہینے سید غیاث الدین کے مکان پر قیام فرمایا بتاریخ یکم ذی حجہ سنہ صد روز شنبہ کو واسطے تبلیغ احکام ارشاد تعلیم طریقت کے گرد و نواح ملک اودھ میں تشریف فرما ہوئے اور بتاریخ ساتویں ماہ ربیع الاول سنہ شش بجری کو روز سہ شنبہ مقام ردولی میں پہونچے اور بتاریخ اکیسویں ماہ رجب سنہ صد کو بروز جمعہ اپنی الہامی کو اور وہ طلب فرما کر قصبہ ردولی میں قیام پذیر ہوئے بتاریخ دوسری رمضان سنہ صد روز شنبہ کو وقت دوپہر کے فرزند حمید الحق مولد ہوئے چند کرامات و مراحق حق زبان سے کہکر واصل بحق ہوئے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے پائین مزار حضرت شیخ داؤد صاحب والد ماجد اپنے کے دفن فرمایا اسطرح باخلاص عید لغایت ماہ ذی حجہ سنہ شش بجری فرزندان نظام الحق اور قیام الحق تولد ہوئے اور امداد الحق و جلال الحق توام اور کریم الحق اور علیم الحق اور امام الحق اور نبی الحق اور علی الحق اور سلطان الحق اور نعیم الحق اور شاذل الحق اور درویش الحق اور نور الدین الحق تولد ہوئے صاحبزادگان موصوف میں کوئی تین روز سے زیادہ زندہ نہ رہا سب حق حق کہتے واصل حق ہوگئے بجز عزیز الحق تولد ہوئے چار ماہ حق حق کہتے ہوئے زندہ رہے پانچویں مہینے واصل بحق ہوگئے بعد دو صاحبزادیان خاموش پیدا ہوئیں وہ زندہ رہیں اور اسی عرصہ تولد اور وفات صاحبزادگان معصوم میں بتاریخ اکیسویں ماہ جمادی الاول سنہ شش ہجری کو بروز یکشنبہ وقت عصر حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر جامع مسجد ردولی میں تشریف فرما ہوئے کہ ایک طفل ہفت سالہ شیخ اسمعیل نام پر نگاہ حضرت ممدوح کی پڑی اوسیوقت القاء والہام فرمایا اول کا حضرت موصوف کے قلب پر ہوا کہ معنی تولد ہونے مجدد کا اس لڑکے کی پشت میں محفوظ ہے بعد فراغ کیفیت الہام حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے شیخ اسمعیل نام طفل کو اپنے پاس بلایا اور نہایت شفقت معنوی سے لڑکے کی پشت پر بوسہ دیا اور کیفیت وجد میں ارشاد فرمایا کہ اس لڑکے کی پشت سے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ ہماری کیفیت باطن سے بہرہ مند ہو کر قطب عالم مجدد عصر ہوگا یہ معاملہ شفقت معنوی کا سمائنہ کر کے شیخ اسمعیل طفل ہفت سالہ جامع مسجد جا کر اپنی والدہ حضرت مخدوم صفی اللہ اولاد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان کوفی سراج الامت سے بیان کیا مخدوم صفی اللہ موصوف صاحب مکتوب لطائف مزالاسرار نے اسیوقت حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر کے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور انور نے میرے بیٹے اسمعیل نامی کے حال پر ایسی عنایت فرمائی اور میرے بیٹے کو اپنی غلامی میں پسند فرمایا میں بھی امیدوار ہوں کہ حضور انور مجکو اپنی کفش برداری سے سرفراز فرماویں حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد

عبدالحق صاحب زندان پیر نے بموجب حکم الہام باطن کے ارشاد فرمایا کہ کفش برداری ہماری سے اشرف ہے اور خدمت شاہ الخ
ولایت کی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم سے بنام منصف حق عارف فرمانے کے
مخصوص ہو چکی ہے اور تمکو اشرف جہانگیر سے کچھ نہیں حاصل ہوا جو مجھ سے [illegible] حضرت مخدوم
صاحب نے عرض کیا کہ مجکو اشرف جہانگیر صاحب سے چند اوراد کی اجازت حاصل تھی اب چند روز [illegible]
نہیں کرتا اور تعلیم کیفیت باطن بین ولایت و لعل در پیش حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب زندان پیر نے
ارشاد فرمایا کہ ہمنے اوس کے سلسلہ کو منقطع کر دیا ہے طالب اوس سے کیفیت نہیں پہونچی گی اور نہ کسیکے عمل میں تاثیر ہوگی
حضرت مخدوم صاحب نے حضرت ممدوح کے قدمونپر سر رکھکر عرض کی کہ شہنشاہ کے دروازہ سے محروم جاوں حضرت مخدوم شاہ
نور الحق احمد عبدالحق صاحب زندان پیر کے باطن مین محبت معنائی مجددی کی باعث رحمت الہی کے جوش مارا اور مخدوم صاحب
صاحب کی طلب صادق دیکھکر حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب زندان پیر نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس تین
سلسلے جدی ہین اونکو ہم اس شرط سے مرحمت کرتے ہین کہ تم اس تعلیم سے سوائے اس فرزند اسمعیل کے اور کسیکو مفیض نکرو اور
بھی سوائے ہمارے مجددی سلسلہ مین اپنے لڑکے قدوس نام کے اور کو تعلیم نکری کہ بسبب حصول اوس کیفیت نسبت باطن کے
اوسکو ہماری روح سے مناسبت قویہ حاصل ہوگی حضرت مخدوم صاحب نے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبدالحق صاحب
زندان پیر کے قدمونپر ہاتھہ رکھکر قسم کھائی اور دریافت کیا کہ حضور شناخت مجددی قدوس نام کی شیخ اسمعیل کو کیونکر ہوگی

احوال خلافت
حضرت مخدوم
صفی اللہ رح

حضرت ممدوح نے تعلیما کیفیت اولایت مادر زاد سے مطلع فرما کر حضرت مخدوم صاحب کو بیعت توبہ الوہیت اور ارشاد سے خاندان
اویسیہ اور قادریہ جلیلیہ حنفی علوی مین مشرف کر کے کلاہ اپنی اور اپنا عمامہ سبز اپنی ہاتھہ سے باندہا اور خرقہ پہنایا اور ہنکیسر خ
باندہ کر مثال خلافت مع جملہ اسناد خلافت نامجات اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم اور مکتوبات نطاب تینون سلسلہ کے مرحمت فرما
اور کیفیت باطن و ولایت روح جذبہ کشف کونی کی اوسیوقت باطن مین محیط کر دی اور سلسلہ اویسیہ کے تعلیم فرمائی اور اشغال سلسلہ
قادریہ کی اجازت عطا کی اور ارشاد کیا کہ تم تخلیہ مین ہمارے پاس حاضر ہوا کرو اور ہمارے سید ہی شانہ کو پس پشت ہمارے بیٹھکر معاینہ
کیا کرو ترقی کیفیت باطن کی حاصل ہوا کریگی بموجب حکم کے حضرت مخدوم صفی اللہ صاحب روز حاضر ہو کر فیضیاب ترقی باطن ہوا کرنے

احوال ولادت او بیعت او خلافت حضرت عارف جیو صاحب کا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ جب سنہ ۸۰۰ ہجری سے تغایر سنہ ۸۰۰ ہجری حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد

عبدالحق صاحب زندان صاحب پیر صاحب مکتوب لظاب منہاج الواجدین کے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی تو الہام سے حضرت موصوف سے
عرض کیا کہ حضور مجھ پر حالت یاس کی طاری ہے اس قدر فرزند پیدا ہوئے اور اب بھی کوئی وارث ہمارا آپکا پیدا ہو کر زندہ رہیگا یا
نہیں حضرت محمد نے ارشاد فرمایا کہ تم تسلی کیجیو یہ سب فرزند راز حق فاش کرنیوالے تھے ایک فرزند ہمارے سلب میں ہے
کہ وہ عارف قطب ہونیوالا ہے وہ راز حق کو منکشف کریگا چنانچہ بتاریخ تیسویں ماہ صفر ۱۲۸۰ھ ہجری روز پنجشنبہ بوقت مغرب

حضرت شاہ مصطفے عارف حق بطن اولی تولد ہوئے اور خاموش رہے حضرت مخدوم شاہ
نورالحق احمد عبدالحق صاحب زندان پیر نے حاضرین سے فرمایا کہ یہ لڑکا بہت کاچھپا نیوالا ہے یہ زندہ رہیگا اور احوال
حضرت شاہ مصطفے عارف حق بطن اولی کا یہ تھا کہ جب شب کو چراغ گل ہو جاتا جسم منور حضرت شاہ مصطفے عارف حق کا
زیادہ تر از مہر و ماہ شب افروز ہوتا تھا سات سو پندرہ خوارق عجیبہ بدت شیر خوارگی سے تا عمر بلوغ صادر ہوئے جب حضرت شاہ
مصطفے عارف حق کی عمر کو پہنچے گیارہ سال کی بتاریخ اونیسویں ماہ رجب ۱۲۹۲ھ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت عصر کے حضرت مخدوم
شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب زندان پیر نے اپنے ہاتھ پر بیعت توبہ سے خاندان چشتیہ عالیہ میں مشرف کر کے کیفیت باطن
علوالعزمی شہنشاہی ولایت کی تعلیم فرمائی اور ترقی کیفیت باطن میں مصروف کر دیا نہ سال کے مجاہدہ اور
مشاغلہ کامل شغلہ ہزرخ کی ورزش سے کیفیات علوالعزمی شہنشاہی مرتبہ ولایت کے آثار سے بہرہ مند ہو گئے حضرت مخدوم
شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب زندان پیر نے بتاریخ اکیسویں ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۱ھ ہجری کو روز دوشنبہ بعد نماز
عصر کے حضرت محمد افضل مرید حضرت شمس الدین صاحب صاحب مکتوب لظاب کوکب العلوم اور حضرت شاہ عقیل مرید حضرت خواجہ
بہاء الدین نقشبند صاحب مکتوب لظاب شباہت العلوم اور حضرت شرف الدین مرید حضرت تاج الدین صاحب مکتوب لظاب بدر الکرامت
اور حضرت یسین مرید حضرت شاہ شرف الدین صاحب مکتوب لظاب البوان اللیل اور حضرت محمد افضل مرید سید محمد صاحب مکتوب لظاب
مبین الصفات اور حضرت شاہ حسین بہاپوری غدانما صاحب مکتوب لظاب غم کیون اور حضرت شاہ بدیع الدین صاحب عرف شاہ
مدار صاحب مکتوب لظاب الوہیت نما اور حضرت سید عبدالقادر مرید مکارم شاہ صاحب مکتوب لظاب محاربہ ارادت اور حضرت
سید ہڈ بن بہرائچی صاحب مکتوب لظاب زبدۃ الولایت اور حضرت سید اجل امجد بہرائچی صاحب مکتوب لظاب انوار سبحان اور
حضرت شیخ محمد مرید حضرت قطب الدین صاحب مکتوب لظاب زہرہ نہاد اور حضرت سید محمد نور بخش صاحب
وہاوی صاحب مکتوب لظاب ثلث قاف اور حضرت شیخ محمد علی نور بخش صاحب مکتوب لظاب ظہور القدوس اور

حضرت[14] شاہ بہاء الدین مرید مخدوم سالار صاحب مکتوب نظام و اجب الحکم اور حضرت[15] شیخ شمس الدین صاحب مرید شہاب الدین صاحب مکتوب نظام طور الاعظم اور حضرت[16] یوسف بن محمود صاحب مکتوب نظام مبادی حقیقت اور حضرت[17] محمد شاہ بن نظام الدین صاحب مکتوب نظام برہان ذات اور حضرت[18] شہاب الدین بن غیاث الدین صاحب مکتوب نظام شوق الانوار اور حضرت[19] افضل ابدال لاہوری اور حضرت[20] شیخ احمد ابدال کابلی اور حضرت[21] شاہ بلاد ابدال اور حضرت[22] عبد الحق ابدال برہانپوری اور حضرت[23] شیخ نظام امیٹھی ابدال سے محفل ترتیب دیکر حضرت شاہ مصطفے عارف حق بطن الولی کو اپنے سامنے بٹھلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان صابریہ چشتیہ مین بمراتب علو العزمی شہنشاہی ولایت کے مشرف فرما کر کلاہ اپنی اوڑہا کر عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندہ کر خرقہ پہنا دیا اور بمثال خلافت بخطاب شاہ مصطفے عارف حق بطن الولی کی اہل مجلس کو سنا کر مرحمت فرمائی اور القاب باطنی سے سب حاضرین کو مطلع فرمایا اور تمامی سند خلافت ناجات اور اوراد منضبطہ شبانہ روزی اور مکتوبات نظام اور تبرکات ملبوسات وغیرہ مفاوضات معنویہ خاندان صابریہ چشتیہ عالیہ کے عطا فرما کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ بمثل اپنے کر دیا اور تہنیت شہنشاہی سے مبارکباد دی

احوال نکاح اور حبس کبیر حضرت شاہ عارف جیو صاحب کا اور وفات علیہ الرحمۃ ابدال کی اور حاضر ہونا بنا بر خدمت امین اللہ ابدال کا

نکاتیب منصافیہ مین تحریر ہے کہ بتاریخ بائیسوین[22] رمضان ۸۳۲ بجری کو روز شنبہ وقت صبح کے علیم ابدال اسمٰعیل ابدال حلت کی تمام ابدال اور اکثر نقیب نجیب اقطاب اغیاث رجال الغیب شریک نماز جنازہ ہوئے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر صاحب مکتوب نظام منہاج الواجدین اور حضرت شاہ مصطفے عارف حق بطن الولی صاحب مکتوب نظام عروج الوقت نے بموجب استدعائے علیم اللہ ابدال کے دفینہ انکا پائین جائے مزار حضرت مخدوم صاحب مذکور بجانب جنوب فاصلہ پر قبر بعمق پانچ درعہ سات گرہ کے کھود کر تجویز فرمایا بعد دفینہ قبر پر معلوم نشان مزار کے بموافق کتبہ بالوحہ سنگ طاقیہ سنگی قبر ابدال کی عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ابدالی قبر ابدال کے تو اعد علوم دریافت کر لیا اسی سبب سے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے حضرت جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی جناب مین عرض کر کے دیوان تمامی ابدال بنگال کو حضرت شاہ مصطفے عارف حق صاحب بن الولایت کی خدمت مین مقرر کرا لیا

صبح چہار شنبہ کو امین امعد ابدال حاضر ہو کر سرگرم خدمت معمولی کے ہوئے اور سب سے پہلے حضرت شاہ مصطفے عارف حق صاحب
بطن الولائی امین اللہ ابدال کو واسطے خبر گیری اون ہر دو سنگ سرخ مذکور کے جو بحکم مقدس حضرت بادشاہ وجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا رحمۃ اللہ علیہ بمثل خس پوش قائم تھے جمال الدین ابدال کے پاس بھیجا امین اللہ
ابدال فی الفور گئے اور اسی وقت واپس آکر بتو قائم رہنی کی خبر سنائی حضرت موصوف اس مژدہ خیریت کو سنکر مسرور ہوئے اور
تا قیام عرس شریف یہ عادت رکھی کہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو ہر دو سنگ مذکورہ کی خبر منگا لیا کرتے تھے بتاریخ ستائیسویں ماہ
رمضان سنہ ۳۳ ہجری مرقوم الصدر کو شب دوشنبہ بعد تہجد کے نکاح حضرت شاہ مصطفے عارف حق صاحب بطن الولائی کا
ساتھ بی بی ام کلثوم بنت قاضی شریف کے منعقد ہوا اور بتاریخ سترہویں محرم سنہ ۳۷ ہجری شب سہ شنبہ
بعد نماز تہجد کے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے حضرت شاہ مصطفے عارف حق صاحب بطن الولائی کو
جائے مزار خود واسطے تین ماہ کے حبس کبیر میں مقید کر دیا اور بتاریخ اکیسویں ماہ ربیع الثانی سنہ صدر کو شب پنجشنبہ حضرت
مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے حضرت شاہ مصطفے عارف حق صاحب بطن الولائی کو معرفت امین اللہ
ابدال بنگالی کے حبس کبیر سے باہر نکالا اور ارشاد فرمایا کہ ہمنے مکتوب بنطاب منہاج الواجدین میں سب طرح کی تعلیمات
کیفیات باطن تحریر کر دی ہیں تمکو کسی طرح کا تردد لاحق نہیں ہوگا اس مکتوب بنطاب کو ہر وقت پیش نظر رکھیو تمسے
محمد حبیب عجیب فیضیاب کیفیت باطن مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت کا ہوگا اور محمد عجیب سے قدوس نام مجدد
کامیاب ہو کر دفینہ حضرت بادشاہ وجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کا انجام کو پہونچائیگا اور تعلیمات کیفیات باطن کی تجدید بحکم الہام باطن کریگا

احوال خوارق حضرت مخدوم شاہ نور الحق صاحب کا اوفاق جناب مخدوم

حضرت شاہ مصطفے عارف حق صاحب بطن الولائی مکتوب بنطاب عروج الوحدت میں تحریر فرماتی ہیں کہ [illegible]
جلیہ اوخیفہ حضرت پیر و مرشد جناب شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر کے مکتوب بنطاب منہاج الواجدین اور
مکتوب بنطاب اسرار القرشی تصنیف حضرت قبلہ و کعبہ شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قدس سرہ [illegible]
دیگر خدام کی زبانی سنکر اپنی مکتوب بنطاب عروج الوحدت میں تحریر کیے چنانچہ تین مرتبہ حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب
زندان پیر نے حضرت والدہ صاحبہ سے ارشاد فرمایا کہ اب ہمکو خدا کا پیام آیا ہے اس عالم سے نقل کرینگے اول بار والدہ صاحبہ سے

جواب میں ارشاد فرمایا کہ ابتک تو میرے فرزند معصوم انتقال کرتے رہے اب جو عارف حق زندہ رہا ہے تو تم نقل کرنیکو
بیان فرماتے ہو عارف کے جوان ہونے تک ہر گز جانے زندگی **بار دوم** بعد حصول شرف خلافت میری کے حضرت والد صاحب نے
جواب میں عرض کیا کہ عارف حق کی شادی دیکھنا ہے **بار سوم** حضرت والدہ صاحبہ نے جواب میں گذارش کیا کہ عارف حق کا
فرزند دیکھنا ہے **بار چہارم** حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب نے پیر نے میری والدہ صاحبہ سے ارشاد فرمایا کہ آج
شب کو بعد نماز عشا ہم اس عالم سے رحلت کرینگے اور کل کے روز بعد نماز ظہر عارف حق کے فرزند پیدا ہوگا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
اصحابہ وسلم کا علم عالم ارواح سے ہوا ہے کہ اوس فرزند کا نام محمد عجیب النور رکھو یہ ارشاد سنکر میں نے عرض کیا کہ حضور النور نے
آداب طریقت عالم حیات حضرت شیخ کی تعلیم فرمائی اب بعد وصال کے بھی تعلیم فرمائی جاوین کہ خادم آداب مزار مقدس کا کس طرح
بجا لائے حضرت پیر دستگیر مخدوم نے ارشاد فرمایا کہ **اول** طالب صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ جو لائے
مزار حضرت شیخ کو برہنہ نہ رکھے چادر کا لباس کر دیا کرے **دوم** دو رکعت صلوٰۃ ادا بین جانب یمین راست مزار
حضرت شیخ کے کھڑا ہو کر بقبلہ حقیقی متوجہ ہو کر ادا کرے **سوم** سات مرتبہ سے کم طواف مزار حضرت شیخ کا نکیا کرے
چہارم بعد وصال حضرت شیخ کے زمین پر سونا اختیار کرے **پانچوین** ہر چہار طرف مزار حضرت شیخ سے ایسی جگہ پر
بجا لاوے کہ درمیان فاصلہ اٹھارہ گز رہے حضرت شیخ کے مزار سے بلند ہو اگر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ
ان پانچون آداب میں سے عمداً ایک بھی فروگذاشت کریگا اوسوقت مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت کیفیت باطن کی سے
محروم ہو جائیگا چنانچہ **بتاریخ** پندرہوین ماہ جمادی الثانی **سنہ ۱۳۵۹** ہجری کو شب دوشنبہ بعد نماز عشا حضرت پیر دستگیر
برحق جناب مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندہ پیر نے حضرت ذات احدیت **صرفہ** میں **واصل فرمایا** اور
اس عالم سے رحلت کی تا بہ نماز صبح حضرات رقبار و نقبار و نجبار و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب حاضر آکر طواف حضرت
ممدوح کا کرکے ترقی کیفیت باطن کی حاصل کرتے رہے بعد نماز اشراق اکثر حضرات اولیا ہمعصر شریک نماز جنازہ
کے ہوئے قریب نماز چاشت فقیر حضرت موصوف کی بجائے جب کہ میرے انجام و انصرام کیا گیا اور جو جو حضرات اولیا ہمعصر میں نے
اوسکو خط مبارکی تشریف لانے کا لکھا ایک صاحب سات مرتبہ طواف مزار مقدس کا کرکے اسقدر عروج کیفیت باطن کا میا ہو جائے
کہ تا قیامت دیکھنے والے اوسکی کیفیت کی بہین رہتی ہی **فقیر شاہ محمد حسن صابری** مؤلف کتاب گذارش کرتا ہے کہ
[illegible] مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ علیہ کو اب بھی بجا لاوے تا

احوال آداب مزار شریف شیخ

اب مفصلہ بالا کی اسیطرح عرض ہے کیفیت اطمینان حاصل ہوتا ہے اور مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت کا باستقلال عالم حیات اور حیات کی ہاصل ہوجاتا ہے اور یہہ فیض عالم اوس منار اللمع الانوار کاشف الاسرار کا تا قیام عالم اسیطرح جاری رہیگا **انتہا مؤلف**

ابحسن مخدوم حق تعریف کر	شاہ ہفت اقلیم کی توصیف کر
نورحق اونکا مثالی نام ہے	**عبدحق** اونکا جلالی نام ہے
یہہ جو دونون نام ہین اسم عظیم	پڑہنہی والا پائی ہے خلد و نعیم
محو ذات حضرت برحق ہین وہ	حق نما حق دوست حق ہین حق ہین
وہ دیار شرقیون کے شاہ ہین	صوبہ ملک اودہ کے ماہ ہین
شرق اون سے ہو رہا ہے نور یاب	نور اونکا ہے مسمی مہر تاب
خانقاہ **شاہ عبدالحق** تمام	نور **الا اللہ** کا کہتی ہی جام
روضۂ دلخواہ اونکا خلد ہے	خطۂ درگاہ اونکا خلد ہے
چتر درگاہی ہی اونکا نورحق	سنگ اونکے چتر کا ہی طورحق
لن ترانی کی تجلی کا چمن	چتر سے اون کے نمایان ہے **حسن**
وادی ایمن کا شعلہ دلنواز	چتر پر حضرت کے ہی صورت طراز
روز و شب مرقد پہ نور کردگار	یون برستا ہی کہ جون ابر بہار
جسبہہ سائی کو وہان جو جاتی ہے	دل سے اوسکی فکر غیر اوٹہہ جاتی ہے
بیخودی بخشتی ہے یاد خانقاہ	لے اڑی ہے ہر فراز **لا الہ**
ڈالیو نیر اون درختون کے طیور	شاد دل بیٹہی ہین سب مانند حور
کوئی **حق حق** کوئی **ہو ہو** کی صدا	ہر زبان رکہتا ہے ہر صبح و مسا
خانقاہی کیا عجب میدان ہے	جلوہ گر ہر سو خدا کی شان ہے
جاتے ہین اوسجا پہ سب اہل نظر	مست ہوجاتی ہین اوسکو دیکہکر
حاجتا جو وہان جاتی ہے	شاہ کے روضہ سے حاجت پاتی ہے

کوئی تعلیم شریعت کیش حق
کوئی ارشاد حقیقت کیش حق

جھومتا ہے کوئی مجذوبی شعار
کوئی سجدہ مین ہے سالک ہوشدار

کوئی دریائے اَنَا الحق کا غریق
ایمنی آتش کا ہے کوئی حریق

شوق ہو جسکو تجلی کا حسن
دیکھلے وہ جا کے درگاہی چمن

دیدۂ بینا جسے بخشے خدا
دیکھلے اوسجا یہ نور کبریا

ہے ردولی منزل دین نبیؐ
ہر بشر اوسجا ہر آئین نبیؐ

فیض حضرت کا عجب گلریز ہے
اوس طرف کی سب زمین گلخیز ہے

شاہ کی اولاد سے ہر مرد نیک
قطب اپنی وقت کا ہے ایک ایک

کیا کرون اونکی محبت کا بیان
ای حسن کر نا عیان کا کیا عیان

صاحب تخلیص ہے ہر ایک وہان
ہے ہر ایک مستثنا اہل جہان

شاہ کا توشہ عجائب تیر ہے
ہر غرض کیواسطے شمشیر ہے

کوئی مطلب حل نہوتا ہو حسن
طالب اوس مطلب کا روتا ہو حسن

شاہ کا توشہ وہ جی مین ان لے
حل مشکل بالیقین وہ جان لے

طور کے جلوہ سے روشن خانقاہ
ہر طریق روشنی مہر و ماہ

روضۂ تقدیس ہر اونکے مدام
بارش انوار حق ہے صبح و شام

ای حسن تو روضۂ نوری کو دیکھ
ای حسن تو جلوۂ طوری کو دیکھ

احوال ولادت و بیعت و خلافت و حبس کبیر حضرت شاہ محمد عجیب انور محمد حیو صاحب کا

احوال ولادت حضرت محمد عجیب انور محمد حیو صاحب

مکاتیب متصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ پندرہوین ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ ہجری کو روز دوشنبہ وقت تحدید حضرت شاہ عارف حیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت صاحب مکتوب نطاع عروج الوصلت کے فرزند دلبند حضرت محمد عجیب انور محمد حیو صاحب تولد ہوئے آثار ولایت مادرزاد کے معائنہ ہوئے تا یوم خلافت حضرت محمد عجیب انور محمد حیو صاحب سات سو اکاون خرقے صادر ہوئے اور تیسرے روز یوم ولادت سے حضرت شاہ عارف حیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت کو عالم ارواح مین حضرت بادشاہ دوجہان

مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنے فرزند کا نام کمال الدین رکھ بموجب حکم کے صبح کو کمال الدین نام مشہور کیا جب حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب بشغل علوم ظاہری اٹھارہ سال کی عمر کو پہونچی بتاریخ تیرھویں ماہ جمادی الآخر ۸۵۴ھ ہجری کو روز جمعہ وقت عصر کے حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت نے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب کو اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ سے خاندان چشتیہ صابریہ میں مشرف فرما کر تعلیم کیفیت باطن سے مستفیض کیا اور حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو ترقی کیفیت باطن میں بدل وجان مشغول ہوئے بارہ سال کی ورزش شغل برزخ میں قرب حضرت واحدیت سے بخوبی تمام کامیاب ہوگئے بتاریخ بائیسویں ماہ شعبان ۹۶۶ھ ہجری کو روز دوشنبہ بعد نماز عصر کے حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت نے حضرت شمس الدین عارف مرید سید گدا رحمان صاحب مکتوب نطاب بموجب وصول اور حضرت گدا رحمان صاحب بن سید ابو الفضل صاحب مکتوب نطاب کہکشان حق اور حضرت ۳ مرید سید صالح صاحب مکتوب نطاب سلک گوہر اور حضرت سید احمد بن محمد افضل صاحب مکتوب نطاب مہر سدید اور حضرت عبد الصمد خدا نما صاحب مکتوب نطاب صفا صلوۃ اور حضرت سید ابو صالح مرید سید عبد القادر صاحب مکتوب نطاب مقرب الحدود اور حضرت محمد غیاث نور بخش صاحب مکتوب نطاب دیدہ ادید اور حضرت شیخ صوفی علیمہ صاحب مکتوب نطاب حصار اور حضرت شیخ علاء الدین مرید شیخ صدر الدین صاحب مکتوب نطاب سعود جعفری اور حضرت سید طے ترمذی صاحب مکتوب نطاب جلیل کاظم اور حضرت شاہ جمال مرید شیخ قیام صاحب مکتوب نطاب ذات عارض اور حضرت سید اسمعیل مرید حضرت عبد العزیز صاحب مکتوب نطاب امیر الخلود اور حضرت عبد القدوس مرید سلسلہ حضرت عبد البد شطاری صاحب مکتوب نطاب ہجوم علوی اور حضرت محمد مجتبی صاحب مکتوب نطاب رویت لطائف اور حضرت سید علاء الدین مرید سید راجو قتال بخاری صاحب مکتوب نطاب ہلال احمر اور حضرت شاہ رزاق پاک مرید حضرت شاہ الہ داد صاحب مکتوب نطاب تحیر مصداق اور حضرت شاہ سراج الدین محمد شاہ عالم صاحب مکتوب نطاب مظاہر قدم اور حضرت مولانا جلال یونانی صاحب مکتوب نطاب مشاہد العجائب اور حضرت خواجہ مولانا شمس الدین رومی صاحب مکتوب نطاب کلام الغیوب اور حضرت شیخ متقی صاحب مکتوب نطاب عطار الراز اور حضرت نظام الدین ابدال اور حضرت شیخ علاء الدین ابدال اودہی اور حضرت شیخ جوزقی ابدال اور حضرت شیخ فخر الدین عراقی صاحب مکتوب نطاب مرید شوق اور حضرت مولوی عبد الرحمان جامی صاحب مکتوب نطاب عروس دیدار اور حضرت خواجہ عبد اللہ احرار صاحب مکتوب نطاب

حضرت محمد صاحب [illegible] جیو صاحب [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] جیو صاحب [illegible]

خزانون عنایات اور اکثر حضرات اولیائے سالکین شہر کا ئی جلسہ خلافت خود واقع تاریخ اکیسویں ماہ رمضان المبارک ۸۳۱ھ
ہجری مرقوم القلم بہ کہ جن کے اسماء مبارک مع مکاتیب تحریر ہو چکے ہیں محفل ترتیب دیکر حضرت شاہ کمال الدین محمد
عجیب النور محمد حبیو کو اپنی سامنے بٹھلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے خانہ ان حق صابر چشتیہ میں مشرف فرما کر
کلاہ اپنی اوڑھائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندھا اور خرقہ پہنایا اور مثال خلافت بخطاب عیسی روحی کے مرحمت فرمائی
اور القاب باطنی سے حضرات حاضرین کو اطلاع دی اور جملہ فاوضات معنوی یعنی اسناد خلافت نامجات اور مکتوبات
خطاب اور اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روزانہ تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم جملہ حضرت پیران عظام سلسلہ عالیہ موصوفہ کے
مرحمت فرما کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ مثل اپنی کر کے کیفیت علو العزمی مرتبہ شہنشاہی ولایت کے اسوقت
حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیو کے باطن میں متوطن فرما دی اور امین اللہ ابدال بنگالی کو خدمت میں مامور کر دیا
اور ارشاد فرمایا کہ تمسے قدوس نام مجدد قطب عالم بہرہ یاب کیفیت باطن کا ہوگا اور اوسی روز سے
حضرت شاہ عارف حبیو صاحب مصطفے حق بسط الولایت نے تحریر مکتوب بخطاب عروج الوحدت کی موقوف فرما کر تنہائی اور
تخلیہ پسند خاطر عاطر فرمایا اور حصول خلافت کے روز سے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیو صاحب نے تا بمدت عمر ہر
عادت شریف رکھی کہ بموجب قاعدہ مستمرہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو معرفت امین اللہ ابدال بنگالی کے خیر و عافیت اون سے
مذکورہ کی جو مثل خس پوش جسم مطہر حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء رحمتہ اللہ علیہ قایم تھے منگوایا کرتے تھے۔

احوال بیعت اور خلافت حضرت شاہ عبد القدوس صاحب مجدد قطب عالم کا

مکاتیب منصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ حضرت متکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین
صاحب مکتوب بخطاب تخمتہ الوحدت کو ایام طفولیت سے بباعث صدور آثار ولایت مادر زاد کے روح پر فتوح حضرت مخدوم
شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب نہ زندہ پیر رحمتہ اللہ علیہ سے مناسبت معنوی اتحاد قوی حاصل تھی اور جب حضرت قطب عالم
مدظلہ کو بتاریخ گیارھویں ماہ رمضان ۸۵۹ھ ہجری کو روز پنجشنبہ بعد نماز عصر کے اپنی والد ماجد حضرت شیخ اسمعیل بن
مخدوم رضی اللہ صاحب مکتوب بخطاب کیف الکبار سے موجب حکم حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد صاحب نہ زندہ پیر کے کیفیت بلوغ ولایت
روح جذبہ بیعت و خاندان حنفی علوی اور سلسلہ اویسیہ اور قادریہ مذکور الصدر کی حاصل ہوئی اور سفر سے

روح پرفتوح حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب زندان پیر سے ساتھ حضرت قطب عالم ممدوح کے فیضیاب باطنی و ظاہری
انواع انواع فتوح ہر وقت اور ہر ساعت حاصل ہوتا رہتا تھا کہ انتظام احکامات الٰہیہ کا نسبت خلق اللہ کے فرمایا کرتے
ایکروز **بتاریخ** ساتوین ماہ ربیع الاول **سنہ ۶۲** ہجری کو روز شنبہ بعد نماز مغرب کے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ
عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین حاضر بارگاہ مزار مقدس حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب
زندان پیر کے ہوکر سجدہ تعظیمی ادا کر رہے تھے اور حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت بھی جانب دست مزار
سنو حضرت مخدوم صاحب موصوف کے مراقبہ میں تشریف فرما تھے حضرت مخدوم صاحب ممدوح نے مزار مقدس سے باہر تشریف لاکر حضرت شاہ عارف
صاحب مصطفے حق بطن الولایت کے شانہ ہاتھ لگا کر ارشاد فرمایا کہ شادی **قدوس** محمد کے ساتھ اپنی دختر کی کردی اور
اوسی شب کو اہلخانہ **حضرت** شاہ عارف جیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت سے حضرت مخدوم صاحب موصوف نے خواب میں صورت
حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کے سامنے کرکے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی دختر اس شخص سے منسوب کردے بموجب احکامات متواترہ کے
بتاریخ اکیسوین ماہ ربیع الاول سنہ صد و شصت **محمد** نوشاہ **نکاح** حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم
دستگیر سلطان التارکین کا ساتھ **بی بی صغرا عرف بنبادا** دختر حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت
کے منعقد ہوا اور **بتاریخ** اونیسوین ماہ جمادی الثانی **سنہ ۶۶** ہجری کو روز پنجشنبہ وقت عصر **حضرت** قطب عالم
صاحب ممدوح طواف مزار منور حضرت مخدوم شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب زندان پیر میں مصروف تھے کہ **حضرت** ممدوح کے
تابناف مزار مقدس سے باہر نکلکر ارشاد فرمایا کہ **قدوس** محمد تو کیفیت باطن مرتبہ علو الغرض شہنشاہی ولایت کی
شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب عیسی روحی سے حاصل کر حاضرین درگاہ عرش پناہ نے یہ معاملہ دیکھکر **حضرت**
شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب مکتوب نظاب تشریح المعانی جا کر گذارش کیا بمجرد استماع حضرت ممدوح بھی حاضر ہوکر
حسب استماع معاملہ دیکھکر سجدہ تعظیم میں مشغول ہوئے حضرت مخدوم صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ ہمنے **قدوس** محمد
کو **حکمان قطب عالم** کیا یہہ ارشاد فرما کر روح پرفتوح اندر مزار تشریف لیگئی اور حضرت شاہ کمال الدین محمد
عجیب النور محمد جیو صاحب عیسے روحی بھی اوسیوقت سے اپنی حجرہ میں تشریف لیگئے اور **حضرت** مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس
صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین ایک شبانہ روز دروازہ حجرہ پر دربست بستہ کھڑی رہے صبح روز جمعہ باختلاف
اقوال **حضرت** اخون درویزہ بابا گرہاری صاحب مکتوب نظاب صغیر اصغر اور **حضرت** خواجہ عبداللہ مرید خواجہ یحیی صاحب

حضرت قطب عالم صاحب

مکتوب بنطاب مشرب الموحد اور حضرت عاشق محمد مرید حضرت مجیبی صاحب مکتوب بنطاب عنت العقود اور حضرت مرتضی
صاحب مکتوب بنطاب تلقین المذاق اور حضرت سید یوسف مرید سید محمد صاحب مکتوب بنطاب لطائف الغیب اور حضرت شاہ فضیل صاحب
مکتوب بنطاب خلوت المجالس اور حضرت شیخ حکیم اودہی صاحب مکتوب بنطاب خلق الارواح اور حضرت عبد اللہ صاحب مکتوب بنطاب مفوضات
اور حضرت ضیاء الدین صاحب مکتوب بنطاب اشغل جمالی اور حضرت ولی محمد مرید محمد سعید صاحب مکتوب بنطاب فکر المطلق اور حضرت
محمد سعید صاحب مکتوب بنطاب منفک سعیدی اور حضرت شیخ محمد حسن مرید شیخ محمد غیاث صاحب مکتوب بنطاب امام الصبور اور
حضرت شیخ محمد مرید حسن محمد صاحب مکتوب بنطاب عروج مع اللہ اور حضرت عبد المجید بن وجیہہ الدین صاحب سلسلہ جاریہ
صاحب مکتوب بنطاب صدق وفا اور حضرت ظہور بخش مرید غیاث اللہ صاحب مکتوب بنطاب نفس الوجدان اور حضرت
سید احمد قادری صاحب مکتوب بنطاب معائنہ راز اور حضرت عبد الکریم بربری صاحب مکتوب بنطاب غیب الحق اور
حضرت مولوی غیاث الدین بن محمد یعقوب صاحب مکتوب بنطاب شہود اربعہ اور حضرت ظہور اللہ بن
عبد الغفار صاحب مکتوب بنطاب سماعت بدیع اور حضرت ابو القاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہرت نامہ اور حضرت درویش
محمد بن قاسم اودہی صاحب مکتوب بنطاب جمال الواحدیت اور حضرت مولوی نظام شاہ مجذوب جونپوری اور
حضرت علم شاہ مجذوب اودہی اور حضرت بلاقی مجذوب اور حضرت جوجو مجذوب اور حضرت نیاز احمد مجذوب دہلوی
اور حضرت کرم علی مجذوب اودہی اور حضرت کرم اللہ مجذوب اور حضرت وجیہہ الدین ابدال اور حضرت داؤد
جونپوری ابدال اور اکثر حضرات اولیائے سالکین شہ کا جلسہ خلافت حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب
عیسی روحی کے اور جمیع حضرات رقبار ونقبار ونجبار وابدال واقطاب واغیاث ورجال الغیب تا بوقت
عصر کے تشریف لے آئی بعد فراغ نماز عصر حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب عیسی روحی جمرہ سے باہر تشریف لائے
اور بتاریخ بیستم ماہ جمادی الآخر سنہ ۶۹ ہجری روز جمعہ وقت مابین عصر ومغرب حضرت موصوف نے حضرات
الصدر سے محفل ترتیب دیکر حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین کو
اپنے سامنے بٹھلا کر بیعت امامت وارشاد سے خاندان حقی صابریہ چشتیہ مین مشرف فرمایا اور کلاہ اپنی اوڑہا کر عمامہ سبز
اپنی ہاتھ سے باندہا اور خرقہ پہنایا اور مثال خلافت بخطاب مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس
قطب عالم دستگیر سلطان التارکین گنگوہی کے سب اہل مجلس کو سنا کر مرحمت فرمائی اور لقب

اجوال جلسہ خلافت
حضرت شاہ عبد القدوس صاحب
قطب عالم دستگیر سلطان التارکین

باطنی سے بھی سب شہر کا مجمل کو اطلاع دی اور کیفیت باطن مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت کی اوسیوقت حضرت قطب عالم صاحب
محمد ممدوح کے باطن مین محیط فرما دی اس عرصہ مین حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت محبوب حکم الہام باطن کے تحلیہ
سے مجلس مین تشریف لائے بے اختیار زبان مبارک سے کلمہ مبارکباد بار بار فرماتے تھے حضرت قطب عالم صاحب موصوف محبوب حکم حضرت پیر و مرشد
جا کر قدمبوس ہوے حضرت شاہ عارف جیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت نے اپنے سینہ فیض گنجینہ سے مس کیا یعنی حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کو
حال وجد طاری ہو کر مستغراق ہو گیا بے اختیار زمین پر گر پڑے اکتالیس روز تک ایک حال پر غافل رہے عالم وجوب مین حضرت
جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آنکھین اور زبان کو بوسہ دیکر ارشاد
فرمایا کہ ای قطب عالم مجدد حنفی تجکو **مثل علی کے مقام فنا فی اللہ** کا حاصل ہوا اور عالم ارواح مین حضرت
بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ
بندگی قدوس گنگوہی قطب عالم مجدد حق مبارک ہو تجکو تیرا مرتبہ اور قہر ولایت اپنی پس پشت مبارک کی پہنایا پس
کر دی حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین نے اوسیوقت آنکھین کھولکر
دیکھا اور زبان مبارک سے فرمایا **الحمد للہ** حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب انور محمد حبیب صاحب عیسیٰ روحی نے اوسیوقت
روز کامل حضرت قطب عالم صاحب موصوف کے پاس قیام فرمایا تھا وقت نصف شب کا تھا کہ حضرت قطب عالم صاحب موصوف
افاقہ ہوا تھا اوسیوقت دونون صاحبون کو یہ معلوم ہوا کہ گویا ابھی وجوب سے امکان ہوا ہے بعد نماز صبح حضرت
شاہ کمال الدین محمد عجیب انور محمد حبیب صاحب عیسیٰ روحی نے تمامی اسناد مفاوضات معنونہ یعنی خلافت نامجات معتبرہ اجازت
نقاب محققہ اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روز اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرات پیران عظام اپنی سلسلہ
کے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کو مرحمت فرما کر صاحب
مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ مثل اپنی فرما کر امین اللہ ابدال نبگالی کو خدمت مین مامور کر دیا اور
تبلیغ احکام ارشاد تعلیم طریقت کے تاکید فرمائی اوسیوقت سے طالبان خدا حضرت قطب عالم صاحب ممدوح سے شرف یاب بیعت ہونے لگے
گیارہ برس کامل حضرت قطب عالم صاحب موصوف بعد حصول شرف خلافت حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین
رہی اور شبانہ روز تعلیم لسانی حضرت پیر و مرشد برحق سے مستفیض ہو کر حضرت ذات احدیت مرتبہ اسفل سے بعد
ہر ہر مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار اشغال افکار اسرار سے بہرہ مند ہوتے ہوئے

کیفیات باین مستلزمات علو العزمی حمان شہنشاہی ولایت کے یعنے سات طرحکی ترکیب تلاوت دعای
حرز یمانی شریف حرز مرتضوی ملقب بہ سیف اللہ سلطان الاوراد کی حاصل فرمائی

احوال حبس کبیر حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیو صاحب کا اور وفات حضرت شاہ عارف مصطفے حق بطن الولایت صاحب کا

احوال حبس کبیر حضرت محمد حبیو صاحب

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ اونیسوین ماہ رجب ۸۷۶ ہجری کو شب پنجشنبہ بعد نماز عشا کے حضرت شاہ عارف حبیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت صاحب مکتوب بنطاب عروج الوحات نے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیو عیسے روحی صاحب مکتوب بنطاب تشریح المعانی کو بجائے مزار خود قبر پختہ بنوا کر واسطے بیٹھنے کے ۶۵ روز کے حبس کبیر مین مقید کیا اور بتاریخ پچیسوین ماہ رمضان سنہ صدر روز دوشنبہ کو بعد نماز ظہر کے معرفت امین البلد ابدال بنگالی کے حسب معمول حبس مین سے طلب فرمالیا اور بتاریخ سترہوین صفر ۸۸۲ ہجری کو روز دوشنبہ بعد فراغ نماز صبح کے حضرت شاہ عارف حبیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت نے حضرت ذات احدیت صمدیہ مین وصل فرمایا اور اس عالم سے رحلت کی سب امور ات بوجب دستور قدیم کے عمل مین لائے اور کفن حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر کا پہنایا گیا مختصر قصہ اوسکا یہ ہے کہ بتاریخ ششم ماہ ربیع الاول ۸۳۲ ہجری روز شنبہ بعد نماز ظہر کے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب زندان پیر نے اس عالم سے رحلت فرمائی تھی بعد نماز جنازہ ایک عورت ضعیفہ نے بر سر جنازہ آکر دریافت حال کر کے افسوس کیا کہ زندان پیر منگل کے روز انتقال کرے بڑے تعجب کی بات ہے حضرت مخدوم صاحب نے جنازہ سے پردہ اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ ای بی بی یہہ زندان پیر اوزکو سے روز اس عالم سے رحلت کرے اوس عورت نے جواب دیا کہ حضرت کوئی روز اور مہینا اور سال متبرک ہو حضرت مخدوم صاحب مصوف نے ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے اب ہم کسی متبرک روز اور مہینہ اور سال مین اس عالم سے حجاب کرینگے اب نہین جاتے اوسیوقت جنازہ پر سے اوٹھ بیٹھے اور اس واقعہ تحریر تک حضرت مخدوم صاحب ممدوح اور اس عالم مین جلوہ بخش ہے بعد انقضاے مدت شش سال کے تاریخ بیسوین ماہ جمادی الاخر سنہ ۸۷۶ ہجری روز دوشنبہ کو ایکا وصال ہوا جو اوپر مذکور ہو چکا حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیو صاحب عیسے روحی نے مکتوب بنطاب تشریح المعانی مین پانسو ۵۰۰ سال سے زیادہ عمر بلوغ تا مدت عمر جو حضرت شاہ عارف حبیو صاحب مصطفے حق بطن الولایت سے صاحب ہوئے تھے سنے اور دیکھے تحریر فرمائے ہین بعد وفات حضرت پیر و مرشد سے خلوت نشینی پسند کی اور تحریر مکتوب بنطاب کی ختم کی

ذکر وفات حضرت شاہ عارف حبیو صاحب

خرقہ عجیب حضرت مخدوم شاہ عبد الحق صاحب

احوال حبس کبیر اور روانگی گنگوہ حضرت قطب عالم صاحب کا اور بیعت اور خلافت حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسری کا

احوال حبس کبیر اور حضرت قطب عالم

مکاتیب فضلاء ذیل میں تحریر ہے کہ بتاریخ تیرہوین ماہ ربیع الاول ۸۹۲ھ ہجری کو شب شنبہ بعد نماز عشا کے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیب صاحب عیسے رجی صاحب مکتوب نظاب تشریح المعانی نے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین ضا مکتوب نظاب نخبۃ الوھدت کو بجائے مزار خود قبر پختہ میں بیٹھے اکتالیس روز کے جب کبیر میں مقید فرمایا اور بتاریخ چوبیسوین ماہ ربیع الثانی سنہ صدر کو روز چہارشنبہ وقت مغرب کے معرفت امین اللہ ابدال نبگالی کے حسب معمول قدیم حبس کبیر میں سے طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم مع اہل عیال روانہ قصبہ گنگوہ کے ہو جاؤ امین اللہ ابدال تمہاری مدت میں رہیگا اور بتاریخ اکیسوین شعبان ۸۹۳ھ ہجری روز دوشنبہ کو فقیر اس عالم سے رحلت کریگا اور فقیر تیری پاس موجود ہوگا چنانچہ بتاریخ دوم رجب ۸۹۲ھ ہجری مرقوم الصدر کو روز پنجشنبہ حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین مع امین اللہ ابدال نبگالی اور اہل و عیال کے

حضرت قطب عالم صاحب کا بجانب گنگوہ شریف روانہ ہونا

کہ حضرت شاہ عبدالحمید صاحب فرزند ارجمند تولد ہو چکے تھے اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے روانہ گنگوہ شریف ہوئے اثنائے راہ میں تبلیغ احکام ارشاد تعلیم طریقت سے خلق اللہ کو فیضیاب بیعت کرتے ہوئے بتاریخ اکیسوین ماہ مذکور سنہ صدر کو روز شنبہ وقت ۱۰ بجے دن کے داخل قصبہ گنگوہ کے ہوکر قیام پذیر ہوئے اکثر واسطے تبلیغ احکام ارشاد تعلیم طریقت کے نواح قرب و جوار میں تشریف لیجاتے تھے قصبہ شاہ آباد میں زیادہ تر اثنائے قیام کا ہوتا تھا بتاریخ تیرہوین ماہ صفر ۸۹۴ھ ہجری کو روز شنبہ وقت بعد مغرب کے حضرت شیخ جلال الدین صاحب بن قاضی محمود تھانیسری سترہ سال کی عمر میں حضرت قطب عالم

حضرت شیخ جلال الدین صاحب تھانیسری کا بیعت ہونا

پاس قصبہ شاہ آباد میں حاضر ہوئے اور سیر و زیارت حضرت قطب عالم صاحب موصوف کے ہاتھ پر بیعت توبہ سے بجائے اذکار قدیمہ صابریہ چشتیہ علاؤیہ میں مشغول ہوکر تعلیم کیفیت باطن سے کامیاب ہوئے چودہ سال کامل و رشد شبانہ روز شغل ہر نوع سے مستفیض قرب حضرت واحدیت کے ہوگئے بتاریخ ستہوین ماہ رجب ۸۹۷ھ ہجری کو روز دوشنبہ حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے حضرت شیخ داؤد قریشی صاحب مکتوب نظاب ظہیر الوسعت اور حضرت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مکتوب نظاب سکر الغروب اور حضرت شیخ اختیار الدین صاحب مکتوب نظاب صوت القربت اور حضرت سید محمد کالوی صاحب مکتوب نظاب اعظم الصور اور حضرت مولانا علیم الدین چشتی صاحب مکتوب نظاب طویل اللوح اور حضرت مولانا

سراج الحق صاحب کو مکتوب نطاب طناب الانوار اور حضرت شاہ علاء الحق صاحب کو مکتوب نطاب کفایت نامہ اور حضرت خواجہ آدم
الکنگی صاحب کو مکتوب نطاب معاونت شمس اور حضرت فیض اللہ شاہ صاحب کو مکتوب نطاب جمیع الواحد اور حضرت خواجہ عبد الحق المشتہر
محی الدین صاحب کو مکتوب نطاب قطب المنت اور حضرت شیخ الاسلام صاحب کو مکتوب نطاب مصرف العون اور حضرت محمد ابو القاسم کرگانی صاحب
تواریخ ظہرت نامہ اور دو ہزار ایکسو داخلان سلسلہ سلوک و جذبہ اپنی سے محفل ترتیب دیکر حضرت شاہ جلال الدین
صاحب کو اپنی سامنے بٹھلا کر بیعت امامت اور ارشاد سے خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ مین مشرف فرما کر کلاہ اپنی اوڑھائی
اور عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندہ کر خرقہ پہنایا اور مثال خلافت نطاب کریم الطرفین کے شرکائے مجلس کو سنا کر لقب باطنی سے
سب اہل محفل کو مطلع فرمادیا اسیوقت کیفیت باطن مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت کی حضرت شاہ جلال الدین صاحب
کریم الطرفین کے باطن مین مستولی ہوگئے تبلیغ احکام ارشاد تعلیم طریقت مین سرگرم ہوگئے اخلق اللہ شرفیاب بیعت ہونے لگے۔

احوال وفات حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب کا اور حضرت مشکلکشا بندگی عبد القدوس صاحب قطب عالم کے بجسم روح حاضر ہونیکا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ اکیسوین ماہ شعبان ۹۳۸ھ ہجری کو روز دوشنبہ بعد نماز ظہر کے حضرت
شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب عیسی روحی صاحب کو مکتوب نطاب تشریح المعانی نے حضرت ذات احدیت صرفہ مین وصال فرمایا اور
اس عالم سے رحلت کی اوس روز وقت صبح سے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم گنگوہی
سلطان التارکین صاحب کو مکتوب نطاب تحفتہ الوحدت کو غلبہ مقام فنا فی اللہ اسقدر طاری تہا کہ ۱۷ قسم کے القا قلبیہ
پے در پے علی التواتر صادر ہوتے تہے اور گیارہ قسم کے الہام لبطون سے مرتبہ ظہور مین آتے تہے جب حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کو اوس غلبہ سکر مین
یاد آیا کہ آج روز وصال حضرت پیر و مرشد برحق کا ہے دو ساعت قبل وصال حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب
عیسی روحی سے بجسم روح حاضر ہوکر تمامی خدمات خاص کا انصرام اپنی ہاتھ سے مثل حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی
پیر کے فرمایا فقیر شاہ محمد حسن صابری مولف کتاب گذارش کرتا ہے کہ مکاتیب مفصلہ ذیل سے ثابت ہے کہ حضرت
مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب دستگیر گنگوہی سلطان التارکین صاحب کو مکتوب نطاب تحفتہ الوحدت نے ایک بجسم سے انصرام
دینے حضرت شیخ کا قصبہ ردولی ملک پورب مین فرمایا اور دوسرے بجسم سے مدینہ منورہ کا طواف ہمراہ حضرت شیخ
جلال الدین صاحب کو مکتوب نطاب سبعت القرب کیا اور تیسرے بجسم سے کہستان تبت پر چلہ کش تہے کہ اوسی روز حضرت شاہ

محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہرت نامہ سے ثبت دوم پر ملاقی ہوکر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے دفینہ کی گفتگو درمیان مین آئی اور چھے جسم سے اوسیوقت حضرت شیخ حسام الدین مانکپوری صاحب مکتوب نظاب دقائق غوثی کو ثبت سوم پر ملاقی ہوکر پانی واسطے افطار روزہ کے لاکر دیا تہا اور چند تعلیمات سے حسب الارتسدعا اون حضرت کے مشرف فرمایا تہا اور پانچوین جسم سے اوسیوقت شاہ عبدالصمد صاحب بغدادی صاحب مکتوب نظاب عروج حسن سے ثبت ہفتم پر ملاقی ہوئے واسطے افطار روزہ کے دیا تہا اور چھٹے جسم سے اوسیوقت حضرت عبدالقدوس بصری صاحب مکتوب نظاب معرفت ابیض سے اجمیر شریف مین حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر کے مزار مقدس پر مرتقب بیٹہی ہوئی ملاقی ہوئے اور ساتوین جسم سے اوسیوقت حضرت غیاث کبیر صاحب مکتوب نظاب جاذبہ قدرت خلیفہ بستم حضرت شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار سے مکن پور مین ملاقی ہوئے اسیطرح بستر جگہہ حضرت قطب عالم صاحب حضرات اولیاے ہمعصر سے ملاقی ہوئے تہے بسبب طول مضمون کتاب تحریر نہین کیا جاتا اور حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے تعلیم ترکیب اس کیفیت باطن کی اپنی مکتوب نظاب مین بعبارت عربی اسطرح پر تحریر فرمائی ہے اسکا ترجمہ اوسکا تحریر کیا جاتا ہے تعلیم طریقہ حنفیہ علوی روح جذبیہ کی اگر کسی خدا دوست کو یقین نہو اور اس تحریر کو غلط پاوے تو فردای قیامت علمی کا دامن اور طالب کا ہاتہہ ہوئے مکین اس تعلیم مین سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے یعنے طریقہ حنفیہ علوی مین داخل ہو اور تعلیم باطنی سے مشرف ہو حمان کے ہاتہہ سے صورت اخذ کرکے اور معنی کو صلب جانے ہوے معائنہ وحدت کا کرکے واحدیت مین صورت کو بقا لاکے اور نفس مطمئنہ کو نفس امارہ سے وصل کرکے ملہمہ سے ضرورت پیش لاکر نفس امارہ کو فنا سے بقا کی صورت بناکر قائم کرے جبکہ نفس انتقالی پیدا ہوجاویگا پھر وہ طالب خدا کا نماز کعبہ مین جسم کیساتہہ ادا کریگا فقط۔ طالبان خدا کو غور فرمانا چاہیے کہ حضرات علوالعزم شہنشاہان ولایت نے اسطرح کی صدہا تعلیمات باطن جو آج عنقا صفت زینت الکلام کے طور پر عالم فریبی کو مشہور ہین اپنی اپنی حضرات صاحبان مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ کو واسطے انجام امورات خدمات متعلقہ کیفیت باطن کی سینہ بسینہ اور سفینہ بسفینہ تعلیم فرمائی ہین نہ برای حصول دنیا اور نہ خواہش نفس امارہ چنانچہ بموجب حکم حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا مندرجہ مکتوب نظاب صحیفہ بیان صابری کی ہر ایک صاحب شرف کیفیت باطن کو تجدید تعمیل تعلیمات موصوف الصدر کے حضرت علوالعزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت مجدد اپنی زمانہ سے ضرور ہوئی ہے حضرت مرشد برحق ہادی مطلق پیر دستگیر حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد رحمتہ اللہ علیہ اس

کشف انوار کو ہر گونہ تعلیم کیفیات باطن سے مستفیض فرمایا ہے اور اس کیفیت حنفیہ مذکورہ کا مفصل حال مع نشستہ حضرات
علو العزمان صاحب کیفیت روح جذبیہ مع اولوالامران ظاہر سی کے اس کتاب کے آخیر میں بیان کیا جائیگا

احوال حضرت قطب عالم صاحبؒ کی محفل مین بموجب حکم حضرت بادشاہ دوجہان رحمتہ اللہ علیہ کے جمال الدین ابدال کے حاضر ہونے کا

کہ بیت مسلہ ذیل مین مرقوم ہے بعد وفات حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد حبیب عیسے روحی کے حضرت شکر کشا
بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان التارکین صاحب مکتوب بخطاب تحفۃ الوقت نو سال کامل ارشاد تعلیم طریقت
مین ایکہزار سات سو انسان اور پچاس جن شرف بیعت ہوکر تعلیم کیفیت باطن حسب استعداد خود خلیفہ
صاحب مجاز ہوئے لیکن حضرت شاہ جلال الدین صاحبؒ تہانیسری کریم الطرفین صاحب مکتوب بخطاب الباب العاشر
مرتبہ کمال و تمام تعلیمات کیفیت باطن شہنشاہی ولایت صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ کامیاب ہوئے اس نو برس
کے عرصہ مین ایک عجیب معاملہ دونون حضرات کے معائنہ مین گذرا لیکن ہنگام وقوع معاملہ کسی صاحب کو علم نہوا بعد دفینہ
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے
جمال الدین ابدال نے حضرت قطب عالم صاحبؒ ممدوح کے اجلاس مین عرض کیا کہ بعد تشریف لیجانے حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد
عبد الحق ردولوی زندان پیر کے حسب الحکم حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا یہہ معمول مقرر کیا گیا تہا کہ روز پنجشنبہ وقت صبح کے روح گلاب کی قطعہ جائے محفوظہ مطلع الانوار مین جسم مبارک سے
سات سات قدم کے فاصلہ تک چہرک دیجاتی تہی اور جب روح گلاب کے طلب کرنیکی ضرورت درپیش ہوتی تہی ایک جن بکصد نفر
جن متعینہ مین سے روم کو ارسال کردیا جاتا تہا ایکمرتبہ بتاریخ نوین صفر نہ سو ہجریکروز جمعہ جمال الدین ابدال کے
ایک جن مسمی طقتون کو واسطے لانے روح گلاب کے روم کو ارسال کیا تہا اثنائی راہ مین ایک جن قیطون نام سے ملاقات ہوئی
تشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کا ملاقی ہوا بعد دریافت
احوال باہمدگر یہہ گفتگو ہوئی قیطون نامی جن نے بیان کیا کہ مجکو حضرت قطب عالم صاحب ممدوح مجدد عصر کے ہاتہہ شرف بیعت
حاصل ہے طقتون نامی جن نے جواب دیا کہ تیرا شیخ اگر مجدد عصر ہے تو ہمارے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا جسم مبارک درمیان دو پہروں کے زمین کے اوپر زمانہ حضرت خواجہ

کا احنہ
قیطون طقتون
عجیب وغریب حال

شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ والا ہے سے ابتک کہا ہے اگر شیخ تیرا مجدد زمانہ نہ ہیگا تو دنیہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم بنا
موصوف رحمتہ اللہ علیہ کا کیون نہین کرتا مجدد کی تعریف تو یہی ہے اب تو اپنی شیخ کو مجدد عصر مت کہنا ورنہ مین تیری
گردن توڑ ڈالونگا قیطون نامی جن نے بارد گر بضد ہوکر کہا کہ بیشک ہمارا شیخ مجدد عصر ہے طقتون نامی جن نے ایک ضرب
گرز کی مار کر سر قیطون کا زخمی کیا قیطون نامی جن نے آواز دیا کہ یا شیخ مدد کرو اوسیوقت صورت بامعنے حضرت مشکلکشا
بندگی **شاہ عبد القدوس صاحب** قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے وہان ہوپہنچکر
ایک ضرب انگشت شہادت کی طقتون نامی جن کے قلب پر ماری کہ طقتون نامی جن کا جسم پانی ہوکر بہہ گیا جب عرصہ
ہفتہ بہر کا گذر گیا روز پنجشنبہ کو یہی طقتون جن روح گلاب کی روم سے لاکر حاضر ہوا تب جمال الدین ابدال کو
نہایت فکر ہوئی لاچار ہوکر جمال الدین ابدال نے حضرت **بادشاہ** دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی جناب مین عرض کیا حضرت ممدوح نے عالم مثال مین ارشاد فرمایا کہ جمال الدین ابدال
تمنے تیری جن کو بباعث انکار مجدد زمانہ کے سر توڑ کر مثل پانی کے اوسکا جسم بہا دیا انجار اکے جنگل مین ہے اوس پانی مین سے
بدبو آتی ہے اور تا قیامت آتی رہیگی انکار کرنیوالا مجدد عصر کا زمرہ کفار سے ہوتا ہے جمال الدین ابدال تو بہی تائب ہوا اور
کل کے روز سے مجدد عصر کی خدمت مین دو ساعت کو حاضر ہوا کریگا مگر اپنا اظہار احوال مت کرنا جمال الدین ابدال نے
عرض کیا کہ اگر مجدد عصر کو کیفیت باطن میرے اعلم آجاوے تب مین کیا کرون مجکو اب مجدد سے خوف آتا ہے حضرت موصوف نے
ارشاد فرمایا کہ جمال الدین تو مجدد عصر کی محفل مین ہمارا نام تلاوت کرتا رہنا ہمارے نام کی تلاوت سے تو محفوظ رہیگا اور مجدد پر جمال و جلال
اور رہا کریگا لیکن دو ساعت سے زیادہ ایک لمحہ قیام مت کرنا جمال الدین ابدال نے عالم مثال سے بیدار ہوکر سب اجنہ کو خبر سنائی
اور دو رکعت شکرانہ کے بمع ننانوے ۹۹ نوافل جن کے ادا کیے اور تمامی حیات اور جمال الدین ابدال نے انکار مجدد سے توبہ کی اور جہر کنار روح طلب کیا
اوسیروز سے موقوف ہوگیا اور یہہ تنازع فیما بین دونون جنونکا زبانی قیطون جن کے بہی سب جنات متعینہ کو معلوم ہوا چنانچہ
اوسیروز سے جمال الدین ابدال ہر روز شب کو بعد نماز عشا کے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر
گنگوہی سلطان التارکین کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے تہے اور دو ساعت تک اسم مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا تلاوت کرتے رہتے تہے اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کو
دو ساعت کامل حال وجد طاری رہتا تہا چند سال یہی معمول رہا اسی عرصہ مین بتاریخ پانچوین ۵ ماہ ربیع الثانی ۹۱۰ ہجری کو

بروز پنجشنبہ بموجب حکم حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الا رواح سلطان الاولیا کے جمال الدین ابدال نے مسمی سارون جن متعینہ کو واسطے لانے تخمتاً سنگ زعفرانی رنگ کے کوہ پانچوین پر ارسال کیا دوسرے دن وہ جن سارون نام سات تخمہ سنگ زعفرانی رنگ کے لیکر حاضر آیا اتفاقاً ایکروز بتاریخ انتیسوین ماہ رجب سنہ ۹۰۵ ہجری یکشنبہ شنبہ جمال الدین ابدال کو ہنگام حضوری مجلس اقدس حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کے یہہ خیال دلمین پیدا ہوا کہ اسم مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الا رواح سلطان الاولیا کی تلاوت سے نجات حاصل ہوتی ہے ایکمدت کچھ عرصہ تک تلاوت اسم مبارک نکرنا چاہئی اور اگر کسی آفت مین مبتلا ہوگئے تو پھر اسم معظم تلاوت کرکے نجات حاصل کرلینگے یہہ سوچکر تلاوت اسم مبارک سے خاموش رہے بعد خاموش ہوجانیکے حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے جمال الدین ابدال کا ہاتھہ پکڑکر حال وجد معمولی مین زبان مبارک سے لا باوا زبلند ارشاد فرمایا اسیوقت جمال الدین ابدال کے جسم کی نفی اوس مجلس سے ہوگئی اور ایسے عالم مین پہونچے کہ وہان کوئی جمال الدین ابدال کو پہچانتا ہی نہ تہا عرصہ دراز تک ذلیل وخوار وہان پر پھرا کیے ایک روز ایک شخص نے جمال الدین ابدال سے کہا کہ تو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الا رواح سلطان الاولیا کا نام مبارک تلاوت کیا کرتا تہا اب کیون نہین کرتا یہہ سنکر معاملہ گذشتہ یاد آیا اور جلد اسم معظم تلاوت کرنا شروع کیا تب اس عالم ناسوت مین اپنی آپکو ایک میدان لق ودق مین پاکر بے اختیار ایک سمت کو ساتہہ پرواز ابدالی کے نہایت سریع السیر چلنا شروع کیا ایک پہر کے عرصہ مین نواح کلیر شریف مین پہونچی جب جنات متعینہ سے ملاقی ہوئے اونہون نے سوال کیا کہ تمکو حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الا رواح سلطان الاولیا نے کس خدمت پر ارسال کیا تہا جو آج تاریخ پانچوین ربیع الاول سنہ ۹۰۶ ہجری کو نصف شب چارشنبہ حاضر آئی ہو دو برس کا عرصہ ہوا جمال الدین ابدال عرصہ غیر حاضر کا سنکر حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الا رواح سلطان الاولیا کے جسم اطہر کیطرف متوجہ ہوکر تائب ہوئے وصلوٰۃ الاستغفار ادا کرکے بدستور خدمت مین مامور رہوئے **نظم مولف**

حضرت قدوس پیر خاص وعام تحفۂ لوحدت مین لکھتے ہین یہہ بات		رتبۂ تجدید کے پورے امام ہوگئی جب سنہ محمدؐ کی وفات	

عرصہ نو سال کے ارشاد سے — دولت رشد خدا امداد سے

سترہ سو اسّی اور پنجاہ جن — کچھ جوان سن اور کوئی پیر سن

بہرہ مند اتنی خلافت سے ہوئے — بیعت تحویل سے اوجلی ہوئے

پیر جلال الدین تہانیسری امام — ارتفاعی رشد کا سرمست جام

مجھ سے مرفوع الاجازت ہو گیا — محو انوار ہویت ہو گیا

میرے کل احوال سے آگاہ ہوا — ایکہفتہ مین سہا سے مہ ہوا

اسجگہہ لکھتے ہین تہانیسر جلال — یون سنا مینے جلال الدین سے حال

بعد جانے نور حق مخدوم کے — رازہائے شاہ عالم یہہ کہلے

ایک جن جن جمال الدین سے — معتبر جنات خوش آئین سے

پنجشنبہ روح گل کے واسطے — روم کو جاتا تہا سیدہی راستے

تہا وہ جن نامزد طقتون نام — خدمتی تہا شاہ عالم کا مدام

جن ضدی خدمتی سے تہا وہ ایک — جنیون مین تہا نہایت مردنیک

راہ مین قیطون جن اوسکو ملا — دیکہکر طقتون نے اوس سے کہا

تو مجدد کا اگر ہے دستگیر — صاحب تجدید جو تیرا ہے پیر

دفن کرتا کیون نہین ہے شاہ کو — حضرت مخدوم حق آگاہ کو

شیخ کو اپنی مجدد مت کہو — اس کلام زائدہ سے چپ رہو

ورنہ گردن توڑ ڈالونگا ابہی — ہاتہہ تیرے موڑ ڈالونگا ابہی

پہر کہا قیطون نے غصہ مین آ — پیر میرا ہے مجدد ای فتا

سنکے یہہ طقتون نے قیطون کو — خون سے رنگین کیا غصہ مین ہو

جبکہ وہ طقتون سے زخمی ہوا — یاد اپنے قطب عالم کو کیا

قطب عالم کے تصرف سے وہین — ہو گیا طقتون بہی زیر زمین

ایکہفتہ تک نہ لایا عطر روم
شاہ کی خدمت مین طقتون سموم

تب جمال الدین نے باصد ہراس
شاہ کی خدمت مین یہہ کی التماس

اجتک طقتون جن آیا نہین
مینے اوس جن کا پتہ پایا نہین

شاہ نے یہہ سنکے فرمایا جواب
تیرے جن کا تو ہمنے سر شتاب

آب کر پہنچا بخارا مین اوسے
دور تر پہنچا ہے صحرا مین اوسی

تا قیامت اوسکے اوس پانی کی بو
گھل کے جاویگی وہ بدبو سو بسو

منکر قطب مجدد کیون ہوا
جد ذسے انکار اوسنی کیون کیا

منکر تجدید کا آخر یہی
پستگی باطن کی ہے ظاہر کی ہی

تو جمال الدین ہر شب جا وہان
نور تجدیدی کا جلوہ پا وہان

قطب کو ہمنے پلایا ہے ایاغ
ہے ہمارے نور سے روشن چراغ

ہے ہماری شاہ کا وہ بھی ظہور
وہ ہمارے نور کا ہی مست نور

جب میسر ہو تجھے اوس کا حضور
ورد میری نام کا کہیو ضرور

تا نہو اوس سے تجھے ایذا جمال
قطب ہے وہ صاحب شان جلال

وجد ہتا ہے اوسی صبح و مسا
حال اوسکا سیف ہے سیف خدا

دیکھہ میرے نام کو مت بھولیو
یہہ نہو کچھہ اور تیرا حال ہو

حسب تقدیر ایکدن ابدال کو
اوس جمال الدین مست حال کو

نام حضرت سے کیا اوسنی گذر
ورد نام شاہ چھوڑا سر بسر

وجد مین آتے قطب عالم اوسگھڑی
طبع تہی کچھہ اور ہی جانب لڑی

جب پکڑا دست جمال الدین کو
کہا ابدان خوش آئین کو

جا پڑا وہ وادی حیوان مین
جا پڑا صحرائے بے پایان مین

سال دو ہفتہ کا پھرا حیرت نصیب
مرد حیرت زا جمال الدین غریب

بعد مدت کے ملا ایک مرد راہ — ہمچو خضر رہنما عرفان پناہ
دیکھکر اوسکو کہا اوسنی شتاب — نام شاہ دوجہان پڑہ ای خراب
سنتے ہی مینے شتابی شاہ کا — شاہ عالم عارف باللہ کا
اسم اعظم جلد سے پڑہنے لگا — ہول سے اپنی بہت ڈرنے لگا
ہوش آیا جب مجھے ہے تو کہان — کیا ہوا تجھکو کہ آیا تو یہان
جانب کلیر بہ تعجیل تمام — رو کیا مینے بہ فیض ورد نام
آن کر کلیر مین جنون سے کہا — مجکو اسدم کسقدر عرصہ ہوا
دیر کتنی آنے جانے مین ہوئی — کسقدر تعطیل آنے مین ہوئی
جس لگے کہنے کہ تم بعد از دو سال — آج آئی ہو یہان پر ای جمال
یہہ کہو دو سال تک تم تھے کہان — اب جو آئے ہو پس از مدت یہان
سنکے یہہ جنون سے مین ترسان ہوا — صورت تصویر بس حیران ہوا
جانب جسم مبارک شاہ کے — اوس شہنشاہ خدا آگاہ کے
سجدہ تعظیم کرنے کو ادا — بے تحاشا خوف کہاکر گر پڑا
اوٹھکے سجدہ سے بصد خوف و رجا — جلد استغفار کو پڑہنے لگا
ای حسن قدوس شاہ نامدار — ہین مجدد فیض بخش روزگار

احوال بیعت نکرنے مجیب النسا کا خلفای حضرت قطب عالم صاحب سے باعث دفینہ ہونے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم صاحب کے اور حال وجد مین اکثر رو زغائب ہوجانے حضرت قطب عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ اکسوین محرم ۹۷۴ ہجری روز یکشنبہ وقت صبح کے مسجد مین ہوئی بیعت عورت فاضلہ مسماۃ مجیب النسا بنت سید غلام احمد بن سید عزیز اللہ بن سید نور احمد بن سید جلال بخاری مع شوہر فاتحہ واسطے بیعت ہونیکے خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ مین پاس حضرت شیخ عبد الصمد صاحب مکتوب

مکتوبات الطاب آیت القدس خواص الواحدیت خلیفہ حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم
دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کے حاضر ہوکر طالب شرف بیعت کی ہوئی جب حضرت شیخ عبدالصمد صاحب قادری
بیعت کرنے پر تشریف فرما ہوئے اوس عورت نے سوال کیا کہ حضور اول شجرہ صابریہ تا بہ اسم مبارک جناب سرور کائنات
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تلاوت کیجئے حضرت شیخ عبدالصمد صاحب موصوف نے شجرہ معظم تلاوت فرمایا
اوس عورت نے اسمائے متبرک کو شمار کیا بعد اختتام اوس عورت نے سوال کیا کہ حضور اب مزارات حضرات سلسلہ عالیہ کے مجکو بتلائیے
بعد حصول شرف بیعت مجکو مزارات کا طواف کرکے استفادہ حاصل کرنا فرض ہے حضرت شیخ عبدالصمد صاحب نے مزارات تمامی
حضرات شجرہ کے بیان فرمائے جب نام حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کا آیا وہ عورت فاضلہ کہنے لگی کہ حضرت بارہ بارہ کوس تک وہان تو شمشیر قہاری دورہ کرتی ہے وہان تک
رسائی ہونیکی کیا صورت ہے یہ سوال سنکر حضرت شیخ عبدالصمد صاحب خاموش ہوئے اور وہ عورت سلام کرکے شیرینی لیکر
چلی گئی اور کہنے لگی کہ افسوس خاندان صابریہ سے ہم کم بخت محروم رہے اب کس تدبیر سے خاندان صابریہ کی کیفیت باطن
حاصل کریں بعد اوسکے جیسا کہ اوس عورت مجیب النسا فاضلہ نے اکثر لوگون کو اغوا کیا کہ خاندان صابریہ مین داخل سلسلہ
بیعت ہونا مناسب نہین کہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا
کی بارگاہ تک رسائی حاصل نہین ہوتی آگی کو شجرہ کیونکر پڑہا جاوے یا اغوا ہوئے اوس عورت فاضلہ کے اوس نواح کی
خلق اللہ سنا غائی حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین
سے بیعت کرنا موقوف کیا بلکہ تین ہزار سات سو بتیس آدمی داخلان سلسلہ خلفاے حضرت قطب عالم صاحب موصوف سے
منحرف ہوکر راندہ درگاہ ہوگئے مع التفصیل مندرجہ احوال مفصلہ بالا مرسلہ خلفاے اوس نواح کی حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کی
خدمت مین پہونچین حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الطرفین صاحب مکتوب نطاب لانت الوحد حضرت
پیر و مرشد کی خدمت مین محل اور موقع سے گذارش کردیتے تھے اور اکثر اوقات دیگر حضرات شرکائی مجلس بھی بچشم دید حود احوال
مذکورہ گذارش کیا کرتے تھے لیکن حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کسی صاحب کو جواب اس امر کا نہین دیا کرتے تھے
بتاریخ ساتوین ماہ ربیع الاول سنہ ۹۰۷ ہجری یکروز جمعہ بعد نماز اشراق کے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ
عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین تخلیہ حجرہ سے بعد فراغ معمولات محفل عام مین تشریف لائے اوس روز

حضرت قطب عالم صاحب کا اپنی خلفا سے دریافت معرفت خدا کے سوال فرمانا۔ اور حضرت جلال الدین صاحب کا معرفت آمیز جواب دینا

اتفاق سے تمام خلفا حضرت قطب عالم صاحبؒ موصوف کے تعداد ساڑھے ستر سو حاضر بارگاہ عرش پناہ تھے، اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوحؒ پر حال وجد طاری تھا اور اسی غلبہ حال وجد میں حضرت قطب عالم صاحبؒ موصوف نے اپنے خلفا کی جانب خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ ای لوگو تمنے اس فقیر کے وسیلہ سے خدا کو پہچانا اکثر خلفا نے باتفاق عرض کیا کہ حضرت ابھی ہمنے خدا کو نہیں پہچانا مگر ہاں اتنا پہچانا ہی کہ حضور انور کو مقام فنا فی الرسول کا حاصل ہے اور بعضے خلفا کو ہیبت حق سے طاقت جواب عرض کرنیکی حاصل نہوئی **بار دوم** حضرت قطب عالم صاحب ممدوحؒ نے **حضرت شاہ** جلال الدین صاحب تھانیسریؒ کیطرف خطاب فرما کر ارشاد کیا کہ جلال الدین تونے بھی فقیر کی خدمت کر کے خدا کو پہچانا **حضرت شاہ** جلال الدین صاحبؒ موصوف نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور انور اس غلام نے تو حضور کو پایا یہہ التماس کر کے حضرت پیر و مرشد کے قدمونپر سر رکھدیا اور **حضرت** قطب عالم صاحبؒ نے حضرت شاہ جلال الدین صاحب کو اپنی سینہ فیض گنجینہ سے لگا کر ارشاد فرمایا کہ **الحمد للہ** اتنی لوگونمیں سے ایک شخص نے تو خدا کو پایا اور پہچانا بعد اس ارشاد فیض بنیاد کے **حضرت** قطب عالم صاحبؒ ممدوح پر غلبہ کیفیت وجد انکا ترقی پذیر ہوا یہانتک کہ رقص کرنے لگے اوسوقت زبان مبارک سے ابیات تصنیف **حضرت** شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند کے صادر ہوتے تھے اور تمامی خلفائے حاضرین پر بھی حسب استعداد حال طاری تھا **ابیات**

من نہ آم و الشہ یاران من نہ آم	جان جانم عقل عقلم تن نہ آم
نور پاکم آمدہ در مشت خاک	کور چشمان را اگر روشن نہ آم
اوست اندر سر من ظاہر شدہ	من نہ آم مسعود باللہ من نہ آم

بعد تھوڑی عرصہ کے **حضرت مشکل کشا** بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم و دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کی طبیعت اسلوب سلوک پر آئی اور فرحت چہرہ مبارک پر نمایان ہوئی حضرت شاہ جلال الدین صاحب تھانیسریؒ دست بستہ عرض کیا حضرت تمام مخلوق طعن و تشنیع کرتی ہے اس سلسلہ کے فقیر و پیر اور سلسلہ قدوسیہ صابریہ چشتیہ میں بیعت ہونے سے انکار کرتے ہیں اگر حسب مبارک **حضرت بادشاہ دو جہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا جو میان دو پیروں کے موجود ہے اور وہاں شمشیر قہاری گاہ بگاہ ہے اگر مزار اقدس تیار ہو جاوے تو نہایت بہتر ہے یہہ ارشاد سنکر حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کی زبان سے یا ھو یا من ھو یا من لیس لہ الا ھو اور تین بار لا الہ الا اللہ صادر ہوا

اور زمین پر بیہوش ہو کر گر پڑی اور جسم مبارک خرقہ اور جلد زمین سے غائب ہو گیا خرقہ اور چادر زمین پر خالی پڑا ہوا تھا اشعار مولف

حضرت قطب عالم بادشاہ ششم جہات — تحفۃ الوحدت میں لکھتے ہیں یہ بات

عرضی عبد الصمد مین تہا لکہا — پیر و مرشد مجہپہ گذرا ماجرا

ایک عورت فاضلہ بیعت تلاش — سب نساء مین مجیبہ نام فاش

واسطے بیعت کے آئی نیک روز — مسجد لاہور مین وہ ایکروز

صابریہ سلسلہ کا ذوق تہا — اس طریقہ کا اوسے بس شوق تہا

یہہ لگی کہنے پڑہو شجرہ تمام — دُو بتا اونکی مزارون کے مقام

بعد بیعت کے مجہے جانا ضرور — مرقدون سے فائدہ پانا ضرور

مینے سب کا نام بتلایا اوسے — شاہ کا بہی حال سمجہایا اوسے

گہومتی پہرتی ہے وہان تیغ جلال — اوس طرف جانا تو ہی از بس محال

وہ لگی کہنے کہ پہر کیا فائدہ — یہہ مریدی ہے بس امر زائدہ

اوٹہہ گئی وہ پاس سے میرے شتاب — اور مریدون کو لگی کرنے خراب

ہر کسی نادان سے وہ کہنے لگی — چہوڑ دو لوگو طریق صابری

اس طریقہ مین کوئی داخل نہو — داخلو تم بہی طریقہ چہوڑ دو

اسقدر اس امر کی شہرت پڑی — بات یہہ لاہور سے آگے بڑہی

سہ ہزار و ہفت صد اور بست کس — سلسلے سے پہر گئے وہ بوالہوس

صابریہ خاندان سے پہر گئے — راندۂ درگاہ شیخانی ہوئے

ایک عجائب حال شایان رقم — یون لکہے ہے شہ جلالی کی قلم

گاہ گاہ اکثر خلیفے خوش لسان — قطب عالم سے یہہ کرتے تہے بیان

قطب عالم سن جواب اسبات کا — کچہہ نہین دیتی ہمے سکتہ کے سوا

سانوین ماہ ربیع اولی کے دن — اونسو سات سن ہجری کے گن

چاردہ رکعت نماز اشراق کے
پڑھ کے خلوت سے تھے باہر آگئے

خادمون کے پاس فرمائی نشست
لیک جام وجد سے تھے بیکہ مست

وجد تھا اوسوقت حضرت پر تمام
سب خلیفون کا وہان تھا اژدہام

ساڑھی ستر اوسوقت وہان مرد مجاز
قطب عالم کے خلیفے سرفراز

اوس گھڑی اوسوقت اوسدم تھے وہان
اپنی اپنی حال مین تھے جان فشان

قطب نے سب کی طرف کر التفات
وجد ساذج ذات مین پہونچی یہ بات

تم سبھی حضار خدمت سے بھلا
یہہ کہو کس کس نے پایا ہے خدا

سب لگے کہنے کہ ای قطب زمین
ہمنے تو باللہ خدا پایا نہین

ہان جناب قطب کے فیضان سے
اس تجلی رسولی شان سے

بالیقین پایا رسول اللہ کو
شافع محشر خدا آگاہ کو

ہے فنا حاصل رسولی آپ کو
ہے یہی رتبہ حصولی آپ کو

آپ کی صحبت کے فیض عام سے
ہم یہی ہین ہان بہرہ در اس حکم سے

آپ نے ہر ایک کا سنکر کلام
مونہہ کیا میری طرف باشوق تام

ای جلال الدین تہانیسر بتا
تو بیان کر تونے پہچانا خدا

اسقدر جہد و ریاضت جو کیا
تونے کیسے رشد سے پایا خدا

مین لگا کہنے کہ ای مولای من
ای تمام آرائش فرد ای من

مظہر شان اجل شیخ کبیر
ای جناب مرشد رشدین ضمیر

آپ کے اس بندہ درگاہ نے
آپ کے اس مرد دولت خواہ نے

مظہر ذات و صفات ذوالمتین
آپ کو پایا ہے باعین الیقین

غیب سے دار شہادت کا نظام
آپ کے جلوہ کا ہی ای خوش خرام

مظہر ذات و صفات حق ہین آپ
خود تقید آرا و خود مطلق ہین آپ

آپ کا جلوہ ہی ہر سو جلوہ گر
آپ کے جلوہ سے ہی شام و سحر

منزلِ معنی سے آ امکان مین
آپ ہین صورت نما ہر شان مین

مرکزِ خاکی سے تا عظمت سرا
آپ ہین بس صورتِ معنی نما

آپ قادر آپ ہی مقدور ہو
آپ جابر آپ ہی مجبور ہو

آپ قمری آپ ہی شمشاد ہو
آپ ہی تم سوسنِ آزاد ہو

پھول کو بخشا ہے تمنے بو و رنگ
مستتر تمنے کیا آتش بسنگ

گل فشانی دی ہے تمنے باد کو
سرفرازی سرو اور شمشاد کو

بے رضا پتا کوئی ہلتا نہین
بے کہلائے کوئی گل کہلتا نہین

آپ کا جب تک نہو حکم قدیم
کب قلم سے ہو نمایان خط جیم

باد کا جھوکا تمہارے زور سے
تاک بستہ آپ کے ہے دور سے

ناطقہ کے نطق کو گویا کیا
سامعہ کو نطق کا جویا کیا

عقل کو آپ ہی نے بخشی بوجھ ہے
آنکھ کو آپ ہی نے بخشی سوجھ ہے

عرش کو کرسی سے بالا کر دیا
ہر فلک بالا سے بالا کر دیا

بوجھ سے اپنی کسیکو خوشی کیا
اس سمجھ کا مایۂ بے حد دیا

آپ کو پایا ہے جو پایا ہے بس
آپ پر ایمان ہم لایا ہے بس

آپ مولا آپ کا ہون مین غلام
آپکا بس روز و شب پڑھتا ہون نام

سنکے میرا یہہ کلام دلنواز
قطب عالم پر کھلا کچھہ اور راز

رحمۃ اللہ علیہ

جھٹ لپٹ کر اس غلام خویش سے
اس غلام ایستادہ در پیش سے

یہہ لگے کہنے کہ ای میرے جلال
تو نے پایا بس خدائی ذوالجلال

رحمۃ اللہ علیہ

شکر صد شکر خداوند علا
ایک نے اتنون مین بس پایا خدا

وجد تھا یا رقص فرمانے لگے
اور ہی کچھہ بر زبان لانے لگے

حضرت بابا کا یہہ موزون کلام — شوق مین پڑہنے لگے با مستی تام

کلام حقیقت نظام حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند

من نہ آم واللہ یاران من نہ آم — جانِ جانم عقل عقلم تن نہ آم
نور پاکم آمدہ در مشتِ خاک — کور چشمان را اگر روشن نہ آم
من ولیّم من علیؓ و من نبیؐ — جم نہ آم رستم نہ ام بہمن نہ آم
نور من در تنگنا می تن مجو — آفتابم دزدہ روزن نہ آم

اوست اندر سرِّ من ظاہر شدہ
من نہ آم مسعود باللہ من نہ آم

بعد عرصہ جب طبیعت صحو پر — جذبۂ توحید سے لائی نظر
دست بستہ ہو کے مینی یہہ کہا — ای شہ اعلائے ما ای حضرت مولائے ما
اکثری لوگون کی یہہ گفتار ہے — سلسلہ قدوسیہ بیکار ہے
شاہ کا جب تک نہ ہوگا مزار — خلق کا رہیگا حضرت سے فرار
کوئی صورت شاد کے روضہ کی ہو — جسطرح ہو دفن حضرت کو کرو
قطب عالم نے یہ سن کر یہ کلام — مست ہو فرمائے یہہ الفاظ تمام
ھو و یا من ھو و یا من لیس لھو — لا و لا لا و یا من لا
یہہ کلام معنی راز نہان — طبع حق آگاہ سے لا بر زبان
ہو گئے اکبار گی از خود بدر — بیخودی سے بس ہوئے بیہوش تر
رہ گیا جامہ ہوئی از خود نہان — خرقہ و چادر رہے تنہا وہان
ای حسنؑ قطب دو عالم آنزمان — سیر ایجا بی مین تھے جلوہ کنان

احوال حضرت قطب عالم صاحب کے خرقہ اور چادر مین آجانیکا اور سماۃ مجیب النسا کے گنگوہ مین آنیکا اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب کا بعطائے تبرکات

وکتوبات نطاب وغیرہ کے مرفوع الاجازت ہونیکا اور خلق اللہ کا واسطے دفینہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم صاحب کے حاضر ہونیکا

کاتب یہ مضمون ذیل میں یہ خبر ہے کہ جب حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر سلطان الواصلین گنگوہی بمقام نطاب بمقتضا الوحدۃ اکیس روز کامل خرقہ اور چادر مبارک سے غائب رہے اور بعد مراجعت شہر پٹیالہ ۱۳۱۱ھ میں بمقام بجیب النسا فضا پہنچ گئی اکیس روز کامل یہ حال رہا کہ ہزارہا لوگ ہر روز آتے تھے اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوح ہر جمع رہا کرتے تھے اور تمامی حضرات رقبار و نقبار و نجبار و ابدال قطاب و اقطاب و رجال الغیب اور حضرات اولیا کے ہمعصر مفصل ذیل اور تمامی خلفا بتعداد مرقوم الصدر اندر دائرہ شریف کے حاضر ہوکر دوسرے طور پہنچہ اور چادر مبارک کا کرکے جب قریب خرقہ اور چادر متبرک کے جاتے تھے باواز بلند جمع ہوکر سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ مَخْدُومٌ رَحِیْمٌ پڑھتے تھے ہوتے ہوتے اس عرصہ میں ایسا اتفاق ہوا تھا اور قریب خرقہ اور چادر کے پہونچکر ہیبت حق سے ہر ایک شخص متحیر ہوجاتا تھا بائیسویں ۲۲ روز بتاریخ اڑتیسویں ماہ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ ہجری کو روز پنجشنبہ وقت نماز اشراق کے حضرت قطب عالم صاحب موصوف یکایک اس عزت کے ساتھ کہ کسیکو اوٹھتے ہوئے نظر نہ آئے خرقہ پہنے اور چادر اوڑھے اوس جگہ سے اوٹھکر حاضرین سے فرمانے لگے کہ اے لوگو تم سب کیا کرتے ہو کہو یا ظہور ہیبت حق کے کوئی شخص جواب گذارش نکر سکا مگر حضرت شاہ جلال الدین صاحب نے کہا تو یہی کریم الطرفین صاحب مکتوب نطاب بانت الواحدۃ دروازہ دائرہ شریف کا کھول دیا کہ ایک مجمع کثیر مع عورت فاضلہ مجیب النسا لاہور کے اندر دائرہ شریف آگئی لگا حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے ارشاد فرمایا کہ جلال الدین یا بایہہ خلق اللہ فقیر کے پاس کیوں آئی ہے حضرت شاہ جلال الدین صاحب نے دست بستہ عرض کیا کہ حضرت یہہ سب مخلوق عرض کرتی ہے کہ دفینہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ لہ الارواح سلطان الاولیا کا ہوجائے کہ خلق اللہ زیارت سے مستفیض ہوکر کامیاب مدعا ہوجائے ہوں اگر حضور کے زمانہ میں دفینہ حضرت ممدوح کا نہیں ہوا تو اور ایسے مرتبہ کا شیخ اجل عالم ماسوا میں کا ہی کو ظہور کریگا کہ جو دفینہ حضرت موصوف کو انجام فرمایگا ورنہ خلق اللہ فیضیاب مزار مقدس سے محروم رہیگی اور حضور کے بعد کوئی شخص خاندان قدیمہ صابریہ کو قبول نہیں کریگا اب بھی اکثر لوگ اس سلسلہ کو مقطوع کہتے ہیں یہہ التماس سنکر حضرت

قطب عالم صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ جلال الدین تیری یہی مرضی خلق اللہ کیموافق ہے حضرت شاہ جلال الدین صاحب نے عرض کیا کہ جو مرضی حضور انور کی ہے وہی مرضی غلام کی ہے **حضرت قطب عالم** صاحب موصوف نے ارشاد فرمایا کہ جلال الدین داخل ہونے خاندان صابریہ چشتیہ کے کون شخص منکر ہے **حضرت شاہ جلال الدین** صاحب نے التماس کیا کہ حضرت ایک عورت فاضلہ مجیب النسا نام لاہور سے یہانتک لوگون کو بہکاتی چلی آئی ہے **حضرت قطب عالم** صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت کہان ہے حضرت شاہ جلال الدین صاحب نے عورت فاضلہ مجیب النسا کو حاضر کیا حضرت قطب عالم صاحب موصوف اوس عورت کو دیکھکر واسطے تعظیم کے کھڑے ہوگئے اور ارشاد فرمایا کہ **الحمد للہ** تیری سبب سے **حضرت بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم الارواح سلطان الاولیا کا آج سے سولہوین روز دفینہ ہوجائیگا وہ **تاریخ** پانچوین ماہ ربیع الثانی **۹۰۰** ہجری روز جمعہ کا ہوگا عورت فاضلہ مجیب النسا نے حضرت **مشکلکشا** بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین سے عرض کیا کہ حضرت مجھی بیعت سے مشرف کیجی **حضرت قطب عالم** صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی بات پر قائم رہ بعد دفینہ حضرت **بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے تجکو داخل سلسلہ کیا جائیگا اور سیوقت حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین صاحب مکتوب نطاب تخفۃ الوحدت نے **حضرت شاہ جلال الدین** صاحب تہانیسری کریم الطرفین صاحب مکتوب نطاب اباالواحد کو تمامی مفاوضات سلسلہ عنوتہ بنا خلافت مجازات اور مکتوبات نطاب اور اوراد منضبط اوقات شبانہ روزاد تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرات ایرین سلسلہ حقی صابریہ چشتیہ عالیہ کے عنایت فرماکر صاحب مجاز فروغ الاجازت علوالعزم المرتبہ بمثل اپنی کرکے امین البدال کی خدمت میں مامور کردیا اور ارشاد فرمایا کہ جلال الدین جو عوالم الناس میں سے واسطے شریک ہونے دفینہ ثانی در دوبی برزخ صغرا کے حاضر ہوا وسکو واسطے قیام کرنے بارہ کوس کے ہدایت کرکے روانہ کردیجیو اور سیوقت یعنے **بتاریخ** اونیسوین ماہ ربیع الاول **۹۰۰** سے حضرت **قطب عالم** صاحب موصوف حجرہ خلوت گاہ مین تشریف لیگئے اور دس روز یعنے اٹھائیسوین ماہ کو روز شنبہ کی تمام کسیسے ہمکلام نہین ہوئے اور نہ اوس حجرہ سے باہر تشریف لائے حضرت شاہ جلال الدین صاحب باہر حجرہ سے ایک گوشہ مین بستہ حاضر رہتے تھے خلفائے حضور رس واسطے سلام کے جب اندرون حجرہ تشریف لیجاتے تھے گاہی حضرت **قطب عالم** صاحب موصوف حجرہ مین فرماتے تھے اور گاہے بغیر برآمد ہوئے دروازہ کے حجرہ مین سے غائب ہوجاتے تھے **چھٹی روز بتاریخ چوتھی** ماہ ربیع الثانی **۹۰۰** ہجری مرقوم الصدر کو بروز پنجشنبہ بعد نماز اشراق کے آنحضرات اولیائے ہمعصر کے ہر ایک شہر و دیار کو ہستان تبت وغیرہ

ہفت اقلیم سے باختلاف عرصہ متواتر شروع ہوتی یہہ کیفیت تھی کہ جو صاحب تشریف لاتی تھے بغیر دریافت کیے حاضرین
بارگاہ سے بے تکلف حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کے سامنے حجرہ میں جاکر بیٹھ جاتی تھے اور آداب تسلیمات بھی ادا نہیں کرتے تھے حضرات
خلفائے حاضرین بارگاہ نے حضرات تشریف لانیوالوں سے دریافت کیا کہ آپ صاحب کس طرح بے تکلف کسوجہ سے تشریف لاکر بغیر ادائے
مراسم سلام علیک و آداب کے حاضر ہوتے ہیں حضرات تشریف لانیوالوں نے جواب دیا کہ ہمکو حضرت مشکلکشا بندگی شاہ
عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے ہر ایک جگہ سے اپنی ہمراہ واسطے شریک ہونے دفینہ ثانی
حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے لیکر
آئی ہیں اور اکثر عوام الناس سے بھی یہی امر سنا گیا حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الطرفین حضرات
اولیائے معصر کو جہان رکھکر خدمت میزبانی کی بجالاتے تھے اور عوام الناس کو واسطے قیام حد بارہ کوس کے ہدایت کرکے روانہ
فرماتے تھے ساتویں روز تاریخ پانچویں ماہ ربیع الثانی ۹۰۷ ہجری مرقوم الصدر کو شب جمعہ بعد نماز تہجد کے
ذوالجنان شاہزادہ جن مع گیارہ ہزار جنات علماء فاضل کے کہ یہہ سب گروہ جنات حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ سے داخل سلسلہ طریقت کے تھے حاضر ہوئے
اور حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین سے قدمبوس ہوکر
عرض کرنے لگے کہ حضور انور کے طفیل حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کے وجود انور کی زیارت نصیب ہوجاویگی حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ
ذوالجنان ہمکو دمشق میں کیونکر خبر ہوئی کہ آج کے روز حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر
صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا مزار مقدس تیار ہوگا ذوالجنان شہزادہ جن نے عرض کیا کہ حضرت
آج شب کو مجھی حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ نے عالم مثال میں بشارت دی تھی کہ تو بہت جلد تختہ آبنوسی جو میرے حجرہ عرفی میں پاس سید
میزالدین بن شہاب الدین کے رکھے ہوئے ہیں لیکر جا اور مجدد قطب عالم کو حوالہ کردے کہ آج میرے مخدوم کے
دفینہ دوم پر نخ معز الکا بھی روز ہے اور مجدد قطب عالم سے کہدے کہ تختہ سنگ زعفرانی جو جمال الدین ابدال
[illegible] تعمیر دوم میں اور جو مجدد نے تختہا سنگ سرخ کے منگوائے ہیں اون کو تعمیر سوم میں

اور ان تختہائے آبنوسی کو تعمیر اول مین شامل کرنا بموجب حکم کے حاضر ہوا ہون اگر حکم ہو حضور انور کے ہمراہ چلون
حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے ارشاد فرمایا
کہ ذوالجنان ہمارے پاس بھی پانچ تختے سنگ سرخ کے امین اللہ ابدال سے منگوائے ہوئے موجود ہین ان تختون کو
بھی تم اپنی ہمراہ لیجاؤ اور ایکسو چھپن خلفائے حضرات اولیائے معصر مہمان ہمارے اور سولہ سو ستاسی خلفا ہمارے اور
تینتالیس جن خلفا ہمارے کو بھی اپنی ہمراہ لے اکرجد بارہ کوس زمین سوختہ سے تین کوس کے فاصلہ پر قیام
کرنا اور تا صدور حکم ثانی ہرگز اندر حد بارہ کوس کے قدم مت رکھنا یہہ حکم سنکر ذوالجنان شاہزادہ جن حضرت
قطب عالم صاحب سے قدمبوس ہوکر رخصت ہوا اور **حضرت شاہ** جلال الدین صاحب کریم الطرفین نے پانچون تختے
سنگ سرخ کے اور حضرات ممدوح الصدر کو ہمراہ ذوالجنان شاہزادہ جن کے کردیا اور تلاوت
اسم اعظم چشتیہ کی اجازت دی **اشعار نتیجہ افکار مولف**

قطب عالم حضرت شاہجہان — قبلۂ اصحاب ایقان زمان
غائبیت تا حد اکیس روز — **قطب عالم** کے رہے معنی فروز
خرقہ وچادر جو تنہا تھی وہان — دیکھکر دونون کو مردان جہان
خوف سے نزدیک تو جاتے نہ تھے — دولت بوسہ و مس پاتے نہ تھے
پر طواف اوسکا بہ تعظیم تمام — دور سے لاتے بجا تھے خاص و عام
غوث و قطب ابدال مردان خدا — بندگان غیب دان حق آشنا
کلمہ قدوس سبوح رحیم — **یا لطیف یا ودود یا کریم**
پڑھنی لگتی تھے وہ خرقہ دیکھکر — صاف ہوجاتے تھے سب حیران نظر
بعد روز اکیس کے قطب کمال — آگئے خرقہ مین پھر برحسب حال
خلوت اقدس سے باہر آنکر — دیکھکر لوگون کو بس ایدہر اودہر
یہ لگے کہنے کہو کہتے ہو کیا — کیا تمہارا ہے سوال دلکشا
جو تمہارے دل مین ہے بولو شتاب — تا تمہارے حسب دلخواہ دون جواب

سب لگے کہنے کہ ای شیخ کبیر
خلق کو اس سلسلے سے ہی نفیر

سیکڑون داخل طریقہ بارگاہ
ہوگئی حضرت کی رہ سے اور راہ

ایک مجیبہ فاضلہ زن شوخ کار
کہتی پھرتی ہے یہہ کلمہ آشکار

سلسلہ قدسیہ اسناد سے
دور تر ہے دور ہے ارشاد سے

بیعت اسمین رہ نمائی حق نہین
ارتفاع بیعتی مطلق نہین

وہ زن رہزن اب آئی ہے یہان
اوسنی یہہ شہرت اوڑائی ہے یہان

آپنے سنکر کہا لاؤ اوسی
جلد میرے پاس پہونچاؤ اسے

پاس حضرت کے اوسے حاضر کیا
قطب عالم نے اوسے بٹھلا لیا

کرکے تعظیم اور تکریم تمام
یہہ کہا اوس سے مجیبہ خوش کلام

تیرے باعث سے دفینہ شاہ کا
سولہوین دن اوس جلال اللہ کا

بالیقین باحکم حق ہوجائیگا
یہہ فقیر اوس کار کو برلائیگا

پانچوین ثانی ربیع اصل کار
جمعہ سنہ ظ کے شمار

ہجرۃ حضرت سے ہوئیگا یہہ فصل
اوس گھڑی یہہ نظم پہونچیگا باصل

سنکے یہہ بولی مجیبہ ای فرید
آپ اب مجکو کرین اپنا مرید

قطب عالم نے کہا جلدی نکر
تو ذرا ٹھہر اور اپنی بات پر

دفن سے جب شب کی فرصت پاؤنگا
بعد ازان بیعت مین تجکو لاؤنگا

کہکے یہہ اوس فاضلہ سے شاہ دین
ہوگئے حجرہ مین پس فوراً مکین

اور سپرد حضرت شاہ جلال
سب مفاوض پاچکے ابدال حال

اور کہا شاہ جلال الدین سے
اوس طریقت کیش خوش آئین سے

حد قہر تیغ پر رکہین قیام
اوس زمین پر وہ کرین اپنا مقام

حد بارہ کوس سے آگے نجائین
زخم شمشیر جلال آرا نکہائین

یوم دس حجرہ مین شاہِ بحر و بر
قطب عالم آئے سرمست نظر

دسوین دن تک مین جلال باخدا
دست بستہ پاس حجرہ کے رہا

گاہ ظاہر گاہ غائب شاہ کو
حجرۂ اقدس مین دیکھا ماہ کو

وہ عجائب حال آتا تھا پدید
جو نہین ہے قابل گفت و شنید

صاحبزادہ صاحب
صاحبزادہ صاحب
صاحبزادہ صاحب

ورنہ یہہ دولت مجھے ملتی کہان — مین کہان مخدوم حضرت جیو کہان
ہم اگر بے آپ کے جاتے اودہر — آتش قہر ہی سے جلتے سب کے پر
قطب عالم نے کہا ای ذوالجنان — تو دمشقی ملک کا شاہ جنان
شاہ کے تدفین کی ای مہربان — کس طرح تجکو خبر پہونچی وہان
وہ لگا کہنے کہ امشب شاہ نے — غوث اعظم مرشد آگاہ نے
یہہ کہا مجھہ سے کہ ای خدمتگزار — اٹھو سی تختہ زرین نگار
حجرہ اقدس مین میرے غرب رو — ہین رکھے تختے برآئین نکو
قطب عالم پاس تو لیجا شتاب — دیر مت کر شب بشب پہونچا شتاب
اور یہہ کہنا مجدد سے ضرور — اس سخن کہنے سے مت کیجو قصور
زعفرانی سنگ کے تختے جمال — کوہ تبت سے جو وہ لایا ہے حال
درجہ دو مین لگانا چاہیے — جلد سے روضہ بنانا چاہیے
جو مجدد نے کہ منگوائے ہین اب — صرف ہون تعمیر سیوم مین وہ سب
ذوالجنان نے کہکے یہہ سارا کلام — یہہ کہا جاوی کہ رہوی یہہ غلام
قطب نے اوس سے کہا ای ذوالجنان — یہہ جو سب تختے مہیا ہین یہان
اور یہہ خلفائے جہان اولیا — اور تینتالیس ۴۳ جن باصفا
اور یہہ میرے خلیفے خوش نما — سولہ سو ترا سی ۱۶۸۳ آدمی باخدا
ان سبہون کو ساتھہ لیجا بے خطر — شاہ کے لاشہ سے پندرہ ۱۵ کوس پر
حکم سے میرے وہان کرنا مقام — لیک پڑہیو شاہ کا ہر وقت نام
چلدیا وہ ذوالجنان کر کے سلام — خوش ہوے اوس سے بہت قطب انام
کردی ہمراہ اوسکے سب فہیم — تہے وہان جو جو سزاوار نعیم
قطب عالم نے حسن کس طور سے — شاہ کا روضہ بنایا غور سے

احوال حضرت قطب عالم صاحب کے ہمراہی اولیائے معصر واسطے دفینہ حضرت بادشاہ دوجہان صاحب کے کلیر شریف کو جانے کا

مکاتیب مفصلہ ذیل مین تحریر ہے کہ بتاریخ پانچوین ماہ ربیع الثانی ۱۰۹۰ ہجری مرقوم الصدر کو شب جمعہ قبل نماز فجر کے حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین صاحب مکتوب نطاب تحفۃ الوحدت نے ایلچی ابدال بنگالی کو پاس حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب جہانوی کے ارسال فرمایا اور کہلا بھیجا کہ ہم تمہارے منتظر ہین خیر ہے تم کیون نہین آئے آیین اللہ ابدال نے ایک ساعت مین واپس آکر عرض کیا کہ حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب نے بعد اداب تسلیمات کے عرض کیا ہے کہ مین علیل ہون حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ عبد الرزاق قیامت تک علیل ہی رہیگا مخدوم کا منکر خدا کا منکر ہے معاً یہ کلمہ زبان مبارک سے صادر ہوتے ہی تمام حضرات اولیائے معصر حاضرین مجلس مفصلہ ذیل کے قلب پر ایکبارگی القا والہام درجہ اول کا صادر ہوا کہ باطن عبد الرزاق کا مسخ ہوگیا اور کیفیت باطن سلب ہوگئی بعد نماز صبح حضرت قطب عالم صاحب موصوف مع جملہ تبرکات اور ملبوسات اور مکتوبات نطاب وغیرہ مفاوضات معنونہ کے ہمراہی حضرات اولیائے معصر مہمانان یعنے حضرت سید بڈہن بہرائچی صاحب مکتوب نطاب زہد الولایت اور حضرت سید راجی حامد شاہ صاحب مکتوب نطاب عین العریض اور حضرت شیخ اسحاق مغربی مکتوب نطاب خواص اکبر اور حضرت شاہ داؤد قریشی صاحب مکتوب نطاب ظہیر سمت اور حضرت حسن سرمست صاحب مکتوب نطاب مضمن الوجوب اور حضرت شاہ سالار سرمست صاحب مکتوب نطاب جذبہ بہ حق اور حضرت سید محمد کالپوی صاحب مکتوب نطاب اعظم الصدر اور حضرت مولانا علیم الدین چشتی صاحب مکتوب نطاب طویل اللوح اور حضرت مولانا سراج الحق صاحب مکتوب نطاب طناب الانوار اور حضرت شاہ علام الحق صاحب مکتوب نطاب کفایت نامہ اور حضرت خواجہ آدم امکنگی صاحب مکتوب نطاب معاونت شمس اور حضرت خواجہ اسحاق ختلانی صاحب مکتوب نطاب سبع الوجود اور حضرت فیض اللہ شاہ صاحب مکتوب نطاب حبیب الواحد اور حضرت خواجہ محمد زاہد صاحب مکتوب نطاب جمال القدم اور حضرت امیر سید علی قوامی صاحب مکتوب نطاب نہایت الوجود اور حضرت شیخ حسام الدین صاحب مکتوب نطاب دقائق غوثی اور حضرت سید احمد المشتہر محی الدین صاحب مکتوب نطاب قطب المنت اور حضرت مخدوم سالار صاحب مکتوب نطاب [illegible]

حب القدوس بصری صاحب مکتوب نطاب معرفت ابیض او حضرت شیخ قطب الدین صاحب مکتوب نطاب بیاض اللون او حضرت
شیخ بہاء الدین صاحب مکتوب نطاب غوث القدم او حضرت محمد ابو القاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہرت نامہ او حضرت
شاہ عبد القدوس جونپوری صاحب مکتوب نطاب عتبۃ الوجود او حضرت شیخ الاسلام صاحب مکتوب نطاب عرف العوان او
حضرت شیخ قیام الدین صاحب مکتوب نطاب صفات اللزوم او حضرت شاہ ابو المعالی لاہوری صاحب مکتوب نطاب
حدائق عرشیہ او حضرت شاہ جمال کوروی صاحب مکتوب نطاب عروض حقیقت او حضرت شاہ منعم علیہ صاحب مکتوب
نطاب فقر الضعیف او رتین ہزار چار سو بہتر اولیاء ہمعصر حضرت اقلیم کے جو صاحب مکاتیب نہیں ہیں حضرات صاحبان
ریاض الفصل الصدر نے صرف نام اون حضرات کے اپنی اپنی مکتوبات تحریر فرماہیں و تیرہ حضرات خلفا صاحب مکتوبات اپنے
العوض تحریر فرمائے عالم صاحب ممدوح کے حضرت شیخ عبد الصمد صاحب مکتوب نطاب آیت القدس او حضرت سید کریم الدین
صاحب مکتوب نطاب حجر السیدان او حضرت شاہ شفقت حسین صاحب مکتوب نطاب تاج المعرفت او حضرت خیاء الدین
صاحب مکتوب نطاب الفقر الودود او حضرت سید قمر علیہ صاحب مکتوب نطاب عجیب نامہ او حضرت سید انور شاہ صاحب مکتوب نطاب
صاحب السبع او حضرت سید نور الحق صاحب مکتوب نطاب نور یصغر او حضرت سید قطب الدین صاحب مکتوب نطاب نعمت الکبیر او
حضرت شیخ قیام الدین صاحب مکتوب نطاب حنیف الکیف او حضرت سید جمال صاحب مکتوب نطاب قسط الوجد او حضرت شیخ جلال احمد
صاحب مکتوب نطاب تمیز الذوات او حضرت شیخ ستار صاحب مکتوب نطاب خلیل الکرامت او حضرت صاحبزادہ حمید الدین صاحب مکتوب نطاب حدیث
الکرامت او حضرات علمائے دقیقہ رس جن حضرت قطب عالم صاحب موصوف صاحب مکاتیب حضرت ناصر جون بن ام دون صاحب
مکتوب نطاب بہاء الدین حنفی او حضرت یرزقون بن یطعمون صاحب مکتوب نطاب صحیفہ حنفی او حضرت میمون بن عنوان صاحب مکتوب نطاب
لطائف حنفی او حضرت مقرون بن مجتون صاحب مکتوب نطاب رسائل حنفی او حضرت مجتون بن سلجون صاحب مکتوب نطاب قصائد حنفی
او حضرت سلطون بن بگاون صاحب مکتوب نطاب قواعد حنفی او حضرت مقطون شاہزادہ بن امانت شاہ بادشاہ صاحب مکتوب نطاب
احکام حنفی او این الکامل ابدال او حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الطرفین صاحب مکتوب نطاب
امانت الحدیث کے ہمراہ ظہر شبینہ تلاوت کرتے ہوئے کلیر شریف کو روانہ ہوئے جو بارہ کوس پر ہے پہونچکر بعد چاشت ادا فرمائی
او حضرت شاہ عبد المجید صاحب شیخ زین گوالیاری صاحب مکتوب نطاب سخرۃ القدس و سخر الیقاس اولین ولایت سے جو صاحب
کمال اپنے وقت کے تھے تمامی حضرات مذکورہ روح جدیہ یعنی رقبہ نصاب بجلد واحد ا[illegible] نطاب بجمال [illegible]

شہر دیار افواج کو حد بارہ کوس زمین سوختہ پر چلا فرمایا کہ چہار طرف حد بارہ کوس کے علقہ کشتہ تھے اور بعد فراغ نماز چاشت
عصائے موسیٰ کو زیر بغل دان کہکر حضرت قطب عالم صاحب ممدوح متصل زمین سوختہ آتش قہر کے حد بارہ کوس پر کھڑے ہوئے اور
حضرات ہمراہیان موصوف الصدر پشت حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان
التارکین کے پست بستہ باد کہڑے کئے جب حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے چاہا کہ قدم راست اپنا زمین سوختہ حد بارہ
کوس کے اندر یہ کہو کہ ایک آواز مثل کہ جیسی رعد کے بلند ہوا اور شمشیر قہاری مثل برق کے اپنی دورہ کی جگہ پر اگر زمین سے دو نیزہ
اوپر جلتی ہوئی گئی حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے شمشیر قہاری کو دیکھکر ارشاد فرمایا کہ یا اللہ اگر تو نے فقیر پر
تو سر میان ہوگا اور حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کے قدموں پر تڑپ کر جا پہونچیگا بعد اس ارشاد کے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے کہڑے کہڑے مراقب
ہو کر عالم وجوب میں حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کی جناب میں رجوع ہو کر التماس کیا کہ حضرت مجکو تو حضور انور نے اجازت کر دی ہے پھر شمشیر قہاری
کے حایل ہونے کا کیا باعث ہے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا کی جناب سے ارشاد ہوا کہ عبد القدوس مردوں کا ہاتھ خالی نہیں جاتا تو نفی اپنی کر کے
ایک ہاتھ سیدھا اور اوندھا پیر ٹبر ہادی یہ شمشیر وار کر کے زمین پر گر پڑیگی آستین اور تہہ بند کا کنارہ تر ش جائیگا
تجھ پر کسی طرح کا صدمہ نہیں آئیگا تو شوق سے شمشیر قہار کو لیکر میرے قریب چلے آنا حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے
تعمیل حکم کی فرمائی شمشیر قہاری وار کر کے زمین پر گر گئے کنارہ آستین خرقہ جانب راست اور کنارہ تہہ بند جانب
پائے چپ کا تر ش گیا حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے شمشیر قہار کو جزدان مجموعہ اوراد اپنی میں رکھ لیا اور اسی روز سے یہ شمشیر
اولاد قدوسیہ کی جاری ہوئی اور بقیام عالم جاری رہیگی بعد اس معاملہ کے حضرت مشکل کشا بندگی
شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مع جملہ ہمراہیان موصوف الصدر کے اندر حد بارہ
کوس کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا
نام مبارک تلاوت فرماتے ہوئے روانہ ہوئے چند عرصہ میں قریب احاطہ انوار جائے محفوظہ کے پہونچ گئے جمال الدین ابدال اونانوی جن متعینہ
سرکار جنت پایا اور نماز حضرات موصوف کی پڑھا کر تو بہ رخ مثل بدر عالمتاب کے جائے محفوظہ میں سے آسمان کو جاتا ہے

اور خوشبو لطیف مشک اور گلاب اور الائچی کی نہایت خوش اسلوبی سے مہک رہی ہے کہ مشام جان کو بہتر قوت کیفیت باطنی معطر کرتی ہے مگر اندرون احاطہ نور سرخ کی نظر کام نہیں کرتی تھی حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے سب مخلوق حاضرین کو بارہ کوس اندر احاطہ زمین سوختہ حد بارہ کوس کے طلب فرما لیا اور حکم دیا کہ ای بندگان خدا تم سب لوگ معائنہ کرو کہ حضرت بادشاہ جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا وجود مقدس درمیان ہر دو سنگ سرخ مذکورہ کے اوپر زمین کے مع لباس مبارک اسی دم تک بدستور موجود ہے سب لوگوں نے بچشم خود معائنہ کیا جب سب لوگ معائنہ کر چکے تو حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے جمال الدین ابدال اور امین اللہ ابدال کے ہاتھوں سے ہر دو سنگ سرخ مذکورہ کو جسم مبارک حضرت بادشاہ دو جہاں ممدوح سے علیحدہ کرائے اور کل حاضرین کو امر فرمایا کہ آگے پیچھے حلقہ باندھ کر گرد بگرد کھڑے ہو جاؤ چنانچہ اول حلقہ حضرات خلفائے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کا اور دوم حلقہ تمامی حضرات اولیائے ہمعصر صاحب کیفیت سلوک اور جذب کا تیسرا حلقہ عوام الناس کا چوتھا حلقہ قوم جنات کا اس ترتیب سے تمام مخلوق حاضرین کو سوا کوس کے گرد میں فراہم کر دیا کہ انوار جائے محفوظ کے سب کو معائنہ ہوتے تھے جمال الدین ابدال مع جنات متعینہ کے خدمت کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی باحتیاط تمام کر رہے تھے کہ ایک متنفس کو اوس اژدہام کثیر میں کسی بات کی تکلیف نہیں ہوئی حضرت قطب عالم صاحب موصوف حضرات اولیائے ہمعصر کو حد انوار احاطہ جائے محفوظہ پر قائم کر کے خود مع حضرات خلفائے رشید صاحب مکاتیب اپنی اور امین اللہ ابدال بنگالی کے اندر احاطہ انوار جائے محفوظہ کے تشریف لیگئے اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کو ارشاد فرمایا کہ تم مکتوبات صحیفہ بیان صابری اور فردوس المعروف بہ مصور الودود کو معائنہ کرتے رہو اگر کوئی امر خلاف تحریرات مکتوبات خطاب مذکورہ صادر ہوتے دیکھو تو اوسیوقت تم مکتوب ہمارے سامنے کر دیجو بعدہ تھوڑے عرصہ تک حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے زیر درخت گوار قیام فرما کر اس حدیث شریف کا جو حضرت سرور کائنات فخر موجودات شہنشاہ دو سرا سردار انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بطور پیشین گوئی فرمائی تھی وعظ فرمایا اور ارشاد کیا اور وہ یہ ہے کہ بتاریخ چودھویں ماہ رجب ۸۸۴ ہجری کو بروز جمعہ بعد نماز فجر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ اور بعد کو حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ اوسیوقت آگئی ہے ان نو جلیل القدر

صحابہ کے روبرو حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سات
نبی اللہ سے بجز تحیہ کے ایک معجزہ ظہور میں آیا تھا وہ بھی اعجاز تھا شاید کہ حضور کے زمانہ میں ایسے معجزات ظہور میں نہ آئیں
حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا کہا تو نے عبداللہ بن جابر پھر کہو اونہوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم حضرت آدم علیہ السلام سے اولاد کی کثرت کا
اور حضرت ادریس علیہ السلام کا چودہ برس خورد و نوش ترک کرنا اور دنیا میں زندہ رہنا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
خدا سے ہمکلام ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ قاہرہ نمرود جبار میں
جانا اور آگ کا برد ہو جانا اور حضرت عزیر علیہ السلام کا سو برس تلک جسم اور گدھے اور کھانیکا بحالت اصلی قائم رہنا اور
حضرت خضر علیہ السلام کا زندہ جاوید رہنا یہ سنکر حضرت صاحب عالم اولین و آخرین احمد بے میم علیہ التحیۃ والتسلیم کو ایک جوش دلی
پیدا ہوا اور فرمایا کہ ای بابرکت سات امر تو کو خصوص نبیوں سے ظہور میں آئے وہ خدائی تعالے نے میرے ہی نور پر تو سے
مرتب نبوت پر ظہور میں کیئے اور چونکہ نبوت کو رونق ولایت سے اور ولایت کو رونق نبوت سے جس طرح سات معجزے انبیا سے بمرتبہ نبوت
ظہور میں آئے اسی طرح سات معجزے میرے بعد میرے علی ابن ابی طالب سے نو سو برس تک میری امت کے اولیا سے بمرتبہ ولایت
یہی سات قسم کرامتیں ظہور میں آوینگی بلکہ ان کے علاوہ ایک کرور پانچ لاکھ اسی ہزار سات سو ترپسٹھ (۱۰۵۸۷۷۶۳) خوارق میرے
اولیا سے صادر ہونگے حضرت قطب عالم صاحب صاموصوف نے اس حدیث مقدس کو بیان کرکے اوس کے ظہور کی تشریح اسطرح فرمائی
اول معجزہ آدمی کا عوض حضرت محی الدین عربی صاحب کی صورت مقدس سے ہوا کہ ایکروز آپ بادشاہ کے محل میں تشریف لیگئے اوس
روز آپ پر ولایت آدمی کا ظہور تھا محل میں جو عورت بوڑھی و جوان بالغ و نابالغ آپکے سامنے آئی نظر کے اثر سے سب حاملہ ہوگئیں حتیکہ جو ہنوز
مادر میں لڑکی تھی وہ بھی حاملہ ہوگئی بعد انقضائے مدت نو مہینے کے تمام عورتوں کے فرزند زندہ تولد ہوئے ہر بچہ بقدر وجود دنیہ وجود رکھتا تھا
جب آپنے دوسری نظر ڈالی تب وہ سب مثل وبائے طاعون ہلاک ہوگئے **دوسرا معجزہ موسوی** کا بدل حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے وجود باوجود سے ظاہر ہوا کہ جب
آپ پر ولایت موسیٰ کا دور ہوتا اور کوئی طالب صادق آپکے پاس آتا اور کہتا کہ حضرت میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ جل شانہ کو دیکھوں اور
اوسکا آواز سنوں تب آپ فرماتے کہ تو دیکھنے کا تحمل نہیں رکھتا اوسکا آواز سن لے چنانچہ آپ اوسکو اپنی حجرہ میں لیجاکر آواز حق سبحانہ تعالے سنا دیتے
اور خود سلطان جبار ہو جاتا اور جو طالب صادق ہوتا وہی جانتا کہ خواہ میں متحمل ہوؤں یا نہ ہوؤں مگر لقائے الٰہی سے بہرہ مند ہوؤں تب آپ
بہ یقین کامل [illegible] آپ کے حجرہ جاتے اور وہاں آپ شغل نوری بالا کرکے اوسکی طرف عائنہ فرماتے

دہ رویت تجلی آثار صفاتی سے ممتاز ہوتا لیکن بقائی اقدس کی تاب نہ آئی اور بیہوش ہوکر خاکی حیات ہیچ پاتا تھا بیسر معجزہ

عیسوی کا بدل حضرت مولانا شمس تبریز صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے وجود مطہر سے ظاہر ہوا کہ جب آپ پر ولایت عیسوی کا ظہور ہوتا تو

آپ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور بطہور شان احیائی قم باذنی فرماتے جسکا بیان اظہر من الشمس ہے معجزہ ابراہیمی

بدل حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت رحمتہ اللہ علیہ کے وجود پاک سے ہوا اور ظہور

ولایت ابراہیمی آپ نے سات بار آتش قہری اپنی نعلین مبارک کو الدین اور ہر بار اپنی صاحبزادہ والا تبار سید فخر الدین صاحب

اور دیگر خدام کو بھیجکر نعلین نکلوالیں اور ہر بار نعلین اور نکالنے والے آتش قہر سے صحیح سلامت نکل آئے پانچوں معجزہ

ادریسی کا عوض یہ ہوا کہ حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ تخمیناً ۳۶

برس مجاہدہ کیا اور کچھ نہ کھایا حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے

حضرت بابا صاحب کے لنگر خانہ میں بارہ برس لنگر تقسیم کیا اور کچھ نہ کھایا اور بائیس ۲۲ برس بارہ یوم کلیر شریف میں قیام کرنے سے

کل چونتیس ۳۴ برس بارہ روز ہوئے کچھ نوش نہ فرمایا بلحاظ آداب حضرت شیخ دو برس کم رکھے حضرت خواجہ الدین شمس الارض

شاہ ولایت عمان صفات رحمتہ اللہ علیہ نے اونتیس ۲۹ برس اپنی ہادی برحق حضرت بادشاہ دوجہان ممدوح کی صورت مقدس دیکھکر

اور تین ۳ برس حالت فراق ظاہری میں کل بائیس ۲۲ برس کچھ نوش نہ فرمایا اور جمال حضرت واجب الرحمت سے ولایت ادریسی کا عروج

اتم ظاہر ہوا چھٹے معجزہ عزیری کا ظہور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح

سلطان الاولیا کے وجود اقدس سے ہوا اور حضرت ممدوح کو بعد پروانگی روح مقدس ولایت عزیری بعروج تمام حاصل ہوئی

قریب تین سو برس کے جو دفنو مع لباس مطہر کے اوسی طرح قایم رہا چنانچہ اب موجود ہے جو تم سب لوگ معائنہ کرتے ہو ساتویں

معجزہ خضری کے عوض اولیائے امت محمدی میں یہ ہوا کہ جسطرح خضر علیہ السلام زندہ اور قائم ہیں اسی طرح حضرت

محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب فرزند حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے چار فرزند زندہ حیات ابدی کے ساتھ موجود ہیں اور تا قیامت

زندہ اور موجود رہینگے (جسکا مفصل بیان اس کتاب کے آخر میں ناظرین کے ملاحظہ سے گذریگا) اس وعظ و ارشاد کے بعد

حضرت بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین نے بموجب حکم مندرجہ مکتوب نطاب مصور الود دو

تصنیف حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحبزادہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی

محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی جد امجد حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری

ختم الله الارواح سلطان الاولیا کی ایک چادر رنگ کل ارمنی تبرکاً حضرت محبوب سبحانی صاحب ممدوح مین سے نکال کے
احوال اس چادر کا مکتوب مفصلہ مین اسطرح پر تحریر ہے کہ اس چادر جلہ بہشتی کو ملائکہ بحکم الٰہی حضرت محبوب سبحانی صاحب ممدوح کی
حدمت مین مبارخ چوبیسوین ماہ رجب ۱۳۲۴ھ ہجری کو روز شنبہ لائے تھے اور بموجب حکم الہام باطن حضرت ممدوح نے اوس
چادر شریف کو واسطے کفن مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الارواح سلطان الاولیا
کے مکتوب مین حکم تحریر فرما کر ارسال رکھا تھا اور حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت عمان صفات ترک پانی پتی
صاحب مکتوب فرد وس الوجوب نے بحکم الہام باطن اس کفن ثانی کو واسطے پہنانے مجدد عصر صاحب وقت مدینہ کے ملتوی
رکھا تھا حضرت مسلک شاہ بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم و دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر نے اوس چادر متبرکہ کو
دو تہ کر کے بفاصلہ قدم فاصلہ پر جسم مبارک سے بمقابلہ جسم مبارک اور درخت گولر کے قعر زمین جائے احبس کبیر چھ سال
حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت عمان صفات ترک پانی پتی پر بچھا دی اور بموجب حکم محررہ مکاتیب خود
بہی آنکھین بند فرمائین اور سب کو واسطے بند کر لینے آنکھون کے حکم دیا تھا اور عرصہ مین جو آنکھین کھولین جسم منور حضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم الارواح سلطان الاولیا کو چادر بموافق اوزار پایا حضرت
قطب عالم صاحب ممدوح نے اول پارچہ خرقہ جو نیچے پہر منور کے تہ کیا ہوا رکھا تھا مع خاک پاک زمین جائے پہر مقدس کے اوٹھا کر
ایک ڈبیا چوبی سبز رنگ مین بند کر کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کے سپرد فرمایا اور قبل نماز روال چادر رنگ
ساہری اپنی لطبو جانماز کے بخیال آداب جسم مبارک سے تہوڑے فاصلہ پر بچھائی اول صف مین سارے ستر سو خلیفہ
کہڑے کیے کہ وہ صف اول پر درخت گولر کے تھے اور پس پشت حضرت قطب عالم صاحب موصوف کے حضرت شاہ
جلال الدین صاحب تہانیسری کہڑے تھے اور چپ و راست اون کے تیرہ حضرات خلفا صاحب مکاتیب کہڑے تھے اور
دوسری صف مین جملہ حضرات اولیا ہمعصر اور حضرات رقبا و نقبا و نجبا و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب کہ
مابین صف اول و دوم کے درخت گولر کا تھا کہڑے تھے اور حضرت شاہ عبدالحمید صاحب عرف شیخ زین گجراتی اولین ولایت روح
صاحبزادہ کلان حضرت قطب عالم صاحب ممدوح صف دوم مین پس پشت حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کے کہڑے تھے
تیسری صف مین جنات اور انسان و ملہان سلسلہ بیعت ہر ایک حضرات اولیا ہمعصر کہڑے تھے یعنی اس تیسری صف مین وہ
شخص نہا کہ جو کسی جگہہ داخل سلسلہ بیعت حضرات پیران عظام نہا اور یہہ صف باہر احاطہ انوار کے تہی اور چوتہی صف مین

جن وانس عوام الناس بے تعداد اور ریشما صف بصف کھڑے تھے حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب
قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر موجب اس عبارت حکمیہ مندرجہ مکتوب مصور الوجود کہ نماز جنازہ مخدوم
علی احمد صابر رضا کے بروز دفینہ روح پرفتوح حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی
محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی کی پڑھائی گئی کہ وہ روز اس عالم حجاب کا ہوگا شریعت تمام و کمال سے ادا ہوگی جانماز پر منتظر
کھڑے ہوئے تھے دفعتاً جسم مبارک حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کا جانماز پر سے صف اول میں پاس حضرت شاہ جلال الدین
صاحب تہانیسری کے آپہونچا تمامی حاضرین معائنہ کرتے تھے کہ یا دو جانماز پر نور سفید مثل الماس کے زمین سے آسمان تک منور تھا اور حضرت
بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب کلیری تغمد اللہ الارواح سلطان الاولیا کے جسم منور سے نور سرخ مثل لعل
عالمتاب کے زمین سے آسمان تک لمعان تھا اور نور سفید مثل الماس میں سے کہ جانماز پر تھا آواز تکبیر کی بلند مسموع ہوتا تھا اور بعد
آواز سلام کا بھی سب شرکائے نماز کو مسموع ہوا اسوقت آواز تکبیر کی حضرات اہل باطن کے کان میں پہونچتا تھا معائنہ فنا ماسوا اللہ
کی ہوجاتی تھی اور ہر یک صاحب باطن کو عرفان تمام و کمال کے ساتھ ہوجاتا تھا بعد فراغ نماز اور فاتحہ کے حضرت مشکلکشا بندگی
شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر نے بیاورہ اپنی ہاتھ میں لیکر نصف دعہ
مٹی جسم مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری تغمد اللہ الارواح سلطان الاولیا کے
نیچی کی کھودی اور اپنی چادر رنگ صابر میں باندھکر حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کے سپرد کردی
اوسیوقت رجال الغیب واسطے کھودنے قبر کے حاضر آئے تھوڑے عرصہ میں قبر عمیق سوا پانچ درعہ کھد کر تیار ہوگئی اس کیفیت سے
کہ قعر زمین سے گیارہ گرہ عرض قبر کا رکھکر یکدرعہ اوپر کو اور بعد یکدرعہ کے بعرض نیم درعہ کے تا لب فرش زمین تین درعہ
اوپر کو کھودی اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے جو نصف درعہ مٹی اپنی ہاتھ سے کھودی تھی حضرات رجال الغیب نے ایکدرعہ مٹی
اول کھود کر بطرف بالین قبر علیحدہ رکھی کہ وہ مٹی صرف تعمیر درجہ اول میں کام آئی اور باقی سب مٹی قبر کی جانب پائین قبر کو کھود کر
رکھی گئی اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے جمال الدین ابدال کو حکم دیا کہ تم اپنی متعینہ کو واسطے لانے چونہ سنگ مرمر اور
سنگ سرخ کے روانہ کردو کہ ایک پختہ عرصہ ہو سب سامان زیر و بالا کی تعمیر کا مہیا کردیں جمال الدین ابدال نے
اپنے متعینہ کو جا بجا ارسال کیا اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے خلقاً حاضرین [illegible]
انکھوں کے سامنے اور خود بھی [illegible]

کفن کو بموجب قاعدہ کی جسم اقدس پر درست پایا اور روح پر فتوح حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت
جہان صفات ترک پانی پتی کو بھی اپنی پاس موجود دیکھا اور لمعانی انوار سرخ کو جو زمین محفوظ میں سے آسمان کو جاتے تھے اسقدر کم پایا کہ حضرات
حاضرین بیرون احاطہ انوار کو باسہولت گرد دیکھنا میسر ہوا اسوقت حضرت قطب عالم صاحب مع ممدوح نے مع جملہ حاضرین اندر احاطہ انوار
کے نماز ظہر کی باجماعت ادا فرمائی اور حضرات اولیائے عصر نے اپنی اپنی صف میں قائم رہ کر نماز ظہر سے فراغ حاصل کیا اور بعد نماز
کے حسب دستور بستہ صف بصف کھڑی ہو گئے اسیطرح تمامی عوام الناس اور جنات بھی نماز ظہر کی پڑھ چکے بعد
فراغ نماز ظہر حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے حضرت شاہ محمد ابوالقاسم گرگانی صاحب تواریخ ظہرت نامہ کو اپنی پاس اندر احاطہ
انوار کے طلب فرمایا اول حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے میتی جسم مبارک کے نیچے کی جو نصف درعہ اپنی ہاتھ سے کھود کر چادر میں باندھ لی تھی
خود قبر میں اوتر کر بچھا آئے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کو طرف پائے مبارک حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاء الدین
احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے اور حضرت شاہ محمد ابوالقاسم صاحب گرگانی کو جانب کمر مبارک کے مامور فرمایا
اور خود حضرت قطب عالم صاحب موصوف طرف سر مبارک کے رہے تینوں حضرات والاصفات نے جسم منور کو باداب تمام قبر میں اوتارا
غیب سے آواز یا ھُوَ یا مَنْ ھُوَ یا مَنْ لَیْسَ لَھُوَ اِلَّا ھُوَ کی بلند ہوئی تمامی حضرات اولیائے حاضرین بصف بصف نے
روح مطہر حضرت سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مع
ارواح حضرات صحابہ عظام اور تمامی حضرات اولیائے متقدمین اور متاخرین کے بسر قبر منور تشریف فرما دیکھا اور اکثر حضرات اولیائے
حاضرین اپنی اپنی حضرات شیخ واصلین سے یعنی جو اس عالم سے رحلت فرما گئے تھے اوسوقت قدمبوس ہو کر فیضیاب تعلیمات انسانی کے
ہوئے جب جسم منور حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا
زمین قبر پر رونق افروز ہوا تمام قبر نور سرخ اور سبز اور زرد سے منور ہو گئی اور خوشبوی مشک اور عنبر سے تمام محجر
معطر ہو گیا اور جب سب ارواح مقدسہ مع حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تشریف لیگئیں آسمان پر
آواز مرحبا صل علی مرحبا نہایت شور وغل کیساتھ سب حاضرین خاص وعام کو مسموع ہوا حضرت شیخ کلکشا
بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر نے قبر منور میں اوتر کر شاخ سبز
مثل نعرد کو بالائے ناف جسم منور سے کہ کفن دوم چادر رنگ گل ارمنی جملہ بہشت میں اگتی ہنی نکالا اوسوقت انوار سبز مثل
زمرد کے تمام قبر میں لمعان ہو گئے سرخی سبزی غائب ہو گئی حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے سب حاضرین اولیائے کو

زیارت اویس قرنی سے بہر کے باہر قبر منور سے تشریف لاکر کرائی پھر اوس تاج کو وہاں کے کر اپنے ہمراہ لائی ماند
مبارک قبر میں تشریف لیجا کر رکھا اور ایک ٹکڑا اپنی سر ہی بالتہ میں لیکر باہر قبر منور سے درجہ تعمیر اول تشریف لائے
اور اپنی ہاتھ سے تختہا آنبوسی جو ہمراہ لائے تھے تعمیر **درجہ اول** پر جلو عرض گیارہ گرہ کھدی ہوئی بچھائے اور اوپر واسطے
نماز عصر کے باہر قبر منور سے تشریف لے آئے بعد فراغ نماز عصر **حضرت** قطب عالم صاحب موصوف تختہا آنبوسی پر بیٹھ کر حضرت
شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری و حضرت شاہ محمد ابو القاسم گرگانی صاحب اور امین اللہ ابدال و رجمال الدین ابدالی کو بھی
جانب بالین قبر کا بنوا کر اور اوٹھوا کر کڑہ سنگ سرخ کا لگایا اور چار گرہ اونچا چبوترہ اوپر تختہا آنبوسی کے لگا دیا اور
پھر نماز مغرب کی ادا فرمائی اور بعد نماز مغرب قبر تعمیر **درجہ دوم** چونا سنگ مرمر اور سنگ سرخ سے تیار کی اس تعمیر کی
خدمتمین حضرات اولیائے ہمعصر ممدوح الصدر براہ سعادت اندوزی شریک ہوئے پھر نماز عشا کی ادا فرمائی اور بعد نماز عشا قبر
تعمیر درجہ دوم کی استکاری کر کے بعد نصف شب تمام حاضرین خاص و خادم و ادب کہڑی ہوؤں کو واسطے جہکر آرام لینے کا
حکم دیا اور خود بہی **حضرت** مشکل کشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصر نے نماز صبح
بیٹھکر آرام فرمایا اور تلاوت اوراد دیگر معمولات میں مشغول رہے **بتاریخ** چہٹی ماہ ربیع الثانی **سنہ ۹۰۷** ہجری مرقوم الصدر روز
شنبہ کو بعد نماز اشراق کے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح تختہا سنگ زعفرانی تعمیر پختہ درجہ دوم پر رکھکر کڑہ اور چار گرہ
چبوترہ تا بوقت عصر تیار فرمایا اور بعد نماز عصر تمامی حاضرین خاص و عام کو حکم دیا کہ اب جسطرح چاہو بیٹھکر اور لیٹ کر آرام
کرو اس تعمیر کڑہ اور چبوترہ کی خدمتمین حضرات رقبار و نقبار و نجبار و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجال الغیب
سع حضرت شاہ عبد الحمید صاحب عرف شیخ زین اولین و لایت روح جذبہ صاحبزادہ کلان حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کے شریک ہو کر فیضیاب
ہو گئے **بتاریخ** ساتوین ماہ ربیع الثانی **سنہ ۹۰۷** ہجری مرقوم الصدر یکشنبہ کو بعد نماز فجر کے حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے
تعمیر قبر **درجہ سیوم** کی شروع فرمائی تا بہ نماز مغرب دیوارین پختہ دونوں جانب قبر کے تیار فرمالین اس تعمیر کی خدمتمین
خلفائے صاحب مجاز حضرات اولیائے ہمعصر کے شریک ہوئے اور مستفید کیمیا باطن کے ہوئے بعد نماز مغرب استکاری شروع فرمائی تا بہ نماز
صبح **بتاریخ** آٹھوین ماہ ربیع الثانی **سنہ ۹۰۷** ہجری مرقوم الصدر روز دوشنبہ تک فارغ ہوئے اور بعد نماز اشراق تختہا
سنگ سرخ کی تعمیر قبر درجہ سوم پر رکھی اور کڑہ لگا کر تا بوقت نماز عصر تربت تیار کر لی اور چادر رنگ صابری اپنی
جسپر نماز جنازہ ادا ہوئی تہی اوپر تربت منور کے ڈالدی جمال الدین ابدال نے گلاب کے ہار تربت پر چڑہائے **حضرت** قطب عالم صاحب

از قلم فرماتے ہین کہ فقیر نے قبر مبارک کی تین دفعہ بحکم حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الاردام سلطان الاولیا کے تعمیر کیے ہین مجکو حضرت ممدوح نے عالم ارواح مین قبل تعمیر قبر مبارک فرمادیا تہا اور ارشاد کیا تہا کہ قدوس مجید کہتے ہین تین دفعہ تجہسے اسواسطے تعمیر کرائی ہین کہ ہم علی قدر مراتب ہر ہر درجہ مین اپنی طریقت کے محبون اور دوستون سے ملاقات کرینگے بعد فاتحہ حضرت قطب عالم صاحب مع تمامی حضرات حاضرین خاص و عام باہر حد بارہ کوس سوختہ زمین کے تشریف لیگئے اور مجتمع ہوگئے حضرات خلفا اور حضرات اولیائے عصر صاحب مرتبہ سلوک اور ولایت روح جدہ بیہ کے اور ذوالجناح شاہزادہ جن مع گیارہ ہزار جنات کے حاضر رہے اور قریب لاکہہ آدمی مخلوق عوام الناس کے جو شریک ہوگئے تہے وہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ چلے گئے روز جمع ہوئے مخلوق خاص عام کے حد بارہ کوس پر جمال الدین ابدال نے ہر ایک متنفس کو آب طعام حسب دلخواہ ہر ایک کے تقسیم کیا کہ کسیکو بجز تین روز ماد کہڑے رہنے کے اور کچہہ تکلیف کسی طرح کی نہین ہوئی بعد نماز مغرب حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے حد بارہ کوس زمین سوختہ پر پہونچکر چادر رنگ صابری حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کی اوڑکر مراقب ہوگئے اور مونہہ اپنا چادر سے چہپالیا نصف شاخ زمردین جو وقت دفینہ کے ہاتہہ مین تہی تاوقتیکہ مراقب ہوئے سب حاضرین کو معائنہ ہوئی کہ روشنی شاخ سبز سے تمام ہاتہہ بنور سبز منور رہتا ابیات نتیجہ افکار مؤلف

حضرت قطب عالم شہ سزاوار صواب — ہمرہ اقطاب و غوث بیحساب
جانب کلیر روانہ ہوگئے — رہ روی راہ یگانہ ہوگئے
جب حدود قہر پہ پہونچے قطب دین — سوختہ دیکہی تجلی سے زمین
حضرت تیغ مخدومی چمکتی تہی وہان — صورت بجلی چمکتی تہی وہان
قطب نے چاہا کہ پار کہون بڑہا — حد پہ آئی تیغ قہری رونما
برق وش خون کی پیاسی تہی بقہر — شعلہ وش صورت دکہائی تہی بقہر
دیکہکر اوس تیغ قہری کا طراز — قطب عالم نے کہا باصد طراز
حضرت قطب عالم تیغ تجہسے سر اگر اوڑجائیگا — تن جناب شاہ تک تو جائے گا
کہکے یہ قطب نیاز آباد نے — عارف حق صاحب ارشاد
حضرت قطب عالم چند ساعت کو مراقب ہوگئے — فکر ہوئین اس طرف سے سوگئے

بادشاہ دوجہان کے پاس جا — سر جھکا پابوس کی اور یہہ کہا
آپنے مجکو بلایا ہے یہان — ورنہ اس جانب کو آتا تھا کہان
تیغ صورت بخش برجد ہو گئی — میرے آنیکے لیے سد ہو گئی
شاہ نے سن التماس قطب زار — یہہ کہا ای قطب میرے غمگدار
تیغ آتش گون نخالی جائیگی — جب تلک برش نہ وہ دکہلائیگی
آستین تہوڑی سے ہان اوڑ جائیگی — پہر زمین پر سامنی گر جائیگی
تو حمائل کر مجہ دے بے خطر — تیغ آتش ریز سے ہرگز نڈر
الغرض یون ہی مجدد نے کیا — ہاتہہ آگے تیغ شہ کے کر دیا
گوشہ تہبند و استین کٹ گئی — تیغ قہری سامنی سے ہٹ گئی
گر پڑی وہ تیغ پیش قطب دین — قطب نے اوسکو حمائل کی وہین
آگے آگے قطب تہے مثل امام — پیچہے پیچہے تہے تمامی خاص و عام
تہوڑے عرصہ مین جناب قطب پاک — رویت شہ سے ہوے بس بہرہ یاب
اسم اعظم شاہ کا پڑہتے ہوے — ایستادہ پاس گولر کے ہوے
وہان کہڑا دیکہا جمال الدین کو — حاکم جنات خوش آئین کو
جای محفوظہ تہی نور سرخ بار — بوے اوسکے رو بگل مشک تتار
ایک لکہہ آدم شمار ای تمام — جن و انس از مردمان خاص و عام
قطب نے سب سے کہا ای مردمان — ہے یہہ جاے بادشاہ دوجہان
صف بصف ترتیب سے ہو جائیے — باادب ایستادگی فرمائیے
اولین صف تہی خلافت پایگان — ایستادہ قطب عالم کے وہان
دوسری صف مین ستادہ خاص خاص — یکدگر باہم بطرز اختصاص
تیسری صف مین عوام الناس ہے — قطب عالم بہی سبہون کے پاس ہے

سر سے اپنی صابری چادر اوتار — قطب نے چاہا اسی لاؤن بکار
خوب یہہ ہے یہہ بجائے جا نماز — اس زمین نور سے پاوی طراز
جب بچھائی قطب نے وہان جا نماز — منتظر پھر ہو گئے باصد نیاز
روح غوث پاک نے آکر وہین — با بلند آواز تکبیرین کہین
بار دیگر پڑہ جنازہ قطب نے — قبل ادا کرنے نماز ظہر کے
چادر ملبوس غوث پاک کی — غوث الاعظم جلوہ افلاک کی
جلال الدین نے جا دیسی کہا — قطب عالم سے کہا ای شاہ حال
غوث اعظم نے اسی بہجوائی تہی — دیر سے بہر کفن یہہ آئی تہی
حکم یہہ تہا یہہ مجد دتک رہے — آنکہہ اسپر پھر کسی کی کم پڑی
یہہ کفن داری مین تہہ کی صرف ہے — اس تہیہ مین نہ فرق حرف ہو
خلد سے آئی تہی مجکو یہہ ردا — قدسیان لائے تہے باحکم خدا
یہہ ہوا تہا حکم ای غوث زمن — یہہ ردا ہو صرف مخدومی کفن
الغرض قطب دو عالم نے تمام — برطریق شمس پہونچایا نظام
شمس دین کی روح اقدس ساتہہ تہی — جلوہ فرما صفات و ذات تہی
ہمدگر تجہیز مین ہمراز تہی — خدمت تکفین مین دمساز تہی
پہاڑا ہاتہون مین لے کہودا مزار — حضرت مخدوم کے مدفن کا غار
غار کیا تہا معدن الانوار تہا — غار کیا تہا جلوہ اسرار تہا
اس تہیہ مین شریک افلاکیان — تہے بطور خادمان خاکیان
قبر مین جسدم اوتار اشاہ کو — اوس تجلی بخش مہر و ماہ کو
غیب سے یا ہو و یا ہو کی صدا — فرش سے تا عرش پائی بر ملا
روح پاک صاحب لولاک کی — شافع ما بندگان خاک کی

جلوہ دریا ہے یا بحر و کثیر
خدمت عالی مین تھے شیخ کبیر

غوث و قطب ابدال و اوتاد زمان
جمع تھے سب اوس گہڑی او سدھ مان

گرچہ ظاہر مین او تار انمین تھے
قطب و بوقاسم جلال الدین تھے

لیک باطن مین تھے مردان خدا
جبرئیل و مصطفےٰ و مرتضیٰ

غوث الاعظم خواجہ ہند الولی
تھے یہہ دونون نیز ہم کار علی

اوس گہڑی تھا مرجبا کا شور و غل
سننے والے تھے ہر نگ خورد و کل

نور سرخ و سبز و زرد اوس دم چمن
تھا تجلی بخش ہر رنگ چمن

الغرض سہ روز گذرے تھے کہ سب
شاہ کا مرقد ہوا اعالی نصب

قطب عالم صد بارہ کوس پر
ہمرہ یاران چندین لکھہ کر

جا پڑے از بہر حضرت ہائے شان
تھے جمال الدین سب کے میزبان

آب و نان سب کو دیا ہر شب و روز
حسب قدر جملہ اکل و لفروز

شاہ کے مہمان جتنی تھے وہان
کھاتے پیتے روز و شب تھی آب و نان

ای حسن اب بھی مقرر ہین وہان
زائران شاہ دین کے میزبان

احوال حضرت قطب عالم صاحب کے اکیس روز مراقب رہنی کا اور مزار مقدس حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم صاحب پر نبگلہ چوبی بن جانیکا اور حضرت قطب عالم صاحب کے گنبد شریف کو روانہ ہو جانیکا

تمکاتیب مفصلہ بالا مین تحریر ہے کہ بتاریخ اٹھوین ماہ ربیع الثانی ۹۰۰ ہجری مرقد الصدر روز شنبہ وقت مغرب کے تا تاریخ اونتیسوین ماہ مذکور سنہ صدر روز دوشنبہ تک حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین آمجدد عصر ایک حالت پر مراقب بیٹھے رہے اکیسوین روز قبل نماز اشراق جمال الدین ابدال نے حاضر اکر گذارش کیا کہ حضرت خانہ کعبہ اہل حقیقت کا تیار ہو گیا ہے التماس کرتے ہین حضرت

اور اس عرصہ اکیس روز میں بھی جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری حضرت عالی حضرین حدبارہ کوس کے دونوں وقت انجام
پہونچاتے رہے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح مع جمیع ہمراہیان موصوفہ بالا یعنی ساڑھے سترہ سو خلفا اور حضرات
اولیا کے ہمعصر صاحب مرتبہ سلوک اور ولایت روح جذبیہ اور ذوالجنان شاہزادہ جنات فاضل کے حضرت بادشاہ جہان
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا نام تلاوت کرتے ہوئے کلیر شریف کو تشریف
لیچلے زمین محفوظ معدن الانوار رہی پہونچکر نماز چاشت ادا فرمائی اور چوب زیتون کا بنگلہ چوبی خوردار پر مزار شریف کے تیار
پایا کہ جمال الدین ابدال جنات متعینہ سے سامان منگوا کر تیار کرایا تھا اور انوار سبز مزار مقدس سے تا بہ آسمان محیط دیکھا
حضرت قطب عالم صاحب صوفی مع ہمراہیان سات بار طواف مزار منور کا کیا ہر ایک صاحب باطن کو کیفیت مرتبہ
فنا فی اللہ کی بدرجہ تمام و کمال حاصل ہوئی بعد فراغ طواف حضرت قطب عالم صاحب ممدوح مع ہمراہیان مزار مقدس پر فاتحہ
پڑھی بعد فراغ فاتحہ حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے طرف جامع مسجد کلیر کے فاتحہ کو ہاتھ اوٹھایا بجہ حرکت ہاتھ اوٹھانیکے دونوں ہاتھ
خشک ہوگئے حضرت مشکلکشا قطب عالم صاحب ممدوح نے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی جانب متوجہ ہوکر عرض کی کہ حضرت غلام سے خطا ہوئی معاف فرمائی جاوے بعد حضرت
قطب عالم صاحب ممدوح کے خلعت القاء الہام درجہ اول کے ہوئے کہ عبدالقدوس تو کسکی مغفرت چاہتا ہے ان لوگوں کے ایمان
پانسو برس قبل علم ازل سے سلب کر لیے گئے تھے بعد اس القاء الہام دونوں ہاتھ حضرت مشکلکشا بندگی شاہ
عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد عصری صحیح و سالم ہوگئے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے دوبارہ
طواف مزار مقدس کا ادای شکریہ میں ادا فرمایا اور جمال الدین ابدال کو مع ننانوے جن متعینہ کے خدمت معمولی قدیم پر مامور
فرما کر مع حضرات خلفائے خود اور حضرات اولیائے ہمعصر سالکین کے روانہ طرف گنگوہ کے ہوئے اور حضرت شاہ عبدالحیی
صاحب عرف شیخن زین اولین ولایت روح جذبیہ صاحب مکتوب لنطاب سخرۃ القدوس ہم حضرات رقبار و تبار و نجبار و ابدال
اقطاب و اغیاث و رجال الغیب کے حضرت قطب عالم صاحب موصوف سے رخصت ہوکر اپنی اپنی جگہ کو تشریف لیگئے
حدبارہ کوس میں حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے مع ہمراہیان آسم مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کا تلاوت فرمایا اور بعد کو اسم اعظم چشتیہ
تلاوت کرتے ہوئے گنگوہ شریف کو چلنے لگے منظوم از نتیجہ فکر مؤلف

منکر ان کلیر کہ حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کا ہاتھ اوٹھانا اور اوسکا خشک ہوجانا

قطب عالم تا حدا کیس ۲۱ روز — حد قہری پر رہے جلوہ فروز
یون مراقب ایک حالت پر ہوے — بر دو زانو سر جہکے بیٹہے رہے
اس تعین روز مین حق جل جمال — شاہ کے روضہ کو لائے بر کمال
جب ہوا تیار روضہ شاہ کا — حضرت مخدوم عالی جاہ کا
قطب سے جاکر جمال الدین نے — یہہ کہا ابدال خوش آئین نے
خانہ کعبہ ہوا تیار آج — نور حق کا ہو گیا انبار آج
آپ اب چلیے زیارت گاہ کو — روضۂ تقدیس حضرت شاہ کو
نور یزدانی برستا ہے وہان — ابر سبحانی برستا ہے وہان
قطب عالم سن کے یہہ مژدہ شتاب — آئے نزدیک روضۂ عالیجناب
دیکہکر روضہ کہا ای ذوالجلال — تیرے نور پاک کا ہے یہہ جمال
خلد اسکا ہے نمونہ بیگمان — قصر جنت کا ہے اسکا ایک نشان
باد اوس صحرا کی مشک آباد ہے — خاک اوس وادی کی عنبر زاد ہے
کر طواف اوس روضۂ دلبند کا — اوس شگفتہ گلشن خرسند کا
فاتحہ کہین روضۂ انور کیطرف — مونہہ کیا پہر مسجد کلیسر کیطرف
جانب مسجد پئی کار نجات — قطب عالم نے اوٹہائے دونون ہاتہہ
فاتحہ پڑہتی بنائے تہے تمام — ہاتہہ دونون ہو گئے مانند لام
مثل شاخ خشک بیکاری بکار — دونون ہاتہون کو ہوئی اس کی بار
دیکہکر ہاتہون کو توبہ کی کہ شاہ — مین نہ سمجہا تہا ہوا مجہہ سے گناہ
یہہ صدا آئی کہ ای قطب فرید — پانصد سالہ ہین مردود و پلید
کوئی ان مین صاحب ایمان نہین — ایک ان مین مغفرت شایان نہین
بعد توبہ دست قطب حق ندیم — ہو گئے بر حال و بر رسم قدیم

حضرت	قہر صابر ہے حسن قہر اللہ	نام صابر حرز اعظم جان پناہ	

احوال حضرت قطب عالم صاحب کی گنگوہ پہونچکر محفل راگ مین حال وجد طاری ہونیکا

مکاتیب مفصلہ بالا مین تحریر ہے کہ اوسی روز بتاریخ اوننیسوین ماہ ربیع الثانی سنہ ۹۰۰ ہجری مرقوم الصدر روز دوشنبہ کو بعد نماز ظہر حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین مجدد وقت گنگوہ شریف مین پہونچے حضرات سالکین اولیائے معصر دائرہ شریف مین مہمان ہوئے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے دو رکعت صلواۃ الصلوٰۃ شکریہ فراغ دفینہ مبارک حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علماء العالمین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ لارواح سلطان اولیائین مع تمامی حضرات مہمانان ادا فرمائین اور کیسوا کیبار حق حق باواز بلند فرمایا اور سب حضرات نے بھی باواز بلند تلاوت فرمایا اور بتاریخ تیسوین ماہ مذکور سنہ صدر روز سہ شنبہ کو بعد نماز اشراق کے دائرہ قدومی مین محفل راگ کی ترتیب دی گئی اور اوس محفل مین سوائے حضرات اولیا اور داخلان سلسلہ حضرات اولیا کے کوئی شخص غیر ارباب محفل نہوا کہ حضرات متقدمین نے بدستور تخلیہ کا مجلس راگ مین تاکید فرمایا تہا قوالان شہر دہلی نے یہہ غزل شروع کی کہ مطلع جسکا یہہ تہا ؎ درخانہ چہ بینی کہ ببازار بنبینید ای مدعیان نوبت دیدار پہلے ہی آواز مین حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کو حال وجد پیدا ہوا غلبہ حالت وجد مین حضرت قطب عالم صاحب نے اوس قوال کا ہاتہہ پکڑا قوال نے خائف ہوکر دوسرے قوال کا ہاتہہ پکڑا اسی طرح پانچون قوال ضم ہوگئے حضرت قطب عالم صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تو نے کیا کہا قوال نے مکرر مصرعہ اولی پڑہا حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کا جسم مبارک تڑپ کر مع پانچون قوالون کے دیوار دائرہ سے باہر جا پہونچا اور تمام حضرات اہل محفل ہمراہ ہوگئے سر بازار راگ ہوتا چلا جاتا تہا یہ ایک حضرات اولیا شامل محفل راگ پر حسب مضمون مطلع کیفیت وجد کی طاری ہورہی تہی عوام الناس کے بھی جسکے کان پر وہ آواز جاتا تہا وہ متحیر اور مبہوت ہوکر گہر سے باہر آجاتا تہا تا کی گنگوہ مین تہلکہ پڑ گیا تہا مرد و زن گہرون سے باہر آگئے تہے دوپہر یہہ حال سب سامعین پر طاری رہا [illegible]

قدوسیہ صابریہ چشتیہ مین راگ بے پردہ استماع فرمانا معمول حضرات پیران سلسلہ عالیہ ہوا [illegible]

مصرعہ	قطب عالم بادشاہ کن فکان	محرم اسرار من گفتہ بیان	
	پس ازان گنگوہ کو تشریف لائے	ہمرہ یاران سوئے گنگوہ شتافت	

سجدۂ شکرانہ کر سب نے ادا — یکصدا یکبار حق حق حق کہا
تیسوین ۳۰ تاریخ سہ شنبہ کے روز — راگ کروایا بہ بزم دل فروز
حکم فرمایا نہ آوے غیر یہاں — غیر یاران طریقت سیر یہاں
الغرض وہاں تھے طریقت آشنا — غیر سے خالی تھی وہ بزم صفا
تار بولا اور لگا بجنے رباب — بے خبر ہونے لگے سب شیخ و شاب
قطب عالم ہی ہوئے سرمست شوق — ہو گئے فی الفور مست جام ذوق
ہیبت یہہ نکلنے لگے قوال وہان — تھے جو وہ قوال صاحب حال وہان
در خانہ چہ بینی کہ بباز ار نہ بینید — ای ہمیان دولت دیدار بینید
قطب عالم اوس گھڑی بیہوش تھے — حد امکانی سے کتنے بیش تھے
ہاتھ قوالوں کا پکڑے بیخبر — خانقاہ خاص سے آئے بدر
گشت کرتے کوچہ و بازار میں — پھر رہے تھے بیت کی تکرار میں
اتی زبان پر بیت وہ بیت لطیف — مایۂ عرفان تھا سب کے نصیب
معنی بیت می عرفان فروش — شوق سے کہتے تھے سب کو ہوش توش
قطب اوسدم تھے حسن قطب ظہور — از قدم تا سر ہویت زیب نور

احوال حضرت قطب عالم صاحب کا راہ کا یہ شریف کو تشریف لیجانا کا اور صوبہ بختہ بنوانیکا

مکاتیب فصلہ بالا و مفصلہ ذیل میں تحریر ہے کہ حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبد الحق وس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان اتار کیں مجد وہصر صاحب مکتوب نطاب تحفۃ الوحدت کا یہ معمول تھا کہ ہر مہینے کی پانچوین تاریخ سے صائم ہو کر حضرت بادشاہ دوجہان منجم دوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا مزار مقدس پر حاضر ہوا کرتے تھے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تبانیسری کریم الطرفین صاحب مکتوب نطاب ابانت الواحدیت بلانا غہ ہمراہ آتے تھے اور سوا اوکی جب میں کہ صاحب کو شوق ہوتا تہا چلا آتے تھے اور غیر ہمراہ حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کے کوئی صاحب حضرات اولیا ہمعصرین سے بھی حاضر نہوسکے عوام الناس کا تو ذکر کیا ہے اور جب تک حضرت قطب عالم صاحب موصوف مزار مقدس پر

تشریف رکھتے تھے جمال الدین ابدال نے بنگالہ زیتونی کے پیادہ پا نگارنگ سے بندہ کہا کرتے تھے کہ حضرت قطب عالم صاحب موصوف دروازہ پائین مزار مقدس سے اندر جاکر قدمبوس ہوتے تھے اور جاد رہی مزار منورہ پا اختیار الوان معائنہ فرماتے تھے اور نور سبز مزار مقدس سے تا بآسمان محیط دیکھتے تھے تاریخ تیرہویں اور چودہویں کو فاتحہ قل مستمر درعیہ کے انجام فرماکر صبح تاریخ پندرہویں کو روانہ گنگوہ شریف کے ہوجاتے تھے تاریخ سولہویں ربیع الثانی سنہ ۹۲۸ ہجری کو روز شنبہ حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کی حضور میں سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر لودہی والی دہلی نے آگرہ سے ایک عرضی ارسال کی کہ حضرت اگر اجازت حضور کی ہو تو فدوی بارادہ بیعت قدمبوسی کو حاضر ہو اور کچھ روپیہ پیسہ پاس وجہ حلال کے موجود ہیں اگر حکم حضور انور کا ہو تو وہ روپیہ بھی واسطے تعمیر روضہ منورہ حضرت بادشاہی مخدوم علاء الدین علیہ الرحمۃ صابر صاحب کلیری قدس اللہ الارواح سلطان الاولیاء روانہ کروں چونکہ بادشاہ مذکور خاندان صابریہ کا مطیع اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوح سے کمال عقیدت رکھتا تھا حضرت ممدوح نے اوسکی استدعا قبول فرمائی اور بمعرفت امین ابدال کے جواب روانہ فرمایا کہ تجھکو فقیر کی اجازت سے باب ہدایت کہلائے تو شوق سے آ اور روپیہ بھیجے بادشاہ نے الغور تین ہزار روپیہ سکہ التمشی بدست امین اللہ ابدال بھیجے اور خود حاضر ہو کر حضرت قطب عالم صاحب بیعت ہوا اور غلامی اختیار کی حضرت قطب عالم صاحب نے بموجب ہدایت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد فرمایا کہ ای سلطان ابراہیم فسق و جور سے بچ انصاف و عدالت سے کام لینا تاکہ خلق اللہ پر جبر و ظلم نہ ہونے پائے خاندان صابریہ چشتیہ کی اطاعت اور خلیفہ اکبر اس سلسلہ عالیہ کا فرمانبردار رہنا بادشاہ نے ان ہدایت کو بدل و جان قبول کیا اور حضرت قطب عالم صاحب نے اعانت ظاہری و باطنی کا وعدہ فرماکر دعائے خیر فرمائی بادشاہ رخصت ہو کر دارالسلطنت کو آیا اور مدۃ العمر خاندان عالیہ صابریہ چشتیہ کا مطیع فرمانبردار رہا اور فلاح دارین حاصل کی اس بادشاہ کا زمانہ جلوس بمقام دہلی و آگرہ سنہ ۹۲۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۷ عیسوی میں ہے اور وفات سنہ ۹۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۵ عیسوی میں ہے حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے مبلغ نذر کردہ بادشاہ بجنسہ ضعفا قوم جات او جمال الدین ابدال کے سپرد فرمائے اور ارشاد کیا کہ اس روپیہ سے سامان تعمیر روضہ منورہ خریدا جائے اور جس روز ہم کلیر شریف کو چلیں تو سامان کو ہمراہ لائیں چنانچہ بعد اکیس برس تعمیر قبر مبارک حضرت بادشاہ جہان مخدوم صاحب موصوف کے بتاریخ پانچویں ماہ ربیع الاول سنہ ۹۲۸ ہجری روز پنجشنبہ کو جب حضرت قطب عالم صاحب ممدوح کلیر شریف کو روانہ ہوئے تو اسباب تیاری روضہ پختہ کا بحرات خلفا قوم جات ساتھ تھا اور تمامی خلفا راشدین صاحب مکاتیب نبی اور کیا حضرات اولیائے

سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر لودہی والی دہلی حضرت قطب عالم صاحب کا مرید ہوا

روضہ منورہ پختہ کا بحرات خلفا قوم جات ساتھ تھا

ہمعصر حضرت شاہ ابراہیم بہکری صاحب مکتوب لقاب غنچۂ اسرار اور حضرت شاہ احمد عرف محی الخلیفہ صاحب مکتوب لقاب
وسیلہ عافیت اور حضرت شیخ محمود چشتی صاحب مکتوب لقاب گلشن اسرار اور حضرت سید علی پٹرندی بن قمر علیہ صاحب مکتوب
لقاب نوید حضرت اور حضرت قاسم شاہ صاحب مکتوب لقاب مسائل عبودیت اور حضرت شاہ نظام الدین نارنولی صاحب مکتوب لقاب
عیار الاغیار اور حضرت شیخ سلیم فتحپوری صاحب مکتوب لقاب اثر التاثیر اور حضرت شیخ ادہن جونپوری صاحب مکتوب لقاب صراط المستقیم اور حضرت
شیخ حسین خوارزمی صاحب مکتوب لقاب تفصیل الکوائف اور حضرت شاہ حسین بریانپوری خانزاد صاحب مکتوب لقاب تعلیم ربوبیت اور حضرت
شاہ شیخ فرید بخش بہکر لیصاحب مکتوب لقاب سرور عینیت ہمراہ تھے حضرت قطب عالم صاحب موصوف تاریخ تیرہویں ذوالحجہ ۹۱۳ھ تک
بدستور سابق حاضر رہے تاریخ پندرہویں روز پنجشنبہ سے تعمیر روضہ پختہ کی شروع فرمائی جمال الدین ابدال اور امین اللہ ابدال اور
جنات متعینہ انصرام خدمت تعمیر روضہ کا کرتے تھے اور حضرت قطب عالم صاحب ممدوح مع ولی الدین معمار خلیفہ صاحب مجاز
اپنے کے تعمیر فرماتے تھے اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری مع دیگر خلفا اور اولیائے حاضرین کے چونہ اور خشت
دیتے جاتے تھے تین مہینے سات روز کے عرصہ میں استرکاری وغیرہ سامان تیاری روضہ منورہ سے فراغ حاصل کر کے روانہ
گنگوہ شریف ہوئے اسعد عرصہ حضرت شکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان التارکین
مع دیگر ہمراہیان ممدوح الصدر مزار مقدس پر صائم تشریف فرما رہے جمال الدین ابدال خدمت مہمانداری کی
بجا لاتے تھے بتیاری روضہ پختہ کے گاہ گاہ حضرات اولیائے ہمعصرین سے جس صاحب کو ضرورت درپیش ہوتی تھی بغیر ہمراہی حضرت قطب عالم صاحب
ممدوح کی بھی حاضر بارگاہ عرش پناہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح لنا الاولیا
سلطان الاولیا کے ہو کر مستفید مطالب ہوا کرتے تھے اور حضرت قطب عالم صاحب موصوف تا بقیام عالم حیات اپنے کے پابند حاضر ہونے حسب دستور مقررہ بالا
رہے اور حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری کا بھی بموجب حکم پیر و مرشد قطب عالم صاحب ممدوح کے معمول حاضر ہونے کا بیر شریف کا حسب دستور مقررہ بالا رہا

احوال مختصر خلافت اور معمول حاضر ہونے کا بیر شریف میں چند حضرات متاخرین کا

مکاتیب متعلقہ ذیل میں تحریر ہے کہ حضرت شاہ نظام الدین بلخی وجد سلطان صاحب مکتوب لقاب صحائف الصبوح تاریخ
گیارہویں ماہ شوال ۹۸۲ھ بحر یکور و جمعہ بعد نماز عصر کے محفل حضرات اولیائے ہمعصرین میں حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری
کریم الطرفین صاحب مکتوب لقاب انت الواحد بیعت کے ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ علیہ میں بمراتب
کیفیات باطن علوا و ارتقی شہنشاہی ولایت کے بشرائط مرعیہ اور قواعد تمرہ فیضیاب ہو کر تمامی صفا و عنایات معنویہ یعنی سنا

خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روز مکتوب بالقاب مندرجہ کوائف ظاہری اور باطنی اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرات پیران عظام سلسلہ موصوفہ سے بہرہ مند ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ہوئے بموجب حکم حضرت پیر و مرشد مدوح کے بنظر مساعدت و رود راز آمد و رفت شہر بلخ کی سالمین ایک بار بطریق مقررہ حضرت قطب عالم صاحب موصوف کے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کی آستانہ بوسی سے ماہ ربیع الاول میں مشرف ہوا کرتے تھے اور احوال بدستور مرقومہ بالا معائنہ فرماتے تھے اور حضرت شاہ ابو سعید صاحب گنگوہی بیعت رسول صاحب مکتوب بالقاب تحائف الکونین بتاریخ اکیسویں ماہ شوال ۹۹۰ھ ہجری یکورو زدہ شنبہ وقت عصر کے حضرات اولیائے ہمعصر میں حضرت شاہ نظام الدین بلخی صاحب وجد سلطان کے ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد خاندان اقدسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں بمراتب کیفیات و اسناد و تبرکات محررہ بالا صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ہوئے بموجب حکم حضرت پیر و مرشد کے باد آئے لوازم و قواعد مقررہ مامورہ آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے ماہ ربیع الاول میں فیضیاب ہوا کرتے تھے اور احوال بدستور محررہ بالا معائنہ فرماتے تھے اور حضرت شاہ محمد صادق صاحب گنگوہی صادق متمثل صاحب مکتوب بالقاب سجود الوجوب بتاریخ سترہویں ماہ شوال ۱۰۱۲ھ ہجری یکورو پنجشنبہ وقت عصر کے محفل حضرات اولیائے ہمعصر میں حضرت شاہ ابو سعید صاحب گنگوہی دست رسول کے ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد خاندان اقدسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں بمراتب کیفیات اور اسناد و تبرکات مرقومہ بالا صاحب مجاز مرفوع الاجازت علوم العزم والمرتبہ ہوئے بموجب حکم حضرت پیر و مرشد کے باد آئے لوازم و قواعد مقررہ مامورہ آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے ماہ ربیع الاول میں مستفیض ہوا کرتے تھے اور احوال بدستور محررہ بالا معائنہ فرماتے تھے اور حضرت شاہ داؤد حبیو صاحب جمال گنگوہی صاحب مکتوب بالقاب شوق الکتیب بتاریخ اکیسویں ماہ رجب ۱۰۴۲ھ ہجری یکورو پنجشنبہ وقت عصر کے محفل حضرات اولیائے ہمعصر میں حضرت شاہ محمد صادق صاحب صادق متمثل کے ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد خاندان اقدسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں بمراتب کیفیات اور اسناد و تبرکات ملبوسات محررہ بالا صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ہوئے بموجب حکم پیر و مرشد کے سال میں ایکبار باد آئے لوازم و قواعد مقررہ مامورہ آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے ربیع الاول میں مشرف ہوا کرتے تھے سال اول سے یوماً فیوماً کثرت حاضرین مردمان خاص و عام کی ملاحظہ فرمائی اسی عرصہ میں

جمال الدین ابدال کو مع جنات متعینہ کے مخفی رہنے کا حکم ہوا اور آبادی قصبہ کلیر شروع ہوئی اور حضرت شاہ
ابو المعالی صاحب صمدی صاحب مکتوب نطاب نعمت الحق بتاریخ سترھوین ماہ ربیع الآخر ۱۰۷۰ ہجری کو
روز دوشنبہ وقت عصر کے محفل حضرات اولیائے ہمعصرین حضرت شاہ داؤد جیو صاحب چشتی کے ہاتھ پر بیعت امامت ارشاد سے
خاندان قدیمہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں ہر اتب کیفیات اور اسناد تبرکات مرقومہ بالا صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ہوئے
بموجب حکم حضرت پیر و مرشد کے باداے لوازم و قواعد مقررہ مامورہ سال میں ایکبار آستانہ بوسی حضرت بادشاہ جہاں مخدوم علاء
علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے ماہ ربیع الاول میں مستفیض ہوا کرتے تھے اور ترقی ارشد ہام خلائق
خاص و عام کے معائنہ فرماتی تھے اور حضرت سید محمد عرف میراں سید شاہ بہیکہ صاحب
ذی الواجد الوجود صاحب مکتوب نطاب ظہور الوجود بتاریخ بائیسوین رمضان ۱۰۷۶ ہجری کو روز پنجشنبہ
وقت عصر کی محفل حضرات اولیائے ہمعصرین حضرت شاہ ابو المعالی صاحب صمدی امبیہٹی کے ہاتھ پر بیعت امامت ارشاد
سے خاندان قدیمہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں ہر اتب کیفیات اور اسناد تبرکات محررہ بالا صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم
والمرتبہ ہوئے بموجب حکم حضرت پیر و مرشد کے باداے لوازم و قواعد مقررہ مامورہ سال میں ایکبار آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دو جہاں
مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے ماہ ربیع الاول میں مستفیض ہوا کرتے تھے
اور ترقی ارشد ہام خلائق خاص و عام کی یوماً فیوماً ملاحظہ فرماتی تھے اور حضرت شاہ عنایت جیو صاحب بہلول
پور سے ذو القوۃ المتین صاحب مکتوب نطاب کشف معلے بتاریخ ستائیسوین ماہ ذی حجہ ۱۰۷۳ ہجری کو روز وقت عصر کے
محفل حضرات اولیائے ہمعصرین حضرت میراں سید شاہ بہیکہ صاحب ذی الواجد الوجود کڑا کے ہاتھ پر بیعت امامت ارشاد سے
خاندان قدیمہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں ہر اتب کیفیات اور اسناد تبرکات مرقومہ بالا صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ
ہوئے بموجب حکم پیر و مرشد باداے لوازم و مقررہ مامورہ سال میں ایکبار آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے ماہ ربیع الاول میں کامیاب ہوا کرتے تھے ہر سال ترقی ہجوم
حاضرین خلائق خاص و عام کی معائنہ فرماتی تھے اور حضرت شاہ عبد الکریم صاحب عوف ملا فقیر اجون
صاحب قطب الدارین مصطفے آبادی صاحب مکتوب نطاب جذب المعبود بتاریخ پانچوین رمضان ۱۰۶۷
ہجری کو روز پنجشنبہ وقت عصر کے محفل حضرات اولیائے ہمعصرین حضرت شاہ عنایت جیو صاحب ذو القوۃ المتین بہلول پوری

ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد خاندان قادریہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں بمراتب کیفیات باطن علو العزم شہنشاہی ولایت
کے بشرائط مرعیہ و قواعد معتمرہ فیضیاب ہو کر تمامی مفاد صنا معنونہ یعنے اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ اوقات
شبانہ روز اور مکتوبات نطاب مندرجہ کوائف ظاہری و باطنی اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرات پیران عظام
سلسلہ موصوفہ سے بہرہ مند ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ہوئے بموجب حکم حضرت پیر و مرشد اپنے
سال بالوازم قواعد مقررہ مامورہ آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری قدس سرہ
الاروح سلطان الاولیاء ماہ ربیع الاول میں مشرف ہوا کرتے تھے اور ہر دفعہ قدمبوسی حضور حاضرین خلائق خاص و عام
معانقہ فرماتی تھے اور چونکہ حضرت شاہ عبد الکریم صاحب مدوح کو تمام پنج گیارہ بیوین ماہ ذیقعدہ ۱۱۵۲ھ
ہجری روز دوشنبہ وقت عصر کے محفل حضرات رفقاء و اصحاب و احباب و اہل و اقارب و اخیاف و اعزا و اقربا و اہل طرب مجاذیب صاحب ولایت
روح جذبیہ میں حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب والد ماجد اپنے کے ہاتھ پر بیعت تو بہ و امامت اور ارشاد سوائے خاندان صابریہ
صابریہ چشتیہ عالیہ اور چند سلاسل میں مشرف ہو کر بشروط مرعیہ و قیود معتمرہ بحصول کیفیت باطن ہر یک سلسلہ اور
خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روز اور مکتوبات مندرجہ کوائف ظاہری و باطنی اور تبرکات ملبوسات
وغیرہ قسم حضرات پیران عظام چند سلاسل کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت ہو چکے تھے کہ حضرت مشکل کشا بندگی شاہ
عبد القدوس صاحب قطب عالم دستگیر گنگوہی سلطان الزاہدین مجد دعصر حضرت شیخ اسمٰعیل صاحب والد ماجد اپنے
بموجب حکم حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی پیر اپنے ہر دو سلسلہ حنفی اور علوی متعلق ولایت
روح جذبیہ کو اور سلسلہ اویسیہ اور قادریہ کو بقواعد ضوابط مستحسنہ موصوفہ بالا بمرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت
حاصل فرمائی اور قبل حصول مرتبہ علو العزمی شہنشاہی ولایت خاندان حقی صابریہ چشتیہ عالیہ کے سلاسل
قلندریہ و کبرویہ و سہروردیہ و شطاریہ وغیرہ میں حضرت شاہ درویش محمد بن قاسم اودھی صاحب
لقب بجمال وحدت ہاتھ پر بیعت امامت و ارشاد مشرف ہو کر بحصول اسناد و تبرکات مفصلہ بالا صاحب مجاز مرفوع
الاجازت ہو چکے تھے حضرت قطب عالم صاحب مدوح نے حواکیفیات علو العزمی شہنشاہی ولایت خاندان حقی صابریہ چشتیہ عالیہ
کے اور جمیع کیفیات باطنی چند سلاسل کے حضرت شاہ عبد الحمید صاحب گجراتی عرف شیخ زین اولیاء ولایت روح جذبیہ صاحب
مکتوب نطاب سنجۃ القدس فرزند کامل اپنے کو تعلیم فرما کر بعطائے اسناد و تبرکات مدوح الیہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت سلسلہ چشتیہ

مثل اپنی کردیا تھا فرزند بفرزند ہو کر حضرت شاہ عبد الکریم صاحب قطب الدارین محمد وحی الصدر کو حاصل تھا اور
سوائے ان دونوں مجاز اتصالاً موصوف یعنی حنفیہ کی حضرت شاہ عبد الکریم صاحب قطب الدارین محمد وحی الصدر نے بموجب حکم الہام باطن کے
ہفت اقلیم میں سیاحی فرما کر حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت چند سلاسل عجیبہ سے کیفیت باطن کو مع تمامی اسناد و تبرکات مفصل الصدر
حاصل فرمایا تھا بانجام مجاہدات و ریاضات اور بحصول کیفیات گوناگون بموجب حکم پیش خبری ہائے مندرجہ مکاتیب مثل حضرت مشکلکشا
بندگی شاہ عبد القدوس صاحب قطب عالم و دستگیر گنگوہی سلطان التارکین کے مجتہد تعلیم او رمجدد عصر مستفیض ہو گئے اور حضرت
بی مع اللہ گاہ میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی صاحب مکتوب نطاب ہو دیدۂ الوجود
بتاریخ بیستویں ماہ جمادی الاول سنہ ۱۱۹۵ ہجری یکروز جمعہ وقت عصر کے محفل حضرات اولیائے ہمعصرین حضرت شاہ
عبد الکریم عرف ملا فقیر اخو صاحب قطب الدارین والد ماجد اپنی کے ہاتھ پر بیعت امامت و ارشاد سے خاندان قدسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ
و دیگر جمیع سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ مفصل الصدرین بمراتب کیفیات باطن علو العزمی شہنشاہی ولایت بشرائط
مرعیہ قواعد منضبطہ سے فیضیاب ہو کر بحصول تمامی مفاد صاحب معنونہ یعنی اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ اوقات
شبانہ روز اور مکتوبات نطاب مندرجہ کوائف ظاہری و باطنی اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرات پیران عظام
ہر شش جہات خلفائے عظام صحابہ کرام حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے حضرات مرشدین اپنی تک بہرہ مند ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم
والمرتبہ ہوئے بموجب حکم حضرت پیر و مرشد اپنے کے تمام عمر میں ایکبار باوائے لوازم و قواعد مقررہ مامورہ آستانہ بوسی حضرت
بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین ملے احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ لارواح سلطان اولیا سے مشرف ہوئے اور حضرت
پیر دستگیر روشن ضمیر جناب شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد صاحب مکتوب نطاب
احدیت الاسرار **بتاریخ دویم ماہ شعبان سنہ ۱۲۳۹** ہجری یکروز پنجشنبہ وقت اشراق کے محفل حضرات اولیائے
ہمعصرین حضرت بی مع اللہ گاہ میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی کے ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد سے
خاندان قدسیہ صابریہ چشتیہ عالیہ میں اور بہی دیگر جمیع سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ مفصل الصدرین
بمراتب کیفیات باطن علو العزمی شہنشاہی ولایت بشروط مرعیہ و قیود مستمرہ بحصول تمامی مفاد صاحب یعنی اسناد
خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ اوقات شبانہ روز اور مکتوبات نطاب مندرجہ کوائف ظاہری و باطنی

اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرات پیران عظام جمیع سلاسل کے بہرہ مند ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ
ہوئے بموجب حکم حضرت پیر و مرشد کے تمام عمر میں ایکبار آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب
کلیری ختم اللہ لارواح سلطان الاولیا سے بادائے لوازم قواعد مقررہ مامورہ فیضیاب ہوئے اور فقیر شاہ محمد حسن صابری
مؤلف کتاب بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الثانی ۱۲۸۰ سنہ ہجری روز جمعہ بعد نماز عصر کے محفل حضرات اولیائے معتقدین
حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر جناب شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت امامت اور ارشاد خاندان قدوسیہ صابریہ
چشتیہ عالیہ اور دیگر جمیع سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ مفصل العدد رمین بمراتب کیفیات باطن علو العزمی
منضبطہ شہنشاہی ولایت بشرو طامرعیہ وقیود مستمرہ بحصول تمامی مفاوضات معنونہ یعنی اسناد خلافت نامجات معتبرہ اوراد
اوقات شبانہ روز اور مکتوبات مندرجہ کو الف ظاہری اور باطنی اور تبرکات ملبوسات وغیرہ ہر قسم حضرات پیران عظام
جمیع سلاسل کے مستفیض ہو کر صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ ہوا اور حضرت ہادی برحق امیر دوجہان نے
زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی تجھ سے ارشاد بہت کثرت سے
جاری ہوگا اور جسطرح پیران عظام سے مریدون کی کثرت ہوتی ہے اوسی طرح تجھ سے کثیر التعداد خلفا صاحب مجاز مرفوع الاجازت
ہونگے اور کیفیات علو العزمی شہنشاہی ولایت کی اوپر خلفا تیرے کے حسب استعداد اونکی منقسم ہوگی اور جسطرح چار پیر اور
چودہ خانوادہ اور چودہ خانوادون سے سلسلے کثیر جاری ہوئے اسیطرح تیرے خلفا سے سلاسل جاری ہونگے چنانچہ موجب
ارشاد حضرت ہادی مطلق کے اوسیطرح ظہور میں آیا جسکی تشریح احوال تفصیل خاندان حنفیہ روح جدیہ میں نامرقوم معا
سے گذریگی اور بموجب حکم حضرت پیر و مرشد ممدوح کی تمام عمر میں اکیس بار آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ لارواح سلطان الاولیا کا ہوگا پانچ مرتبہ بجسم ظاہری اور سولہ مرتبہ بجسم روحانی اس طرح
ہونیکا علم خلفا صاحب مجاز مرفوع الاجازت اہل باطن کو ہوگا کہ محرم راز اسرار در اسرار کے ہین نظم نتیجہ فکر مؤلف

قطب عالم بادشاہ دستگیر		حضرت قدوس حبیر روشن ضمیر	
صاحب تجدید دین احمدی		موجد تجدید فقر سرمدی	
خاندان چاردہ کے گلفروش		خم فقر مرتضی کے مل فروش	
گر نہوتے وہ طلسم آباد فقر		بند ہو جاتی رہ ارشاد فقر	

رشد سے اون کے جہان آباد ہے — ہر طریقت دوست کا دلشاد ہے

خاندان چشت کے روشن چراغ — فقر کا بہر بہر کے دیتے ہین باغ

بادۂ ارشاد سے اونکی تمام — مست جام فقر سے ہر خاص و عام

سیکڑون ابدال ہین اون کے مرید — سیکڑون اونسے ہوے قطب فرید

شیخ زین عبد الحمید اون کے پسر — زینت سجادۂ فقر پدر

آفتاب عالم ہو ہین حسن — مست جام بادۂ او ہین حسن

فقر کی اقلیم کے سلطان ہین — کیا کہون ہین بس خدا کی شان ہین

شان سے اونکی نمایان نور حق — آن سے اون کے مجلی طور حق

وہ فنا کے اور بقا کے شاہ ہین — دونون اقلیمون کے حضرت شاہ ہین

حضرت قدوس کی اولاد سے — اور اوسی سلطان کے ارشاد سے

ایک شہ پیدا ہوا عبد الکریم — رہنمائی منزل باغ نعیم

مشتہر عالم مین وہ ملا فقیر — قطب دارینی لقب شیخ کبیر

فقر اون کا آفتاب ہند ہے — ہند سے تا سرزمین سندھ ہے

تھے اونہون کے پانچ فرزند سعید — ایک اونمین سے طریقت کا رشید

بی مع اللہ گاہ درویش خدا — سر بسر معنی فروش کبریا

محو ذات با صفات ذوالجلال — پیشوائے زمرۂ اہل کمال

رشد اور روشن چراغ خاندان — علم اوخضر رہ گم گشتگان

خلق از ارشاد او عرفان بکار — عالم از خم رشادش بادہ خوار

دانش معنی حق دیدار او — مست ساز طالبان گفتار او

معنی فہمید حق فہمید او — دید ن حق بالیقین دان دید او

صورت او معنی پروردگار — معنی او صورت بی چون نگار

صورت و بی صورتی از شان او
چونی و بیچونگی از آن او

ہر کرا او راد بر لیقت دست داد
گشت از سرمایہ دانست شاد

مرشد عالم غلام شاہ نام
شاہی او سایہ بخش ما غلام

ہر مرید او طریقت آشنا
ہر غلام او حقیقت رہنما

از مریدانش حسن یک پیرا
روز و شب مصروف تدبیرا

نام نامی نام حضرت شہ امیر
شہ امیر آگاہ دل روشن ضمیر

من ز جام او سرا پا مست ہو
جام مستی خوردہ از دست او

او ز راز ہو مرا آگاہ کرد
از گدا بے شک مرا او شاہ کرد

او ز بے رہ رو بسوئے راہ کرد
من سیہ بودم مرا او ماہ کرد

از طراق چاردہ دولت بداد
کرد مارا از رشادت شاد شاد

شاد آباد من از شادی او
بسکہ آباد من ز آبادی او

او ز صورت معنی حق وا نمود
بر رخ من او در دولت کشود

رہبر کامل ہمارا ہی وہے
مرشد و ہادی و مولا ہے وہی

روشنی سے اوسکے روشن ماہتاب
منور سے اوسکے ہے ضیا دار آفتاب

بس حسن بس بس ہے بس تا بیان
راز پنہان بس نکز آید عیان

حال پر اپنی نظر کرلے شتاب
خوش نما ہی روی زیبا بے نقاب

جلوہ ہو پردہ امکان مین
دیکھتا ہے آپ کو ہر شان مین

یہہ شہادت کا چمن پھولا حسن
گل بگل ہے ہو من ہو کا چمن

مرشد و مسترشد ہی اوسکا ہی کام
پیر و مرشد ہی اوسی کا نام

شیخ کو جسنے کیا ہے فنا
ای عتا ہرگز نہ پاوے گا خدا

راہ دانش سے بہت بھٹکے ہوتم

تم خدا حاضر کو غائب مت کرو — یہہ حسن کہتا ہے تم رد پر چلو
ساکنان چرخ میرا دیکھہ حال — عاشقانِ حق طلب فرخندہ فال
بمد گر کرتے ہین ہر دم کلام — حضرت مخدومؒ کا ہے یہہ غلام
یہ علاء الدینؒ کا مست ہے — دست حضرت شاہ اسکا دست ہے
یہہ صحیح اسناد مرد نیک ہے — یہ فن ارشاد یہ ہین ایک ہے
یہہ ردائے صابریؒ بر دوش ہے — یہ مئی مخدومؒ سے بیہوش ہے
رنگ صابر بس خوش آیا ہے اسے — فقر صابر دل سے بھایا ہے اسے
غیب سے اسطرف جولایا اسے — اوسنے بخشا صابری مایہ اسے
یہہ علاء الدینؒ کا پڑھتا ہے نام — یہہ علاء الدینؒ کا پیتا ہے جام
نام اسکا ہے حسنؒ میثاق سے — بو بہہ لو باور رہو آفاق سے
راتدن حضرت علاء الدینؒ کا — اون کے بہتر دل پسند آئین کا
بندہ دلبند ہے باجان و دل — اون کے خوشتر راہ مین ہے پا بگل
راہ اون کی ہے صراط مستقیم — اون کے پابند و سنکا گہر دار النعیم
طالبان حق حقیقت جان لو — تم حسن کی بات کو حق مان لو
صابر یہ سلسلہ ہے شمع نور — بے حضورون کو دکھاتا ہے حضور
اس طریقے کے مرید و نکو حسنؒ — صاف کہنا چاہئے شاہ زمن

احوال اعتراض کرنے مولوی محمد ربانی اور مولوی احمد یمانی فاضلان کا مجلس عام روز ملاقات حضرت محبوب سبحانیؒ اور حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند اور سوالات معترضین پر دونو حضرات کے جواب دینے کا

فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب گذارش کرتا ہے کہ احوال ملاقات حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی

کربت الوحدت اور حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ صاحب
مکتوبات اور صاحب احسن المعارف ہین جو احوال اعتراض کرنے تعلیم طریقت پر مولوی محمد ربانی اور مولوی احمد یمانی فاضلان منکران
طریقت کا اوس محل پہ تحریر نہین کیا ہتا اب مندرج کتاب کیا جاتا ہے کہ دونون معترضون نے دونون حضرات والا صفات کے
دربار مین حاضر ہو کر گذارش کیا کہ عرصہ سات برس سے ہم تمام صوفیان زمانہ حال کے خدمتین دنیل سوال کے جواب حاصل کرنیکو حاضر ہوے
لیکن کسی بزرگ نے جواب سوالات سے تسکین ہماری نہین فرمائی فی الحال آپ دونون صاحبون کو غوث پاک قطب عالم اور
شہنشاہ ہند الولی سنکر حاضر ہوے ہین اور حجت ہماری یہہ ہے کہ یا ان دسون سوالات ہمارے کا جواب کافی وشافی دیجیے ورنہ اس دعوے
فقیر سے انکار کیجیے اور لوازمات فقر موقوف فرمائی **سوال اول** یہہ ہے کہ جن لوگون کو دعوی پیر طریقت ہونیکا ہے
وہ لوگ اپنی مریدون کو بتاکید ممانعت کرتے ہین کہ جب ایک پیر سے بیعت کرلو تو پھر دوسرے فقیر صورت کی طرف بہ نگاہ عظمت
دیکھنا بچاہیے چہ جائیکہ کسی امیر کی التجا کرنا یا اوسکو اپنے پیر سے زیادہ سمجھنا **سوال دوم** یہہ ہے کہ بحالت وقوع ایسے امور کے
فسخ ہوجانا بیعت کا اور لاحق ہوجانا مردودیت طریقت کا ثابت کرتے ہین **سوال سوم** یہہ ہے کہ خود سب پیرونے دو دو
چار چار پیرون سے بیعت کی ہے اور یہ ایک پیر کے نام سے اپنے مریدون کو شجرے دیتے ہین یہہ وہ نقل ہے کہ خود فضیحت اور دیگر نصیحت
سوال چہارم یہہ ہے کہ پیر یہہ بھی کہتے ہین کہ ہر مرید کو سنت پیر کی ادا کرنا ضرور ہے مگر اس سنت ادا کرنیمین کفر ثابت
کرتے ہین **سوال پنجم** یہہ ہے کہ پیر اپنی آپ کو ہر امر مین سنت ادا کرنیوالا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا
کہتے ہین اسصورت مین معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بھی اسیطرح ارادہ تحقیق حقیقت کا فسخ کیا ہوگا کہ جس
بارہ مین آیت نازل ہوئی وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اور حدیث فرمائی گئی مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ
اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْاِرَادَۃِ جس طرح پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چاند سورج کو
دیکھکر چند بار هٰذَا رَبِّیْ هٰذَا اَكْبَرُ کہا تھا **سوال ششم** یہہ ہے کہ اگر بموجب روایت مشہور عالم ارادت یکی و نعمت
صد جا کے اعتراض دور کیا جاوے تو ایک قباحت یہہ لازم آتی ہے کہ جس صورت مین ایک پیر کے ہاتھہ پر بیعت کی اور دیگر
پیرون سے نعمت حاصل کی تو مناسب ہوا کہ پیر اپنی مریدون کا بھی ایک پیر کے سلسلے مین ہاتھہ پکڑا کرین اور دیگر پیرون کے
سلسلے مین صرف نعمت دیدیا کرین مگر برعکس اس امر مناسب کے پیر اپنی مریدون کو ہر ایک سلسلہ نعمت حاصل کیے ہوئی ہین
ہاتھہ پکڑکر اپنی نام سے اور اوس نعمت دیتے ہین اور اوسکے نام سے نہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نام کا شجرہ صحیحہ دیتے ہین

غور کرنا چاہئے کہ ایسے سلسلوں میں مضمون آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ اور حدیث الید العلیا خیر من ید السفلی کا کیونکر درست رہا سوال ہفتم یہ ہے کہ اگر فرضاً یہ تصور کیا جاوے کہ پیر نے اپنے مرید کو ایک سلسلہ میں ہاتھ پکڑ کر بیعت کیا اور دیگر سلسلوں میں نہیں بیعت کیا تو یہ نقصان قوی لاحق حال ہوتا ہے کہ جن جن سلسلوں میں ایک دو بار بھی ہاتھ پکڑے مرید کرنے کی نعمت دینی کا مرعی اور جاری رہا تو ہر کہ بعد وہ سلسلے استحقاق تسلسل ہاتھ پکڑ کر مرید کرنے سے منقطوع ہو گئے اور یہ باعث فوت ہونے شرائط دینی کے ہوا جس کا موقوف ہونا کیا معلوم ہے سوال ہشتم یہ ہے کہ کوئی سلسلہ ایسا معلوم نہیں ہوتا جس میں تمام سلسلوں کا اتصال واقع ہوا ہو حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت انس بن مالک نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور حضرت عثمان نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی حضرت زبیر نے حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالواحد بن زید نے حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور حضرت عبدالواحد بن زید نے حضرت حسن بصری امام رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور حضرت عبداللہ عامر نے حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسن مجتبیٰ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور حضرت خواجہ داؤد طائی نے حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت زبیر بن واحد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور حضرت امام جعفر صادق نے حضرت امام قاسم بن محمد بن ابابکر صدیق تا اپنے باپ کے اور حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ نے والد ماجد اپنے سے بیعت کی اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان کوفی سر لسلہ آلاتے نے حضرت انس بن مالک اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور حضرت فضیل بن عیاض نے حضرت موسیٰ راعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور حضرت امام موسیٰ کاظم نے حضرت خواجہ داؤد طائی اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد اپنے سے بیعت کی اور حضرت خواجہ معروف کرخی نے حضرت محمد مغربی اور حضرت امام علی موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ

اور حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی حضرت بایزید بسطامی نے سدی ستر جگہہ کے حضرت عین الدین شامی
رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اسیطرح
متاخرین کا بھی یہی حال کتابون مین تحریر ہے اب خیال کیا چاہیے کہ چار پیر چودہ خانوادہ مین کونسا سلسلہ ثابت اور بے
نقصان قائم رہا سوال نہم یہہ ہے کہ جب سلاسل طریقت کے شروط اولی مین فتور عظیم واقع ہوا پھر بیعت طریقت کیونکر مطلب
حق رہی حقیقت ثابت البیان خالی ہوگی اور پیر کیونکر رہنمائی کامل خدا کے حاصل ہونیکا ہوگا کیونکہ پیر کو اختلاف پیرون کے
مقام فنا فی الشیخ کا شکوک امشتبہ ہوگیا جب مقام اول مین فتور اور نقصان کامل صادر ہوا مقام اعلی کیونکر غیب ہوگا بعد
تسخیر خود درماندہ شفاعت کی کیونکر سوال دہم یہہ ہے کہ وجہ قوی مشکوک ہوجانے مقام فنا فی الشیخ کی یہہ ہے کہ مجنون لیلی
اپنی معشوق پر کسقدر مدت دراز عاشق زار رہا اور کیا کیا مصائب شاقہ اور بلائے آخیر عمر مین گاہ گاہ اپنی زبان سے
انا لیلی کہتا تھا اور اس انانیت کے حال استغراق مین بیخبر اور بیخویش رہتا تھا اور حالیکہ خسرو شیرین پر بھی عاشق ہوا
ہوتا تو یہہ مقام انا لیلی کا اوسکو کیونکر میسر ہوتا یہہ سوالات شموخ اور گستاخ سنکر حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی
شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ
معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ای سائلو افعال
تمامی حضرات موصوفہ بالا رضی اللہ تعالی عنہ و رضوا عنہم کے سہو و خطا سے پاک تھے اور تا بہ قیام عالم حضرات ممدوح کے مقلدون کا
بھی وہی معاملہ جاری رہیگا اور تم منصف اور حاسد طریقت ہو تمہاری گفتگو سے احتمال ایمان سلب ہوجانے تمہارے کا
قوی ہوتا ہے ہم جواب شافی اور کافی تمہارے سوالات کے دیتے ہین اول تم اقرار کرلو کہ بعد تسکین اعتراضات ہم سالکان طریقت
باشریعت کے ہاتھہ پر توبہ کرینگے اور اس بدطینتی سے باز آکر سلوک طریقت باشریعت اختیار کرینگے یہہ ارشاد سنکر دونون
معترضین نے عرض کیا کہ بشرط تسکین خاطر ہمکو قبول اور منظور ہے بعد قرارداد اس امر کے اول حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے جمیع مکاتیب
نطاب جہ کیفیات باطنی اپنی پاس کے اور حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی شہنشاہ ہند الولی کے پاس کے
دو معترضون کے سامنے رکھکر جواب اعتراضات مین ارشاد فرمایا کہ جمیع مکاتیب نطاب حضرات صاحبان مجاز مرفوع الاجازت علی الجزم
والابتکار فرمایان سند ولایت سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ یعنے حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ

صاحب مکتوب نطاب شہاب المعرفت اور حضرت[۲] عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب مکتوب نطاب مجاہدۃ الوحدت اور حضرت[۳] عثمان جامع القرآن[۴] صاحب مکتوب نطاب کلیات الحیات اور حضرت[۴] علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صاحب مکتوب نطاب قوی القدرت اور حضرت[۵] انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب مکتوب نطاب طول المعظم اور حضرت[۶] عبد العزیز مکی[۷] رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب مکتوب نطاب قوی القربت اور حضرت[۸] سلمان فارسی[۹] صاحب مکتوب نطاب حجر القیوم اور حضرت[۱۰] اویس قرنی[۱۱] صاحب مکتوب نطاب شوق الکبیر اور حضرت[۹] ابو عبد الرحمان صاحب حنبل[۱۲] مکتوب نطاب جروش اور حضرت[۱۰] امام محمد حنیف[۱۳] صاحب فرزند حضرت علی[۱۴] مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ صاحب مکتوب نطاب لام المقدار اور حضرت[۱۱] امام خواجگان خواجہ حسن بصری[۱۵] صاحب مکتوب نطاب ذوق الواحدت اور حضرت[۱۲] زبیر بن واحد صاحب مکتوب نطاب انتخاب الوجود اور حضرت[۱۳] امام قاسم[۱۶] بن محمد بن ابا بکر صدیق[۱۷] صاحب مکتوب نطاب لطائف الاسرار اور حضرت[۱۴] ابو موسیٰ راعی[۱۸] صاحب مکتوب نطاب بوارق صغیر اور حضرت[۱۵] شیخ عاصم[۱۹] صاحب مکتوب نطاب سعود نصرت اور حضرت[۱۶] عبد الرشید صنعانی[۲۰] صاحب مکتوب نطاب جوز البطی اور حضرت[۱۷] عبد الواحد بن زید[۲۱] صاحب مکتوب نطاب مثل الکبیر اور حضرت[۱۸] محمد بن ابا بکر صدیق[۲۲] صاحب مکتوب نطاب کفایت نامہ اور حضرت[۱۹] بو عمران راعی[۲۳] صاحب مکتوب نطاب بطون العشق اور حضرت[۲۰] شیخ حفص[۲۴] صاحب مکتوب نطاب ظہور القدرت اور حضرت[۲۱] عبد اللہ علمبردار[۲۵] صاحب مکتوب نطاب ذی العجیب اور حضرت[۲۲] خواجہ حبیب عجمی[۲۶] صاحب مکتوب نطاب صفات وحدت اور حضرت[۲۳] خواجہ فضیل بن عیاض[۲۷] صاحب مکتوب نطاب حقیقت المعانی اور حضرت[۲۴] خواجہ داؤد طائی[۲۸] صاحب مکتوب نطاب فقر المامور اور حضرت[۲۵] عین الدین شامی[۲۹] صاحب مکتوب نطاب رحیم الوجود اور حضرت[۲۶] خواجہ بایزید بسطامی[۳۰] صاحب مکتوب نطاب مدینۃ الاخریٰ اور حضرت[۲۷] امام جعفر صادق[۳۱] صاحب مکتوب نطاب کشف الغیوب اور حضرت[۲۸] امام موسیٰ کاظم[۳۲] صاحب مکتوب نطاب شق البدر اور حضرت[۲۹] امام علی[۳۳] موسیٰ رضا[۳۴] صاحب مکتوب نطاب بجادہ منیر اور حضرت[۳۰] خواجہ معروف کرخی[۳۵] صاحب مکتوبات نطاب نوادرات بطون و نظم الاسلام اور حضرت[۳۱] امام اعظم ابو حنیفہ نعمان کوفی[۳۶] سراج الامت صاحب مکتوب نطاب بدیع الشمائل اور حضرت[۳۲] امام محمد باقر[۳۷] صاحب مکتوب نطاب افلوس اور حضرت[۳۳] امام حسین[۳۸] شہید کربلا[۳۹] صاحب مکتوب نطاب کلام عشق اور حضرت[۳۴] امام حسن[۴۰] صاحب مکتوب نطاب لطف معشوق اور حضرت[۳۵] محمد مغربی[۴۱] صاحب مکتوب نطاب تذکرۃ الانوار اور حضرت[۳۶] کمیل بن زیاد[۴۲] صاحب مکتوب نطاب سوال الوجود۔ کہ یہ سب حضرات متقدمین اور دیگر جمیع حضرات متاخرین حضرات صاحبان مجاز مرفوع الاجازت ہر ایک سلسلہ مروجہ اپنے اپنے عہد کے سے باہر گر انتساب کیفیت باطن کا بموجب حکم مندرجہ مکتوبات نطاب حضرات اساتذہ و مشائخ اپنے اپنے سلسلہ کے حاصل رکھتے ہیں اور بعد حصول چند و چند انتساب کیفیت باطن کے بادائے شروط قواعد مستمرہ اور قیود و ضوابط مرعیہ

مکانات اکیس حج کی بعیت اور دقائق چار گونہ امامت اپنی اپنی حضرات خلفاء اور ائمہ اور ائمہ الائمہ اور امام الائمہ کو
باستحقاق انواع انواع تعلیماً کیفیت باطن سے مشرف فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی کیفیت کاملہ باطن سے زیادہ انشاء پیشرو ہزار عالم نام وسکا ذرا کیا
سے ساتھ حضرات والا صفات کو بحکم العلماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے تعلیم نکات اکیس طرحی بعیت اور
دقائق چار گونہ امامت سے بعطائے چودہ قسم انوار ولایت صفاتی ظلی متعلقہ کیفیت وجوبی ولایت ظاہری حضرات انبیاء علیہ السلام
اور چودہ قسم انوار ولایت ذاتی اصلی متعلق کیفیت شہودی ولایت باطنی اپنی کی تفصیل ذیل میاب مشرف فرمایا اور ہر ایک
نور انوار اقسام ولایت کو سات درجہ پر منقسم کیا خارجی اور داخلی اور علمی اور کشفی اور صوری اور فرجاجی اور سراجی چنانچہ حضرت
بلال ابدال کو کیفیت باطن کے بقرار دادنام سرور بالظہور کے بوہب عطا فرمائی اور حضرت عبد العزیز مکی بن حارث رضی اللہ عنہ کو
کیفیت باطن ولایت سلیمانی کی باحکام شریعت باکیفیت کے چارون قلب بانوار یحیٰی لمعان کرکے بکسب مرحمت فرمائی اور حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیفیت باطن ولایت موسوی کی باحکام شریعت بامعرفت کے چارون قلب بانوار رزدتابان کرکے بکسب عنایت
فرمائی اور حضرت عثمان جامع القران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیفیت باطن ولایت یوسفی اور خضری کے باحکام حقیقت باشریعت کے
چارون قلب بانوار کاسنی اور گلابی درخشان کرکے بکسب ارزانی فرمائی اور حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیفیت باطن
ولایت عیسوی اور ابراہیمی اور نوحی اور داؤدی باحکام معرفت باشریعت کے چارون قلب بانوار سبز اور سفید اور طوسی اور کبودی کے
روشن کرکے بکسب مرحمت فرمائی اور حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیفیت باطن ولایت یعقوبی اور یونسی اور اسماعیلی اور
اور شیثی اور ادریسی کے باحکام طریقت باشریعت کے چارون قلب بانوار گرائی اور اگرئی اور سرخ اور سوسنی اور جوزقی اور گوگرئی کے
مجلی کرکے بکسب عنایت فرمائی اور جو وساتھ صورت روحانی اور حقیقت معنوی مع جملہ مراتب تجلیات ہفت گونہ لمسی اور
حسی اور ذوقی اور سمعی اور بصری اور صفاتی اور ذاتی تنبیہ ساطعہ اور تنزیہ لامعہ چودہ قسم انوار ولایت ذاتی اصلی
اور جمیع مراتب موصوفہ بالا چودہ قسم انوار ولایت صفاتی ظلی مفصل الصدر کے باطن فیض مقتمن حضرت مرتضیٰ علی
کرم اللہ وجہہ عین تصرف جلوہ فرمایا اور اوس کیفیت باطن کا نام مراتب صاحب مجازم فوع اللجازت علو العزم والمنۃ شہنشاہی
ولایت حمائی قرار دیا اسی طرح سوائے حضرت بلال ابدال کے بہتیرون حضرات نبی سابقہ اور نبیہ شیرو ہادی وجود نکات اکیس طرحی بعیت
دقائق چار گونہ امامت بعطائے کیفیت باطن احصائے اپنی اپنی [illegible] اور امام اور امام الائمہ اور امام الائمہ کو اوس

کیفیت باطن عرفا حقیقت سے بکسب اور بوہب مشرف فرمایا اور ایک کو اون چار نمین سے صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبہ اپنی سلسلہ کا مقرر فرمایا اور جن حضرات کو طالب صادق میسر نہو اتو اون حضرات نے ایک طالب کو خلفا اور ایام اور
امام الائمہ اور امام امام الائمہ کسے حضرت کی بین سے پسند فرما کر بادے الوازم شروط مستمرہ اور قیود مرعیہ نکات اکیس طرحکی بیعت اور دقائق
چارگونہ امامت کی کیفیت باطن حاصلہ اپنی کو عطا فرمایا اور صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ اپنی سلسلہ کا قرار دیا
جب ہر ایک زمانہ مین یہی معاملہ رواج پذیر ہوا باعث مرعی رہنے اس دستور فیض معمور کے چند مدت مین کئے مرتبہ یہ بھی اتفاق ہوا
کہ بعضے حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ کو چار پانچ سلسلو نمین بھی انتساب کیفیت باطن حصول ولایت
منقسمہ موصوفہ بالا کا بادے الوازم شروط مستمرہ اور قیود مرعیہ نکات اکیس طرحکی بیعت اور دقائق چارگونہ امامت کے حاصل ہوا
اوس جیسے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ سے ہر ایک کیفیت باطن سلسلہ جداگانہ یا مجموعہ جملہ کیفیات باطن حضرات خلفا
اور امام اور امام الائمہ اور امام امام الائمہ بموجب اپنی اپنی استعداد کے صاحب مجاز اور اونمین سے ایک صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم
والمرتبہ کامیاب ہوا اور بعضے مرتبہ یہ بھی اتفاق ہوا کہ حضرات امام امام الائمہ اور صاحبان مجاز مرفوع الاجازت علو ہمتی اور
افضال ایزدی اپنی اپنی زمانہ مین بحصول کیفیت باطن علو العزم والمرتبہ شہنشاہی ولایت کے حمان بہرہ مند ہے حضرات
اس جیسے کیفیت باطن کے مین سے جو جو حضرات جلد کامیاب مرتبت موصوفہ کے ہوکر طرف تجدید تعلیم کیفیت باطن کے متوجہ ہوے
اون حضرات مجددین اور مجتہدین کے نام وہ سلسلہ منسوب ہوکر چار پیر چودہ خانوادہ شمار مین آئے اور چند مدت کے بعد ایک ایسے
صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان مجدد تعلیم کیفیت باطن ولی مادرزاد کا ظہور ہر ایک زمانہ مین
ہوتا پہلا آتا ہے جسکی کیفیت باطن کی قوت جمالی اور قدرت جلالی کا احوال ہر ایک حضرات اساتذہ پیشوایان صاحب مجاز
مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان مجدد تعلیم کیفیت باطن ولی مادرزاد نے اپنی اپنی مکاتیب مین مفصل
تحریر فرمایا ہے اور بموجب اوس پیشین خبر کے زمانہ ظہور اوس ولی مادرزاد مین بحالت عمر طفولیت کیفیت صدور احکامات
مثالی اور عمر بلوغ مین اتقاے باطنی بغیر تعلیم اور مجاہدہ ریاضات کے بوہب حاصل ہوتی ہے جب وہ ولی مادرزاد بموجب احکام مثالی اور
اتقاے باطنی کے واسطے حصول جس کسی طریح کی کیفیت باطن جس کسی سلسلہ کی جس کسی صاحب مجاز مرفوع الاجازت کی خدمت مین حاضر ہوا
اوس صاحب مجاز مرفوع الاجازت نے بہرہ متبرک اوس ولی مادرزاد کے اوس صاحب مجاز مرفوع الاجازت نے کیفیت باطن حاصلہ اپنی سلسلہ کو اوسوقت
بشوق خود فرما بیعت امامت وارشاد اپنی ہاتھ پر مع عطاے تمامی اسناد خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبطہ اوفاق شمار دہ

او یکمہ بات نطاب مندرجہ احوال کیفیات ظاہری اور باطنی اور تبرکات بلبوات وغیرہ اپنی پاس کے مرحمت فرما کر صاحب مجاز مرفوع
الاجازت مثل اپنے کر دیا اسی طرح تمامی کیفیت باطن ولایت منقسمہ محمدیہ وحبالاسلاسل چار پیر چودہ خانوادہ رولیہ یہ وغیرہ
سے رائج بطور مخفی اور اعلان بادے لوازم شروط مستمرہ اور قیود مرعیہ نکات اکیس طرح کی بیعت اور دقائق چار گونہ امانت سے کما
ہو کر بخطاب صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان مجد دتعلیم کیفیت باطن ولی مادر زاد کے فیض
بخش عالم عالمیان کا ہوا **اور سلاسل چار پیر چودہ خانوادے** کے ولی مادر زاد موسوی کے خلفا اور امام اور آمام الائمہ ادرام
امام الائمہ سے سلاسل اتوان وتلوین کے کیفیات باطن کے جاری ہوا اب تفصیل نکات اکیس طرح کی بیعت اور دقائق چار گونہ
امانت کے سمجھنا چاہیے **اول بیعت توبہ شرعی** تعریف اوسکی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جو شرف دین محمدی صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم سے بہرہ مند نہ ہوا وہ شخص بہدایت ایزدی شرک اور کفر سے ناراض ہو کر مشرف باسلام ہونا چاہے یا کوئی
شخص مسلمان جو مرتکب ذمائم معصیت منہیات شرعی کا ہوتا ہو وہ بہدایت ہادی مطلق اپنی افعال سے بیزار ہو کر تائب ہونا
چاہے تو علمائے شرع شریف اوس شخص کو بعد غسل وغیرہ ظہارت کے ہاتھ اوس شخص کا بموجب سنتو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے اپنی ہاتھ میں لیکر پانچوں کلمے شرعی اور دونوں اصنت باللہ اور چند آیات وحدیث معمولی پڑہا کر مشرف
باسلام فرماویں اور تعلیم تعمیل احکام شرعی سے فیضیاب کر دیں۔ یہ بیعت توبہ صرف واسطے مستعد ہونے امر ونواہی شرعی کے ضرور ہے
اور اس بیعت توبہ شرعی میں تعلیم اشغال اور عطا شجرہ کی قید ضرور نہیں البتہ اتنا امر ضرور ہے کہ جس عالم کے ہاتھ پر توبہ کریں
اوس کو طریقہ مقرر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا یاد ہو جب وہ شخص شرف بیعت توبہ شرعی
طالب بیعت توبہ طریقت باشریعت کا ہو عالم بیعت فرماوے اور حاجت امر ضرورت حصول اجازت کی نہیں **دوم بیعت توبہ طریقت**
باشریعت تعریف اوسکی یہ ہے کہ جسوقت طالب بیعت توبہ طریقت باشریعت کا پاس خلفا یا امام یا امام الائمہ یا امام
امام الائمہ یا صاحب مجاز مرفوع الاجازت یا علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان سالک طریقت باشریعت کے پاس واسطے
حصول شرف بیعت توبہ طریقت باشریعت کے حاضر ہو سالک طریقت باشریعت کو لازم ہے کہ اوسیوقت بلا تامل تمام امورات ضروری
اپنی اوس طالب کو اس طرح مشرف بہ بیعت کرے کہ بعد طہارت غسل اور وضو کے دو رکعت تحیت وضو اور چار رکعت صلوٰۃ
استغفار پڑہا کر ہاتھ اوس طالب کا بموجب سنتو حضرت سرور کائنات امام مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
اپنی ہاتھ میں لیکر عبارت معمولی بیعت توبہ طریقت باشریعت کے مع دو کلمہ طریقت کے پڑہا دی اور سوائے امر ونواہی شرعی کے

آداب طریقت اور اوراد اور اشغال طریقت باشریعت ہے مع شجرہ اسمائی مبارک حضرات پیران عظام سلسلہ [illegible]
اپنی کے فیضیاب فرماوین اور صاحب مجاز شجرہ سلسلہ اجازت کلام اللہ شریف اور دلائل الخیرات اور اسماء [illegible]
فرماوین کہ یہ سلسلہ حضرت عثمان جامع القران رضی اللہ تعالے عنہ سے منسوب ہے **شرائط ضروری** بیعت تو بطریقت باشریعت
کی سمجھنا چاہئے کہ اول طالب بیعت تو بہ طریقت باشریعت کو تحقیق کر لینا اسناد صحیحہ مرتبہ کیفیت باطن سالک طریقت باشریعت
بہت ضرور ہے کہ صاحبان مجاز مرفوع الاجازت اپنی زمانہ سے اسناد صحیحہ متصل خلافت مرتبہ کیفیت باطن ولایت منتقسمہ [illegible]
اپنی کے اور شجرہ سلسلہ ہائے ماذون اور مجاز کا مع شجرہ سلسلہ اجازت کلام اللہ شریف مذکور الصدر کے حاصل کرنا چاہیوے
اور عنوان سرنامہ متصل خلافت کا ہر ایک سلسلہ مشتقہ سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ مین جداگانہ مقرر ہے متصل خلافت
مصنوعی بباعث ضوابط اور قواعد مقررہ ماموریہ کے ہرگز چھوٹ نہین سکتی یہ بھی امر معجزات نبوی اور کرامات حضرات اولیا سے
محقق ہے اور بغیر تحقیق اسناد صحیحہ سالک طریقت باشریعت کی بیعت تو بہ طریقت باشریعت طالب بیعت تو بہ طریقت باشریعت کو
کافی الدعا ہرگز نہین ہوگی یہ مثل اسجگہ پہ درست ہے پیر خود دریافتہ شرائط کی کرین **اور سالک طریقت** باشریعت غیر اسناد
صحیحہ اگر کسیکو بیعت کریگا عند اللہ ماخوذ ہوگا قطاع الطریق ایسے لوگون کو کہتے ہین کہ جو مضمون حدیث **اَلدُّنْیَا دُوَلٌ لَا یَحْصٰی**
اِلَّا بِالدُّوَلِ کو موافق اپنی سمجھ کے سمجھے ہوئے ہین اور حاصل ہونا شرف نتیجہ اور ثمرہ بیعت تو بہ طریقت باشریعت کا حضرات خلفا
اور ائمہ اور امام الائمہ اور امام الامم الائمہ ماذون مجاز ہر ایک سلسلہ سے مثل شرافت اور فضیلت نتیجہ اور ثمرہ بیعت تو بہ طریقت باشریعت
حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت اور علو العزم مرتبہ اور شہنشاہ ولایت حمان ہر ایک سلسلہ کے ہے **اور شرائط**
بیعت تو بہ طریقت باشریعت عورت کے اسیقدر ہین کہ جس مراتب شرائط مذکورہ بالا سے زیادہ بھی انجام کیے جاتے ہین یعنی شوہر
معتقد طریقت باشریعت عورت طالب بیعت تو بہ طریقت باشریعت کا حاضر ہو اور اگر سفر مین ہو اجازت بذریعہ تحریر حسب معتقد
کے نام لکھ بھیجے اور وہ عورت کو اس طریقہ پر بیعت کیا جاوے اور اگر شوہر حاضر ہو اور منکر طریقت باشریعت ہو یا عورت بیوہ یا کنواری
ہو صورت نہین حاضر ہونا باپ یا بھائی جوان اوس عورت کا ضرور ہے اور سالک طریقت باشریعت بیعت کرنے عورات کا
وہ مجاز ہو کہ جو ضعیف العمر ہو یا حضرت شیخ یعنی پیر و مرشد اوس سالک طریقت باشریعت کے تزکیہ اور تصفیہ نفس نفیس
اوس سالک کا دیکھکر اسناد صحیحہ متصل خلافت مین اجازت بیعت کرنے عورات کی تحریر کر دی ہو جسکا حاصل مجموعہ اثبات
مذکورہ بالا سالک طریقت باشریعت [illegible] عورات [illegible] موافق حال طالبہ اور عورت طالبہ اور عورت [illegible]

بیعت بتقاضائے مرید احتیاط تین وجہ پر منقسم فرمائی گئی ہے **اول** پختہ یا رومال سے **دوم** عکس آئینہ **سوم** عکس آب صاف باشرع ہیں لیکن حجاب دبیز درمیان میں ہونا بہت پر ضرور ہے **ششم بیعت توبہ طریقت باشریعت** طالب مقیم مسافت بعید یا مقید کی تعریف اوسکی یہ ہے کہ اگر طالب بیعت توبہ طریقت باشریعت کا کسی سالک طریقت باشریعت سے عقیدہ کامل رکھتا ہو اور اوس طالب صادق سے سالک کو فصل مسافت بعید کا ہو یا طالب کسی قید شدید میں ہو ایسی حالت میں جس سالک طریقت باشریعت کو تعلیم کیفیت باطن اس بیعت کی حاصل ہو وہ سالک مراتبات معمولی مستلزمہ بیعت موصوف کے انجام فرما کر خط بولایت بیعت اوس طالب کے پاس مع تفصیل اذکار اور اوراد اور اشغال تعلیم طریقت باشریعت کے ارسال کر دی اور جب کبھی وہ شخص طالب کیفیت باطن کا ہو وقت مستعد اور قوت باطن اپنے کسی ذریعہ ظاہر باطن سے اوس طالب کو اپنی صورت روحانی اور حقیقت معنوی کا آشنا کر کے تعلیم باطن سے فیضیاب کر دیں **ہفتم بیعت توبہ طریقت باشریعت** وقت نزع کی تعریف اوسکی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فیضیاب شرف بیعت توبہ طریقت باشریعت سے مشرف ہوا ہو یا کسی فقیر صورت خلاف طریقہ شریعت سے ناواقف مرید ہو کر عمر اپنی سفلی وغیرہ ذالک معصیت کا مرتکب ہوا ہو اور وقت نزع کے شامت اعمال میں تکلیف جان کنی کی کئی روز سے اوٹھا رہا ہو اور ہوش و حواس مطلق بجا نہ رہی ہوں ایسے حالت میں جس سالک طریقت باشریعت کو یہ تعلیم فرمائی گئی ہو وہ سالک لوازمات معمولی اور مراتبات محکومی انجام دیکر تصرفات کیفیت باطن صرف ہمت فرما کر الطائف اوس شخص کے مجلی فرما کر بلائے شدائد جان کنی سے نجات دے اور شناخت مرتبہ ظہور اثر فعل تکمیل تصرف کے اس امر کو قرار دیا گیا ہے کہ سالک طریقت باشریعت اپنی دانست میں سمجھ لے کہ لطائف اس شخص کے روشن ہو گئے اور یہ سمجھکر فارغ ہوا سیوقت وہ شخص بدستی ہوش و حواس اقرار وحدانیت خدائے عزوجل اور نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بشہادت حاضرین ادا کر کے رحلت کرے اور بعد وفات کے تجلیات انوار چہرہ پر معائنہ ہوں **ہشتم بیعت توبہ طریقت باشریعت** کور و کر و گنگ کی تعریف اوسکی یہ ہے کہ اگر ایسے شخص معذور و مجبور مطلق پر کسی سالک طریقت باشریعت کو رحم آوے اور ایسے شخص کو مشرف بیعت توبہ طریقت باشریعت سے فیضیاب کرنا چاہے مصداق حاصل ہو جائے شرف بیعت توبہ طریقت باشریعت کا یہ ہے کہ بقدر فاصلہ متعینہ سالک طریقت باشریعت اوس شخص معذور سے رملی و بیٹھکر بغیر ہاتھ لگائے یا کسی اور طرح کی اطلاع کیے بتصرف کیفیت باطن صرف ہمت فرما کر عالم وجوب میں اوس شخص کی روح کو تعلیم کر کے اپنی پاس بلا لے کہ وہ شخص مجبور خود بخود بلا رہبری کسیکے پاس سالک طریقت باشریعت کے حاضر ہو کر اپنی ہاتھوں کو اوس بزرگ کے ہاتھ میں دیدے نام اس بیعت کا ظل وجوبی

قرار دیا گیا ہی اب یہاں سے تفصیل ایسے اقسام کی بیعت تحریر ہوتی ہے کہ طالب شرفیافتہ ایسے اقسام بیعت کا بعد
حصول شرف قدمبوسی کامل کے صاحب مجاز ہو پہنچا دینی اپنی کیفیت باطن کا اپنی طالب صادق کے باطن میں اور عطا کرنے ضوابط یقینیہ
اپنی کا اوس طالب کو ہوتا ہے یہ اقسام بیعت مفصلہ تحت حضرات خلفا اور ارام اور ارام الائمہ اور مجموع الصدر سے بھی علی الترتیب مراتب حاصل
ہو سکتے ہیں مگر حضرات الم لام الائمہ اور صاحب مجاز مرفوع الاجازت اور علو العزم والمرتبہ اور شہنشاہ ولایت تمام ہر ایک سلسلہ مشتقہ
چار پیر چودہ خانوادہ سے باستحکام تمام حاصل ہوتے ہیں بشرطیکہ اول طالب بیعت تو طریقت باشریعت سے سالک صاحب اسناد صحیحہ کے
پہ مشرف ہو **اول بیعت بنیاد اقامت** تعریف اوسکی یہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب کیفیت باطن کو بعضے بعضے
اوراد جمالی اوراذکار جلالی سے مستفیض کر کے نقل ایک قرطاس مثال خلافت مع ایک شجرہ سلسلہ اجازت فرمودہ اور ایک شجرہ
سلسلہ اجازت کلام اللہ شریف موصوفہ بالا اور ملبوسات میں سے ایک رومال مستعمل اپنی کرمت فرما کر صاحب مجاز فرما دیتی ہیں اوس
وہ طالب صاحب اجازت حضرات خلفا میں شمار کیے جاتے ہیں اور اس بیعت مجاز کو بیعت ناسوتی صفاتی عامہ کہتے ہیں **دوم بیعت**
تفصیلی تعریف اوسکی یہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب کیفیت باطن کو بعضے بعضے اوراد اوراذکار اور
اشغال جمالی سے مستفیض فرما کر نقل دو قرطاس باطنی مثال خلافت ایک اپنی اور ایک بنام طالب موصوف مع شجرات دو یا ایک
سلاسل اجازت فرمودہ کے مع شجرہ اجازت کلام اللہ شریف موصوفہ بالا اور ملبوسات میں سے کلاہ مستعمل عطا کر کے صاحب مجاز
فرما دیتی ہیں یہ صاحب بھی حضرات خلفا میں شمار کیے جاتے ہیں اس بیعت مجاز کو بیعت ملکوتی کہتے ہیں اور یہ بیعت بشرط
حصول بیعت اول کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سالک بھی صاحب مجاز بیعت طریقت باشریعت کے ہوتے ہیں **سوم بیعت جلالی**
تعریف اوسکی یہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب کیفیت باطن کو بعضے بعضے اوراد اوراذکار اور اشغال
اذکار جلالی سے فیضیاب کر کے بشرط حصول مقام ملکوت نقل تین قرطاس باطنی مثال خلافت ایک بنام طالب موصوف
اور ایک اپنی اور ایک نقل اپنی حضرت پیر و مرشد کے مع شجرات تین یا دو یا ایک سلاسل اجازت فرمودہ کے مع شجرات سلسلہ اجازت
کلام اللہ شریف موصوفہ بالا اور ملبوسات میں سے عمامہ مستعمل اپنا ارزانی فرما کر صاحب مجاز فرما دیتی ہیں اس صاحب مجاز
کو کیفیت باطن کو خلیفہ کہتے ہیں اور اس بیعت مجاز کو بیعت ناسوتی اور ملکوت مرکب کہتے ہیں اور یہ بیعت بشرط حصول
بیعت دوم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ دونوں بیعت حضرات خلفا صاحب بیعت سوم تک ابھی باستحکام حاصل ہوتے ہیں
اور یہ تینوں حضرات خلفا کو بموجب اپنی اپنی استعداد کے عرفان بدلیل و بکتاب علم یہ بیعت کے مرتبہ میں حاصل ہوتا ہے

مراتب جمع اور بصیر سے محروم رہجاتے ہین **چہارم بیعت خلافت ہے** تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب بیعت مقامات کیفیت باطن کو بعد تعلیم لوازمات خلافت سطورہ بالا کی بعضے بعضے مقامات روح سراجی سے بہرہ مند کرکے نقل چار قرطاس بالمثل مثال خلافت بہ ترتیب موصوفہ بالا مع شجرات چار سلاسل بالکم اجازت فرمودہ کے مع شجرہ سلسلہ اجازت کلام اللہ شریف ملبوسات مین سے کلاہ مستعملہ اپنی اور عمامہ سبز نوتیار مرحمت فرماکر صاحب مجاز ساختہ کیفیت باطنی آثاری صفاتی فرمادیتے ہین یہ حضرات بھی امام شمار کیے جاتے ہین اور اس بیعت خلافت کو بیعت ملکوتی درجہ سیومی افضل تر کہتے ہین اور اس جیسے صاحب کیفیت باطن کے قرطاس مثال خلافت پر مواہیر برادران طریقت صاحبان مجاز کی ثبت ہوتی ہین اور یہہ بیعت بعد حصول بیعت سوم کے حاصل ہوتی ہے اور اس جیسے صاحب کیفیت باطن سے بیعت اول و دوم و سوم باستحکام حاصل ہوتی ہے

پنجم بیعت حوالت ہے تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب بیعت مقامات باطن کو بعد تعلیم لوازمات خلافت موصوفہ بالا کے اکثر مقامات روح سراجی اور نفس نفیس سے مستفیض فرماکر نقل باطنی پانچ قرطاس مثال خلافت بترتیب محمدوحہ بالا مع شجرات پانچ سلسلہ بالکم اجازت فرمودہ کے مع شجرہ اجازت کلام اللہ شریف موصوف الصدر ملبوسات مین سے خرقہ مستعملہ اپنا اور عمامہ سیاہ نوتیار عطا کرکے صاحب مجاز ساختہ کیفیت باطنی تجلی صفاتی کے فرمادیتے ہین یہہ صاحب بھی امام شمار کیے جاتے ہین اور اس بیعت خلافت کو بیعت جبروتی کہتے ہین اس جیسے صاحب کیفیت باطن کے بھی قرطاس مثال خلافت مواہیر برادران طریق صاحبان مجاز سے مرتب ہوتی ہے اور صاحب مجاز باستحکام حاصل کردینی بیعت اول دوم و سوم و چہارم کے اپنی طالبون کو ہوتے ہین اور یہہ بیعت بشرط حصول بیعت چہارم کے حاصل ہوتی ہے

ششم بیعت ارشاد ہے تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب بیعت مقامات کیفیت باطن کو بعد تعلیم لوازمات خلافت محمدوحہ بالا بشرط حصول مقام جبروتی کے مراتبات نفس انتقالی اور رویت روح وجاہی اور سراجی سے کامیاب فرماکر نقل باطنی چہہ قرطاس مثال خلافت بہ ترتیب موصوف الصدر مع شجرات چہہ سلسلہ بالکم اجازت فرمودہ کے مع شجرہ اجازت کلام اللہ شریف محمدوح الصدر اور ملبوسات مین سے رومال اور خرقہ مستعملہ اپنا اور عمامہ نوتیار زرانی فرماکر صاحب مجاز ساختہ کیفیت باطن معائنہ و تجلی کالبرقی کے فرمادیتے ہین اس جیسے صاحب کیفیت باطن کو امام کہتے ہین ان حضرات کو قرب حضرت واحدیت بعضو کو بآمد اور بعضو کو بآمد حاصل ہوتا ہے مراتب علیم اور بصیر سے محروم ہوتے ہین صرف مرتبہ سمیع کا باقی رہجاتا ہے اور اس بیعت خلافت کو بیعت ملکوتی اور جبروتی مرکب کہتے ہین

قرطاس مثال اس جیسے صاحب کیفیت کا بھی قرطاس مثالی خلافت بدستور مفصلہ بالا مواہیر سے مرتب ہوتا ہے اور یہ بیعت بشرط حصول بیعت پنجم کی حاصل ہوتی ہے **ہفتم بیعت بامثالیت** تعریف اوسکی یہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب عرفان حقیقت کو بعد تعلیم لوازمات حوالات موصوفہ بالا کے بعضے بعضے مقامات روح میثاقی سے بہرہ مند فرما کر انقل باطنی سات قرطاس مثالی خلافت بترتیب ممدوح الصدر مع شجرات سات سلسلہ یا کم اجازت فرمودہ کے مع شجرہ اجازت کلام اللہ شریف ممدوح الصدر اور ملبوسات میں سے رومال اور خرقہ مستعملہ اپنا اور عمامہ سبز نوتیار مرحمت فرما کر صاحب مجاز سانہہ کیفیت باطن آمد روح اور آورد وجاہی کی فرماتے ہیں یہ صاحب امام الائمہ شمار کیے جاتے ہیں اس بیعت کو بیعت جبروت درجہ سوم افضل کہتے ہیں ایسے صاحب کیفیت باطن کے قرطاس مثالی خلافت پر مواہیر حضرات امام الائمہ اور امام امام الائمہ اور صاحب مجاز مرفوع الاجازت کے ثبت ہوتی ہیں اور یہ صاحب مجاز حاصل کر لیتے تمامی بیعت مذکورہ الصدر کا باستحکام ہوتی ہیں اور یہ بیعت بشرط حصول بیعت ششم حاصل ہوتی ہے **ہشتم بیعت بامعالت ہی** تعریف اوسکی یہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب عرفان حقیقت کو بعد تعلیم لوازمات حوالات موصوفہ الصدر کے اکثر مقامات روح میثاقی سے بہرہ مند فرما کر انقل باطنی الٰہیہ قرطاس مثالی خلافت بترتیب مذکور الصدر مع شجرات آٹھ سلسلہ یا کم اجازت فرمودہ کی مع شجرہ اجازت کلام اللہ شریف ممدوحہ بالا اور ملبوسات میں سے رومال اور خرقہ اور کلاہ مستعملہ اپنا اور عمامہ سبز نوتیار عنایت فرما کر صاحب مجاز سانہہ کیفیت باطنی موصوف الصدر بحصول ہر سہ مراتب فنائی الشیخ یعنے فنائے افعالی وصفاتی وذاتی مع صدور احکام شرعیہ قسم القابات باطنی کے فرما دیتے ہیں یہ صاحب بھی امام الائمہ شمار کیے جاتے ہیں اس بیعت کو بیعت لاہوتی کہتے ہیں قرطاس مثالی ایسے صاحب کیفیت باطن کی بھی بطور موصوفہ بالا مواہیر سے مزین ہوتی ہے اور اس جیسے صاحب کیفیت باطن سے سات قسم بیعت باستحکام حاصل ہوتی ہیں اور یہ بیعت بشرط حصول بیعت ہفتم حاصل ہوتی ہے **نہم بیعت باوصالیت** تعریف اوسکی یہ ہے کہ حضرات مرشد جس مسترشد طالب کیفیت عرفان حقیقت کو بعد تعلیم لوازمات حوالات وامانت موصوف الصدر کے تمام وکمال مقامات روح میثاقی سے کامیاب کر کے لوح محفوظی کو معائنہ کرا کر انقل باطنی نو قرطاس مثالی خلافت بترتیب مرقوم الصدر مع شجرات نو سلسلہ یا کم اجازت فرمودہ کے مع شجرہ سلسلہ اجازت کلام اللہ شریف ممدوح الصدر اور ملبوسات میں سے رومال اور کلاہ اور خرقہ اور جانماز مستعملہ اپنا اور عمامہ سبز نوتیار عطا کر کے صاحب مجاز سانہہ کیفیت باطنی موصوفہ بالا بحصول مراتب فنافی الشیخ اور فنافی الرسول چودہ قسم الہام کے فرما دیتے ہیں

اس جیسے صاحب کیفیت باطن کو امام الائمہ کہتے ہین ان حضرات کو کیفیت باطن کی حاصل ہوتی ہے
یعنی قرب حضرت واحدیت مین عروج اور نزول قبض اور بسط ہوا کرتے ہین اور کیفیت سلوک کی رہتے ہے اور مراتب
سمیع بصیر علیم کے بموجب اپنی استعداد کے حاصل ہوتے ہین اس جیسے صاحب کیفیت باطن سے اٹھ دہم بیعت موصوفہ باستحکام تمام
حاصل ہوتے ہین اس بیعت کو بیعت جبروت اور لاہوت مرکب کہتے ہین ایسے صاحب کیفیت باطن کے قرطاس مثال خلافت بطور محمد وجہ بالا
مواہیر سے مرتب ہوتی ہے اور یہہ بیعت بشرط حصول بیعت ہشتم حاصل ہوتی ہے اور بشرط حصول مقام لاہوت اور کثرت تبلیغ
احکام ارشاد طریقت یہہ صاحب کیفیت باطن امام الائمہ کہلائے جاتے ہین دہم بیعت عروج شہنشاہی
ولایت ہے تعریف اوسکی یہہ ہے کہ حضرات مرشد اس بیعت سے بجز حضرات امام الائمہ اور صاحب مجاز مرفوع الاجازہ
اپنے سلسلہ کے دیگر حضرات اہل مرتبت مفصل الصدر کو مشرف نہین فرماتے ہین مسترشد طالب رویت تجلیات انوار عرفان حقیقت
ذاتی کو بعد تعلیم جمیع مراتبات اور لوازمات مقامات موسوعۃ الصدر کے تمام و کمال مراتب ولایت صفاتی متعلقہ ولایت روح
انتظام خلق اور ولایت سلوک معنائی سراجی ظہور صاف ذات سے کامیاب فرما کر خود ساتھہ صورت روحانی اور حقیقت معنوی
بجمیع مراتب تجلیات ہفتگونہ تشبیہ ساطعہ اور تنزیہہ لامعہ چودہ انوار ولایت ذاتی اصلی مفصلہ ذیل اور جمیع مراتب چودہ اقسام انوار
ولایت ظلی شرح الصدر اس جیسے صاحب کیفیت باطن کے باطن مین بتصرف جلوہ فرماتی ہین اور شیوہ طالب صاحب مجاز مرفوع الاجازہ
اپنی حضرت شیخ کو از روے صورت اور معنی جانتا اور پہچانتا اور بوجہتا اور دیکھتا اور پاتا ہے اور حقیقت ذاتیہ اور ماہیت صفاتیہ حضرت شیخ کو
پہونچکر خیالات غریب شیونات انسانی اور نبوتی اور انتقاے ہستی حضرت شیخ سے درگذرتا اور تجلیات ہفتگونہ کو باستشراق اقسام آثاری اور وجوبی اور
امکانیکی مظہر جامع صورت اور معنی حضرت شیخ سے دیکھہ لیتا ہے اور برزخ جامع حضرت شیخ مین از روے صورت اور معنی کے برستہ مراتب فنا یعنی
فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کے بوجہہ احسن اس جیسے صاحب کیفیت باطن کو حاصل ہوجاتے ہین اور ہر چار قوس
عروجی اور نزولی الی اللہ اور فی اللہ اور من اللہ اور مع اللہ کے سیاح ہوجاتے ہین اور ہر چار قلب نبوت ابوت صنوبر
مدور اٹھائیس لون ولایت منقسمہ بالا بکیفیات الوان و تلوین یعنی سیاہ اور نیلگون اور نقرئی اور طلائی اور زعفرانی اور غوانی
اور نعدی اور یاقوتی اور قیری اور نقری اور فیروزی اور عنبری اور قمری اور شمسی کے تابان اور درخشان ہوکر ہر چودہ ولایت
مدموع الصدر کے آثار اور صفات کیفیت باطنین منتقل ہوتے ہین اور ترقی صدور آواز ذکر سلطان کی ہر وقت ہر روز نصیب ہوتی ہے
اور حضرات مرشد ایسے صاحب کیفیت باطن کو صاحب مجاز مرفوع الاجازہ مثل اپنی ساتھہ کیفیت باطن تعلیم نکات اکابر طریقت کی بیعت اور

دقائق چار گونہ امانت سے مع اجازت بار ظہر علی سیف اللہ حضرت بابا صاحب قدس سرہ کی شریف ملقب بحضرت تصوی سلطان الاولیاء المخصوص ذیل پانچ کلمات
طاہر یعنی علا اور علی اور نظری اور محبوبی اور محمدی اور سات قسم تلاوت باطن یعنی ناسوتی قلبی اور ملکوتی اور جبروتی اور ہاہوتی
اور معدنی معنوی اور قیومی وغیرہ فرماتے ہیں اور حضرت مرشدی صاحب کیفیت باطن کو بفیضان صحبت شبانہ روز اور تعلیم لسانی
اپنی حضرت ذات احدیت صرفہ مرتبہ اہل طبیعت تک ہر ہر مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار اشغال
اسرار سے بہرہ مند فرماتے ہیں اور حضرت مرشدی صاحب کیفیت باطن کو ماتی تہ رکات معانی مفہومات یعنی تمامی اسنی خلافت ناقص معتبرہ
کو تامہ بہ احوال اوراد اذکار منضبطہ اوقات شبانہ روز اور تبرکات ملبوسات وغیرہ اشیائی تبسم اور تبرات متعلقہ اشتقاق اور انتساب کیفیت باطن
سلاسل متشعبہ چار پیر چودہ خانوادہ اپنی پاس کے مرحمت فرماتے ہیں کہ کیفیات صحو اور سکر اور فنا اور بقا کی ہر وقت طبیعت پر طاری رہتی ہیں
بیعت لاہوتی درجہ سوم افضل تر کہتے ہیں اور یہ بیعت بشرط حصول بیعت تہم کے حاصل ہوتی ہے اور جو وقت کوئی شخص طالب صادق کسی طرح کی کیفیت
دیوے صاحب کیفیت باطن کے حضور میں حاضر ہوتا ہے معاً تو جہ ایک گونہ تبسم کرم کے طالب اپنی مرتبہ حسب استعداد پر مستفیض ہو جاتا ہے

اب تعریف

حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد الف حضرات شہنشاہ ولایت عثمان کے سمجھنا چاہئے کہ حضرات صاحبان حضرات علو العزم والمرتبہ

حضرات صاحبان مجاز مرفوع الاجازت ہیں سے ہوتی ہیں ان حضرات کو حضرت وحدت سے قرب اتم حاصل ہوتا ہے اور کیفیت جذب بالسلوک اور کیفیت سلوک
بالجذب رہتی ہے اور قرب حضرت احدیت صرفہ بعضوں کو بادرد اور بعضوں کو بے درد حاصل ہوتا ہے اور حضرات علو العزم والمرتبہ صاحب حصول کیفیت قرب حضرت
احدیت صرفہ بادرد میں سے بلقب شہنشاہ ولایت عثمان کے مراتب محمدیت اور محبوبیت اور قطب الاقطابی اور قطب الارشادی پر مشرف ہو کر فیض بخش
اور زیب افزائے اسلاسل کے ہوتے ہیں ان جیسے حضرات کیفیت باطن کے نام پر چودہ خانوادہ قرار پذیر ہوئے اور بالقیام عالم جب سے صاحب کیفیت
ظہور جس سلسلہ میں ہوگا وہ سلسلہ اوس کے نام سے منسوب ہوتا چلا آئیگا اور ہر ایک سلسلہ مشتقہ سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ میں زمانہ فصل ظہور
حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد عصر اور حضرات شہنشاہ ولایت عثمان کے بقدر استعداد قوت قویہ نسبت کیفیت باطن اپنی اپنی سلسلہ کے جداگانہ اور بعضے
سلسلوں میں بسبب قوت نسبت قویہ کیفیت باطن کے علی التوالی ہی ظہور حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد عصر و حضرات شہنشاہ ولایت عثمان کا ہوتا چلا آتا ہے
اور بالقیام عالم ہوتا چلا جائیگا اور بعضے سلسلوں میں کہ قوت نسبت کیفیت باطن کے درجہ مساوی اور اعتدال پر ہے اون سلسلوں میں بہ ایام ماموار مقرر ہے کہ
بعد دو مرتبہ تیسری مرتبہ میں ظہور حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد عصر کا ہوتا چلا آتا ہے اور بالقیام عالم بحالت الیاقوت نسبت کیفیت باطن ظہور ہوتا
چلا جائیگا اور بحالت عدم الیاقوت نسبت کیفیت باطن کے وہ سلسلہ اپنی اپنی زمانہ کی حضرت علو العزم والمرتبہ مجدد عصر کو حاصل ہو کر بالتمام کیفیت باطن
باطن سلسلہ اوس حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد عصر کے تا بالقیام عالم جاری رہیگا اور بعضے سلسلہ سلاسل غیر مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ میں صدر اول

ہی سے دو تین واسطے کے بعد سلاسل حضرات علو العزم والمرتبہ مجدد عصر صاحب قوت نسبت تو کیفیت باطن میں ضم ہو کر رواج پذیر ہیں اور
صاحب بقیام عالم رواج پذیر رہینگی اور سلاسل صاحب ارجحیت اعتدال قوت نسبت کیفیت باطن میں جو بعد دو مرتبوں کے حضرات علو العزم والمرتبہ
عصر کا ظہور ہوتا چلا آتا ہے اور دونوں حضرات ائمہ ائمہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت میں بعضے کو کیفیت سلوک بالجذب او بعض کو جذب بالسلوک او بعضو کو
فقط سلوک او بعضو کو جذب فقط کی رہتی ہے اور حضرت واعدیت سے قرب اتم او حضرت وحدت سے قرب اکثر باور دا اور بعضو کو بمدد حاصل ہوتا ہے
حضرت احدیت سے مرفہ گاہ گاہ میسر ہوتا ہے جو حضرات صاحب قرب حضرت وحدت ہیں وہ باور دکی **ابوالوقت** اور جو حضرات صاحب قرب حضرت وحدت
ہیں وہ **ابن الوقت** کہلائے جاتے ہیں لیکن حضرات ابن الوقتین میں سے جو جو حضرات تکمیل طبعی پر فایز ہو جاتے ہیں بعد تکمیل مراتبات اور تتمیم مدارجات کیفیت
قرب حضرت وحدت باور دکے ہو جاتے ہیں وہ ابوالوقت کہلائے جاتے ہیں اور قرب حضرت احدیت سے مرفہ گاہ گاہ جلد میسر ہوتا ہے اور حضرات صاحب کیفیت باطن حصول قرب
حضرت وحدت باور دصاحب نسبت تو کیفیت باطن میں سے جو جو حضرات صاحب قرب حضرت احدیت مرفہ جلد علی التوالی کے ہوتے ہیں وہی حضرات بوہب عنایت افضال الہی
ابتدائے زمانہ تکمیل تعلیم کیفیت باطن میں مراتب موصوفہ بالا سے جلد کامیاب ہو کر یہ ترقی کیفیات باطن روز افزوں کے حضرات علو العزم والمرتبہ او
حضرات مجدد عصر ملقب ہو جاتے ہیں بجہتا چاہیئے کہ بیعت ہر دو سلسلہ کا حضیض علوی متعلقہ ولایت روح جذبہ کی تین طرح پر ہے مگر تعریف ہمارا کیسب
قواعد اویس بیعت کے ممنوع افشائے عام ہے طالب کو معاً کیفیت جذب کی طاری ہو جاتی ہے اور وقت محنت متابعت کرنے مراحل اور منازل مرتبہ سلوک کی
نہیں ٹہرتی فوراً عہدہ حسب استعداد اپنی پر مامور ہو کر احکام انتظام خلق کے اوسکی کیفیت باطن سے صادر ہو جاتے ہیں اور رہتے ہوتے ہیں
ہر چند کہ عہد حضرات صاحب ولایت روح جذبہ سے بہت ہیں لیکن یہی چند نام رقبا و نقبا و بدلا و اوتاد و اغیاث و اقطاب و رجالالغیب
لکھے گئے ہیں اور اس بیعت با کیفیت کے حاصل کرنیکی ہر ایک حضرات صاحب بیعت مفصل الصدر کو حاجت پڑتی ہے بعد تجہاد دینی صاحبین
حضرات مفصلہ بالا کے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید **عبد القادر جیلانی** محبوب سبحانی کریم الطرفین
حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں فضلائے معتمر سے ارشاد فرمایا کہ زمانہ حضرت سرور انبیا احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آج تک یہی قواعد مستمرہ اور ضوابط مرعیہ ایک خاندان مرفوع الاجازت میں او ہوتے او جاری رہتے چلے آئے ہیں اور بقیا
عالم چلے جائینگے اس معمولات سے علو دے اگر کسی فقیر کے حال و قال ظاہر باطن کا دیکھا جاوے ہر گز قابل اعتبار کے نہیں اور ایسے لوگوں کی
منقولی نسبت افعال و اقوال اور احوال حضرات پیران عظام اور وابستگان سلسلہ حضرات ممدوح کے قیاس کرنا نہایت نامعقولی ہے اب جوابات اپنی فہم سوالات معترضہ کے بموجب قواعد اور ضوابط محکومہ منقولہ مشروح الصدر کے سمجھ لینا چاہیئے **جواب**
سوال اول و دوم حضرات پیر عظام رضی اللہ تعالی عنہم و رضوعنہ سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ کے

اپنی مہربان شرفیافتہ بیعت تو بطریقت باشریعت کو کہ جو طلب خدا سے بہرہ نہین رکھتے ہین اس باعث سے دوسرے فقیر صورت
کی طرف نگاہ غلط دیکھنا اور کسی امر کی التجا کرنیکو ممانعت کرتے ہین کہ بوقت حصول شرف بیعت حضرت مرشد کے واسطے
عافیت ظاہری اور اشغال بنا بر تقویت باطنی کے جمیع شرائط و لوازم کر دیئی پابند تعمیل رہنا احکام تعلیمیہ کا بحسب حفظ و امن جمیع اوقات ظاہر اور باطن کا ہو
جس کسی مرید نے بخیال ہیچ خواہش نفسانی ترک یا قصور یا بیضابطگی تعمیل تعلیم محکومہ مین شروع کے حوادثات ظاہر اور باطن نے مونہہ دکھایا جب گرفتار
مصیبت ہو گئے دستگیری حضرت مرشد سے بعقیدہ ہوے اور قصور اپنا فراموش کر گئے اوس حالت گرفتاری مصیبت مین اگر کسی فقیر صورت
خلاف طریقت باشریعت کی باتون مین فریفتہ ہو کر نقصان ظاہر اور باطن اپنی کا کیا بار عتاب دو جہان کے ولی افزونی مضاعف پر چند
ہوئی اور محتاج حد سے زیادہ گذری مضمون حدیث کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا کا دست آیا اس حالت مین مضمون سوال
دوم کا درست ہو گیا مناسب یہہ تھا کہ بمجرد وقوع ترک یا قصور یا بیضابطگی تعمیل تعلیم محکومہ کی حضرت مرشد یا خلفاے حضرت مرشد کی
خدمت حاضر ہو کر یا عریضہ بھیجکر قصور اپنا عفو کرا لیتے اور تعمیل تعلیم مین مستعد اور سرگرم ہو جاتے **جواب سوال سوم** حضرات
عظام سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ رضی اللہ تعالے عنہم و رضوا عنہ بحالت شرف یافتگی مراتب خلفا اور امام و امام الائمہ اور امام الائمہ
بحصول کیفیت باطن علے الترتیب مراتب مفصل الصدر مع اسناد صحیحہ کے بہنگام وقوع عذر معقول یا ضرورت قوی یا حالت استیلاے بشریت
طلب خدا کی بشرط انجام مجاہدات اور ریاضات خلاف ورزی خواہش نفس امارہ توجہ فرماتے ہین کسی طرح کی خواہش نفس رہزن کو کام نہین دیتے
جواب سوال چہارم حضرات پیران عظام سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ اپنی اپنی حضرات مرشد کی سنت بعد حصول حکم ادا
سنت مرشد اپنی کرتے چلے آئے ہین اختیار کرنا فعل حضرت مرشد کا بغیر اجازت حضرت مرشد کے کمال گستاخی ہے **جواب سوال پنجم**
باعث صدور کلمات بے ادبانہ شان مین حضرت حبیب خدا احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی اگر تم دونون معترض
بعد تسلیم کر لینے جوابات کے تا مد طریقت باشریعت نہین ہوے ہماری راے مین قابل سزا ہو بیشک تعذیر کیجاویگی سمجھہ لو کہ آیت
وَمَا یُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ناطق ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ جنکی اہل بیت کی شان مین
[illegible] اگر ارادہ تحقیق حقیقت کا نہ کیا ہوتا کا ہیکو مرتبہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ [illegible] ضعف البنیان کا سمجھ لینے اسرار رسوخ مرتبہ نبوت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
[illegible] آیت وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی
[illegible] صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو عسر احتمام مرتبہ شیر خوارگی مین

جو اپنی مکان سے مکہ معظمہ کو لاتی تہیں اثنائی راہ میں شیطان ملعون مہار شتر پکڑ کر بارادہ ہلاکت کسی جانب کو ہمسا پہنچا تہا حضرت
حافظ حقیقی نے جبرئیل امین کو بہیجکر راہ راست مکہ معظمہ کی راہبری فرمائی و معانی بیت وَمَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ اور قول
عَرَفْتُ رَبِّيْ بِفَسْخِ الْاِرَادَةِ کے بروقت شرفیابی دولت بیزوال عرفان حقیقت کے بخوبی تمام سمجہ میں آتے ہیں کہ جب وہ معالات
اپنے اوپر گذرتے نہیں بیان اوسکا فی المدعا تسلی سائل ناواقف کے ہرگز نہیں ہوتا **جواب سوال ششم** معانی روایت مشہور عارفات
یکجا بنوعت صدجا کی نسبت مریدان شرفیاب تو بطریقت باشریعت جنکو طلب ہو اور حصول کیفیت باطن او شناخت حضرات اہل اللہ
نعمت بہند کا فی ظاہر اور باطن کے سے بہرہ حاصل نہیں درست نہیں آتی اور یہی معانی روایت مذکور شایان تکمیل مراتب حضرات صاحبان مجاز
مرفوع الاجازت اور حضرات علو العزم المرتبہ اور حضرات شہنشاہان ولایت حمان کے نہیں ہوتے کہ بلکہ حضرات خلفا اور امام الائمہ اور
امام امام الائمہ کے حسب حال درست اور راست ہوتے ہیں ایسے موقع اور محل پر کہ جب اپنی حضرت پیر و مرشد کی عنایت باسناد صحیحہ کسی مرتبہ پر
مراتب موصوفہ بالا میں سے باداے لوازم قواعد مرعیہ او شرائط مستمرہ حصول حسب استعداد طلب نکات اکیس طرح کی بیعت اور دقائق
چار گونہ امامت سے کامیاب ہوگئے بعد رحلت فرمانے حضرت مرشد کے ہنگام وقوع معاملہ قبض و نزول زاید از معمول کے یا حضرت مرشد کے مقام اہم
میں جہوڑ کر رحلت فرما گئے ہوں یا وقت رحلت فرمانے حضرت مرشد کی کوئی کیفیت باطن میں اسطرح پر طاری ہوئی کہ محل اوس کے ہونے کے احکام اور
مثال او معال کے بباعث تنزل کی کیفیت باطن سمجہ میں نہ آئے یا کسی جذابی کیفیت باطن کی ناگاہ سلب کرلی ہو یا بوقوع ایسے نفسانی یا
بیضا بطگی کے حالت غلبہ ہراس میں یہہ دستور ہے کہ بحالت وقوع ایسے معاملہ کے بغیر حاضر ہونے بارگاہ حضرات صاحبان مجاز مرفوع الاجازت او حضرات
علو العزم و المرتبہ مجدد عصر او حضرات شہنشاہان ولایت حمان کے باحسن الوجوہ اپنی معا حصول نعمت بسط او عروج و غیرہ پر کامیاب ہونا ہرگز
ممکن نہیں کیونکہ اسطے کہ کوئی زمانہ حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ شہنشاہ ولایت حمان کیفیت باطن سلاسل مشتقہ چار پیر
چودہ خانوادے سے خالی نہیں ہوتا جملہ اہل باطن کو علم ہوتا ہے بجز وصول قابو ہی حضرت محمد وع کے عقدہ کشائی حاجتمند کی بغیر شرط حصول بیعت
بخوبی تمام حسب الخواہ ہو جاتی ہے نعمت عطا کرنا مراد اس امر سے ہے حضرات پیران عظام رضی اللہ تعالے عنہم و رضوعنہ میں تعلیم کیفیت باطن کا قاعدہ
مقرر ہے کہ کسی دوسرے سالک طریقت باشریعت صاحب کیفیت باطن کے مرید کو عالم حیات اوس بزرگ میں بغیر ملاحظہ اسناد صحیحہ حسب مضمون مرتبہ
اوسکے کے مرید نہیں کرتے ہیں اور اگر حیانا ایسا اتفاق کسی وجہ خلاف سے ہو جاتا تو احکام کیفیت باطن سے استعلام علمکا فرما لیتے ہیں اور بحسب حکم باطن کے
تعمیل کرتے ہیں **جواب سوال ہفتم** کوئی سلسلہ سلاسل مشتقہ چار پیر چودہ خانوادہ میں بباعث مرعی بہنے قواعد اوسکے معمولہ اعمل الصدر
کے استحقاق تسلسل الیہ بکر اکر مرید کرنے سے منقطع نہیں ہوا اور کسی حضرات بزرگوار کوئی شرط اولی بلکہ ادنی بھی فوت

نہیں ہوگا اور فیض بھی کسی سلسلہ کا تا بقیام عالم برگز موقوف نہیں ہوگا البتہ اتنا اور قابل گفت ہے کہ جس کسی سالک طریقت باشریعت سے
بحالت وقوع حضرات عظام حضرت خاتم المجازین مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ مجدد عصر شہنشاہ ولایت عمان وفی مادر زاد ولی ثابت ہوگئی ہو ایسی صورت میں
کیفیت باطن اوس سالک طریقت باشریعت کو اوسکی خلفا اور ائمہ اور ائمہ الائمہ اور امام الائمہ کے سلب ہو کر دوسرے کسی شخص صاحب مجاز سلسلہ
اوس کے مکاشفہ کو مرحمت فرما دیجاتی ہے فیض سلسلہ سے وہ ہرگز موقوف نہیں فرمایا جاتا **جواب سوال ہشتم** یعنے حضرات والا صفات
موصوف الصدر کو یہ سب اقسام بیعت مفصل الصدر ایک حضرت پیر و مرشد کے ہاتھ پر اپنی اپنی محل اور موقع سے حاصل ہوئی ہیں اور حضرات ممدوح الصدر
اکثر حضرات غیر موصوف الصدر کو چند حضرات مرشد سے بترتیب یکے بعد دیگرے بحالت عذر معقول حصول ہوئی ہیں لیکن عمدہ حضرات ممدوحین موصوف الصدر و غیر
موصوف الصدر کی جگہ حصول بیعت کیفیات باطن مفصل الصدر کا منسب و حضرات ایک ولی ماورزاد صاحب اختیار پیشوائے خیری حضرت پیران اعظم رضی اللہ عنہم و رضوا
ذکر تعریف ابتدائے آمد بیعت جواب میں تحریر ہو چکا ہے دوم اوس طالب صادق کا کہ جبکہ کسی دیگر شیخ اجل سے بمانعہ نہ میسر ہو طالب صادق اپنی کے پسند فرما کر حضرت
اوس طالب صادق سے طلب کیا ہو یہ ذکر بھی تمہید جوابات میں مفصل تحریر ہو چکا ہے مطلق جمیع اعتراض میں نہیں آسکتا کہ کوئی فعل اوس بزرگ کا بغیر صدور احکامات
الہیہ کیفیت باطن کے نہیں ہوتا اور طالب صادق جب احکام ظاہر و باطن کے دونوں جگہ کی کیفیت باطن کا بلکہ زیادہ بھی متحمل ہوتے ہیں اور اپنی طلب کو دونوں کیفیات
زیادہ پاتے ہیں کانہ او محمود حمت فرما سکتے ہیں اور سوا دونوں حضرات موصوفین بالا کے جو دیگر حضرات ممدوح الصدر اور غیر موصوف الصدر جگہ سے بیعت فرما کر یہ کیفیت باطن حاصل
فرمائی ہیں جمیع وقوع عذر معقول احوال حضرات اصحاب امکان کیفیات باطن کے تصانیف میں بتفصیل خود تحریر سے معاف کرلیا جاوے **جواب سوال نہم و دہم کا**
حضرات پیران اعظام رضی اللہ تعالے عنہم و رضوا عنہ سلاسل چار پیر چودہ خانوادہ میں کسی کو مقامات **فنا فی الشیخ** اور **فنا فی الرسول** اور **فنا فی اللہ**
بدون حصول تعلیمات بیعت قسم ہشتم و نہم و دہم کی ہرگز حاصل نہیں ہوئی زیادہ تشریح اور تفصیل مقامات موصوفہ کی قابل تحریر نہیں لیکن شجرات سلاسل مشتقہ
چار پیر چودہ خانوادہ میں کسی ہر بزرگ کا نام بغیر حصول مقامات موصوفہ بالا تحریر نہیں ہوا کہ رہنمائے کامل جذبی کے حاصل کرا دینے کے ہو سکیں کیونکہ سلسلے حضرات
صاحب کیفیت باطن غیر حصول مقامات موصوفہ بالا کے ایک دو واسطہ تک بھی جاری نہیں ہوئے چہ جائیکہ ایسے سلسلے میں کسی حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت
یا حضرات اعلا العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت عمان کا ظہور ہوا ہو **بعد اتمام جواب سوالات** کے حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید
عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی دلیل براہ جواباً کی کہتے ہو تو بیان کرو دونوں فضلائے
معترض نے **سکت** بستہ ہو کر **فسکت** کہا **بیان مستفتی** اللفظ والمعنے تحریر صواب مستمرہ اور قواعد مرعیہ کے مکاتیب حضرات ممدوح الصدر میں کچھ بیان کرنی دلیل کی
نہیں رہی اور اب بکلو حال مقال حضرات اصحاب اسناد صحیحہ کا بخوبی معلوم ہو گیا فی الواقع بمقابلہ ایسے حضرات ممدوح الصدر کے افعال و اقوال فقرا
غیر اسناد صحیحہ کے قابل اعتراض نہیں **بعد اختتام اس گفتگو** کے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی شہنشاہ

مند الوقت ضلالت اور نے ارشاد فرمایا کہ ای فضلائے معترض حضرت بہاء صاحب نے مذکور راہ ضلالت انکار بیعت طریقت
باشرعیت سے راہ راست ہدایت صراط مستقیم پر قائم فرمایا کہ ایک فضیلت خاندان مرفوع الاجازت کے فقیر ہی ہر فیض عام بیان کرتا ہے کہ
حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے جناب حسنین جس مراتب باطنی اور شرافت ذاتی ظاہری پر کہ کامیاب ہیں ہر تبہ کسی اہل مرتبت کا ہمسر
کوئی اہل مرتبت ہمقدم ہو نہیں سکتا مگر حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب مکتوب نظاب الام المقدار اور حضرت امام خواجگان خواجہ حسن بصری صاحب
مکتوب نظاب ذی الواحدیت ایسے صاحب اجازت مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان کیفیت باطن کے ہوکہ وہ دونوں حضرات موصوف کے سلسلے
ہمیشہ قیام عالم تک تعلیم الہی اپنی کیفیت باطن کے جاری رہینگے یعنی تظلم ولایت صفاتی کا متعلق بولایت روح جذبہ کیفیت باطن حضرت محمد حنیف صاحب
ہے اور احتشام ولایت ذاتی کا مختص بولایت صفاتی سرای کیفیت باطن حضرت امام خواجگان خواجہ امام حسن بصری کی ہے کہ حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ نے قرطاس مثال خلافت حضرت امام خواجگان خواجہ حسن بصری صاحب کو القاب صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ
شہنشاہ ولایت حمان کیفیت باطن مع خطاب اسم باطنی علاحظہ حصول تکمیل لوازمات مراتب موصوف کے تحریر فرمایا اور حضرت محمد حنیف
صاحب کے قرطاس مثال خلافت میں جو القاب تحریر فرمایا ہے حضرات اہل باطن کو علم ہوگا ہمکو علم نہیں ہے اسی طرح حضرت محمد حنیف صاحب
جو دو حضرات فرزند دلبند حضرت عبد الرشید صاحب شمالی اور حضرت عبد الجلیل صاحب جنوبی صاحب سلسلہ کیفیت باطن جس القاب و مراتب کے فیض
کوش زد عام نہیں اور حضرت امام خواجگان خواجہ حسن بصری صاحب جو دو حضرات یعنی حضرات خواجہ عبد الواحدین زید صاحب مکتوب نظاب مثل اکبر
اور حضرت خواجہ حبیب عجمی صاحب مکتوب نظاب صفات وحدت صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان کیفیت باطن کے
صاحب اجرائے خانوادہ کے ہوکر ہر ایک سے دونوں حضرت والا صفات موصوف کے سلسلے میں پانچ پانچ حضرات صاحب مجاز مرفوع الاجازت
علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت حمان کیفیت باطن مجاز و عصر صاحب اجرائے خانوادہ بامسند آرائی مملکت ولایت کے ہوئے
چنانچہ حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید صاحب اجرائے خانوادہ زیدیان اور حضرت خواجہ فضیل بن عیاض صاحب مکتوب نظاب
حقیقت المعانی صاحب اجرائے خانوادہ عیاضیان اور حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی صاحب مکتوب نظاب غریب الحسرت
صاحب اجرائے خانوادہ ادہمیان اور حضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری صاحب مکتوب نظاب واجب الکریم صاحب اجرائے خانوادہ
ہبیریان اور حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی صاحب مکتوب نظاب خیر المقصود شاہزادہ شہریار کازرون صاحب اجرائے خانوادہ
کازرونیان اور حضرت خواجہ ابو احمد ابدال ولیہ چشتی صاحب مکتوب نظاب علم مغانی ولایت صاحب اجرائے خانوادہ
چشتیان ہیں بخشش حضرات صاحب اجرائے خانوادہ ہائے موصوفہ بالا کا کفش بردار یہ فقیر موجود ہے اور حضرت خواجہ حبیب عجمی

صاحب اجرائی خانوادہ **جیبیان** اور خواجہ طیفور شامی بایزید بسطامی صاحب مکتوب بنظام مدینۃ الاخرت صاحب اجرائے خانوادہ
طیفوریان اور حضرت سراج الدین محمود کرخی صاحب مکتوب بنظم اسلام صاحب اجرائے خانوادہ **کرخیان** اور حضرت خواجہ سری سقطی صاحب مکتوب بنظام
سر الاسرار صاحب اجرائے خانوادہ **سقطیان** اور حضرت شیخ الشیوخ سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی صاحب مکتوب بنظام سر الاسرار صاحب
اجرائے خانوادہ **جنیدیان** اور حضرت خواجہ علاء الدین ابوالفرح طرطوسی صاحب مکتوب بنظام فرحت قلب صاحب اجرائے خانوادہ **طوسیان**
مسند نشین شش حضرات صاحب اجرائے خانوادہ ہائے مذکورہ بالا کے بعد ہمارے ممدوح صاحب حضرت **قطب ربانی** غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید
عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی تشریف فرما ہیں۔ اب سمجھنا چاہئے کہ حضرات پیران عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ
متقدمین میں جو چار پیر قرار دیئے گئے ہیں اور حضرات چار پیر کی تفصیل مختلف الروایات ہے اور بالتحقیق والتسلیم مقبول خاص و مشہور عام یہ امر ثابت ہے
کہ چار پیروں سے چودہ خانوادے جاری ہیں منجملہ اون کے بارہ خانوادہ کی تفصیل فقیر نے گذارش کی باقیماندہ دو خانوادہ اور حضرات
چار پیر کی تفصیل بتحقیق و تنقیح حضرات صاحبان کیفیت باطن صاحب مجاز مرفوع الاجازت ہر ایک خانوادہ کو معلوم ہے مفتاح عام نہیں اس تفصیل دو
خانوادہ میں سے جس جس خانوادہ میں جس کسی حضرات کی قرطاس مشتمل خلافت بالقاب صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ شہنشاہ ولایت حمان کیفیت باطن
او مجدد عصر اولیا مدار زاد کاعلی التواتر متفق الوا سطہ حضرات مرشدان خانوادہ نے تحریر فرمایا ہے بجز بلا خط کتبہ ہائے قرطاس مشتمل خلافت کے تحقیق و تنقیح ہو کر
تسکین بخش خاطر خاص و عام ہر گز نہیں ہو سکتا اور جس سائل کی نظر سے کہ اسناد صحیحہ کتبہ ہائے قرطاس مشتمل خلافت ہر ایک حضرات صاحب مرتبہ موصوفہ بالا کی
نگذری ہو یا نگذری ہو یا نگذرائی جاوے گفتگو تنقیح اور تحقیق مراتب حضرات موصوفہ بالا میں کرنا کسیطرح جائز نہیں اور عنقریب یہ نظم ایک نمبر دوم اور ایک
محبوب کا جس خانوادہ میں ہوگا اور یہ جملہ سلاسل مشتملہ چار پیر چودہ خانوادہ کے جس خانوادہ کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت
حمان کیفیت باطن مجدد عصر قطب عالم صاحب قوت انسبت قوت کے نام زد سلسلے منسوب ہیں اور شامل ہو کر تا بقیام عالم رواج پذیر رہینگے اوسوقت مصداق
قول فقیر کے بغیر معائنہ کتبہ ہائے قرطاس مشتمل خلافت حضرات پیران عظام کے ہر ایک خاص و عام کو حاصل ہو جائیگا بعد اتمام اس ارشاد
فیض بنیاد حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی شہنشاہ ہند الولی شفاعت آمر کے حضرت قطب ربانی
غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی نے تبسم فرمایا اور مولوی
محمد ربانی اور مولوی احمد یمانی دونوں فضلائے معترض اوسیوقت حضرت محبوب سبحانی صاحب ممدوح کے ہاتھ پر بیعت
توبہ طریقت باشریعت سے مشرف ہو کر تا بعالم حیات مستفیض آستانہ بوس حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے رہے اور
حضرات حاضرین مفصلہ احوال بلا تواں نے اوس گفتگوی معترضہ اور ارشاد کو بجنسہ حرف بحرف قلمبند فرمایا۔

احوال عجیبہ ہر دو خاندان حنفیہ ولایت روح جذبیہ و صفات کشف کونی و وہب

سامعان احوال عجیبہ و مشتاقان نکات غریبہ کو مژدہ ہو کہ تفصیل خاندان ولایت روح جذبیہ کی جسکے یہ فقرے مین لکھے اور ہر مضمون مین اسرار الٰہی بھرے ہوئے ہین اور اس کتاب مین اول کئی جگہہ اس بیان کی تشریح کا وعدہ ہو چکا ہے ذیل مین لکھے جاتے ہین تاکہ ہر ایک متنفس اس خاندان عالیہ کی کیفیت اور علو العزمی سے واقف ہو کر فیض ظاہری و باطنی حاصل کرے اور نیز **فقیر شاہ محمد حسن صابری حنفی** مولف کتاب ہذا گذارش پرداز ہے کہ مولف نے اس بیان کو کہ جسکا خطاب زبان عربی اور عبرانی اور فارسی وغیرہ سے ترجمہ کر کے لکھا ہے بحروف معتوا کم و بیش اور عبارت آرائی کو دخل نہین دیا ہے یہ حال حضرات حاکمان باطنی اور اولیائے جلالی روح جذبیہ کا ہے ناظرین اسکو بنظر عظمت و صولت معائنہ فرمائین اور بخیال استفادہ سرور باطنی حاصل کرین اور وہ یہہ ہے **واضح ہو** کہ اس خاندان والا دودمان کا احوال عجیبہ اور کیفیت غریبہ **حضرت** نعمان ابن ثابت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت رحمتہ اللہ علیہ کا تبوبات خطاب بدیع الصنایع و بدایع الشایع تصانیف اپنی مین اور **ابو عاصم** تاریخ اجہرت الودود و تالیف اپنی مین اور **حضرت** انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ مکتوب بخطاب بطول المعظم اور کتاب ظاہری اجلال الولایہ تصنیفات اپنی مین اور **حضرت** عبد العزیز مکی رضی اللہ تعالے عنہ مکتوب بخطاب قوی القربت اور کتاب ظاہری اجمال الکرامت تصنیف اپنی مین اور **حضرت** عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کتب ظاہری سعود النبوت اور شواہد الولایت تصنیف اپنی مین اور **حضرت** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کتاب ظاہری مدارج الشہود اور اجلال النبوت تصنیف اپنی مین اور **حضرت** مولے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ مکتوب بخطاب قوی القدرت تصنیف اپنی مین اور **حضرت** محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب فرزند جناب علی کرم اللہ وجہہ مکتوب بخطاب تام المقدرت تصنیف اپنی مین متفق اللفظ و المعنی تحریر فرماتے ہین کہ **قبل حضرت** آدم علیہ السلام **شترقوطوس** ولد **طرغوقون** نام قوم ابو الجان کو قدیم سے انتظام آبادی اجنہ کا تفویض تہا اور اوسکے عہد کو بادشاہت اجنہ مین **غوفغ بدقفر غشوث** کہتے تہے اور اوس کے ماتحت آٹھہ عہدے تہے جنکے اسماء یہ ہین **غشغرا** (اعیاق) - **تقواغر** (اطباء) - **بغشماغ** - **طشتغوریغ** (ابدال) **جوغوغ** (نقباء) - **قوغشفرا** (نجباء) - **طاغشفوش** - **ضحاشغفوق** (جماعت رجال الغیب) **اغرطشش**

جب **حضرت** آدم علیہ السلام نے دنیا مین ظہور فرمایا تو شترقوطوس مذکور کو جسکی عمر پانچ ہزار برس کی تہی

مابین صابری خاندان روح جذبیہ صفات کشف کونی و وہب العطایا **حضرت** آدم علیہ السلام

تختۂ زمین پر بعہدۂ باطنی قدیمی موجود پایا حضرت آدم علیہ السلام نے بھی بامر الٰہی اوسکو بعہدۂ قدیم جن وانس پر مقرر کیا
اور اوسکو اس عہدہ کا مرفوع الاجازت اولوالعزم والمرتبہ کردیا اور اس عہدہ کے بانی مبانی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور
شرقرطوس کے بعد اوسکا فرزند بطشرؔ وغشؔ بعمر تین ہزار سال اپنی باپ کے عہدہ پر مقرر ہوا اوس کے
بعد غورا قوجشؔ ولد بطشرؔ وغشؔ اوسی عہدہ پر ممتاز ہوا۔ زان بعد غرقوفشؔ
ولد غورا قوجش بعمر پندرہ سو برس کے اوسی عہدہ پر منسوب کیا گیا۔ من بعد طفت غورشؔ ولد
غرقوفش بعمر بارہ سو پچاس سال کے اوسی عہدہ پر مفخر کیا گیا۔ اوس کے بعد قردی جوششؔ
ولد طفت غورش مقرر ہوا۔ اور احوال باطنی جو بنا بر تفویض حضرت باعث تخلیق کائنات اور موجب
ایجاد موجودات شہنشاہ دوسرا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
حضرت آدم علیہ السلام نے شرقرطوش ولد طرغوقوش سے اوپر سنگ زبرجد کے کندہ کرادیا تھا اور وہی سنگ
زبرجد کندہ اجنہ مذکورہ کی حفاظت میں بعہد نبوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک غرقوفش مذکور کے حوالہ تھا
اور اوسنے اپنی فرزند طفت غورش کو دیکر امر کیا تھا کہ اس سنگ زبرجد کو غار حرا کے وہاں دفن کردو اوسنہنگام
حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسکے حضور میں پیشکش کردینا اور دوسری روایت
[illegible] حضرت ادریس علیہ السلام کی اسطرح ہے کہ حضرت ادریسؑ بوجہ ترک خورد ونوش اور کثرت ریاضت
[illegible] جسم مروح ہوگئے تھے حق جل وعلا اونکو زندہ آسمان پر بلالیا اور تمام پیرہ آسمانونکے کھول دئے اور
حضرت جبرئیل [illegible] اونکی اکثر صحائف کو جنمیں اسرار باطنی مرقوم تھے پانی میں غرق کردیا صرف پانچ ورق یعنی پیر مسی
[illegible] اس غرض سے غرقوفش کے سپرد کردیئے کہ اس احوال باطنی کو اوپر سنگ زبرجد کے کندہ کردی اور بعد حضرت ادریس
جو [illegible] اوسکی نظر سے گذار دیا جاوے اور جب حضرت شہنشاہ دوسرا خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
عالم [illegible] گر ہوئے تو یہ راز باطنی کندیدہ اوسکے سپرد کردیا جائے چنانچہ وہ احوال باطنی جو اہل خدمت باطنی
اجنہ کی سپردگی میں چلا آتا تھا جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رونق افزائے عالم ناسوت ہوئے
تو ہر سہ جنات عہدداران باطنی یعنے طفت غورش اور قردی جوشش اور غشقوش برادر عمونرا دطفت غورش نے
حاضر بارگاہ عرش پناہ حضرت احمد بے میم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہوکر وہ احوال باطنی آنحضرت صلعم کے تفویض کیا

احوال باطنی جو بنا بر تفویض حضرت باعث تخلیق کائنات صلعم

اول شہنشاہ نبوت خاندان روح جذبہ وصفات کشف کونین وہب حضرت صلعم کا بیان

آنحضرت صلعم ان تینوں جنوں کو دین احمدی کی تعلیم و تلقین سے سرفراز فرما کر حضرت غوث کا نام اذن شاہ اور قردی جوشش کا نام امانت شاہ اور غشقوش کا نام ہمت شاہ رکھا اور بعہدہ خدمات باطنی قدیمی تینوں کو بتوجہ ممتاز فرمایا۔ اور ہمارے پیر و مرشد ماہ رجب پانچ سال قبل از ہجرت جمعہ کے روز بعد نماز عصر **حضرت مولا مشکلکشا علی مرتضی** کرم اللہ وجہہ کو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ تکمیل نبوت ہو چکی تھی مکہ معظمہ میں زیر کوہ ابو قبیس کے خاندان روح جذبیہ کشف کونی ذاتی و صفاتی کی بشارت عطا فرمائی اور تعلیم و قواعد و لوازم خاندان ہذا سے آگاہ فرما کر اس سلسلہ کا سردار اور رہنما و ولایتوں کا شہنشاہ کیا اور احوال باطنی کو پیش کردہ اجنہ آپ کے تفویض فرمایا اور نیز بطور پیشین گوئی ارشاد ہوا کہ یا علی یہ نعمت ہمیشہ تم میں منتقل ہوتی رہے گی اور بہمہ درجہ بدرجہ تا بقیامت اکابر اولیا میں منتقل ہوتی رہیگی جو اول تا آخر زمانہ میں موقوع الاجازت علو العزم والمرتبہ صاحب کیفیت روح جذبیہ ذاتی و صفاتی کشف کونی و شعوری ہونگے اور ان سے منکرین دین احمدی کی سرکوبی ہوگی اور تمہارے ہی جد بزرگوار عروج بالطنے تا قیامت باقی رہینگے اور انتظام و بندوبست خلق اللہ کا اور ادا کی رہیگا اور وہ خدمات باطنی روح جذبیہ پر بالتوجہ بفضلہ جناب مولی علی کرم اللہ وجہہ اس نعمت لازوال سے فیضیاب ہوئے تو سات برس آپ پر عجیب و غریب کیفیت طاری رہی جسکا اظہار قابل افشا عام نہیں ہے عارف صاحب مجاز موقوع الاجازت علو العزم والمرتبہ سردار روح جذبیہ کشف کونی ذاتی و صفاتی کا ہوتا ہے اور یہ راز منکشف ہوجاتا ہے المختصر جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اس حال سے کیفیت افاقہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی تم اس خاندان عالیہ کے سردار اور شہنشاہ ولایت ہو تم اپنی احکام جاری کردیجئے جو خدمات باطنی خلق اللہ میں جاری کرتے ہیں اونکو بدل دو اور آج سے اس سلسلہ میں انسان اور جنات دونوں داخل کیے جائیں اور یہ دونوں جنس مشترک ہو کر انجام خدمات باطنی اور بندوبست خلق اللہ کا کریں صرف جنوں پر حضرت کا جذبہ جنوں کی رعایت اور میری امت پر ظلم کرینگے اور جو اسماء عہدہ ہائے خدمات باطنی جنوں کے عہدے سے موسوم چلی آتی ہیں وہی بدستور رہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بموجب ارشاد سرور کائنات احکام علوی جاری کیے یعنی اہل خدمات باطنی میں انسان اور جنات مقرر ہوئے اور حضرات اہل خدمات باطنی کے یہ نام قرار پائے۔ **رقباء نقباء نجباء ابدال اوتاد اقطاب اغیاث رجال الغیب**

حضرات اہل خدمت کا مفصل احوال آگے کھل جائیگا اور حضرات رجال الغیب کا حال قابل تحریر نہیں ہے بلکہ احادیث طریقت میں حضرت صادق صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بطور پیشین گوئی ارشاد فرمایا ہے کہ رجال الغیب کی کیفیت سوائے دجال ملعون کے اور کسی پر منکشف نہ ہوگی حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ارقام فرماتے ہیں کہ اس تعمیل حکم کے بعد حضرت سید صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے روبرو جناب سید و پاک رضی اللہ عنہما امر فرمایا کہ یا علی تم تینوں جنوں کو بلحاظ مراتب خدمات باطنی پر مقرر کردو میں نے حسب الارشاد

غشقوش کو خدمات مدینہ منورہ پر اور لطف غورش کو خدمات مکہ معظمہ پر اور قردی جوشش کو خدمات نام کو ہستان پر مقرر کرکے بنا بر قیام ملک شام کے امر فرمایا اور نیز یہ امر سروری کہدیا کہ جب حضرت امام مہدی ظہور کریں تو اونکی حفاظت کرنا اور اونکے منکروں کے سر توڑنا اور اونکے دوستوں اور مقربوں کے مددگار رہنا۔ اور ان تینوں جنونمیں سے قردی جوشش کے تینتیس فرزند اور ستاون دختر پیدا ہوئیں اور وہ سب صاحب اسلام ہوئے اور خاندان حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب خدمت گذاری میں مامور ہے۔ اور غشقوش کے اکتالیس فرزند اور بہتر دختر تولد ہوئیں سب صاحب اسلام طریقت کے ہوئے اور اجازت حضرت محمد حنیف صاحب کے خاندان حضرت امام خواجگان خواجہ حسن بصری و حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں مامور ہوئے اور وہی روز سے ہر دو خاندان حضرات موصوفین میں مقرر چلے آتے ہیں جنکی تفصیل و تقسیم اس طرح ہے کہ حضرت خواجہ بصری سے سلسلہ صابریہ میں اڑتیس اور حضرت امام حسن سے سلسلہ قادریہ میں تینتیس اور یہ تینتیس اجنہ جو سلسلہ قادریہ میں مامور ہوئے ہیں یہ اولاد قردی جوشش سے ہیں اور جو اڑتیس اجنہ خاندان صابریہ میں مقرر ہوئے ہیں یہ اولاد غشقوش سے ہیں۔ اور جو کہ اولاد قردی جوشش سے ۲۳ مقرر ہوکر ۱۰ باقی رہے اور اولاد غشقوش سے ۳۸ منقسم کرکے تین باقی رہے۔ دس اور تین تیرہ ہوئے یہ تیرہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت کی خدمت میں مقرر ہوئے اور تا روز قیامت اونکے سلسلہ میں مقرر چلے جاوینگے اور مثل ابدال تعمیل احکام باطنی بجا لائینگے اور اونکے نام یہ ہیں (۳۳ فرزندان قردی جوشش میں سے ۲۳ قادریوں میں مقرر کیے گئے اور باقی)

چوبیسوان فرزند عجی جون اور پچیسوان فرمون مفتی۔ اور چھبیسوان خوخ خون اور ستائیسوان قشمرون اٹھائیسوان مطلوغون قاری۔ اونتیسوان مجوکون۔ تیسوان طباقون حافظ۔ اکتیسوان شداحقون فاضل اجل۔ بتیسوان فقمرون ملا تینتیسوان قعرامون ملا قاری قرآن۔ (اور ۴۱ فرزندان غشقوش سے ۳۸ اجنہ صابریوں میں تقسیم کرکے باقی) اونتالیسوان فرزند طمغرغش۔ اور چالیسوان کک ہوش۔ اکتالیسوان غرتاطوش اور ۲۳ اجنہ مقررہ سلسلہ قادریہ اور ۳۸ اجنہ متعینہ سلسلہ صابریہ کے اسما وغیرہ تاریخ آئینہ تصوف میں بضمن سلاسل قادریہ اور صابریہ مرقوم میں درج کیے جاوینگے۔

حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب کو بتاریخ ستائیسوں ماہ ربیع الآخر سنہ ۳۲ ہجری روز دوشنبہ بعد نماز عصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس سلسلہ خاص کے خلافت کلی عطا فرماکر مثل اپنے کردیا اور حضرت محمد حنیف صاحب اس سلسلہ روح جدید کے سرخیل اور مجدد ہوئے اور یہ ہر دو سلسلہ علوی حنیفہ روح جدید آپکے نام سے منسوب کیا گیا اور آپ سے کثیر التعداد

تفصیل مجدد خاندان روح جدید صاحب سلسلہ علوی حنیفہ حضرت محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اہل خدمت باطنی ہوئے اور آپ سے تین سردار مرفوع ولایت روح جذبہ کے ہوئے اور تینوں سے سلسلوں کا اجرا ہوا

جنمیں سے ایک حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت ہیں اور دوسرے حضرت محمد حنیف صاحب کے صاحبزادہ ہیں جن سے سلاسل رشدیہ اور جلیلیہ

جاری ہوئے حضرت محمد حنیف صاحب اور اون کے صاحبزادوں کے سلاسل وغیرہ کا حال بضمن احوال حضرت بندگی شاہ عبد القدوس صاحب

قطب عالم آیندہ مفصل بیان کیا جائیگا اور اس محل پر صرف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ صاحب کا حال قلم بند کیا جاتا ہے

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت نعمان ابن ثابت رحمۃ اللہ علیہ تاریخ سترہوین ماہ شعبان سنہ ۸۰ ہجری

بروز پنجشنبہ وقت صبح کوفہ میں پیدا ہوئے اور اونیسوین ماہ شوال سنہ ۱۵۰ ہجری کو جمعہ کے دن تہجد کیوقت مرتبہ لاہوت میں وفات پائی

مزار شریف بغداد کے بعد اوکہنہ میں ہے اور آپکے دو مکتوب نطاب ہیں ایک بدیع الصنائع اور دوسرا بدیع الشائع اور تاریخ تیسوین ماہ

ربیع الآخر سنہ ۱۰۰ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت عصر حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب نے کلاہ اپنی اوڑہاکر اور عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے

باندہکر خرقہ پہنایا اور پٹکہ سرخ کمر سے بندہوایا اور بعطا مثال خلافت جملہ خلافت نامجات اور اوراد منضبطہ و تبرکات اور مکتوب بانطاب اپنی حضرات

صحابہ کرام اور بحالف پتر مسی گذرانیدہ ہر سہ اجنہ رحمت فرماکر صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی کردیا اور حصول ترقی کیفیت باطنین

متوجہ فرمادیا اور آنحضرت کو جذب عجیبے منہ دکہلایا سات برس کامل جذب رہا اور آپسے بکثرت حضرات نقبا و نجبا و رفبا و

اوتاد و اغیاث و اقطاب ہوئے اور ہمیشہ اس خاندان عالیہ میں اہل خدمت باطنی موصوف ہوتے رہینگے (این ہر سہ بیانات ولایت و وفات و

وغیرہ منقول از نقشہ نوشیروانی و تواریخ ظہرت نامہ و مکتوب نطاب لام المقدر و بدیع الصنائع)

حضرت امام احمد صاحب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ تاریخ تیرہوین ماہ محرم سنہ ۱۲۵ ہجری بروز پنجشنبہ وقت اشراق

مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور بتاریخ بارہوین ماہ ربیع الاول سنہ ۱۸۹ ہجری روز جمعہ کو وقت چاشت کے آپنے وفات پائی مزار شریف

جنت المالا میں ہے اور تاریخ بائیسوین ماہ رجب سنہ ۱۴۰ ہجری بروز چہارشنبہ وقت عصر آپکے والد ماجد حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت رحمۃ اللہ علیہ

نے ہر دو خاندان حنفیہ میں مستفیض فرماکر کلاہ اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندہکر خرقہ پہنایا اور پٹکہ سرخ کمر سے بندہایا اور خلافت

مع جملہ خلافت نامجات اور اوراد منضبطہ اور تبرکات متحققہ اور مکتوبات بانطاب اپنی اور سپر ایزد عظام کے حرمت کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت

مثل اپنی فرمادیا اور تیرہ جناب جو آپکی خدمت میں مامور رہتے وہ انکی خدمت میں مقرر کردی اور فرمادیا کہ یہ اجنہ

احکام باطن سے مثل ابدالون کے تمکو مطلع کرتے رہینگے امام احمد صاحب اوسیوقت سے حصول ترقی کیفیت باطنین متوجہ ہوگئے بسبب ابواج موہبہ

دکہایا اور بسی حالت جذب میں صحرا اطائف تجانب تشریف لیگئے سات برس کامل جذب رہا اور کوہ میں آکر اقامت فرمائی منقول از نقشہ حضرت امام ابو حنیفہ و تاریخ ظہرت نامہ و مکتوب نطاب

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت رحمۃ اللہ علیہ صاحب مزار شریف بغداد و روضہ مبارک و وصفات کشف و کرامات حنفیہ سنوسی و میر حنفیہ

حضرت امام احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب مزار شریف بغداد و روضہ مبارک و وصفات کشف و کرامات حنفیہ سنوسی و میر حنفیہ

حضرت امام اعظم صاحب ابن امام احمد صاحب تاریخ اکیسویں ماہ رمضان ۸۵ھ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت ظہر بعد نماز کے
کوفہ میں پیدا ہوئے۔ اور بتاریخ اول ذیقعدہ ۱۲۰ھ ہجری یکوبروز شنبہ کو وقت چاشت کے وفات پائی مزار آپ کا کوفہ میں ہے
اور تاریخ اکیسویں ماہ رجب ۱۲۵ھ ہجری یکوبروز دوشنبہ وقت اشراق کے اپنے والد ماجد حضرت امام احمد صاحب سے خلافت حاصل کی۔ باقی تمام کیفیت خلافت
وغیرہ کی مثل حضرت امام احمد صاحب کے بالاتر مذکور ہے۔ حضرت امام اعظم صاحب جذب میں طرف یمن کے چلے گئے سات برس کامل جذب میں رہے
سال کے آخر کوفہ میں واپس آئے اور یہ سب احوال منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ ہے

حضرت امام طاہر بن امام اعظم صاحب تاریخ تیئیسویں ماہ صفر ۱۲۵ھ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت صبح کے
کوفہ میں پیدا ہوئے۔ اور بتاریخ اٹھویں ماہ جمادی الاخر ۱۶۱ھ ہجری یکوبروز شنبہ وقت بعد زوال کے وفات پائی مزار
شریف کوفہ میں ہے۔ اور بتاریخ دوم جمادی الاول ۱۶۲ھ ہجری یکوبروز یکشنبہ وقت عصر کے اپنے والد ماجد حضرت امام اعظم صاحب
اپنے خلافت پائی کیفیت خلافت حضرت امام احمد صاحد کو الصاف ہے مگر اتنا فرق ہے کہ آپ حالت جذب میں جانب یمن نہیں گئے
کیفیت اور بعد انقضاء مدت جذب سات سال کوفہ میں آکر اقامت ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حضرت نجم الدین صاحب بن حضرت امام طاہر تاریخ اٹھائیسویں ماہ شوال ۲۵۰ھ ہجری یکوبروز
پنجشنبہ وقت اشراق کے کوفہ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ بارھویں ماہ رجب ۳۳۶ھ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت چاشت کے وفات پائی
مزار کوفہ میں ہے۔ اور تاریخ بائیسویں ماہ رمضان ۲۵۲ھ ہجری یکوبروز دوشنبہ چاشت کے وقت اپنے والد ماجد حضرت امام طاہر صاحب سے خلافت پائی
باقی تمام کیفیت مثل حضرت امام احمد صاحب کے ہے جو اول درج ہو چکی ہے۔ اوس سے علاوہ اسقدر بیان آیا ہے کہ یہ حضرت بحالت جذب
ہرات کو چلے گئے اور بعد انقضاء مدت جذب سات سال کوفہ میں آکر اقامت ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حضرت سعدی صاحب ابن نجم الدین تاریخ بائیسویں ماہ صفر ۲۹۰ھ ہجری یکوبروز چہارشنبہ وقت نصف شب کے
بغداد کہنہ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ سترھویں ماہ جمادی الاخر ۳۸۱ھ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت عشا کے وفات پائی۔
مزار شریف آپکا بغداد کہنہ میں ہے۔ اور تاریخ اکیسویں ماہ رجب ۳۳۷ھ ہجری یکوبروز جمعہ وقت چاشت کے اپنے والد ماجد حضرت
نجم الدین صاحب سے خلافت پائی آپکی تمام کیفیت مثل حضرت امام احمد صاحب کی ہے جو مندرجہ بالا تحریر ہے صرف یہ فرق ہے کہ یہ حضرت
بجذبہ بیان ماوراء النہر تشریف لیگئے اور بغداد شریف میں آکر اقامت ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حضرت نصر اللہ صاحب ابن سعدی صاحب تاریخ اکیسویں ماہ رجب ۳۳۵ھ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت صبح

مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ اونیسویں ۱۹ ربیع الآخر سنہ ۴۶۵ ہجری کو بروز جمعہ وقت چاشت وفات پائی مزار جنت المعلیٰ میں ہے اور تاریخ ستائیسویں ۲۷ صفر سنہ ۴۷۵ ہجری کو بروز جمعہ وقت اشراق اپنی والدہ ماجدہ حضرت سعدی صاحب سے خلافت پائی کیفیت انکی مثل حضرت امام احمد صاحب کے جو اول تحریر ہو گئی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ حضرت حالت جذب میں جانب بغداد تشریف لے گئے

حضرت فضل اللہ صاحب

حضرت فضل اللہ صاحب بن نصر اللہ صاحب تاریخ بائیسویں ۲۲ ماہ ربیع الآخر سنہ ۴۰۳ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت اشراق بصرہ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ بارہویں ۱۲ شعبان سنہ ۴۸۵ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت نصف شب یا صبح صادق اپنے والد ماجد سے خلافت پائی مزار متصل جنت المعلیٰ میں ہے۔ اور تاریخ گیارہویں ۱۱ ماہ محرم سنہ ۴۲۵ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت تہجد اپنی والدہ ماجدہ حضرت نصر اللہ صاحب سے خلافت حاصل کی۔ انحضرت کی تمام کیفیت مثل امام احمد صاحب کے جو اوپر تحریر ہو چکی ہے صرف اسقدر فرق ہے کہ یہ حضرت بحالت جذب جانب بیت المقدس چلے گئے اور شہر مکہ معظمہ میں آکر افاقہ ہوا (منقول از نفحۃ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حنفیہ

حضرت عمر صاحب

حضرت عمر صاحب بن محمد فضل اللہ صاحب تاریخ اکیسویں ۲۱ ماہ جمادی الآخر سنہ ۴۴۵ ہجری کو بروز جمعہ وقت چاشت مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ گیارہویں ۱۱ ماہ محرم سنہ ۵۰۲ ہجری کو بروز جمعہ وقت چاشت اپنے والد ماجد سے خلافت پائی مزار حدود بدر میں ہے اور تاریخ ستائیسویں ۲۷ ماہ شوال سنہ ۴۷۵ ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت صبح صادق اپنی والدہ ماجدہ حضرت محمد فضل اللہ صاحب سے خلافت حاصل کی انحضرت کی کیفیت مثل حضرت امام احمد صاحب کے ہے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ حضرت بحالت جذب شام کو چلے گئے جذب سے دمشق کو دیر بدر میں آکر افاقہ ہوا۔ (منقول از نفحۃ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حضرت اسحاق صاحب

حضرت اسحاق صاحب بن عمر صاحب تاریخ گیارہویں ۱۱ ماہ ربیع الاول سنہ ۴۸۱ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت تہجد بغداد شریف کہنہ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ گیارہویں ۱۱ ماہ رمضان سنہ ۵۳۰ ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت قبل از مغرب اپنے والد ماجد حضرت عمر صاحب سے خلافت حاصل کی اور باقی تمام کیفیت مثل امام احمد صاحب کے ہے صرف اسقدر حال اور ہے غیر اسکے کہ یہ حضرت حالت جذب میں جانب روم کے روانہ ہو گئے تھے اور جذب سے شہر مدینہ منورہ میں آکر افاقہ ہوا (منقول از نفحۃ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حضرت عثمان صاحب

حضرت عثمان صاحب بن اسحاق صاحب تاریخ گیارہویں ۱۱ ماہ جمادی الآخر سنہ ۵۰۰ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت تہجد بغداد شریف کہنہ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ ساتویں ۷ ماہ رمضان سنہ ۵۴۵ ہجری کو بروز یکشنبہ وقت عصر اپنے

وفات پائی مزار مبارک جنت المعلا میں ہے۔ اور تاریخ ستر ہویں ماہ شعبان ۵۲۵ھ ہجری یکو بروز چہار شنبہ وقت قبل عشا اپنی والدہ ماجدہ حضرت اسحاق صاحب سے خلافت حاصل کی تمام کیفیت آپکی مثل حضرت امام احمد صاحب صرف اسقدر تبدیل ہے کہ آپ بحالت جذب جانب فوقانیہ کے تشریف لیگئے اور کیفیت جذب سے شہر مکہ معظمہ میں اکر افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

پندرھویں سردار حضرت عبد الغنی صاحب مثل امام احمد صاحب

۱۵ حضرت عبد الغنی صاحب ابن حضرت عثمان صاحب تاریخ اکیسویں ماہ شوال ۵۰۲ھ ہجری یکو بروز دوشنبہ وقت مغرب بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ بارہویں ماہ ربیع الاول ۵۱۲ھ ہجری یکو بروز پنجشنبہ وقت نصف شب آپنے وفات پائی مزار شریف بقیع میں ہے اور تاریخ بارہویں ماہ ربیع الاول ۵۳۴ھ ہجری یکو بروز پنجشنبہ وقت بعد عصر کے اپنی والد ماجد حضرت عثمان صاحب سے خلافت حاصل کی آنحضرت کی کیفیت تمام مثل حضرت امام احمد صاحب ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ آپ بحالت جذب جانب جبل اسعد چلے گئے اور پھر جذب سے مدینہ منورہ میں اکر افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

سولھویں سردار حضرت عبد القادر صاحب مثل امام احمد صاحب

۱۶ حضرت عبد القادر صاحب ابن حضرت عبد الغنی صاحب تاریخ گیارہویں ماہ ربیع الآخر ۵۳۹ھ ہجری یکو بروز جمعہ وقت عشا مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ بائیسویں ماہ شعبان ۵۸۲ھ ہجری یکو بروز چہار شنبہ وقت زوال آپنے وفات پائی مزار شریف بقیع میں ہے اور تاریخ انیسویں ماہ ذیحجہ ۵۵۲ھ ہجری یکو بروز دوشنبہ وقت تہجد اپنے والد حضرت عبد الغنی صاحب سے خلافت حاصل فرمائی۔ آپکی تمام کیفیت مثل امام احمد صاحب کے ہے مگر اتنا اختلاف ہے کہ آپ بحالت جذب کوہ بلخار کو تشریف لیگئے اور وہیں مدینہ منورہ میں اکر اوس حالت سے افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

سترھویں سردار حضرت عبد الواسع صاحب مثل امام احمد صاحب

۱۷ حضرت عبد الواسع صاحب ابن حضرت عبد القادر صاحب تاریخ چودہویں ماہ ربیع الآخر ۵۶۰ھ ہجری یکو بروز چہار شنبہ وقت عصر طائف میں پیدا ہوئے اور تاریخ ستائیسویں ماہ شعبان ۵۹۴ھ ہجری یکو بروز چہار شنبہ وقت ظہر اپنے وفات پائی مزار شریف جنت المعلا میں ہے۔ اور تاریخ بارہویں ماہ رمضان ۵۹۵ھ ہجری یکو بروز دوشنبہ وقت اشراق حضرت عبد القادر صاحب والد ماجد اپنے سے خلافت پائی۔ آنحضرت کا حال بھی مثل امام احمد صاحب کے فقط اسقدر فرق کہ آپ غلبہ جذب میں جانب بخارا چلے گئے۔ اور شہر مکہ معظمہ میں اکر حالت جذب سے افاقہ ہوا۔ (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

اٹھارھویں سردار حضرت احمد صاحب مثل امام احمد صاحب

۱۸ حضرت احمد صاحب ابن حضرت عبد الواسع صاحب تاریخ گیارہویں ماہ رجب ۵۷۵ھ ہجری یکو بروز دوشنبہ وقت قبل ظہر طائف میں پیدا ہوئے اور تاریخ دوم محرم ۶۰۹ھ ہجری یکو بروز جمعہ وقت چاشت اپنے وفات پائی مزار شریف طائف میں ہے اور تاریخ ستر ہویں ماہ رمضان ۵۹۵ھ ہجری یکو بروز چہار شنبہ یا پنجشنبہ وقت مغرب قبل نماز اپنے والد ماجد حضرت عبد الواسع صاحب سے شرف خلافت پائی۔ آپکا حال بھی مثل احوال امام احمد صاحب کے ہے لیکن اتنا تفاوت ہے کہ آپ بحال جذب جانب انطاکیہ چلے گئے اور جذب سے شہر طائف میں اکر افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنفیہ و تواریخ ظہرت نامہ)

انیسویں سردار حضرت ظہیر الدین صاحب مثل امام احمد صاحب

۱۹ حضرت ظہیر الدین صاحب ابن حضرت احمد صاحب تاریخ گیارہویں ماہ محرم ۵۹۲ھ ہجری یکو بروز دوشنبہ وقت مغرب اپنے کیکوان میں پیدا ہوئے اور تاریخ تیرہویں ماہ رجب ۶۹۵ھ ہجری یکو بروز دوشنبہ وقت مغرب اپنے وفات پائی مزار شریف بخارا احمدیہ میں ہے۔ اور تاریخ بارہویں ماہ

رمضان ۶۰۸ھ ہجریکو بروز چہارشنبہ وقت بعد عصر اپنی والد ماجد حضرت احمد صاحب سے خلافت حاصل کی۔ انکی کیفیت بطالبی حضرت امام محمد صاحب کے ہے مگر یہ حضرت بحالت جذب جانب کرشک کے چلے گئے اور شہر بخارا میں آکر جذب سے افاقہ ہوا (از نقشہ حنیفہ و تواریخ ظہرت نامہ)

۲۰ **حضرت خواجہ ابراہیم صاحب بن ظہیر الدین صاحب** تاریخ گیارہویں ماہ ربیع الاخر ۶۴۵ھ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت اشراق بلخ میں پیدا ہوئے اور تاریخ گیارہویں ماہ شعبان ۶۸۴ھ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت عصر آپنے وفات پائی مزار شریف بلخ میں ہے۔ اور تاریخ اکیسویں ماہ شوال ۶۶۶ھ ہجریکو بروز پنجشنبہ وقت عصر اپنی والد ماجد حضرت ظہیر الدین صاحب سے فیضیاب خلافت ہوئے اور کیفیت انحضرت کی مثل امام احمد صاحب کے ہے سوائے اس کے کہ جب آپ کو جذب ہوا تو بحالت جذب جانب بخارا کہنہ کے تشریف لیگئے اور شہر بلخ مدائن میں آکر جذب سے افاقہ ہوا (منقول از نقشہ حنیفہ و تواریخ ظہرت نامہ)

۲۱ **حضرت شیخ نظام الدین صاحب** بن خواجہ ابراہیم صاحب تاریخ گیارہویں ماہ صفر ۶۶۶ھ ہجریکو بروز چہارشنبہ وقت عشاء نماز بخارا کہنہ میں تولد ہوئے۔ اور تاریخ اکیسویں ماہ رجب ۷۰۳ھ ہجریکو بروز جمعہ وقت چاشت آپنے وفات پائی۔ مزار شریف بلخ میں ہے اور تاریخ بارہویں ماہ محرم ۶۸۴ھ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت اشراق اپنی والد ماجد حضرت خواجہ ابراہیم صاحب سے شرف خلافت سے مشرف ہوئے آپکا حال مثل امام احمد صاحب کے ہے جو اوپر تحریر ہے صرف اتنا فرق ہے کہ آپ بحالت جذب جانب قندھار چلے گئے اور جذب سے شہر بلخ میں آکر افاقہ ہوا۔ منہ

۲۲ **حضرت شیخ نصیر الدین صاحب بن نظام الدین صاحب** تاریخ گیارہویں ماہ جمادی الاخر ۶۹۳ھ ہجریکو بروز جمعہ وقت چاشت اندجان میں تولد ہوئے۔ اور تاریخ اونیسویں ماہ ربیع الاخر ۷۵۶ھ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت قریب مغرب آپنے وفات پائی مزار مبارک بلخ میں ہے۔ اور تاریخ سترہویں ماہ ربیع الاخر ۷۱۶ھ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت بعد عصر حضرت نظام الدین صاحب والد ماجد اپنے سے خلافت حاصل کی آپ کا احوال بھی مثل امام احمد صاحب کے ہے جو اول مرقوم ہو چکا ہے فرق اسقدر ہے کہ آپ حالت جذب میں جانب قندھار چلے گئے اور بعد کو شہر بلخ میں آکر سلوک پیدا ہوا (منقول از نقشہ حنیفہ و تواریخ ظہرت نامہ)

۲۳ **حضرت مخدوم شیخ صفی اللہ صاحب بن نصیر الدین صاحب** تاریخ گیارہویں ماہ شعبان ۷۲۹ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت عصر بعد نماز کے سیلان میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ اونیسویں ماہ شوال ۸۱۸ھ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت مغرب بعد نماز آپنے وفات پائی مزار مبارک آپکا رودولی شریف میں ہے۔ اور تاریخ اونیسویں ماہ ربیع الاول ۸۴۹ھ ہجریکو بروز جمعہ وقت قبل از نماز اپنی والد حضرت نصیر الدین صاحب سے خلافت حاصل فرمائی آپکا حال مثل امام احمد صاحب کے ہے مگر اتنا فرق ہے کہ آپ حالت جذب میں جانب ہندوستان اودھ کو روانہ ہوگئے اور بعدہ شہر رودولی شریف میں آکر افاقہ ہوا (از نقشہ حنیفہ و تواریخ ظہرت نامہ)

حضرت شیخ اسمٰعیل صاحب بن مخدوم شیخ صفی اللہ صاحب تاریخ بارہویں ماہ ربیع الاول سنہ ۹۲ ہجری یکو بروز دوشنبہ وقت محضر کے ردولی شریف میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ تیرہویں ماہ ربیع الاول سنہ ۹۶ ہجری یکو بروز چہار شنبہ وقت مجو بعد نماز مرتبہ ملکوت میں اپنے وفات پائی از اسبار کہ آپکا ردولی شریف میں۔ اور بتاریخ بارہویں ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۲ ہجری بروز دوشنبہ وقت مغرب کے اپنی والد ماجد حضرت مخدوم شیخ صفی اللہ صاحب سے خلافت حاصل کی۔ باقی تمام کیفیت انکی مثل امام احمد صاحب کے ہان بعقد رفتی ہے کہ آپ بحالت جذب جانب بنگالہ چلے گئے اور ردولی شریف میں آکر جذب سے افاقہ ہوا از نفحۃ حنفیہ تواریخ ظہور نامہ

حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبدالقدوس صاحب گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین بن شیخ اسمٰعیل صاحب تاریخ تیئیسویں ماہ جمادی الآخر سنہ ۴۲ ہجری یکو بروز دوشنبہ وقت عشا ردولی شریف میں پیدا ہوئے اور سترہ برس کی عمر میں علوم ظاہری تحصیل فرما کر فارغ التحصیل ہو گئے۔ اور تاریخ گیارہویں ماہ رمضان سنہ ۵۹ ہجری یکو بروز پنجشنبہ وقت نماز عصر اپکی والد ماجد حضرت شیخ اسمٰعیل صاحب نے اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ اور ارشاد سے بہرہ و خاندان حنفیہ منسوب حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب فرزند اکبر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ میں آپکو مستفیض فرما کر کلاہ اپنی اور قبائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنایا اور ٹیکہ سرخ طولا گیارہ دھکا کر سے بندھوایا اور خلافت نامہ مع خلافت نامجات حنفیہ اور اوراد منضبطہ اور تبرکات اور ملبوسات اور مکتوبات القاب حنفیہ اپنی اور حضرات اساتذہ نسبی سہ و خاندان حنفیہ کے مرحمت کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنے فرما کر حصول ترقی کیفیت باطن میں متوجہ کر دیا اسیوقت سے آپ پر جذب طاری ہو گیا اور بحالت جذب ردولی شریف سے طرف پنڈ شریف کے روانہ ہو گئے پانچ برس ۲۷ روز کامل جذب رہا ردولی شریف میں آکر افاقہ ہوا بعد کو مرتبہ سلوک کیجانب متوجہ ہو گئے۔ اب تفصیل اور تشریح ہر دو خاندان حنفیہ کی کیجاتی ہے تاکہ ہر ایک متنفس سلاسل ہذا کی کیفیت سے کماحقہ آگہی پاکر و مفاد ظاہر و باطن حاصل کرے۔ اور وہ یہ ہے واضح ہو کہ یہ دو خاندان ہیں جو سلاسل چار پیر چودہ خانوادوں سے جداگانہ ہوا ہے ایک سلسلہ رشیدیہ ہے جو حضرت محمد عبدالرشید صاحب شمالی فرزند حضرت محمد حنیف صاحب کے نام سے منسوب ہے اور حضرت عبداللہ علم بردار آپ سے مستفیض ہوئے ہیں حضرات اس سلسلہ کے خدمات عہدہ و نقبا و نجبا و رقبا و ابدال و اوتاد و اغیاث و اقطاب پر مامور ہو کر صاحب کیفیت روح جانبیہ کے ہوتے ہیں اور حضرات اقطاب اس سلسلہ کے جو شہر و دیار اور افواج کے انتظام کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں اور اپنی اپنی حد حکومت کے والیان ریاست صاحب دولت اور حشمت ظاہر کی طلب میں اپنی قوت جاذبہ روحانی کو غلبہ کے ساتھ محیط کر دیتے ہیں کہ ارادہ حضرات اقطاب کا نسبت احکام مخلوق اپنی حد حکومت کے انکی زبان سے صادر ہوتا ہے

اور والیان مملکت ظاہر کے جو کچھ امور خیر و شر متعلق اپنی نفس خاص اور عوام کے حاکم بالاست اپنی سے صادر کرتے ہین جو امر کہ
قطب کو منظور نہین ہوتا اوسکی منظوری حاصل نہین ہوتی ہے اور وقت تبدیل ہو جاتا ہے قطب کے مزاج اور عادات اوس جگہہ کے
حکام اور رعایا کا بھی بدل جاتا ہے اور جسوقت قطب کسیجگہہ کا اپنی حد حکومت کے رئیس اولوالامر کو بدلنا چاہتا ہے اپنی قوت جاذبہ
روحانی کو اوس کے قطب سے اوٹھا کر جس کسی شخص کے قلب پر حکم باطن کا ہوتا ہے اوسی غلبہ کے ساتھہ اوس کے قطب پر محیط
کر دیتا ہے فوراً اوسی شخص کی مسند نشینی ہوتی ہے ہیبت اور جلال قطب کا اوسکی صورت سے ظاہر ہو جاتا ہے اور مخلوق اوسکی مطیع
و فرمانبردار اوسصورت کی ہو جاتی ہے اور جب کسی قطب کو منظور ہوتا ہے کہ اپنی حد حکومت کے رئیس اولوالامر کا فرزند نامزد
نہو و اول قرار پائے حمل مین عوارض سماوی وغیرہ سے مخل ہوتے ہین اور اگر فرزند موجود ہوتا ہے اوسپر قضایای معلق کا نزول
طاری کر کے انواع انواع بیماریون مین مبتلا کرتے ہین اور بعضے قطب کی قوت جذبیہ روحانی قطب والی ملک پر ایسا تصرف کی محیط ہوتی ہے کہ وہ رئیس اولوالامر دائم المرض رہتا ہے شفا اون امراض کے چارہ سازی حکمای حاذق سے حاصل
نہین ہوتی بجز نظر عنایت حضرت عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ کے اوسوقت کسی فرمانروے ملک کی نسبت عارف صاحب
مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ کو کسی طرح کا ارادہ خیر و شر کا منظور ہوتا ہے اوسوقت قطب اوس ملک کا اپنی قوت جاذبہ روحانی کو
عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ کے قبضۂ قدرت مین دیدیتا ہے جب عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت اپنی ارادہ کا
فعل انجام فرما چکتا ہے اوسوقت پھر بتوجہ قطب اپنے مرتبہ پر کامیاب ہو جاتا ہے اور اکثر بادشاہ اور فرمانروایان ملک بمجرد
خیر و صلاحیت سے بہرہ ہو احضرات عارفان صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ اپنی اپنی زمانہ کے کفش برداری سے اپنی ملک کے
قطب اور رقیب نقیب نجیب غوث سے واقف ہو کر امراض اور عوارض سے نجات پائی اور واسطے قائم رہنے ریاست کے اپنی اولاد پر انتظام
کر دیا کہ تا نہ صادر ہوئے گستاخی اور بے ادبی کے خدمت مین عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ اپنی زمانہ کے کہ کوئی زمانہ
عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ اور اقطاب ہر شہر و دیار افواج سے خالی نہین ہوتا قیام ظاہر و باطن کا وجود سراپا جود
صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ اور اقطاب کے موجود ہونے پر منحصر ہے اور ہر ایک زمانہ کے عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت
خاندان حنفیہ کو اپنی اپنی عہد مین مثل حضرات متقدمین کے قوت اور قدرت مراتب کی حاصل ہے اور یہی انتظام اہتمام تا قیام
جاری رہیگا اور دفائن خزائن ہر ایک محدود زمین کے قبضۂ قدرت اقطاب مین ہوتے ہین صلحت دفینہ کو وقت
دفینہ کے اگر چاہتے ہین تو دیتی ہین نہین تو نظروں سے غائب کر دیتی ہین اور جب اپنی رائی صلحت اندیش مین مناسب جانتی ہین

جسکو چاہتے ہین عطا کرتے ہین اور ارادہ اور خواہش ہر ایک بشر مخلوق ہندو مسلمان اور جملہ مذاہب کو حد حکومت اپنی
مین سے ہر وقت دیکھتے رہتے ہین نفع اور ضرر پہونچاتے ہین تاثیرات اعمال نقوش اور وظائف قاریان صاحب الغرض کے
جو جس کسی حد حکومت مین تلاوت کرتے ہین اخذ کرکے بارگاہ حضرت قاضی الحاجات مین پیش کرتے ہین اور بمجرد حکم باطن اوس
شخص کو کفایت مہمات مین ثمرہ اوس عمل کا عنایت کرتے ہین اور تاثیر اعمال نقوش اور وظائف قاریان صاحب الغرض بوالہوس کو اخذ کرکے
اپنی طاقت روح جذبیہ کو تقویت اور ترقی بخشتے ہین - اور تاثیرات اعمال نقوش اور وظائف حضرات قاریان حسبۃً للہ کو جو
بغیر اجازت یا ایسے شیخ کی اجازت سے جو بقوت روحانی خود پیشکش روح مقدس حضرت سرور کائنات اشرف المخلوقات احمد مجتبیٰ محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نکرسکے اخذ کرکے بتوسل ملائکہ پیشکش روح مطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کردیتے ہین - اور تاثیر اعمال اور نقوش اور وظائف حضرات عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ اور داخلان سلسلہ تعلیم طریقت
عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ کے اخذ نہین کرسکتے ہین یہ حضرات خود بقوت جاذبہ روحانی تاثیر اعمال اور نقوش
اور وظائف اپنے اور داخلان سلسلہ اپنی کے پیشکش روح اطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کرتے ہین بلکہ اکثر اوقات حضرات اقطاب
بعضے امور اہم متعلقہ اپنی ذات خاص مین عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت خاندان حنفیہ سے معاونت چاہتے ہین اور داخلان
سلسلہ کے ہر گونہ حاجات بغیر ایما کے انکے بطور خود روا کردیتے ہین اور نقیب نجیب غوث ایک ایک شہر و دیار
افواج مین ساتھ ایک ایک قطب کے ہوتے ہین ہر ایک اپنی اپنی مرتبہ کا کام انجام کرتے ہین اور حضرات ابدال حق تا حکمرانی
پر اپنی ضلع منقسمہ کے اقطاب کو مامور رہتے ہین جسوقت حکم حاکمان بالاسمت علی الترتیب مراتب اپنی سے مطلع ہوتے ہین اوسیوقت
تعمیل بجا لاتے ہین اور معلق ہوا پر نہایت سریع السیر تشریف لیجاتے ہین اور حضرات رجال الغیب بھی کہ شمار مین تین سو
گیارہ نفر ہین اسی سلسلہ عالیہ سے متعلق ہین زیادہ تشریح کیفیات آنحضرت کی بموجب حکم امتناع افشار عام کے ملتوی کی
گئی - دوسرا سلسلہ جلیلیہ مشہور ہے کہ حضرت عبد الجلیل صاحب جنوبی فرزند حضرت
محمد حنیف صاحب سے حضرت مولانا شمس تبریز صاحب مستفیض ہین یہ طریقہ بمبئی ہے حضرات اس سلسلہ
کے مجذوب صاحب کیفیت ولایت صفاتی اور کشف کوکبی ہوتے ہین یعنے آنحضرت کو کشف ہیزدہ ہزار عالم کا ہوتا ہے ہر وقت
مستغرق رہتے ہین اور بعضے اوقات حالت جذب مین وہ گفتگو جو کشف مین معائنہ کرتے ہین زبان سے نکل جاتی ہے اور آنحضرت کو
شب و روز کا امتیاز نہین ہوتا ہے اور جس عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت سلاسل دیگر یہ کیفیات ان ہر دو خاندان

داخلان سلسلہ جلیلیہ

حنیفیہ کی گذر جاتی ہیں اور سکو حالت سلوک میں ایک کیفیت عجیب و محویت لطیف میں ہر دم اور ہر آن مستغرق رہتے اور مختصر

احوال کیفیت باطن حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب

حضرت صاحب فرزند حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کا یہ ہے

آنحضرت کو تیرہ ۱۳ سال کی عمر میں حضرت مرتضی کرم اللہ وجہہ نے تاریخ ستائیسویں ماہ ربیع الاخر ۲۷ سنہ ۲۲ ہجریکو بروز دوشنبہ بعد نماز عصر کے اپنی ہاتھ پر بیعت تو بہ اور امامت اور ارشاد سے مشرف فرما کر کیفیت باطن کی تعلیم فرمائی اور کلاہ اپنی اوڑھا کر عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندھا اور خرقہ پہنا کر

پٹکہ سرخ کمر سے باندھ کر اور خلافت نامہ عطا فرما کر جس مرتبہ پر کہ خطاب بخشا آج تک سوائے اعزاز خاص صاحب مجاز مرفوع الاجازت اس خاندان حنیفیہ اور حضرت نقشبندیہ

اور رقباء اور نجباء اور ابدال اور اوتاد اور اقطاب اور اغیاث اور حضرات مجاز بیعت بادہ وحدت کے حضرات سالکین دیگر سلاسل اور کر عوام الناس

کے گوش زد نہیں ہوئے اسباب سے تحریر نہیں کیا جاتا۔ اور عمر شریف حضرت محمد حنیف صاحب کی اکیاسی ۸۱ سال کی ہوئی تاریخ

ذیقعدہ سنہ ۵۲ ہجریکو بروز یکشنبہ بعد مغرب کے شہر دمشق میں نکاح آپکا مسماۃ سوغہ بنت قاضی جون شاہ جن مرید حضرت امام حسین

علیہ السلام سے منعقد ہوا۔ اور بعد اکتیس ۳۱ سال کے تاریخ یکم ماہ ربیع الاول سنہ ۸۳ ہجریکو بروز شنبہ وقت نماز عصر کے فرزند دلبند حضرت

شاہ عبد الکریم صاحب تولد ہوئے۔ اور دوسرے ہفتہ میں تاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر کو بروز یکشنبہ وقت دو پہر دن چڑھے اونہیں کے

بطن سے حضرت شاہ عبد الجلیل صاحب پیدا ہوئے۔ اور حضرت شاہ عبد الکریم صاحب نے ایک ہفتہ میں مرتبہ بلوغ کو پہونچکر اپنی والد ماجد سے

عرض کیا کہ مجکو کیا حکم ہے حضرت محمد حنیف صاحب نے بیعت امامت اور ارشاد سے مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑھائی اور پٹکہ

سرخ کمر سے باندھ کر خرقہ پہنا دیا اور خلافت نامہ عطا کر کے کیفیت باطن کی بموجب تعلیم حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے مرحمت فرما کر ارشاد

کیا کہ تمکو حیات ابدی مثل حضرت خضر علیہ السلام کے حضرت قادر حقیقی نصیب کیگی ہے عہدہ سلطانی جانب مغرب سے کامیاب ہو حضرت شاہ

عبد الکریم صاحب وقت عصر ادائے نماز مغرب اپنے جائے قیام کو روانہ ہوئے اور تیسرے ہفتہ میں تاریخ سترہویں ماہ مذکور سنہ صدر بروز دو

شنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب تولد ہوئے۔ اور حضرت شاہ عبد الجلیل صاحب اور حضرت صاحب مجاز

مستفیض ہو کر عہدہ سلطانی جانب جنوب کے ارسال فرمائے گئے۔ اور چوتھے ہفتہ میں تاریخ چوبیسویں ماہ مذکور سنہ صدر کو بروز دو شنبہ

وقت شب بعد نماز تہجد کے حضرت شاہ عبد الرشید صاحب تولد ہوئے۔ اور حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب اور حضرت صاحب مجاز اسی طرح بترتیب مجرد بالا کیفیت باطنی

مشرف ہو کر عہدہ سلطانی جانب مشرق ارسال فرمائے گئے۔ اور بعد اتمام ماہ تاریخ یکم ماہ ربیع الاخر سنہ ۸۳ ہجریکو بروز دوشنبہ

وقت عصر کے حضرت عبد الرشید صاحب کو بیعت امامت اور ارشاد سے حضرت محمد حنیف صاحب نے اپنی ہاتھ پر بیعت فرما کر کلاہ اپنی

اوڑھا کر خرقہ پہنایا اور پٹکہ سرخ کمر سے باندھا اور خلافت نامہ بیعت خلافت اپنی کے عطا فرما کر [illegible] تفویض

احوال ولادت صاحبزادگان حضرت محمد حنیف صاحب

فرما کر عہدہ سلطانی جانب شمال کو ارسال فرمادیا کہ ہر چہار حضرات موصوفہ بالا اوہی عہد و نیر بلا عزل و نصب تا قیام عالم
قائم و دائم رہیں۔ اکثر عوام الناس نے بہ نقش مسمی گرد نامہ میں نام ان چار حضرت کے معائنہ فرمائے ہونگے۔ ان چار حضرات میں
دو حضرات سے سلسلے جاری ہوئے اور دو حضرات سے سلسلہ نہ جاری ہوئے کہ بابت قابل اشاعت عام نہیں طالب کیفیت باطن اس خاندان نجیب کے وقت بیعت
کے تعلیم کیا جاتا ہے الغرض جب حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبدالقدوس گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین اکیس ۲۱ برس کے
عمر کو پہونچے بتاریخ سترہویں ۱۷ ماہ ربیع الآخر ۸۶۳ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت نماز ظہر کے فرزند ارجمند حضرت شیخ عبدالحمید صاحب تولد ہوئے
مادر زاد ولایت کی کیفیات جو کچھ حضرت قطب عالم صاحب کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئی تہیں بمعائنہ کی گئیں اکثر خوارق طفولیت ہی سے
صادر ہوتے تھے سترہ برس تک تحصیل علوم ظاہر میں مصروف رہے بتاریخ سولہویں ۱۶ ماہ ربیع الآخر ۹۸۰ ہجری کو بروز یکشنبہ بعد اشراق
حضرت قطب عالم صاحب نے حضرت شاہ عبدالحمید صاحب عرف شیخ زین اولیں ولایت روح جذبہ کو اپنی بیعت
بیعت تو بہ و امامت و ارشاد سے مشرف فرمایا اور ان ہر دو خاندان عالیہ حنفیہ و چند سلاسل دیگر میں سوائے خاندان صابریہ چشتیہ کے مستفیض
فرمایا اپنی ٹوپی اور عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنایا اور ٹپکہ سبز کمر سے باندھا اور خلافت نامہ مع جملہ خلافت نامجات سلسلہ
حضرت شیخ حنیف صاحب نام سے اپنی نام تک اور تبرکات اوراد منضبطہ و کتب اذکار حضرات پیران عظام کے تفویض کرکے
صادر مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی کر دیا اور تیرہ ۱۳ اجنہ مذکورہ بالا جو مثل ابدالوں کے ادھر سے مقرر ہوتے چلے آتے تھے
قطب عالم صاحب نے عطائے خلافت اپنی خانقاہ سے اپنی پاس مقرر فرمائی اور کیفیت باطنی و حمت کر کے رخصت فرمایا کیفیت باطن متوجہ
کر دیا گیا اور یقین کیا کہ حضرت شاہ عبدالحمید صاحب موصوف کو کیفیت باطن کے ساتھ غلبہ جذب کے تمام و کمال نشر ہوگی اور تمامیت حاصل ہوگی
حضرت قطب عالم صاحب نے ارشاد فرمایا کہ فرزند تمہیں برس کامل کیفیت غلبہ جذب کی مستولی رہیگی مگر جب تمہاری طبیعت اسلوب سلوک میں
آجاوے اور جوش و خواص عالم امکان کے پیدا ہو جائیں تو بلدہ گجرات ولایت احمد آباد میں قیام کرنا ولایت گجرات کی تمکو رحمت ہوئے
بعد حضرت قطب عالم صاحب موصوف نے بتاریخ تیسویں ۳۰ ماہ جمادی الآخر ۹۴۵ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت بعد نماز ظہر کے مرتبہ لاہوت میں
وفات پائی مزار مبارک گنگوہ شریف میں ہے۔ اور تاریخ چھبیسویں ۲۶ ماہ ربیع الاول ۸۸۱ ہجری کو شب جمعہ عشا کے وقت حضرت شاہ
عبدالحمید صاحب غلبہ کیفیت درجہ اعلائے محبوبیت میں گنگوہ شریف کی طرف کو چلے گئے اور بعد بیس برس کامل کے بتاریخ سوم ماہ رجب
۸۸۸ ہجری کو بروز جمعہ بلدہ گجرات ولایت احمد آباد میں کر قیام پذیر ہوئے۔ اور شہر احمد آباد ملک گجرات میں جا کر بسماۃ حلیمہ بیگم بنت نصیر الدین
شہاب الدین بن عبدالباقی بن پیر بابا یعنی سید علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے علم عقد نکاح بجا لائے اور بعد ہو جانے نکاح کے گنگوہ شریف کو

تشریف لے اور سلاسل اجازت یافتہ مین تعلیم طریقت اور ارشاد و ہدایت فرماتے رہے جب آپکی عمر شریف پچیاسی برس کے ہوئی تب بتاریخ سترہوین ماہ رجب سنہ ۹۴۹ ہجری یکوبروز دوشنبہ وقت ظہر کے فرزند سعادت مند حضرت شاہ عبد الصمد صاحب تولد ہوئے مادرزاد ولایت کی کیفیات ظاہر تھین اکثر خوارق طفولیت ہی مین صادر ہوتے تھے تیرہ سال کی عمر مین بتاریخ ساتوین ماہ ربیع الاول سنہ ۹۶۳ ہجری یکوبروز جمعہ بعد نماز عصر کے حضرت شاہ عبد الحمید صاحب نے اپنی بیعت توبہ و امامت اور ارشاد سے بہرہ مند فرماکر خاندان نوربخشیہ و صفات کشف کونی و عجائب حنفیہ اور دیگر سلاسل اجازت یافتہ مین بدستور قدیم بالاستفیض کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی فرماکر تعلیم کیفیت باطن سے بہرہ مند کردیا اور احبہ مقررہ انکو عنایت کرکے سنہ ۹۸۵ ہجری یکوبروز دوشنبہ وقت اشراق کے حضرت شاہ عبد الحمید صاحب نے وفات پائی مزار مبارک گنگوہ شریف مین ہے اور تاریخ بارہوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۹۶۷ ہجری یکوبروز دوشنبہ وقت مغرب کے حضرت شاہ عبد الصمد صاحب کے بعمر پندرہ سال کے فرزند دلبند حضرت شاہ فتح اللہ صاحب تولد ہوئے ولایت مادرزاد کے آثار پیدا تھے اکثر خوارق طفولیت ہی مین صادر ہوئے اور حضرت شاہ عبد الصمد صاحب تحصیل علوم ظاہری سے فراغ حاصل کرکے سات برس تک حالت غلبہ جذب مین مستغرق شہر سیالکوٹ مین سیاح رہے جب طبیعت سلوک پر راغب ہوئی بتاریخ گیارہوین ماہ شعبان سنہ ۹۷۰ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ فتح اللہ صاحب کو کہ چودہ برس کی عمر مین تھے اپنی بیعت توبہ امامت اور ارشاد سے بہرہ مند و خاندان حنفیہ اور دیگر سلاسل مین بدستور مقررہ بالا مشرف کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی فرماکر تعلیم کیفیت باطن سے بہرہ مند کردیا اور احبہ مقررہ انکو عنایت کرکے متعین کردیئے۔ اور تاریخ گیارہوین ماہ شوال سنہ ۹۸۵ ہجری یکوبروز وقت عصر بعد نماز کے حضرت شاہ عبد الصمد صاحب نے وفات پائی مزار مبارک گنگوہ شریف مین ہے اور حضرت شاہ فتح اللہ صاحب تحصیل علوم ظاہری اور تکمیل کیفیت باطنی مین مشغول ہوکر عرصہ نو سال مین فاضل ہوگئے۔ اور تاریخ سترہوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۹۸۷ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت فجر کے فرزند ارجمند حضرت محمد صادق صاحب مثل پیدا ہوئے کیفیات ولایت مادرزاد کی معاینہ اور مشاہدہ ہوئین اکثر خوارق طفولیت ہی مین صادر ہوتے تھے بعد اس کے حضرت شاہ فتح اللہ صاحب باجبر صول غلبہ کیفیت جذب کے تامل ہوئے اور سات برس تک شہر قندہار مین سیاح رہے جب سات برس کے ولایت سلوک سے بہرہ مند ہوکر بتاریخ انتیسوین ماہ رمضان سنہ ۱۰۰۱ ہجری یکوبروز جمعہ بعد نماز مغرب کے حضرت شاہ محمد صادق صاحب تیرہ برس کے عمر مین اپنی بیعت توبہ و امامت اور ارشاد سے بہرہ مند و خاندان نوربخشیہ و صفات کشف کونی و عجائب حنفیہ اور دیگر سلاسل مین بدستور مقررہ بالا فیضیاب کرکے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی مع تقرر تیرہ جنات کے کردیا حضرت شاہ فتح اللہ صاحب نے بتاریخ اٹھارہوین ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۰۳۶ ہجری یکوبروز یکشنبہ وقت عصر کے وفات پائی مزار شریف گنگوہ مین ہے تعلیم کیفیت

کامیاب فرمایا اور حضرت شاہ محمد صادق صاحب تحصیل علوم ظاہر سے اول فراغ حاصل کر کے ترقی کیفیت باطن میں
متوجہ ہوئے اور سات برس بحالت غلبہ جذب شہر ہرات میں مستغرق رہے اور جب وسادہ سلوک پر رونق افروز ہوئے تعلیم طریقت کی
ارشاد فرمانے لگے اور تیرہ برس کی عمر میں بتاریخ گیارہویں ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۰۴۰ ہجریکو وقت نصف شب جمعہ کے فرزند ارجمند
حضرت شاہ محمد حیات صاحب تولد ہوئے کیفیات ولایت مادرزاد کی نمایاں تھیں اکثر خوارق طفولیت ہی میں سرزد
ہوتے تھے پندرہ برس کی عمر میں تحصیل علوم ظاہری سے فیضیاب ہو کر بتاریخ ستر ہویں ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۰۵۱ ہجریکو
بروز یکشنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ محمد صادق صاحب نے اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ و امامت اور ارشاد سے بہرہ ور و خاندان روح
جذبیہ و صفات کشف کون و مہب حنفیہ اور دیگر سلاسل میں بستور مرقومہ بالا مستفیض کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی
فرما دیا اور تیرہ جبا جو مقرر چلے آتے تھے انکی خدمتیں ملحوظ کر دیں اور تاریخ اونتیسویں ماہ محرم سنہ ۱۰۵۲ ہجریکو بروز جمعہ وقت قبل از نماز
جمعہ حضرت شاہ محمد صادق صاحب نے مام مرتبہ جبروت میں وفات پائی مزار شریف گنگوہ شریف میں ہے اور محمد حیات صاحب حصول غلبہ کیفیت جذب
میں سات برس شہر گجرات واقع افغانستان میں سیاح رہے اور جب بایہ سلوک سے شاد کام ہوئے اور عقد نکاح مسماۃ نیازبی بی
خاتون بن سید احمد بن قادر علی بن محمد اسحاق بن محمد غیاث الدین بن محمود عالم بن یوسف علی بن سید جلال بخاری سے کر کے تیئیس برس
کامل سکونت اختیار کی اس عرصہ میں بعمر ساڑھے سات سال کے دو دختر اور ایک فرزند ارجمند بتاریخ سلخ ماہ صفر سنہ ۱۱۰۰ ہجریکو بروز چہار شنبہ
وقت دو پہر کے حضرت شاہ برخوردار صاحب تولد ہوئے آثار کیفیات ولایت مادرزاد کے ظاہر تھے اکثر خوارق جلی طفولیت ہی
سے صادر ہوتے تھے جب عمر شریف انکی بارہ برس کی ہوئی تو آپ کے والد ماجد حضرت شاہ محمد حیات صاحب نے بتاریخ تیرہویں ماہ رجب
بہجریکو بروز دوشنبہ وقت عصر کے اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ و امامت اور ارشاد سے بہرہ ور و خاندان روح جذبیہ و صفات کشف کون و مہب حنفیہ اور دیگر سلاسل
میں بستور مسطور بالا مشرف کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی کر دیا اور تحصیل علوم ظاہری اور تکمیل کیفیات باطنی میں متوجہ کر کے تیرہ برس
متعینہ کو اونکی پاس مقرر کر دیا اور خود حضرت شاہ محمد حیات صاحب گنگوہ شریف کو تشریف لے آئے گوشہ نشین ہو کر کسی سے کلام نکیا اور بجز گوشہ
نشینی تاریخ اونتیسویں ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۳۱ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ محمد حیات صاحب نے وفات پائی مزار مبارک گنگوہ
شریف میں ہے اور بعد رحلت حضرت شاہ محمد حیات صاحب کے سید شفیع احمد بن صفت محمد بن سید ہدایت علی بن سید محمد نبی بن سید امام فخار الدین
بن سید غلام الدین بن ابو زادہ شاہ دولہ صاحب گجراتی قادری نے اپنی دختر نیک اختر قمر النسا کا حضرت برخوردار صاحب
سے نکاح کر دیا اور حضرت محمد حیات صاحب کو اس امر کی بمقام گنگوہ اطلاع کر دی بعدہ حضرت برخوردار صاحب

تنبیہ ۳۰ صاحب مجاز مرفوع الاجازت حضرت شاہ محمد حیات صاحب حضرت امام احمد

تنبیہ ۳۱ صاحب مجاز مرفوع الاجازت حضرت برخوردار صاحب حضرت امام احمد

اونیسویں برس کی عمر میں قرآن مجید کے حافظ اور علم ظاہری کی بخوبی فاضل ہو گئے اور تاریخ ستر ہویں ماہ شعبان سنہ ۱۱۶۹ ہجریکو
بروز جمعہ وقت نماز مغرب کے فرزند سعادتمند حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب تولد ہوئے طوار کیفیات ولایت مادرزاد کے پیدا تھے
خوارق طفولیت ہی میں ظہور کرتے تھے اور حضرت شاہ برخوردار صاحب حصول غلبہ کیفیت جذب میں متوجہ ہوئے سات برس کے بعد طبیعت
اسلوب سلوک پر مائل ہوئی اور حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب کو بتحصیل علوم ظاہر میں مصروف کر دیا بعد تحصیل علم بعمر اکتیس سال کے تاریخ گیارہویں ماہ ذیقعد سنہ ۱۱۹۹ ہجریکو
بروز چہارشنبہ وقت بعد نماز عصر حضرت شاہ برخوردار صاحب نے اپنی فرزند حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب کو اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ اور امامت اور ارشاد سے خاندان
حنفیہ موصوفہ اور دیگر سلاسل میں بدستور سابق بہرہ بالا مستفیض کر کے حسب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی کر دیا اور تیرہ جنات متعینہ قدیمہ کو اپنی خدمت
مقرر کیا اور تاریخ گیارہویں ماہ محرم سنہ ۱۲۰۶ ہجریکو بروز شنبہ وقت مغرب کے حضرت شاہ برخوردار صاحب نے وفات پائی مزار مبارک شہر
گجرات میں ہے اور حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب کی جو بیس برس کی عمر میں بتاریخ چوتھی ماہ رجب سنہ ۱۱۴۳ ہجریکو بروز پنجشنبہ وقت فجر کے آپکے فرزند دلبند
حضرت شاہ عبدالکریم صاحب قطب الدارین عرف ملا فقیر اخون صاحبجی تولد ہوئے آثار کیفیات مادرزاد ولایت
کے مثل حضرت قطب عالم صاحب کے ظاہر تھے اکثر خوارق جلی طفولیت ہی میں صادر ہوئے۔ انحضرت کو نو برس کی عمر میں آپکے والد ماجد بتاریخ گیارہویں
ماہ ذیقعد سنہ ۱۱۵۲ ہجریکو بروز دوشنبہ وقت عصر کے اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ اور امامت اور ارشاد سے بہرہ و خاندان روح جدید مصافحہ کشف کون و تصرف حنفیہ
اور دیگر سلاسل میں مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑھا کر عمامہ سبز اپنی ہاتھ سے باندھ کر خرقہ پہنایا اور پٹکہ سبز کمر سے باندھا اور خلافت نامہ مع جملہ
خلافت نامجات اوراد اور تبرکات اور مکتوبات نطاب اپنی اور حضرات پیران عظام سلاسل حنفیہ کمر حمت فرما کر دولت تعلیم کیفیت باطن سے
مالا مال کر کے حسب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی کر دیا اور حضرت شاہ عبدالکریم صاحب تحصیل علوم ظاہری اور تکمیل کیفیت باطنی میں
مصروف ہوئے چند سال میں فارغ التحصیل اور فاضل اجل ہو گئے اور حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب حصول ترقی کیفیت غلبہ جذب میں متوجہ ہوئے اور
اوسی حالت جذب میں بجانب دہلی تشریف لیگئے۔ اور دہلی میں رونق افروز ہو کر حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب قدس سرہ
رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب حکم سروری قطب دہلی کو قدیم سے معزول کر کے بجائے اوسکے نائب قطب کو عہدہ قطب پر متعین فرمایا
اور چند عرصہ تک قطب کی خدمات باطنی کے نگران رہے جب حکم سروری طمانیت آمیز آگیا تو بعد کو حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب
نے دہلی سے جانب رہیلکھنڈ ہجرت فرمائی اور چند عرصہ میں طبیعت اسلوب سلوک پذیر ہوئی اور جنات مقررہ قدیمہ کو حضرت شاہ
نعمت اللہ صاحب کے تفویض فرما کر تاریخ اکیسویں ماہ جمادی الاخر سنہ ۱۲۱۱ ہجریکو بروز چہارشنبہ وقت نصف شب حضرت شاہ
رحمت اللہ صاحب نے وفات پائی۔ مزار مبارک رامپور اغانہ میں ہے۔ اور حضرت شاہ عبدالکریم صاحب پر کیفیت جذب نے

غلبہ کیا اوس حالت مین آپ شہر گجرات سے سفر گزین ہوے اور جہان کہین جس عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت کسی سلسلے
قدسبوس ہوے اوس حضرت نے بعد تعلیم اور تحویل تمام و کمال اپنی سلسلہ کی کیفیت کے خلاف نامہ مع جملہ خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد
اور مکتوبات نطاب متحققہ اپنی اور حضرات سلسلہ اپنی کے تفویض کرنے صاحب مجاز مرفوع الاجازت مثل اپنی فرما کر رخصت کیا چنانچہ
آنحضرت نے چند سلاسل عجیبہ مین زیادہ حضرت قطب عالم صاحب مرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت کا حاصل فرمایا۔ اور تاریخ پانچوین ماہ رمضان
۱۱۶۷ ہجری بروز شنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ عنایت جیو صاحب ذوالقوۃ المتین بہلولپوری حضرت شاہ عبدالکریم صاحب کو بیعت امامت اور ارشاد
اور اجازت اور حوالت سے نکات اکیس ۲۱ طرح کے بیعت اور دقائق چہار گونہ امامت کی تعلیم فرما کر خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ مین
کہ منصب شہنشاہی ولایت کا اس خاندان عالیہ مین بوجوہ کاملہ متحقق ہے مشرف کر کے کلاہ اپنی اوڑہا کر اور عمامہ سبز اپنی باندہ کر خرقہ
پہنایا اور خلافت نامہ مضمون شہنشاہی ولایت ساتہ خطاب قطب الدارین کے مع جملہ خلافت نامجات معتبرہ اور اوراد منضبط
اور تبرکات متبرکہ اور مکتوبات نطاب اپنی اور حضرات شہنشاہان سلسلہ کے مرحمت فرما کر تعلیم کیفیت باطنی بمراتب شہنشاہی ولایت کے
مستفیض فرما کر سات قسم کی سیف اللہ حزب یمانی شریف سلطان الاوراد کی تلاوت کی اجازت دیکر صاحب
مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ مثل اپنی فرمایا اور بنابر کونت شہر مصطفے آباد عرف رامپور اخاعنہ کو ارسال کیا
جب عمر شریف حضرت شاہ عبدالکریم صاحب قطب الدارین عرف ملا فقیر اخوند ثانی کی سینتیس ۳۷ برس کی ہوئی تو بتاریخ چھٹی ماہ جمادی الاخر
۱۱۸۱ ہجری بروز جمعہ وقت صبح کے فرزند سعادتمند حضرت میان غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی تولد ہوے کیفیات ماورا
ولایت کے صادر تہین اکثر خوارق طفولیت ہی سے ظہور ہوتے بارہ برس کی عمر تک تحصیل علوم ظاہر مین مشغول رہے بتاریخ ستر ہوین
ماہ جمادی الاول ۱۱۹۲ ہجری بروز شنبہ وقت عصر حضرت شاہ عبدالکریم صاحب نے اپنی ہاتہ پر بیعت توبہ اور امامت خاندان جلیلہ
نقشبندیہ اور دیگر سلاسل عجیبہ مرحمت فرما کر بعد حصول ترقی کیفیات غلبہ جذبہ مین متوجہ کر دیا بعد فراغ تین برس کے
بتاریخ ستر ہوین ماہ جمادی الاول ۱۱۹۵ ہجری بروز شنبہ بعد نماز عصر کے حضرت میان غلام شاہ صاحب کو بیعت امامت اور ارشاد
خاندان قدوسیہ صابریہ چشتیہ مین بطور مرقومہ بالا مشرف کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ
مثل اپنے جملہ خاندانون مین بخطاب معصوم قطب زمانی کے فرما کر تعلیم کیفیت باطن شہنشاہی ولایت کے
با اجازت سات طرح کی تلاوت سیف اللہ حزب مرتضوی شریف سلطان الاوراد کی تکمیل کو پہونچا کر
زیب مسند ہدایت اور ارشاد کر دیا۔ اور حضرت شاہ عبدالکریم صاحب قطب الدارین علو العزم والمرتبہ مجدد عصر رحمۃ اللہ علیہ کبر الد

حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب قدوسی جید واسطوں سے اپنی والدہ کی طرف سے اور بردو خاندان حنفیہ میں اپنی والدہ حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب سے نازون ومجاز تھے اور بات برس کامل مثل مرقومہ بالا جذب باجبکہ افاقہ ہوا تو بلاسپور علاقہ رامپور میں سکونت اختیار کی اور حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب کا حال ولادت وغیرہ نقشہ قدیمہ میں بطرز مرقوم ہے کہ تاریخ اٹھوین ماہ رجب سنہ ۱۱۳۸ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت مغرب کے گجرات واقع افغانستان میں پیدا ہوئے اور تاریخ بیسویں ماہ رمضان سنہ ۱۱۵۶ ہجری یکوبروز چہارشنبہ وقت عصر کے بردو خاندان حنفیہ بمقام شہر گجرات اپنی والدہ حضرت شاہ رحمت اللہ صاحب سے خلافت پائی اور تاریخ سترہوین ماہ صفر سنہ ۱۱۳۵ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت ظہر کے اپنی وفات پائی مزار شریف آپ کا قریب مزار مبارک حضرت شاہ عبدالکریم صاحب کے رامپور میں ہے اور باقی سب احوال اپنا مثل حضرت مرقومہ بالا کے ہے حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب کی عمر ۲۲ برس کی ہوئی تو تاریخ اکتیسوین ماہ شوال سنہ ۱۱۶۰ ہجری یکوبروز پنجشنبہ وقت عصر کے بمقام آنولہ حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب قدوسی تولد ہوئے یوم ولادت سے آثار ولایت کے عیاں تھے اور قرآن مجید حفظ کرکے علوم ظاہری میں فضیلت حاصل کی اور تاریخ تیرہوین ماہ شعبان سنہ ۱۱۸۰ ہجری یکوبروز چہارشنبہ بعد نماز ظہر کے اپنی والدہ حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب سے بردو خاندان حنفیہ میں بترتیب مرقومہ بالا خلافت حاصل کی سات برس کامل جذب رہے جب جذب سے افاقہ ہوا تو خلق اللہ کو ہدایت فرمانی لگے ہزارون آدمی نعمت حفظ قرآن سے فیضیاب ہوئے باقی تمام حال آپکا مثل حضرت محررہ بالا کے ہے اور جب عمر شریف حضرت شاہ حافظ محمد عبداللہ صاحب کی پچاس برس کے ہوئی تو تاریخ نیزہ ماہ رجب سنہ ۱۲۰۱ ہجری یکوبروز چہارشنبہ وقت شب بعد نماز عشا کو بمقام بلاسپور فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی مولف کتاب ہذا پیدا ہوا یوم ولادت سے اس فقیر کو حضرت عموی شفیق ہی معہ اللہ گاہ میان غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی رحمۃ اللہ علیہ نے کنار شفقت میں لیکر شبانہ روز پیش نگاہ اپنی پرورش فرماکر علم ظاہری سے بھی مستفیض کیا اور فقیر مولف کتاب کو ساڑھے نو برس کی عمر میں بتاریخ گیارہوین ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۲۹ ہجری یکوبروز جمعہ بعد نماز ظہر حضرت شاہ عبدالکریم صاحب کے مزار شریف پر والدہ حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب نے اپنی ہاتھ پر بیعت توبہ سے بردو خاندان حنفیہ میں بطریقہ محررہ حنفیہ بالا مستفیض فرماکر تعلیم باطنی سے بہرہ مند کیا۔ اور بتاریخ اٹھارہوین ماہ رمضان سنہ ۱۲۵۴ ہجری یکوبروز دوشنبہ وقت عصر کے حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب نے وفات پائی مزار مبارک آپکا بمقام جیسپور احاطہ مولانا ضیاء الدین صاحب میں ہے۔ اور فقیر مولف کتاب کو حصول خلافت سے ایک برس گذر جانے کے بعد جبکہ جذب کا غلبہ شروع ہوا تو حضرت عم مکرم میان غلام شاہ صاحب نے فقیر کتاب ہذا کو ساڑھے دس برس کی عمر میں بتاریخ اونیسوین ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۲ ہجری یکوبروز جمعہ وقت عصر کے

اپنی باہتہ بیعت حوالت اور ارشاد سے کر رہبر دخاندان حنفیہ عظمیہ اور دیگر سلاسل مین شرف فرما کر اور کلاہ اپنی اوڑہا کر
خرقہ پہنایا اور پٹکہ سبز کمر سے باندہا اور خلافت نامہ مع جملہ خلافت نامجات اوراد اوراد و تبرکات اور کتبوت لقاب اپنے اور حضرات سلاسل اجازت
فرمودہ کے عطا فرما کر تعلیم کیفیت ہا طن سے کامیاب کیا کہ چند عرصہ مین تمام و کمال کیفیت ولایت روح جذبہ کی حاصل کرادی اور کیفیات
بادشاہی ولایت فردیت کی سے مطلع فرمادیا اور کیفیات شہنشاہی ولایت اور جملہ اوراد اور مفاوضات معنونہ حضرت شاہ
عبدالکریم صاحب قطب الدارین سے اطلاع فرما کر ارشاد کیا کہ بسبب خورد سالی کی یہہ جملہ مراتبات ابہی تمکو عطا نہین کیے جاتے لیکن بعد دولت
سرمدی واسطے تمہارے ابہی مدت اکتیس ۳۱ سال کا سفر ہے تکمیل کیفیات تعلیمہ و تحصیل استعداد کیفیات غیر تعلیمہ تمکو ضرور ہے اسباب احکامات
بجا آوردنی سے مطلع کیا جاتا ہے کہ تمہاری پیش خبری حضرت شاہ عبدالکریم صاحب قطب الدارین نے مکتوب لقاب جو تصنیف اپنی مین
تحریر فرمادی ہے معائنہ کرو اس کفشبردار فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی مولف کتاب ندا نے بموجب فرمان
جناب اقدس کے دیکہا تو یہہ مضمون تحریر تہا کہ اس خاندان شہنشاہی ولایت مین علو العزم المرتبہ صاحب مجاز مرفوع الاجازت کو تین واسطے سے پہلی
خبر ملتی چلی آتی ہے کہ تیسرے واسطے مین فلان بزرگ ہوگا وہی ہوتا کرامت اولیا حق کا مصداق ہے چنانچہ حضرت شاہ عبدالکریم
صاحب تحریر فرماتے ہین کہ ای برخوردار میان غلام شاہ تمسے بعد اس فقیر کے محمد امیر شاہ نامی اولاد سے جلال بخاری مین مستفیض ہوگا
اور یہہ مرتبہ شہنشاہی ولایت کا اوسکو پہونچیگا اور وہی صاحب ارشاد علو العزم المرتبہ ہے بعد کو تمہاری اولاد مین حاصل ہو دیگا جسکو تمہاری
اولاد مین حاصل ہوگا وہ برادر زادہ فقیر مسمی حافظ محمد عبداللہ صاحب سنہ ۱۲۲۰ ہجری مین فرزند پیدا ہوگا اور اوسکے نام کا تقرر مجھ سے کرا
جائیگا تم اوس لڑکے کو اپنی فرزند یمین لیکر نام اوسکا محمد حسن رکہنا اور اوسکی ولادت مین ماں اوسکے کے شیر نہوگا فرزند تم اپنی
بی بی صاحب کی گود مین ڈال دینا اوسکے دیکہنے سے دودہ کی نہر آشر شح ہو جاویگی اور کچہہ اخیر کو دودہ کی کمی ہوگی تو اوس سعید ازلی کو
بکریوں کا دودہ پلانا ضرور ہے کہ یہہ سنت سنیہ حضرت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہی جو اللہ تعالے اوس فرزند ارجمند
ابدی سے ادا کرادیگا یہہ خبر فقیر کو اوپر سے ملتی چلی آتی ہے زیادہ راز قابل افشا نہین اور قریب دس برس کے تمام علم ظاہر سے فیضیاب ہو کر
تمسے طلب خدا کی حاصل کریگا تم اوس لڑکے کو پہلے اوسکے پدر بزرگوار سے بیعت حنفیہ حاصل کرا کے ڈیڑہ برس کے بعد بلب دریا
لیجا کر بیعت باطنی سے مستفیض کر کے روانہ طرف مقصود اصلی کے کر دینا بعد تمہاری قریب اکتیس ۳۱ سال کے وہ واپس آئیگا اور
محمد امیر شاہ سے شہنشاہ ولایت کے مراتبات حاصل کر کے کل مکتوبات لقاب وغیرہ وصول کر کے جو کہ ہم بزرگان دین
کی اجازت یافتہ جمع کر رکہے ہین اسکو ترکیب دیکر ایک خلاصہ مکتوبات کا مثل تواریخ کے کر دیگا اور مکتوبات

پیش خبری فقیر مولف فرمودہ حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحب

نظاب وغیرہ کو جمع کرکے احوال موصوفہ کے ایک اجمال بحکم سروری اکر لیجاویگا اور جمیع مکتوبات نظاب کو حضرت امام مہدی کے تفویض کردیگا اور زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا سنہ ۱۴۰۰ ہجری کے قریب ہوگا اور اوس فرزند ازلی سے کوئی شخص بلا واسطہ فیضیاب نہوگا جسکے مکتوبات نظاب سیر کیے بغیر نہ بنینگے مگر فیض باطنی اوسکی صورت سے کثیر طالبان حق کو طرح طرح پہونچیگا اور علاوہ چودہ خانوادوں کے اور چار سلسلے اور ہر دو سلاسل حنفیہ علوی اٹھارہ قسم کا فیض اوس سے جاری ہوگا اور جو شخص کہ اوس سے فیض باطنی حاصل کرکے اوسکی نسبت رکھیگا اوسکو قوی اور فیض کثیر حاصل ہوگا اور غلبہ کیفیت مین قرب حضرت احدیت صرفہ وحضرت احد وحضرت واحدیت بدرجاتم حاصل ہوگا جب فقیر مکتوب نظاب حسب المعہود معائنہ کرچکا تو حضرت عم مکرم مدظلہ نے احکامات سفر کے تعلیم فرمائے اور ارشاد کیا کہ فرزند یہہ جو کچھ کہ فیوضات اور تبرکات اور اوراد اور مکتوبات مع اسناد معتبرہ ایکسو پچیس ۱۲۵ سلاسل مفصلہ ذیل کے تمہارے گھر مین موجود ہین اگر ان سے زیادہ کسی صاحب مجاز مرفوع الاجازت کے پاس کوئی سلسلہ دستیاب ہو تو بہر طور ساتھ انہین شروط مرعیہ اور قیود مستمرہ کے ضرور حاصل کرنا تفصیل سلاسل موجودہ ۱۲۵ خاندان صابریہ چشتیہ قادریہ پندرہ ۱۵ سلسلون سے خاندان نظامیہ چشتیہ پندرہ ۱۵ سلسلون سے خاندان قادریہ سترہ ۱۷ سلسلون سے خاندان نقشبندیہ سات ۷ سلسلون سے خاندان اویسیہ پانچ ۵ سلسلون سے خاندان مداریہ گیارہ ۱۱ سلسلون سے خاندان قلندریہ سات ۷ سلسلون سے خاندان سہروردیہ نو ۹ سلسلون سے خاندان شطاریہ سات ۷ سلسلون سے خاندان کبرویہ آٹھ ۸ سلسلون سے خاندان شاذلیہ تین ۳ سلسلون سے خاندان حنفی (یعنی منسوب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان کوفی سراج امت اور مصدر اس سلسلہ کیفیت عجیبہ باطنی کے حضرت عثمان جامع القران رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجازت قرآن شریف) سات ۷ سلسلون سے خاندان بافیہ تبریزی دو ۲ سلسلون سے خاندان انسیہ پانچ ۵ سلسلون سے خاندان عزیزیہ ایک ۱ سلسلے سے خاندان حبابیہ ایک ۱ سلسلے سے خاندان حنفیہ یعنی منسوب حضرت محمد حنیف صاحب فرزند حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ پانچ ۵ سلسلون سے۔

بعدہ حضرت عم مکرم نے ایکاغذ تحریر فرماکر بطور تعویذ کے فقیر مولف کتاب کے گلے مین ڈالکر چلہ یا کہ فرزند جب جب اکتیس ۳۱ سال کے سفر مین تعمیل جمیع احکام کے انجام دیکر وطن کو واپس آوے تو شہر لاہور کے اول اس کاغذ محفوظہ الہیہ کو کھولکر بموجب تعلیم مندرجہ کے عمل مین لانا اور بتاریخ اونیسوین ۱۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۰ ہجری کو بروز چہارشنبہ وقت نصف شب کے سات دس برس کی عمر مین فقیر مولف کتاب کو اپنی خدمت فیض درجت سے رخصت فرمایا پانچ برس کامل بموجب معمول حضرات بیران عظام کے فقیر مولف پر کیفیت جذب طاری رہی اور اکثر جذب مین انصرام کا مدت تہدہا بقعہ ہا و بحار و رقبہ ہا و اقطاب و اغیاث و ابدال کے اکثر شہر و دیار اقوام مین مامور ہوکر گیا اور قندہار مین حضرت حماد قیصوری حنفی سے ملازمت حاصل کرکے اون کے ہمراہ قیصور تک چلا گیا

اور کیفیت باطن حضرت انبیا علیہم السلام والصلوٰۃ علی نبینا کی ان پانچ حضرات سے تعلیم طریقت کے سلسلے جاری ہوئے یعنی
حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت موسیٰ
علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام پانچوں سلاسل میں باسناد و تبرکات و اوراد و مکتوبات اور سائر قیود اور شروط مرعیہ تعلیم
مقررہ کے حاصل کیے اور وہاں سے براہ خشکی پیادہ پا بہوال پا بحاجز نفس بیت المقدس کو چلا گیا اور وہاں طواف سخرۃ اللہ کا
کرکے آستانہ بوسی جمیع حضرات انبیا علیہم السلام والصلوٰۃ سے مستفیض ہوا اور وہاں سے مدینہ منورہ کو پہنچکر
اول طواف روضہ مقدسہ کا اول بار دیوار شبکہ جسم ملا کر بعد ایک قدم کے فاصلہ سے پھر دوسرا قدم کے فاصلہ سے بار چہارم تین قدم کے فاصلہ سے
اسی طرح ہر بار ایک قدم بڑھاتے ہوئے انتہا تک پہنچا پھر بار ہا پندرہ برس کے عرصہ میں بحالا کر مشرف ہوا بعد فراغ طواف ایک
سلسلہ کیفیت باطن کا جو حضرت ہلال ابدال کو بواسطہ حضرت بلال ابدال کے حضرت احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے حاصل ہوئی تھی اور کیفیت باطن بعضوں کو
حضرات ابدال میں نصیب ہوئی حضرت عبداللہ بن نعمت اللہ مشہدی سے ملاقی ہو کر بمراقبت مستلزم حاصل کیا اور
ایک سلسلہ کیفیت باطن قطب المزاری کا جو حضرت عباس علم بردار سے منسوب ہے حضرت شاہ
عبدالکریم صاحب بن شیخ سلیم شاہی سے بہ لوازم مرعیہ حاصل کیا۔ اور وہاں سے برگشتہ خیال اور یکسو ہو کر اکہا ہوا بابر آستانہ بوسی حضرات
عظام علو العزم ذو المرتبہ اور امام اور امام الائمہ اور امام الائمہ ایکیسو پچیس سلسلوں کے متوجہ ہوا اور ایک آستانہ کرامت نشانہ پر پہونچکر تجدید
بیعت روحی اور اجازت اور حوالت اور خلافت اور املت اور تحصیل تعلیم کیفیت باطن بہ حضور مزار سے بمصداق آیۃ اِنَّ
اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ کے مستفیض ہوا اور وہاں سے واسطے چلہ کشی کے کوہستان بہفت تبت پر گیا حضرات سے
سیاح رہا اور ادائے انصاب زکوٰۃ دعا سیف اللہ حزب یمانی شریف سلطان الاوراد اور چودہ تسبیح
اور شغل نوری اور ذکر نفی اثبات میں تین برس گیارہ مہینے کامل بموجب تعلیم حضرت عم مکرم میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب یمانی
کے مصروف رہا اور اس مدت کے تیس سال میں تصنیف کتاب نے بہت سے طالبان خدا کو سلاسل اجازت یافتہ میں بیعت توبہ اور خلافت ارشاد سے مشرف
کیا جن کے اسماء ذیل میں لکھے جائیں گے اور یہ فقیر حالک مرو وغیرہ میں حسن عرب ہندی کے نام سے ہر ایک جگہ مشہور رہا اور جب فقیر
تک اکتیس سال کا سفر اور تعمیل جمیع احکام و شمائر انجام کو پہونچا کر وطن کو واپس آیا بتاریخ یکم ماہ جمادی الاخر سنہ ۱۲۶۲ ہجری یکروز
جہاز شب وقت مغرب کے ہنگام داخل ہوئے شہر رامپور کے اوس کا غذ محفوظ ماموں کو کہو لکر دیکھا تو اوس میں تحریر تھا کہ

ہمکو واپس آکر عالم ناسوت مین بنہاؤ گے لیکن شاہ محمد امیر قطب الارشاد سے خاندان قادریہ صابریہ چشتیہ مین بیعت
کرکے اوسکی تعلیم لسانی حضرت ذات احدیت مرقبہ مرتبہ اسفل طریقت تک ہر ہر مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات
سیات اوذکار اشغال افکار اسرار سے مستفیض ہوکر جملہ اسناد اوراد تبرکات مکتوبات مفاوضات معنونہ حضرات عظام
سلاسل مذکورہ بالا کے حاصل کرکے سند امامت اور ارشاد بہ ساتھہ مناصب اور مراتب شہنشاہی ولایت کیفیات باطن کے بادہ نوش تجلیات
ذاتی کے رہنما فقیر مولف کتاب ہذا تعمیل اس حکم کی کرکے شرف امامت اور ارشاد سے خاندان قادریہ صابریہ
چشتیہ مین ممتاز ہوا اور چند طالبان خدا کو شرف خلافت سے ممتاز کیا جن کے نام ذیل مین مرقوم ہین اور بتاریخ ۲۵ ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین بروز جمعہ وقت عصر حضرت مرشد برحق ہادی مطلق پیر دستگیر
روشن ضمیر شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد صاحق رحمۃ اللہ علیہ تکمیل بیعت خلافت اور اجازت
اور حوالت اور امامت اور ارشاد کلی مجددی سے خاندان صابریہ چشتیہ وقادریہ اور جمیع سلاسل ایکسو پچیس واسطون مذکورہ بالا میں مشرف
فرماکر کلاہ اپنی اوڑہائی اور عمامہ سبز اپنی ہاتھہ سے باندہکر خرقہ پہنایا اور خلافت نامہ مع خلافت نامجات اور تبرکات ملبوسات وغیرہ
اور دیگر اشیاء ہر قسم اور مکتوبات نظامی را اجازت تلاوت دعا سیف اللہ حرز یمانی شرائف
سلطان الاوراد بترکیب اونیس اقسم اعظم وحی قیومی غوثی معنوی ملکوتی جبروتی لاہوتی ناسوتی صابری نظامی
نظامی قدوسی نظامی نارنولی سہروردی عملی اوادی جلالی جمالی غوثی اقطابی نظری اور دیگر اوراد منضبطہ آبا و حضرات پیر عظام جملہ سلاسل
حرمت فرماکر تعلیم کیفیت باطنی مرتبہ شہنشاہی ولایت کے بہرہ مند فرمایا اور اپنی خرقہ نوازی کرامت کرکے اس حقیر بے توقیر کفش بردار کو عارف محمد صابر مرقوم
علو العزم والہمت بمثل اپنی فرمایا وخرقہ کو آفتاب بنا دیکر وہاں حسن امیر کے وارثان اور پل مین سو سو بار ناگاہ سے ہمسایگی اور کرامت بالاکر

احوال خلفای فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی مولف کتاب حقیقت کلیم

حضرات پیران عظام ذوالمجد والاحترام اور علی الخصوص اپنی مرشد برحق ہادی مطلق رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ نے
جو نسبت فقیر مولف کتاب ہذا کے پیش خبریان فرمائی تہین کہ فقیر سے علاوہ تجدید احکام باطنی اور تالیف تاریخ آئینہ تصوف اور اشاعت
احوال حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا ارشاد
جاری ہوگا اور جسطرح چار پیرون سے جو دہ خانوادے کثیر سلاسل جاری ہوئے اسی طرح تجھسے بہت سے خلفا اور خلفا
کثیر التعداد سلسلے جاری ہونگے الحمد للہ علی احسانہ کہ ببرکت اون پیش خبرون کے فیضا احمدیہ کثیر جاری ہوا

اور فقیر کیصورت سے کہ نہین ہے فقیر کیصورت اوسی بیصورت کی یہہ صورت ہے بطفیل کفشبرداری اپنی ہادی برحق کے

تخمیناً ایک لاکھہ مریدان شہر اور بیرون شہر نجات کے ممالک ہندستان و افغانستان و ترکستان و بخارا و ایران و بغداد و کربلا معلی

نجف اشرف و بیت المقدس و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و مصر و قسطنطنیہ و اندلس وغیرہ کے علاوہ ۱۲۹۷ ہجری سے آخر ماہ رجب ۱۳۰۴ھ

تک جسقدر خلفاء مرد و عورت و جن صاحب مجاز مرفوع الاجازت اکیسو اکتیس ۱۳۱ سلاسل مین بکیفیات مختلف ہوے اونکی تعداد

ایکسو پندرہ ۱۱۵ ہے اِن مین اکثر خلفا صاحب خلافت مع لوازمہ خلافت مقررہ و قاری دعاے سیف اللہ حرز مرتضوی شریف

سلطان الاوراد باجازت قرات مختلفہ مہینون اور سالون سے خاص شہر رامپور اور ممالک مذکورہ مین بترقی عام طریقہ ارشاد تعلیم

جاری ہے حتی کہ خلفاے فقیر سے بھی طالبان خدا مرتبہ خلافت کو پہونچے ہین اور اون سے ارشاد جاری ہے۔ اور بعض خلفاے فقیر صرف صاحب مجاز ہین

اور اکثر خلفاے فقیر طالبان حق کو گیارہ قسم کی بیعت سے مشرف ہو چکے ہین اور اونکو ہر مرتبہ کی بیعتون کے آداب احکام آثار اصطلاحات حسنات

سیئات اذکار اشغال افکار اسرار سے مطلع کرا کر معاہدہ کرا دیا گیا ہے جسکے نتیجہ مین بافضال حضرت ہادی مطلق بعضونکو فنای احدیت

بعضونکو فنای صمدیت بعضونکو فنای احدیت بعضونکو فنای الوہیت۔ بعضونکو فنای ربوبیت۔ بعضونکو فنای انانیت۔ بعضونکو فنای

انانیت۔ بعضونکو فنای عبدیت خاص کے مراتب حاصل ہو گئے ہین اور توحید وجودی مع حفظ مراتب اور توحید شہودی خود بخود صورت

روحانی باطنی اور حقیقت معنوی ظاہری و باطنی الوان تلوین سے تشبیہ بالذات و تنزیہ بالصفات اور بعضونکو تنزیہ بالذات اور تشبیہ

بالصفات اور بعضونکو تجلی آثار صفاتی اور بعضونکو آثار ذاتی کا معاہدہ کرا کر تشبیہ سالمہ و تنزیہ لامعہ گیارہ قسم کے انوار ولایت ذاتی و صفاتی

اصلی بعد ظلی بہ قیام النار بانور کر دیا اور نہین کیا ہے فقیر نے مگر وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ

يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور اسی مضمون کا ایک دوہا بھی فقیر نے کہا ؎

کچھہ کری سو تمین کری مین کچھہ کہنی ناہین	مینے بھی جب ہی کری کہ جب تو اوگہٹ کے ماہین

اب یہہ ہے صرف اسماء خلفا لکھے جاتے ہین باقی رہا ایک طالب خدا کی کیفیت کہ جو حسن فیض باطنی سے شرف یاب خلافت ہوے فقیر کے مکتوب الیہ اور

احباب و اخوان و اساتذہ و ائمہ تصنیف مولفہ فقیر اور تفسیر اسرار احمدی شرح حروف مقطعات تصنیف فقیر مین مفصل قلمبند ہے

اسماء خلفاے فقیر جو ہنگام سفر ممالک عرب و عجم فقیر سے فیضیاب ہوے

خلفاے خاندان حنفیہ یعنی منسوب حضرت محمد حنیف مدفون حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ شاہ عبد المجید خراسانی۔

شاہ عبد الغفار قندھاری۔ شاہ عبد الغنی بخاری۔ شاہ عبد [illegible] ہندی۔ مولوی اکرم خان کرنالی

اسماء خلفاء فقیر طریقہ شاذلیہ

اسماء خلفاء فقیر خاندان جبار یہ

اسماء خلفاء فقیر سلسلہ مداریہ

اسماء خلفاء فقیر خاندان عثمانیہ حنفیہ اجازت قرآن مجید

مولوی[1] نورالدین بلرستانی مولوی[2] قدرت اللہ بجنوری مولوی[3] محمد شفیع بصری مولوی[4] محمد کلیاوی ایرانی شاہ[5] حبیب عثمان سورتی احمد[6] سعید شاہ کاظمی خلفائے طریقہ شاذلیہ دس۔ ملا[7] عجب شاہ کابلی سردار[8] ملا عمر خان کابلی ملا[9] ملوک شاہ کابلی اولاد ملا احمد داد بابا ملا[10] احمد گل بنیدی کابلی ملا[11] کلو شاہ اجوڑی ملا[12] گلداد شاہ کابلی اولاد حضرت شاہ عمر صاحب ملا[13] ایوب شاہ کابلی اولاد پیر لودلہ بابا اخون[14] یوسف خان بخاری اخون[15] یار احمد شاہ بابی اخون[16] مراد خان بادری ضلع ولایت طوس اولاد حضرت سید الطائفہ شیخ الشیوخ ابوالقاسم جنید بغدادی

خلفائے خاندان جباریہ دس۔ نور[17] احمد شاہ خان رومی نور[18] الحق مغلجان رومی زوج[19] سبحان خان رومی کیوان[20] مغلجان رومی نامور[21] مغلجان رومی کوک[22] خان رومی جور[23] مغلجان رومی عنایت[24] اللہ شاہ بدخشانی مرزا[25] سبحان شاہ بدخشانی میر[26] احمد مغل شاہ بدخشانی خلفائے طریقہ مداریہ دس۔ حزب[27] اللہ شاہ کوفی ماطوم[28] مغلجان شامی نادر[29] احمد شاہ شامی نظیر[30] قدرت اللہ شاہ شامی ظہرت[31] مرزا شامی شیوان[32] شاہ شامی حرم[33] کریم شامی یوسف[34] سلیمان دمشقی یونس[35] خواجہ دمشقی یورس[36] عثمان دمشقی خلفائے سلسلہ حنفی یعنی منسوبہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان کوفی سراج امت باجازت کلام اللہ شریف واحادیث مولوی[37] عمر شاہ قندہاری مولوی[38] سبحان قندہاری مولوی[39] اسد قندہاری مولوی[40] اسمٰعیل قندہاری مولوی[41] نیاز شاہ بخاری مولوی[42] احمد شاہ بخاری مولانا[43] شاہ عبدالعزیز دہلوی مولوی[44] عنایت علی دہلوی مولوی[45] ہدایت علی دہلوی مولوی[46] خلیفہ شاہ دہلوی مولوی[47] قدرت اللہ پوری مولوی[48] فضل حق پنجابی مولوی[49] حمداللہ شاہ حیدرآباد مولوی[50] اکبر شاہ پشاوری مولوی[51] عبداللہ پشاوری مولوی[52] نیاز احمد شاہ پشاوری مولوی[53] اکرم خان کشمیری مولوی[54] غلام احمد کشمیری مولوی[55] عباد اللہ کابلی مولوی[56] خدایار خان یمنی

خلفائی خاندان سہروردیہ دو۔ شیخ[57] احمد علی بہرپوری میاں[58] محبت علی برہانپوری خلفائی خاندان قادریہ دو۔ شیخ[59] محمود جی پوری سیف[60] اللہ خان بدایونی اور مہور[61] شاہ شاہجہانپوری خلیفہ سلاسل نظامیہ چشتیہ اور قادریہ ہیں۔ اور عزت[62] علیشاہ پیلی خلیفہ سلاسل قادریہ اور سہروردیہ اور سید اسماعیل

اسماء خلفا جو بعد داخل ہونے فقیر کے بیچ سلسلہ عالیہ صابریہ کے خلافت سے کامیاب ہوئے

شیخ[63] عثمان اجمیر کو خاندان صابریہ چشتیہ اور نظامیہ چشتیہ ہیں۔ اور شاہ[64] شفیع اکرم کشمیر کو سلاسل مرد چشتیہ صوفی

اور قادریہ و نقشبندیہ و سہروردیہ۔ اور سلطان شاہجہان احمد آباد کو سلاسل صابریہ قادریہ نقشبندیہ اور غلام شاہ مراد نگری کو خاندان عالیہ صابریہ چشتیہ میں اور اعظم الدین شاہ کانگڑہوی کو سلسلہ صابریہ چشتیہ میں۔ اور غلام احمد شاہ مجبور پوری کو سلاسل صابریہ چشتیہ و نقشبندیہ میں۔ اور نیاز احمد ظلہ ظلوم درگاہ عرش پناہ حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو سلاسل صابریہ و نظامیہ و قادریہ و نقشبندیہ میں مع اجازت حرز یمانی شریف کے ممتاز خلافت و مازون و مرفوع کیا مگر چند عرصہ سے اس طالب بتلاوت ورد و وظیفہ ترک کر دی ہے

اسمائے خلفائے فقیر جو فقیر کی حصول کیفیت خلافت کلی مجددی علوالعزی منہمنشاہی و اجازت بعد بعطائے مراتب مرفوعی لوازمۂ خلافت سے فیضیاب کیفیت باطن ہوئے

۱ **شاہ محمد رؤف حسن** نے سلاسل سہروردیہ خاندان چشتیہ یعنی صابریہ اور نظامیہ و قادریہ زرافیہ و منوریہ و قلندریہ و سہروردیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ سلاسل روح جذبیہ و ہبیہ و حنفیہ و رشیدیہ میں باجازت قرآن مجید و حرز یمانی شریف صابریہ و ناریولیہ و غوثی و قطبی شرف پایا اور اشغال برزخ و نوری اور تلاوت اسم اعظم و دیگر تعلیمات سے مستفیض کیا گیا۔

۲ **شاہ محمد فاروق حسن** جمیع سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ قلندریہ سہروردیہ نقشبندیہ اویسیہ گرگامیہ و سہروردیہ سلسلہ حنفیہ رشیدیہ و روح جذبیہ و ہبیہ میں باجازت تلاوت دعائے سیف اللہ حرز مرتضوی شریف سلطان الاوراد جلالی و جمالی و غوثی قطبی و اویسی و نارنولی و قرآن مجید۔ و دلائل الخیرات و دعائے نور و دعائے نبوی و قصیدہ مضر و غیرہ و اشغال برزخ و ملکوتی و خفی و روحی سے ممتاز ہوا اور اسم اعظم اور دیگر تعلیم باطنی سے کامیاب کیا۔

۳ **شاہ محمد رفیق حسن** کل سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ قلندریہ سہروردیہ نقشبندیہ اویسیہ گرگامیہ و حنفیہ رشیدیہ روح جذبیہ میں جملہ اجازت درود شریف صمصام اللہ جمالی جلالی غوثی قطبی و قرآن مجید و دعائے نبوی و دعائے نوری و قصیدہ مضر و اشغال ملکوتی و شغل خفی نظامی و تعلیم باطنی بتصرف و وہب محبوبی کے ممتاز حقیقت کیا گیا۔

۴ **شاہ احمد حسن** فقیر زادہ اول ہر ایک سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ قلندریہ سہروردیہ نقشبندیہ وغیرہ مذکورہ بالا مع کیفیت سلاسل حنفیہ جذبیہ وغیرہ ہوا اجازت دعائے **سیف اللہ سلطان الاوراد** جمالی و جلالی نارنولی غوثی قطبیہ و قرآن مجید و دعائے نور و قصیدہ وغیرہ سے کامیاب ہوا اور دیگر اوراد جمالی و جلالی و اشغال ملکوتی و نوری و برزخ و تعلیم باطنی و اسم اعظم سے مالا مال کیا گیا۔ **یہ چاروں** طالبان حق اور واصلین میں شد نسبتی روح فقیر مؤلف کتاب ہذا کے

مرتبۂ ارواح طے کر چکے اور ہر چہار سیر تمام ہونیوالی ہیں کیفیت انکی سلوک بالجذب ہے اور غایۃ حنفیہ میں داخل ہو کر کیفیت
روح جذبہ و صفات کشف کونی شروع ہوئی ہے عروج و نزول انکی زیر پا ہے اور قبض و بسط کی یہ سلطنت ہیں فقط

۱ ۷۹ مولانا شاہ عابد حسن فقیر زادہ دوم اور عالم جمیع علوم معقول منقول ہے اور سلاسل صابریہ اور نظامیہ اور
قادریہ و سہروردیہ و نقشبندیہ میں بعطائے اجازت حزب یمانی شریف و تلاوت قرآن مجید و اسم اعظم و اشغال برزخ

۲ ۸۰ و نوری میں کامیاب ہوا مولوی شاہ عارف حسن فقیر زادہ سوم سلاسل صابریہ اور نظامیہ قادریہ سہروردیہ و

۳ نقشبندیہ میں بعطائے اجازت قرآن مجید اور حزب یمانی شریف و دعائے نبوی شریف و اشغال برزخ و نوری و اسم اعظم ممتاز ہوا ۸۱ سید نجف علیشاہ

پیر و مرشد نواب صاحب بہادر والی رامپور سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ و سہروردیہ میں بعطائے اجازت خاتم سیف اللہ و دعائے مجیدی شریف

۴ اسم اعظم و اشغال برزخ و نوری مشرف ہوا ۸۲ مولوی محمد قاسم علیشاہ قاسم بدایونی سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ

سہروردیہ میں بعطائے اجازت حزب مرتضوی شریف و قرآن مجید و دلائل الخیرات و دعائے مجیدی شریف و دعائے نبوی شریف و شغل نوری و برزخ

۵ ۸۳ اسم اعظم معزز کیا گیا مولوی حافظ حسن علیشاہ علجر سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ و قلندریہ و نقشبندیہ و سہروردیہ میں

بعطائے اجازت حزب یمانی شریف صابریہ و یٰسین و واقعہ و ملکی معنویہ و قرآن مجید و دلائل الخیرات و شغل نوری و برزخ و اسم اعظم مفتخر کیا

۶ ۸۴ مولانا حاجی سید شاہ محمد عاشق علی محدث بریلوی سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ نقشبندیہ و سہروردیہ میں بعطائے

حزب یمانی شریف صابریہ و یٰسین و واقعہ و ملکی معنویہ و درود شریف غوثیہ مستفیض ہوا ۸۵ مولوی شاہ غلام غوث تشبیہ سلاسل صابریہ

نظامیہ قادریہ و سہروردیہ میں بعطائے اجازت قرآن مجید و حاشیۂ دعائے نبوی شریف و شغل نوری و برزخ و اسم اعظم کامیاب ہوا

۸ ۸۶ شاہ منور علی سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ میں بعطائے اجازت قرآن مجید و درود شریف و یٰسین

۹ شغل برزخ و شغل نوری و اسم ذات و اسم اعظم کے بہرہ مند ہوا ۸۷ شاہ محبوب حسن عرف محمد بخش کو سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ

سہروردیہ و نقشبندیہ میں بعطائے اجازت حزب یمانی شریف صابریہ و یٰسین و واقعہ و ملکی معنویہ و قرآن مجید و دعائے شفاء و دعائے نبوی و دعائے مجیدی

۱۰ ۸۸ و شغل نوری و برزخ و اسم اعظم فیضیاب کیا ۸۹ شاہ سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ قلندریہ سہروردیہ نقشبندیہ میں بعطائے اجازت

۱۱ حزب یمانی شریف و قرآن مجید و دعائے نبوی و دعائے نوری و شغل نوری و برزخ و اسم اعظم کے ممتاز باطن ہوا ۹۰ شاہ حسن

۱۲ آزاد سلاسل صابریہ قادریہ میں بتعلیم حنفیہ جلیلیہ کشف کونی و صوری مستفاد باطن ہوا ۹۱ امیر الدین شاہ

آزاد سلاسل صابریہ قادریہ قلندریہ رسول شاہی میں بعطائے اجازت اسم اعظم و شغل برزخ و تعلیم حنفیہ جلالیہ کمنجی

۱۳ **شاہ محمد حسین پاک پٹنی** اولاد حضرت شاہ نیچ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند مولف کتاب ہذا فریدی کو سلاسل صابریہ و نظامیہ و قادریہ و نقشبندیہ و سہروردیہ مین بعطا اجازت قرآن مجید و دعائے حیدری شریف و حاشیہ دعائے بنوی شریف و اسمائے اصحاب کہف و شغل نوری و شغل برزخ کے کامیاب باطن ہوئے۔ **شاہ محمد**

۱۴ **فخر الدین** اولاد حضرت نور الدین قطب عالم پنڈوی کو سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ مداریہ شطاریہ اویسیہ مین بعطائے اجازت حرز یمانی شریف صابری و نارنولی قرآن مجید و اوراد فتحیہ و قصیدہ غوثیہ و قصیدہ مضروہ و دعائے شفاء و ترکیب اسمائے اصحاب کہف و تعلیم حنفیہ جلالیہ و شغل نوری و برزخ کے مستفیض کیفیت باطن کیا۔ اور یہ چودہ خلفا مثل فقیر مولف کتاب ہذا کے بعضے روح زجاجی و منقلب روح سراجی کے ہین اور بعضے طالبان خدا انمین ایسے ہین کہ عروج کر گئے ہین اور بعضے بمرتبہ اوسط خروج کر گئے ہین اور بعضے سوم مرتبے مین شروع ہو کر ملہمہ ہو گئے ہین اور بعضے ہفتم مرتبے مین کشف صدر روح جذبہ صفات کشف کونی کے موثر ہین اور بعضے موثر بالذوال ہین اور بعضے موثر بارواح ہین اور بعضے موثر حقیقت مرشدی آگاہ ہین اور بعضے بیچ رضا و تسلیم کے آئے ہین اور بعضے مجاہدین نفس ملہمہ کے ہین اور بعضے کہولنی والی مطمئنہ کے ہین اور بعضے بلندی پکڑنیوالے حقیقت دار کے ہین اور بعضے حقیقت ساذج مین مبتلا ہین فقط

۱ **مولوی سید شاہ محمد یعقوب علی نوری** سلاسل صابریہ نظامیہ قادریہ سہروردیہ و ہر سہ گرگامیہ قریہ مین بعطائے اجازت حرز یمانی شریف و قرآن مجید و دلائل الخیرات و اوراد فتحیہ و دعائے بنوی شریف و شغل نوری و برزخ مستفیض کیے گئے

۲ **مولوی سید شیر علیشاہ** خلف مولوی کافی مراد آبادی۔ سلاسل صابریہ و نظامیہ و قادریہ مین بعطائے اجازت دعائے حیدری شریف و درود اویسیہ و اسم اعظم کامیاب ہوا۔

۳ **حافظ محمد انور شاہ** سلاسل صابریہ و قادریہ مین بعطائے اجازت قرآن شریف و دلائل الخیرات و اوراد فتحیہ و دعائے بنوی و درود اویسیہ و چشتیہ کے ممتاز ہوا۔

۴ **کمن شاہ** سلاسل صابریہ و قادریہ مین بعطائے اجازت محمصام اللہ جلابی و تعلیم حنفیہ جلالیہ و اسم اعظم و برزخ کے فیضیاب ہوا۔

۵ **محمد علی حسین شاہ** سلاسل صابریہ و قادریہ و قلندریہ مین بعطائے اجازت دعائے حیدری شریف و شغل برزخ و شغل نوری و تعلیم حنفیہ جلالیہ کے راز دار کیفیت باطن ہوا۔

۶ **شاہ غلام حسن** عرف اسفندیار سلاسل صابریہ و قادریہ و نظامیہ و سہروردیہ نقشبندیہ مین بعطائے اجازت حرز یمانی شریف و قرآن مجید و دعائے بنوی و شغل برزخ و شغل نوری و اسم اعظم کے ماہر حقیقت کیا گیا۔

۷ **محمد عبد الرحمن شاہ** سلاسل صابریہ اور قادریہ مین بعطائے حزب البحر و شغل نوری کامیاب ہوا

۸ غلام غوث شاہ[۱۰۰] سلاسل صابریہ وقادریہ وسہروردیہ ونقشبندیہ مین بعطائے حرز یمانی شریف سہروردیہ

۹ کبرویہ واجازت قرآن مجید۔ وشغل نوری و اسم اعظم کے مشرف ہوا۔ مولوی محمد[۱۰۱] سلامت اللہ شاہ

۱۰ سلاسل صابریہ ونظامیہ وقادریہ وسہروردیہ مین بعطائے اجازت قرآن مجید سرفراز ہوا۔ مولوی محمد[۱۰۲] عبد القادر

۱۱ شاہ محدث ولایتی مفتی عدالت رامپور صاحب مجاز مرفوع سلسلۂ اجازت قرآن مجید کیے گئے۔ مولوی محمد[۱۰۳] حسین خان

مہتمم اخبار دبدبۂ سکندری رامپور سلاسل صابریہ ونظامیہ قادریہ وسہروردیہ ونقشبندیہ مین بعطائے اجازت خاتم[۱۰۴] سیف اللہ وترکیب حرز

۱۲ مرتضوی غوثی وقطبی ودعائے حیدری شریف وحاشیۂ دعائے نبوی اجازت قرآن مجید وشغل نوری کے مستفیض ہوئے۔ محمد[۱۰۵] علی حسین شاہ ثانی

سلاسل صابریہ ونظامیہ[۱۰۶] قادریہ وقلندریہ مین بعطائے اجازت خاتم دعائے سیفی غوثی وقطبی ودعائے نبوی شریف وشغل نوری وشغل برزخ

۱۳ شرفیاب ہوا۔ سید احمد[۱۰۷] علیشاہ سلاسل صابریہ ونظامیہ قادریہ وسہروردیہ مین بعطائے اجازت حرز یمانی شریف ودعائے

۱۴ نبوی شریف وشغل نوری برزخ کے مشرف ہوا۔ شاہ[۱۰۸] محمد بشیر عرف محمد نبی سلاسل صابریہ وچشتیہ قادریہ معمریہ مین بعطائے

۱۵ شغل نوری برزخ وتعلیم حنفیہ جلالیہ سے ممتاز ہوا۔ فتح[۱۰۹] محمد شاہ سلاسل صابریہ وچشتیہ قادریہ منوریہ مین بعطائے اجازت اسم اعظم

۱۶ نذیر حسن[۱۱۰] سلاسل صابریہ قادریہ مین بعطائے اجازت قرآن مجید ودعائے نبوی شریف وشغل نوری وبرزخ کے مالا مال کیے گئے

اسماء خلفاء عورات۔ کریم[۱۱۱] النساء دلہ سلیمان قوم مغل مجاور درگاہ عرش پناہ حضرت امام موسی رضا صاحب

۱۷ واقع مشہد مقدس سلسلہ نظامیہ چشتیہ مین۔ خورشید[۱۱۲] بیگم قوم مغل ساکنہ سمرقند سلسلۂ سہروردیہ مین اعجوبۂ زمانی

۱۸-۱۹ کابلی خاندان قلندریہ مین۔ ظہور[۱۱۳] النسا بیگم قوم سادات عظام خاندان نقشبندیہ مین خدیجہ[۱۱۴] بیگم قوم

۲۰-۲۱ افغان سلاسل صابریہ قادریہ چشتیہ مین فیضیاب ہوئین۔ اسماء خلفاء جنات۔ زرہ[۱۱۵] قوتش

اسماء خلفاء جنات شمالی فاضل علوم دینی سلاسل قادریہ قلندریہ مین۔ اور بدر[۱۱۶] الجوشن سلاسل صابریہ وکبرویہ مین کیفیت

۲۲-۲۳ باطن سے مالا مال ہوے۔ یہہ تیئیس[۲۳] طالبان خدا مرد عورات وجنات خلفا صاحب مجاز مختص کیے گئے ہین۔ قریب ہے

کہ ساتھہ ایک مہینے کے کیفیت باطنی کا موہنہ دیکھین اور نفس لوامہ کے جہاد کو حاصل کر کے نکل جائین۔

اور بعض کو بخشم کشف النوم کہلاے۔ اور بعض طے کر گئے ہین ملکوت کو۔ اور بعض کو قریب ہے کہ عالم ارواح

کہل جاوے۔ اور بعض فنا ثلاثہ رسالت یعنی فنا فی الرسول کی دولت سے عنقریب ممتاز ہون۔ اور بعضی کشف کوئی

صفاتی خانہ حنفیہ مین آئے ہوے ہین۔ اور بعضی آگاہ جبروت سے ہوے ہین۔ اور بعض نے طے کیا مرتبہ روح زجاجی کا

اور بعض سراجی سے عروج کر گئے ہیں اور بعض کو یہی مرتبہ شروع ہوا ہے۔ اور بعض کو خود سیر اِلَی اللّٰہ طے کر کے من
اور بعض سیر فی اللّٰہ طے کر گئے ہیں اور پھر سیر اِلَی اللّٰہ میں نزول کر گئے ہیں۔ اور بعض کو شرف
مَعَ اللّٰہ ہو گیا ہے۔ اور بعضے سیر مِنَ اللّٰہ میں مذاق اوٹھا رہے ہیں اور بعضے اپنی حقیقت کا دعوٰی
کرتے ہیں۔ بعضوں کی دلوں میں شوق و محبت پیدا ہوا ہے بعضے عروج عقبات شیخ طے کرتے ہیں بعضے حقیقت شیخ سے
وصل کرتے ہیں بعض شغل نوری میں مشغول بعضے برزخ صغرا سے داخل ہو کر برزخ کبرے میں موجود ہیں۔
بعضے فرق اثبات کرتے ہیں اور بعضے مذاق واحدیت اور بعضے وصل وحدت اور بعضے وصل واحدیت اور بعضوں کی قوت
ذاتی بیچ رہ گئی ہے۔ اور بعضوں کو قوت صفاتی خاص درمیان ملکوت کے حاصل ہے جو اوس سے عروج کر سکے اور بعضوں کو
بذات خود بیچ حقیقت مرشد کے قرب سے فعل کرنے پہ قادر نہیں ہو سکتے ہیں۔ بعضے جامع الجوامع من
اور بعضے سارج رہے اور بعضے سارج نفس لطیف اور بعضے نفس نفیس ہیں فقط

ابیات دعائیہ تصنیف فقیر مؤلف کتاب ہذا

یا الٰہی یہہ خلیفے نامور — تیری درگہہ میں قبول ہووے مدد
اور مے عرفان سے سرمست ہوں — مستی کیف الست سے مست ہوں
نفس اور شیطان سے ہوئے ان کو نجات — صورت شیخ اجل ہے اُن کے سات
وصل ہے انکو حقیقت سے مدام — صورت ہادی سے رہتے ہمکلام
ہر خلیفہ سے ہیں جاری سلسلے — تا قیامت رہوویں باقی سلسلے
ہر خلیفہ بلکہ میرا ہر مرید — از جناب پاک مخدوم فرید
مایۂ عرفان سے ہے فیضیاب — دولت دیدار سے ہے کامیاب
تو انہیں دیدہ سے کر دے آفتاب — عشق میں اپنی تو رکھہ یا جناب
یا امیر دو جہان الطاف کی — ہو نظر ان پہ کرم اعطاف کی
دین و دنیا میں تو اونکو شاد رکھہ — رشد اور ارشاد سے آباد رکھہ
کیفیت اپنے خلیفوں کی تمام — حسنؔ صابر لکھہ چکا بس لا کلام

احوال حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ کے ہندستان میں رونق افروز ہونے کا

اور دین احمدی کی ترقی اور رد دینے کا۔ اور تمام ممالک عجم میں سکہ چشتیہ کے بٹھانیکا۔ اور حکام باطنی کے طرز حکمرانی کا۔ اور اوسمیں ضرب المثل غزنی و نصب شاہان دہلی کا بیان کہ جسنے حضرات چشت کی اطاعت اور فرمانبرداری کی وہ سرسبز و شاداب رہا اور جو اس خاندان چشتیہ عالیہ سے منحرف ہوا اوسکا سر توڑا گیا اور دین و دنیا میں خراب ہوا

حضرت[1] خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی شفاعت امر صاحب مکتوب نطاب الصمیت المعارف و حضرت[2] قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولین الاواح صاحب مکتوب نطاب قربت الوحدت۔ اور حضرت[3] شاہ شیخ فرید گنجشکر بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند صاحب مکتوب نطاب سر العبودیت۔ اور حضرت[4] بادشاہ دہلی مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ الارواح سلطان الاولیا صاحب مکتوب نطاب صحیفہ بیان صابری۔ اور حضرت[5] خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات صاحب مکتوب نطاب فرموس الوجوب اور حضرت[6] شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث صاحب مکتوب نطاب اسرار القرشی اور حضرت[7] مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب رودولوی زندانی صاحب مکتوب نطاب منہاج الواجدین۔ اور حضرت[8] شاہ مصطفے عارف حق بطن الولایت صاحب مکتوب نطاب عروج وحدت۔ اور حضرت[9] شاہ شیخ محمد عجیب النور محمد کمال الدین حبیو صاحب مکتوب نطاب فخار الواجب۔ اور حضرت[10] مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس گنگوہی مستگیر سلطان التارکین صاحب مکتوب نطاب تحفۃ الوحدت۔ اور حضرت[11] شاہ جلال الدین تہانیسری صاحب مکتوب امانت الواحدیت۔ اور حضرت[12] شاہ نظام الدین بلخی صاحب مکتوب نطاب عجائب القبور۔ اور حضرت[13] شاہ ابو سعید گنگوہی صاحب مکتوب تحائف الکوثر۔ اور حضرت[14] شاہ محمد صادق گنگوہی صاحب مکتوب نطاب سجود الوہاب۔ اور حضرت[15] شاہ داؤد گنگوہی صاحب مکتوب نطاب شوق الکثیر۔ اور حضرت[16] شاہ ابو المعالی صاحب مکتوب نطاب نعمت الحق۔ اور حضرت میران سید شاہ بہیکہ صاحب مکتوب نطاب ظہور الوجود۔ اور حضرت[17] شاہ عنایت حبیو صاحب مکتوب نطاب کشف المعلی اور حضرت[18] شاہ عبد الکریم شاہ صاحب قطب الدارین معروف ملا فقیر اخوند صاحب صاحب مکتوب نطاب حب الوجود۔ اور حضرت[19] سیان

اسماء مکتوبات حضرات مجذوبان جلالی نظامیہ چشتیہ

غلام شاہ صاحب مکتوب لطائف بویہ الوجود اور حضرت پیر دستگیر رشتہ ضمیمہ جناب شاہ محمد امیر صاحب قطب بلگرام شاہ صاحب صاحب مکتوب لطائف احدیت الاسرار اور فقیر شاہ محمد حسن صاحب چشتی قادری حنفی مولف کتاب ہذا صاحب مکتوب لطائف واحدیت الاحدیت اور حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب مجذوب الہ آباد صاحب مکتوب لطائف متضاہیں الوحدت اور حضرت شیخ محمود چراغ دہلوی صاحب مکتوب لطائف حقیقۃ البحر اور حضرت شیخ محمد بھوپالوی صاحب مکتوب لطائف روح قدس اور حضرت شیخ امین الدین صاحب مکتوب لطائف صوت القربت اور حضرت سید سالار مسعود صاحب مکتوب لطائف جاذبہ ہوش اور حضرت حسن مست صاحب مکتوب لطائف مضمون الوجوب اور حضرت شیخ اسمٰعیل صاحب مکتوب لطائف سکر الحب اور حضرت خواجہ خاوند علی الکنوری صاحب مکتوب لطائف بیان الفقر اور حضرت شیخ نظام الدین عمر نارنولی صاحب مکتوب لطائف رمز الوجب اور حضرت شیخ قطب الدین صاحب مکتوب لطائف زمرہ حقیقۃ اور حضرت محمد فرخ شاہ صاحب مکتوب لطائف مسرور الواقف اور حضرت محمد عاشق صاحب مکتوب لطائف حقیقت عشرت اور حضرت محمد صادق صاحب مکتوب لطائف دان العرش اور حضرت خواجہ محمد عباسی صاحب مکتوب لطائف فنا رابازغہ اور حضرت شاہ ابو الفتح صاحب مکتوب لطائف برہان المحبوب المتعلق اللفظ والمعنی ترقیم فرماتے ہیں کہ ہنگام درود بلدہ اجمیر شریف حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہند الولی کو الہام ہوا کہ معین الدین ہندستان کو جاؤ مگر قبل جانے ہندستان کے مدینہ شریف میں حاضر ہونا حضرت خواجہ غریب نواز موجب حکم الہام باطن بعزم مدینہ شریف عازم مدینہ منورہ ہوئے اسم اعظم چشتیہ تلاوت فرماتے ہوئے دوسری محرم ۵۸۶ھ ہجری کو بروز دوشنبہ وقت عشاء کے مدینہ شریف میں داخل ہوئے تیسری محرم سنہ مذکور کو بروز سہ شنبہ وقت نصف شب کے عالم ارواح میں حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت خواجہ غریب نواز کو ایک انار شیریں مرحمت فرمایا اور ارشاد کیا کہ معین الدین تو اس انار شیریں کو کہاں لے کے کھانے کی برکت سے از روی باطن ہفت اقلیم تیری مطیع و فرمان بردار رہیگی اور ولایت ہند میں تو جا کر اسلام کو ترقی دیگا اور دین محمدی کی مدد کریگا اور طریقت میری کو جاری کریگا کیونکہ زندہ کیا ہے دین میری کو محی الدین نے اور مدد دیگا دین میری کو معین الدین ہند الولی حضرت خواجہ غریب نواز یہ حکم سروری پاکر بعد تکمیل مراتب حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کو ہمراہ لیکر براہ خشکی اسم اعظم چشتیہ تلاوت کرتے اور سیاحت فرماتے ہوئے عازم ہندوستان ہوئے اور تاریخ ستائیسویں ماہ محرم ۵۸۷ھ ہجری کو بروز جمعہ وقت اشراق کے حضرت خواجہ غریب نواز مع خواجہ قطب صاحب کے سیالکوٹ واقع ہندوستان میں بمع رفقا وارد ہوئے اور حضرت خواجہ غریب نواز نے حضرت خواجہ قطب صاحب کو ارشاد کیا کہ قطب الدین بابا تم صرف ہمت کرکے معرفت فخر الدین شہاب النور

حضرات خواجہ غریب نواز کا ہندوستان میں داخل ہونا۔

ابدال درجہ اول کے حضرت عبدالواسع صاحبؒ سردار حنفیہ کو طلب کر و حضرت خواجہ قطب الدین صاحبؒ نے
فی الفور امر ہذا کی تعمیل کی اور سردار حنفیہ مذکور نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت کی نسبت کیا ارشاد ہے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ تم حضرت عبدالرشید صاحبؒ اور حضرت عبدالجلیل صاحبؒ صاحبزادگان حضرت محمد حنیف صاحبؒ سردار ہرد و خاندان آدمج
جذبہ و صفات کشف کونی و ہبیہ کو خبر کر دو کہ معین الدین دین احمدی کی ترقی و اعانت کو ہندوستان میں آیا ہے آپ بھی از روی باطن ترقی
دین احمدی پر کمر باندھیں اور نیز ہر دو دی تمام ہندوستان کے رقبا اور نجبا اور ابدال اور اقطاب اور اغیاث اور حضرات رجال الغیب کو
حکم پہونچا دو اوسیوقت سردار حنفیہ نے ہر دو امر کی تعمیل کی اور بذریعہ ابدال کے احکام جاری کر دیئے - سات روز کے عرصہ میں
تین لاکھ آٹھ ہزار ایکسو بچہتر اہل خدمت باطنی حضرت خواجہ غریب نواز کے پاس حاضر ہو کر فیضیاب قوت باطن ہوئے جونکہ اوسوقت
اہل خدمت باطنی مذکور علاوہ رجال الغیب کے قوم جنات ہوائی سے تھے حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے اونکو امر کیا کہ تم سب عرب کو جاؤ اور آج
تمہاری جگہہ عجم میں خدمات باطنی پر انسان مقرر ہونگے اہل خدمت باطنی مذکور اوسیوقت روانہ جانب عرب ہو گئے اور سردار حنفیہ
مذکورہ کو حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے امر کیا کہ تم خود بعد اوشریف کو جا کر اعلی سردار حنفیہ عرب کو یہہ حکم پہونچا دو کہ اہل خدمت باطنی
مذکور قوم جنات ہوائی کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں آپ انکو امانت شاہ بادشاہ قوم جنات کے سپرد کر دیں اور کہدیں کہ آیندہ سے یہہ جنات
ہرگز ہرگز ہندوستان میں نہ آنے پائیں اور اگر اتفاقاً کوئی آیا تو فی الفور جلا دیا جائیگا سردار حنفیہ مذکور نے بموجب حکم حضرت خواجہ
غریب نوازؒ اکیس روز میں جنات وغیرہ کا بندوبست کر دیا اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو اطلاع دی ازاں بعد حضرت خواجہ غریب نوازؒ
نے سردار حنفیہ مذکور کو امر کیا کہ اب ہندوستان میں اہل خدمت باطنی انسان مقرر کر دو جنکی نسبت حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم نافذ ہو چکا ہے سردار حنفیہ نے فی الفور اس حکم کی تعمیل کی اور بموجب احکام باطنی حضرات اہل خدمت ہر شہر و دیار
موضعات و اقلیم اندرحدود ممالک عجم میں بعرصہ گیارہ پہر کے متعین کر دیئے - پہر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے
برائی تلقین و ہدایت اسلام عوام الناس کے توجہ فرمائی چنانچہ ۱۲ صفر ۵۷۱ھ ہجری تک خاص شہر سیالکوٹ میں
ستر ہزار سوا آدمی مشرف باسلام ہوئے اور آپکے ورود مسعود کی خبر فرحت اثر ہر چہار طرف شہرت پذیر ہوئی کہ ایک بزرگ پاک و
نیک سیرت عرب سے ہندوستان میں تشریف لائے ہیں جو اونکی صورت مقدس کو دیکھتا ہے فی الفور مسلمان ہو جاتا ہے - بعدہ تاریخ
سترہویں ماہ رجب ۵۷۲ھ ہجری کو بروز دوشنبہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹ سے قلات
لائے اور آپکے فیض ہدایت اور ارشاد سے قلات کے اوسیس ستر ہزار آدمیوں نے مشرف اسلام قبول کیا پہر حضرت خواجہ غریب نواز قلات
1967

پشاور کو رحمت فرمائی تاریخ سولہویں ماہ شوال ۵۷۳ھ ہجری کو بروز جمعہ حضرت خواجہ غریب نواز نے پشاور میں نزول رحمت فرمایا اور جو مرد چند وہاں دو ہزار سات سو پچاس ۲۷۵۰ آدمی مسلمان ہوئے اون ایام میں سلطان **معزالدین محمد سام غوری** رائے پتھورا سے مصروف جنگ تھا۔ تاریخ سترہویں ماہ محرم ۵۷۴ھ ہجری کو بروز شنبہ حضرت خواجہ غریب نواز شہنشاہ ہند الولی آمیر میں داخل ہوئے اور بعد قیام چند ماہ کے آخر سنہ مذکور میں بحکم حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت قطب الاقطاب **خواجہ قطب الدین** بختیار کاکی اوشی کو خلافت کلی شہنشاہی ولایت علوا العزم والمرتبہ سے فرما کے مثل ابنی کر دیا اور گرد نواح آمیر میں تین ہزار نو سو اسی ۳۹۸۰ آدمی آپکے دست حق پرست پر مسلمان ہوئے۔ آپکی شہرت اور ترقی اسلام سنکر راجہ آمیر نے ایک عرضی آپکی حضور میں بھیجی کہ حضور عالی محبہ سے کثیر التعداد روپیہ نقد اور جواہرات لیکر آمیر سے تشریف لیجاویں حضرت خواجہ غریب نواز نے عرضی ہا مطالعہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ فقیر بحکم خدا ترقی اسلام کیواسطے آیا ہے روپیہ اور جواہرات کی فقیر کو کچھ پرواہ نہیں جب جلد اکا حکم ہوگا فقیر چلا جاویگا۔ تاریخ ستائیسویں ماہ صفر ۵۷۴ھ ہجری کو بروز شنبہ حضرت خواجہ غریب نواز آمیر سے **اجمیر شریف** میں رونق افروز ہوئے اور یہ قلعہ تارا گڑھ قیام فرمایا سادھی لوگ اجمیر اور اسکے گرد نواح کے بڑے بڑے مقامات میں جو جہلا وات ظلم زیادتی کیے گئے۔ بعدہ رائے پتھورا یعنی پرتھی راج خدمت والا میں عرضداشت بھیجی کہ ایک مسلمان فقیر تمام آمیر سے آیا اور جو کچھ کہ حضرت عالی میری حق دعا خیر فرماویں تاکہ میرا راج قایم رہے اور میرا دشمن بادشاہ معزالدین محمد سام غوری ہمیشہ کو فرمانبرداری کرے حضرت غریب نواز نے ارشاد فرمایا کہ پرتھی راج اگر تو اسلام قبول کرے تو میں تیری حق میں دعا خیر کروں اس کے جواب میں اوس مردود پرتھی راج نے عرض کیا کہ حضرت اگر میرے ماں باپ زندہ کر دیں تو میں بے الفور آپکا دین قبول کرتا ہوں آپنے فرمایا کہ کم بخت گو اوس قادر مطلق نے یہہ قدرت فقیر کو عطا کی ہے کہ تیری ماں باپ کو میں زندہ کہا سکتا ہوں مگر انتظام الٰہی میں فرق آئیگا مردہ نکا زندہ ہونا حی وقیوم نے حشر کے روز مقرر فرمایا ہے مگر ہاں اسقدر کہی دیتا ہوں کہ ماں باپ تیرے عذاب سخت میں گرفتار ہیں اگر تو انکو دیکھنا چاہے کہ وہ کس حال سے معذب ہیں تو میں عالم ارواح میں ابھی تجکو دکہا دوں مگر تو اسلام قبول کر اور جو تو بھی ایمان لایا تو اونہی کیطرح تو بھی معذب ہوگا اگر آج اسلام قبول کر لیگا تو ہمیشہ بہشت میں آرام پائیگا لیکن پرتھی راج نے قبول اسلام سے برابر انکار کیا حتی کہ حضرت خواجہ غریب نواز نے یہہ بھی فرمایا کہ اگر تو مسلمان نہیں ہوتا تو مع تیری فوج کے دلیران اسلام گرفتار کر لینگے مگر اوس مردود از لی نے آمیر ہی قبول اسلام سے انکار کیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بحکم باطن اجمیر شریف سے نہضت فرما لاہور ہوتے تاریخ پانچویں ماہ ذی حجہ ۵۷۵ھ ہجری کو چہار شنبہ کے دن **لاہور** کو اپنی قدوم

حضرت خواجہ غریب نواز کا آمیر میں تشریف لانا

حضرت خواجہ غریب نواز کا لاہور میں داخل ہونا

میمنت لزوم سے رشک ارم بنایا اور جب روز کی دعوت اسلام اور تلقین و ہدایت کے باعث پانچ لاکھ انہانوے ہزار سات سو
مرد و زن مسلمان ہوئے اور بعد ایکماہ ستائیس روز قیام لاہور سے حضرت خواجہ غریب نواز نے بحکم حضرت خواجہ قطب صاحب کو
مع عزیز اللہ ابدال درجہ دوم اور ایکسو پچانوے سواران جنات کے دہلی کو روانہ فرمایا حضرت خواجہ قطب صاحب اسلام عظیم
جنیتہ تھا وہ تو آئے ہوئے ہمراہیوں کے تین دن کے عرصہ میں رونق افروز دہلی ہوئے حمید الدین نامی ایک بزرگ خلیفہ طریقہ
حضرت خواجہ غریب نواز کے مکان پر قیام فرمایا وہ بزرگ دہلی میں بباطن مخفی رہا کرتے تھے اونہوں نے حضرت خواجہ قطب صاحب سے کہا کہ حضرت بھی یہاں
پوشیدہ رہا کریں اسواسطے کہ اس سرزمین پر کفار کا بہت زور ہے ایسا نہو کہ کفار میں سے کوئی آپکے شمنوں کو شہید کر ڈالے
حضرت خواجہ قطب صاحب نے فرمایا کہ حمید الدین بامید ہادی برحق حضرت خواجہ غریب نواز شہنشاہ ہند اولی جلد یا حی کہ ایکسال کامل اعلانیہ
شریعت و طریقت کا ارشاد کرو اور اسلام کو ترقی دو اور جو کافر سر اوٹھائے اوسکی سرکوبی کرو میں بحکم مولائی و مرشدی ظاہر ہونگا
بلکہ تم بھی میرے ساتھ ظاہر رہو یہ سنکر وہ بزرگ کمال خوش ہوئے اور حضرت خواجہ قطب صاحب نے بزور قوت باطن اعلانیہ شریعت اور
طریقت کا ارشاد شروع کیا آپکے فیض ہدایت سے عرصہ ایکسال میں ستائیس ہزار سات سو اٹھتر مرد و زن مسلمان ہوئے۔ اونمیں سے
آدمی طریقت میں داخل ہوئے۔ تاریخ بارہویں ماہ محرم ۵۸۹ھ بروز چہارشنبہ حضرت خواجہ غریب نواز لاہور سے ملتان
میں جلوہ بخش ہوئے اور فیض ارشاد شریعت و طریقت کے باعث ملتان میں بہتر ہزار نوسو ننانوے مرد و زن مسلمان مرید ہوئے
بعد حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم ہوا کہ معین الدین تم ملتان سے جلد دہلی کو روانہ ہو جاؤ اور بادشاہ
قطب الدین ایبک دہلی چھوڑ کر چلا آیا ہے اوسکو واپس لیجاؤ جبکہ حضرت خواجہ غریب نواز عازم دہلی ہوئے تو ۵۹۰ھ ہجری یکا یک
زمانہ پلٹا اور اون ایام میں معز الدین محمد غوری دہلی فتح کر کے سلطان قطب الدین ایبک کے سپرد کیا اور خود پورب کو چلا گیا معز الدین
کے عقب میں قطب الدین ایبک دہلی کو چھوڑ کر جانب غزنین روانہ ہو گیا اثنار راہ میں حضرت خواجہ غریب نواز سے قدمبوسی ہوا
آپ قطب الدین ایبک کو اپنی ہمراہ واپس لے آئے۔ تاریخ بائیسویں ماہ محرم ۵۹۱ھ ہجری بروز جمعہ کے روز حضرت خواجہ غریب نواز رونق
بخش دہلی ہوئے نماز جمعہ ادا فرمائی حضرت خواجہ قطب صاحب بار بار حضوری ہو کر قدمبوس ہوئے اور بعد طواف کعبہ سجدہ تعظیمی
بجا لائے اور عرض پیرا ہوئے کہ مولائی میں پرتھی راج کے پہر مقابلہ کر کے قطب الدین ایبک سے تخت دہلی چھین لیا اب پرتھی راج حکمران
دہلی آپ سنکر خاموش ہو گئے تین ماہ دہلی میں قیام فرما کر چوبیس ہزار سات سو سات آدمیوں کو مسلمان کیا بعدہ بحکم سرور دو سرا
اجمیر شریف کو رحمت فرمائی ہنگام روانگی حضرت غریب نواز نے معز الدین محمد سام کو پورب سے واپس آکر موجود خدمت رہنا

عرض کیا تمہارے غلام نے عالم خواب میں معائنہ کیا ہے کہ حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں کہ
معزالدین محمد بجایت معین الدین چشتی تجکو ہندوستان کی سلطنت ملیگی اور فرمایا کہ صورت معین الدین کی یہ ہے پہچان لے چونکہ وہ
رویا صادق تھی لہذا امیدوار ہوں کہ حضور میرے حق میں دعائے خیر فرمائیں کہ میں بجایت انکی پرتھی راج پر غالب آؤں آپ نے
ارشاد فرمایا کہ میں ظاہر و باطن میں تیرا معین و مددگار رہونگا اطمینان رکھ بعون اللہ تعالے تو پرتھی راج پر غالب آئیگا بلکہ اوسکو مع اوسکی فوج کے
قید کریگا یہ مژدہ فتحمندی سنکر معزالدین محمد سام نے ساتھ طواف کعبے کے اوتین سجدہ تعظیمی بجا لایا اور تاریخ پچیسویں ۲۵ ماہ ربیع الثانی ۵۸۷ھ ہجریکو
بروز پنجشنبہ وقت مغرب کے حضرت خواجہ غریب نواز نے اپنی قدوم سعادت لزوم سے اجمیر شریف کو رشک باغ جنان فرمایا اور
جہان اب مزار مقدس سے قیام پذیر ہوئے اودہر معزالدین محمد سام نے مع قطب الدین ایبک کے جو اوس کے غلاموں میں ایک لاکھ پچیس ہزار فوج
پرتھی راج سے جسکے پاس اوسوقت پانچ لاکھ سوار و پیادہ کا لشکر تھا پانی پت پر مقابلہ کیا اور سخت خونریزی کے بعد حضرت خواجہ
غریب نواز کی اعانت نے جلوہ دکھایا کہ پرتھی راج مع عساکر محصور ہوکر قید ہوگیا اور تاریخ اونیسویں ۱۹ ماہ ذی حجہ ۵۸۷ھ
ہجریکو بروز پنجشنبہ غازیان اسلام فتح کے نقارے بجاتے اور تکبیر کے نعرے مارتے ہوئے دہلی میں داخل ہوئے اور تخت دہلی پر سلطان معزالدین
محمد سام نے قبضہ کیا اور بجائے خود قطب الدین ایبک کو دہلی میں چھوڑ کر ممالک کے انتظام اور دشمنوں کے زیر کرنیمیں مصروف ہوا اور
اطمینان پاکر ۵۸۷ھ ہجری میں بمقام دہلی جلوس کیا۔ پرتھی راج بحالت قید سلطان معزالدین محمد سام سے بمنت کہا کہ
جسقدر روپیہ چاہو مجھ سے لیلو اور لیکر رہا کردو کیونکہ تم میری قید میں سات بار آئے اور میں نے روپیہ لیکر چھوڑ دیا تم
مجھکو ایک ہی مرتبہ چھوڑ دو سلطان معزالدین نے کہا کہ میں تجھکو ہرگز نہیں چھوڑونگا کیونکہ **اول** تو دشمن کو قید میں لاکر رہا
کردینا داب سلطنت اور آئین سیاست کے بالکل خلاف ہے **دوسری** تو روپیہ کا بندہ تہا زر کے لالچ سے تو تجھی چھوڑ دیتا تہا
تو اگا بندہ اور دین اسلام کا تیرا خواہ ہوں تجکو میں قید رکھونگا اور اسلام کی ترقی کرونگا کیونکہ میں بندۂ معین الدین شہنشاہ
ہند الولی ہوں اور اونہی کی حمایت سے میں سلطنت پائی ہے آخرکار قید شاہ اسلام ہی میں پرتھی راج مرگیا اور فتح دہلی سے تہوڑے
دنوں بعد سلطان معزالدین محمد والی دہلی بصد عجز و عبودیت حضرت خواجہ غریب نواز کی حضور میں حاضر ہوکر قدمبوس ہوا
اور بہت کچھ زر و جواہر آپکے پیشکش کیا آپنے بست قبول کے اشارہ سے معاف فرمایا اور ارشاد کیا کہ فقیر کو ہادی کا نام کافی ہے
تیری دولت تجھکو مبارک ہو بعد و بصد آداب حضرت کی غلامی میں آیا اور بیعت ارادت قبول کی اور خوشگار دعائے خیر کا ہوا
حضرت خواجہ غریب نواز نے ارشاد فرمایا کہ معزالدین محمد تیرے حق میں دعائے خیر یہی ہے کہ ترقی اسلام کی کوشش رکھنا اور

حضرت خواجہ غریب نواز کا اجمیر شریف میں تشریف لانا

معزالدین محمد و قطب الدین کا دہلی فتح کرنا

وصیت نامہ مرقومہ ذیل کا کاربند رہنا بلکہ اپنی اولاد میں بھی وصیت کر دینا کہ جو حکمران سلطنت ہو یا جو کوئی حکمران شہنشاہ۔ بادشاہ۔ راجہ۔ نواب۔ امیر ہندو مسلمان۔ یہود و نصارا۔ مجوس۔ آتش پرست جس پر اطلاق حکومت کا ہو کیونکہ حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکے ماتحت چار آدمی بھی ہوں اوس سے بھی عدالت و انصاف کا مواخذہ ہوگا بلکہ ہر گھر والا اپنی گھر کا منصف و عادل ہے وہ بھی اس وصیت نامہ کا پابند رہے اور چونکہ حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فقیر معین الدین کو بمراتب حقیقت معنوی کے حدود محدودہ سرحد کاشغر سے کابل تک اور جنوبی کنارہ سمندر سے شمالی سمندر برفان تک جسقدر ممالک اور شہر و دیار ہیں اوسکا شہنشاہ کیا ہے اور وہی میری حقیقت معنوی صورت واحدیت و رجعت بدرجہ میرے خاندان منبع العرفان میں بصورت مقبولہ و مرفوعہ نسبتی منتقل لباس آرا ہوئی تا بقیام عالم محیط اور حکمران رہیگی اور جو اس وصیت نامہ کی پابندی اختیار کریگا وہ دین اور دنیا میں سرسبز رہیگا اور جو اس سے انحراف کریگا وہ دنیا میں حکومت کے ذائقہ سے محروم رہیگا اور عقبی میں روسیاہی کا طوق ڈالا جائیگا اور وہ وصیت نامہ یہہ ہے ۔

وصیت نامہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہندالولی

شفاعت امر

معز الدین محمد والی دہلی خوش رہو۔ **فقیر معین الدین چشتی** بعد دعائے ترقی ملک و دولت ظاہری و باطنی کے براہ خیر خواہی خلق اللہ تجھکو مطلع کرتا ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھکو عجم کا مالک کر کے بھیجا ہے اور میرے بھیجنے سے حضرت کی ضمیر عالی یہ ہے کہ دین احمدی کی ترقی اور امت محمدی کی کثرت ہو اور خلق اللہ ظلم و ستم حاکم اور آسیب سے محفوظ رہے چنانچہ فقیر ان سب امور کا اہتمام کر چکا اور استحاد دین اسلام میں جب تک فقیر اس عالم میں موجود ہے بدل و جان کوشش کرتا رہیگا۔ اب فقیر **چار باتوں** کی عام ہدایت کرتا ہے جسکی عمومًا ہر ایک حاکم امیر اور راجہ اور بادشاہ اور شہنشاہ کو جو ممالک عجم کی حدود میں واقع ہو اتباع لازم بلکہ التزام ہے جو کوئی فقیر کی ان چار باتوں کی اطاعت کریگا وہ بلا تفریق ملت و مذہب کے عمدًا بلا خوف اعدا کے اسمیں جسکی سایہ حکمران رہیگا اور جو اس وصیت نامہ کا پابند نہ ہوگا اوسکی حکومت میں فتور اور وہ دشمنوں کا مغلوب ہوگا صحت جسمی سے محروم رہیگا وہ **وصیتیں چار** ون یہہ ہیں

اول اللہ کی مخلوق پر ظلم و ستم مت کرنا خالق کو مخلوق پر جبر و ستم ناپسند ہے **دوم** فسق و فجور سے دور رہنا کہ سیات سبب خرابی و تباہی دنیا و دین ہے **سوم** حضرات خواجگان چشت میرے طریقہ والوں سے محبت و اخلاص پیش آنا **چہارم** میرے خاندان کے خلیفہ اکبر مرفوع الاجازت علو المرتبہ شہنشاہ ولایت کے اطاعت و فرمانبرداری کرنا اور بدل و جان اوس کے مطیع رہنا اوسکی اطاعت عین میری اطاعت ہے اور آج سے تا بقیام عالم ہر حکمران ممالک عجم پر ان چار ون باتون کا ماننا فرض ہے

وصیت نامہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

لفیرا اس محل پر فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی مؤلف کتاب ہذا عام ناظرین اور خاص صاحبان
خاندان چشتیہ عالیہ کے دلچسپی کیواسطے حضرات خواجگان چشت کا مختصر حال اور سرداران حنیفہ کی حکومت باطنی کا جسکا
مکاتیب کور مبالا سے ذیل میں لکھتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ سلاطین اور حکمران ملک اس طرح حکومت کرتے ہیں اور ازروے
تصرف باطنی و حکومت حقیقت معنوی اسطور پر اونکا تغیر و تبدل ہوتا ہے چنانچہ اس جگہ صرف تمثیلاً شاہان دہلی کا
عزل و نصب اور اونکا تاریخی بیان دلچسپ لکھا جاتا ہے اسی پر ناظرین قیاس فرمائیں کہ تمام ممالک عجم میں انتظام تخت نشینی معزولی ہر شہنشاہ
بادشاہ اور امیر اور راجہ وغیرہ کا اسی طرح ہوتا ہے اور حضرات خواجگان چشت اور سرداران حنیفہ سلاطین اور حکمرانوں کو کیونکر
حکومت کرتے ہیں اور خداوند کریم نے اونکی باطن میں ایسے قوت تصرف عطا فرمائی ہے اور وہ بیان عجیب و وقایع غریب یہ ہے

احوال حضرت خواجہ

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری شہنشاہ ہندالولی شفاعت امر رحمۃ اللہ علیہ
نویں ماہ جمادی الثانی ۵۲۲ھ ہجری کو تولد ہوئے اور تاریخ گیارہویں ماہ شوال ۵۶۱ھ ہجری کو حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے
خلافت حاصل کی اور تاریخ چھٹی ماہ رجب ۶۳۳ھ ہجری کو وفات پائی **معز الدین محمد سام عرف شہاب الدین**
غوری بادشاہ اول دہلی رائی پتھورا سے بعنایت الٰہی دہلی فتح کرکے باعانت حضرت خواجہ غریب نواز حکمران تخت ہند ہوا
جلوس اسکا ۵۸۸ھ میں بمقام دہلی ہوا اور حضرت خواجہ غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت ارادت حاصل کی اور آپنے
وصیت نامہ محررہ بالا عطا کیا اور ارشاد فرمایا کہ اسکا پابند رہنا قریب پندرہ سال کے وہ پابند وصیت نامہ ابد کو انحراف پر کمر بندی
علم اور فسق و فجور شروع کیا اور بیدین **حضرت ملک محمد بن عبد الواسع** صاحب سردار حنیفہ نے بموجب فرمان حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
کے معز الدین محمد ۶۰۲ھ ہجری میں دہلی قدیم کو معزول کیا اور بجائے اوسکے **قطب الدین** ایبک کو تخت نشین فرمایا اور ۶۰۳ھ
میں بمقام لاہور اوسکا جلوس کرا کر معرفت گدا محمد ابدال کے حضرت خواجہ غریب نواز کو اطلاع دی اور اون حضرت نے وصیت نامہ
محررہ بالا تحریر فرماکر اوسی ابدال کی معرفت سردار حنیفہ موصوف کی خدمت میں روانہ کیا سردار حنیفہ نے منظوری اور ثبت وصیت نامہ
مذکور حضرت عبد الرشید صاحب فرزند حضرت محمد حنیف صاحب کی خدمت میں بھیجدیا اور اون حضرت نے شہنشاہ ولایت روح مقدس
حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی حضور میں پیشکش کیا۔ روح مقدس شہنشاہ ولایت نے ازروی بطون مرتبہ قطبیت کبریٰ کو اعادت فرمائی
لوح محفوظ پر منقش کر دیا اور سلطان قطب الدین ایبک مستقل بادشاہ ہندوستان قرار وصیت نامہ محررہ بالا کا بخوبی تمام پابند رہا
چند ماہ اطمینان و دلجمعی سلطنت کی مگر افسوس کہ معزز ہو چکا تھا ۶۰۷ھ ہجری میں اوسنے انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا اور اوسکی

سردار حنیفہ مذکور نے آرام شاہ بن قطب الدین ایبک کو مقرر کر کے ۶۰۷ھ ہجری میں بمقام دہلی جلوس کرا دیا اور معرفت
ابدال کے حضرت خواجہ غریب نواز کو مطلع کیا اور اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ مذکور کے
فرمایا اور نیز ابدال سے ارشاد کیا تم سردار حنیفہ مذکور سے کہنا کہ فقیر تمہارے باپ قطب الدین بابا کو بھیجا ہے اور ابھی آرام شاہ والی دہلی
کی اطلاع بطون میں مت کرنا۔ اور تاریخ پانچویں ماہ ذیقعدہ ۶۰۷ھ ہجری کو حضرت خواجہ غریب نواز نے حضرت شہنشاہ دوعالم صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم سے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولین الابدال رحمۃ اللہ علیہ کو
بجانب دہلی رخصت فرمایا حضرت خواجہ قطب صاحب موصوف چوبیس ۲۴ ماہ رمضان ۵۸۴ھ ہجری کو پیدا ہوئے اور تاریخ ستائیسویں ۲۷ ماہ
ذی حجہ ۵۸۴ھ ہجری کو خلافت حاصل کی اور چودھویں ۱۴ ماہ ربیع الاول ۶۳۴ھ ہجری کو وفات پائی) اور دم رخصت
حضرت خواجہ غریب نواز نے حضرت خواجہ قطب الدین صاحب سے ارشاد فرمایا کہ قطب الدین بابا جو قدرت حکومت باطنی بامر سروری ممالک محروسہ
اس فقیر کو عطا ہوئی ہے وہ بامر سروری آج میں تجھکو دی اور میری صورت واحدیت حقیقت معنوی نے تیری صورت میں کہ نہیں ہے
تیری صورت اوسی بصیوت کی صورت ہی جلوہ فرمایا اور تجھ سے تا بقیامت تیرے سلسلہ میں حکومت جاری رہیگی اور سردار دنیا
میں سے خواہ ہندو ہو یا مسلمان و یا کہ یہود یا نصارا کوئی قوم و ملت سے ہو اوسپر فرض ہے کہ وہ میرے وصیت نامہ قومہ بالا کی اتباع
کرے اور جو اوس سے مخالف ہو فوراً اوسکو بادشاہ سردار حنیفہ کے سپرد کر دینا وہ اوسکو دار دنیا سے منقلب کر کے بجائے اوس کے
دوسرے شخص کو حاکم کر دیگا اور تجھکو علم دیا کریگا اور قطب الدین بابا آج سے تو بکیفیات ظاہر و باطن مرفوع مثل فقیر کے کیا گیا اور حسب طریق مالک
عجم فقیر کے قبضہ قدرت میں ہے اوسی طرح تیری حیطہ اختیار میں بامر حضرت شہنشاہ دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیے گئے اور
تا قیامت تیرے سلسلہ میں حکومت رہیگی الغرض جب حضرت خواجہ قطب صاحب دہلی میں تشریف لائے تو بادشاہ آرام شاہ کی تخت نشینی
تھوڑا زمانہ ہوا تھا مگر افسوس کہ اوس ظالم نے وصیت نامہ بالا سے انکار کیا فسق و فجور ظلم و ستم کی کثرت ہونے لگی آپ نے تین بار ظاہر
باطن سے ہدایت کی کہ آرام شاہ وصیت نامہ موصوف کی تعمیل کرے اور خلق اللہ سے بعدل و انصاف پیش آئے مگر وہ بد کیش ستم
اندیش حضرت خواجہ قطب صاحب کی ہدایت کو دہیان میں نہیں لایا آخر کو سردار حنیفہ کے سپرد کیا گیا سردار حنیفہ موصوف نے
آرام شاہ کو قدیم سے معزول یعنے ہلاک کر کے سلطان شمس الدین التمش کو اوسی سال ۶۰۷ھ ہجری میں تخت
ہندوستان پر متمکن کر دیا اور بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت خواجہ قطب صاحب کو اطلاع دی اون حضرت نے
معرفت اوسی ابدال کے وصیت نامہ بالا تحریر فرما کر حضرت احمد بن عبد الواسع سردار حنیفہ کے پاس روانہ فرمایا سردار حنیفہ کو

بادشاہت اور وصیت نامہ مذکورہ معرفت ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب کے پاس ارسال کیا اون حضرات نے حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بادشاہت کی منظوری منگوا کر قطب دہلی کے پاس بھیجدی قطب دہلی پابند حکم سروری ہوا
اور شمس الدین التمش بالاستقلال حکمرانی کرنے لگا۔ یوم تخت نشینی سے ساتوین روز شمس الدین التمش حضرت خواجہ قطب صاحبؒ کی حضور
رحمت معمور میں حاضر ہوا اور بیعت ارادت سے مشرف ہوکر داخل طریق ہوا اور عرض کیا کہ حضور اپنی غلام کے حق میں دعائے خیر فرمائیں آپنے
ارشاد فرمایا کہ دعائے خیر تیرے حق میں یہی ہے کہ وصیت نامہ محررہ بالا کی پابندی اختیار کر۔ خلق اللہ سے بعدل و شفقت پیش آ فسق و فجور
سے باز رہ بعدہ تعلیم طریقت کی فرمائی حضرت خواجہ قطب صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین التمش مجھی از روی باطن خبر
ملگی ہے کہ تو میرے حضرت خواجہ غریب نواز شہنشاہ ہند اولیٰ کی وصیت نامہ کی بخوبی اطاعت کریگا اور قول حق کا پابند رہیگا
چھبیس ۲۶ برس بآرام تمام سلطنت کریگا حق کہ فقیر کا انتقال بھی تیرے سامنے ہوگا اور تو ہی مجھکو غسل دیگا اور دفینہ میں بھی شریک
رہیگا بعد میں تجھکو اختیار ہے کہ سلطنت کیجیو یا قرب فقیر میں رہیو شمس الدین التمش سنکر رونے لگا اور عرض کیا کہ غلام کو یہ ہرگز
منظور نہیں ہے کہ مولائے دو عالم اوس عالم میں ہوں اور غلام بیریا اس عالم میں رہے جب حضور اس عالم تاریک کو خاکدان حشت سرا
سے اٹھائیں تو مجھی بھی جلد بلا تو قف نصیب فرمائیں آپنے فرمایا بہتر ہے میرے جانیسے سات مہینے بعد ماہ شعبان میں تو بھی میرے پاس آجائیگا
تب تک اس مژدہ دل افروز سے شمس الدین التمش قدمبوس ہوکر رخصت ہوا اور بعمدگی تمام وصیت نامہ کا پابند رہا حضرت احمد
بن عبدالواسع صاحب سردار حنیفیہ جنہوں نے شمس الدین التمش کو تخت نشین کیا۔ گیارہوین ۱۱ ماہ رجب ۵۸۳ھ ہجری میں پیدا ہوئے
سترہوین ۱۷ ماہ رمضان ۶۰۵ھ ہجری کو خلافت حاصل کی اور دوسری محرم ۶۰۹ھ ہجری کو وفات پائی اور آپ کی جگہ
حضرت ظہیر الدین بن احمد صاحب سردار حنیفیہ مقرر ہوئے یہ حضرت گیارہوین ۱۱ ماہ محرم ۵۹۲ھ ہجری کو پیدا ہوئے اور
بارہوین ۱۲ ماہ رمضان ۶۰۸ھ ہجری کو خلافت حاصل کی اور تیرہوین ۱۳ ماہ رجب ۶۹۵ھ ہجری کو وفات پائی اور بموجب پیش خبری
۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ھ ہجری کو حضرت خواجہ قطب صاحبؒ نے اس عالم سے حجاب فرمایا شمس الدین التمش نے غسل دیا اور تدفین میں
شریک ہوا اور بجائے حضرت خواجہ قطب صاحبؒ کے ہمسروری اوس مرتبہ حقیقت معنوی نے بصورت حضرت شیخ فرید گنجشکر
بابا صاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ مسند حکومت باطنی پر قدم رنجہ فرمایا حضرت بابا صاحبؒ
چوتھی ماہ ذیحجہ ۵۶۹ھ ہجری میں تولد ہوئے یکم رمضان ۵۹۸ھ ہجری میں خلافت حاصل کی اور پانچوین ۵ ماہ محرم
۶۶۴ھ ہجری کو وفات پائی اور حضرت خواجہ قطب صاحبؒ کے انتقال سے ساتوین مہینے بیسوین ۲۰ ماہ شعبان ۶۳۴ھ کو

احوال تخت نشینی سلطان رکن الدین فیروز شاہ والی دہلی ۱۲

شمس الدین التمش والی دہلی نے انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا اٹھائیس برس بعدل و داد سلطنت کی اور اوسکی جگہہ بادشاہ سلطان رکن الدین فیروز شاہ بن شمس الدین التمش کو سردار حنفیہ حضرت ظہیر الدین صاحب نے مقرر کرکے سنہ ۶۳۴ ہجریمین جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب مصوح کو اطلاع دی حضرت بابا صاحب نے اوسی ابدال کے ہاتھہ وصیت نامہ مرقومہ بالا تحریر فرما کر سردار حنفیہ کے پاس بھیجا۔ یا سردار حنفیہ نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت عبد الرشید صاحب کے پاس بھیجی اون حضرت نے شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم سے بادشاہ مذکور کی تخت نشینی منظور کرا کر قطب دہلی کو حکم سرور کا مطاع کیا اوہ حکم موصوف کا پابند ہو گیا اور رکن الدین فیروز شاہ بالاستقلال حکومت کرنے لگا دو برس چار ماہ وصیت نامہ بالا مسطورہ کا پابند رہا بعد کو انحراف اختیار کرکے خلق اللہ پر ظلم شروع کیا اور فسق و فجور میں مبتلا ہوا اٹھائیس روز کے عرصہ میں سردار حنفیہ مذکور نے آغاز سنہ ۶۳۵ ہجریمین اوسکو قدیم سے معزول یعنے ہلاک کرکے اوسکی جگہہ رضیہ بیگم بنت شمس الدین التمش کو مقرر کیا اور سنہ ۶۳۶ ہجریمین بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب مروج کو اطلاع دی حضرت موصوف نے وصیت نامہ مرقومہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ پاس سردار حنفیہ مصوف کے روانہ فرمایا اور اون حضرت سردار حنفیہ مذکور نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بالا کے حضرت عبد الرشید صاحب کی خدمت میں ارسال کی اور اون حضرت عبد الرشید صاحب نے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم سے تخت نشینی رضیہ بیگم کا حکم منظور کرا کر معرفت ابدال کے قطب دہلی کو اطلاع دی اوہ قطب حکم سرور کا پابند ہو گیا۔

احوال تخت نشینی رضیہ بیگم والیہ دہلی ۱۲

رضیہ بیگم نے تین برس چھہ مہینے از روی وصیت نامہ بالا اطاعت فرمانبرداری سے سلطنت کی بعد کو منحرف ہو کر ظلم و فسق و فجور میں مبتلا ہوئی حضرت سردار حنفیہ کو رنجیدہ و زعرضہ ہوئے سنہ ۶۳۹ ہجریمین اوسکو قدیم سے معزول یعنے ہلاک کرکے اوسکی جگہہ معز الدین بہرام شاہ بن شمس الدین التمش کو مقرر کیا اور سنہ ۶۳۹ مذکور میں بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب ممدوح کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ مرقومہ بالا معرفت اوسی ابدال کے سردار حنفیہ کے پاس روانہ فرمایا بادشاہ مذکور نے وصیت نامہ کی پابندی سے انکار کیا ایک برس دس مہینے بعد فسق و فجور بکثرت کرنے لگا سنہ چھہ سو چالیس میں اوسکو سردار حنفیہ نے قدیم سے معزول کرکے اوسکی جگہہ سلطان علاء الدین مسعود شاہ بن سلطان رکن الدین فیروز شاہ کو مقرر کیا اور سنہ ۶۴۰ ہجریمین بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ مرقومہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کی معرفت سردار حنفیہ مذکور کے پاس روانہ فرمایا سردار حنفیہ نے منظوری بادشاہت کی مع وصیت نامہ کے حضرت عبد الرشید صاحب کی خدمت میں بھیجدی اون حضرت نے حضرت سید عالم صلعم سے حکم منظوری بادشاہ کا کرا کر فی الفور

احوال تخت نشینی معز الدین بہرام شاہ والی دہلی

احوال تخت نشینی سلطان علاء الدین مسعود شاہ والی دہلی ۱۲

معرفت ابدال کے قطب دہلی کو بھیجدیا اور وہ قطب پابند امر سرور رہکر اور سلطان علاء الدین مستقل بادشاہ قرار دیا گیا اور اوسکو
کا پابند رہا تخمیناً چار برس سلطنت کرنے پایا تھا کہ فسق و فجور میں مبتلا ہوا خلق اللہ کے ساتھ ظلم شروع کیا اوسی وقت بادشاہ
۶۴۳ھ میں ایکروز کے اندر سردار حنیفیہ نے قدیم سے معزول کرکے اوسکی جگہ پر سلطان ناصر الدین محمود
بن شمس الدین التمش کو متعین کیا اور ۶۴۳ھ میں بمقام دہلی جلوس کرکے معرفت ابدال کے حضرت بابا صاحب کو اطلاع دی
اور بیعت نامہ محررہ بالا اوسی ابدال کی معرفت پاس سردار حنیفہ کے روانہ فرمایا اور ون حضرت نے تخت نشینی کی منظوری
بیعت نامہ مذکور کی حضرت بابا صاحب کے پاس بھیجدی اونہوں نے بارگاہ عالیجاہ حضرت احمدی میم علیہ التحیۃ والتسلیم
حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حاصل کرکے قطب دہلی کے پاس معرفت ابدال کے روانہ فرمایا اور وہ قطب اوسکا پابند ہوگیا
اور ناصر الدین محمود شاہ کی بادشاہت نے فروغ پایا۔ بیعت نامہ کی پابندی کیوجہ سے خلق اللہ کیساتھ بانصاف پیش آیا فسق و فجور
سے اپنی آپ کو بچایا اور خاندان حضرت سے قلبی محبت رکھتا چنانچہ جب حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی
احمد صابر صاحب قدس اللہ سرہ العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے منکرون کی فی النار اور کلیر کو تباہ کیا تو یہی بادشاہ حکمران تخت دہلی تھا
یہ بادشاہ جلال مخدومی سنکر نہایت خائف ہوا اور حضرت بابا صاحب کی خدمت فیض بیعت میں اپنی وزیر اعظم کو بھیجا جسکا
بیان کتاب ہذا کے صفحہ ۱۶ میں مذکور ہو چکا ہے اور بعدہ خود جاکر حضرت بابا صاحب کی غلامی میں داخل ہوا بیعت ارادت سے مشرف
پایا دم حضرت حضرت ممدوح سے عرض کیا کہ حضور میرے حق میں دعائے خیر فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ ناصر الدین بابا و بیعت نامہ کا جان و دل پابند
رہنا اوسکی پابندی تیری حق میں دعائے خیر ہے بادشاہ نے بدست بستہ ہوکر عرض کی کہ غلام آپکا اور تمام خواجگان چشت کا بندہ بیدام ہے اگر حضرت
توجہ اور نظر دزہ نوازی رہی تو مدۃ العمر یہ غلام آپکے حکم کا پابند رہیگا یہ کہکر بادشاہ مذکور قدمبوس ہوا اور حضرت بابا صاحب کی خدمت
سے دہلی کو واپس آیا اور مدہ عدالت و انصاف کا ڈنکا بجا رہا اور سال اوسکی مسند نشینی کا تھا کہ حضرت ظہیر الدین سردار حنیفہ کو جذبہ
غلبہ تمام و کمال کا ساتھ پیدا ہوا اور ۶۵۵ھ میں حضرت ظہیر الدین صاحب نے اپنی فرزند اور خلیفہ اکبر خواجہ ابراہیم صاحب کو اپنی جگہ
سردار حنیفہ مقرر کیا یہ حضرت ۱۰ دہوین ماہ ربیع الآخر ۶۴۵ھ کو پیدا ہوئے اور اکیسوین ۲۱ ماہ شوال ۶۶۶ھ کو خلافت حاصل
کی اور گیارہوین ۱۱ ماہ شعبان ۶۸۴ھ کو وفات پائی بیسوان ۲۰ سال جلوس ناصر الدین محمود شاہ کا تھا کہ تاریخ یکم محرم الحرام ۶۶۳ھ کو
الغ خان ملقب بسلطان بلبن غیاث الدین بلام شمس الدین التمش حضرت بابا صاحب موصوف کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر
حصول شرف بیعت کا خواستگار ہوا جناب بابا صاحب نے اوسکا اخلاص دلی معائنہ فرماکر حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی

بیعت کرادیا بعد غیاث الدین بلبن تخت دہلی طالب ہوا آپنے نو محفوظ مین معائنہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ سلطان بلبن بابا آپ
فقیر نے بامر الٰہی بحکومت دہلی کا تخت تو دیا مگر چونکہ ناصر الدین محمود شاہ بھی میرا مرید ہے اور خاندان چشتیہ کا دل سے غلام ہے اور خلق اللہ کیساتھ
جواد سکا برتاؤ ہے وہ عادلانہ اور پسند حضرت تعادل حقیقی ہے اور ابھی اوس کی زندگی کے تخمیناً ستر مہینے باقی ہین بطمئن رہو کہ
بعد انتقال اوس کے تو ہی سلطنت دہلی کا بادشاہ ہوگا اور فقیر تیری تخت نشینی سے پانچ مہینے قبل اس عالم فانی ملک جاودانی کو رحلت
کر جائیگا چنانچہ بموجب پیش خبری حضرت بابا صاحب کے تاریخ پانچوین ماہ محرم ۶۶۴ھ ہجری کو حضرت بابا صاحب ممدوح نے اس عالم سے
حجاب فرمایا اور انتظام باطنی از روی صورت حقیقت معنوی مرتبہ واحدیت سے بطریق مرقومہ ذیل وقوع مین آنا شروع ہوا اور
ناصر الدین محمود شاہ والی دہلی بیس برس چھ مہینے بکمال عدل انصاف و باطاعت و عقیدت کیشی حضرات خواجگان چشت حکومت
کرکے تاریخ گیارہوین ماہ جمادی الاول ۶۶۴ھ ہجری کو قضا کی خاتمہ بخیر ہوا اور بجائے اوس کے بموجب فرمان حضرت بابا صاحب
کے حضرتخواجہ ابراہیم صاحب سردار حنفیہ نے **الغ خان ملقب بسلطان غیاث الدین بلبن غلام
شمس الدین التمش** کو تخت دہلی پر بٹہادیا اور بارہوین جمادی الاول ۶۶۴ھ ہجری مین بمقام دہلی اوسکا جلوس کرا کر
معرفت ابدال کے حضرت سلطان سید نظام الدین محبوب الٰہی اقطاب دہلی کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا
تحریر فرماکر معرفت اوسی ابدال کے سردار حنفیہ کے پاس روانہ کردیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت
خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض والدین سلمان مفات صابریہ کے پاس بھیجدی اون حضرت نے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم سے تخت نشینی کا حکم منظور کرا کر معرفت ابدال کے حکم سروریسی قطب دہلی کو مطلع فرمایا اور وہ قطب حکم موصوف کا پابند ہوگیا
سلطان بلبن بموصوف بطرز احسن مستقل حکمرانی کرنے لگا اور وہ مدۃ العمر انہی ہادی برحق حضرت سلطان سید نظام الدین
محبوب الٰہی اقطاب دہلی کا قلبی محب اور حضرات خواجگان چشت کا دل و جان سے مطیع و فرمان بردار رہا اور بائیس برس چند ماہ بعد الحاق
والضاف سلطنت کی ۶۸۶ھ ہجری مین انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا اور اسکے انتقال سے چار برس پہلے حضرت خواجہ
ابراہیم صاحب سردار حنفیہ نے رحلت فرمائی اور اونکی فرزند و خلیفہ اکبر حضرت نظام الدین صاحب سردار حنفیہ مقرر ہوئے
یہ حضرت گیارہوین صفر ۶۶۶ھ ہجری مین تولد ہوئے اور بارہوین ماہ محرم ۶۸۴ھ ہجری مین خلافت حاصل کی اور اکیس سال
رجب ۷۰۷ھ ہجری مین وفات پائی اور حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی اقطاب دہلی ۱۲ شوال ۶۳۵ھ
کو پیدا ہوئے اور دوسری محرم ۶۵۷ھ ہجری کو خلافت حاصل کی اور ستر ہوین ماہ ربیع الثانی ۷۲۵ھ

احوال خلافت حضرت خواجہ شمس الدین صاحب صابریہ ۱۲

وفات پائی و حضرت خواجہ **شمس الدین صاحب** شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات صابریہ اکیسویں ۲۱ جمادی الاخر سنہ ۶۹۷ھ کو تولد ہوئے اور پندرہ ۱۵ محرم سنہ ۷۶۲ھ کو خلافت حاصل کی اور دسویں ۱۰ جمادی الاخر سنہ ۷۹۹ھ کو وفات پائی

ذکر تخت نشینی سلطان معز الدین کیقباد والی دہلی ۱۲

حضرت نظام الدین صاحب سردار حنفیہ نے بجائے سلطان غیاث الدین بلبن کے سلطان **معز الدین کیقباد بن بقرا خان** کو مقرر کیا اور سنہ ۶۸۶ھ مین بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی قطب دہلی کو اوس کے تقرر کی اطلاع دی اور اون حضرت نے اوسی ابدال کی معرفت وصیت نامہ مرقومہ بالا ارقام فرما کر سردار حنفیہ مذکور کے ہاتھ بھیجدیا اور اون حضرت نے منظوری سلطنت مع وصیت نامہ کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات صابریہ کی خدمت اقدس مین روانہ کی اور اون حضرت نے بادشاہ مذکور کا حکم حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے منظور کرا کر بدست ابدال قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور وہ قطب دہلی حکم سروری پاکر معز الدین کیقباد کو بادشاہت کرانے لگا معز الدین کیقباد دو سال چند ماہ وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو منحرف ہو کر ظلم اور فسق و فجور مین مبتلا ہو گیا سردار حنفیہ مذکور نے بادشاہ

ذکر تخت نشینی سلطان شمس الدین والی دہلی ۱۲

مذکور کو سنہ ۶۸۸ھ مین قدیم معزول کر کے بجائے اوس کے کیومرث الملقب بہ سلطان **شمس الدین** بن معز الدین کیقباد کو تقرر کیا اور سنہ ۶۸۹ھ مین اوسکا جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی قطب دہلی کو مطلع کیا اور اون حضرت محبوب الٰہی نے وصیت نامہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ کے ہاتھ بھیجا سردار حنفیہ نے وہی وصیت نامہ بادشاہ مذکور کے پاس بھیجا اوسنے اتباع وصیت نامہ سے محض انکار کیا سردار حنفیہ نے اس انکار کو وصیت نامہ کی پشت پر تحریر کر کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض شاہ ولایت حمان صفات کے پاس روانہ کیا اور اون حضرت نے اوس انکار کو معائنہ فرما کر معرفت ابدال کے فی الفور سردار حنفیہ کو حکم بھیجا کہ جو کوئی بادشاہ وصیت نامہ محررہ بالا سے انکار کیا کرے اوسکی اطلاع ہمارے پاس بھیجنے کی کچھ ضرورت نہین ہے تم خود اوسکو قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے دوسرا بادشاہ

احوال سلطنت فیروز شاہ والی دہلی ۱۲

قایم کر دیا کرو چنانچہ بصدور حکم ہذا اسی طرح تعمیل کی گئی سلطان شمس الدین کیومرث مذکور نے چند مہینے سلطنت کی تھی کہ بوجہ فسق و فجور و ظلم و ستم اور انحراف وصیت نامہ محررہ بالا کے سردار حنفیہ مذکور نے سنہ ۶۸۹ھ مین اوسکو قدیم سے معزول کر کے سلطان **جلال الدین فیروز شاہ** بن بقرا خان خلجی کو تخت دہلی پر متمکن کیا اور سنہ ۶۸۹ھ مین اسکا جلوس کرا کر حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی کو معرفت ابدال کے اطلاع کی اور اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرما کر اوسی ابدال کے معرفت سردار حنفیہ کے پاس بھیجدیا اور اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ معرفت ابدال کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب موصوف کے پاس روانہ کی اور حضرت نے حکم منظوری

بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم سے منظور کرا کے پاس قطب دہلی کے بھیجدیا اور وہ قطب پابند حکم رہا اس بادشاہ نے
پانچ برس پابندی وصیت کی اختیار کی بعد کو منحرف ہو کر ظلم اور فسق و فجور پر کمر باندھی سردار حنفیہ مذکور نے اوسکو قید کر
معزول کر کے اوسکی جگہ سلطان رکن الدین بن جلال الدین فیروز شاہ کو مقرر کیا سنہ ۶۹۳ ہجری مین اوسکا جلوس
کرا کے ابدال کی معرفت حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی قطب دہلی کو اطلاع دی اور اون حضرت نے وصیت نامہ مجررہ بالا
تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ کے پاس ارسال فرمایا اور اون حضرت نے بقاعدہ باطنی وہ وصیت نامہ اس بادشاہ کے
پاس بھیجدیا اوس نے پابندی وصیت نامہ سے محض انکار کیا سردار حنفیہ نے چار مہینے کے عرصہ مین شاہ رکن الدین والی دہلی کو قید کر کے
معزول کر کے بجائے اوس کے سلطان جلال الدین بن شہاب الدین مسعود خلجی کو مقرر کر کے سنہ ۶۹۴ مین اوسکا جلوس
کرا دیا اور حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ مسطورہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے
ہاتھ سردار حنفیہ کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شمس الارض
شاہ ولایت صابریہ کے خدمت مین روانہ کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وسلم کر کے بدست ابدال قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور وہ حکم سرور کا پابند ہو گیا ایک برس کے بعد اس بادشاہ نے حضرت سلطان نظام الدین صاحب
محبوب الٰہی سے بیعت ارادت حاصل کی اور بعد غلامی حاصل کرنیکے حضرت ممدوح سے عرض کیا کہ حضور میرے حق مین دعائے خیر فرمائین آپ نے
فرمایا کہ تیرے حق مین دعائے خیر یہی ہے کہ وصیت نامہ کی پابندی اختیار کر اور خلق اللہ کے ساتھ بعدل و انصاف پیش آ
بادشاہ نے سنکر اقرار کیا کہ مین بدل و جان وصیت نامہ مذکورہ بالا کا پابند اور خواجگان چشت کا غلام رہونگا بعد فیوض حضرت سے
رخصت ہوا اور بکمال عدالت سے باطناً حضرت خواجگان چشت حکمرانی کرنے لگا اور اسی کے عہد سلطنت مین حضرت خواجہ شمس الدین
شمس الارض شاہ ولایت نے سنہ ۶۹۹ ہجری مین اس عالم سے حجاب فرمایا اور بجائے آپ کے وساوہ حکومت باطنی پر بصورت حقیقت معنوی حضرت
شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث خلیفہ اکبر صابریہ جلوہ گر ہوئے حضرت شاہ جلال الدین صاحب
موصوف تیسویں ۲۳ ماہ شوال سنہ ۶۵۸ ہجری کو پیدا ہوئے اور بارہوین ۱۲ ربیع الاول سنہ ۶۹۷ ہجری کو خلافت حاصل کی اور تیرہوین ۱۳ ربیع الاول
سنہ ۷۰۵ ہجری کو وفات پائی اور سلطان علاء الدین مذکور نے اونیس ۱۹ برس چند ماہ بعد کی تمام سلطنت کر کے سنہ ۷۱۶ ہجری
مین ملک بقا کا راستہ لیا خاتمہ بخیر ہوا سردار حنفیہ نے بجائے اوس کے سلطان شہاب الدین بن سلطان علاء الدین
اور سنہ ۷۱۶ ہجری مین اوسکا جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی کو اطلاع دی اون حضرت نے

احوال تخت نشینی سلطان رکن الدین والی دہلی ۱۲

احوال تخت نشینی سلطان علاء الدین والی دہلی ۱۲

احوال تخت نشینی سلطان جلال الدین والی دہلی ۱۲

وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفہ کے پاس بھیجدیا اور اون حضرت نے وہ وصیت نامہ
ابدال کی معرفت بطالعہ معینہ بادشاہ کے پاس بھیجا بادشاہ مذکور نے انکار محض کیا تین ماہ چند یوم کے عرصہ مین سردار حنیفہ نے
بادشاہ کو قدیم سے معزول کرکے اوسکی جگہہ سلطان **قطب الدین مبارک شاہ** بن سلطان علاء الدین کو مقرر کیا اور
سنہ ۷۱۷ھ مین اوسکا جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت سلطان سید نظام الدین محبوب الٰہی کو اطلاع دی اون
حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ترمیم فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفہ کے پاس روانہ فرمایا اون حضرت نے منظوری بادشاہ
مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث صابر پہ کیخدمت سرایا برکت مین
روانہ کی اور اون حضرت نے حضرت سید عالم صلعم سے بادشاہت منظور کرا کر حکم سروری قطب دہلی کے پاس بھیجوادیا اور وہ قطب حکم
فیض شیم کا پابند رہا بادشاہ حکومت کرنے لگا برس ایکماہ ستائیس یوم وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو منحرف ہو گیا جب
ظلم کی شدت اور فسق و فجور کی کثرت ہوئے لگی تب سردار حنیفہ مذکور نے **سنہ ۷۲۰ھ** مین اوسکو قدیم سے معزول کرکے بجائے اوسکے
سلطان **ناصر الدین عرف خسرو خان** کو مقرر کیا اور حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی کو معرفت
ابدال کے اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفہ مذکور کے پاس روانہ کیا
اور اوس سردار حنیفہ نے وہ وصیت نامہ بادشاہ مذکور کے پاس بطرز باطنی بھیجا لیکن افسوس اوسنے اپنی بدقسمتی سے انکار محض کیا
سردار حنیفہ مذکور نے عرصہ چار ماہ چند یوم بادشاہ کو قدیم سے معزول کرکے اوسکی جگہہ سلطان **غیاث الدین تغلق شاہ**
بن ملک تغلق اول کو مقرر کیا اور **سنہ ۷۲۱ھ** مین اوسکا جلوس دہلی مین کرا کر معرفت ابدال کے حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی کو
اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفہ مذکور کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری
بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا صابر پہ کیخدمت مین ارسال کی اون حضرت
والا نے حضرت صلعم سے بادشاہ مذکور کی تخت نشینی کا حکم حاصل کرکے قطب دہلی کے پاس معرفت ابدال کے بھیجدیا اور
قطب دہلی حکم سروری کا پابند ہو کر تغلق کو سلطنت کرانے لگا تغلق چار برس وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو خاندان نقشبندیہ
مین مرید ہو کر وصیت نامہ کی پابندی اور خواجگان چشت کی اطاعت سے منحرف ہوا اور حضرت سلطان نظام الدین صاحب محبوب الٰہی
قسم کی تکلیفین دینا شروع کین مگر آپ نے تحمل و استقلال کو ہاتھہ سے نہ دیا صبر و تحمل سے کام لیا تب حضرت نظام الدین صاحب
سردار حنیفہ نے معرفت ابدال کے بقاعدہ باطنی تین مرتبہ ہدایت کی کہ تغلق پر یہ قدم آپکے محبوب ہین اور خدا کو انکی خاطر منظور ہے تو بھی انکی

رکھ دیا

سلطان ناصر الدین

بیان تخت نشینی سلطان غیاث الدین تغلق شاہ

اطاعت کرو اور ظلم و فسق و فجور سے باز آؤ ورنہ پیالہ تیری زندگی کا لبریز ہو چکا ہے تیرا لوٹ دیا جائیگا اور سلطنت سے محروم
ہو کر قید کیا جائیگا مگر اس ظالم مغرور نے سردار حنفیہ مذکور کی فہمایش پر کچھ خیال نکیا آخر ایک ۷۲۰ھ
کو جو منشاء امکان پر قریب مغرب یکایک آسمان کیجانب دیکھکر مصاحبوں سے کہا وہ چاند نظر آیا مصاحبین نے کہا کہ کہاں ہے کہکر کہڑا ہو گیا
دیکھو چاند یہ ہے یہ کہتا کہتا نیچے آ رہا اور گردن ڈھڑ سے ٹوٹ گئی اور قدیم سے معزول یعنی ہلاک ہوا سردار حنفیہ مذکور نے بجائے

۷۲۰ھ سلطان محمد عادلشاہ تغلق

اسکی سلطان محمد عادلشاہ تغلق بن غیاث الدین تغلق کو تخت دہلی پر بٹھا دیا اور تاریخ دوسری ربیع الاول
کو اسکا جلوس کیا حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی صاحب کو معرفت ابدال کے اطلاع دی اور حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا بخیر
اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ مذکور کے پاس روانہ کر دیا اور اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب
قلندر ثالث کی خدمت سراپا برکت میں ارسال کی اور اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہت کا حضرت سرور عالم صلعم کی بارگاہ عرش پناہ سے
حاصل کر کر ہمدست ابدال قطب کے پاس روانہ فرمایا اور قطب امر سروری کا پابند ہو گیا اور سلطان محمد عادلشاہ بپابندی وصیت نامہ
خواجگان چشت کی اطاعت و محبت کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا اور تاریخ سترہویں ماہ ربیع الآخر ۷۲۵ھ ہجری میں حضرت سلطان نظام الدین صاحب
محبوب الٰہی اقطاب دہلی نے اس عالم سے رحلت کیا اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شیخ نصیر الدین صاحب محمود چراغ دہلوی نظامیہ مقرر ہوئے

ذکر حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی

یہ حضرت ستائیسویں محرم ۶۲۱ھ میں پیدا ہوئے اور گیارہویں ربیع الثانی ۶۹۹ھ کو حاصل کی اور چھٹی رمضان المبارک
۷۹۷ھ کو وفات پائی۔ اور ۷۳۰ھ میں حضرت نظام الدین سردار حنفیہ نے وفات پائی اونکی جگہ خلیفہ اکبر حضرت

نصیر الدین صاحب

سردار حنفیہ مقرر ہوئے۔ یہ حضرت گیارہویں جمادی الآخر ۶۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور ساتویں

ربیع الآخر ۷۱۶ھ میں خلافت حاصل کی اور نویں ربیع الآخر ۷۵۶ھ کو وفات پائی۔ چند عرصہ کے بعد سلطان محمد
عادلشاہ تغلق حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث سے داخل طریق ہوا اور شرف غلامی حاصل کر کے دست بستہ
ہو کر عرض کیا کہ حضور غلام کے حق میں دعا فرمائیں حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ محمد عادل شاہ تیرے واسطے یہی دعا ہے کہ خلق اللہ پر
ظلم مت کیجو اور فسق و فجور سے باز رہیو اور اولاد خاندان صابریہ چشتیہ سے محبت بدل و جان رکھیو اور خلیفہ اکبر سلسلہ عالیہ صابریہ
اطاعت اور فرمان برداری کرنا اور وصیت نامہ کا بخوبی پابند رہنا یہ سنکر بادشاہ حضرت سے قدمبوس ہو کر رخصت ہوا اور مدۃ العمر وصیت نامہ
مذکورہ کا پابند رہا نہایت عمدگی کیساتھ ستائیس ۲۷ برس بادشاہت کی آخر کار ۷۵۲ھ میں وفات پائی خاتمہ بخیر ہوا اور بجائے اوسکے

۷۵۲ھ سلطان فیروز شاہ

سلطان فیروز شاہ بن سالار رجب برادر خورد تغلق ثالث تخت دہلی پر متمکن ہوا اور ۷۵۲ھ میں سردار حنفیہ مذکور نے بادشاہ کو

دہلی میں جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت شیخ نصیر الدین صاحب چراغ دہلوی نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ تحریرہ
بالا کو تحریر فرما کر معرفت اوسی ابدال کے سردار حنفیہ کے پاس روانہ فرمایا۔ اور اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت شاہ
جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث کی خدمت سراپا برکت میں ارسال کی اور اون حضرت نے حضرت سرور عالم صلعم سے بادشاہت
حکم منظور کرا کر قطب دہلی کے پاس بہت ابدال روانہ کیا اور قطب امر سروری کا پابند ہو گیا بعد سات مہینے کے بادشاہ مذکور نے
حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث سے شرف غلامی حاصل کیا اور بعد حصول بیعت ارادت عرض کیا کہ حضور انور
میرے حق میں دعائے خیر فرمائیں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ فیروز شاہ بابا تیرے حق میں دعائے خیر یہی ہے کہ وصیت نامہ کی پابندی کرنا اور خلق اللہ
ظلم و ستم سے بچانا اور فسق و فجور سے احتراز رکھنا اگر اسکا پابند رہیگا تو سلطنت قایم رہیگی اور بخیر ہو گا بادشاہ نے حضرت ممدوح کا
فرمان بدل و جان قبول کیا اور قدمبوس ہو کر دار السلطنت میں آیا اور وصیت نامہ کی پابندی اختیار کی۔ اس بادشاہ
کے عہد میں یہ واقعات ظہور میں آئے ایک یہ کہ سنہ ۷۵۶ھ میں حضرت نصیر الدین صاحب سردار حنفیہ نے رحلت فرمائی اور
اپنی جگہ خلیفہ اکبر حضرت مخدوم شیخ صفی اللہ صاحب سردار حنفیہ مقرر ہوئے۔ یہ حضرت گیارہ شعبان سنہ ۷۲۹ھ ہجریہ کو
پیدا ہوئے اور اونیسویں ۱۹ ماہ ربیع الآخر سنہ ۷۴۹ھ میں خلافت حاصل کی۔ اور اونیسویں ۱۹ شوال سنہ ۸۱۰ھ ہجریہ کو وفات پائی
دوم یہ کہ سنہ ۷۵۵ھ کو حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثالث نے اس عالم سے حجاب فرمایا اور بجائے اپنی خلیفہ اکبر
حضرت مخدوم شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب اردولوی زندان پیر صابریہ مقرر ہوئے۔
یہ حضرت اکیسویں ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۷۳۴ھ کو پیدا ہوئے اور ستائیسویں ۲۷ رجب سنہ ۷۵۵ھ کو خلافت حاصل کی اور پندرہویں ۱۵ ماہ
جمادی الثانی سنہ ۸۳۷ھ کو وفات پائی۔ اور سلطان فیروز شاہ مذکور نے بڑے عدل و انصاف کے ساتھ اڑتیس ۳۸ برس سات ماہ
بست ۲۰ یوم سلطنت کی آخر کار سنہ ۷۹۰ھ میں قضا کر گیا خاتمہ بخیر ہوا اوس کے بعد چار بادشاہون اعنی غیاث الدین محمد تغلق شاہ
فتح خان فیروز شاہ۔ ناصر الدین محمد شاہ فیروز شاہ۔ سلطان غیاث الدین تغلق شاہ رابع کو یکے بعد دیگرے عرصہ دو برس
میں تخت دہلی پر سردار حنفیہ موصوف نے مقرر کیا اور یہ چارون بادشاہ وصیت نامہ محررہ بالا سے منحرف رہے ظلم و فسق و فجور
کی کثرت ہوئی بالآخر سردار حنفیہ مذکور نے بادشاہ آخر الذکر کو قدیم سے معزول کر کے اوسکی جگہ سلطان ناصر الدین
محمد شاہ بن فیروز شاہ کو تخت نشین کیا اور سنہ ۷۹۲ھ میں سردار حنفیہ مذکور نے دہلی میں اوسکا جلوس کرا کر معرفت
ابدال کے حضرت شیخ نصیر الدین صاحب نظامیہ چراغ دہلوی کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے

احوال حکومت باطنی حضرت مخدوم صفی اللہ صاحب سردار حنفیہ

بیان خلافت حضرت شاہ عبد الحق صاحب صابریہ ۱۲

بر تخت نشینی سلطان ناصر الدین محمد شاہ ۱۳ و احوال حکومت

معرفت سردار حنفیہ کے پاس روانہ کیا اور حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب دہلوی زندان پیر صابریہ کے پاس بہ خدمت بابرکت مین بھیجدی اور حضرت نے بادشاہ مذکور کی منظوری کا حکم حضرت سرور عالم صلعم کے [illegible] پاس بھیجدیا اور قطب مذکور حکم سروری کا پابند ہوگیا اور بادشاہ تین برس نو ماہ پابندی وصیت نامہ اختیار کی بعد کو [illegible] فسق و فجور مین مبتلا ہوا سردار حنفیہ مذکور نے چند یوم مین اوسکو قید یم معزول یعنے ہلاک کرکے ۹۶ھ مین اوسکے [illegible] ابدال بن سکندر شاہ بن ناصرالدین محمد شاہ کو مقرر کیا اور اوسکی اطلاع حضرت مخدوم نورالحق احمد عبدالحق صاحب دہلوی زندان پیر صابریہ کو کردی مگر اوس نے ظلم و فسق و فجور اختیار کیا سردار حنفیہ نے فوراً ایکماہ چند یوم کے اوس ظالم کو قید یم معزول کرکے اوسکی سنہ مین ناصرالدین محمود شاہ بن ناصرالدین محمد شاہ کو مقرر کردیا اور ۹۶ھ مین بمقام دہلی جلوس کرکے معرفت ابدال کے حضرت شیخ نصیرالدین صاحب نظامیہ چراغ دہلوی کو اطلاع کردی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرماکر اوسی ابدال کی معرفت سردار حنفیہ کے پاس روانہ کیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب دہلوی زندان پیر صابریہ کے پاس بھیجدی اور اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہت حضرت سرور عالم صلعم کے معرفت ابدال کے قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور وہ قطب دہلی حکم سروری کا پابند ہوگیا آٹھ مہینے کے بعد بادشاہ مذکور نے بیعت ارادت حضرت شاہ نورالحق احمد عبدالحق صاحب موصوف سے حاصل کی اور عرض کیا کہ حضور میرے حق مین دعائے خیر فرمائین آپنے ارشاد فرمایا کہ میرے حق مین یہی دعائے خیر کہ خلق اللہ پر ظلم مت کرنا اور فسق و فجور سے باز رہنا اور وصیت نامہ محررہ بالا کی پابندی اختیار کرکے اولاد خاندان صابریہ چشتیہ سے بسلوک جان محبت رکھنا اور خلیفہ اکبر خاندان صابریہ چشتیہ کی اطاعت فرمانبرداری کرنا بادشاہ نے بسکر مستحکم وعدہ کیا اور حضرت موصوف سے قدمبوسی ہوکر دہلی مین آیا اور وصیت نامہ کی کماینبغی تعمیل کی

۹۷ھ مین حضرت شیخ نصیرالدین صاحب نظامیہ چراغ دہلوی نے رحلت فرمائی اور اون حضرت کی جگہہ خلیفہ اکبر حضرت شیخ محمد سعدی صاحب نظامی مقرر ہوئے۔ حضرت شیخ محمد سعدی صاحب سولہ شوال ۸۰۳ھ مین پیدا ہوئے اور سنہ ۸۲۵ھ مین خلافت حاصل کی اور بارہوین محرم ۸۱۹ھ کو وفات پائی اور سلطان ناصرالدین محمود شاہ نے بپابندی وصیت نامہ محررہ بالا دس سال آٹھ ماہ چند یوم بخوبی تمام بادشاہت کی اور ۸۱۵ھ مین انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا۔ اوسکے بعد سردار حنفیہ مذکور نے یکی بعد دیگرے ناصرالدین نصرت شاہ بن شہزادہ فتح خان اور اقبال خان عرف ملوخان پٹھان ابن دولت خان کو بعرصہ سات ماہ تخت دہلی پر مقرر کیا بوجہ انحراف وصیت نامہ محررہ بالا قدیم سے معزول کئے گئے اور اون کے بعد شاہ امیر تیمور بن

ذکر تخت نشینی علاءالدین بن سکندر شاہ

احوال تخت نشینی ناصرالدین محمود شاہ

احوال امیر تیمور حضرت محمد سعدی صاحب نظامیہ

ذکر تخت نشینی امیر تیمور

احوال سلطنت دولت خان

امیر طرا خان کو سردار حنیفہ نے تخت دہلی پر متمکن کیا لیکن پانچ مہینے کے بعد اس بادشاہ نے وصیت نامہ سے انحراف کرکے ظلم اور فسق و فجور پر کمر باندھی سردار حنیفہ نے فی الفور اوسکو دہلی سے بجائے کیجانب روانہ کرکے اوسکی جگہ **۸۲۱ھ** میں **دولت خان لودہی** کو مقرر کردیا اور دہلی میں جلوس کرا کر معرفت ابدال کے منظوری بادشاہت کی حضرت شاہ نور الحق صاحب موصوف کیطرف ارسال کی اور حضرت نے اوس منظوری بادشاہت پر حضرت سرور عالم صلعم کے حکم کیلیکر پاس قطب دہلی کے بھجوا دیا اور قطب نے حکم سرور کا پاتے ہی سردار حنیفہ کو فوراً اوسکو

ذکر بادشاہت خضر خان

دولت خان نے ایکسال و ماہ چند یوم سلطنت کی بعد کو منحرف ہو کر ظلم پر کمر باندھی سردار حنیفہ کو فوراً اوسکو **۸۱۷ھ** میں معزول یعنے ہلاک کرکے اوسکی جگہ **خضر خان** بن ملک سلیمان قوم سادات کو مقرر کیا اور **۸۱۷ھ** میں بمقام دہلی جلوس کرا کر سردار حنیفہ نے معرفت ابدال کے حضرت شیخ محمد سعدی صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت نے وصیت نامہ مرقومہ بالا تحریر فرما کر معرفت اوسی ابدال کے سردار حنیفہ کے پاس روانہ کردیا اور حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے حضرت شاہ نور الحق صاحب موصوف کو بھیجدیا اور حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مسطورہ کا حضرت سید عالم صلعم سے کرا کر معرفت ابدال کے قطب دہلی کے پاس بھجوا دیا اور وہ اوس حکم سرور کا پاتے ہی **۸۱۸ھ** میں حضرت مخدوم شیخ صفی الحق صاحب سردار حنیفہ رحلت فرمائی اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شیخ **اسمعیل صاحب** سردار حنیفہ مقرر ہوئے۔

احوال حضرت شیخ اسمعیل صاحب سردار حنیفہ

حضرت شیخ اسمعیل صاحب بارہویں ماہ ربیع الاول **۷۹۲ھ** میں پیدا ہوئے اور بارہویں ربیع الآخر **۸۱۲ھ** میں خلافت حاصل کی اور تیرہویں ربیع الاول **۸۶۰ھ** میں وفات پائی اور **۸۱۹ھ** میں حضرت شیخ محمد سعدی صاحب نظامیہ نے رحلت کی اور اوسکی جگہ خلیفہ اکبر حضرت شیخ **اختیار الدین صاحب** نظامیہ مقرر ہوئے۔

حضرت شیخ اختیار الدین صاحب نظامیہ

شیخ اختیار الدین صاحب موصوف اکیسویں ماہ رمضان **۷۴۱ھ** میں پیدا ہوئے اور تاریخ سوم صفر **۷۹۷ھ** میں خلافت حاصل کی اور بارہویں ذی حجہ **۸۳۸ھ** کو وفات پائی خضر خان مذکور والی دہلی سات دو مہینے تک وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو منحرف ہو کر ظلم پر کمر باندھی سردار حنیفہ حضرت شیخ اسمعیل صاحب موصوف نے اوسکو قدیم سے معزول یعنے ہلاک کرکے بجائے اوسکے **معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ** بن خضر خانکو مقرر

احوال سلطنت مبارک شاہ

اور **۸۲۴ھ** میں بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے شیخ اختیار الدین صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت نے مع وصیت نامہ مرقومہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ مذکور کے پاس روانہ کردیا اور حضرت نے منظوری سلطنت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق ردولوی زندان پیر صابریہ کے پاس ارسال کی اور حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا خباب سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم سے حاصل کرکے قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور وہ

احوال تخت نشینی سلطان محمد شاہ

قطب حکم سرور یکا پابند ہو کر معز الدین کو سلطنت کرنے لگا یہ دو برس ایک ماہ چند یوم بادشاہ مذکور وصیت نامہ محررہ بالا کا پابند رہا بعد منحرف ہو کر ظلم پر کمر باندھی اور فسق و فجور میں مبتلا ہوا تب سردار حنیفہ کو لے معز الدین کو ۸۳۷ھ میں قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے اوسکی جگہہ **سلطان محمد شاہ** بن فرید خان بن خضر خان کو تخت دہلی پر متمکن کیا اور اوسی سنہ میں بمقام دہلی بکلبلہ پس کر اکر معرفت ابدال کے حضرت شیخ اختیار الدین صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور ان حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفہ کے پاس روانہ کیا اور ان حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ مذکور کے ہمدست ابدال حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی زبان پیر صابریہ کے حضور میں ارسال کی اور ان حضرت نے شہنشاہ دوسرا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بادشاہ مذکور کی بادشاہت کا حکم منظور کرا کر قطب دہلی کے پاس بھجوا دیا اور وہ حکم سرور یکا پابند ہو گیا ۸۳۷ھ میں حضرت شاہ نور الحق احمد عبد الحق صاحب ردولوی زبان پیر صابریہ نے رحلت فرمائی اور آپ کی جگہہ خلیفہ اکبر آپ کے حضرت شاہ **مصطفے عارف حق** صابریہ مقرر ہوئے یہ حضرت تیسویں ۳۰ صفر ۸۱۲ھ کو پیدا ہوئے اور اکیسویں ۲۱ رمضان المبارک ۸۲۵ھ کو خلافت حاصل کی اور ستہوں ۱۷ صفر ۸۴۲ھ کو وفات پائی اور ۸۴۳ھ میں شیخ اختیار الدین صاحب نے حجاب کیا اور آپ کی جگہہ خلیفہ اکبر حضرت **خواجہ حسن سالار** صاحب نظامیہ مقرر ہوئے حضرت تیرہویں ۱۳ شوال ۸۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور سولہویں ۱۶ رمضان ۸۲۱ھ کو خلافت حاصل کی اور یکم صفر ۸۴۹ھ کو وفات پائی اور سلطان محمد شاہ مذکور والی دہلی بارہ ۱۲ سال چند ماہ وصیت نامہ کا پابند رہا بعد منحرف ہو کر ظلم شروع کیا فی الفور سردار حنیفہ مذکور نے سلطان محمد شاہ کو قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے اوس کی جگہہ **سلطان علاء الدین عالم شاہ ثانی** بن سلطان محمد شاہ کو تخت دہلی پر بٹہا دیا اور ۸۴۹ھ میں بمقام دہلی جلوس کر اکر معرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور ان حضرت نے وصیت نامہ مسطورہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفہ کے پاس روانہ کر دیا اور ان حضرت نے وصیت نامہ موصوف مع منظور سلطنت معرفت ابدال حضرت شیخ مصطفے عارف حق بطن الائمہ صابریہ کے خدمت بابرکت میں ارسال کیا اور ان حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت مسلم حاصل کر کے قطب دہلی کے پاس روانہ فرمایا اور وہ حکم سرور یکا پابند ہو گیا۔ یہہ بادشاہ چھہ برس چند ماہ وصیت نامہ مذکور و بالا کا مطیع و منقاد رہا بعد منحرف ہو کر ظلم اور فسق و فجور پر کمر باندھی فی الفور سردار حنیفہ مذکور نے اوسکی سرکوبی کر کے قدیم سے معزول یعنی ہلاک کیا اور اوسکی جگہہ سلطان **بہلول لودہی** بن ملک کالہ پہاڑ کو مقرر کر کے ۸۵۵ھ میں بمقام دہلی جلوس کرا دیا اور معرفت ابدال حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اس کیفیت سے مطلع کیا اور ان حضرت نے فوراً وصیت نامہ

احوال تخت نشینی سلطان علاء الدین عالم شاہ ثانی

احوال حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ

احوال حضرت شاہ مصطفے عارف حق صاحب صابریہ

احوال تخت نشینی سلطان بہلول لودہی

تحریر ابدال ارقلم فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ کے پاس روانہ کیا اور اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ
کے بہ دست ابدال حضرت شاہ قطب عارف حق مظہر الولایت صابریہ کی خدمت مین ارسال کیا اور اون حضرت نے حکم منظوری
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حاصل کر کے قطب دہلی کے پاس بھجوا دیا وہ حکم سرور کا پابند ہو گیا اس بادشاہ نے جب یہ سارا
بعد خواجہ حسن سالار نظامی صاحب بیعت قبول کی بعد عرض کی حضرت میرے حق مین دعائے خیر فرمائین حضرت نے فرمایا کہ سلطان بہلول
تیرے حق مین دعائے خیر یہی ہے کہ ظلم خلق اللہ پہ مت کرنا اور فسق و فجور سے محفوظ رہنا و اخلاق خاندان نظامیہ چشتیہ سے محبت
رکھنا اور خاندان صابریہ چشتیہ کے خلیفہ اکبر کا مطیع و فرمانبردار رہنا چنانچہ بادشاہ مذکور نے بامر مرشدی عدل و انصاف سے
کام کیا اور حضرات خاندان چشتیہ کا دل سے غلام رہا **۸۶۰ھ** مین حضرت شیخ اسمعیل صاحب سردار حنفیہ نے رحلت فرمائی اور بجائے آپ کے
خلیفہ اکبر **حضرت** مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین سردار حنفیہ مقرر ہوئے
حضرت قطب عالم صاحب موصوف تیئیسوین ۲۳ ماہ جمادی الآخر **۸۴۲ھ** کو پیدا ہوئے اور تاریخ گیارہوین ۱۱ رمضان **۸۵۹ھ** کو اس سلسلہ حنفیہ
کی خلافت حاصل کی اور تیئیسوین ۲۳ ماہ جمادی الآخر **۸۶۵ھ** مین وفات پائی اور **۸۶۲ھ** مین حضرت مصطفے عارف حق مظہر الولایت
صابریہ نے اس عالم سے حجاب فرمایا اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب مسند حقیقت معنوی پر
مقرر ہوئے یہ حضرت پندرہوین ۱۵ ماہ جمادی الآخر **۸۳۷ھ** مین پیدا ہوئے اور بائیسوین ۲۲ ماہ شعبان **۸۶۶ھ** مین خلافت حاصل کی اور
اکیسوین ۲۱ ماہ شعبان **۸۹۸ھ** مین وفات پائی اور سلطان بہلول لودہی نے اڑتیس ۳۸ سال پانچ ۵ ماہ سات ۷ یوم بخوبی تمام سلطنت کی
۸۹۴ھ مین انتقال کیا خاتمہ بخیر ہوا اور بجائے اوس کے **سلطان سکندر** بن سلطان بہلول لودہی کو
قطب عالم صاحب موصوف سردار حنفیہ نے مقرر کیا اور **۸۹۴ھ** مین اوسکا جلوس کرا کر حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو
معرفت ابدال کے خبر کر دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ مذکور کے پاس
روانہ فرمایا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بہ دست ابدال کے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد
جیو صاحب صابریہ کی حضور مین ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم سے حاصل کر کر
معرفت ابدال قطب دہلی کے پاس بھجوا دیا اور وہ حکم سرور کا پابند ہو گیا بادشاہ سلطنت کرنے لگا بعد دو برس کے
۸۹۶ھ مین بادشاہ مذکور نے حضرت شاہ کمال الدین محمد عجیب النور محمد جیو صاحب صابریہ سے بیعت ارادت حاصل کی اور عرض کیا
کہ حضور غلام کے حق مین دعائے خیر فرمائین حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ تیرے حق مین دعائے خیر یہی ہے کہ خلق اللہ پہ ظلم نکرنا

اور فسق و فجور سے باز رہنا خلیفہ اکبر خاندان صابریہ چشتیہ کا مطیع و فرمانبردار اور داخلان خاندان صابریہ سے بدل و جان التس رکھنا بادشاہ نے ہدایت موصوف بسر و چشم قبول کی اور تا دم مرگ حضرت خواجگان چشت کا مطیع و فرمانبردار رہا چار برس بعد ۹۱۸ھ میں حضرت شاہ کمال الدین محمد حبیب ابو محمد سعید صاحب صابری نے اس عالم سے عالم دیگر کو انتقال کیا اور آپ کے حضرت مشکل کشا بندگی شاہ عبد القدوس صاحب گنگوہی قطب عالم و دستگیر سلطان التارکین رونق افزائے اوساده حکومت صابریہ چشتیہ بصورت حقیقت بمعنوی موصوف ہوئے اور آپ کی ولادت اور وفات کا حال بذیل حنفیہ اول مرقوم ہو چکا ہے اور سلسلہ صابریہ علیہ کی خلافت بعیون عمل دی الآخر ۹۶۹ھ کو حاصل کی اور جب خاندان صابریہ اور کیفیت حنفیہ کی ایک ہی حضرت قطب عالم صاحب موصوف علو العزم و المرتبہ ہوئے تو حضرت اپنی جگہ اپنے فرزند اکبر حضرت شیخ عبد الحمید صاحب عرف شیخ زین اولیاء و ولایت روح جدیہ کو عہدہ سروری حنفیہ عطا فرمایا اور آپ خاندان صابریہ چشتیہ کے شہنشاہ ولایت علو العزم و المرتبہ رہے حضرت شیخ عبد الحمید صاحب موصوف ستر ہوئیں ماہ ربیع الآخر ۹۶۳ھ میں پیدا ہوئے اور سولہویں ماہ ربیع الآخر ۹۸۰ھ کو خلافت حاصل کی اور چودھویں ماہ ربیع الآخر ۱۰۰۵ھ میں وفات پائی الغرض سلطان سکندر مذکور خواجگان چشت کا کمال محب تھا چنانچہ ۹۰۷ھ میں وفینہ ثانی حضرت بادشاہ دو جہان قطب الدین علاء الدین احمد صابر صاحب قدس اللہ الارواح سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت قطب عالم صاحب نے اپنے عہد میں کیا حضرات خواجگان چشت کی اطاعت و محبت کے باعث اس بادشاہ نے اٹھائیس برس پانچ مہینے بخوبی تمام سلطنت کی اور یہ بادشاہ ۹۲۳ھ میں انتقال کے وقت خدا کا عارف ہو کر ملک بقا کو روانہ ہوا حضرت شیخ عبد الحمید صاحب سروار حنفیہ نے بجائے اوس کے سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر کو تخت ہندوستان پر متمکن کیا اور ۹۲۳ھ میں بہتمام آگرہ اوسکا بیٹا اوس کو اکبادال کی معرفت حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا اوسی ابدال کے ہاتھ سروار حنفیہ مذکور کے پاس روانہ کیا اور حضرت منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ معرفت ابدال کے حضرت قطب عالم صاحب موصوف صابریہ چشتیہ کی حضور میں ارسال کیا اور حکم منظوری بادشاہ کا حضرت سرور عالم صلعم کر کر ابدال کی معرفت قطب اگرہ کے پاس پہنچا اور وہ قطب حکم عالی کا پابند ہو کر یہ بادشاہ آٹھ برس چند ماہ وصیت نامہ کا پابند رہا اور ۹۲۸ھ میں حضرت قطب عالم صاحب موصوف بیعت ہوا اور تعمیر روضہ شریف حضرت بادشاہ دو جہان ممدوح کے لیے قوت حلال کا روپیہ ارسال کیا جسکا بیان صفحہ ۲۱۹ کتاب ہذا میں درج ہے بعد کو یہ بادشاہ منحرف ہو کر ظلم اور فسق و فجور میں بکثرت مبتلا ہوا ۹۳۲ھ میں سروار حنفیہ مذکور نے اوسکو قتل کر کے اوسکی جگہ سلطان ظہیر الدین محمد بابر شاہ بن عمر شیخ مرزا چغتائی کو مقرر کیا ۹۳۲ھ میں اوسکا جانشین

دہلی کرا کر معرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر دیا کر اوسی
ابدال کی ہاتھ سردار حنیفہ موصوف کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بدست ابدال حضرت قطب عالم
صاحب ممدوح صابریہ کی حضور میں ارسال کیا اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم سے نافذ کرا کر قطب دہلی کے پاس بھجوا دیا
اور وہ حکم سرور کا پابند ہو گیا یہ بادشاہ چار سال دس ماہ وصیت نامہ کا پابند رہا بعد فسق و فجور میں مبتلا ہوا ظلم کثرت سے
ہونے لگا فی الفور سردار حنیفہ مذکور نے ۹۳۷ھ میں اوسکو قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے اوسکی جگہ **نصیر الدین ہمایون**
بادشاہ اول بن بابر شاہ کو مقرر کیا اور ۹۳۷ھ میں بمقام آگرہ و دہلی اوسکا جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت
خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع کی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تسطیر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ مذکور کے
پاس روانہ کیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے ابدال کی معرفت حضرت قطب عالم صاحب ممدوح صابریہ کی حضور میں ارسال کی
اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اجرا کرا کر معرفت ابدال کے قطب دہلی کے
پاس بھیجدیا اور وہ قطب حکم سرور کا پابند ہو گیا اور بادشاہ حکمرانی کرنے لگا ۹۴۵ھ میں حضرت قطب عالم صاحب ممدوح صاحب
کیا اور اپنی جگہ آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ **جلال الدین صاحب** تہانیسری کریم الطرفین سید حقیقت پر جلوہ آرا ہوئے حضرت
یکم رجب ۹۴۴ھ میں پیدا ہوئے اور ستر ہوئیں ماہ رجب ۹۱۵ھ کو خلافت حاصل کی اور پندرہویں ذی حجہ ۹۸۹ھ کو وفات پائی
بادشاہ مذکور گیارہ برس وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو منحرف ہو کر فسق و فجور میں مبتلا ہوا سید زادوں کو قید کیا بعرصہ پانچ ماہ بر طرف
مذکور نے فوج غیبی بلوائی اور ۹۴۶ھ میں بادشاہ مذکور کو تخت دہلی سے جدید کو معزول کر کے باعانت افواج غیبی قید ساداتِ اعظام کے
باداش میں لون زدو کوب کرایا بعد کو چار برس کا صفایا کرا کر دہلی سے باہر نکالدیا اور بجائے اوسکے **محمد فرید الدین شیر شاہ** بن
حسن کو سردار حنیفہ مذکور نے مقرر کر کے ۹۴۶ھ میں بمقام آگرہ و دہلی اوسکا جلوس کرا دیا اور معرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار
صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا اتمام فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ مذکور کے پاس روانہ کیا
اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کی حضور میں
ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کرا کر معرفت ابدال کے قطب دہلی کے
پاس روانہ کیا اور وہ قطب دہلی حکم کا پابند ہو گیا یہ بادشاہ چار برس چار ماہ وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو منحرف ہو کر ظلم پر کمر باندھی
پندرہ یوم کے عرصہ میں واقع ۹۵۲ھ میں سردار حنیفہ مذکور نے قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے بجائے اوسکی **جلال خان**

نصیر الدین ہمایون بادشاہ اول

احوال حضرت شاہ جلال الدین

اسلام شاہ بن شیر شاہ کو مقرر کیا **سنہ ۹۵۲ھ** مین سردار حنیفہ مذکور نے اوسکا جلوس دہلی مین کرا کر مقرر فرمایا ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفہ مذکور کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بدست ابدال کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے حاصل کر کے قطب دہلی کے پاس ارسال فرمایا اور قطب دہلی حکم سرور کا پابند ہو گیا بادشاہ مذکور نے آٹھہ برس دو ماہ سلطنت کی وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو انحراف کر کے ظلم پر کمر باندہی فسق و فجور مین مبتلا ہوا فی الفور سردار حنیفہ نے بعرضہ دس یوم **سنہ ۹۶۰ھ** مین اوسکو قدیم سے معزول یعنے ہلاک کر کے اوسکی جگہہ **فیروز شاہ** بن اسلام شاہ کو تخت نشین کرنا چاہا تہا کہ تین روز کے عرصہ مین اوسنے اپنی حقیقی بہن سے زنا کیا اور قطب دہلی نے تحریر سے معزول یعنے ہلاک کر کے سردار حنیفہ مذکور کو اطلاع دی سردار حنیفہ نے فیروز شاہ کی جگہہ **مبارز خان** ملقب **محمد عادل شاہ** بن نظام خان سور پٹہان کو مقرر کر کے **سنہ ۹۶۰ھ** مین بمقام دہلی اوسکا جلوس کرا دیا اور معرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنیفہ کو پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہ مذکور کا حکم حضرت سید عالم صلعم سے منظور کرا کر قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور وہ قطب اسپر سرور کا پابند ہو گیا بادشاہ مذکور ایکسال گیارہ مہینے وصیت نامہ کا پابند رہا بعد کو مرتکب فسق و فجور ہوا سردار حنیفہ مذکور نے بعرضہ دس یوم **سنہ ۹۶۲ھ** مین اوسکو قدیم سے معزول یعنے ہلاک کر کے بجائے اوسکے سلطان **ابراہیم سور پٹہان** کو مقرر کیا اسنے تین ماہ تین یوم بادشاہت کی اور ظلم و ستم بکثرت کیا سردار حنیفہ نے اوسکو قدیم سے معزول کر کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کو اطلاع دی اور فوراً اوسکی جگہہ **احمد خان ملقب بسکندر شاہ** بن حسین خان سور پٹہان کو مقرر کر دیا مگر اسنے بہی دو ماہ کے عرصہ مین بہت ظلم و فسق و فجور کیا فوراً سردار حنیفہ نے اوسکو قدیم سے معزول کر کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کو اطلاع دی اور اوسکی جگہہ پر **نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ** کو مرتبہ دوم **سنہ ۹۶۲ھ** مین فارس سے بلا کر مقرر کیا چہہ مہینے حواجہ سلطنت کی مگر ظلم و فسق و فجور سے پہر بہی باز نہ آیا اور فرمایش سردار حنیفہ کو خیال مین نہ لایا اسواسطے اس بادشاہ کی اطلاع حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو نہ کی صرف حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کو اطلاع کر کے چہہ مہینے کے عرصہ مین سردار حنیفہ مذکور نے **سنہ ۹۶۳ھ** مین اوسکو قدیم سے معزول یعنے ہلاک کر کے اوسکی جگہہ پر **ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ** بن ہمایون کو مقرر کیا اور **سنہ ۹۶۳ھ**

اوسکا جلوس کرادیا بعد سردار حنفیہ مذکور نے معرفت ابدال کے حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور
اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہمراہ سردار حنفیہ مذکور کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری و شاہ مع وصیت نامہ
کے حضرت شاہ جلال الدین صاحب تہانیسری صابریہ کو بھیجدی اور اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم سے کہ اکبر
قطب اگرہ کے پاس بھجوادیا اور وہ قطب حکم سرور یکا پابند ہوگیا اور یہہ بادشاہ سنہ ۹۶۵ ہجری میں حضرت شاہ جلال الدین صاحب
تہانیسری صابریہ کا مرید ہوا بعد حصول شرف بیعت ارادت عرض کیا کہ حضور میرے حق میں دعائے خیر فرمائیں حضرت ممدوح نے ارشاد فرمایا
کہ اکبر بابا ظلم خلق اللہ پر مت کرنا اور فسق و فجور سے باز رہنا اور داخلان خاندان صابریہ چشتیہ سے بدل و جان محبت رکھنا اور
خلیفہ اکبر خاندان صابریہ کا مطیع و فرمانبردار رہنا یہی تیرے حق میں دعائے خیر ہے اکبر نے یہہ ہدایت سنکر بدل و جان قبول کی
اور وعدہ کیا کہ غلام بموجب احسن النصیحت پر عمل کریگا یہہ کہکر حضرت ممدوح سے قدمبوسی کر کر دارالسلطنت کو واپس آیا
اور کمال عدل و انصاف اور نہایت محنت و جفاکشی کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا جسکا احوال و آئین حکمرانی ہر کہدومہ
پر ظاہر ہے اسی بادشاہ کے عہد میں یہہ چار واقعات وقوع میں آئے ایک یہہ کہ سنہ ۹۸۵ھ میں حضرت شیخ عبدالمجید صاحب
سردار حنفیہ نے حجاب کیا اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شیخ عبدالصمد صاحب سردار حنفیہ مقرر ہوئے یہہ حضرت ستر ہویں ماہ
رجب سنہ ۹۵۹ھ میں پیدا ہوئے اور ساتویں ربیع الاول سنہ ۹۶۲ھ میں خلافت حاصل کی اور گیارہویں ماہ شوال سنہ ۹۸۹ھ
کو وفات پائی دوم یہہ کہ سنہ ۹۸۹ھ میں حضرت شیخ عبدالصمد صاحب نے وفات پائی اور اونکی جگہہ خلیفہ اکبر حضرت شیخ فتح اللہ صاحب
سردار حنفیہ مقرر ہوئے حضرت شیخ فتح اللہ صاحب موصوف بارہویں ماہ ربیع الآخر سنہ ۹۶۴ھ کو پیدا ہوئے اور گیارہویں ماہ شعبان
سنہ ۹۸۹ھ میں خلافت حاصل کی اور اٹھارہویں ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۰۳۶ھ میں وفات پائی اور سوم یہہ کہ سنہ ۹۸۹ھ میں حضرت شاہ
جلال الدین صاحب تہانیسری کریم الطرفین صابریہ نے اس عالم سے حجاب فرمایا اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ نظام الدین صاحب
نے خلعہ حقیقت معنوی ملبوس فرمایا یہہ حضرت بارہویں رجب سنہ ۹۱۲ھ کو پیدا ہوئے اور گیارہویں شوال سنہ ۹۸۲ھ کو
خلافت حاصل کی اور ساتویں رجب سنہ ۱۰۱۷ھ میں وفات پائی چہارم یہہ کہ سنہ ۹۹۹ھ میں حضرت خواجہ حسن سالار صاحب نظامیہ
اون سے اس عالم سے ملک جاودانی کو مراجعت کی اور بجائے آپکے حضرت خواجہ سالار سرمست صاحب نظامیہ مقرر ہوئے
[illegible] سنہ ۹۳۴ھ میں پیدا ہوئے اور بارہویں شوال سنہ ۱۰۰۱ھ میں خلافت حاصل کی اور نویں [illegible]
[illegible] اکبر کو [illegible] دو ماہ گیارہ دن [illegible] تمام سلطنت کر کے سنہ ۱۰۱۴ھ میں

انتقال کیا اور شرف بیعت کی برکت سے خاتمہ بخیر ہوا اور فوراً حضرت شاہ فتح اللہ صاحب سردار حنفیہ نے اوسکی جگہہ نورالدین
محمد جہانگیر شاہ بن جلال الدین اکبر شاہ بادشاہ کو مقرر کیا اور سنہ ۱۰۱۴ھ میں بمقام اگرہ اوسکا جلوس کرکے اکبر معرفت
ابدال کے حضرت سالار سیست صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرماکر اوسی ابدال کی
ہاتھہ سردار حنفیہ مذکور کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بدست ابدال کے حضرت شاہ نظام الدین
صاحب بلخی صابریہ کو روانہ کردیا اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلعم سے حاصل کرکے قطب اگرہ کی پاس
بھجوادیا اور قطب حکم سرور کا پابند ہوگیا اور جہانگیر شاہ حکمرانی کرنے لگا وصیت نامہ کی پابندی اختیار کی عدالت و انصاف
کو ہاتھہ سے نہ دیا اس بادشاہ کے عہد میں سنہ ۱۰۱۷ھ میں حضرت شاہ نظام الدین صاحب بلخی صابریہ نے وصال فرمایا اور بجائے آپ کے
خلیفہ اکبر حضرت شیخ ابوسعید صاحب گنگوہی صابریہ مسند حقیقت پر متمکن ہوئے یہ حضرت چودھویں ماہ شعبان سنہ ۹۶ھ
میں پیدا ہوئے اور اکیسویں ماہ شوال سنہ ۹۹۰ھ کو خلافت حاصل کی اور پہلی ربیع الآخر سنہ ۱۰۴۳ھ میں وفات پائی سنہ ۱۰۲۵ھ میں
جہانگیر بادشاہ حضرت شاہ ابوسعید صاحب صابریہ کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہوا شرف بیعت سے ممتاز ہوکر دعائے خیر کا طالب ہوا آپ نے
ارشاد فرمایا کہ تو نورالدین محمد جہانگیر ہی میں تیری حق میں دعا بھی کرونگا لیکن تیرے واسطے یہی دعا ہے کہ تو وصیت نامہ محررہ بالا کا پابند
رہنا خلق اللہ سے بعدل و انصاف پیش آنا ظلم و فسق و فجور سے باز رہنا خواجگان چشت کی اعانت کرنا اور خاندان صابریہ کے خلیفہ اکبر کا مطیع و منقاد رہنا
جہانگیر نے یہ سنکر مستحکم وعدہ کیا کہ میں بدل و جان عدالت و انصاف میں مالوف رہونگا بعدہ دارالسلطنت کو واپس آیا اور اچھی طور سے
حکومت کرنے لگا سنہ ۱۰۲۶ھ میں ماہ شعبان اس بادشاہ نے بواسطہ اپنی پیر و مرشد صاحب کے روضہ شریف حضرت شاہ وجہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب قدس اللہ الارواح سلطان الاولیا کا جو شکستہ ہوگیا تھا اوسکی مرمت کی اور سنہ ۱۰۳۶ھ میں حضرت شاہ فتح اللہ صاحب
سردار حنفیہ نے وفات پائی اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت محمد صادق صاحب گنگوہی سردار حنفیہ مقرر ہوئے یہ حضرت ستروھویں ماہ
ربیع الآخر سنہ ۹۸۷ھ کو پیدا ہوئے اور نویں ماہ رمضان سنہ ۱۰۰۰ھ میں سلسلہ حنفیہ کی خلافت حاصل کی اور نویں ماہ محرم
کو وفات پائی بعد جہانگیر اکیس برس آٹھہ مہینے تیرہ دن سلطنت کرکے سنہ ۱۰۳۶ھ میں روانہ ملک بقا ہوا دنیا سے ایمان
اور فوراً حضرت شاہ محمد صادق صاحب سردار حنفیہ نے اوسکی جگہہ مرزا بلاقی ملقب بہ سلطان داور بخش بن سلطان خسرو چغتائی کو
مقرر کرکے منتظر صدور حکم باطن رہے لیکن جو بادشاہ تخت نشین ہوتے ہی ظلم و فسق و فجور میں مبتلا ہوگیا اور ملک و مال کو ہوا و ہوس میں
اونہوں نے اوسکو قدیم سے معزول کرکے اوسکی جگہہ شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ

نورالدین جہانگیر شاہ کا تخت نشین ہونا

احوال ابوسعید صاحب صابریہ

حضرت محمد صادق صاحب کا سردار حنفیہ ہونا

شاہجہان بادشاہ کا تخت نشین ہونا

تخت ہندوستان پر متمکن کیا سنہ ۱۰۳۷ھ میں بمقام آگرہ اسکا جلوس کرایا حضرت ساداتپناہ مناسب نظامیہ معرفت ابدال کے
اطلاع دی انحضرت نے اوسی ابدال کے ہاتھ وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر سردار حنفیہ مذکور کے پاس روانہ کیا انحضرت نے منظوری بادشاہ
وصیت نامہ بوساطت ابدال کے حضرت شاہ ابوسعید صاحب گنگوہی صابریہ کے حضور میں ارسال کی انحضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سردار عالم
سلمہ سے نافذ کرا کر قطب آگرہ کے پاس بھیجدیا اور وہ قطب حکم سردار کا پابند ہو گیا اور شاہجہان بادشاہ سلطنت رانی کرنے لگا سنہ ۱۰۴۰ھ
میں شاہجہان بادشاہ حضرت شاہ ابوسعید صاحب گنگوہی صابریہ کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہو کر داخل طریق ہوا اور استدعا
اب حضور غلام کے حق میں دعا خیر فرمائیں حضرت محدوح نے ارشاد فرمایا کہ شاہجہان بابا وصیت نامہ حضرت خواجہ غریب نواز پر عمل درآمد
ظلم اور فسق و فجور سے باز رہنا عدالت اور انصاف کو آئین بنانا اور علمائے سلسلہ چشتیہ اور خلیفہ اکبر خاندان صابریہ کے دل سے اطاعت و فرمانبرداری
کرنا عہد پر سے حکمرانی کریگا اور ہمیشہ فقیر کی فیضان صحبت کا اثر تیری صورت سے ظاہر ہوگا کہ تو جو کام کریگا اوسمیں خدا برکت عطا فرمائیگا
جو عمارت تو تعمیر کریگا وہ قایم رہیگی اور خواجگان چشت کی الفت و محبت میں تمام سلاطین پر تو سبقت لیجائیگا یہ سنکر شاہجہان نے
اپنی حضرت ہادی برحق کے اقدام رہبر انام پر سر رکھا اور کمال الحاح و زاری سے عرض کیا کہ اب غلام کو حضور اپنی قدمبوسی سے جدا نفرمائیں حضرت
کہ حیات مستعار میری باقی ہے وہ آستانہ بوسی میں صرف ہو آپنے اوسکے سر پر ہاتھ رکھا اور شفقت فرمائی فرمایا کہ شاہجہان بابا بصدق
حدیث شریف المرأ مع من احب یعنی جو کوئی جس سے محبت رکھتا ہے وہ اوس کے ساتھ ہوتا ہے تو فقیر سے محبت رکھتا ہے فقیر تیرے ساتھ ہے اور
تجکو خدا کا حکم حکمرانی کرنیکا ہے بادشاہ مذکور بموجب ارشاد مرشدی گنگوہ شریف سے رخصت ہو کر دارالسلطنت کو آیا سنہ ۱۰۴۲ھ میں

احوال حضرت محمد صادق صاحب صابریہ

حضرت شاہ ابوسعید صاحب گنگوہی صابریہ نے وصال فرمایا اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد صادق صاحب گنگوہی صابریہ
مسند پر متمکن رہے آنحضرت کی ولادت وفات بضمن کیفیت حنفیہ اول مرقوم ہو چکی ہے اور اس سلسلہ صابریہ کی خلافت ۱۲ برس ۱۰ مہینہ
حاصل کی اور سنہ ۱۰۵۳ھ میں حضرت شاہ محمد صادق صاحب گنگوہی نے وفات پائی اور بجائے آپکے سلسلہ صابریہ میں خلیفہ اکبر حضرت شاہ شیخ محمد

احوال حضرت شیخ محمد داؤد صاحب صابریہ

داؤد صاحب گنگوہی صابریہ مسند حقیقت پر متمکن ہوئے اور سلسلہ حنفیہ میں خلیفہ اکبر اور فرزند آپکے حضرت شیخ محمد حیات صاحب
سردار حنفیہ مقرر ہوئے حضرت شیخ محمد داؤد صاحب صابریہ بتاریخ ۲۵ بیسویں ربیع الآخر سنہ ۱۰۲۵ھ میں پیدا ہوئے اور اکیسویں رجب سنہ ۱۰۴۲ھ کو خلافت حاصل کی

ذکر حضرت محمد حیات صاحب سردار حنفیہ

اور چھٹی رمضان سنہ ۱۰۸۰ھ میں وفات پائی اور حضرت شیخ محمد حیات صاحب سردار حنفیہ گیارہویں ربیع الآخر سنہ ۱۰۴۰ھ میں پیدا ہوئے
اور ستر ہویں جمادی الآخر سنہ ۱۰۵۱ھ میں خلافت حاصل کی اور انتیسویں ربیع الاول سنہ ۱۱۲۹ھ کو وفات پائی بادشاہ بڑی عمری
اور نامور سی اکتیس سال چار مہینے سلطنت کی لیکن سنہ ۱۰۶۸ھ میں جبدیسے معزول کیے گئے اور بجائے اوسکے حضرت شیخ محمد حیات صاحب

سردار حنیفہ ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بن شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ کو
تخت ہندوستان پر متمکن کیا اور ۱۰۶۸ھ مین بمقام دہلی جلوس کرکے معرفت ابدال کے حضرت سالار سست صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اور حضرت
نے وصیت نامہ لکھکر ابدال کے ہاتھ سردار حنیفہ کو رکے پاس ارسال کیا اور حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ کے بدست ابدال حضرت
شیخ محمد داؤد صاحب گنگوہی صابریہ کی حضور مین ارسال کی انحضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے حاصل کرکے
قطب دہلی کے ہاتھ ارسال کیا وہ حکم سرور یکا پابند ہوکر عالمگیر کو سلطنت کرنے لگا عالمگیر نے تخت نشینی سے بارہ برس بعد ۱۰۷۹ھ
مین حضرت شاہ شیخ محمد داؤد صاحب گنگوہی صابریہ علائی مین داخل ہوکر طالب دعا ہوا حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا کہ عالمگیر جامع اتباع سنت
کرنا فسق و فجور سے باز رہنا اولاد خلفاء خاندان صابریہ حقیقیہ سے محبت رکھنا اور خلیفہ اکبر سلسلہ عالیہ صابریہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا لیکن اس
کہ فقیر کے وصال کا زمانہ قریب آیا اور تیری نفسانیت کے آثار ترقی پر نظر آتے ہین زنہار ان وصیتون کے خلاف کوئی امر نکرنا اگر اس وصیت نامہ
کوئی بات خلاف ظاہر ہوئی تو دہلی نصیب نہوگی اور خواجگان چشتیہ کے دربار سے مردود ہوجائیگا عالمگیر نے ارشاد مرشد برحق بدل و جان قبول کیا اور
دہلی کو واپس آیا اور اسکی عہد مین یہ واقعات وقوع مین آئے **اول ۱۰۸۰ھ** مین حضرت شاہ شیخ داؤد صاحب گنگوہی نے اس عالم سے
رحلت فرمائی اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ **ابو المعالی صاحب صمدی** صابریہ جلوہ بخش مسند حقیقت معنویہ ہوئے حضرت
موصوف کی ولادت ۱۱ گیارہوین شوال **۱۰۲۵ھ** مین ہوئی اور ۱۱ گیارہوین ربیع الاخر **۱۰۷۶ھ** مین خلافت حاصل کی اور ۱۱ گیارہوین ربیع الاول
۱۰۶۰ھ کو وفات پائی **دوم ۱۰۸۷ھ** مین حضرت سالار سست صاحب نظامیہ نے انتقال فرمایا اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شیخ محمد اسمٰعیل
صاحب نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت سولہوین ۱۶ رجب **۹۹۰ھ** مین پیدا ہوئے اور ستائیسوین ۲۷ ماہ شعبان **۱۰۲۲ھ** کو خلافت
حاصل کی اور پانچوین ۵ صفر **۱۰۸۸ھ** مین وفات پائی اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت **خانون علا انکوری** نظامیہ مقرر ہوئے
یہ حضرت سترہوین ۱۷ ربیع الاخر **۱۰۲۲ھ** کو پیدا ہوئے اور تیرہوین ۱۳ ذی حجہ **۱۰۵۰ھ** مین خلافت حاصل کی اور نوین ۹ شوال
۱۰۹۸ھ مین وفات پائی اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت **نظام الدین عجم نارنولی** نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت تیرہوین ۱۳ رجب **۱۰۵۰ھ** مین
پیدا ہوئے اور سولہوین ۱۶ محرم **۱۰۹۸ھ** کو خلافت جلسل کی اور ستروین ۱۷ صفر **۱۱۵۱ھ** کو وفات پائی اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ
قطب الدین صاحب نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت تیرہوین ۱۳ شعبان **۱۰۹۰ھ** کو پیدا ہوئے اور بارہوین ۱۲ رمضان **۱۱۶۴ھ** مین
خلافت حاصل کی اور گیارہوین ۱۱ رمضان **۱۱۲۱ھ** مین وفات پائی **۱۱۰۶ھ** مین عالمگیر وصیت نامہ محررہ بالا کا پابند ہوا اور
خواجگان چشت کا مطیع و منقاد تھا لیکن جب ستارہ اس کے اقبال کا برج نحوست مین آیا تو آغاز ۱۱۰۶ھ مین اس نے اپنے پیر نقشبندیہ

احوال حضرت حافظ برخوردار صاحب سردار حنفیہ

بیعت کی اور پیر نقشبند کی اتباع مین حضرات خواجگان چشت سے منحرف اور خاندان صابریہ عالیہ سے سرگشتی اختیار کی شاہ بادشاہ سے موہبہ امیر صفدر ۱۱۰۰ھ کو قاضی قوی کے کہنے سے حضرت سید اجل عرف نظام سرمند صاحب کی خانقاہ کو مع جمیع اسباب تبرزینہ کلہ کٹوایا اور اوسی سال مین عالمگیر کو حضرت محمد حیات صاحب سردار حنفیہ نے بحکم سروری جہد یہ کو معزول کرکے دہلی بھیجا ۱۱۱۲ھ مین حضرت محمد حیات صاحب گنگوہی قدوسی سردار حنفیہ نے وفات پائی اور بجائے اون کے خلیفہ اکبر حضرت حافظ برخوردار صاحب گنگوہی قدوسی سردار حنفیہ مقرر ہوئے حضرت سلخ ماہ صفر ۱۱۰۰ھ مین پیدا ہوئے اور تیرہوین ماہ رجب ۱۱۱۲ھ مین بخلافت جلوس کی

معظم شاہ عالم بہادر شاہ کا تخت نشین ہونا

لوگیارہوین محرم ۱۱۱۳ھ مین وفات پائی اور ۱۱۱۸ھ مین جب عالمگیر کی حکمرانی کو پچاس برس اور چند مہینے پورے ہوئے تو حضرت حافظ برخوردار صاحب سردار حنفیہ نے اوسکی صورت مسخ کرکے قدیم سے معزول بعیے ہلاک کرکے بجائے اوسکے محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ بن اورنگ زیب عالمگیر کو تخت ہندوستان پر بٹھایا اور ۱۱۱۸ھ مین بمقام لاہور اسکا جلوس کرکے مشہور فت ابدال کے حضرت شاہ قطب الدین صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے بیعت نامہ محررہ بالا تحریر فرماکر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ موصوف کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بوساطت ابدال کے حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب صابری کی حضور مین ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلعم سے صادر کرکے قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور وہ حکم سرور یکا پابند ہوگیا اور معظم شاہ حکمرانی کرنے لگا اور اسی کے عہد مین ۱۱۲۱ھ مین حضرت شاہ قطب الدین صاحب نظامیہ نے اس عالم سے محجاب کیا اور بجائے

احوال حضرت فرخ شاہ نظامیہ ۱۲

آپکے خلیفہ اکبر حضرت محمد فرخ شاہ صاحب نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت سولہوین ذیحجہ ۱۰۹۹ھ کو پیدا ہوئے اور تیرہوین ماہ شعبان ۱۱۲۳ھ مین خلافت حاصل کی اور چوتھی رجب ۱۱۲۳ھ کو رحلت فرمائی اور اونکی جگہ خلیفہ اکبر حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ مقرر ہوئے

حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کا حال

یہ حضرت تیسری ذیقعدہ ۱۰۹۹ھ کو پیدا ہوئے اور یکم صفر ۱۱۲۴ھ مین خلافت حاصل کی اور ہفتم ماہ محرم ۱۱۳۹ھ کو وفات پائی اور یہ بادشاہ پانچ برس اور ایک مہینا پابند وصیت نامہ کا رہا بعد کو اوسنے منحرف ہوکر ظلم کثرت سے شروع کیا اور فسق و فجور مین مبتلا ہوا اور ۱۱۲۴ھ مین حضرت سردار حنفیہ موصوف نے اوسکو قدیم سے معزول کرکے اوسکی جگہ محمد معز الدین جہاندار شاہ

معز الدین جہاندار شاہ کا تخت پر بیٹھنا

بن شاہ عالم بہادر شاہ کو تخت نشین کیا اور ۱۱۲۴ھ مین بمقام دہلی اوسکا جلوس کرکے بذریعہ ابدال حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرماکر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ موصوف کے پاس روانہ کردیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ محررہ بالا بوساطت ابدال کے حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب صابری کی حضور مین ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ کا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کرکے قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور وہ قطب حکم سرور یکا پابند ہوگیا

بادشاہ مذکور نے گیارہ مہینے اٹھارہ دن وصیت نامہ کی پابندی کی بعد کو منحرف ہوکر ظلم پر کمر باندھی فسق و فجور میں
مبتلا ہوا حتی کہ بہانجی بہتیجوں سے مواخذہ کالا کیا اوسی سال میں حضرت سردار حنفیہ نے بہیجا حرکتیں دیکھکر ایک پہر کے
عرصہ میں اس ظالم زانی بدکار کو قدیم سے معزول یعنے ہلاک کرکے اوسکی جگہہ **جلال الدین محمد فرخ سیر بادشاہ**
بن عظیم الشان بن بہادر شاہ کو مقرر کیا اور آغاز **سنہ ۱۱۲۵ھ** میں بمقام دہلی اوسکا جلوس کراکر سردار حنفیہ کو نے بوساطت
ابدال کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے اوسی ابدال کے ہاتہہ وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرماکر سردار حنفیہ
مذکور کی خدمت میں ارسال کیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ موصوفہ بدست ابدال کے حضرت شاہ ابو المکارم
صاحب صمدی صابریہ کی حضور میں ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم سے کراکر قطب دہلی کے
پاس بہجوادیا اور قطب دہلی پابند حکم سردری ہوگیا بادشاہ حکمرانی کرنے لگا چہہ برس تین مہینے پندرہ دن وصیت نامہ کی
پابندی رہا بعد کو ظلم کثرت سے کیا سردار حنفیہ مذکور نے چند پہر کے عرصہ میں **سنہ ۱۱۳۱ھ** میں اوسکو قدیم سے معزول یعنے ہلاک کرکے اوسکی
جگہہ **محمد ابو البرکات سلطان رفیع الدرجات** ابن رفیع الشان بن بہادر شاہ کو مقرر کیا اور **سنہ ۱۱۳۱ھ**
میں بمقام دہلی اوسکا جلوس کراکر سردار حنفیہ نے معرفت ابدال کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے
وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرماکر اوسی ابدال کے ہاتہہ سردار حنفیہ کے پاس بہیجدیا اون حضرت نے وصیت نامہ موصوفہ معرفت ابدال
کے بادشاہ مذکور کے پاس بہیجا اوس کم بخت بادشاہ نے اوسکی تعمیل سے محض انکار کیا قطب دہلی تین ماہ گیارہ دن کے عرصہ میں اوسکی صورت
مسخ کرکے قدیم سے معزول یعنے ہلاک کیا اور فوراً سردار حنفیہ مذکور نے **شمس الدین رفیع الدولہ شاہجہان بادشاہ ثانی** بن رفیع الشان
بن بہادر شاہ کو مقرر کیا اور **سنہ ۱۱۳۱ھ** میں بمقام دہلی اوسکا جلوس کراکر معرفت ابدال کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع کی
اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تسطیر فرماکر اوسی ابدال کے ہاتہہ حضرت سردار حنفیہ موصوف کے پاس بہیجدیا اس بادشاہ نے تخت پر متمکن ہوتے ہی
ظلم و فسق و فجور شروع کیا سردار حنفیہ نے ہدایت کی کہ کم بخت ظلم سے باز نہیں تو قدیم یا جدید کو معزول کردیا جائیگا بادشاہ بدبخت اوسی
اوسکی ہدایت پر متوجہ ہوا فرمان حشمتیہ سے تین مہینے آٹھہ دن کے بعد انکار محض کیا اونہوں نے اسکو قدیم سے معزول کرکے **روشن اختر**
ابو الفتح محمد شاہ بادشاہ بن شہزادہ خجستہ اختر بن محمد معظم شاہ بادشاہ کو تخت ہندوستان پر متمکن کیا **سنہ ۱۱۳۱ھ**
میں بمقام دہلی اسکا جلوس کرکے معرفت ابدال کے سردار حنفیہ نے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے
وصیت نامہ محررہ بالا لکہکر اوسی ابدال کے ہاتہہ سردار حنفیہ کی خدمت میں بہیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع

فرخ سیر کا حال ۱۲

سلطان رفیع الدرجات کا تخت نشین ہونا

شاہجہان ثانی کا حال ۱۲

محمد شاہ بادشاہ کا بیان ۱۲

وصیت نامہ موصوفہ بوساطت ابدال کے حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب مدنی صابری کی حضور میں ارسال کی اور حضرت حکم منظور بادشاہ
مذکور کا حکم حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کر کے قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور قطب حکم سرور کا پابند ہو گیا محمد شاہ
حکمرانی کرنے لگا اور خواجگان چشت کی بدل و جان اطاعت شروع کی چنانچہ تخت نشینی سے دو برس کے بعد ۱۱۳۱ھ محمد شاہ بادشاہ
حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب صابری کے حضور میں حاضر ہو کر شرف بیعت سے ممتاز ہوا اور عرض کیا کہ حضور اپنی غلام پر بندہ نوازی
فرما کر غلام کے حق میں دعائے خیر فرمائیں حضرت مرشدی نے ارشاد فرمایا کہ محمد شاہ فقیر اول لوح محفوظ کو دیکھ چکا ہے کہ تو محمد شاہ ہے دونوں عالم میں
محمد شاہی کہلائیگا خواجگان چشت کی غلامی میں رہیگا دین و دنیا میں فلاح پائیگا لیکن پھر بھی فقیر ہدایت کرتا ہے کہ تیری بھی دعا
خیر ہے کہ یہ وصیت نامہ محررہ بالا کا پابند ہو حضرات خواجگان چشت کا مطیع و منقاد رہے محمد شاہ بادشاہ نے دست بستہ عرض کیا
بادی برحق خادم کی خطا سے کہ آقا سے سزا پا سکتا ہے غلام مدۃ العمر وصیت نامہ عالی کا مطیع رہیگا اور شرف غلامی خود بخود حضور کی
محبت سے مشرف ہوگا حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب صابری محمد شاہ کے عجز و محبت سے نہایت خوش ہوئے اور یہ قدمبوسی سے کر دہلی کو واپس آیا
رعایا پروری اور عدل و انصاف اسکا آئین تھا خواجگان چشت کے غلاموں کی اطاعت اسکا شعار تھا روشن الدولہ نصرت جنگ اسکا
وزیر اعظم تھا وہ اپنے سے بڑھکر نجف الفقراء حضرت میر سید شاہ بھیک صاحب مرید تھا اور رات دن بھیک بھیک پکارا کرتا تھا ایک
خشک سالی واقع ہوئی بادشاہ نے روشن الدولہ سے کہا کہ بارش کی دعا کرو اسنے کہا کہ بارش کی دعا کرنا میں نے خوف سلطانی سے دھوکا دیا
روشن الدولہ جماعت میں برہنہ سر سجدہ میں ہو کر بھیک بھیک کہتا تھا اور روشن الدولہ چہرہ پر کامل رحمت میں پڑ رہا اور اسی حالت میں
نیند آگئی دیکھا کہ عالم ارواح میں حضرت میر سید شاہ بھیک صاحب سے لیکر آنحضرت صلعم تک کل حضرات خواجگان چشت سر برہنہ سر بسجود
ہیں اور باران رحمت کیواسطے دعا فرما رہے ہیں روشن الدولہ یہ معائنہ دیکھکر بیدار ہوا کہ اودہر گھنگھور گھٹا اٹھی اور سخت بارانی پڑا کہ
رفع ہو گیا اس شکریہ میں بادشاہ نے چوبیس گاؤں روشن الدولہ کو بعطا فرمائے دوامی دی اور اس نے بجنسہ حضرت میر سید بھیک صاحب کے
مزار کے پاس اسی طالب بخدا کے لئے لنگر جاری کیا جاتا ہے چونکہ روشن الدولہ آپکا محب صادق تھا بوجہ صادق الوداد ہونے کے اسکی خوشی کو تو
اسنے مذکور اپنی ہادی برحق کی نذر کر دیں لیکن فرمایا کہ ای سگ دنیا تو نے خوف بادشاہ بارش کے لئے تمام حضرات کو تکلیف دی اگر خدا
طلب میں ہمقدر اضطراری قلب ظاہر کرتا تو خدا نہ ملتا لیکن خبردار پھر ایسی دعا نکرنا کہ آئین مرضی الٰہی سے مخالف پیدا ہوتا ہے اور بندہ خاص کا کام
ہے بعدہ روشن الدولہ اپنے دہلی واپس آیا اور چند عرصہ کے بعد راہی ملک بقا ہوا۔ دنیا خرد دین ہر دو کے انتقال کی تاریخ
۱۱۵۲ھ ۱۱۵۲ھ بادشاہ ایران کی آمد آمد سنکر محمد شاہ نے حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب کو عرضی بھیجی کہ قبلہ عالم نادر شاہ

حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب اور روشن الدولہ کا حال

جہان آنا ہی غلام کی نسبت کیا حکم ہے حضرت ممدوح نے ارقام فرمایا کہ آنے دی وہ تیری تخت کا مزاحم نہ ہوگا بلکہ خلق اللہ میں محبوبیت ہوگی
ہے اوسکی تعذیب تہدید کا باعث ہوگا اوسکو کسیقدر روپیہ دیکر رخصت کر دینا اور اوسکی کارروائی پر تعرض نکرنا اور اوسکو باطمینان
قطب دہلی کو بموجب سابق ابدال حکمدیا کہ جو امر سروری بہدایت خلق اللہ کی نسبت صادر ہوا ہے اوسکی تعمیل کرادینا اور تخت دہلی
نادرشاہ محمد شاہ کے قلوب نہ رہیں امان کا خلل محیط رکھنا چنانچہ اسیطرح وقوع میں آیا کہ پندرہ ذیقعدہ ۱۱۵۱ھ کو نادرشاہ دہلی میں آیا
محمد شاہ نے دوستانہ استقبال کیا پچاس کرور روپیہ بطریق دعوت محمد شاہ نے نادرشاہ کو دیا وہ دوستانہ برتاؤ و مدارات سے نہایت خوش ہوا
اور نسبت محمد شاہ کے لقب شہنشاہ کرم استعمال کیا بائیسویں ذیحجہ کو خلق اللہ نے نادرشاہ کی نسبت ایک افواہ مشتہر کی وہ اوسکو
ناپسند آئی اور روشن الدولہ کی مسجد میں آکر قتل کا حکم دیا ایکہزار آدمی قتل ہوئے جب بطون میں نسبت معصیت ہوگیا تو خلق اللہ
تائب اور امان کی خواستگار ہوئی قطب دہلی نے تلوار میان میں ڈالی قتل موقوف ہوا اور آٹھویں صفر ۱۱۵۲ھ
کو نادرشاہ نے دہلی سے مراجعت کی اور ۱۱۶۰ھ میں راہی ملک بقا ہوا اور ۱۱۶۰ھ میں حضرت شاہ ابوالمعالی صاحب صمدی
صابری نے ذات احدیت صرف میں وصال فرمایا اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت میران سید شاہ بہیک صاحب نے الوجود
صابریہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے یہ حضرت تیرہویں جمادی الثانی ۱۰۵۸ھ کو پیدا ہوئے اور بائیسویں رمضان ۱۱۱۶ھ
خلافت حاصل کی اور پچیسویں رمضان ۱۱۶۹ھ کو وفات پائی المختصر محمد شاہ بادشاہ نے نہایت عدل و انصاف اور رعایا
چشت کے ساتھ اونیس برس سات مہینے سلطنت کی اور ۱۱۶۱ھ میں رہگرائی ملک بقا ہوا ولیعہد ایمان سے مالا مال گیا حضرت سردار حنفیہ
مذکور نے فوراً اوسکی جگہ مجاہد الدین ابوالنصر احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ کو تخت دہلی پر متمکن کیا اور ۱۱۶۱ھ
میں جلوس اوسکا کرا کر معرفت ابدال حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی انحضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرما کر اوسی
ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ مذکور کے پاس بھیجدیا اور انحضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بوساطت ابدال کے حضرت میران سید شاہ بہیک صاحب
صابریہ کے حضور میں ارسال کی اور انحضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا جناب سرور عالم صلعم سے کرا کر قطب دہلی کے پاس بھجوادیا اور وہ
حکم سردار حنفیہ کا پابند ہو کر بادشاہ کو حکمرانی کرانی لگا ۱۱۶۲ھ میں حضرت حافظ برخوردار صاحب گنگوہی قدوسی سردار حنفیہ نے
انتقال فرمایا اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب قدوسی گجراتی سردار حنفیہ مقرر ہوئے یہ حضرت ستر شعبان
۱۱۱۹ھ کو پیدا ہوئے گیارہویں ذیقعدہ ۱۱۵۶ھ میں خلافت حاصل کی اور اکیسویں جمادی الآخر ۱۱۹۹ھ کو وفات پائی
انہی شاہ بادشاہ مذکور نے چھ برس نو مہینے سلطنت کی بعد کو وصیت نامہ سے انحراف کیا ظلم و فسق و فجور پر کمر باندھی فی الغفور ۱۱۶۱ھ

احوال حضرت میران سید شاہ بہیک صاحب صابریہ

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب سردار حنفیہ کا حال

عالم گیر ثانی کے جلوس کا بیان ۱۲

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب سردار حنفیہ نے اوسکو قدیم کے معزول یعنے ہلاک کرکے اوسکی جگہہ عزیز الدین عالمگیر ثانی بن معزالدین جہاندار شاہ کو تخت ہندوستان پر شرف بخشا اور ۱۱۶۷ھ میں بمقام دہلی اوسکا جلوس کرا کر سردار حنفیہ مذکور نے معرفت ابدال کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا کو بہکم اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنفیہ مذکور کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ موصوفہ کے بتوسط ابدال پاس حضرت میران سید شاہ بہیکہ مناصابہ کے ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سید عالم صلعم کی حضور سے منگا کر معرفت ابدال کے قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اور وہ حکم سردار کے

احوال ایام خلافت حضرت شاہ عنایت جیو صاحب صابر رہ ۱۲

پاس پہنچ گیا عالمگیر ثانی حکمرانی کرنے لگا ۱۱۶۹ھ میں حضرت میران سید شاہ بہیکہ مناصابر نے حضرت احدیت سرمدہ میں وصال فرمایا اور اوسکے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ عنایت جیو صاحب ذوالقوۃ المتین صابر پہ مسند حقیقت پر جلوہ افروز ہوئے یہہ حضرت ستائیس رجب ۱۱۰۹ھ کو پیدا ہوئے اور ستائیس برس کی عمر میں ۱۱۳۷ھ میں خلافت حاصل کی اور پانچویں رمضان ۱۱۹۵ھ کو وفات پائی اس بادشاہ عالمگیر ثانی نے پانچ برس سات ماہ اٹھائیس یوم سلطنت کی بعد کو وصیت نامہ مذکور سے منحرف ہو کر ظلم پر کمر باندہی فسق و فجور میں مبتلا ہوا

۱۱۷۳ھ میں سردار حنفیہ مذکور نے اوسکو قدیم معزول یعنے ہلاک کر دیا اور بذریعہ ابدال کے حضرت شاہ عنایت جیو صاحب صابر پہ اطلاع دی اون حضرت نے حضرت سید عالم صلعم کی بارگاہ عرش پناہ میں عرض کیا لیکن وہاں سے کچھہ جواب نملا چند ماہ کو اوس شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سکوت فرمایا و مہینے تخت دہلی خالی رہا کوئی بادشاہ مقرر نہوا بعد کو باضابطہ حکم سروری نافذ ہوا

محی الدین شاہجہان ثانی کا احوال بدمآل

کہ محی الدین شاہجہان ثانی بن شہزادہ کامبخش کو عالمگیر ثانی کی جگہہ تخت دہلی پر مقرر کرو حضرت سردار حنفیہ مذکور نے بصدور حکم سروری جو معرفت ابدال درجہ اول کے وصول ہوا تہا محی الدین شاہجہان ثانی کو تخت دہلی پر بٹہا دیا ۱۱۷۳ھ میں یہہ تمام دہلی اوسکا جلوس کرا کر بذریعہ ابدال کے حضرت شاہ عنایت جیو صاحب صابر پہ کو اطلاع دی لیکن اس ظالم تخت نشین نے بھی خواجگان چشت سے انحراف کیا اوسی سال میں یہہ بندہ کو سوار ہوا جب رضہ اقدس حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاالدین علی احمد صابر رضی اللہ عنہ قدس اللہ الارواح سلطان الاولیا کے قریب اسکی سواری آئی تو لوگوں نے کہا کہ حضرت ممدوح کی درگاہ عرش پناہ قریب ہے اور آپ کی جلالی شان سے سواری سے اوتر جانا چاہیئے اس مغرور نے کہا کہ ہم مخدوم صابر کو نہیں جانتے یہہ کہنا تہا کہ سردار حنفیہ مذکور نے فوراً جدیکہ معزول یعنے حواس سلب کر لئی اور عارضہ جنون میں مبتلا کر دیا اسکی فوج میں سواری منتشر ہو گئی بادشاہ سواری سے غائب ہو گیا اکتیس برس یہہ بادشاہ مجنون پریشان سرگردان اور مشوش مسخ ہو گئی اور اوسی سرگردانی جنگل کوہ بیابان میں فی النار والسقر خسر الدنیا والاخرہ ہوا شاہجہان ثانی کے واقعہ سے

ایکہفتہ بعد حضرت سردار حنیفہ مذکور نے احمد شاہ درانی کو طلب کرکے تخت دہلی پہ بٹھادیا اور ۱۱۷۳ھ میں جلوس
اوسکا کرکے اوسکی معرفت ابدالی کے حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرماکر اوسی
ابدالی کے ہاتھ سردار حنیفہ کو کینیمت میں بھیجدیا اون حضرت نے حکم منظوری احمد شاہ کا پیشگاہ حضرت شاہ عنایت حسین صاحب
چاہا اون حضرت نے بام سروری حضرت سردار حنیفہ کو مطلع کیا کہ یہہ قابل سلطنت ہندوستان کے نہیں ہے اونہوں نے فوراً تخت دہلی اوسکو
جلوس کے تیرہ برس ہندوستان میں سرگردان پھراکر حدود ہندوستان سے باہر نکالدیا اور واقعہ شاہ جہانانی سے ہفتہ کے حضرت شاہ
حضرت اللہ صاحب سردار حنیفہ نے بجای احمد شاہ درانی کے ابوظفر جلال الدین عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ بن
جہانگیر ثانی کو متعمر کیا اور ۱۱۷۴ھ میں بمقام پٹنہ عظیم آباد اوسکا جلوس کراکر معرفت ابدال حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ کو اطلاع دی
اون حضرت نے اوسی ابدالی کے ہاتھ وصیت نامہ محررہ بالا تحریر فرماکر سردار حنیفہ مذکور کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہ مع
وصیت نامہ معرفت ابدال کے حضرت شاہ عنایت حسین صاحب کے حضور میں ارسال کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سردار عالم
صاحب اللہ علیہ کو اور اس مضمون سے کہ اگر قطب دہلی کے پاس بھیجدیا اوہ حکم سروری کا پابند ہوکر عالی گوہر بادشاہ کو حکمرانی کرانے لگا اور
بادشاہ کی الفور حضرت شاہ عنایت حسین صاحب کے پاس آیا اور شرف بیعت حاصل کرکے حضرت ممدوح سے طالب دعا خیر کا ہوا آپنے فرمایا کہ عالی گوہر
بادشاہ خلق اللہ پر ظلم کرنا فسق و فجور سے باز رہنا اخلاق سلسلہ چشتیہ نظامیہ کو رکھنا اور حضرات خواجگان چشتیہ اور خلیفہ اکبر سلسلہ عالیہ
صابریہ کا مطیع و فرمانبردار رہنا اور اگر اس کے خلاف کریگا تو سلطنت جانی رہیگی شاہ جہان ثانی کا واقعہ ہو چکا ہے اس ظالم کے تخت
خالی ہونے سے باطن میں تجویز تھی کہ تخت دہلی کو شاہان مغلیہ سے چھین لینا چاہیئے کہ یہہ بادشاہ بے ادب ہوتے ہیں اور رعایا سے غافل
عیش و عشرت میں مصروف رہتے ہیں ظلم و فسق و فجور کثرت سے ہوتا ہے اور بجائے اون کے قوم انصار کو مسلط کردو لیکن چونکہ فقیر کے یہاں تبرا حصہ
اسلئے فی الحال فقیر صاحب کی سفارش سے وہ تجویز موقوف ہوکر تیری تخت نشینی عمل میں آئی تجکو لازم ہے کہ پابندی وصیت نامہ محررہ بالا کا
بہت خیال رکھنا بلکہ اپنی جانشین کو بھی تاکید کردینا کہ وہ بھی وصیت نامہ موصوفہ کا پابند رہے اور خلق اللہ پر ظلم نہ ہونے پائے فقیر دعا کرتا ہے
ہے کہ آیندہ جو کوئی وصیت نامہ سے انحراف کریگا وہ جلد معزول ہوکر تباہ و برباد کردیا جائیگا واضح تقرر ہو کہ اس وصیت نامہ کے
بمشرب ہیں ہو اس محلیہ ایک جملہ معترضہ بیان کیا جاتا ہے جس سے ناظرین کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کس کس بزرگ کو کس کس
سے وقوف بخشا ہے واضح ہو کہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی
کریم الطرفین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی حسینی رحمۃ اللہ علیہ

شفاعت اقدس سرور کے عالم مین جلوہ گر ہونے سے قبل انتظام حکومت باطنی کا آبادی دنیا مین اور طرز پر تہا جب یہہ دونون افتخار عالم
اس عالم مین رونق بخش ہوے تو حضرت احدیت صرف نے اپنی آبادی دنیا کا اسطور پر انتظام مقرر کیا کہ تمام آباد دنیا کو دو حصون مین
تقسیم فرمایا ایک حصہ کا نام عرب اور دوسرے حصہ کا نام عجم قرار دیا اور مرتبہ حضرت احدیت کی دو سندین بہزار حکمت و آراستگی فرش زمین پر
بچھائین ایک مسند پر بمرتبہ حقیقت معنوی جلوہ دیکر حضرت محبوب سبحانی صاحب مدوح کو شرف دیا اور اول حصہ عرب کے
جسمین تمام ممالک سوس شام روم حرمین اسٹریا فرانس انگلستان ایران بخارا چین وغیرہ داخل ہین حکومت عطا فرمائی اور
تا بقیام عالم اونکے خاندان عالیہ مین یہہ حکومت درجہ بدرجہ خلفاے اکبر کے ساتہہ قایم رہیگی دوسری مسند پر بمرتبہ حقیقت ساقی
جلوہ افروز ہو کر حضرت خواجہ غریب نواز کو متمکن کیا اور ممالک عجم کی جسکی تعریف اسی بیان کے اول مین قلمبند ہے حکمرانی باطن عطا فرمائی جو تا
بقیام لیل و نہار اپکی سلسلہ عالیہ کے نسبت دار اولیا خلفاے اکبر مین رہیگی حکومت عجم کا حال ناظرین کو شاہان دہلی کے عزل و نصب سے معلوم
ہوگا اب چونکہ قوم فرنگ کے ارباب طرح عرب و عجم ہند کو بھیجینگے اور اونکی حکومت ظاہری کرینگے اسلئے شاہان فرنگ کے تغیر و تبدل کا حال
بھی اس بیان مین لکھنا ضرور ہوا فلہذا بطریق اختصار یہ احوال بھی قلم بند کیا جاتا ہے جاننا چاہئے کہ ممالک عرب مین عزل و نصب
بادشاہان اور صاحب حکومت کا قاعدہ اوسی طرح ہے جس طرح عجم مین ہے سردار حنفیہ اکبر عرب و عجم دونون کے حضرت عبد الرشید صاحب
بعطاے حیات ابدی ایک ہین جنکا احوال صفحہ ۳۵۸ مین درج ہے اور ان سے دو سلسلے عہدہ ہاے سردار حنفیہ کے اجرا ہوے ایک عالم عرب اور دوسرے
عالم عجم چنانچہ سنہ ۱۲۳۶ھ مین عجم کے سردار حنفیہ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب ہوے جنکا احوال اور بہ تحریر ہو چکا ہے اور عرب کے سردار حنفیہ حضرت
صادق احمد بن غلام قادر دمشقی تھے یہ حضرت ساتوین رمضان سنہ ۱۱۸۶ھ کو پیدا ہوے اور دوسری محرم سنہ ۱۲۲۶ھ مین خلافت حاصل
کی اور دسوین ذی حجہ سنہ ۱۲۳۱ھ کو وفات پائی اور اوسی زمانہ مین مسند قادریہ پر حضرت شاہ منور علیصاحب جو حضرت شاہ ولی صاحب
گجراتی کے خلیفہ اکبر تھے اور شاہ دولہ صاحب حضرت محبوب سبحانی صاحب کے خلیفہ اکبر تھے ان تینون حضرات کا حال صفحہ ۳۷۳ مین قلمبند ہے
مگر اس جگہ اسقدر لکھنا ضرور ہے کہ حضرت شاہ منور علیصاحب گیارہوین رمضان سنہ ۱۲۹۱ھ مین پیدا ہوے اور سترہوین ربیع الاول
سنہ ۱۲۳۵ھ مین خلافت حاصل کی اور چوتھی جمادی الاخر سنہ ۱۲۹۹ھ کو وفات پائی اور شاہ جارج سوم بن جارج دوم کو
اوسکے باپ کے جگہہ سردار حنفیہ عرب حضرت شاہ صادق احمد نے تخت انگلستان پر متمکن کیا اور سنہ ۱۷۶۰ء مطابق سنہ ۱۱۷۴ھ مین
اوسکا جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت شاہ منور علیصاحب قادریہ کو اطلاع دی اور حضرت نے بادشاہ کیواسطے وصیت نامہ لکھکر
خلق اللہ پر ظلم نکرنا انصاف و رعایا نوازی کو اپنا آئین بنانا معصیت سے باز رہنا یہہ وصیت نامہ رقم فرما کر ابدال کے ہاتھہ

سردار حنفیہ مذکور کے پاس بھیجدیا اور حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ ابدال کے توسط حضرت عبدالرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کے پاس ارسال کیا اور حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن سے کراکر لیوٹن نامی ملک لندن کے پاس بھیجدیا قطب لندن نے بوقت نصف شب شاہ جارج کو وصیت نامہ سنا دیا اور خود امر باطن کا پابند ہو کر شاہ جارج کو حکومت کرانے لگا شاہ جارج نے بپابندی وصیت نامہ باطنی نہایت انصاف و عدالت کے ساتھ عنان سلطنت ہاتھ میں لی ۱۱۹۵ھ میں حضرت شاہ عنایت حضرت احدیت صرفہ میں وصال فرمایا اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر **حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحب** قطب الدین صابریہ سجادہ حقیقت معنوی پر جلوہ بخش ہوئے یہ حضرت چوتھی رجب ۱۱۴۳ھ کو پیدا ہوئے اور پانچویں رمضان ۱۱۶۷ھ میں خلافت حاصل کی اور دوسری شعبان ۱۲۰۶ھ کو وفات پائی اور عالی گوہر آپکا کمال مطیع رہا ۱۱۹۹ھ میں حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب سردار حنفیہ عجم نے وفات پائی اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شیخ **نعمت الباقی صاحب** سردار حنفیہ عجم کے مقرر ہوئے یہ حضرت اٹھویں رجب ۱۱۳۸ھ میں پیدا ہوئے اور بیسویں رمضان ۱۱۵۰ھ میں خلافت حاصل کی اور ستر ہویں صفر ۱۲۲۵ھ کو وفات پائی اور اسی سال ۱۱۹۹ھ میں حضرت شاہ منور علیصاحب قادریہ حضرات احدیت صرفہ میں وصال فرمایا اور بجائے آپ کے بعطائے خلافت اکبری حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحب صابریہ موصوف مسند آرائے حکومت قادریہ ہوئے اور ایک علوالعزم والمرتبہ مسند دو نسبتوں صابریہ و قادریہ پر جلوہ فرما ہوئے اور احد الصور و احدیت نے عرب و عجم کی حکمرانی شروع کی من بعد ۱۱۹۹ھ میں حضرت محمد عاشق صاحب نظامیہ نے اس عالم سے حجاب کیا اور بجائے اونکی خلیفہ اکبر حضرت **شاہ محمد صادق صاحب** نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت تیرہویں شعبان ۱۱۲۳ھ کو پیدا ہوئے اور چودہویں ربیع الآخر ۱۱۸۰ھ میں خلافت حاصل کی اور سولہویں شوال ۱۲۰۰ھ میں وفات پائی اور بجائے آپکے خلیفہ اکبر حضرت شاہ **عبدالباقی صاحب** نظامیہ مقرر ہوئے حضرت ستائیسویں رجب ۱۱۸۰ھ کو پیدا ہوئے اور ستائیسویں رمضان ۱۱۹۶ھ میں خلافت حاصل کی اور گیارہویں محرم ۱۲۰۱ھ میں وفات پائی اور بجائے آپ کی خلیفہ اکبر حضرت شاہ **ابوالفتح صاحب** نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت تیسری رجب ۱۱۴۱ھ میں تولد ہوئے اور ستائیسویں رمضان ۱۱۹۶ھ میں خلافت حاصل کی اور نویں محرم ۱۲۰۴ھ کو وفات پائی اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحب موصوف ہوئے کیفیات صابریہ قادریہ نظامیہ ایک علوالعزم والمرتبہ میں مجتمع ہو گئیں گویا یہ دو محیط محدود واحد نے بمرتبہ نزول احدیت مسند وحدت پر ظہور فرما کر عرب و عجم کے انتظام باطنی کا اہتمام فرمایا اور ان حضرت کا عالی بادشاہ نہایت محب باصفا ۱۲۰۶ھ میں حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحب صابریہ قادریہ نظامیہ منجاب فرمایا اور بجائے آپ کے حضرت **میاں غلام شاہ صاحب** معصوم قطب زمانی صابریہ و قادریہ و نظامیہ مسند آرائی سلطنت عرب و عجم

سعنوی ہوئے حضرت چھٹی جمادی الثانی ۱۱۸۱ھ کو تولد ہوئے اور بیسویں جمادی الاول ۱۱۹۵ھ کو خلافت حاصل کی اور سات مہینے پانچ
جمادی الآخر ۱۲۴۲ھ میں حضرت احدیت صرف میں انتقال فرمایا ۱۲۱۷ھ میں بہادر علی کو ہر خلق اللہ نظام پر ہونے لگا ۱۲۱۸ھ میں سردار حنفیہ
عجم نے بامر باطن عالی گوہر بادشاہ کو قوم فرنگ کے ماتحت کر کے انگریزوں کو دہلی سے محیط کر دیا ۱۲۲۱ھ میں عالی کو ہر نے قضا کی اور اوسی
میں حضرت صادق احمد بن غلام قادر مشتق سر دار حنفیہ عرب نے انتقال فرمایا اور بجائے اونکے خلیفہ اکبر حضرت عثمان مغربی بن محمود اجمی
سردار حنفیہ عرب مقرر ہوئے یہ حضرت بارہویں ربیع الاول ۱۲۰۷ھ کو پیدا ہوئے اور ستائیسویں شعبان ۱۲۲۶ھ میں خلافت جامعہ کی
اور پانچویں شوال ۱۲۶۷ھ کو وفات پائی اور اوسی سال ۱۲۲۱ھ میں عالی گوہر بادشاہ کے انتقال کے بعد حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب سردار حنفیہ
عجم نے ابو النصر معین الدین محمد اکبر ثانی بن شاہ عالم عالی گوہر بادشاہ کو بر نام تخت دہلی پر متمکن کیا اور حضرت ابدال آں حضرت میاں غلام
شاہ صاحب معصوم قطب ثانی صابر پیا دریہ نظامیہ کو الہام وی اور حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرما کر اوسی ایلچی کے ہاتھ سردار حنفیہ
مذکور کے پاس بھیجدیا اور حضرت منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بہ حضرت میاں غلام شاہ صاحب صابر کے پاس بھیجدیا جس نے
بادشاہ مذکور کی منظوری کا حکم حضرت میاں غلام صاحب کو سنا دیا لیکن اوسکا اجرا نہیں کیا اسواسطے کہ حضرت میاں غلام شاہ صاحب پر یہ امر
علم ہو گیا تھا کہ بادشاہت اس خاندان سے جا چکی ہے صرف نام اور حضرت حیدر باقی رہی ہے کیونکہ اس خاندان میں فسق و فجور
بکثرت ہوتا ہے جو موجب تباہی اس قوم کا ہے سات پشت سے بعد دادن کوہ میں جب فسق و فجور کی زیادہ کثرت ہوئی تب ۱۲۵۳ھ میں
یہ دیکھکر حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب سردار حنفیہ عرب نے باطن اس بادشاہ کو جدید سے معزول کر کے بوساطت
قطب زمان شاہ جارج سوم والی انگلستان کی فوج دہلی پر بھیجکر مسلط کر دی اور بادشاہ مذکور کو قوم نصاریٰ کا
ماتحت کر دیا ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بہت دلیل و خوار رہا آخر کو حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین صاحب محبوب الٰہی
رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر تائب ہوا حضرت ممدوح عالم امثال میں بشارت دی کہ اکبر بادشاہ دو جہان حضرت مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب قدس اللہ الارواح سلطان الاولیاء قطب الاقطاب ہند کی آستانہ کرامت نشانہ پر جا اور سخت توبہ کر
امید ہے کہ خطا تیری معاف ہو گی لیکن حکومت نصیب نہ ہو گی اسواسطے کہ حکمرانی تمام ہندوستان کی بام باطنی شاہ فرنگ کو دیدی گئی ہے
اب بادشاہت دہلی ماتحت شاہ فرنگ رہیگی اکبر شاہ بموجب ہدایت حضرت محبوب الٰہی نائب کی بارگاہ عرش پناہ حضرت مخدوم
دو جہاں صاحب حضرت ممدوح عالم میں حاضر ہوا یہاں شاہ فرمایا کہ تیری سفارش میں تو ایک عرضی میاں غلام شاہ صاحب صابر مصطفےٰ آباد کنجہت میں
مصنف صاحب اللہ شاہ اسمعیل [illegible] خانہ کا دارغہ ہے بھیجدے وہ تیری بادشاہت بحال کرا دیگا اکبر شاہ

تمام ہندوستان ہر زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تک شاہان اسلام کی نہوگی اکبر شاہ سکندر پیران کلیر شریف سے دہلی آیا اور
مفخر ت عبدالقادر صاحب حضرت میاں غلام شاہ صاحب صابر کے حضور میں عرضداشت بھیجی اون حضرت نے حضرت سرور عالم صلعم سے عرض کی
مناسب بادشاہت کی منظوری کا حکم قبول کرا کر معرفت ایک جن ہوائی کے سردار حنفیہ مذکور کے پاس روانہ کر دیا حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب سردار حنفیہ
بعد دریافت حکم سروری سنہ ۱۲۲۳ھ میں ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کا تخت قوم فرنگ جلوس کرا کر حضرت میاں غلام شاہ صاحب
صابریہ قادریہ نظامیہ کو بوساطت ابدال اطلاع کر دی اون حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ترقیم فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ
مذکور کے پاس بھیجدیا اور وصیت نامہ مرقومہ بالا میں یہ اور لکھدیا کہ قطب دہلی بوقت نصف شب بادشاہ مذکور کے پاس جاوے اور ہدایت
کر دی کہ وصیت نامہ کی بخوبی پابندی کیجاوے ورنہ بمقدار نام بادشاہت جو باقی ہے یہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد
صابر رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اکبر حضرت سلطان الاولیا کا عطا کیا ہوا ہے یہ بھی جاتا رہیگا اور اولاد بھی اوس سے محروم رہیگی الغرض یہ وصیت نامہ
سردار حنفیہ مذکور نے قطب دہلی کے پاس روانہ فرمایا قطب دہلی نے موجب حکم مصدرہ بالا بادشاہ کو اس ہدایت سے اطلاع کیا لیکن افسوس ہے
کہ اکبر شاہ مذکور نے وصیت نامہ بالا کی پوری پوری تعمیل نہ کی سنہ ۱۲۳۷ھ مطابق سنہ ۱۸۳۷ء میں شاہ جارج سوم والی انگلستان نے
ساٹھ برس حکومت کر کے قضا کی حضرت عثمان مغربی بن محمود احمد سردار حنفیہ عرب نے فوراً اوسکی جگہ شاہ جارج چہارم بن
سوم کو تخت انگلستان پر بٹھا کر سنہ ۱۲۳۷ھ میں اوسکا جلوس کرا دیا اور بوقت ابدال کے حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب ثانی کو
اطلاع کر دی اون حضرت نے وصیت نامہ موافق انتظام باطنی مشتمل بر ہدایت رعایا پروری تحریر فرما کر اوسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ عرب کے
پاس بھیجدیا اون حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بوقت ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کے پاس ارسال
کی اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن کرا کر قطب لندن کے پاس بھیجدیا اوس نے بوقت شب تخلیہ میں جا کر وصیت نامہ سنا دیا اور
پابند وصیت نامہ ہو کر حکمرانی کرنے لگا سنہ ۱۲۳۵ھ میں شاہ نعمت اللہ صاحب سردار حنفیہ عجم نے رحلت فرمائی اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر
حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب قدوسی گنگوہی سردار حنفیہ عجم مقرر ہوئے حضرت اکیسویں شوال سنہ ۱۱۶۰ھ
میں پیدا ہوئے اور تیرہویں شعبان سنہ ۱۱۸۰ھ کو خلافت حاصل کی اور اٹھارہویں رمضان سنہ ۱۲۵۴ھ میں وفات پائی اور
سنہ ۱۲۴۳ھ میں حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب ثانی صابریہ قادریہ نظامیہ نے حضرت احدیت صرف میں واصل ہو کر فرمایا
بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد صابر حق صابریہ نظامیہ قادریہ نے بسلطنت حقیقت معنوی پر تمکن
جو بھی رجب سنہ ۱۲۰۲ھ کو اس عالم ظہور میں جلوہ گر ہوئے اور دوسری شعبان سنہ ۱۲۳۹ھ کو شرف خلافت حاصل کیا [illegible]
سنہ ۱۲۹۰ھ کو [illegible]

احدیت مرفومین وصال فرمایا ۱۲۴۴ھ اسنہ شاہ جارج چہارم نے دس برس حکومت کرکے قضا کی یہہ بادشاہ اول تو بانبا وصیت نامہ
کار رہا بعد کو انحراف کیا عیاشی میں بکثرت مصروف ہوا یہ دیکھکر فوراً سردار حنفیہ عرب نے اسکو قدیم سے معزول یعنے ہلاک کرکے اوسکی جگہ
شاہ ولیم چہارم تخت انگلستان پہ بٹھاکر ۱۲۴۴ھ سنہ مطابق ۱۸۲۳ء اوسکا جلوس کرادیا اور معرفت ابدال کے
حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد صابریہ قادریہ نظامیہ کو اطلاع دی اون حضرت نے بقاعدہ بالنی وصیت نامہ متضمن ہدایت و علیت اور رعایا پروری اسکو تمام فرماکر
اوسی ابدال کے ہاتھہ حضرت عبدالرشید صاحب سردار حنفیہ عرب و عجم کے پاس روانہ کیا اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن سے حاصل کرکے
قطب الہند کے پاس بھیجدیا اور اسی وقت قطب الہند نے اپنی قوت روحانی جاذبہ سے وہ وصیت نامہ بادشاہ کو سنا کر اوسکا پابند کرادیا بادشاہ
وصیت نامہ کا اقرار کیا اور نہایت عمدہ طور سے سلطنت کرکے مرگیا بجائے اوسکی **ملکہ کوین وکٹوریہ** کو سردار حنفیہ عرب نے تخت انگلستان
متمکن کیا اور ۱۲۵۲ھ سنہ مطابق ۱۸۳۶ء اسن جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد صابریہ قادریہ نظامیہ کو اطلاع دی
وصیت نامہ مرقومہ بالا ارقام فرماکر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنفیہ عرب و عجم کے پاس روانہ کیا اون حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن سے حاصل کرکے
بذریعہ ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کے پاس ارسال فرمایا اون حضرت نے حکم منظوری ملکہ کوٹین وکٹوریہ کا باطن سے اخذ کرا کر قطب الہند کے
پاس بھیجدیا اور اسی وقت قطب الہند نے اپنی قوت روحانی جاذبہ سے ملکہ مذکورہ کو وصیت نامہ سنا دیا اور تصرف
باطنی سے پابند کرکے دعا کی ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۳۷ء اسن ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ نے بتیس ۳۲ برس ماتحت بادشاہ انگلستان کے بادشاہت
کرکے وفات پائی اور اسوجہہ کہ مرنیسے چار برس قبل حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد ممدوح کی غلامی میں داخل ہوگیا تہا دنیا سے ایمان گیا اور خاتمہ
بخیر ہوا حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب سردار حنفیہ عجم نے بادشاہ مرحوم کی جگہ **ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ** بن اکبر شاہ کو
کیا ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۸۳۷ء اسن بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب صابریہ قادریہ نظامیہ کو اطلاع کی اون حضرت نے
وصیت نامہ مرقومہ بالا ارقام فرماکر اوسی ابدال کے ہاتھہ سردار حنفیہ موصوف کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے وصیت نامہ مذبورہ بادشاہ
مذکور کو سنا کر پابند وصیت نامہ کا کردیا بعدہ بادشاہ مذکور کے اقرار اور پابندی وصیت نامہ کے احوال سے معرفت ابدال کے حضرت
عبدالرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کو اطلاع دی اون حضرت نے حکم ماتحتی فرنگ منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلعم سے صادر
کراکر ابدال درجاول کے توسط سے حضرت علوالعزم والمرتبہ صابریہ قادریہ کے پاس بھیجدیا اون حضرت نے قطب دہلی کے پاس مرسل کیا وہ امر سرور کا
پابند ہوگیا اور ابوالمظفر کو ماتحت قوم نصاریٰ کے بادشاہت کرانے لگا اور بادشاہ وصیت نامہ کا پابند ہوگیا ۱۲۵۴ھ سنہ ۱۸۳۸ء اسن حضرت
شاہ محمد عبداللہ صاحب قدس سرہ کنگوہی سردار حنفیہ نے رحلت فرمائی اور بجائے آپکے **حضرت عرب حسن صاحب** سردار حنفیہ

یہ حضرت سنہ ۱۲۰۶ھ میں پیدا ہوئے اور گیارہویں ذی حجہ سنہ ۱۲۲۹ھ کو خلافت حاصل کی ان حضرت کی وفات ابھی نہیں ہوئی
اسواسطے مرفوع القلم نہ آئی بادشاہ مذکور نے تیئیس سال چند ماہ سلطنت کی اور بادشاہ نام سے اس عالم میں موسوم رہا لیکن پندرہ برس
تک یہ بادشاہ مع متعلقین کے وصیت نامہ کا پابند رہا بعد اوسکے بارہ برس تک مع متعلقین کے اطاعت وصیت نامہ سے انحراف کیا اور چونکہ
امر سروری صادر ہو چکا تھا کہ یہ سلطنت مانحت قوم فرنگ کے باقی رہیگی اسلیئے بادشاہ مذکور کو سردار حنیفہ سے بصرف قدیم معزول
یعنی ہلاک نہیں کیا صرف کثرت فسق و فجور دیکھکر جانب سے معزول کر دیا اور بموجب فرمان حضرت علو العزم المرتبہ صاحبیہ
قادریہ نظامیہ کے حضرت عبد الرشید صاحب سردار اکبر حنیفہ عرب و عجم کو ہر سال اوسکی کیفیت سے اطلاع دیتے رہے وہاں سے ہر سال یہی
حکم صادر ہوتا تھا کہ ظاہر سے بایت کر دیا کرو اور ہر قطب دہلی ہر روز بادشاہ کے احوال کو معروض ابدال درجہ اول کے حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے حضور میں عرض کرتا رہتا۔ وہاں سے ہر روز حکم ہوتا کہ یہ بادشاہ داخل طریق ہی اور مجکو اپنی اولیا کے
خاطر منظور ہے شاید یہ اپنی حرکات ناشایستہ سے کل باز آوے حتی کہ بارہ برس تک مہلت دی کہ اس عرصہ میں راہ راست اختیار
کری اگر اس مہلت میں بھی یہ بادشاہ اپنی حرکات بد سے باز نہ آوی تو اس معصیت زدہ کو مع متعلقین کے حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کے
سپرد کر دیا جاوے اوسکو اختیار ہے کہ جو چاہی سو کری آخر الامر جب بادشاہ مذکور نے بعد انقضا مدت بارہ سال کے راہ راست پر قدم نہ رکھا تو
سنہ ۱۲۷۹ھ میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے حضرت سلطان سید نظام الدین محبوب الٰہی کے اوسکو سپرد کر دیا اون
حضرت نے حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاء الدین علیہ احمد صابر صاحب مدظلہ الاسعاد سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند برادر رفیق
طریق حقیقی اپنی کے تفویض کیا اون حضرت نے اپنی خاندان کے علو العزم و المرتبہ مرفوع الاجازت حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد کو مطلع فرمایا
اون حضرت نے معروف بابدال درجہ دوم کے حکم باطنی پاس سردار حنیفہ حضرت عرب جن رضا کے جاری کر دیا اور بعد اوسکے یہی مقرر فرمادی کہ اس عرصہ میں
تحمینا دو لاکھ چند ہزار اور چند نفر سختی کیا تھے بلکہ سختی قدیم یعنے قدیم سے معزول کر کے یعنی ہلاک کئے جائیں اور بادشاہت مانحت فرنگ
بھی موقوف کر کے قوم فرنگ مستقل حکمرانی کرے یہاں تک زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا قریب ہے کہ ترقی پکڑی تو کچھ مضائقہ نہیں ہے
لیکن خلق اللہ ظلم سے محفوظ رہی اور فسق و فجور کی سزا کے کامل حضرات اقطاب و اغیاث حدود عرب و عجم دیا کرینگے اور ہر زمانے کے علو العزم و المرتبہ
صاحبیہ شہنشاہ ولایت سے اوسکا عہدہ مقرر ہو جائیگا کہ فلان قطب عالم اغیاث ہے کے ماتحت حضرات اقطاب و اغیاث نقبا و نجبا و رقبا
و ریون و اولاد غشقوش و جماعت رجال الغیب اولاد و فردی جو شمس میں اور فلان نام کے فلان فلان مقام میں مقرر ہے اور ان نو جماعت کا
حال سلسلہ حنفیہ کے بیان میں اول تحریر ہو چکا ہے الغرض سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق سنہ ۱۸۹۰ء تک بادشاہ بادشاہ کا بموجب حکم سروری
انتظام کیا

کر یہہ راہ راست اختیار کرے لیکن وہ مع اپنی متعلقین کے معصیت سے باز نہ آیا اور بیعت نامہ سے منحرف رہا تب ۱۲۶۳ھ میں حضرت
علو العزم والمرتبہ صابریہ وقادریہ ونظامیہ موصوف پر ولایت عیسوی سے ولایت ابراہیمی کا ظہور ہوا بعد چند ماہ کے ولایت ابراہیمی کا نزول ہو
بکیفیت تمام وکمال ولایت موسوی کا عروج شروع ہوا عروج ولایت موسوی پر ولایت محمدی جوش میں آئی ولایت جوش محمدیین ولایت آدمی نے
عروج و نزول پکڑا اوسوقت حضرت علو العزم والمرتبہ ممدوح کے قلب صنوبری سے سولہوین مرتبہ کا القا ہوا اور اول درجہ کے الہام سے آمر ربی ظہور کیا کہ حسب صدور
القاء والہام مذکورہ بالا کو جاری کر جو حضرت علو العزم والمرتبہ موصوف نے فوراً متعلقین اہل وبیت کے حضرت سردار حنفیہ نور
امر اجرا میں لایا اونہوں نے اوسوقت ہر اقطاب واغیاث متعینہ ملک دیار وافواج انگریزی کو احکام الہی سے مطلع کیا اقطاب واغیاث حسب الحکم
قلوب متین فساد الدیار کے باعث کشت وخون ہونگا جب کشت وخون بموجب احکام غیاث ہند قطب عالم کی حد کو پہونچگیا تو حضرت ایک ماہ میں
ولایت محمدی کا جوش بھی فرو ہو گیا حضرات اقطاب واغیاث غیرہ اپنی قوت روحانی جاری کر یہہ امن کا ظل ظلیل ہوا اور ظلم وفسق وفجور مسلمانان
(جو نام کے مسلمان تھے اور اسلام کے پردہ میں ناگون ظلم کرتے تھے اور مبتلائے فسق وفجور تھے) پر حضرت شہنشاہ دوعالم صلعم مغضب ہوکر
حضرت سردار حنفیہ نے بعض کو قدیم معزول یعنے ہلاک کرایا اور بعض کو مع ابو ظفر بہادر شاہ والی دہلی کے جدید معزول یعنے قید فرنگ میں مقید کیا
اور بحکم حضرت محی عبد الرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب وعجم کے قوم فرنگ کو مستقل حکمرانی ہندوستان کی کرادی گئی اور ۱۲۷۴ھ سے
بوساطت حضرت علو العزم والمرتبہ صابریہ وقادریہ ونظامیہ بامر باطن مستقل بادشاہت ہندوستان کی ملکہ کو عین وکٹوریا کو دی گئی اور حضرت
سردار حنفیہ عجم نے حضرات اقطاب واغیاث غیرہ کو بفرمان سروری احکام پہونچادی کہ گو فسق وفجور کی کثرت ہو جسکی سزا وہ آپ
پائینگے لیکن خلق اللہ پر ظلم نہ ہونے پائے اور آیندہ سے حکام فرنگ یا دیگر حاکمان ورئیسان بھی اپنی ماتحت رعایا پر ظلم نہ ہونے دین اور جو اسکے خلاف
کرے فی الفور اوسکی سرکوبی کیجائے اور بلا اطلاع حضرت علو العزم والمرتبہ موصوف حضرت سردار اکبر حنفیہ ممدوح کے اوسکو قدیم یا جدید سے معزول
کر دیا کرو اور بعد کو اطلاع کیا کرو الحاصل جب شاہ ظفر کو ساتیس برس پورے ہوگئے اور بہبود راہ راست پر نہ آئے تب حضرت سردار حنفیہ
مذکور نے ۱۲۷۹ھ میں ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ کو قید فرنگ میں قدیم سے معزول یعنے ہلاک کرکے شاہان مغلیہ حکمرانان
ہندوستان کا خاتمہ کیا۔ مرد شاہ ہند در قید فرنگ کسی نے خوب کہا ہے اور شہزادہ جوان بخت ولیعہد بہادر شاہ اور زینت محل بیگم بیوہ شاہ مذکور کے ہمراہ رنگون میں
آئی تھی جوان بخت نے ۱۳۰۱ھ میں اور زینت محل نے ۱۳۰۳ھ میں قضا کی اور ۱۲۷۶ھ میں حضرت عثمان مغربی بن محمود احمد سردار حنفیہ
عرب نے انتقال کیا اور بجائے اونکے خلیفہ اکبر حضرت شہاب الدین اسعودی بن سہیل طبری سردار حنفیہ عرب مقرر ہوئے حضرت ۱۵ ماہ
صفر ۱۲۹۶ھ امید ہوا اور تیرہوین ماہ محرم ۱۲۹۷ھ میں خلافت حاصل کی اور پانچوین ماہ رجب ۱۳۰۱ھ میں وفات پائی اور اسی کیفیت

حنفیہ عرب سے بھی فقیر ممتاز ہوا سلاسل کیفیت حنفیہ عرب و عجم کا جس میں اہل خدمات باطنی ہوتے ہیں عجیب مذاق ہے جو اس کیفیت کا
صاحب مذاق ہوتا ہے وہی اس حکومت کا ذائقہ جانتا ہے زیادہ تشریح کی ممانعت ہے مگر جو طالب صادق اور واصل مرشد ہوتا ہے وہ سیر اسکا انکشاف ہوتا چلا
اور اسکا کشف بعض کو بسبب اور بعض کو بہ سبب عطا کیا جاتا ہے ۱۲۹۰ھ میں حضرت مرشد برحق ہادی مطلق پیر دستگیر حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب
قطب الارشاد حضرت صابریہ قادریہ و نظامیہ نے حضرت احدیت صرفہ میں وصال فرمایا اور جس کیفیت علو العزمی سے بجمیع انعامات باطنی مسند ارای
حقیقت معنوی صابریہ و قادریہ نظامیہ مشیرہ آپنے شرف پایا اتباع بجنسہ اپنی تعلیم کو اس فقیر بے توقیر کفش بردار شاہ محمد حسن صابری چشتی
قادری عفی عنہ سے نظامی حنفی مولف کتاب ہذا پر سایہ فگن فرمایا اور جو دوسری طرح سے در باب شاہان ہفت اقلیم کلان و خورد راجستان و ہندو
امرا یان عرب عجم خبر دہ احکام آجاری ہوتے ہیں وہ کچھ بحکم ارواحی اور کچھ بہ امر القا و الہام اور کچھ بوساطت حضرت مذکورہ کے عمل میں آتے ہیں اور
فقیر سے احوال باطنی کا اجرا بصورتوں سے ہوتا ہے جنمیں ایک اکبر ایک صغر ایک نائب ایک نیب ہے یہ جملہ معترضہ اجمالی قلمبند کیا گیا تفصیل
حسب حالت اور عادت کیفیت بالا کے اوس امیر دوجہان نے اپنی ہستی ذاتی جذبہ سے اس کفش بردار کی خودی کو کھو دیا اور غلام
اور غلام مولا میں پوشیدہ ہو گیا اور مولا کو آفتاب بنا دیا اور ہم ہستی دونی جاتا رہا **قول مولف** نہ تو ہو کہ سے نام تم اسکا
اسکی کیفیت کچھ نہ کچھ ہے ہیں امیر مسیح دوجہان امیر کاملین مرشدنا و شیخنا و مولانا سید محمد حسن نے **فقیر مولف کتاب ہذا** اختتام
جہان چہار صد و آوب گذارش پذیرفت کہ ۱۲۷۱ھ مطابق ۱۸۵۴ء ایام غدر سے احکام انتظام باطنی اور قاعدہ پر جاری ہوئے
کیونکہ ولایت عیسوی کا دور تھا اب وہ قاعدہ نرہا جو شاہان دہلی کے حال میں لکھا گیا لہذا بنظر خیر خواہی خلایق تحریر کیا جاتا ہے
کہ ہر صاحب حکومت پر خواہ کوئی مذہب رکھتا ہو فرض ہے کہ خواجگان چشت کا محب رہے اور خاندان صابریہ عالیہ کے خلیفہ اکبر کی دلسے اطاعت
کہ انمیں خوشنودی **حضرت بادشاہ دوجہان** مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث
ہند متصور ہے اور ہندوستان میں آپ کی خوشنودی اور ناراضگی کا نتیجہ بہت جلد مرتب ہوتا ہے چنانچہ اس بیان کے بعد چند خوارق جو مزار مقدس سے
ہمیشہ صادر ہوتے رہتے ہیں تحریر کئے جائینگے اون سے واضح ہوگا کہ شان رحم اور قہر دونوں مزار مبارک سے جاری ہیں جو محب اور دا خلان
خاندان صابریہ ہیں وہ فلاح دارین پاتے ہیں اور جو ذرا بھی آپ یا آپکے طریقہ والوں سے تخالف رکھتا ہے تو یہ اوسکا سر توڑ لیجاتا ہے
پس لازم ہے کہ ہمیشہ ہر ایک شخص عرض فقیر پر جو ہمیشہ لکھے خیال رکھے اور آپ سے محبت و ارادت دلی پیدا کرے **جستہ مولف**

یہی پڑھتا ہے ہر مرد بہشتی	یہی کہتا ہے ہر فرد کنشتی	بدل خوبی سے ہو سب میری زشتی
بگرداب بلا افتاد کشتی	مدد کن یا علاء الدین چشتی	

تمہارا نام ہے وہ اسم اعظم | کہ مٹ جاتا ہے جس سے درد اور غم | وظیفہ ہے میرا ہر لحظہ ہر دم
بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی
بہلا میں کیا کہوں تم سے کہ کیا ہے | حباب عشق کا یہہ ولولہ ہے | جواب دل سے ہے آتی صدا ہے
بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی
کسی دم غفرۃ پکڑے ہے دامان | کبھی جمعیت خاطر فراوان | غرض اسحال میں ہوں سخت حیران
بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی
تحیر بخش ہے ملک طلسمات | کبھی کچھ ہے کبھی کچھ اور حالات | اسی باعث یہہ پر ہتا ہوں مناجات
بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی
طریقت بحر بے پایان ہے یا شاہ | حقیقت سخت تر میدان ہے یا شاہ | حسنؔ اسمیں طے حیران ہے یا شاہ
بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی
حسنؔ دلسے تمہارا خاکپا ہے | حسنؔ تمپر ازل سے مبتلا ہے | حسنؔ کا ورد یہہ صبح و مسا ہے
بگرداب بلا افتاد کشتی | مدد کن یا علاء الدین چشتی

احوال صدور خوارق عجیبہ مزار مقدس حضرت مخدومی صاحب کے بنظر خاتمہ کتاب حقیقت گلزار صابری

مکاتیب مفصلہ بلا حضرات متاخرین میں سات ہزار تین سو بچہتر خوارق عجیبہ اور کرامت غریبہ جو بعد دفینہ حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے مزار مقدس پر صادر ہوکر گوش زد خاص و عام کے ہوئے تحریر ہیں بسبب طول مضمون کتاب کے تحریر اون سب خوارق سے باز رہ کر بنظر خاتمہ کتاب سات خوارق زمانہ حال کے تحریر کیے جاتے ہیں اگرچہ روز دفینہ مبارک سے تا بقیام عالم ہر روز ہر لحظہ ہر ساعت ہر دم صدور کرامات و ظہور خوارقات کا مزار مقدس پہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہیگا امواج دریائے رحمت آلہی نا متناہی کو کون شمار کر سکتا ہے

اول خرقہ مولوی محمد نور اللہ صاحب ساکن بجھراؤن کہ ایک مدت تک شرف اندوز آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا کے رہے بچشم دید خود

فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب ہذا سے بیان فرماتی تھے کہ لشکر راجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کا قرب و جوار
کلیر شریف میں پہونچکر بصارت چشم سے محروم ہوگیا آخر الامر خائف و متعذر ہوکر پس پا عازم مراجعت کا ہوا حصول بار
دوم بصارت اہل لشکر کو عنایات حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ لہ بالروح
سلطان الاولیا سے سمجھکر سجدۂ شکر ادا کرتا واپس روانہ ہوا **دوسرا خرقہ** ایکروز درخت گولر متبرکہ میں سے ایک
شاخ سبز ٹوٹ کر گری اور اوس ٹوٹنے میں صدائے تکبیر حاضران بارگاہ کو مسموع ہوئی اور شاخ شکستہ میں سے خون تازہ
جاری ہوا بصواب دید رائی حاضرین اوس شاخ کو کفن پہنا کر قبر میں دفن کیا **تیسرا خرقہ** ایکمرتبہ قریب زمانہ ہنگام
عرس شریف میں حاضران بارگاہ کو خیال ہوا کہ اسقدر ہجوم خلق کی صرف کیواسطے پانی کہاں سے میسر ہوگا بعد اس
گفتگو کے موتوی نور اللہ صاحب موصوف سوگئے حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب اللہ
الاولیا نے عالم رؤیا میں ارشاد فرمایا کہ سقاوہ مسجد کا پانی سے بھر دیا جاوے چشمۂ بہشت کا اوس سے منسوب کر دیا جاویگا وہ
پانی سقاوہ کا تمام مخلوق کو کافی ہوگا چنانچہ وہی سقاوہ حسب الحکم پانی سے بھر دیا گیا اور زائران کعبہ طریقت کو وہ
پانی سقاوہ مسجد کا کافی ہوا **چوتھا خرقہ** ایکمرتبہ دو انگریز شکار کھیلتے ہوئے طرف بارگاہ عرش پناہ کے گذرے ایک انگریز
نے بندر پر بندوق کی چوٹ کی ضارب و مضروب دونوں قضا کے شکار ہوئے دوسرا انگریز خائف ہوکر بسپار ہوا۔
پانچواں خرقہ ایکمرتبہ ہنگام تیاری نہر گنگا کے داغ بیل نہر کی نقارخانہ بارگاہ عالیہ پر ایک انگریز نے لاپاشب کو
تمام رات چوب شامیانہ سے خود بخود اوندھا لٹکا رہا صبحکو حاضر آستانہ ہوکر خانقاہ مبارک پر روشنی اوندکا سامان کیا اور نہر میں حسب دلخواہ
چھٹا خرقہ ایک معاملہ فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب نے بچشم خود معائنہ کیا کہ ایک شخص ساکن لہسوڑ محلہ کہیر احمد خان
رئیس مسمی حضرت نور خان حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد مع اہل و عیال خود شرف اندوز بیعت و توبہ
طریقت باشریعت کا ہوا اتفاقاً حسن خان سوداگر کا ملازم ہوکر واسطے خرید گھوڑوں کے میلہ ہردوار کو گیا ہنگام عقد
اوسکی زوجہ داخل سلسلہ نے خواب میں دیکھا کہ میرے شوہر کا انتقال ہوگیا بمقتضائے سخت خاطر حضرت پیر و مرشد ممدوح کی خدمت میں حاضر ہوکر
اوسنی عرض کیا قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ غم نکر شوہر تیرا زندہ تیری پاس آجاویگا دوسری شب کو پھر اوسنی خواب میں دیکھا کہ
حضرت مجھسے ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارا نام محمد صابر ہے تیرا شوہر ہمارے قبضۂ نواح میں بمقتضائے موت ہوگیا تھا مگر ہم تیرے پاس اوسکو زندہ بھیج
دیتے ہیں چنانچہ سات روز کے بعد حضرت نور خان کو زندہ اپنی مکان پر پہونچا دیکھا جاپانی پر سوار ہوکر

عالم سے انتقال کر گیا حسن خان سوداگر سے دریافت ہوا کہ مین وقت جانے میلہ ہردوار کے اول آستانہ بوسی حضرت بادشاہ
دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا سے مشرف ہوا اور شب کو بر لب تالاب مقیم حضرت نور
خان دو تین روز سے علیل تہا اوس روز شب کو شدت مرض مین غافل ہو گیا مجہ سے عالم خواب مین حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نور یہان پر مر گیا ہے اوسکو بیدار کر کے اپنی
ہمراہ وطن کو واپس لیجا چنانچہ بیدار ہو کر جو حضرت نور خان کو دیکہا آثار مرگ کے معاینہ ہوئے بموجب حکم کے آواز دی بدقت نام بتلایا اور
یا بو پر سوار کر کے اپنی ہمراہ وطن کو واپس لایا اتنا ارادہ مین صحت کلی حاصل تہی مطلق آثار مرض کے ثابت نہین ہوتے تہے صرف ضعف
خورش موقوف تہی اور کسے سے ہمکلام ہوتے تہے **سانحہ ان خرقہ** یہ ہوا کہ بنگام عرس شریف حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند رحمتہ اللہ علیہ تاریخ تیرہ ہوئی ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۲ ہجری
برخوردار شاہ رؤف حسن نے اس کتاب حقیقت گلزار صابری کو از اول تا آخر جلسہ عام مین پڑہا جسمین صاحبزادگان حضرت
بندگی شاہ عبد القدوس گنگوہی قطب عالم اور بہت سے فضلا اور عوام الناس بیشمار جمع تہے ہر ایک متنفس اس بیان معجز نشان کو سنکر
مسرور و شاد ہوا لیکن اس کتاب کے بعض بیان سے غلام علیشاہ مجاور درگاہ عرش بنیاد نے انکار کیا تہا بعد کے بعد تمام جسم اوسکا
کوڑی ہو گیا اور بدن سے نہایت بدبو آنے لگی جسکو تمام اکثر ان کلیر نے معاینہ کیا اور ہر ایک نے صاف صاف موجہہ ہو کر
کہدیا کہ غلام علیشاہ وہ جو تو نے بعض احوال سرکار عالیجاہ حضرت بادشاہ دوجہان سے انکار کیا تہا یہ اوسکا نتیجہ مرتب ہوا ہے
ای کمبخت توبہ کر اور اپنی خیال بد سے باز آ آخر کار غلام علیشاہ تائب ہوا لیکن اوسی حالت خراب مین قضا کر گیا **نظم مؤلف**

حضرت مخدوم مخدوم انام	دستگیر ہیکسان خاص و عام
شاہ کی حاجت روائی شان ہے	مظہر فیض الٰہی آن ہے
دست حضرت دین پناہی کے کفیل	مہر حضرت حق رسائی کی دلیل
صبر حضرت مایۂ حاجات خلق	نام حضرت دافع آفات خلق
گر کسی مشکل سے تم حیرت مین آؤ	نام حضرت کا زبان پر جلد لاؤ
خرق عادت شاہ کی ہر دم عیان	آنکہہ جبکی ہو وہ جا دیکہے وہان
سیکڑون اونکی کرامتین جلی	لکہہ گیا ہے ہر زمانہ کا ولی

آج بھی مرقد پہ جاکر دیکھہ لو
خانقاہ کی حد پہ جاکر دیکھہ لو

لشکر رنجیت جب آیا ادہر
ہو گیا ایک آن مین وہ بی بصر

ٹوٹ کر ایک شاخ گولر کی گری
کان مین آئی صدائے اکبری

خون جب دینے لگا اوسکا بدن
گور مین رکھا اوسے دیکر کفن

ایک فرنگی نہر گنگا کے ادہر
شہ کے نوبت خانہ پر لایا گھر

چوب خیمہ سے وہ لشکر رات کو
صبح کو نائب ہوا بیتاب ہو

ایک سقا وہ آب سے جب بہر گیا
سیکڑون کو وہ کفایت کر گیا

ایک فرنگی نے کری بندر پہ چوٹ
چوٹ سے اوس کے گیا بندر جو لوٹ

وہ فرنگی بہی اوسیدم مر گیا
دوسرا ہمراہ اوس کا ڈر گیا

ایک مردہ سات دن زندہ رہا
سات دن کے بعد وہ زندہ مرا

ایک خادم اپکی درگاہ کا
اس کتابی حال کا منکر ہوا

اور لگا کہنے کہ اس کے چند بیان
دور ہین صحت سے ای صاحب لسان

بادشاہ دو جہان کو اوسکی بات
ناپسند آئی بہت اوسکی یہہ بات

اس سزا مین اوسکا تن کوڑہی ہوا
آتش قہری سے خون پانی ہوا

بوی بد اوسکی بدن سے ہوئی عیان
خوف مخدومی سے تہرایا جہان

لوگ کہتے منکر احوال کو
دیکھہ لو پیر و جوان تم دیکھہ لو

ہے یہ خرقہ اپکی سرکار کا
یہہ نتیجہ اوس کے ہے انکار کا

جو کہ منکر ہوتا ہی مخدوم کا
اوسکو تمغہ ملتا ہے مخدوم کا

یہہ کرامتین ہزارون روز و شب
تہین گذشتہ مین وہی باقی ہی اب

طوف کعبہ ہے طواف خانقاہ
گنبد حضرت ہے نور لا الہ

جو تجلی طور پر تہی ایک شب
وہ تجلی ہے وہان ہر نیک شب

آتش الٰہی چمکتی ہے وہان — برق ایمن کی جھمکتی ہے وہان
جن و انس اوس روضۂ قدس کا — طوف کرتے ہین بہر صبح و مسا
خلق ارضی کا وہان پر ہے ہجوم — چرخیون کی بھی وہان رہتی ہے دھوم
آسمان سے قدسیان لاتی ہین نور — روضۂ حضرت حسنؑ ہے رشک طور
نورہ جس نور سے روشن جہان — سایہ وہ جسکا چمن جنت نشان
نور وہ جس نور کا جلوہ حسنؑ — خار و خس کو صاف کرتا ہے چمن
خشک بونہ کو شہنشہ کی نظر — مثل شاخ تازہ کر دیتی ہے تر
دیکھ لے گر اون درختون کی بہار — کافر دیرینہ زنار دار
بھول جاوے ورزش تکفیر کو — یاد کرلے کلمۂ تکبیر کو
گولری گولر کی ہے طوبا ثمر — ہر شجر اوس حل کا ہے ایمن شجر
خاک کلیر چشم کی ہے طوطیا — ہر گ گولر ہے مریضون کی دوا
اوس مکان خلد وش کا ہر طیور — ذکر و فکر حق مین ہے لبس بے صبور
اوس فضائی پاک کا ہر ایک شجر — ہو بہو رکھتا ہے طوبا کا ثمر
آب اوس صحرا کا ایسا ہے بہلا — بخشتا ہے آب حیوان کو صفا
خانقاہ کی حول مین ایک حوض آب — حوض کوثر کا نمونہ ہے بتاب
اوس کے آب صاف سے آب حیات — مانگتی ہے واسطے اپنی حیات
جو فنائی اللہ چاہی حسنؑ — کلیری صحرا کو وہ جائی حسنؑ
کلیری صحرا کا ہر مرگ گیاہ — حال سے پڑھتا ہی کلمہ لا الٰہ
قبۂ نوری ہے خشہ کی خانقاہ — جگمگاتا ہے وہان نور الٰہ
روضۂ خوشرنگ محمد وم انام — قبۂ نورا الٰہی ہے تمام
ہے ملک گاہ شہ کی خانقاہ — جھمجھاتی ہے وہان تیغ الٰہ

جھمجھاتا ہے

طوف اوسکا طوف اقدس بارگاہ — طوف اوسکا طوف درگاہ الٰہ
طوف سے اوسکی طہارت آئی ہے — طوف سے اوسکی گنہ مٹ جائے ہے
طوف اوسکا طوف کعبہ جان لو — طوف اوسکا طوف کعبہ مان لو
ہے وہی نور تجلی بخش طور — آجتک روضہ پہ صورن بخش نور
دیدہ بینا جسے بخشے خدا — دیکھلے جاکر وہان یہہ ماجرا
جلوۂ اِنّی اَنَا اللّٰہ صبح و شام — دیکھتے ہین دشت ایمن کا مدام
خانقاہی طوف کو ہر صبح و شام — معشر جنات آتی ہین مدام
خطۂ پیران کلیر طور ہے — جسطرف دیکھو اودہر ایک نور ہے
سر بسر پیران کلیر کی فضا — وادی ایمن کا بخشے ہے پتا
دولت عرفان جسے درکار ہو — وہ علی احمدؒ کا خدمت گار ہو
جسنے حضرت کی حقیقت جانکر — دیدۂ عرفان سے دیکھا ایک نظر
راز الا اللہ سے آگہہ ہوا — بالیقین وہ عارف باللہ ہوا
عارفون کا ہے وہ صحرا سیرگاہ — عاشقون کا ہے وہ صحرا سیرگاہ
قطب اور ابدال رہتے ہین وہان — میزبان حضرت ہین وہ ہین مہمان
چادر مرقد پہ نور اللہ ہے — دیکھنا وہ ہے کہ جو آگاہ ہے
ہر مجاور صابری درگاہ کا — جان و دل سے دوست ہی اللہ کا
خدمت جاروب اوتاد ونکو ہے — تیل بتی آسمان زاد ونکو ہے
ہر مجاور شاہ کی درگاہ کا — ہر مرید اوس غوث حق آگاہ کا
بادشاہ آسمان و ہم زمین — صاحب عین الیقین حق الیقین
دیکھنا جسکو ہو جنت کا چمن — شاہ کے روضہ کو وہ دیکھے حسن
آب اوس وادیکا نورانی نظر — آب حیوانی کا رکھتا ہے اثر

ترجمہ از علی — علی احمد کا خدمت گار ہو

	بینی والون کو وہان لیل و نہار	بخشتا ہی دلکو نور کردگار
	اوس زمین پاک کا جو ہے شجر	شاخ شاخ اوس پہ انا اللہ کا ثمر
	ہر ثمر کا ذائقہ طوبا سرشت	ہر شجر کا برگ ہے برگ بہشت
	کونسا بوٹہ ہے اوس درگاہ کا	ذکر جو کرتا نہین اللہ کا
رضی اللہ عنہ	برگ برگ اوسجا کے بوٹہ کا حسنؓ	خوشنوا ہین مثل مرغان چمن
	جسنے کہایا ہو نہ طوبا کا ثمر	گولری گولر کی کہائی بے خطر
رضی اللہ عنہ	گولری حضرت کی گولر کی حسنؓ	صاف کر دیتی ہے نورانی بدن
	گر نہو باور تو جا کر دیکہہ لو	گولری گولر کی کہا کر دیکہہ لو
رضی اللہ عنہ	گولری گولر کی جو کہائی حسنؓ	خوبرو فرزندوہ پائے حسنؓ
	یہہ کرامت شاہ کی مشہور ہے	گولری گولر کی تخم پور ہے
	برگ اوس کے دفتر تعلیم ہین	تخم اوس کے مایۂ تفہیم ہین
	شاخ اوسکی حرف الا اللہ ہے	بیخ اوس کی ریشۂ آگاہ ہے
	سایہ اوسکا سایۂ طوبا نما	پایہ اوسکا پایۂ ہفتم سما
	باد سے ہر شاخ اوسکی ہیگمان	رقص کرتی ہے بشکل طالبان
	ذوق اوسکا شوق بخش کاملان	شوق اوسکا ذوق بخش عارفان
رحمۃ اللہ علیہ	خانقاہِ حضرتِ صابرِ علا رح	جنت الماوا کا بخشے ہے پتا
	ہر درخت کلیے ہو ہو بر زبان	خانقاہے ہر شجر تو ہر زبان
	عالم ہو سے وہان ہو ہو کا شور	غیب کہہ سکے ہے وہان تو تو کا شور
	طائر درگاہ ہین حق حق بوش	شاخ شاخ ہر نخل ہے یا ہو خروش
	خوشنوائی اونکی سن سن ہر بشر	صاف ہو جاتے ہین بیخود بیخبر
	الغرض ہر ایک پرندہ صبح و شام	ذکر و فکر حق مین رہتا ہے مدام

طائر اوسکی یاد حق مین غرق ہین		عرق پاسے نور مین تا فرق ہین
خانقاہ شاہ مین جو سے درخت		طوبی و صدرہ کا رکہتا ہے وہ رخت
بوجہہ لیوے جو کوئی شہ کا کمال		دیکہہ لیوے جو کوئی شہ کا جمال
عارف بالله ہو جائے حسنؔ	رضی الله عنه	منزل مقصود کو پاوے حسنؔ رضی الله عنه
انتساب شاہ سے جام شراب		خاک کو بخشی ہے نور آفتاب
ہر مرید شاہ عرفان دستگاہ		فرش سے تا عرش رکہتا ہے نگاہ
شہ کلید باب جنت ہین حسنؔ	رضی الله عنه	شہ صحیفہ راز کے شرح و متن
ہے تصرف ہر گہڑی ہر دم عیان		حضرت مخدوم صابرؒ کا وہان رحمة الله عليه
فیض شاہنشاہ اوسجا عام ہے		شاہ کا لطف و کرامت کام ہے
بس حسنؔ اپنی زبان کو تھام لو	رضی الله عنه	اب خموشی سے کوئی دم کام لو
ناطقہ سے کہہ کہ کر قطع کلام		جذبہ ساقی کا پی اسوقت جام
حد نہین رکہتا حسنؔ یہہ بیان	رضی الله عنه	اس بیان سے تہام تو اپنی زبان
بس حسنؔ اسکو کرو اب تم تمام	رضی الله عنه	نوش کر لو ختم خاموشی کا جام

رحمة الله عليه	حضرت صابرؒ کا تجہپہ ہو کرم
رضی الله عنه	ہو حسنؔ تو مظہر شان اتم

تقریظ کتاب مستطاب از رشحات اقلام محمد فاروق حسن صاحب کفشبردار حضرت مصنف مدظله

حمد زیبا ہی اوس ذات تقدس آیات حضرت احدیت صرفہ کو جسنے مرتبہ وجوب مین اپنی ذات مقدس کو بزرخ لامین مخفی فرماکر تمام شیونات کو ہست فرمایا اور ہر صورت سے ہر صورت مین وہ بصورت جلوہ پیرا ہوا چنانچہ حضرت ہادی برحق

فرماتے ہین ؎	یہہ شیونات حدوثی بے شمار	ہی اوسی شاہ قدم کی جلوہ دار
آپ اپنی حسن کا مست شراب	آپ اپنی حسن کا شعلہ بتاب	جسطرف دیکہو اوسی کا نور ہے

زید و عمر و بکر او سیکا طور ہے | آپ واجب آپ ہی ممکن ہوا | آپ ظاہر آپ ہی باطن ہوا
آپ طالب آپ ہی مطلوب ہے | آپ غالب آپ ہی مغلوب ہے | غیب سے آیا بدیدہ گاہ شہود
وہ تجلی بخش سلطان وجود | الغرض جو کچھ کہ آتا ہے نظر | سب اوسی کے نور سے جلوہ گر

اور نعت شایان ہے حضرت محبوب آلہ معشوق خدا شہنشاہ دوسرا سرور انبیا حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جو مرتبہ حضرت وحدت مین بصفات معشوقی خلعت محبوبی پہنکر عالم ارواح مین رب الارباب ہوے اور عالم ناسوت مین رونق افروز ہوکر اوس ذات مظہر آیات نے انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری کا مژدہ سنایا جن عشاق شیدا نے اوس مژدہ کو سنکر از روی باطن علم حقیقت آپ کو سمجھا اور پہچانا اونہون نے بمرتب عروجی مرتبہ وحدت مین عین اللہ حاصل کیا اور جنہون نے مرتبہ شریعت سے آپ کے وجود مقدس ظاہری کو دیکھا اونہون نے بمرتبہ رسالت حضرت جناب پاک محمد رسول اللہ صلعم پایا چنانچہ عالم ناسوت مین جب آپ بعروج جذبہ سایح ہوتا تو آپ لی مع اللہ وقت الخ کا نغمہ سناتے اور جب نزول عبدیت ظاہری کا علم ہوتا تو عبدہ ورسولہ ارشاد فرماتے اس محل پر حضرت ہادی مطلق کیا خوب ارشاد فرماتے ہین ؎ لی مع اللہ بھی اونہی کا حال تھا

ماعبدنا بھی اونہی کا قال تھا | گرچہ احمد آشکارہ ہے حسن | لیک احمد کا سمجھنا ہے کٹھن
حضرت احمد ظہور ذات حق | حضرت احمد مین کل آیات حق | نور احمد گر نہو تا جلوہ گر
کون دیتا حضرت حق کی خبر | غیر احمد کون ہے کونین مین | بے محمد کون ہے دارین مین
یہہ جو دیکھو ہو گلستان ظہور | احمد مرسل کے جلوہ کا ہے نور | دانش احمد سے دانست خدا
علم مرشد کا ہے علم مصطفے ؐ

اور مدح لایق ہے جمیع حضرات صحابہ کرام و اولیاے عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جنہون نے خلعت روحانی پہنکر مرتبہ حضرت واحدیت مین شرف پایا قسم قسم کی خوبیون اور طرح طرح کی تجلیون سے جلوہ دیکھا یا علی الخصوص اپنی مرشد برحق ہادی مطلق رونق شریعت افتخار طریقت ماہر حقیقت واقف معرفت حدیقہ اسرار احدیت گلدستہ چمن وحدت نوبہار باغ واحدیت نونہال گلزار ہویت گلبن شاخسار صمدیت حضرت مولائی مرشدی ملجائی و ماوائی حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم شاہ محمد حسن صابری صاحب حق علو العزم والمرتبہ شہنشاہ ولایت مجرد الوقت معشوق الہی دام فیضہ وبرکاتہ کی خوبیون اور تجلیون کی مداح سرائی و شکر گذاری اس سگ دنیا

شجرہ خبیثہ کفش بردار کمترین زمن محمد فاروق حسن حسنی پر فرض ہے کہ اوس آیات عجیبہ مظہر اسرار الٰہیہ نے اس سگ دنیا
کو اپنی غلامی مین شرف بخشا اور ہر مراتب ذایتہ سرمدیہ سے بمقابل نظر اگاہ کیا اگر اس شکر گذاری مین ہر بن مو مین
ہزار مو نہ بنا کر مدح سرائی اور قلم فرسائی کرین تو کبھی اوس مصدر فیوضات وحدت کا حق شکریہ ادا نہو مگر چونکہ وصلہ بہت
ہمت قاصر ہے اسلیے مختصر گذارش ہے کہ حضرت خلاق عالم نے اپنی مخلوق کا تمام نظام حیات وممات اٹھائیس حرف الف
سمجھ رکھا ہے یہ اٹھائیس ہی حرف نے ایک اللہ واحد سے نکلے اور انہین اٹھائیس حروف ہین اللہ واحد ہین اور انہین
اٹھائیس حروف ہین زمین آسمان عرش وکرسی لوح وقلم ملائکہ جلالی وجمالی جن وانس وحش وطیور ہین اور یہی
اٹھائیس حروف روز دورہ قمر کے لیے بحکمت عجیبہ اسرار غریبہ مقرر فرمائے ہین المختصر اوس ذات تبارک وتعالے نے اپنی
صفات لاتعد ولاتحصی کو انہین اٹھائیس حرفون پر تقسیم فرما کر اٹھائیس ہی ملائکہ اونپر مخصوص منتظم مقرر فرمائے ہین اور
اٹھائیس ہی اپنی اسمار صفاتی کو منجملہ نود ونہ اسماء الحسنی کے کفائے مہمات باطنی ٹھہرا کر حصول عرفان کیواسطے
عارفونکو اونکا علم دیا۔ اسوقت یہ کمینہ کفش بردار اٹھائیس صفات اجمالیہ جو اٹھائیس حروف سے مشتق ہین اپنی ہادی برحق کے
ذیل مین لکھتا ہے لیکن جسطرح اوسکی ذات لاتعد ولاتحصی ہے اوسیطرح اوسکی صفات بھی لامتناہی ہین اگر اوسکی صفات
لامتناہی بلحاظ ہر ہر حرف کی مشرح ترقیم کیجائین تو ان اٹھائیس حرف سے ہزارہا دفاتین نکلتی ہین مگر نہ اسقدر کاغذ ہین
گنجایش ہے نہ یہان یہ حجت ہے جو اوس ذات والاصفات کی صفات غیر متناہی قلمبند کرین اسلیے تفصیل کو قلمانداز کرکے
اجمالی اٹھائیس صفاتین (جو اٹھائیس حرف کے متعلق اور اوس ذات واجب الوجود کی صفات لاتعد ولاتحصی سے مشتق ہین)
میرے ہادی برحق کی صورت ظاہر ہوئی ہے قلمبند کرتا ہون اور وہ یہ ہین الف سے احدیت صرفہ کا پہچاننا ب سے
باطن کیطرف ہر پر ترقی دینا ج سے جہاد نفس کرنا اور حاجم وحدت پینا د دلکو یاد سے اللہ سے پاک کرنا ہ دال سے بول کو دور روحی مین
پہچاننا ہ سے ہدایت کرنا و سے وحدت مین فنا وبقا حاصل کرنا ولایت خمسہ مین ز سے زہد نفس کا وقوف کرنا ح سے حلول ذاتی کا
شیونات مین شہود دیکھنا ط سے طے نفسی کو باز رکھنا ی سے یاد رکھنا یا رکا ہر صورت مین جلوہ دیکھنا ک سے کیفیت اور کشف ذاتی رکھنا ل سے
لا الہ الا اللہ کی معنی پر نظر رکھنا م سے مرتبہ برتر کے مراتبا ثلاثہ مین فانی ہونا ن سے فنا فی اللہ کرکے بقا باللہ اور ولایت کبری سے
مشرف ہونا س سے سر الٰہی کا مخفی رکھنا ع سے سر ذاتی کا حاصل کرنا غ سے عین مین عود جو نزول ہے ہر مراتب سے ف سے فنا فی اللہ
اور خلود بقا کا سبق یاد رکھنا ص سے صلاحیت نفس کرکے صحو وسکر مین مشغول ہونا ق سے قرب ذاتی کا قبض وبسط مین رکھنا ر سے ربوبیت حاصل کرکے

ا الطاف الٰہی ہیں وصل کہنا ش سے شہودی توحید کے مشرب کا برتاؤ کرنا ت سے تمیز ذاتی اور تصنیف و تالیف میں
مصروف رہنا ث سے ثابت قدم رہنا طاعت و تکلیف اور امتحان میں خ سے خصوصیت ذاتی و یکتائی خلق میں طریقت شائع کرنا ذ سے
ذلیل کر کہنا دینا میں نفس کو اور مطمئن کرنا ذکر کرنے کی ض سے ضلالت کی راہ سے خلق اللہ کو بچانا ظ ظلم نفس سے وحی کو علی وجہ کر لینا بوسیلہ واحدیت
غ سے غرور نفس سے باز رہنا یہ ہادی برحق کا کام اور ظاہر و باطن ان اٹھائیس صفات کے ہر ہر حرف کے متعلق اور ان حروف کے تعداد اعداد تحقیقی بیشمار صفتیں انہی
ہر حق کی اس محل پر لکھنے کو شوق چاہتا ہے طوالت کی نظر اور سے کر بند کر کے صرف حرف ت کے متعلق جو اٹھائیس صفات اجمالی میرے
ہادی مطلق میں موجود ہیں وہ بیان کرتا ہوں اول تعشق خدا تعلق مصطفےٰ تضرع و زاری بجناب باری۔ تمام شب کی بیداری
ترک ماسوی اللہ۔ توکلت علی اللہ۔ تحصیل سیر الی اللہ و فی اللہ و مع اللہ و من اللہ۔ تعلیم ہدایت جستہ للہ۔ تقریر نرم و شیرین کلامی فرمانا
بیہ ہادی برحق کا حصہ ہے دوم توحید شہودی۔ توحید وجودی تشبیہ سلطنت تنزیہ لا شیء الا ھو تصوف صوفیہ تصحیح کاملہ تعبیر رویا
سادہ کلامی بامثال متصلہ و منفصلہ تعریف ولایت و نبوت تفسیر قرآنی تکمیل تعویش روحانی کا ہمہ دینا میرے ہادی مطلق کا کام ہے
سوم تزکیہ تصفیہ تطہیر لطیفہ احمدی تحقیق کی جو حق احکام میں تنقیح کی تلاش ہر احوال میں۔ تواضع کا جوش بلا تفریق ہر فریق سے
تبسم میں خوش پیشانی تقدیم سلام میں خوبی تصنیف و تالیف کا کام۔ تعمیم احوال کاملین کا اہتمام فرمانا حضرت قبلہ عالم میرے ہادی ہے
اول ان اٹھائیس صفات اجمالی کا ظہور آپ کے ذات خجستہ آیات میں ہویدا ہے ایہا الناظرین ان اٹھائیس صفات اجمالی میں سے ایک
صفت تصنیف و تالیف کی ہے جس میں خورد و کلان اٹھائیس ہی نادر الوجود اور عدیم المثال کتابیں آپ نے تصنیف و تالیف فرمائی ہیں جو ہمارا
کہ ہر ایک کتاب لاجواب ہے اور جواہر میں گہر ریزی فرمائی گئی ہے وہ محض جوش رحمت ہے اگر تصنیف و تالیف کی تفصیل کیجاوے
تو یہ تقریر ایک ضخیم کتاب ہو جاتا لہذا تفصیل سے گریز کر کے اختصاراً کتب مصنفہ و مولفہ حضرت قبلہ عالم کے نام اور سبقت
اولیت کا بیان ذیل میں لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں۔ تفصیل اسماء کتب تصنیف و تالیف حضرت ہادی برحق بقاعدہ حروف ابجد
ا احدیت الواحدیت یہ حضرت ہادی برحق کا مکتوب نصاب ہے اسکا پورا پورا حال قابل اظہار عالم نہیں ہے
ہے حضرت علو العزم و المرتبہ اپنی اپنی مکاتیب مخفی رکھتے چلے آئے ہیں اسی طرح یہ بھی پوشیدہ ہے
ی ہے قطعاً شرح بڑی شرح و بسط کیساتھ فارسی زبان میں حضرت قبلہ عالم نے تحریر فرمائی ہے خوبی
ہے کہ اس اسرار الٰہیہ کا انکشاف کرنا ہمارے ہادی برحق کا حصہ ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
حضرت [illegible] کی شرح میں [illegible] اور اسرار محمدی کے ۱۰۱۱ صفحہ میں بڑی تحقیق

ایک آیات عجیبہ اور لطیفہ غیبی علاوہ شرح حروف مقطعات کے ضمناً ولایت و نبوت کی عمدہ طور سے بحث کی گئی ہے اور
اوس کے ثبوت میں آیات قرآنی اور احادیث مقدس و اقوال و احوال حضرت پیران عظام علو العزم والمرتبہ کے نہایت معزز و مستند
تحریر فرمائی ہیں ساتھ جسم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نہونیکا باعث اور نور محمدی کا بیان از ازل تا ابد اور نقل دیدار الٰہی
اور مراتبات نبوت و ولایت ظہور آدم سے نفخ صور تک بڑی تحقیق اور ثبوت کے ساتھ لکھا ہے اور نسخہ عجیبہ قابل دیدہ ہے مگر ابھی چھپا نہیں ہے

اسرار و احادیث اس مختصر رسالہ میں حضرت قبلہ عالم صاحب نے کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کے معنی بزبان فارسی تحریر فرمائی ہیں اور ارباب
ظاہر و باطن دونوں کے سمجھنے کی رعایت رکھی ہے تاکہ اہل ظاہر و باطن دونوں مذاق اوٹھائیں اور آخر میں اوسکے ضمن میں خلع الخرقہ و شجرہ
قادری کی ترکیب و اجازت بھی لکھدی ہے تاکہ اوس سے ہر ایک متنفس مقاصد دارین حاصل کرے یہ رسالہ مطبع دبدبہ سکندری میں طبع ہوا ہے

بیان حقیقت محمدی جسکی ضخامت قریب ۳۱ جزو کے ہے اوسمیں حضرت مرشدی حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی
حقیقت کا بیان بزبان اردو میں تحریر فرمایا ہے تمام بیان از یوم ولادت تا دم وصال ذات اقدس روز بروز و مہینے مہینے سال بسال
نہایت شرح و بسط کے ساتھ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تصانیف ظاہری و باطنی سے لکھا ہے جو عالم و ناظرین کے علم اور دل
عجیبہ سے ہر گز ہر گز واقف نہوئے ہونگے خود ہے ہادی ہر حق نے محض ہم غلامان کی خاطر باصرار بسیار کثیر مجھ سے بازار [illegible]
فرمائی ہیں جو ہر ہمیشہ تیرہ سو تین تاریخ کو مطبع دبدبہ سکندری میں [illegible]

بیان حضرت سیف اللہ یہ رسالہ بزبان اردو حضرت مرشدی قدس سرہ کی [illegible]
کو خلیفہ اول جو اوس وقت [illegible] کو بلا اجازت [illegible] تحریر فرمایا ہے [illegible]
بحثیں بیان ہوئی ہیں اور قادری حضرات اوس کو [illegible]

باطن العروج یہ مختصر رسالہ فارسی زبان میں [illegible] اوسمیں تشریح و تفصیل کی گئی ہے کیونکہ جب تک ان چاروں سیروں سے وقوف نہو کاملا [illegible]

دیوان مجدی نعت شریف میں ہے کلام پر معنی بامذاق [illegible]

وحدت الشہود یہ رسالہ فارسی میں ہے اور واقعہ معراج شریف آنحضرت [illegible]
بحث سمجھایا ہے گویا نقشہ اوس واقعہ کا کھینچ دیا ہے جس عنوان سے اوسکو بیان کیا ہے [illegible]
مطابق ہے اور آیت و حدیث کو جو اسرار میں وارد ہیں نقل کیا ہے اور بعض اصطلاحات صوفیہ بھی ضمناً بیان

حقیقت گلزار صابری اس مبارک کتاب کی تعریف اس محل پر بے محل ہے ناظرین کے معائنہ مین موجود ہے لیکن اسقدر ضرور کہا جائیگا کہ اسکا تالیف فرمانا اور مشتہر کرنا صانع ازل نے میرے ہادی برحق کا حصہ موضوع کیا تھا چنانچہ مرتبہ شہود مین حضرت شاہ شیخ فرید گنجشکر باباصاحب مسعود العالمین قطب عالم اغیاث ہند رحمۃ اللہ علیہ سے مولانا و مرشدنا حضرت امیر دوجہان قدس سرہ تک ہر ایک شیخ وقت علو العزم والمرتبہ میرے پیشوا ہادی مطلق کی نسبت پیش خبری دیتے چلے آتے تھے کہ وہ اس حال فرحت مآل حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین علی احمد صابر** صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند کو مشتہر کرینگے چنانچہ بموجب پیش خبری متواترہ میرے ہادی برحق نے بائیس برس کی محنت تلاش مین تین سو مکاتیب نطاب سے اس حال کو اخذ کرکے بنابر انطباع مطبع دبدبہ سکندری دبدبہ مولوی محمد حسن خانصاحب مالک مطبع اور محمد حسین خان اخی عزیز مہتمم مطبع کے کمال حسن عقیدت سے اس کا چھاپنا شروع کیا ہنگام انطباع میرے برادر طریقت سعید ازلی میان محمد رفیق حسن شاہ قلندر نے عالم ارواح مین دیکھا کہ اوس مرتبہ مین اس کتاب مستطاب کے چھپنے سے کمال خوشی ہوئی ہے اور تمام حضرات اخوا جگان حشمت اس کے معائنہ کو تشریف لائے ہین المختصر اس احوال متبرکہ کا زمانہ حضرت ہادی برحق مین شائع پانا تمام عقیدت مندوں کے لیئے موجب کمال مخر سعادت کا ہے کہ اکثر اکابرین طریقت نے اس احوال فرحت مآل کی تلاوت کے باعث پایہ عالی پایا چنانچہ حضرت قطب عالم صاحب کی روایت سے ناظرین کو واضح ہوگا کہ اسکے تلاوت کے فضائل مین کیا تحریر فرماتے ہین **فضائل تلاوت حقیقت گلزار صابری** حضرت مستملکستا بندگی شاہ **عبدالقدوس** صاحب گنگوہی قطب عالم دستگیر سلطان التارکین رحمۃ اللہ علیہ اپنی مکتوب نطاب تحفۃ الوحدت مین باصد افسوس تحریر فرماتی ہین کہ افسوس صد افسوس اس فقیر صابری کے زمانہ مین صفات **ظاہر** کا ظہور ہے جسمین حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم **علاء الدین علی احمد صابر** صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند کا احوال فرحت مآل ظاہر نہین کرسکتا مگر بہ اتباع پیران عظام کہ وہ اس احوال پیش خبری وغیرہ کو مندرجہ ذیل تواریخون مین پڑہا کرتے تھے مین بھی تنہا تلاوت کرلیتا ہون جس کے باعث باطن مین جو عروج پاتا ہون وہ خارج از بیان ہے لیکن مجرد تحریر کیا ہون آیندہ عارفین کاملین مرفوع الاجازت کے لیئے جنکا ظہور زمانہ صفات **باطن** مین ہونے والا ہے ہی بخت اون کے کہ وہ ان تاریخون مین ظاہر کرکے مرتبہ مین محفلین ترتیب دیکر اس بیان معجز نشان کی تلاوت کیا کرینگے اور خلق اللہ کو اوس سے مستفیض کرینگے توحید شہودی اور وجود یکاندراق اوٹہا نینگے برنگ جلالی وجمالی کا ارتباط پاکر ذات بحت مین فنا کا تمام حاصل کرینگے اور علاوہ برین جو شخص کہ یہ نو مخطین مع ختم و تحریر تمام احوال کے تین ماہ متواتر کریگا اگر خدا کا طالب ہوگا تو واصل ذات ہوگا دین چاہیگا تو عین دین ہوجائیگی دنیا مراد کا خواستگار ہوگا تو وافر ہاتھ آئیگی لیکن قلب سلیم اور طلب صادق

ہونا ضرور ہے اور وہ نو تاریخیں یہ ہیں پانچوین محرم چھٹی رجب ستوین جمادی الآخر گیارہوین تیرہوین چودھوین ربیع الاول پندرہوین جمادی الآخر سترہوین ربیع الآخر تیسوین جمادی الآخر

گلدستہ غدیر یہ رسالہ اردو زبان میں ہے اسمیں آنحضرت صلعم اور آپ کی اولاد امجاد حضرات حسنین و صحابہ کرام کی علامت آسمان پر ہونے جو حدیث مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ترقیم فرمائی ہے یہ رسالہ قابل دید ہے

گنجینہ وحدت اسمیں مختصر مختصر رسالے تعلیم و ہدایت باطنی بزبان فارسی ہیں ہے

کلمات طیبات اسمیں فرامین حضرت ابراہیم ادہم جو بادشاہ خراسان سے فقیر ہوگئے تھے یہ کلمات انکے ہیں

لب الحیوانات زبان فارسی حیوانات کی گفتگو کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ اس عزوکل سے باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کے اجسام کے خواص بھی تحریر فرمائے ہیں

مثنوی وجود باشہود الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن کی شرح بزبان فارسی نظم فرمائی عارفوں کے واسطے احرز جان ہے

مثال نکات صوفیہ فارسی زبان میں نکات صوفیہ تحریر فرمائی ہیں ہر سنی سے معرفت الٰہی سمجھائی گئی ہے

معرفت حقائق الحقیقۃ قرآن مجید سے معرفت اور شوق الٰہی اور مذمت دنیا وغیرہ غیرہ کی آیات انتخاب کرکے اوسکی تفسیر اردو میں تحریر فرمائی ہے کتاب ضخیم قابل دید ہر مسلمان ہے

مجموعہ اقوال کاملین اسمیں عارفین کے اقوال جمع فرمائی ہیں زبان فارسی ہے ہر ذی طلب کیواسطے محرک شوق الٰہی ہے

مولد شریف صابری یہ بالکل نظم ہے اور مطابق بیان حقیقت گلزار صابری ہے اور نظم نہایت موزون و دلکش ہے عشاق کو وجد میں لاتی ہے عارفوں کے سرور و وحدت کو جوش دلاتی ہے

نکات و تعلیمات حسینہ اسمیں آیات جمع کی ہیں جو بطور نمونہ تصانیف تالیف حضرت قبلہ عالم کے بعد تقریظ کتابذا میں ناظرین معائنہ کرینگے

نگارو وحدت یہ حضرت قبلہ عالم کا دیوان اردو ہے اسمیں غزلیات نعت و توحید قریب ۲۰۰ غزل کے ہیں کلام الحق ہے جو وقت خواندن نغمہ لیلت یاد دلاتا ہے

رسالہ برزخیہ وجدانی اردو میں ہے جو حضرت مولائے وجہانی نے شغل سیاہیہ اور حبس کبیر تین سال برزخ صغرا میں رہکر جو کچھ وجدانی کیفیت کے نزول ہوئے تحریر فرمایا ہے جو عارفوں کا قرآن اور موحدوں کا ایمان ہے بنظر ہدایت خلق اللہ تقریظ کے بعد ناظرین کے معائنہ میں آئینگے

رسالہ برزخیہ روحی یہ رسالہ حضرت صاحب نے بالکل نظم میں ترقیم فرمایا ہے اور وہ مخصوص ہے

رسالہ تکثیر الشیونات تنویر نقوش کے قواعد ضوابط میں یہ رسالہ اکسیر اعظم ہے بحث ہے حضرت امام جعفر صادق صاحب کے مکتوب نطاب کشف الغیوب سے انتخاب کیا

شجرہ حقیقۃ اس کتابمیں ۳۹ شجرات مکاتب نطاب یعنے کتاب سے منتخب فرماکر حضرت ہادی برحق نے اپنی اسم مبارک سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تک شجرہ میں بصرف اسماء مبارک حضرات پیران عظام قلمبند فرمائیں یہ کتاب ۲۹ جزو کی ضخیم ہے تاریخ آئینہ تصوف یہ تاریخ مشتمل احوال حضرات پیران عظام چھتیس ۳۶ برس کی محنت میں حضرت قبلہ عالم شہر کت بہت سے خدام کے تالیف فرمائی ہے اور ہر بزرگ کا حال اس طرح نقشہ میں بھرا ہے جس کے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہے گویا کوزہ میں بند کیا ہے

نام بزرگ	ولادت	خلافت	وفات	کیفیت
حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی غوث پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ	تاریخ سلخ ماہ رمضان المبارک ۴۷۰ھ میں شب یکشنبہ کو ہجے کیوقت شہر گیلان میں آپ پیدا ہوئے راوی اس روایت کے سید ابوصالح صاحب والد ماجد آپ کے بحوالہ مکتوب زبدۃ الحقیقۃ اور یہی حال تاریخ نزہت نامہ میں بھی مندرج ہے	تاریخ ۱۱ ماہ ربیع الثانی ۵۱۱ھ میں جمعہ کے روز بعد نماز چاشت کے برج عجمی جامع مسجد میں بیعت آپ کی وجہ ولایت خلافت کل حضرت شاہ شیخ ابوسعید مبارک ابن علی مخزومی رحمتہ اللہ علیہ سے مشرف ہوئے اور اس حال سے پندرہ حضرات راوی ہیں اور یہ حال کتب خلافت اور نزہت نامہ اور مکتوب بحر الحقیقت میں تحریر ہے	۱۷ تاریخ ماہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ میں جمعہ کی دن قبل نماز جمعہ مرتبہ لاہوت میں آپ نے وفات پائی مزار مبارک آپ کا بغداد شریف جدید میں ہے مکتوب آپ کا کہ بنام ابوسعید ہے راوی اس روایت کے معتبر ہیں شاہ دولہ صاحب مصنف مکتوب رحمتہ اللہ علیہ صاحبزادہ عبدالوہاب صاحب مصنف مکتوب حضور الوجود و شاہ ابوالقاسم گرگانی صاحب مصنف ظہرت نامہ	خلفا آپکے دس تھے ایکیس سب میں خلیفہ اکبر آپ کے شاہ دولہ صاحب گجراتی ہیں اور ۹ خلیفہ اصغر میں اور ۳ اصاحب مجاز ہوئے روحی مبعیت آپ کو حضرت رسول مقبول صلعم مع چار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمامی حضرت کاملین خاندان جیب سے حاصل ہوئی خوارق آپ سے تین ہزار ایکسو بیان فضی وجلی صادر ہوئے کی تفصیل مناقب میں ہے

اس انتظام کی پابندی سے ہر سلسلہ مرفوع کہ حضرت ہادی برحق نے اپنی نام نامی سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اسم گرامی تک پہنچائے اور جسکی تلخیص اس انتظام سے ظہور پذیر ہوئی وہ سلاسل جو پیدا ہوئی پنانچہ تعداد کل سلاسل جس تعداد وہ خاندان جاری ہیں اور تعداد سلاسل جنکی تفصیل تاریخ آئینہ تصوف میں قلمبند کی گئی تعداد سلاسل جن کے نام صرف شجرہ حقیقت میں لکھے گئے ہیں وہ اس نقشہ سے واضح ہوگی

نام خاندان	تعداد کل جس تک اب سے وہ خاندان جاری ہیں	تعداد سلاسل جنکی تفصیل تاریخ آئینہ تصوف میں لکھی گئی	تعداد جن کے صرف اسماء شجرہ حقیقت میں لکھے گئے
سلاسل [illegible]	۳	۳	۳
سلاسل [illegible]	۱۴	۹	۲
سلاسل [illegible]	۱۸	۱۸	۱۸
سلاسل [illegible]	۲۲	۱۱	۱۲
سلاسل [illegible]	۱۵	۱۱	۱۴
سلاسل [illegible]	۱۱	۲	۹
سلاسل [illegible]	۱۱۷	۱۴	۱۴
سلاسل [illegible]	۱۸	۱۰	۸
سلاسل [illegible]	۹	۴	۵
سلاسل [illegible]	۷	۲	۵
سلاسل [illegible]	۴	۲	۵
سلاسل [illegible]	۱۳	۸	۵

سلاسل عثمانیہ یعنی اجازت قرآن مجید	۹	۳	۶
سلاسل انبیاء علیہم السلام	۱۴	۵	۹

متفرقات سلاسل روح جنیہ - دوازدہ امام - عطاریہ کرخیہ تبریزیہ - رسول شاہی - آزادیہ -
شیرازیہ - حریریہ - سعدیہ - خضرویہ - طوریہ - حلاجیہ - طاوسیہ - قشیریہ - جمویہ - جلیہ - وفائیہ - رفاعیہ - طیفوریہ
مغربیہ - لیسویہ - یکتاشیہ - بدویہ - سوقیہ - بدریہ - خواجہ - شاذلیہ - منوریہ - زاہدیہ - علویہ - جلالیہ - صغویہ
حلویہ - علویہ - سہروردیہ - اور ہر چہار سلسلہ اجازت احادیث شریف یہانتک کل حضرات کا حال بموجب نقشہ مرقومہ اول کے لکھا گیا ہے
اور اس کے بعد حضرات اولیائے متفرقین غیر سلاسل جو شمار ۱۰ ۲۱ حضرات اور ازواج مطہرات آنحضرت صلعم گیارہ اور اولاد امجاد
آنحضرت صلعم چھ اور عورات عارفہ ۲۴ اور نہار حضرات منتظم تیرہ ہزار عالم جنکا احوال آیات بینات ہے اور حضرات مجازیب بادزاد ۴۹۵
اور حضرات شہدائے یلا ۳۷ تن (اور یزید پلید کی فوج کی تعداد) اور نسب نامجات ہر چہار خلفائے راشدین اور حضرت خواجہ غریب نواز - اور
حضرت خواجہ قطب صاحب اور حضرت بابا صاحب اور حضرت بادشاہ دوجہان مخدوم صاحب اور حضرت محبوب الٰہی صاحب اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب
ردولوی اور حضرت شیخ احمد سرہندی صاحب مجدد الف ثانی اور حضرت امیر دوجہان اور حضرت ہادی برحق کے لکھے گئے ہیں
لیکن آنحضرت کے حالات صرف ولادت اور وفات بموجب تشریح نقشہ کے مندرج کیے گئے ہیں الحق یہہ تاریخ آیات بینات ہے
۳۱ جزو قلم خفی صفحہ کلان میں تحریر ہے اور نہایت صحت کوشش سے اسکو حضرت صاحب نے قلمبند فرمایا ہے اور ۳۱ برس کی
سیاحت میں جمیع اولیا اللہ کے مزارات پر تشریف لیجا کر تجدیداً اور راون سے وجوبی ملاقات فرما کر جو امور تحقیق طلب تھے
اونکی تصحیح و اصلاح فرمائی خدا نے چاہا تو یہہ تاریخ عدیم النظیر بدیع المثال عنقریب بسعت الطباع پہنکر جلوہ افزائے مجلس مشتاقین ہوگی
تشریح البیعت - اس رسالہ میں حضرت مولائے دوجہان نے بیعت کے قواعد اور اوس کی تشریح و تفصیل اقلم فرمائی ہے حجم گیارہ جزو ہے
خزینۂ احوال الغیوب اس کتاب میں مختلف احوال حضرت قبلہ عالم جمع کیے ہیں ہر حال عجیب ہے اور ہر بیان عجوبستان ہے
خمخانۂ وحدت یہہ تیسرا دیوان حضرت ہادی برحق کا فارسی میں ہے اردو دیوان سے اسمیں زیادہ کچھ اور ہی مذاق ہے

غزل بمدح حضرت الحق ہادی برحق دام فیضہم

تو مجدد ہے زمانہ کا ترا لہجہ ہے آج	تیری الفت نے سنایا مرے سر تاج ہے آج
تجکو احدیت صرفہ میں عروج حاصل ہے	اور وحدت کی بھی حاصل تجھے معراج ہے آج
رونق بزم ولایت ہے شہا آپ کا دم	اور گروہ حنفیہ کا بھی سر تاج ہے آج

نفس و شیطان مجھے دھوکہ مین پھنساتے ہین یہان
بن تمہارے نظر آتا ہے زمانہ سونا
روز محشر کو لیئے اوٹھون تری نعلین
نفس کے پھندون سے خادم کو بچالو مولا

فارق حسن تخلص

تجھسے فریاد میرے صاحب معراج ہے آج
آپ کی چشم عنایت کا یہہ محتاج ہے آج
اور کہتا پھرون لوگو یہہ مرا تاج ہے آج
آپ کے قبضۂ قدرت مین میری لاج ہے آج

قطعات تاریخ انطباع حقیقت گلزار صابری شعرای نامدار

بار اول

متن تصنیف مرشدزادہ آفاق جناب حکیم شاہ احمد حسن صاحب و حضرت صاحبزادۂ کلان حضرت مولف ممتاز کتاب ہذا

طبع گردید چو شد اتمام این نادر کتاب	شد عزیز خلقت و مقبول دگر صد	فکر تاریخش نمودم ناگہان وجدان بمن	گفت ہاتف واقعان پاکند ذوق

من نتائج افکار گہربار مرشدزادہ آفاق جناب مولانا مولوی شاہ عابد حسن صاحب عابد صاحبزادۂ دوم حضرت مولف صاحب کتاب ہذا در صنعت زبربینات تضمینہ

مولای جہان چونکہ درین سلک کتاب	درہای مضامین عجایب سفتہ	سال او کلک از سر بہجت عابد	مولود شریف صابریہ گفتہ

قطعہ تاریخ در صنعت تخریجہ من تصنیف لطیف مرشدزادۂ نامدار عالی تبار میان عارف حسن صاحب عارف صاحبزادۂ سوم حضرت صاحب مولف کتاب ہذا

عارف تمام ہو چکی چھپکر جو کتاب	کی مبنی فکر سال بطرز بخنوری	ہاتف پکارا بی سر جہل اسکا نام	لکھہ جذا حقیقت گلزار صابری

تاریخہای طبع کتاب نتیجہ افکار شاعر شیرین بیان منشی محمد فیروز شاہ خان فیروز

یہ وہ کتاب عجیب و غریب آج چھپی	عیان ہوئی ہے زمانی مین جب سے شوکت عشق	ہوئی جو فکر مجھے سال طبع کی فیروز	کہا یہ دل نے کہ لکھہ آفتاب دولت عشق

ایضاً

	فکر سال طبع کی مجکو ہوئی فیروز جب	غیب سے آواز آئی فیض عام صابری	ایضاً مادہ تاریخ وظیفہ صابری

تاریخ نتیجہ طبع برادر عزیز محمد قاسم علیخان قاسم تخلص صابری چشتی

واہ کیا رنگین چھپی ہے یہہ کتاب	رنگ ہی عرفان کا اس سے آشکار	میری مرشد نے یہہ ہی تالیف کی	ہاتف غیب سے ہی بے شمار
حضرت مخدوم کا حال جلال	اسمین ہے مرقوم سب تفصیل وار	الغرض یہہ نسخہ نایاب ہے	معرفت کا بحر ناپیدا کنار
حظ اوٹھائینگے سراسر اس سے آپ	ہین جو عارف باکمال ذی وقار	فکر جب تاریخ کی مجھکو ہوئی	غیب سے قاسم بفضل کردگار

	مصرعۂ موزون زبانیر آگیا	صابری گلزار ہے رشک بہار	

تاریخ انطباع ارفہا عصر جناب حافظ محمد حسن علیشاہ صاحب عاجز تخلص

واقعات حضرت مخدوم پاک	طبع گردیدہ چو شد محبوب دل	طبع عاجز فکر تاریخش نمود	ہاتفی گفتہ زہی مرغوب دل
ایضاً	چون حال جناب پاک مخدوم	شد طبع بصد ہزار تزئین	
عاجز بنمود فکر سالش	ناگاہ سروش نیک آئین	گفت از سر حرفہای ہر لفظ	تالیف شریف خسرو دین

قطعہ تاریخ از نتائج افکار شیرین گفتار جامع کمالات صوری و معنوی مصدر حسنات جلی و خفی جناب تبیان محمد فاروق حسن صاحب خادم تخلص مصطفے آبادی

مطبوع اندلون ہین کیا طرز خوشنما سے		تاریخ حال حضرت مخدوم ہو گئی ہے
فیض اس سے سب کو ہوگا جسنے کہ اسکو دیکھا		اوسکو حقیقت حق معلوم ہو گئی ہے
کی میںنے فکر تاریخ اسکی تو بولا ہاتف		کیون طبع تیری خادم مغموم ہو گئی ہے
بیساختہ یہہ کہدی مصراع سال اوسکا	رم	شمشیر صابری کی جود ہوم ہو گئی ہے ۱۳

تاریخ طبع زاد پاکباز نیک نہاد محمد علی حسین خان تخلص سے علے رم

طرفہ نسخہ چھپا ہے آئین	انتخاب نکتہ ہای صمد	کہی تاریخ اسکی مینی علی	معدن فیض کبریای ابد

تاریخ یگانہ دہر شاہ محمد رفیق حسن صاحب عارف رفیق تخلص +

واہ کیا نسخہ نادر یہہ چھپا	طرز رنگین سے بہ نیک اسلوبی	فکر کی مینی کہ یارب موزون	کوئی تاریخ ہو عیاں اسکی
	وہین ہاتف نے کہا اسکو رفیق	گلشن راز حدیث قدسی	

قطعہ تاریخ حقیقت گلزار صابری کہ مملو از اخبار صابری مولف حضرتے

کہ ناشی ہزبان گفتم از بیخ ریست لباس شریعت خضر طریقت گلدستہ معرفت سراسر از حقیقت سیاح گلشن رنگین بہار ناسوت یا ملک عرفان مقیم بالاخانہ ملکوت ہمہ تن قدس قبی کشور جبروت آگہہ لا الہ الا ہو عرصہ لاہوت حق گو حق شنو حق بین حق دان باحق مرشد بہ حق ہادی و مرشد نا بخلق حسن حسن بن حسن فی الاصفیا امام الاولیا حضرت شاہ محمد حسن صاحب صابری زاد ارشادہم و دام امدادہم آمین ثم آمین نوشتہ محمد شفیق احمد عفی اللہ عنہ

باحسن خلق شاہ محمد حسن امام
اندر صف کمال بانوار صابری

تعلیم او ادب دہ گمرہ براہ فقر
ذاتش بصد صفات نمود ار صابری

تصنیف کرد او کہ کتابے بمعرفت
آن گل کند ز گلشن اسرار صابری

گلزار صابری بہ حقیقت کہ نام آن
آئینہ است زو ہمہ اخبار صابری

مشکلکشائی فکر بگفت از شفیق سنہ
حسن ادب حقیقت گلزار صابری

۱۳۰۴ھ

ایضاً

مطبعہ خوشنما مین یہ مولود
چھپ کے جسوقت ہو چکا تیار

اسکی شہرت ہے ساری عالم مین
فیض عرفان حق ہوا اظہار

اسکی تاریخ طبع مینے شفیق
کہی دریای وحدت ستار

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد برخوردار محمد ارشد حسین خان ارشد تخلص

خوب مولود صابری چھپکر
ہوا مقبول طبع اہل صفا

مظہر فیض ہے یہہ ای ارشد
مشرق آفتاب صبح عطا

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ ختم کتاب از احقر العباد محمد حسین خان مہتمم مطبع ہذا

ہین جو میرے مرشد برحق شہ عالیجناب
بادشاہ ملک عرفان چرخ دین کے آفتاب

اس نظر سے تا ہو حاصل فیض عرفان خلق کو
آپنے تالیف فرمائی ہے اک طرفہ کتاب

اوس کے ہر فقرہ سے ہے مضمون وحدت آشکار
اپنی زیبائی مین ہے وہ بیمثال و انتخاب

طبع ہو کر ہو چکی اتمام جب وہ بینظیر
فکر کی مینی کوئی تاریخ کہدیجی شتاب

ناگہان ہاتف پکارا کیہہ نہ عاصی فکر کر
لکھدے یہہ تاریخ اسکی گلشن فیض وہاب

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد برادر نامدار منشی غلام حسن صاحب اسفندیار

ہے مولف کی عجائب دھوم ہر عرش علا
لیتے ہی نام حسن خوش احمد و حمید رہوے

پیش حق کہتے ہے حضرت از سر الطاف واہ
کیا بیان اب صابری تلوار کے جوہر ہوے

۱۳۰۴ھ

حق حق حق

رسالہ برزخیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ سچ ہے کہ خدائے عزوجل مرتبہ وجود مین بصورت بیچون بیچگون بمثل بے مانند ہے لیکن مرتبہ شہود مین جو صورت ہے اوسی بصورت کیصورت
نبی ہے اوسکا نام اوسکا احمد مرتبہ ملکوت مین اور محمد مرتبہ ناسوت مین ہے ازروی حقیقت ذاتیہ سرمدیہ مین اوسکا ورود عین اوسکا مرتبہ وجوب مین
صلوۃ ہو اور سلام دائم اوسپر اور اوسکی آل و اصحاب پر کہ ہر گزیدہ انفس و آفاق ہین بعد حمد الٰہی و ثنا محمدی کے ذات اوسکی اول اسمائے
اوسکے شایان صلوۃ کہتا ہے درویش بیخویش محمد حسن صابری چشتی شرب حنفی مذہب اولاد قادریہ کہ کوئی شغل بہتر
شغل برزخ سے نہین ہے زمانہ اعتکاف شغل سیاہ مین یہی معلوم ہوا حضرت ذات احدیت اور حدت اور احدیت سے کہ اے
کے شغل برزخ مین اپنی نفی کرو اور ثابت کرو ہستی پیر و مرشد اپنی کی اور یہ سافنا ہو اوس حضرت مین کہ سوا اوسکے سب بھول جاے جیسے حضرت
سرور کائنات رحمت ہوا اوپر اوسکے آل و اصحاب پر اپنی پکو بھولے تھے وقت بیعت کے فرماتے تھے ھذا ایک اللہ جو پیر و مرشد حضرت صلوۃ علیہ کا
جناب الٰہی حضرت صلوۃ علیہ وقت بیعت کے ہاتھہ اپنی کو ہاتھہ اللہ پاک کا بتاتے تھے پس ہر صاحب ارشاد کو چاہئی کہ ہاتھہ اپنی کو وقت بیعت کے اپنے
پیر و مرشد کا بتاے کہ سنت نبی علیہ السلام تر کی نہو سن اے طالب خدا کے شغل برزخ کے نسبت حضرت الوہیت ہوتی ہے کہ حضرت الوہیت مرتبہ ذات ہے
مرتبہ احدیت کا تفصیل ہے مرتبہ وحدت کی جو بمنزلہ تین ہے اور احدیت اوسکی شرح فرق درمیان حضرت وحدت کے احضرت واحدیت کے تفصیل اسمائے
ہے جبتک حضرت واحدیت سے مناسب پیدا نہو گی حضرت وحدت سے ہرگز ہرگز آشنائی نہو گی اول آشنائی حضرت واحدیت سے ہے کہ بغیر سیر حضرت واحدیت
آشنا ہو احضرت وحدت سے ممکن کو ممکن نہین ہے جسطرح بے ملاحظہ لفظ طوطے کے طوطے کا ہو ناخلاف قیاس ہے جو یہ رسالہ بیان فوائد برزخ مین ہے اس رعایت سے نام کیا
رسالہ برزخیہ برزخ رابطہ واسطہ مرشد چار ۴ نام مرشد کے ہین اسم مرشد کا جزو دیتا ہے چار ۴ حرف اپنی سے مظہر ربوبیت کی شہود کا دال ہے دلالت
شہود کی ربوبیت سے تیسرے مظہر کا اشارہ ہے یہ نکتہ ہے کہ بوجہ اس نکتہ کی سوے عارف کے غیر کو واسطے نہین ہے جو اس نکتہ کی بوجہ کا طالب ہو چند روز شغل
برزخ کا استعمال کرے تو اس نکتہ کے آگاہ ہو سے اے طالب خدا کے روحانیت مرشد کی شاغل برزخ کو تین صورت پیدا ہوتی ہے مرتبہ ملکوت اور جبروت اور
لاہوت مین مرتبہ ملکوت مین بصورت مرشد جبروت مین بصورت محمدی علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام مرتبہ لاہوت مین بصورت معنے حق تبارک و تعالیٰ حضرت جب معراج تشریف
لے گئے حضرت بی بی عائشہ کے جواب مین فرمایا رأیت ربی علی صورۃ عائشۃ اور جواب بعض صحابہ مین فرمایا رأیت ربی علی

صورۃ الامر سے ای طالب کے حضرت حق جل وعلی نہی شغل برزخ کی تعریف میں اپنی کلام مجید میں فرماتا ہے فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اس سے ای طالب کے ہمارے پیر شیخ شاہ بہیک کنافی الشیخ فرماتے ہیں دوہرہ ہر ٹھکانہ منائی اگر رہے نہیں ہو رہے بہیکا وہ نرکو مہ میں جو کرکو جانیں اوسا امیر خسرو علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎ خلق میگوید کہ خسرو بت پرستی میکند آرے آرے میکند اخلق عالم کا نیست بحقیقت شیخ کی الوہیت ہے اگر ہو تو آدم مسجود ملائک کیوں ہوتا حضرت مولوی روم رحمۃ اللہ علیہ کہ عارف باللہ تھے فرماتے ہیں ؎ گر بنودے ذات اندر وجود پاک کے کردے سجود شیخ مغربی خدا داں عارف باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اچھی بیت تعریف برزخ میں فرمائی ہے دریائے جان ملا ہے جیست دانی مغربی نہ برزخ جامع خطے موہوم احد فاصل آمد اشارہ ہے طرف برزخ کے یعنے حقیقت کنافی الشیخ کا مرتبہ حاصل ہوگا کہ حقیقت شیخ کی برزخ درمیان مرتبہ وجوب امکان کے حصول دولت فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ امر محال ہے جیسی حصول معنی کا بے ملا حظہ لفظ کے ممتنع الوجود ہے بیطریق ہو سکے صورت حضرت شیخ کی جلوہ بخش تشبیہ صفاتی کے صفات ثبوتی کہ ظہور تنزیہ حضرت واجب الوجود کا ہے آشنا ہو نا ممکن کو ممکن نہیں ہے ای طالب اور یوجہ اس خط مستقیم سے مراتب ذات اور صفات کے بطریق مثال لکھا جاتا ہے مرتبہ ذات احدیت سے اسفل طبیعت تک

مرتبہ اول مرتبہ ذات مرتبہ احدیت صرفہ	
مرتبہ دوم مرتبہ صفات مرتبہ حقیقت محمدیہ	
مرتبہ سوم مرتبہ اسماء مرتبہ حقیقت مرشد	
مرتبہ چہارم مرتبہ جبروت مرتبہ فعل وجوبیہ	
مرتبہ پنجم مرتبہ ملکوت مرتبہ اثر فعل	
مرتبہ ششم مرتبہ ناسوت مرتبہ ظہور اثر فعل	

اور سلطان ملک لایزال نے چاہا کہ شناسا غیب الغیوب سے بازار ظہور میں آکر اپنی تجلی کا تماشا دیکھے اور اپنی آپ کو آپ پر شیدا کرے اول برزخ میں جلوہ گر ہوا اور اپنا نام احمد رکھا بار دوم برزخ صفات میں ظہور فرما کر مرشد برحق ہادی مطلق کہلایا بار سوم مرتبہ جبروت میں کہ مقام فعل ہے قل الروح من امر ربی کا سرود بجا کر آپ ہی نغمہ سے مست ہو کر مرتبہ ملکوت میں جلوہ دکھا کے ستایش و ثنا اپنی میں مشغول ہوا جب چاہا کہ تجلی لمسی جسی ذوقی کا اپنی تجلی خلقی کو مزا چکھاوں اور مرتبہ ناسوتیں آکر کہ مقام غفلت ہے کسی قالب میں آکر وعدہ الست بربکم قالوا بلی کا بہلا دیا اور کسی قالب میں یاد کر طالب ہوا پھر منزل اصلی کا کہ جا کر مقام اول منزل اپنی کو پھر پاویں تب اپنی صفت ہدایت کا طالب ہو کر بطریقہ پیر ہادی مرشد ہادی مسترشد کا جاری کیا کعبہ سے آب تک کعبہ کے اور میخانہ سے ارباب بکھیر کے اپنی حقیقت

جمالِ ازلی سے بنایا ابیات

حُسن کی صورت دکھانے آپ شکل گل ہوا
قیس کی صورت بنا کر وادیِ پُرخار میں
سبز جامہ پہنکر اپنی کمالِ شوق میں
بت پرستی کا طریقہ خوش کیا بے اختیار
کون تھا وہ شاہ تھا اوسکی تجلی کا ظہور
احمدِ مختار کہلایا ارشادت گاہ میں
دور کر دو فقیر و دل سے فکر غیر کو
ذکرِ غیر اچھا نہیں ای دوستو
الغرض یوں و مکاں میں جو کہ آتا ہے نظر

آپکو دار شہادت گاہ میں لایا ہی وہ
عشق کا نالہ سنانے صورت بلبل
سرو بالا کی شباہت میں دکھایا آپکو
نیشکر کے شوق میں طوطی ہوا کش و قمیں
شاہ یثرب کو بنایا اپنی نور پاک سے
نور سے اپنی کیا ہا ٹکڑے کوہ طور
ہفت ارض و نہ فلک کا حکمراں وہ شاہ ہے
کفر کی باتوں سے کم سمجھو نہ ذکر غیر کو
شمس ہے یا مشتری زہرہ ہے یا ماہ تمام
دیکھ لو چشم حقیقت سے وہی ہے جلوہ گر

اپنی صورت کا تماشا دکھنی آیا وہی
کوہ کن کی شکل بنکر جا رہا کہسار میں
دل پسند آواز قمری کا سنایا آپکو
روم میں دیکھا جب اوسنی ایک بت زنار دار
ہر ترین رتبہ دیا اوس شاہ کو افلاک سے
سر زمین غیب سے آکر شہادت گاہ میں
زیر و بالا جسطرف دیکھو او دہ وہ ماہ ہے
غیر کا ہرگز پتا لگتا نہیں ای دوستو
ہیں یہہ چاروں دعا جلوہ تقدیس نام

سن لے ای طالب خدا کے احادیث صریحہ سے

جو مرتبہ اسفل طبیعت تک ہر مرتبہ کی آداب و احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار اشغال افکار اسرار غیر غیر ہیں دریافت کرنا ان سب باتوں کا موقوف ہے دو بات پر ایک بات اونہیں سے نسبت شغل ہر بزرگ پیدا کرنا تا معلوم ہو کہ تعلیم روحانی پیر و مرشد کیسے تعریف ان سب باتوں کی دوسری صحبت بزرگ ہادی اپنی کیسے تعلیم لسانی و کسی سے من و عن ہر مرتبہ کے آداب احکام آثار اصطلاح حسنات سیئات اذکار افکار اشغال اسرار غیر معلوم کرنے کیلئے سبب ان دونوں باتوں کے دریافت کیسی بات سے لاہوتی کامل ہوتے تا سوتے ناسوتی کا سیر عروجی اور زمرہ ولی کا سیاح ہوتے اور ہر تجلی صوری اور ہر تجلی معنوی سے ہر زمانہ میں اون دس لوگوں کے بیچ میں سے ہر ایک خدا کا غوث قطب اوتد بدل رقیب نجیب ہوتا ہے اور سنی اپنی خدا کو پایا اور مرتبہ فنا فی الشیخ فنا فی الرسول

فنا فی اللہ کا حاصل کیا اور سیر الی اللہ فی اللہ مع اللہ من اللہ کا آگاہ ہوا مثنوی

آپ کو یکسر بھلا دی ای فقیر
زود تر ہو بود و ہم سے جدا
وہم ہستی بد بلا ہے بد بلا
دور کر دو آپ کو اس فہم سے
یاد مولا میں رہو ہر صبح و شام

ہو بہو ورد و وظائف کا اسیر
گر تجھے منظور ہی وصل خدا
رومی و تبریز کا ثانی کیا
دور بہاگو اس بلا و ہم سے
یاد مولا کی کرو ہر دم تلاش
یاد مولا دو جہان کا چین ہے
یاد مولا ہے فقیر و خوب کام

دولت بیہود ہے یادِ خدا	دولت مقصود ہے یادِ خدا	اصل خودی کا بھول جانا یاد ہے
نقشۂ ہستی مٹانا یاد ہے	ہو جسے منظور وصلِ کبریا	آپ کو وہ بھول جاوے ای فتا
روضۂ جنت کا جسکو ہو خیال	شیخ کی برزخ سے ہو وہ مست حال	خوبی برزخ سے پیوند شجر
باز بان حال کرتا ہے خبر	دیکھ لو جاکر سمندر مین جہاز	ہو بہو برزخ کا ہے افشار راز
فدخلی سے خود خدا فرما چکے	معنے برزخ ہمین سمجھا چکے	ہم اگر اسکو نہ سمجھین ہے خطا
یہ خطا تو بس بلا ہے بس بلا	بوجہ لینا اس خطا کا ای فتا	لیک ہے موقوف بر فضل خدا

سن لے ای طالب خدا کے استقاء اس بحر کا صرف کا نتیجہ منطق کا ہر ایک خرد نہی دانا ہے شغل برزخ کا لیکن سمجھ لینا اسکا موقوف ہے ارشاد مرشد حق پر فضل الٰہی پر ہے بلکہ جو فرد کہ سوا ایدِ ثلاثہ یا انبسائط علوی سفلی سے تجلی شہود مین موجود ہے فضیلت اور شرافت اپنی حال اور آثار سے اس شغل سریع التاثیر کے بیان کرتا ہے جس خدا دوست کا یقین نہو چند روز تصور اس شغل شریف کے مین اپنی آپکو فنا کرے تا ظاہر و باطن اسکا ظاہر و باطن پیر و مرشد کا ہو جاوے یعنی افعال و اقوال اس کے تمام تر رنگ و بو اوس گلزار واحدیت کا پیدا کرے کہ منظہر تعدد مرشد فنا فی الرسول کا بہار چمن الوہیت ہے ؎ آن خیالی کہ دام او بستا ست ۔ شکل مہر و یان بستان خدا ست ۔ اشارہ مہر و یان بستان خدا سے اموی کو روم رحمتہ اللہ علیہ نے طرف حقیقت مرشد خدا آگاہ کی کیا ہے کہ بستان خدا تجلی الوہیت ہے کہ ظہور شیونات صفاتیہ حضرت وحدت ہے حضرت وحدت بمنزلہ برزخ درمیان حضرت احدیت کے اور حضرت واحدیت کے اور حضرت واحدیت برزخ ہے درمیان حضرت وجوب اور امکان کے طالب خدا کو جو نسبت حضرت واحدیت سے حاصل ہے بعینہ وہی نسبت حضرت احدیت کو حضرت وحدت سے ہی یہ راز منکشف نہین ہوتا جب تک مرید فنا فی الشیخ نہو ولایت عظمی چند روز کی ورزش شغل برزخ سے حاصل ہوتی ہے اور شغل سال دو سال مین بھی ہو جانا احتمال رکھتا ہے **مثنوی**۔

نام مرشد ہر گھڑی پڑھتے رہو	نام پیر و مرشد آگاہ کا	شغل برزخ رات دن کرتے رہو
صورت بمثیل پیر با خدا	معنی حق ہے سمجھ لے ای فتا	ای فقیر و نام ہے اللہ کا
کوئی معنے سے ہوا ہے بہرہ مند	لفظ کا جب تک نہ آوے گا خیال	بے وسیلے لفظ کے ای ہوشمند
عرش سے تا فرش ای صاحب شعور	جلوہ مرشد کا ہے سارا ظہور	کوئی معنی سے نہو گا شاد حال

جب یہ جانا کہ مرشد جلوہ حضرت واحدیت ہے یعنی حقیقت مرشد حضرت واحدیت ہے اور حضرت واحدیت تجلی تفصیلی حضرت وحدت ہے کہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ نام اوسکا ہے اور حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علمی حضرت احدیت ہے اور حضرت وحدت برزخ ہے درمیان حضرت احدیت کی اور حضرت واحدیت کی اور حضرت واحدیت برزخ ہے درمیان حضرت وجوب اور

امکان کیے کہ ظہور حضرت صفات وجہیہ کا تجلی صفات امکانیہ سے پس معلوم ہوا اور تحقیق کہ پہونچا کہ تمام عالم امکان رتبہ فعل سے ظہور اثر فعل تنزیہ نمایش ہے تجلی حضرت واجب کا کہ ظہور حقیقت شہادت اوس سے ہی نظم بات جو سچی تھی کہدی صاف صاف تم اسی سچی سمجھ لو یا کذاب

زار زار شد کا بیان کرنا نہتا	بہید ہادی کا عیان کرنا نہتا	کہا کرین لیکن نہ بات پر آگیا	کلک معنی سنج سے لکہا گیا
بوجہنی والا ہی بوجہی گا اہی	پوجہنے والا ہی پوجہے گا ہی	یہہ طلسم راز ہی بس راز ہے	یہہ سرود عشق کا آواز ہے
کب سمجہتا ہے اسی ہر بوالہوس	بات پکی ہے جو پکا سمجہے بس	فقر کچہ ایسا نہین آسان ہے	یہہ متاع شائقان ایمان ہے
ہاتہہ لگنا اس متاع خوب کا	دوست بنجانا ہی اوس محبوب کا	نام جسکا ہی امیر دوجہان	نام جسکا ہی رسول مرسلان
خوابگاہ اوسکی اگرچہ فرش ہے	سیر گہہ اوسکی ولیکن عرش ہے	منزل اوس سے آیا ہے ادہر	سیر کو تشریف لایا ہے ادہر
یہ تجلی جو دکہاتی ہی تمہین	سب بنے اوسکے بناتی ہی تمہین	عالم تشبیہ ہے اوسکا ظہور	اوس کے جلوہ کا ہی فرش و عرش طور
وہ ادہر سے اسطرف آتا نہین	کوئی اپنے آپکو پاتا نہین	کون کرتا سیر گلزار شہود	کون آتا جانب ملک وجود
نیستی سے کون ہستی دیکہتا	کون یہہ بالا و پستی دیکہتا	سن لے ای طالب خدا کے حضرت برحق جل علا فرماتا ہے اگر تجہیدا	

کر تا مین تجہکو ای نبی صلوات اللہ علیہ والہ ہرگز پیدا نکرتا مین آسمان اور زمین یہہ جو کچہ جلوہ شہود مین دیکہتا ہے سب تیری ہی وا سطے پیدا کیا ہے اس پیدائش سے مقصود میرا ہی ظہور مین لانا تہا تیری پاسخاطر مینے اپنی ربوبیت کو ظاہر کیا ہے مقصود میرا خلق سے فقط موجود کرنا تیرا تہا لہذا حضرت احدیت صرف سے کہ شبستان بطون تیری تہی اوے اگر تجہکو دار شہادت مین نہ لاتا سب شیونات و صفاتیہ ثبوتیہ و اضافیہ اپنی کو ہرگز نہ گنجینہ غیب بہار ستان ظہور مین نہ لاتا حافظ غیب السان نے یہہ بیت اسی مضمون مین فرمایا ہے ؎ صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را ۔ کہ سر بکوہ و بیابان تو دادہ مارا ۷

حق تعالے فرماتا ہے کہ جبرئیل کو کہدی جاکر اوس نبی میرے سے صلوات اللہ علیہ آلہ کہ اسے حبیب مینے اپنی تجلی کے ظاہر کرنیکا باعث تو ہی ہے تو ہی مین شاہد مستور تہا جب تیری حسن کا مین عاشق ہوا تو میرا معشوق ہوا اور مین تیرا عاشق پس اسواسطے تیرے مینے اپنی آپکو ظاہر کیا الہیات

تیری خاطر اسطرف آیا ہو نہین	جلوہ گہہ مین آپ کو لایا ہو نہین	اس شہادت گاہ مین اے خوشخرام	دیکہنا منظور تہا تیرا انتظام
سیر کو نور پاک کا ہی تو ظہور	عرش و فرش ہر فلک تیرا ہی طور	تیرے جلوہ سے ہے روشن آفتاب	نور سے تیرے منور ماہتاب
حسن سے تیرے ہوا یوسف حسین	تیرے جلوہ سے ہوا روشن جبین	طور پر تیری تجلی کا اثر	موسی عمران کو آیا تہا نظر
عیسی مریم سنا تیرا کلام	قم باذن اللہ کہتے تہے مدام	نور سے تیرے ہوئی نار خلیل	گلشن فردوس ای نور جلیل
مرکز خاکی سے تا عرش بریں	تیرے جلوہ کا ہی جلوہ جا بجا	میری تیری راہ مین حائل نہین	میری تیری ذات مین مین تو نہین

سن لے ای طالب خدا کے جب روح حضرت مرشد اور روح مسترشد مین رابطہ تنزیہی اور ضابطہ تقدیسی پیدا ہوتا ہے نفس اور شیطان
قطاع الطریق ہو سو رنگ کے دسوسے اور ہزار ہزار صورت کے خدشے ہر ایک ان دونون مین سے رونما کرتا ہی تا وقتیکہ طریق روحی مین واقع ہووے اور سالک
السلوک مسدود ہو اور درمیان حضرت مرشد اور مسترشد کے گوناگون صورت مغارقت اور حجابات پیدا ہووین اور مقصود اصلی سے کہ قرب حضرت حق تعالے ہے
مسترشد محروم رہے اسوقت مین طالب کو چاہئے کہ اپنے حال سے اور مناسبت سے خبردار رہے اور خطرات ان دونون کے سے آگاہ رہے خطر کو خطر سمجھے
حدیث النبی نجاتی کہ صدا کے غیبی قیاس اس حدیث اور آیہ سے مطابق ہوتی ہے اور خطرات ان تینون باتون سے یکسو ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا خدانخواستہ اگر خطرات ان دونون
کے سے واقع ہو جائین کہ قضا اور ثم زال اقدام پیش آوے اگر حضرت مرشد بقید حیات ہون ضرور بالضرور تجدید بیعت کرے اور اگر بقید حیات نہووے تو اس
صورت مین اوس ہادی طریق رفیق شفیق کے چارے سے بیعت کرے ورنہ ہلاکت راہ سلوک مین واقع ہو جائیگی اور طالب منزل مقصود سے محروم رہیگا
اور سلسلہ اوسکا جاری نہوگا کہ اجرائے سلسلہ موقوف ہے مناسبت روح حضرت مرشد پر کہ مناسبت روح حضرت خضر کی سے ہو یہو مناسبت ارواح
اساتذہ سے ہے اور مناسبت ارواح اساتذہ بعینہ مناسبت روح مقدس جناب سرور کائنات صلعم سے ہے اور یہی مقام من عرف نفسہ ہے

رابطہ روح جناب پیر سے	رابطہ ہے حضرت تقدیر سے	یعنی ذات پاک سے ہی رابطہ	حضرت لولاک سے ہے رابطہ
نسبت جسمی سے روحی بوجہ لے	اس قیاس رہنما کو پوچھ لے	ایک نکتہ کو سمجھتا ہے عقیل	ایک کیا سو لاکھ باتونکی دلیل
جسکو اللہ نے دیا قلب سلیم	راہ اوسکی ہی صراط مستقیم	ہاتھہ اوسکا ہاتھہ ہی اللہ کا	ہاتھہ اوسکا احمد آگاہ کا
منزل تقدیس کا راہی ہی وہ	قلزم توحید کا ماہی ہے وہ	جسم اوسکا ہی زمین کے فرش پر	روح اوسکے پہونچتی ہی عرش پر
ہر گھڑی کرتا ہی کعبہ کا طواف	اس سخن مین کچھ نہین کذب و گزاف	بات میری نکتہ علم ہے	بات میرے بادہ بے جام ہے
ہر کسیکے کب سمجھ مین آتی ہے	خام اسکو کب یقین مین لاتی ہے	یہہ معمار از کا ہی دوستو	یہہ ترانہ ساز کا ہی دوستو
اس گروہ کو کہو تا ہی ہوشیار	یہہ ترانہ بوجھتا ہی مرد کار	مرد کار آگاہ وہ ہی ای فتا	زندگی مین جسکو حاصل ہے فنا

سن لے ای طالب خدا کے نزدیک حضرات صوفیہ صافیہ کے راضی ہوا اللہ اون سے اور وہ اللہ سے خلق کو خالق سے کئی نسبت ہین انتساب متحقق ہے
اونمین سے ایک نسبت خلقی دوسری نسبت عبدی تیسری نسبت بمعرفت چوتھی نسبت استدلالی پانچوین نسبت قربت کہ اس نسبت کی آیہ نحن اقرب
الیہ من حبل الورید گواہ ہے ہر نسبت اس نسبت خمسہ سے باالزیادہ فضیلت رکھتی ہے بیان تفصیلی اس پانچون نسبت کا دراز کہتا تھا اس رسالہ
مختصر مین اوسکی گنجایش نہی اسواسطے بتفصیل کو ترک کر کے اجمال مین ہوا ہے سمجھنے والا سمجھیگا ابیات خلق کو خالق سے نسبت پر ہا

ایک نسبت اہل عرفانکی فقیر	سیکڑون صورتہ ہی صورت پذیر	نسبت عرفان بیان کرتا ہون	مست کرتا خلق کو دیکھی جام

یہ رسالہ مختصر بسیار ہے — اس بیان سے اسلئے انکار ہے — یہ شراب معرفت ہی خوشگوار — شافی اسکا احمد عالی تبار

ہے اسی مے سے کئی میخوار مست — شیخ شبلی رومی و عطار مست — اس شراب معرفت سے جن و نر — ایکدو کیا سیکڑون ہین بیحواس

ای فقیر ہوش سے بیزار ہو — اس شراب ناب سے سرشار ہو — بادۂ عرفان جو نشہ لائی ہے — فرشیونکو عرش پہ پہونچائی ہے

تہا اسی مے کی تجلی کا ظہور — جلگیا تکہ طور ہوا یہ رنگ طور — یہ عجائب بادہ توحید ہے — اسکا نشہ سرسبر تجرید ہے

یہ پیالہ جسکا ہر فنا کرتا ہے مست — پینے والا نیست کو کرتا ہی ہست — تم تکیہ مت بیٹھو اسی بادہ کہین — جذبۂ سالک ہے یہ بادہ نہین

سالکون کیواسطے آب و تاب — عہد احمد مین کہچی ہے یہ شراب — خم بخم پیتا ہی ہر سالک مدام — اپکو کرتا ہی زیر تیغ کلام

رو مجذوب اسکی بو سے سو گیا — جرعت آباد طریقت ہو گیا — سن لے **ای طالب خدا** اے عباد نرد بان ہے کہ پہونچاتی ہی عابد کو

حضرت واحدیت کے محل تک اور عشق کمند کہ لیجاتی ہے عاشق کو بام حضرت وحدت پر اور معرفت نسیم سحر خیز فیض الہی ہے کہ بوی گلزار حضرت احدیت سے مست کر دیتی ہے طالب اپنے اپکو اور اوس مستی مین **انا الحق لیس فی جبتی سبحانی** اعظم شانی اسطرح کے ہزارون کلمین زبان طالب سے جلوہ ظہور مین آتی ہین بوجہ اسکے ای طالب خدا کے حضرت وحدت کی تفصیل حضرت وحدت آئینہ ہے حضرت احدیت کا اور حضرت واحدیت آئینہ ہے حضرت وحدت کا اور حضرت حضرت واحدیت کا اور حضرت ملکوت آئینہ ہے حضرت جبروت کا اور حضرت ناسوت آئینہ ہے حضرت ملکوت کا حضرت ناسوت مظہر جامع ہے اسبوسطے حضرات صوفیہ صافیہ نے راضی ہوا اللہ اوسمی اور وہ اللہ سے شغل ہر زخ کو جمیع اشغال سے بہتر اور خوب تر قرار دیا ہے اس شغل کی ورزش سے نسبت حضرت ذات واجب الوجود سے اور صفات ثبوتی اور اضافی حضرت رسالت پناہ اور روح مقدس سے پیدا ہوتی ہے یعنی صورت حضرت مرشد کی آئینہ ہی یعنی حضرت ذات اور صفات الہی کا اور آئینہ ہے حضرت حقیقت محمدیکا رحمت ہو اللہ کی اوسپر آل اصحاب پر **ابیات** صورت مرشد صمد کا آئینہ — ہی یہ شکل احمد احد کا آئینہ

شغل ہر زخ راتدن کرتے رہو — نام مرشد ہر گھڑی پڑھتے رہو — یہ عجائب شغل ہے ای دوستو — یہ معما ہی اسی تم بوجھ لو

یہ کمند عرش ہے پہچان لو — یہ سمند لامکان ہی جان لو — فرش سے پہونچائی ہے یہ عرش تک — عرش سے لے لئے ہے یہ فرش پر

ای فقیر و یہ کمند شوق ہے — ای فقیر و یہ سمند ذوق ہے — یہ عجب دریا ہی دریائے کریم — یہ عجائب بحر ہی بحر رحیم

جگہ ہر طی اس بحر مین گھس جاؤگے — گوہر نایاب عرفان پاؤگے — بوجھ مرشد کی خدا کی بوجھ ہے — بوجھ اسکی مصطفے کی بوجھ ہے

صورت بیمثل اسکی طور ہے — منجے بے ریب اسکے نور ہے — ہادی مطلق ہی یہ اطلاق کا — جلوہ بیشک ہے یہ آفاق کا

یہ چمن راز الہی ہے فقیر — یہ گلستان کما ہی ہے فقیر — بوجھ اسکی ہے کتابون مین مگر — چاہیئے اس بوجھ کو کامل بشر

نور اسکا ہی زمین و آسمان — طور اسکا ہی مکان و لامکان — اصل اسکی واحدیت ای فتا — فرع اسکی منزل امکان سرا

سن لے ای طالب خدا کے مرشد نائب رسول پاک کا ہی شبیک لیکن وہ مرشد کہ شریعت اور طریقت اور حقیقت آگاہ ہی اور اجاب
احکام اثماران تینون کے اوس سے ادا ہوتے ہین اور ہاتھہ اوسکا ہاتھہ ہے اوس حضرت کا رحمت ہو اوسپر اور اوسکی آل پاک پر بلاشک بیعت اویس مرشد
محمدی مشرب سے بیعت ہے اور اوس ہادی آفاق سے کہ جسکا ہاتھہ ہاتھہ تہا رب العزت کا صلواۃ اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین دلیل قاطع اور برہان ساطع
اسبات کی یہہ ہے کہ وہ مرشد مرفوع الاجازت ہے کہ طالب خدا کا اوسکے ارشاد سے خدا کو پہونچتا ہے اور یہہ دولت ہے موقوف فقط عنایت ایزدی پر طالب بیچارہ
کیا سمجہتا ہے کہ یہہ مرشد مرفوع الاجازت ہے یا نہین حقتعالے جس شخص کو اپنی معرفت بخشنا چاہتے ہین اوس شخص کا اعتقاد آتا ہے کامل پر اور جس شخص کو
اپنی دولت معرفت سے محروم رکہنا ہے اوسکا اعتقاد آتا ہے ناقص پر ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ابیات

مرشد کامل خدا داد ہے	یہہ رسول پاک کی امداد ہے	مرشد کامل فنا فی اللہ ہے	مرشد کامل بقا باللہ ہے
ہی یہہ نائب احمد آگاہ کا	ہاتھہ اسکا ہاتھہ ہی اللہ کا	کشتی دریا ہے ہو یہہ شیخ ہے	ہادی صحرا ہے ہو یہہ شیخ ہے
شیخ پیر باصفا کا نام ہے	شیخ خضر رہنما کا نام ہے	شیخ وہ جو راہی اسلام ہے	شیخ وہ جسکا شریعت کام ہے
شیخ وہ جس شخص کا ہر صبح و شام	قول و فعل واحدی ہو زیب تام	شیخ کامل مجمع الانوار ہے	شیخ کامل مخزن الاسرار ہے
شیخ کامل مین فنا حاصل کرو	شیخ کامل مین بقا حاصل کرو	شیخ کامل معنی ستور ہے	شیخ کامل صورت پر نور ہے
شیخ کیا ہی شیخ ہی نور خدا	شیخ کیا ہی شیخ ہی طور خدا	شیخ کیصورت ہے نور مصطفا	شیخ کا معنے ہی سر کبریا

سن لے ای طالب خدا کے حقتعالے اپنی کلام مجید مین فرمایا ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ اس آیت شریف سے
صریح اشارہ پایا جاتا ہے شغل برزخ کا جسطرح بے ملاحظہ لفظ کے حصول معنی کا ممکن نہین اسطرح بے شغل برزخ کے حصول حضرت رب العزت کا
ممتنع الوجود ہے اوس شغل کو ای طالب خدا کی فرض طریقت جان لے اور شب و روز ہر ساعت بہ ملاحظہ ہر دم ہر وقت ہر لمحہ اس شغل کی ورزش مین اپنی آپ کو
بیخویش ہو اسقدر کہ فنا فی الشیخ کا مذاق حاصل ہو جائے یعنی فنای ثلاثہ کی دولت سے بہرہ مند ہو جائے اور انوار لطائف کے جلوہ نما ہو بخشین تجلے اور
حضرت شیخ کیصورت یا معنے کا بہید تجہہ پر کہلجاوے اور جانی تو کہ حقیقت حضرت شیخ کی حضرت واجب ہے کہ معبود خلایق ہے حضرت شیخ برزخ جامع ہے
بین الوجوب والامکان حضرت شیخ از روے صورت حادث ہی از روے معنی قدیم ہلذا لفظ اور معنی کے مجمعی حضرت شیخ کو از روی صورت اور معنی کے جانا اور پہچانا اور
پوجہا اور پایا اوس شخص نے خدا اور رسول کو پایا اور پوجہا اور جانا کہ حقیقت ذاتیہ اور صفاتیہ اضافیہ اور نسبتیہ حضرت شیخ کی برزخ جامع ہے
حضرت شیخ مغربی کہ مرد کامل تہے رحمت ہو اللہ کی اونپر کیا اچہی وضع سے تعریف برزخ شیخ مین شعر کہہ گئے ہین ؎ در میان جان جانان جان ما ہست
برزخ جامع حظ موہوم حاصل یعنی حضرت شیخ از روی معنی و صورت کے مظہر جامع ہے تجلی وجوبی اور امکانی کا اور غیر ہیچی اسکیطرح

خیال نزدیک عوام الناس مخصوص خط موہوم ہے اور باہیت ذاتیہ اسکی حد فاصل ہے درمیان اطلاق انتفائی اور ثبوتی کے یہہ نکتہ راز ہے کہ سوائے عارفونکے کوئی اسکو بوجھ نہین سکتا **ابیات**

شیخ کو بوجھو تمہین گر بوجھنا ہے	شیخ کو دیکھو تمہین گر سوجھنا ہے	شیخ سر مصطفےٰ ہی جان لو
محو شغل بے رخی جو ہو گیا	قطب اپنے عہد کا وہ ہو گیا	وصل مولا ہے فقیر وصل شیخ
شیخ نے مجکو کیا آگاہ حق	شیخ نے مجکو دکھائی راہ حق	شیخ کا در بس درس مصطفےٰ
قدسیونکی بزم مین پہونچا دیا	علم اوسکا یک بیک سمجھا دیا	راہ سے بے راہ تہا مین اے عزیز
جذبہ یاہو دیا مجکو تمام	طالبونکا کر دیا مجکو امام	علم بخشا عالم آثار کا
شکر اوس سلطان دین کی داد کا	شکر اوس کی دولت ارشاد کا	راز حق مجہپر ہویدا کر دیا
		کب بھلا میری لسان سے بیان ہو

شیخ راز کبریا ہے جان لو
فضل مولا ہے فقیر و فضل شیخ
شیخ کی تعلیم تعلیم خدا
شیخ نے مجکو کیا صاحب تمیز
فقر بخشا احمد مختار کا
آدمین بندہ سے مولا کر دیا
خامۂ کج مج زبانسی ہو بیان

سن اے **ای طالب خدا** اکے اوس سلطان غیب نے کہ جسکا قول کنت کنزا مخفیا ہے جسکا جیاہا کہ اپنے نور کو دیکھون اور اپنے اپکو اپنی نور پر والا و شیدا کرون اور اول منزل مجمع الانوار مین آکر نام اوس نور کا حضرت وحدت رکہا اور اپنا تماشا اپنے نور پر ظہور ہویت کا کیا اور اوس تجلی اقدس کا نام حقیقت محمدی قرار دیا رفتہ رفتہ منزل بمنزل اوس منزل تقدیس اس منزل اخیر مین کہ تجلی جامع ہے حسن اور عشق کو کہ دونو اوسکی صفات اضافیہ اور ثبوتیہ کی شان ہے ناز گوناگون اور نیاز بے پایان کی تعلیم کے حسن کو کرشمہ غمزہ عشوہ ناز سکہایا عشق کو آہ و نالہ سوز و نیاز کی باتین پڑہائین اب کوی فرد افراد امکان سے ایسی نہین ہے کہ حسن اور عشق سی وہ خالی ہے اور حسن کے انوار اور عشق کے اطوار اوس سے نمایان نہین ہین ہر مظہر آئینہ دار حسن ہے اور ہر صورت جلوہ بخش عشق ہے یہہ جلوہ و شہود تمامتر عالم حسن اور عشق کا ظہور ہے حسن شبیہ صورت دار بمنزلہ لفظ ہے اور عشق منزہ بمنزل معنی جہان حسن ہے وہان عشق ہی اور جہان عشق ہے وہان حسن ہے یہ دونون آپسمین حکم لازم اور ملزوم کا رکہتے ہین **ابیات**

حسن کا جلوہ تجلی زاد ہے	عشق کا شعلہ نیاز آباد ہے	آہ و نالہ عشق کا دمساز ہے
عشق بلبل کو ملا مشتاق سے	حسن گل کو عالم اطلاق سے	عشق ہی شان جلال سرمدی
حسن و عشق آپسمین دونون یار ہین	معنے و صورت کے دو سردار ہین	عشق کیا ہے شعلہ تنزیہہ ہے
عشق ڈہونڈو حسن کی سرکار مین	حسن دیکہو عشق کے انبار مین	حسن کی ہر گہات ہے انداز و ناز
عشق دہ ہے عاشقونکو صبح و شام	حسن کے جلوے دکہاتا ہی تمام	اور کیا بالا کے افلاک سے
عشق سے سنعان ہوے زناردار	عشق سے منصور پر سوی دار	عشق سے حضرت جنید باخدا
		صاف بولے لیس فی دلقی سوا

عشق سے حضرت زبان پاک سے | لی مع اللہ وقت فرمانی لگے | عشق سے حضرت تعالیٰ پاکذات | غیب سے آئی بدارشش جہات

سرّ لے ای وطالب خدا کے اللہ پاک بیچون بیچگون کو جب عشق محمدی صلواۃ اللہ علیہ وآلہ پیدا ہوا اپنے نور سے احمد کو
خلعت ہوا اللہ کی اونپر اور آل پاک اونکی بہ ظہور مین لایا نام اوس ظہور کا حضرت وحدت رکھا اور حضرت وحدت کے نور سے
حضرت واحدیت کو نور بخشا اور نام حضرت واحدیت کا حضرت مرشد قرار دیا اور ملائکہ کو فرمایا کہ اس نور کو سجدہ کرو جسنے سجدہ
کیا وہ بمقبول حق تعالیٰ ہوا اور جسنے نکیا وہ مردود ابدی ٹہیرا اب اس وارد نیا مین اس نور الٰہی کا ظہور حضرت مرشد محمد ی شیب
کیصورت ہے اور یہ لطیفہ راز در راز ہے شغل برزخ کی ورزش سے مدت بسیار مین معلوم ہوتا ہے اور بعض بعض کو

جلد بہ شاد ہے

ابیات

شغل برزخ کو نہ چھوڑو راتدن | اسطرف سے مونہہ نموڑو راتدن | شغل برزخ خوبتر ہی العزیز | اسلئے محبوب تر ہے ای العزیز

پاؤگی تم بہی امامت کا مقام | دیکھہ لوگے تم قدامت کا مقام | کوئی دین یا خدا ہو جاؤگے | پیر و مرشد خلق کے کہلاؤگے

سیدابرار کے دربار سے | احمد مختار کی سرکار سے | زندگی جاگیر اپنی پاؤگے | خلد کو تعمیر اپنی پاؤگے

بس حسن بس بس قلم کو تھام لو | خاتمہ معنی رقم کو تھام لو | رتبۂ غوثی و قطبی پاؤگے | بادشاہ دوجہان ہو جاؤگے

یہہ بیان ہے مرشد آگاہ کا | یہہ بیان ہے حضرت اللہ کا | چپ رہو اس قصۂ بسیار سے | باز آؤ اس بڑی گفتار سے

پیشوا می اولیا و انبیا | مقتدائے انبیا و اولیا | یہہ بیان ہے سیدابرار کا | یہہ بیان ہے احمد مختار کا

رحمت حق باد دایم ای حسن | بر روی و بر آل آن شاہ زمن | این رسالہ برزخیہ شد تمام | اہل ظاہر و بحال خویش شاد

از طفیل آن شفیع خاص و عام

تمام شد رسالہ برزخیہ

مطبع دبدبہ سکندری ریاست رام پور

مین چھپا

رسالہ وصل عرفان محمدی

حق حق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونصلی علی محمد رسولہ الکریم

سبحان من تجلی ذاتہ لذاتہ بذاتہ فی ذاتہ من ذاتہ الی ذاتہ علی ذاتہ **سبحان** من ظہر صفاتہ علی صفاتہ الی صفاتہ من صفاتہ فی صفاتہ بصفاتہ لصفاتہ۔ **ابیات فقیر**

چون احد از ذات بیچد سر کشید		حد احمد یا صفاتش شد پدید	
رقعہ اول بطغرائی شہود		شقہ ثانی ز انشاء وجود	
از جمال با کمال سرمدی		شد جمال لایزال احمدی	

اما بعد بعد حمد ذات حضرت احدیت صرفہ تبارک وتعالیٰ ونعت برتبہ صفات آنحضرت جذبت احمد امجد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حقیر پر تقصیر کمترین بندہ ارباب **محمد امیر حسن صابری** چشتی قادری حنفی مصطفےٰ آبادی گذارش پرداز ہے کہ احادیث طریقت کی مرفوع حدیثوں میں حضرت امیر المومنین امام العارفین سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ فرمایا حضرت رسول اکرم الکریم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم **الشریعت اقوالی والطریقت افعالی والحقیقت احوالی**

والمعرفت سری پس تکمیل مراتب ولایۃ سریہ اور توصیف صفات کاملہ احمدیہ صلعم کیواسطے بحدیث شریف

شاہد درکار ہے تمام اسکا سمجھنا ہر ایک کا حصہ نہیں ہے لہذا بمصداق **تکلم الناس علی قدر عقولہم**

یہ فقیر مسکین صابری حنفی اپنی ناقابلیت اور دسترس نارسا کیموافق بخاطر بخور دار محمد فاروق حسن و دیگر طالبان راہ احمدی کیواسطے

کسقدر بالاجمال حدیث موصوف کا راز اس رسالہ **وصل عرفان محمدی** میں کہتا ہے تاکہ ہر ایک شخص اپنی

اپنی قابلیت اور فہم رسا کیموافق اس سر سے مسرور ہو اور گدایان کوئی احمدی اپکی جانب متوجہ ہونیکا طریقہ جانیں اور اپکی سرکار

رحمت آثار سے امداد و اعانت چاہنے کا وسیلہ معلوم کریں کہ حضرات عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپکی دربار رحمت مثال میں

کس طرح بار پایا ہے اور اپکی ذات تقدس آیات اور وجود باجود کو کسطرح جانا ہے۔ **آگاہ ہو** اے طالب کمو اصل مرشد کہ

تمام کاروبار دین انہی حضرات عارفین رضی اللہ عنہم و عنہ نے جو شریعت کے سچے پیرو اور طریقت کے بیمقلد اور حقیقت کے پورے ماہر اور

معرفت کے کامل عارف ہوئے ہیں اپنی اپنی مکتوبات نظامیں ارقام فرمائے ہیں اور نیز اس فقیر صابری کا بھی یہی مشرب ہے کہ حضرت

شہنشاہ کل سید رسل مبدء انوار ازلیہ منتہائے عروج کمالیہ گلدستہ ریاض ہویت زجاجہ مراتب احدیت انیس

بارگاہ حبیبی الہ جلیس خلوت گاہ لی مع اللہ والی ولایت لا الہ الا ہو وارث مملکت ملک لا تخاف و مطلوب ارباب شریعت مقصود

اصحاب طریقت افتخار رہروان راہ حقیقت سرور دفتر ہر ان معرفت زینت بخش عالم ناسوت رونق دہ ممالک ملکوت زینت

ارباب جبروت امیر امارت لاہوت سیاح بحار ہاہوت **حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے

احوال ظاہر و باطن اور اوصاف شریف مفصل و قسم منقسم ہیں **اول** وہ ہیں جو اخبار اور حدیثوں میں مذکور ہیں کہ جنکو تعالی کی

نقلوں کے ساتھ نقل کیا ہے اور جو سیر کی کتابوں میں اخلاق اور صفات کے ثبوت نبوت اور رسالت میں تمام حضرات انبیا علیہم السلام پر آپکی

افضلیت اور اکملیت میں کافی اور وافی ہیں لکھی ہوئی ہیں اور **دوسری** قسم وہ ہے کہ جسکو مکاشفات برزخ و شغل نور سے

مکاشفات اسرار حقیقت اور مشاہدات انوار معرفت و وحدت نے دیدہ بصارت حق آگین سے دریافت کیا ہے اور اوسکے اظہار و بیان کی طرف

ہیں اور چونکہ پہلی قسم صفات الہی اور برزخ محمدی پر منحصر ہے اور جس عارفین شریعت باطریقت کے کلام میں ہے کہ حضرات انبیا علیہم الصلوۃ

والسلام حضرت حق سبحانہ تعالی کے اسماء ذاتیہ سے مخلوق ہیں اور حضرات اولیائے عظام اسماء صفاتیہ سے مخلوق ہیں اور رقیہ کائنات

صفات فعلیہ سے پیدا کی گئی ہے اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذات حق سے مخلوق ہیں اور ظہور حق کا آپ میں

بالذات ہے چنانچہ حضرت مرشد برحق ہادی مطلق فرماتے ہیں **ابیات**

حضرتِ باری کریم کارساز — در لباسِ سادہ دارد صد طراز

از حدِ بی ساخت آمد سوئے ساخت — بر طرازِ ساخت صبر و ہوش باخت

آن قبا را ساخت احمد نام گشت — شد ز کلکارایش گلشن کوہ و دشت

احمد مرسل شفیع عاصیان — زینتِ حالِ رخ عباسیان

چونکہ ذاتش کرد در وحدت ظہور — شد مبدل طرحِ غیبت از حضور

عالمِ کُن جملہ آمد در وجود — ہر یکے شد رنگ در رنگِ شہود

این شہادت جملہ نورِ مصطفےٰ است — جلوہ فرما شافعِ روزِ جزا ست

جوش می آید بذکرِ مصطفےٰ — گفت در ہندی فقیرِ بینوا

اول و آخر ظہورِ احمدی — ظاہر و باطن حضورِ احمدی

حضرتِ احمد ظہورِ ذاتِ حق — حضرتِ احمد ہے سب آیاتِ حق

احمدِ بے میم ہے نورِ الٰہ — احمد بے میم ہے طورِ الٰہ

گرچہ موجِ آب ہے حادث بذات — لیک ہے یہ آب دریا کی صفات

یہ مثالِ خوب دل مین سوچ لو — مت احمدؐ سے غیرِ احمدؐ کو کہو

نورِ احمدؐ گر نہوتا جلوہ گر — کون دیتا حضرتِ حق کی خبر

غیرِ احمدؐ کون ہے کونین مین — بے محمدؐ کون ہے دارین مین

بوجہنا احمدؐ کا ہے دانستِ حق — احمد بے میم ہے فہرستِ حق

جسنے بوجہا پیرِ مرشد کو حسنؓ — اوسنے ہان پایا ہے احمدؐ کا عین

اور چونکہ اقتضائے ظہور اور ہر موز صفات اور اسماء مین زیادہ اور ظاہر تر ہے پس ہر صفت ہر تر صفاتِ الٰہی مین سے جو کچھ جمال اور جلال مین سے اوس کے ساتھ مخصوص ہے ظہور کیا اور اسماء حسنیٰ مین سے ہر اسم کہ جو اوس کے مقتضائے کمال معنوی مین سے تھا ہر موز کیا کہنے ذات اللہ تعالیٰ و تقدس اوسی طرح پر ہے جو بطون تھے حقیقت کنز یہ مخفی اور مکنون سے باقی رہی پس حقائق اور صفات اور اسماء کے مستہلک معنوی مین مجتمع ہوئی ذات حیث لا کیف و لا این اور ندا کی اور الہاماً کہا کہ اگرچہ مبنی اس کمال کو اور جمال و جلال کے

مقاموں کو جو حد حصر و احاطہ اور انتہا سے باہر ہے ظاہر کیا لیکن سب بحر وحدت میں کا ایک قطرہ خفی ہے اور بعضے ذات میں ایک ذرہ ہے افسوس صد افسوس ہمارا اجتماع کہاں اور حقیقت ذات کہاں اور ظہور شیون ذاتیہ حق کہاں اور بروز حقائق اسمائیہ اور صفاتیہ کہاں پس بہر اشارہ کنندہ عبارت کیسا تہہ ہوا کہ میں اپنی ذات سے ایک ایسے حقیقتہ پیدا کرونگا جو تمام کمالات اسما اور صفات اور شیونات کے جامع ہو اور پیدا کروں اوسمیں ایک ایسی پیدائش جو عین مکنون ہو اور ظاہر کروں اوسمیں ایک ایسا ظہور جو برزخ کبرے عین بطون ہے اور متصور ہو ساتہہ صورت بدیعہ کے اور متنزل ہو مشاہد رفیعہ میں اسطور سے کہ وہ حقیقت تمہا احمل نشاہ رفیع اور جلیع انشاء بدیع کے ہو اور اپنی حد ذات میں ساتہہ اوسی چیز کے ممتاز ہو جو کنہ کمال سے رمز کی گئی ہے اور یہ برزخ کبرے کے پہچانی نہیں جاتی ہے اور ایسی حقیقت ہو جو دریافت نہیں ہوتی ہے اور وصف نہیں کیجاتی ہے اور اوس مظہر کی نسبت تمہا رمظاہر برزخ صغری عظیمہ اور مجالی کریمہ کی نسبت سے اتم اور اکمل اور مجلی اور اعز اور افضل ہو جیسی نسبت ذات کی صفات کے ساتہہ ہے تا کہ اوس بنا میری برتری کی مجہر کامل ہو جائے پس مینے اوس کے نام کو برزخ احمد سے مشق کیا ہے اور اوسکا نام محمد اور احمد رکہا ہے اور مینے اوسکو عابد اور معبود اور ساجد و مسجود کا حمد کیا گیا کر دیا اور لواء حمد اوسکے ہاتہہ میں دیا اور اوسکا مقام وسیلہ عظمی مینے کر دیا پس حضرات انبیا اور اولیا علیہم الصلوۃ والسلام سما صفات کے مظہر ہیں اور حضرت معشوق حقیقی مرتبہ وحدت جناب پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذات کے مظہر برزخ ہیں اور یہ مقام تعشق ہے جسکی حقیقت کل کو ارباب حقیقت کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

عشق تا بر منصۂ حسن آرمید — خویش را بر صورت خویش آفرید
تا شود شید آروئے دلفریب — وا رخسارہ آئینہ زیب
پیش و پس راس و چپ و پست و فراز — گرم شد ہنگامۂ ناز و نیاز
عالم غیب و شہادت سر کشید — شام ماتم صبح شادی در دمید
خلعت احمدی بقامت راست کرد — از قدم گاہ احد برخاست کرد
تا در نور سرائے انس و ناس — جلوہ گر آمد بصد رنگین لباس
روئے خود پوشید در ہر پیرہن — شد ہویدا بر شبیہ مرد و زن
از حد اطلاقیش آزاد شد — در فضائے آب و خاک و باد شد
نے کس عاشق نکس معشوق اوست — مظہرات این و آن ہر دو از اوست

نے کس شیریں نکس فرہاد بود	نے دگر شئی تیشۂ بیداد بود
در حقیقت دایۂ مکارہ کوست	بین بمعنی ہر چہار آن ماہ روست
اختلافِ شکل بردار از میان	تا نماید یک وجودت این و آن
ہر شبیہہ گل بہ بستان رو نمود	تا بر نگ و بوئی خود خواند درود
در گلستان صورتِ بلبل رسید	روئی خویش دید واز شادی بر پرید
خود فروش آمد سوئی بازار مصر	شد بچند سال خود سالار مصر

پس جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مقام جلال او اکرم کے بالذات ختم ہوا اور حضرات انبیا واولیا علیہم السلام بواسطے نفی برزخ خفی ہوے۔ اور چونکہ حضرت شہنشاہ دوسرا صلعم ذاتِ حق سے مخلوق ہیں یعنی برزخ جلی او ظہورِ حق کا آپ پر بالذات برزخ کبریٰ ہے تو آپ جامع صفات او جمیع کمالات ہیں ہر کسی سے جو آپکا غیر اوس سے فائق اور منفرد ہے اور اسیواسطے آپکا دین تمام دینوں کا ناسخ ہے کیونکہ صفات بعد ہرو ذات کی مشہود نہیں ہوتی او اسیوجہ سے آپ عروج برزخ کبریٰ کے فوقِ عرش ہیں کیونکہ ذاتِ فوق جمیع اشیا کے ہیں اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رحمانیت حق کے محل ہیں جو فوق عرش ہے اور اوس سے وسیع زیادہ ہے او عرش محیط اجسام ہے **ورحمتی وسعت کل شیء** اسپر صادق ہے پس حقیقت محمدیہ مصدر جمیع موجودات او مبدا ر تمام کائنات ہے او نیز تمام فیوض او برکات کی واسطہ ہے او بعد اوس کے تنزل کے حضرت احدیت صرفہ سے مقام واحدیت میں سما او صفات محل جلوہ میں ظاہر ہوئی پس حضرت صلعم کمالیت او سر عاشق ہوا مثل تعشق اسم کے مسمی ہے اور صفت کے موصوف پر او اون کمالات کے معانی ہیں سے ہر معنی اپنی حقیقت کیطرف اشارہ نہیں کرتا مگر اوسی کیطرف اور اپنی ہویت پر دلالت نہیں کرتا مگر اوسی پر پس اگر کوئی اون کمالات مشار الیہا میں سے کسی کمال کے ساتھ متحقق ہو تو اوسی پر معطوف ہوگا او اوسی کا وصف نوریت کی حقیقت اوسی میں منحصر ہے او نور اوسکے نامومنین ہے اگرچہ سب انبیا او اولیا اللہ صفت کے ساتھ متصف او اوسی کے ساتھ متحقق ہیں لیکن جناب سرور عالم صلعم اس صفت کی حقیقت بوجہ درمیان برزخ حقیقت شئی کے او اوسکے جو اوس شئی کے ساتھ متحقق ہو فرق ہے او تمام چیزیں اوس نور کی مظاہر ہیں او اوس ظہور کے مجالی ہیں **قول** حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کما رواہ بخاری **اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ** یعنی میں اللہ تعالے کے نور سے ہوں او کل مومن میرے نور سے۔ او ایک **روایت** میں ہے کہ فرمایا حضرت شہنشاہ کونین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ **اَنَا مِنَ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ** یعنی میں اللہ تعالے سے ہوں او تمام مومن مجھ سے ہیں پس جان لینا چاہیے

کہ موجد عارف کامل کو کہتے ہیں اور مسلم عابد زاہد کو۔ اور جب وجود کونی میں نور نازل کیا تو اوسکے واسطے سے عقول اور نفوس اور جسم فلم خرس کرسی افلاک کواکب ارکان معادن نباتات حیوانات انسان جو حقائق کونیہ نسخہ جامع ہے پیدا کیے گئے اور اوسی سے کارخانہ وجود یہ اپنی ترکیب کے ساتھ جو عارفین اور حکمائے قبطریہ کے کلام میں واقع ہے منتظم ہوا اور ان موجودات کے موجودیت کی ترتیب ایسی ہے جیسے عمان صفات اصطلاحات صوفیہ میں واحد کو کہتے ہیں اور واحد سے اعدادی وجود کی ترتیب ہے کہ دو موجود ہی نہیں ہوتے ہیں بدون وجود واحد کے اور تین موجود ہی نہیں ہوتے ہیں بدون دو کے وجود کے اور چار موجود ہی نہیں ہوتے ہیں بدون تین کے وجود کے پس کوئی عدد مرتبہ میں موجود نہیں ہوتا مگر بعد وجود اپنی ماقبل کے اور سب موجود ہیں واحد سے اور واحد عدد نہیں ہے کیونکہ جو عدد کو ضرب کیا جاوے کسی عدد میں تو عدد اوس سے پیدا ہوتا ہے اور اگر جمع اعداد واحد میں ضرب کیجائے تو کوئی چیز اوس سے پیدا نہیں ہوتی ہے پس عقل اول جو حقیقت روح محمدی سے عبارت ہے وہ خاص تمام عالم وجود کی اصل ہے کیا عالم امر اور کیا عالم خلق اور وہ حقیقت جمع علل کی علت ہے اور ذات مجرد اوس سے منزہ ہے کہ کسی چیز کے وجود کا علت ہو اور جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے اوس سے حقیقت محمدی برزخ وجود کی تفصیل معلوم ہوئی پس حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اول موجود ہیں آخر وجود کے اسی سبب سے حضرت صلعم نے اپنی قول پاک سے ظاہر فرمایا ہے کہ اب زمانے اوس ہیئت پر دور کیا جو ہیئت سموات کے خلق کیوقت رکھتا تھا اور دائرہ وجود کے درجات کا اعلی دور اوس کے ظہور سے اوسصورت برزخ اور معنی میں تمام ہوا اور حضرت صلعم حق کیساتھ برزخ بطون ذات ہیں جیسے کہ اول خلق ویسے ہی آخر میں اعلی اور اکمل خلق حیات برزخ میں ہوئے اور اوسد جگہ کا نام پاک وسیلہ رابطہ کار کہا کہ اوسکے ساتھ وعدہ کیے گئی ہیں امت کو اوسکی درخواست کا واسطے اوسکے حکم کیا ہے اور وسیلہ کی معنی اہل ظاہر کے نزدیک سبب ہیں پس آپ ابتدا میں پہلے برزخی وجود خلق کے سبب تھے اور انتہا میں حق کے ساتھ خلق کے قرب کا سبب برزخ ہونگے پس آپکو وجود صوری معنوی حاصل ہوا اور علو مکان اور علو مکانت میں کامل ہوئے اور عالم اکمل وصفاً اور علاً اور اعظم عالم صورت اور معنی اور تمام اور اعدل از روی خلق اور خلق کے ہوئے علیہ من الصلوۃ افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کمال خلقت اور اعتدال اور ظہور جمال اور جلال آپکا صورت اور معنی اتم رتبے کے احاطہ حصر اور دائرہ انحصار سے باہر ہے اور جو کچھ کہ ذکر کیا ہے وہ ایسا ہے جیسے دریا کیساتھ نسبت قطرہ کی ہے اور روشنی کیساتھ نسبت ذرہ خفی کی ہے۔ ایطالبین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آگاہ ہو کہ وجود مطلق بنظر اتم مفرد ہے موجود کے دو قسم منقسم ہے ایک قسم لطیف ہے جیسا کہ معانی اور اخلاق اور ارواح اور اوس کے اشباہ اور ایک قسم کثیف ہے مثل صور اور اشکال اور اجسام اور اوسکی امثال کے اور ہر دو قسم مذکورہ میں سے ہر قسم متفرع دو طرف ہے ایک طرف اعلی کی اور دوسرا طرف ادنی کی پس طرف اعلی معنوی مانند تخلیق و تحقیق انسانی کے ساتھ صفات الہیہ اور اخلاق محمودہ اور

جمیع صفات کمالات معنویہ کے ہے اور اس علو کو علو مکانت کہتے ہیں اور اسکی نہایت خدا کے نزدیک ہے تو حق جل جلالہ سبب اوس شخص کو عنایت کرتا ہے اور اوسمین جمیع انبیا جسکی تعظیم کا ارادہ کرتا ہے اور اپنی نزدیک جسکو بزرگ کردیتا ہے اور طرف اعلا صوری افعال حسنہ اور اعمال صالحہ اور صور حسنہ اور اشکال لطیفہ اور اماکن عالیہ فیضیہ مین اور اس علو صوری کو علو مکان نام کہتے ہین اور یہ بہ مکان سبب تفاوت درجات اور مراتب کے جنت ہے اور اوسکی اعلی درجات مین سے وسیلہ ہے جسکی خبر حق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دی ہے کہ حق تعالی اپنی بندون مین سے ایک بندہ کیواسطے وعدہ کیا اور مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہون پس حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم جیسے کہ علو مکانت کیساتھ خصوص ہین ویسی ہی علو مکان کیساتھ منتخب ہین کیونکہ اللہ تعالی کے نزدیک کوئی آپ سے زیادہ بزرگ از روی قدر و منزلت کے نہین ہے

حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ مینی تیرے واسطے اپنی شفاعت کو پنہان رکہا اور بجز تیرے کسی پیغمبر کے لیے مینی اوسکو پنہان نہین رکہا ہے **اور حضرت ابو جعفر محمد** بن علی بن الحسین سلام اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا ہے کہ حق تعالی نے حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیواسطے زمین اور آسمان کے لوگونپر شرف کو کامل کردیا ہے **اور حضرت ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ قیامت کے دن دہنی طرف عرش کے مین کہڑا ہونگا کہ بجز میرے کوئی اوسمقام مین نہین کہڑا ہوگا۔ **اور فرمایا** مین خروج مین آدمیون مین سے پہلے بڑہ کے ہونگا جسوقت کہ وہ اوٹہائے جائینگے اور جسوقت وہ دروازہ الہی مین آوینگے تو مین اونکا خطیب ہون اور جب اونکو امید ہوگی تو مین اونکا شفیع ہونگا اور جسوقت کہ وہ اونکو بشارت دینی والا ہون تو لواء الحمد میرے ہاتہ مین ہے اور حضرت پروردگار کے نزدیک مین گرامی ترین اولاد آدم مین سے ہون اور کچھ فخر نہین ہے اور ایک **روایت** ہے کہ مین اونکا قائد ہون جسوقت کہ وفود پروردگار مین حاضر ہون اور مین اونکا خطیب ہون جسوقت کہ خاموش ہون اور نسنین اور مین اونکا شفیع ہون جسوقت کہ قبول کیے جائین اور لواء الحمد میرے ہاتہ مین ہے اور مین اپنی پروردگار کے نزدیک اولاد آدم کا اکرم ہون **اور حضرت ابی سعید** رضی اللہ عنہ کی حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت شہنشاہ دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ **انا سید ولد آدم یوم القیمۃ وبیدی لواء الحمد ولا فخر** یعنی مین سردار ہون اولاد آدم کا قیامت کے دن کا اور میرے ہاتہ مین لوائی حمد ہے اور کچھ فخر نہین ہے اور نہین ہے کوئی پیغمبر آدم اور جسکی کہ خبر ہے مگر یہ کہ میرے لوے کے نیچے ہے یعنی سب پیغمبر میرے ہی جہنڈے کے نیچے ہونگے **اور حضرت ابن عباس** رضی اللہ عنہما کی حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ آگاہ ہو میری صحبت والو کہ مین خدا کا حبیب ہون حبیب کلی ہونیکا سبب فقیر صابری آیندہ قلمبند کریگا اور ایک **روایت** مین اونہین سے آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ **انا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر** یعنی مین اکرم اگلے اور پچھلے کا ہون اور کچھ فخر نہین ہے **حضرت** ام المومنین بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت سرور عالم صلے

کہ کہا مجھسے حضرت جبرئیل نے کہ میں زمین کے تمام مشارق اور مغارب میں پھرا لیکن میں نے محمد صلعم سے کوئی فاضل تر نہیں دیکھا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اکملیت اور آپکے جمیع کمالات صوری و معنوی محیط ہونے میں اکثر حدیثیں درمیان طریقت اور
شریعت کے وارد ہیں کہ جنکا احاطہ نہیں ہو سکتا ہے اور کوئی آپکی اکملیت اور افضلیت میں مقابل نہیں ہے اور آپ کیواسطے علو مکانت ہے
جو ساتھ حقائق اسماء اور صفات کی ہر رخ میں تعبیر کیجاتی ہے تو علو مکان جو وسیلہ اور مقام محمود کیساتھ تعبیر کیا جاتا ہے آنحضرت صلعم کو
حضرات اولیائے کبار نے از روئی ظاہر کے حادث اور از روئی باطن کے قدیم سمجھا ہے اور اس مایہ تفہیم سے جو پایہ عالی پایا وہ پایا ہے

محمد عربی کابروئی ہر دو سرا ست	کسیکہ خاک درش نیست خاک برسر او

اور علماء شریعت باطریقت نے از روئی مکان اور مکانت کے موجودات سے اعلی اور افضل سمجھا ہے اور از روئی صورت اور معنی کے نہایت علوی
وجودی کیساتھ مخصوص ہیں اور یہ بیان طرف اعلی کا معتبر ساتھ ہے مکان اور مکانت برزخ کبرے اور صغرے دونوں جانب طرفین جو دکیساتھ ہوا
اور طرف ثانی سفلی جو ساقط مکانت اور مکان کیساتھ معتبر ہے اور ابلیس علیہ اللعن کو نصیب ہے اور مقام اوحد اوسکی ہے اور جو اوسکے تابعین اشقیا
ہیں سے ہیں نعوذ باللہ من ذلک اور اوس باب میں کلام دو وصلو میں ہے پہلا وصل حمان صفات آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کمالات معنوی میں ہے جو خدای عزوجل کے نزدیک آپکے علو مکانت پر شاہد ہیں اور یہ دو قسم پر منقسم ہے
ایک قسم کمالی ہے جسکے ساتھ حضرات کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین متخلق اور متحقق ہیں جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تخلقوا باخلاق اللہ
اور دوسری قسم کمال کونی ہے جسکے ساتھ کاملین متصف اور متخلق ہیں اور وہ صفات حمیدہ ہیں جسکا مجموع مکارم اخلاق ہے اور مخفی نہ رہے کہ
خلق خدا میں سے کوئی اوسکا جامع نہیں ہے جیسے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکارم اخلاق اور محامد صفات کے جامع تھے کہ وہ
آپ سے پیدا ہوے اور آپ ہی پر ختم ہوے اور آپ ہی پر اتمام پایا ہے اسی سبب سے حق تعالی نے اپکی شان والا میں فرمایا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ
یعنی تحقیق ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہت بڑے خلق پر ہو اور سیر کی کتابیں اور حدیثیں مروی اوس سے بھری ہوئی ہیں اور
اوسکا کچھ حساب اور شمار نہیں ہے اور شیخ کامل محمد عبدالکریم جبلی جو صاحب کتاب قاموس اعظم اقوال بوس اقوام ہیں کہا ہے کہ ان کلمات سے
ثابت ہوتا ہے کہ مکارم اخلاق جو کتابوں میں مذکور ہیں وہ نسبت اوسکی جو وارد نہیں ہوئے ہیں اور بیان نہیں کیے گئے ہیں ایسی ہیں
جیسے قطرہ کی نسبت دریا کیساتھ ہے اور جو کچھ وارد ہوا ہے اوسکے آنحضرت صلعم ہی جامع ہیں اور بجز آپکے کوئی اوسکیساتھ مخصوص نہیں
ہوا ہے اور اوس سے آپکا کمال معنوی خلقی معلوم ہوا ہے لیکن کمال حقی جو حق سبحانہ تعالے نے آپکو بخشا ہے اور آپکو مخصوص اوسکیساتھ
کر دیا ہے وہ اوس سے بہت بڑھکر ہے کہ تصور عارف صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ حمان صفات کے نہیں پہچانتا کیونکہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کل اخلاق الٰہیہ اور صفات ربوبیہ کے ساتھ متحقق ہے رباعی

یا صاحب الجمال و یا سید البشر	من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور حضرت شیخ الشیوخ شیخ ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے جو اپنی مکتوب بنام طاب سرا ہی میں تحریر فرمایا ہے کہ کمالات الٰہیہ اور صفات محمدیہ صلعم صفت اور اسم اسم نقل کیا ہے اور ان چیزوں کا ذکر کیا ہے جس پر اس فقیر محمد حسن صابری کے آباء حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ ستر محمدیہ صلعم تصنیف اپنی میں تصریحاً اور اشارۃً و تلویحاً دلالت کی ہے اور منجملہ اوکی اسم اللہ تعالیٰ کا ہے اور دلیل اسبات پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس اسم کے مظہر ہیں قول اللہ تعالیٰ کا ہے

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ

دوسرا ارشاد ہے وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ

تیسری جگہ فرمایا ہے وَإِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ۚ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حضرت سید نا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قول مبارک انا عبد اللہ کے یہی معنے ہیں اور یہ عبودیت خاص ہے اور آپ پروردگار تعالیٰ کے اخلاق کیساتھ متخلق ہیں اور شیخ کہتے ہیں کہ اسکی بات کو تعظیم حق میں مستبعد نہ سمجھو کیونکہ یہ امر تعالیٰ کی ذات میں طعن کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے کمال میں یہ کیا صفات پیدا کرتا ہے حضرت شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ شیخ سے عجب ہے کہ اسبات کا عذر تقی میں کہتا ہے کہ اسمقدار کیساتھ شان آنحضرت کی تعظیم میں کمال الٰہی کے خصصان کا شبہ ہے اور یہ کیا بات ہے یہ تو خود عین کمال الٰہی ہے کہ حق تعالیٰ نے ایکذات ایسے پیدا کی ہے اور ظاہر فرمائی ہے اور حقیقت محمدی تو اکمل شیونات الٰہی اور مظہر کمالات نامتناہی ہے ؎ از نور بینند اگر اہل بصیرت ۔ از شان خدا نیست جدا شان محمد ہاں اور بیشک اللہ تعالیٰ نے بہت ناموں کے ساتھ آپ کا نام رکھا ہے اور یہ بات مشہور ہے کہ اسمائے الٰہی کے تمام مدلولوں میں تعلق اور تحقق دونوں ممکن ہیں لیکن اس اسم جلیل میں تعلق ہی حاصل اور تحقق ممکن ہے اور شیخ کا کلام اسبات میں ناظر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اس اسم جلیل کیساتھ تخلق ہی حاصل ہے اور اس اسم کے مفہوم میں جمیع صفات کمال کا مجمع ہونا ماخوذ ہے اور حقیقت محمدیہ کو جمیع کمالات حاصل ہیں چنانچہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اوس سے واضح ہوتا ہے لیکن اسمیں بھی شک نہیں ہے کہ مرتبہ الوہیت ذات الٰہی کیساتھ مختص ہے خدا خدا ہے اور بندہ محمد صلعم بندہ ہے اور کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام ہے اور اولوالعزم مرتبہ کمال صفات ہستی الوہیت فرماتے ہیں کہ بندگی خاص جو ایکذات شریف کیساتھ

مخصوص ہے اپکی جمیع صفات کمال کے متصف ہونیکا اور اسم پروردگار کے موسوم ہونیکا تقاضا کرتی ہے اور گو کہ یہ مضمون فنا و بقا کا
مبنی ہے اور چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ذات الٰہی مین فانی ہوئے ہین پس ضرور ہے کہ اوسکے ساتھہ باقی ہون اور اوسکے ساتھہ
متصف ہون اور حضرت **شاہ عبد الحق** دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ عارفین صاحب مجاز مرفوع الاجازت علو العزم و المرتبہ صفات
دریا فضل حقیقت محمدیہ مین جس سے حضرات صوفیہ کی اصطلاح مین وحدت جمادات ہے ایسے غرق ہوئے ہین کہ نقش دوئی کا اونکی نظر بصیرت سے محو ہو گیا
واللہ اعلم اور رسالہ سر محمدیہ مین اس **فقیر صابریہ** کے اوستاد حضرت مولانا **شاہ عبد العزیز** صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے
ہین کہ منجملہ اونکے اسم نور ہے اور یہ اسم ذاتی ہے **لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ** (یعنی محمد) **وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ** (یعنی قرآن) یہ آیہ اور منجملہ اوسکے اسم حق ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے **قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ**
اور اس **فقیر صابری** کے پیر و مرشد حضرت **امیر و جہان** رضی اللہ عنہ سے ایک قوی دلیل سنی ہے جسکو کرامی وقع کر نیوالا دفع نہین
کر سکتا اور یہ اوسمین کوئی مقام جگہ پانے کا ہی نہین ہے کہ جسکا ارشاد فرمایا ہے اوسی پر اکتفا کیا ہے فرماتے ہین کہ بالاتفاق محققون نے کہا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جمیع اسماء حسنیٰ و صفات اعلیٰ کے ایسا ہی متصف و متحقق ہین اور اکمل کما لائقین سے اسیقدر ملا کہ جسقدر حضرت
محمد صلعم کے کوئی اوسکے لائق اور سزاوار از تحت تا فوق نہین ہوا اور جسوقت حضرت **ام المومنین** عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلعم کا
خلق پوچھا گیا تو اونہون نے فرمایا **كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ** اور قرآن مجید خدا کا کلام ہے اور اوسکی صفت ہے پس حضرت معوفہ نے خدا کی صفت کو
حضرت صلعم کا خلق قرار دیا اور حضرت حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے **اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ** اور حقیقت مین خدا کا قول اپنی خدا تعالیٰ کی
صفات علیہ کیساتھہ متحقق کیجانب نظر کرنا جانتا ہے کہ اوسنے اپنی صفات اور اپنی اسماء مین حضرت رسول پاک صلعم کو مقام مستخلف مین خلیفہ کے قائم کیا اور
احمد نور مجسم ہے اسی لیے جبان رسول خدا صلعم اوسکے تحیۃ مین ایک بہت بڑا ابہیدہ اللہ تعالیٰ ہم مرفوع الاجازتون علو العزیان کو اور ہم علماء ظاہر
متحققون کو اس حقیقت وحدت کبریٰ سے بیچ بزرخ صغریٰ کے مطلع فرمائے آمین **واللہ الہادی** **بیان دوم** **آنحضرت صلعم**
کے کمال صورتین جو خدا تعالیٰ کے نزدیک اپکی علو شان کی تحقیق شہادت ہے اور یہ تین قسمون پر منقسم ہے **قسم اول** ذاتی ہے
قسم دوسری فعلی جیسے کہ نماز اور روزہ اور صدقہ اور مثل اسکی اور **قسم تیسری** قولی ہے پہلی قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی ذات شریف اور صورت جمیل ہے اور اپکی ذات مقدس سب ذاتون سے جمیل زیادہ اور کامل تر اور فاضل تر اور ظاہر و باطن مین انور تھی اور صورت شریف اپکی
سب صورتون سے احسن و جمیل تر اور اکمل و اتم تھی اور علماء شکر اللہ سعیہم کو جو کچھہ کہ اپکا حلیہ شریف معلوم ہوا ہے اور اونکی فہم مین آیا ہے اونہون نے اوسکو
وضع یہ بیان فرمایا ہے اور علماء ظاہر کے نزدیک تو تصور جمال بموجب حلیہ شریف کے اور مطالعہ کمال اور ہر گھڑی اوسکو ملحوظ رکھنا اور اوسکی

شوق اور مراقبہ کرنا اس حیثیت سے مقصود ہے کہ وہ جمال جانفزا ہمیشہ پیش نظر رہے اور معرفت نکرے تب قرب حاصل ہوگا۔

ای طالبان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آگاہ اور خبردار ہو کہ علمائے باطن حضرات مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ کے نزدیک تصور رابط صفحہ سے نسبت کرلینی ضرور ہے اور اوس صفحہ غیبی کے وسیلے سے بزرخ کبرے مجلی اور مکمل دنما ہوگی اور یہ وسیلے حصول کمال اور قرب و وصال کے طریقوں میں سے قریب تر طریق ہے اور حصول دولت صحبت کا اصحاب خاص یعنے خلفائے راشدین میں شامل ہونیکا ساتھ حاصل ہونے صحبت معنوی روحی کے اور سعادت کبری اور معیت عظمے کے سبب ہے اور اگر بطریق اتصال اور دوام کے اوسپر قابو نملے تو چاہیئے کہ کمیت صلوۃ اویسی اور سلام علوی باجازت صاحب مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ کی سے خاص وقت میں جو روشنی راہ اور حضوری درگاہ کے لیے قریب تر طریقوں میں سے اویسیہ طریقہ ہے اوسکو نگاہ رکھے وباللہ التوفیق **اور دوسری قسم فعلی** ہے اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے افعال نیکیہ اور احوال مرضیہ میں جو معلوم اور منقول ہیں اور صحف و دفتر اوس سے بھرے ہوئے ہیں اور اسبات میں یہ بات کافی ہے کہ کل عالم اور اوسکی اعمال حسنات آپکے پلے میں ہیں کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہدایت اور ارشاد کی راہنوں کی بنا قائم فرمائی ہے دونوں مرتبوں یعنے شریعت شریف اور طریقت اکبر میں خلق کو گمراہی سے نکالا اور وہ احکام وضع کیے جو سنت قرار دیئے گئے ہیں اور صلوۃ و صوم اور حلال و حرام بیان فرمائے ہیں اور جو چیز نیک اہل عالم سے ظہور پاتی ہے بحکم **من سنن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها الی یوم القیمه** تمام اجر آپ ہی کے لیے ہونگے پس تمام خلق کے اجر آپکے میزان اعمال میں ہیں بلکہ وہ کل آپکے دریائے فضل میں سے ایک قطرہ ہیں اور آپ سب کے کل اور اصل ہیں اور سب آپکے اجزا اور فرع ہیں اور حضرت شہنشاہ دوسرا صلعم کے شدت احوال اور قوت حال کا کیا بیان ہوسکے پس جو کچھ کہ وارد ہوا ہے کہ حضرت سرور عالم صلعم باوجود عفو ہو جانے اگلے پچھلے ذنوب کے اسقدر قیام فرماتے تھے کہ پائے مبارک آپکے ورم کر آتے تھے اور باوصف اسکے کہ تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا ہوئی تھیں اور شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے کافی ہے اور حضرت جبرئیل نے آپکی خدمت مبارک میں عرض کیا کہ پروردگار نے مجکو حکم کیا ہے کہ میں آپکے لیے زمین کے پہاڑوں کو سونا کردوں لیکن آپنے اوس سے انکار فرمایا اور فقیر کو اختیار کیا چنانچہ بحرین کا مال آپکی خدمت مبارک میں لایا گیا اور آپنے اوسکی جانب مطلق التفات نہ فرمایا اور کوئی چیز اوسمیں سے آپ نے لشکر میں نہیں لیگئے اور وقت موت میں آپکا کہنا بجز اسکے اور کچھ نہ تھا اور آپکی صفات ظاہرہ اوس سے بہت زیادہ اور برتر ہیں جو حصر کیجاوے اور رسالہ کو ایک نمونہ ہے **ای طالبان** و عاشقان حضرت محمد صلعم جانو اور آگاہ ہو کہ اجو بھی نسبت محمدی اور معنائے احمدی سے منتقل ہو کر آیا ہوگا اوسکا بھی افق اوسکی قابلیت کے بھی حال ہوگا کہ وہ دنیا کی زیب و زینت سے دور فقر و فاقہ صبر و قناعت کے قریب ہوگا چنانچہ اس خاکسار مسکین فقیر حقیر تقصیر **محمد حسن صابری** چشتی قادری حنفی کے قلب صنوبری پر یہ سلسلہ

حضرت سید عالم صلعم دوسرے درجہ کا القا ہوا اور یہ شعر گو حسب حال نہیں ہے مگر بیساختہ زبان پر آگیا ؎ حسن یہ دنیا کی زینت ہے
زینت سے کیا تعلق فقیر کو ہے ؛ تو صابر تو کہاں جا ہی کب کلاہ فروت قبا حشمت ای عاشقان محمد صلعم افسوس ہے اس زمانے
اون فقرا کی حالت پر جنہوں نے خواہش نفسانی اور زیب و زینت دنیاوی کو عزیز کیا تقلید احمدی کو ترک کرتے ہیں جامۂ فقر کو بدنام کرتے ہیں مگر
جبکہ فقیر حقیقت پر نظر کرتا ہے تو یہ تاسف جاتا رہتا ہے کیونکہ ہر آدمی بمصداق کل شیء یرجع الی اصلہ
اپنی اصل کی جانب رجوع ہوتا ہے خاندان صابریہ چشتیہ اور قادریہ جنیدیہ مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ جمیع صفات کے مخصص ہیں
کہ اس خاندان اعالیہ کے کل حضرات نے ابتدا سے انتہا تک تقلید محمدی اور نسبت احمدی کو نہیں چھوڑا حال میں تحت قبائے سروری رہے اور تمام مناصب والا دنیاوی
اختیار کر کے فقر اختیار کیا جو اونکی اصل حقیقت تھی اور سکی جانب رجوع ہو گئے اور جو اس افتخار سے غیر ہیں گو لباس فقر سے اپنی تئیں
بدنام کرتے ہیں لیکن خدا سے اخیر ہیں اونکا قلبی میلان دنیا کیجانب ہے اور اونکی اصل دنیا ہے اور وہ اوسی کی تلاش میں مصروف ہیں

ہر کسی جوید سراغ اصل خویش
ہر کسی پوید بسوئے وصل خویش

ہر کسی بہتر شمارد گاہ خود
ہر کسی افضل شناسد راہ خود

ہر کسی گوید سلام ملک خویش
ہر کسی راند کلام ملک خویش

ہر کہ او تنہا ز قوم خود شود
در نگاہ جملہ بے حرمت بود

ہر کہ او از خانمان بیگانہ گشت
آخرش مجنون روش دیوانہ گشت

ہر کہ او گم کردہ باشد جائے بود
زود تر گردد خراب و خوار زود

منکہ ہر دم در تلاش اصل خویش
سر بسر دارم دل و جان ریش ریش

منکہ ہر دم از فراق وصل یار
سر زنش دارم بجان سوگوار

منکہ ہر دم در ہوائے زلف او
چون صبا کردم پریشان کو بکو

گریہ بر آنکس کہ از اصل خود جداست
گریہ بر آنکس کہ دور از آشناست

گریہ بر آنکس کہ در بزم نگار
از سیہ بختی نیابد دخل و بار

گریہ بر آنکس کہ دور از یار گشت
از دم تیغ ستم افگار گشت

شادی آنکس کہ از قید جدید
در حرم گاہ قدیم خود رسید

شادی آنکس کہ خود را خویش شناخت		با خیال خویش نزد خویش باخت	
جہد کن ای طالب مرد خدا است		گریہ و شادی حقیقی خود شناخت	
من نہ آنم کہ این کلام است حسنؔ		ہر چہ گوید گوید آن شاہ زمن	

اور تیسری قسم قول ہے وہ آپ کے اقوال فصیح اور کلمات بلیغ ہیں جس سے بہت سی کتابیں اسلام کی بھری ہوئی ہیں اور یا انہمہ وہ ایک قطرہ دریا میں سے اور ایک پرتو روشنی میں سے ہیں اور آپ کے کلام پاک کی عظمت و شان میں قول حق سبحانہ تعالے جو اوصاف آپ کی قرآن مجید کے باب میں فرمایا **انہ لقول رسول کریم** کافی ہے کہ ظاہر ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ناطق اور از روئے حقیقت و نطق نطق الٰہی تھا چنانچہ فرمایا **ایاہ کرہ علیہم وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی** پس یہی آیہ شریف اس قول فقیر کی شاہد اور اظہار عظمت کلام سروری کیواسطے کافی ہے **اور ای طالب محمد** صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اگر کی حدیث مقدس کے جس کلمے کو چاہے تو غور کر تاکہ تجکو مرجبت اور حقیقت کے مجامع اور محاسن آپ میں معلوم ہو جائیں کیونکہ آپنے کسی چیز کو نہیں چھوڑا مگر خلق کو اور اوسکی ہدایت کی ہے اور آپنے کسی فضیلت کو ترک نہیں کیا مگر یہ کہ اوس سے آگاہ فرمایا یعنی ہر فضیلت سے آگاہ کر دیا اور اسیوجہ سے حق جل علانے آپکو خاتم المرسلین کر دیا ہے کیونکہ آپنے ہر دقیقہ اور حقیقت پر آگہی سے احاطہ فرمایا ہے اور ہر طریقہ کو روشن کر دیا ہے پس سوائے آپکے اور آپکے خاص نسبت دار مرشد کامل مکمل ذی الاجازت علو العزم المرتبہ جو ان صفات کے کہ وہ بھی از روئے حقیقت اور اوجہ نسبت خاص الخلق محمدی کے مظہر شان احمدی ہے اور کسیکی ہمیں جلجت باقی نہیں رہی کیونکہ جسطرح آپ آخر میں خاتم المرسلین ہوئے اسی طرح اول میں سابق النبیین ہے چنانچہ فرمایا کہ **وآدم بین الماء والطین** الخ یعنی آدم درمیان پانی اور مٹی کے تھے

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وشرف وعظم ومجد ومکرم عزل فقیر

مشرف ہیں معظم ہیں جناب مصطفا سمجھو		ممجد ہیں مکرم ہیں حبیب کبریا سمجھو	
وجود اصل آدم ہیں جناب احمد بے میم		یہی رمز حقیقت ہے نہ اسمیں کم سوا سمجھو	
خدا کے راز کا نکتہ ہے اسکو نکتہ دان سمجھے		جو طالب ہو سمجھنے کے تو ہمسے لوگو آ سمجھو	
ہمارے مرشد کامل نے ہمکو صاف بتلایا		جناب مصطفے کو مبتدا اور منتہا سمجھو	
حسنؔ صابر نے اول ہیں اور آخر ہیں او ہیں باطن		امیر احمد عالی کا اسکو دلربا سمجھو	

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی قابلیت کا بیان ایضاً بیان حقیقت

محمدی وای عاشقان حبیب محبوبان سرمدی جانو اوآگاہ ہو کہ قابلیت آنحضرت صلعم کی جمیع موجودات کی نسبت ایسی ہی ہے
جیسے بحر کی نسبت قطرات کیساتھ ہے اور فیض الہی تفاوت قابلیتوں کے موافق ہے چنانچہ آفتاب کی شعاع ہے کہ اوسکی دیکھنے اور عکس
آفتاب کے لینے کی قابلیت حد آئینہ خوشنما مین عطا کی ہے ہم تم یہ قابلیت نہین رکھتے کہ اوسکو دیکھ سکین کیونکہ خداوند کریم نے
اوسمین چمک ایسے پیدا کی ہے کہ کوئی بھی قدرت نہین رکھتا کہ خوب دیکھ سکے بلکہ نظارہ مین اوسکے تحیر کی کرتی ہے بخلاف اوسکے
جمادات کے کہ گو شعاع آفتاب اوسپر بھی پڑتی ہے لیکن اوسکی قابلیت مثل آئینہ کے نہین ہے اور آئینون مین بھی ہر آئینہ کی قابلیت
جدا جدا ہے مثلاً آئینہ معتدل نما ہے تو جیسا موہنہ ہے ویسا ہی دکھائی دیتا ہے اگر لینا آئینہ ہے تو اوسمین لمبا موہنہ نظر آتا ہے پہلے ہوے
آئینہ مین پھیلا ہوا موہنہ دیکھتا ہے چھوٹے آئینہ مین چھوٹا اور بڑے آئینہ مین بڑا موہنہ دکھائی دیتا ہے پس معلوم ہوا کہ فیض ظاہری اور
باطنی کا ثبوت بمقدار قابلیت کے ہے اور حق تعالے جل شانہ حکیم مطلق ہے وہ ہر چیز کو اوسکے مقام ہی مین رکھتا ہے اور قابلیتون مین تفاوت
اور فیض کا ظہور مخلوقات مین قابلیتون کے موافق ہے اور اللہ تعالے کا ظہور اپنی اسماء اور صفات مین موافق ہر چیز کے ہے کہ جیسے اوسکی قابلیت تقاضا
کرتی ہے پس اوسکا ظہور اسم **منعم** مین ایسا نہین ہے جیسا کہ اسم **منتقم** مین ہے چنانچہ ایک روز تاریخ ۳ محرم ۱۲۸۰ھ روز جمعہ کو بعد نماز
اس فقیر کے حضرت مرشد برحق ہادی مطلق قدس سرہ نے فرمایا کہ برخوردار روحانی تو **لیس کمثلہ شیء** کے معنی سمجھا فقیر نے دست بستہ
عرض کیا کہ مولائے من اگر حضور انور سمجھاوینگے تو غلام سمجھ جائیگا فرمایا نور العین اسکے یہ معنی ہین کہ ایک شیء دوسری شیء کی مثل نہین ہے مثلاً
ایک آدمی دوسرے آدمی کیطرح نہین ہے ایک عارف دوسرے عارف کی مانند نہین ہے ایک طالب دوسرے طالب کے مقابل نہین ہے قس علے ہذا پس قابلیتین
متفاوت ہین اور قابلیت ہر طالب کی اوسکے ظرف کیطرح رکھتی ہے جیسا کہ اس فقیر حقیر کے حضرت شیخ اکبر الکبائر مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ
صفات ہی حضرت شیخ سے ایک ہوا اسی طرح اوسکا نام لیوا یہ فقیر حقیر اگرچہ نہین صفات معنوی کیساتھ لیکن بصورت ظاہری اسیر کے ایک ہوا اور اس فقیر
حقیر کو اجازت بیعت و ارشاد و اصول مرفوع الاجازت علو العزم المرتبہ شہنشاہ ولایت سے عطا ہوئی ہے اور اسمان صفات ایک ہوا ورنہ اس فقیر سے لاکھون مرید اور صدہا
خلفا اجازت کے ہوے اونکی قابلیت اوسی قابل تھی جس سے وہ مستفید ہوے اور تیری قابلیت اسی لائق ہے جس سے تو مستفیض ہوا فقیر موانق نے
بعد اپنی معلوم حقیقی کے سنکر سان طواف و قرین سجدہ تعظیمی ادا کیے اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور نے لیس کمثلہ شیء کے معنی بدلائل قویہ
سمجھا دیے ارشاد حضور انور کا بہت صحیح ہے اور فی الحقیقت قابلیتین متفاوت ہین اور اسیر حضرت خالق حقیقی کے فیض کا ظہور اوسکی مخلوقات
مین قابلیتون کے موافق ہے چنانچہ اسماء **منعم** اور **منتقم** قول فقیر کے شاہد ہین کیونکہ نعمت مین ظہور اوسکا نہین ہے جیسا کہ ظہور اوسکا
نقمت مین ہے اسی طرح ظاہر اً احسان صفات کہ حقیقتہً دو واحد ہے اور بوجہ اختلاف مظاہر کے ظہور اوسکا مختلف ہے اور حق کا ظہور مظاہر مین موافق

قابلیتوں کے ہے اور قابلیتیں چیزونکی اونکی حد کے مقاموں سے متعلق ہیں جو اون سے ظاہر ہوئی ہیں اور نعمت کا مقام حد اسم
منعم اور اسم **منتقم** اور **منعم** اور **منتقم** یہ دونوں اسم الٰہی قدیم ہیں کیونکہ صفات اللہ تعالیٰ کی قدیم اور سکی ذات
کیساتھ قائم ہیں اور ہر اشیاء عالم اور سکی اسماء اور صفات کا اثر ہے پس افراد عالم میں سے ہر فرد کا اسماء حق اور صفات الٰہی سے
ایک مقام حد ہے چنانچہ **حضرات انبیا** علیہم السلام کے اسماء ذاتیہ سے پیدا کیے گئے ہیں اور وہ اسماء اونکے مقام حد و دہ میں اور
حضرات اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین اسماء صفاتیہ سے پیدا کیے گئے اور اسماء صفاتیہ اونکی حد و دہ میں اور **باقی**
موجودات صفات فعلیہ سے مخلوق ہیں اور وہ صفات اونکی مقام حد و دہ میں اور **حضرت** رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جن کی
کی ذات سارے سے انقلاب برزخ میں مخلوق ہیں اور آپکا مقام لاہوت حد ذات حق ہے اور حق جل وعلا کا ظہور آپ پر بالذات خاص ہے
اور اسیوجہ سے آپ جمیع کمالات کے ساتھ منفرد ہیں کیونکہ صفات راجع ذات مطلق کیطرف ہیں اور آپکا دین متین تمام ادیان کا ناسخ ہے اسواسطے
کہ بعد ظہور ذات کے صفات متہو د نہیں ہوتی ہیں لیکن علم اونکا باقی رہتا ہے اسیوجہ سے نبوت انبیا کی اپنی حال پر باقی رہی اور منسوخ نہیں
ہوئی مگر دین اون کے منسوخ ہو گئے۔ اور نسبت قابلیت محمدیہ کی مثل نسبت بحر کے ہے۔ اور نسبت **انبیا** اور **اولیا** کی
قابلیتوں کے مانند انہار اور جداول کے ہے۔ اور نسبت بقیہ عالم کی ہے اوسی میں سے مثل ایک قطرہ کے یہ کلام حضرت شیخ اکبر مرد کا تمام ہوا

بحر و خار است جناب **احمدی**	نہر و قطرہ دان ظہور **احمدی**
گر تو داری مایۂ فرزانگی	در احد احمد ان بیگانگی
از ازل آمد چو احمد در ابد	مشتہر شد احمد از نام احد
حسب معنے لی مع اللہ آن او	ہم بصورت ما عبدنا آن او
او بعلم حق چو علم حق علیم	او بنطق حق چو نطق حق علیم

اور حضرت شاہ **عبد الحق** محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس فقیر حقیر کی زبان پر یوں آیا ہے کہ سب نسبتیں جو مذکور ہوئیں مثل قرب اور
کنز اور لقح اور عرف اور قطرہ بحر کے ہیں اور اوسکا سبب یہ ہے کہ حضرت محمد صلعم محبوب عالم ہیں کیونکہ آپکی روح اطہر عقل اول ہے اور تمام
اوس سے مخلوق ہے پس تنہا آپکی قابلیت مثل تمام موجودات کی قابلیتوں کے ہے اور آپ مستفیض اولی اور مفیض ثانی ہیں اور فیض اقدس ذاتی
بتوجہ اولی آپ کیجانب متوجہ ہے اور آپ سے بقیہ مخلوقات کی طرف اونکی قابلیتوں کے موافق متوجہ ہے پس آپ کل موجودات کے ہیں اور آپ سے کل شی ہے
ھو الکل واللہ کل الکل حضرت امام عبد اللہ یافعی نے آپکی مدح میں کیا خوب فرمایا ہے ؎ یا غیث الانام یا ولی

کل حیران ہے یا واحد الدہر یا عین الوجود ہی اور جبکہ قابلیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کل ہے اور قابلیت تمام
لکوان اور رسلین اور نبیین اور ملائکہ مقربین اور تمام اولیا کاملین اور صدیقین ومومنین جزئی ہے تو آپ کے انتہائی رفیع کو دریافت
سے سب قاصر ہونگے اور آپکے ثنا ومدح وتفع کے لوق سے عاجز ہونگے اور چونکہ حضرات انبیا واولیا علیہم السلام نے اس مرتبے کو پہچانا اور دریافت کیا تو
انہوں نے آپکے غلامی کے درپر اپنی سروں کو جھکایا اور آپکے مجلس شان کے آگے زمین انکسار پر اپنی گردنوں کو ڈال دیا اور حضرات
انبیا علیہم السلام سے عہد لینے کے یہی معنے ہیں کہ ایمان آپکا لائیں اور آپکی یاری کریں چنانچہ حضرت حق تعالے نے اپنی کلام پاک میں
فرمایا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ
اور تمام حضرات اولیا مقربین آپکی علو شان کیطرف آپ ہی کے عروہ وثقی کے ذریعہ سے ترقی اور عروج بمرتبہ اکبر کیا کرتے ہیں چنانچہ حضرت
قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی اور حضرت خواجہ معین الدین حسن
سنجری چشتی شہنشاہ ہند الولی الشفاء ثم اور حضرت خواجہ بایزید بسطامی طیفور شامی سلطان العارفین رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ خدا تعالی کا
طرف بجہت ششم جہت سے وراء ہے لیکن جناب اقدس محمد صلعم کا در کھلا ہے ہزار بار توان کرد باخدا نشوی ہاولیک دم متوان بمحمد گستاخ
اور درگاہ حق میں حاضر ہونے کی کوئی راہ نہیں ہے بجز آپکے دروازہ کے اور اسم مبارک دروازہ آنحضرت صلعم کا یہ ہے جو حدیث شریف صحیح میں وارد ہوا ہے
انا مدینة العلم وعلي بابها یعنے آگاہ ہو ایطالبان محمد صلعم کہ کسیکو کہ سر وار نہیں ہے مگر یہ پیروی کیجاوے
آپکی اور بوسیلہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ظاہراً اور باطناً آپکا تابع ہوتا کہ خدا تک پہونچ جاوے اور اگر یہ وسیلہ نہیں ہوتی تو اولیا اسکے
بعد دعوے کرتے جو حضرات انبیا علیہم السلام نے آپکے قبل دعوی کیا ہے اور حضرت محمد صلعم کی امت کے اولیا نے باطن میں ولایت موسوی اور عیسوی
ابراہیمی وآدمی وغیرہ خدا تعالی سے بوسیلہ آنحضرت صلعم پائی ہیں جو کہ حضرات انبیا نے ظاہر میں پایا ہے اور نہیں بوجہ قطع ہوجانے نبوت کے حضرت اور
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ختم ہوجانے کے سبب نبوت نہیں پائی ہے اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ حضرات
انبیا علیہم السلام نے جو کچھ کہ پایا ہے نبوت کے وسیلہ سے پایا ہے اور ادیان کے جو کچھ شرع جاری کی ہے خدا تعالی کے
اذن اور حکم سے باوجود اسبات کے کہ اونکے دین محمدی صلعم کے ظہور کے باعث سے منسوخ ہوگئے کیونکہ اونکی دین جزئی تھے اور دین محمدی کلی ہے اور جزء کل میں
نہیں ہوتا اور دین کی کلیت کیوجہ سے آپہ تمام کافہ خلق کیطرف مبعوث ہوتے ہیں اور رسول آپکے اور حضرات انبیا اور رسول انکا ایک قوم مخصوص کیطرف
مبعوث ہوئے ہیں بوجہ اسکے کہ اونکا دین جزئی تھا پس حضرت محمدی صلعم کے دین کی قوت میں تمام عالم کی قوت ہے مثل عرش وکرسی لوح وقلم افلاک وملک

سموات وارض وکواکب شمس وقمر نار وہوا آب وخاک درخت وحیوانات جن وانس اور جو کچھ کہ پیدا ہوا ہے اور پیدا ہوگا اور اوس سب سے
یہ جمعیت کہ اوسے زیادہ کی گئی ہے جو اوسکی حقیقت کے ساتھ مخصوص ہے اور وہ وہ معنے ہیں کہ اوس سے حضرت محمد صلعم ساتھ قاب قوسین کے تعبیر کیے گئے ہیں
اور آپکے غیر کو اوس سے ایک حصہ نصیب نہیں ہے مگر اوسکی قابلیت کی وسعت کے موافق پس تو سمجھ لو اوسکو فہمیدہ کر اور گم نہ ہو اور اپنی ذات کو بھی
مرفوع اوسکے ساتھ ایسا ملا دے جیسا کہ قطرہ دریا میں ملجاتا ہے اور وہیں گم ہوجاتا ہے کہ سعادت کبریٰ اور مکان برزخ زلفی کو پہونچ جاتا ہے
اور اس نکتہ میں ایک بہت بڑا بھید ہے اگر تو جویائے کامل مرشد علو العزم والمرتبہ کرے تو اسرار محمدی صلعم کو بشرطیکہ فہم سلیم ہو سمجھ جائے انشاء اللہ تعالیٰ
ای شائق صادق وطالب کامل جلوۂ محمدی اگر تو عقل عقیل رکھتا ہے تو اس بحر محمدیین سے لیکن جناب حضرات خاندان قادریہ صابریہ علیہ العزم والمرتبہ
حمان صفات رضی اللہ عنہم نے اپنی اقوال مبارک میں اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ حصنًا بحرًا وقف الانبیاء علی ساحلہ یعنے حصن سب ایک دریا ہے اور
دریائے جسکے کنارے پر انبیا کھڑے ہیں کیونکہ لحقوق حقیقی شخص نہیں ہوتا مگر اوس شخص کو جو بعد اوسکے آئے اور اوسکا صورتًا اور معنًا تابع ہو
پس حضرات اولیا کاملین امت محمدی کے آپکے ساتھ صورت اور معنی کے لاحق ہیں اور بحر لحقوق میں در آئے ہیں بخلاف حضرات انبیا علیہم السلام
کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حکمًا لاحق ہوئے اور آپ سے من حیث المعنی کے لاحق ہیں اور آپکے تابع ہیں من حیث الصورۃ تابع اور لاحق
نہیں ہیں پس اسی وجہ سے حضرت انبیا بشکل محمدی صلعم بحر لحقوق یعنی دریائے وحدت کے کنارے ٹھیرے ہوئے ہیں کیونکہ وہ اپنی حدوات میں مستوی ہیں
اور تابع صورت میں نہیں ہیں لیکن معنی میں تابع ہیں اور حضرات اولیائے علو العزم والمرتبہ صورتًا ومعنًا حکمًا وعینًا تابع ہیں پس جسکو اس بات کی
توفیق دیگئی ہے کہ وہ اپنی قطرہ وجود کو بوسیلہ مرشدی بحر حقیقت محمدیین ملادے تو اوسکو سعادت کبریٰ اور برزخ زلفی حاصل ہو
اور سر اوار ہے کہ جو کچھ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ
فرمایا ہے کہ کہا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کوئی قدم نہیں اوٹھایا ہے مگر یہ کہ میں اپنا قدم آپکے قدم کے مقام پر رکھا ہے
لیکن قدم نبوت جو آنحضرت صلعم کیساتھ مخصوص ہے اونکی مقام پر قدم نہیں ہو پہنچا ہے پس کوشش کر کے آپ کیساتھ لاحق ہو اور آپکے
دریائے متابعت میں غرق ہوجاؤ وفقنا اللہ وایاکم لذالک

حضرت صلعم کے حبیب ہونیکا بیان

ای طالبان اسرار مشتاقان دیدار حضرت سید ابرار صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جانو اور آگاہ ہو کہ حضرت شہنشاہ دوسرا حبیب کبریا صلعم
حبیب نام ہونیکا بھید اور اوسکی حد کا مقام حضرت علما ظاہری وباطنی نے بروایات معتبرہ ومستندیون ارقام فرمایا ہے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہم کی حدیث میں آیا ہے کہ ایکروز کچھ لوگ حضرات صحابہ کرام میں سے آپکے منتظر بیٹھے تھے کہ آپ باہر تشریف لاویں اور
قریب ہوئے اوجھنے اور صلعم نے سنکر باہم ذکر کرتے ہیں ایک اونمیں سے کہتا ہے ان اللہ اتخذ من خلقہ ابراہیم خلیلًا

یعنے تحقیق اللہ تعالیٰ نے خلق میں سے حضرت ابراہیم کو خلیل کیا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ موسیٰ کے کلام سے عجب ہے کلم اللہ تکلیما
وقس علیٰ ہذا حضرت موسیٰ سے باری تعالیٰ کلام کیا حضرت عیسیٰ روح اللہ ہوئے حضرت آدم کو خدا نے برگزیدہ کیا یہ تذکرہ لوگ کر رہے تھے کہ
آنحضرت صلعم نے باہر سے سلام علیک کی اور فرمایا کہ میں تمہارے کلام اور تمہارے تعجب کرنے کو سنا کہ تم سب کہتے ہو کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور
موسیٰ نجی اللہ ہیں اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور آدم کو خدا نے برگزیدہ کیا ہے اے لوگو جانو اور آگاہ ہو کہ میں حبیب ہوں خدا تعالیٰ کا
اور کچھ فخر نہیں ہے قیامت کے دن میرے ہاتھ میں لوائے احمد ہے اور کچھ فخر نہیں ہے اور میں اول شافع ہوں اور مشفع ہوں اور کچھ فخر نہیں ہے اور میں پہلا
شخص ہوں کہ بہشت کی کنڈی کھڑکھڑاؤنگا اور میرے لیے بہشت کے دروازے کھولے جائینگے اور میں اسمیں داخل ہونگا اور میرے ساتھ
فقرا علماء ذوالمرتبہ مسلمان صفاتیں میرے ساتھ ہونگے اور میں اگلے اور پچھلوں سے بزرگتر ہوں اور کچھ فخر نہیں ہے۔ یہ حدیث شریف آنحضرت صلعم کے کمال کے
جامع ہے اور آپ کے جمیع فضل تر فاضلین پر فضلیت کی تصریح کرنیوالی ہے اور تحقیق آنحضرت صلعم کے علو مکان کا بیان گذرا اور اوسجگہ آنحضرت صلعم
حبیب کے نام کیساتھ تخصیص ہونیکے بعد کی اطلاع دینا منظور ہے پس آگاہ ہو اے عاشقان محمد صلعم کہ مقام حبی کمالیت کے تمام مقاموں سے برتر
مقام ہے اور حدیث قدسی میں آیا کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق وتعرفت الیہم
یعنی میں ایک خزانہ مخفی تھا پس میں نے دوست رکھا اس بات کو کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے خلق کو پیدا کیا اور اوسکو اپنے سے شناسائی دی
پس اونہوں نے مجکو مجھسے پہچان لیا اور تو جانا ایسے پیدائش ہے جناب الٰہی سے ایجاد میں صادر ہوئی ہے اور سب مخلوق اوسکی فروع ہے اور جمیع حقائق
حب سے کیواسطے ظاہر ہوئی ہیں اگر حب نہوتی تو خلق پیدا نہ کیجاتی اور اگر خلق پیدا نہ کیجاتی تو اسما اور صفات الٰہی پہچانے نہ جاتے اور خلق محمدی
ہی کیواسطے ظاہر ہوئی ہے اور اگر روح محمدی صلعم نہوتی تو خدا تعالیٰ کو کوئی نہ پہچانتا کیونکہ کوئی پیدا ہی نہوتا پس سبکے وجود کا واسطہ
اول ہے اور تحقیق وارد ہوا ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلعم سے شب معراج جلی میں ارشاد فرمایا جو اہل طریقت کی حدیث صحیح سے ثابت ہے
لولاک ولما خلقت الافلاک ۵ پس معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم مخزن مخفی کے پہچانے کے لیے تو وجہ سے
مقصود ہیں اور جو کچھ آپ کے سوا ہے اوسکا آپ کیواسطے سے اور حب الٰہی سے امر مقصود آپ ہیں اور جو آپ کے سوا ہیں وہ آپکی فرع کیواسطے
پس اسی وجہ سے حق تعالیٰ نے اپنا اور اسم حبیب کے ساتھ مقصود فرمایا ہے اور آپ کے سوا مخصوص نہیں اور آپکی امت میں سے جسنے آپکے ظاہر
باطن کی پیروی کی ہے اوسکو حق جل علا نے محبوب کر لیا ہے موجب آیہ کریمہ قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ اور یہ بحکم اسکے آپ ہی مخلوق ہیں انا من اللہ والمؤمنون من نوری
اور خصوصیت خدا کیساتھ آپ ہی کی امت کو ہے اور سوا انکی اور امتوں کو خصوصیت نہیں ہے اور جسنے اگلی امتوں میں اسبات کا

دعوی کیا کہ میت احیا مالله ہے حق تعالی نے اوس سے انکار اور آنحضرت صلعم کے اتباع ظاہر اور باطن کرنیوالونکی لیے محبت کو ثابت کیا
کیونکہ ہدایت اپنی پیغمبر سے مخلوق کو اور اوسی کے ساتھ تک اور آنحضرت صلعم سوا کوئی حبیب نہیں ہے پس اوسکی امت بھی محبت کے ساتھ مخصوص
ہوئی اور درگاہ حق میں مقبول اور آگاہ ہوا می طالبان و عاشقان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم علی الاطلاق جب کے
نو مرتبے ہین منجملہ اونکے دو مرتبے حق مین ہین اور باقی خلق مین ہین پس مرتبہ اولی جو حق مین ہے وہ بغیر اسباب کے کہ اوسکا اثر
ظہور کو حرکت ہو حب نام کہا جاتا ہے اور جب وہ حال حب مین داخل ہو تو ارادت حاصل ہو اور ارادت حقیقت خدا ہی کے لیے ہے اور
حب کے مرتبہ کا اول مرتبہ خلق مین میل ہے اور وہ قلب کو مطلوب کیجانب کھینچنا ہے اور جب وہ زیادہ ہو جائے تو اوسکو رغبت کہتے ہین اور
جب رغبت زیادہ ہو جائے تو اوسکو طلب کہتے ہین اور جب طلب زیادہ ہو جائے تو اوسکو علق کہتے ہین اور جب علق غوب ہو جائے اور علق بہت
قبول کرلے تو اوسکو جیرت العصابہ کہتے ہین اور جب وہ نہایت قوی تر ہو جائے اور قلب مدبر سے لطیفہ مصطفوی کا تعلق کامل ہو جائے
اور امر احقیقت کے ساتھ النفس اختیار قدیمانہ کرلے تو اوسکو سانح ہوائی پر کہتے ہین اور جب سانح ہوائی اوپر قلب صنوبری کی غالب
ہو جائے اور درون دل سے دل کے چھا جائے تو اوسکو خواہ شغفطی غیب کہتے ہین اور وہ اس حیثیت سے ہوے کہ اصل مین محبت تھی حرف
کی نفی کرے تو لفظ محب باقی رہا بعد ازان حرف ہم کی نفی بالکل کر ڈالے تو لفظ حب باقی رہا آگاہ ہوا می طالبان محمد صلعم
کلمہ محب مین کیسے بڑے نقصان عظیم واقع ہوے ہیں ایسے مین اوراق رہتے ہے تو مین نے اول و آخر حب کو چھا لیا جب مین اور
نون کا جھگڑا اوس سے دور ہوا تو صرف لفظ حب باقی رہگیا مین و نون کی نفی کی بعد حب کا اثبات ہوا اور جسکا طالب صادق اپنی ذات سے
فانی ہو جائے اور وہ نمو پکڑے اسطرح سے کہ اپنی نفس مجرد فانی ہو جائے اور اپنی فنا سے فانی ہو جائے تو اوسکو انحراموق کہتے ہین اور جب
مستحکم ہو جائے اور ظاہر و باطن مین متمکن ہو جائے اور محبت اپنی نفس محبوب سے اور حبیب سے بھی اس حیثیت سے فانی ہو جائے کہ شی واحد ہوا
اوسکو عشق سفر کہتے ہین اور یہ حب مطلق ہے اور خلق کے لیے حب خلق مین آخر مقامات مین سے ہے اور اوس مقام مین محب حبیب اور حبیب
ہو جاتا ہے اور ہر ایک کا دوسرے کی ہر رنج کی صورت پر رنگ ہو جاتا ہے اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ روح عاشق معشوق کی صورت پر
متمکن ہو جاتی ہے اور وہ صورت ہر رنج کبرے روحانی اوسکی قلب ابرت مین متعلق ہو جاتی ہے اور علما ظاہری یہ فرماتی ہین کہ جب
اوسکی دل متعلق ہو جاتی ہے اور انفکاک اور مفارقت اور انفصال اونکے درمیان مین متحیل ہو جاتا ہے جیسا کہ کسینے کہا ہے
رق الزجاج و رقت الخمرۃ الابیات اور یہ خلق کلمہ تبہ حقیقی ہے اور نہ کہا جائیگا کہ خاص خدا تعالی کے لیے ہے مگر یہ کہ تمام خلق
وجود حق تعالی ہے ہے لیکن قول حضرات مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ کا ہے کہ حب اور ارادت حقیقتہ خدا تعالی کے لیے ہے

اور جب کا ایک مرتبہ دوسرا ہے جو حق میں اور ظاہر ہوتا ہے اور اسکا نام مرتبہ جامع رکھا جاتا ہے اور اسکو دو کہتے ہیں اور اسما الٰہی میں سے خاص ایک دو نام ہے کہ حق تعالے اپنی بندونمیں جسکو چاہتا ہے دوست رکھتا ہے اور بندے اوسکو دوست رکھتے ہیں قسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ پس دو مرتبہ مشترک ہے اور یہ عالم ظہور میں عشق کے مرتبونمیں سے نہایت درجہ کا مرتبہ ہے باین وجہ کہ اوسکا وقوع جا بجا ہیں سے اور کوئی چیز خلق میں مرتبہ عشق سے بڑہ کر نہیں ہے اذھو نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ۔ فافہم حق حق ابیات

عشق افلاطون وجالنیوس ہے	یہ دوائی نخوت وناموس ہے
عشق ہے آب حیات ای بیخبر	گر نہو یہ موت ہے ہر سر بسر
جسنے اسکا ایک بہی قطرہ پیا	وہ مسیحا کی طرح زندہ رہا
عشق حق سے سب مرض ہوتے ہیں دور	یاد رکھہ اسبات کو ای ذی شعور
عشق ڈالے ذرہ پر گر ایک تاب	دیکھکر بیتاب ہووے آفتاب
عشق کا پرتو پڑا جس خاک پر	خاک وہ اڑتی ہے پہر افلاک پر
مولوی کی گفتگو پر کر نظر	تاکہ ہووے عشق سے تجکو خبر
شاد باش ای عشق خوش سودائی ما	ای طبیب جملہ علتہائے ما
جسم خاک از عشق بر افلاک شد	کوہ در رقص آمد وچالاک شد
عشق جوش بحر را ماند دیگ	عشق ساید کوہ را ماند ریگ
با محمد بود عشق پاک جفت	بہر عشق او را خدا لولاک گفت
عشق جان طور آمد عاشقا	طور مست خر موسیٰ صعقا
جملہ معشوقست وعاشق پردہ	زندہ معشوقست وعاشق مردہ
عاشقی پیداست از زاری دل	نیست بیماری چو بیماری دل
علت عاشق ز علتہا جداست	عشق اصطرلاب اسرار خداست
ہر دلے کو عشق یزدان زندہ شد	از حیات معنوی پاینده شد

ملتِ عشق از همه دینها جداست	عاشقانرا مذهب و ملت خداست
بس کنم چون دلبر آمد در خطاب	گوش کن والله اعلم بالصواب

اب یہان سے آنحضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیساتہ تعلق ہونے کی کیفیت بیان کیجاتی ہے کہ ظاہر و باطن مین آپکے پیرو کسطرح حاضر رہنا چاہئے، اسبارہمین اقوال علماء ظاہر ہین پس کہ حضرت حق جل وعلا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دوست رکہتا ہے اور آپکو خلق کا شفیع قیامت کردانا ہے جو قرب اور عزت اور محبت کے لوازم مین سے ہے اور آپکے لیے اوسکو عام کیا اور بجز آپکے خلق مین سے کسیکو عموم شفاعت نہین ہے اور اسکا بہید یہ ہے کہ چونکہ حضرت محمد صلعم کا فہ خلق کیواسطے مبعوث ہین اور اونکے متقدم اور راعی ہین اور ہر راعی مسئول رعیت ہے اور سپر اونکے احوال کی رعایت واجب ہے پس حق تعالے نے اونکی دینا اور آخرت کے مصالح آپ پر واجب کیے اور اوسکی توفیق آپکو عطا فرمائی اور اوسی وسیلہ کا وعدہ آپسے کیا کہ وہ مقام محمود ہے اور حقیقت مین وسیلہ معنی مطلوب کے وصول کا واسطہ ہی ہے اور وہ شفاعت ہے اور خاص اسمعنی کو ایک منزلت ہے کہ جسکی صورت فردوس اعلی مین ہے جو جنتون کے بلند تر مکانون مین سے ہے اور آپ وہان رہتے ہین اور کمال صورت اور معنی اور ظاہر اور باطن کو جمع کررہے ہین اور آنحضرت صلعم جیسے کہ جمیع خلق کا واسطہ ہدایت وجود اور ظہور مین ہین ویسے ہی نہایت مین بہی نعم مقیم کیواسطے واسطہ ہوے پس اول اور ابتدا اور اول و آخر مین بجز محمد صلعم کے میرے وجود کا اور جو چیز کہ تیری ہے اور جب کہ موجود ہے اوسکا واسطہ اور وسیلہ اور علت کوئی نہین ہے پس ای طالب تجکو واجب اور لازم ہے کہ تو اپکی جناب سے متعلق ہو اور آپکے در کا ہو رہ تاکہ تجکو سبیل دونون طرف کا حاصل ہو اور جو کسی شخص نے حضرت صلعم سے اسبات کی تمنا کی کہ جنت مین آپکا رفیق ہو آپنے ارشاد فرمایا ہے وعن علی نفسك بکثرة السجود پس آپنے اوسکو حکم فرمایا کہ اپنی نفس پر سجود اور سعی اور طلب کیساتہ کر تاکہ مطلوب حاصل ہو مقصود اتم اور اکمل متحقق ہو اور اسی سبب سے داب حضرات اولیا کاملین مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ حماہم صفات رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حضرت محمد صلعم کی جناب سے متعلق کرنیکا اور آپکے در پر جبہہ سائی کرنیکا اور جمیشہ سے اہل کمال کا داب رہا ہے جسکی تکمیل اور پہنچانا حق تعالے علیہ کیطرف حق تعالے نے چاہا اونکا داب تہا جب حضرات اولیاے اکابر الکبائر مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ حماہم صفات محمدیہ علیہم حضور الٰہی کے بعضے مقاصد مین جہان علماے ظاہر کو ممکن نہین اور اہل باطن علو العزم والمرتبہ نسبت دار محمدیہ کو ممکن ہے کہ حضرت سید عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اوس حضور مین دیکہین تعین و انوار خاص الخاص الٰہیہ کی توجہ مشاہدہ مین جناب محمدیہ کیجانب دوہتے ہین اور آپکی نسبت کا کلہ حضرت الٰہیہ کو صرف کرتے ہین اور ہر چیز سے غافل ہوجاتے ہین اور زبان مبارک اونکی سے یہ جملے ادا ہوتے ہین

جنکو شطحات کہتے ہین۔ بعض فرماتے ہین رأیت ربی علی صورۃ الامرد اور بعضے کہتے ہین کہ
رأیت ربی علی صورۃ المرشد اور بعضے فرماتی ہین کہ رأیت ربی علی صورۃ محمد
صلعم کہکر اسقدر غالب ہوجاتا ہے کہ ہر چیز سے غافل ہوجاتے ہین جسکا تقاضا اون کے حقائق کرتے ہین جملکا ت الہیہ مین
سے ہین اور اوس جناب کے ادب کرنے کیوجہ سے اپنی کمالون کو کم کردیتے ہین اور اونکو اس حالت کی برکت سے اوس چیز سے زیادہ
حاصل ہوتا ہے جسکی شرح اہل باطن سے ممکن نہین ہے اور اوسوقت مین سمع اونکا بصر اور علم محمدی سے وہ چیز سنتے اور دیکھتے ہین
ساتھہ علم برزخ کبرے کے جو کہ قابلیت محمدی صلعم کے مناسب ہے اور وہ کسیکی ذات مین قوت نہین ہے اور اونکو خلعت احدیت کے
برزخ سازجی مین سے کہ جسکا حصول بجز اس موہوب الاجازت علو العزم المرتبہ جامع صفات طریقہ کے ممکن نہین ہے پہنائے جاتے ہین فہم
اور قول علماء ظاہرین کا یہ ہے ای طالبو جو کہ علمائے باطنی نے اوپر فرمایا ہے حصنا بحرا وقفا للانبیاء علی ساحلہ
یہ ہے اور اس بحر سے مراد بحر شریعت الٰہی ہے جو حضرت محمد صلعم کے ساتھہ مخصوص ہے نہ اور انبیا کی شریعت رہی ہے اور اسی سبب
جسکو نسبت محمدیہ ظاہرًا اور باطنًا متحقق ہو وہ بحر حقیقت محمدیہ مین بکمال اتباع محمدیہ صلعم صورت اور معنی کے درآیا اور حق
سبحانہ تعالے سے بعض حضوری کے مقام و نمین تقابلیت محمدیہ چیزین لین اور جبکہ اسبات کو جانا اور پہچان لیا پس اسکی جناب کے
تخیل کو لازم کرلے اور آپکے حاضر رہنے کو واجب جانے اور اگر تو کہے کہ مین اس تعلق کی کیفیت کو اور اوس جناب عظیمی کی ولایت کو
نہین پاسکتا ہون اور مین اوسکو کیونکر حاصل کرون پس تو جان لے کہ محمد صلعم کے ساتھہ تعلق دو قسم ہے پہلی قسم اوس
جناب کے ساتھہ تعلق صوری ہے اور یہی دو قسم پر ہے قسم پہلی یہ ہے کہ کمال اتباع ہر ساتھہ مطمئن امر اور نہی اور کتاب اور سنت کے
قول و فعل کے استقامت کرے اور جسکے کہ امام اربعہ حضرات امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل قائل ہین اوسپر اعتقاد
رکھے کیونکہ اجماع علماء محققین کا اسبات پر واقع ہوا ہے کہ یہ ائمہ اہل حق ہین اور انشاء اللہ تعالے قیامت کے دن فرقہ ناجیہ ہین اور اس قسم کی
اتباع صوریکا کمال اسبات مین ہے کہ عزائم امور کے فعل پر اعتماد کرے اور خصمت کی طرف میل نکرے کیونکہ حق تعالے جل شانہ نے حضرت پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو عزائم کے ارتکاب کا حکم کیا ہے اور فرمایا ہے فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل
اور اولوالعزم پانچ ہین جو اس آیۃ شریفہ مین تصریح کے ساتھہ مذکور ہین شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذین
اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسی وعیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ
پس حضرات نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسے اور محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اولوالعزم ہین اور تابع کامل الاتباع کو چاہیے

کہ آئے اور عزائم امور کو اختیار کرے اور تسہیل کیجانب کہ یہہ مقام اسلام سے میل کرے اور ایطال کو جی احمدیہ مین تیر لیے
وہ چیز چاہتا ہون جو اپنی واسطے ہم چاہتے ہین کہ مقامات اور صدیقیت جو ہے اوسکی شرط حضرت صلعم کی اتباع عزائم امور مین جیسا کہ چاہیے
اور نوافل ادا کرتی ہے لیکن نفس کی شناسائی اور معرفت اور علل اوسکی کے بعد ہے اور تو اوسکو نہین پہچانتا مگر بواسطہ کسی شخص کے کہ وہ
وہ اہل اللہ اولیا کبار مرفوع الاجازت مین سے ہے جو تجکو راہ بتائے اور جو کچھ اعمال اور احوال تیرے حال کے لائق ہین ہر زمانے مین تجکو وہ
بہو پچہوا دے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہجرت امر مین غار حرا مین ایام کثیرہ سے تعبد کرتے تھے اور جب آپ نہایت کو پہونچے
آپکی شان عظیم ہوئی تو اپنی غار حرا مین صلوٰۃ اور عبادت کرنیکو ترک کر دیا اور سوائے رمضان المبارک کے عشرۂ آخر کے اپنی صحابہ کے تمام سالک
اور تحقیق طالب کسی چیز کو جو لائق اوسکے حال کے ہے نہین پہچانتا اب یہ فقیر صابری حضرات عارفان مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ
جمیع صفات رضی اللہ علیہم کے فرمان سے پہچانتا ہے کہ بغیر حضرت مرشد شیخ مرفوع کیواسطے سے جو اوسکو راہ بتائے یا بواسطہ جذب واہب الٰہی کے
جو اوس بات کو اوس سے بمرتبہ کشف النوم کشف کرادے اور اکثر ہوائے طالب ہوتے ہیں جسکو ہمارا کلام مجذوب کے ساتھ نہین ہے بلکہ تجھہ
عاقل متبع شریعت وطریقت محمدی سے ہمارا کلام ہے پس تجکو چاہیے کہ تو ایسے حضرت شیخ مرفوع الاجازت علو العزم کی طلب مین کوشش کرے
معرفت خدا کی طرف اوسکی تعریف کیساتھ تجکو راہ بتائے اور جب تو اوس سے واقف ہو تو اوسکے امر کے خلاف اور اوس سے مفارقت نکرے
ظاہر اور باطن سے اگرچہ بلا تیر تکلیف کرے اور اوسکی نافرمانی یا اوس سے اپنی کار مین سے کوئی چیز چھپانے سے حذر کرے اور اگر تقاضائے
الٰہی سے کوئی معصیت تجھسے ہو جاوے تو تجکو چاہیے کہ شیخ مرفوع کی خدمت مین عرض کرے تاکہ وہ شیخ مرفوع اوسکے دفع مین جو مقتضی ہے تیرے
علاج کے ساتھ اوس چیز سے کہ تیرے حال کو وہ پہچانتا ہے کوشش کرے و یاد رکھا حضرت حق تعالیٰ مین التجا و شفاعت کرنیکی سعی فرمائے تاکہ اوس
مذلت کے عیب کو تجھسے دور کرے اور اگر تیرا اتفاق کسی فقیر مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ جمیع صفات کی خدمت مین حاضر ہونیکا نہ ہو تو
ناچار ملازمت اوس عارف مرفوع کے طریق کو دریافت کرکے اوسکو اختیار کرے اور وہ طریق یہ ہے جو چار قسم پر منقسم ہے **ایک** تو ماسوی اللہ سے
اور اوسکی طرف میل کرنیسے دنیا و آخرت مین قلب کا فراغ اور خالی ہونا ہے **دوسرے** اللہ جل جلالہ عم نوالہ کیجانب ساتھ محبت کے جو علل سے
تجکو ہے بے فتور اور عدم التفات اور طلب عوض کے کلیتہً متوجہ ہونا ہے اور **تیسرے** ہمیشہ نفس کی مخالفت کرنا ہر چیز مین ہے جو کچھ وہ طلب کرے
کیونکہ مخالفت اوسکی مصالح کے ساتھ متعلق ہے اور سب مین بڑا نفس کی مخالفت ماسوی اللہ کا ترک کرنا نظراً اور اعتقاداً اور
علماً ہے اور **چوتھے** خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرنا اور اوسکی معرفت کا ہر کس و ناکس سے اور دیگر ذکر اوسکے جلال اور جمال کے
نظر رکھنے کیساتھ ہے خواہ یہ ذکر لسانی ہو خواہ قلبی خواہ ذکر روحی ہو خواہ ذکر سری ہو یا مجموع ہو جیسا کہ اہل ظاہر کے مقالون مین

گذر چکا ہے **قسم دوسری** جو پہلی قسم کے متعلق صورتی ہے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی متابعت
تو کمال ساتھ کرتا کہ تو خاص ذوق محبت کو اوسکے اپنی ساتھ وجود مین پاوے اور یہ خاکسار **حسن صابری کفشدوز**
حضرت امیر دوجہان قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کا طالبان محمدی سے عرض کرتا ہے اور خدا کی قسم کہاتا ہے مین اپنی **حبیب** صلی
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت کو اپنی دل اور روح اور جسم اور جان اور بشری اور بال بال مین اسطرح سے پاتا ہون جیسے کہ سر کا سرمہ ان
اوسکے پیتے وقت تشنگی اور گرمی مین پاتا ہون اور آنحضرت صلعم کی محبت ہر ایک پر فرض عین ہے **چنانچہ** حق تعالے نے فرمایا ہے
النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم اور **حضرت** رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے **لن یومن احدکم**
حتی کون احب اللہ من نفسہ ومالہ وولدہ پس ای طالب صادق اگر تو اس محبت کو جسکی مینے تیرے لیے توصیف کی اپنی مین
نہ پائی تو جان لے کہ مین ابھی ناقص الایمان ہون استغفار کر اپنی گناہون سے توبہ کر اور آنحضرت صلعم کے ذکر مین ہمیشہ زیادہ طلب کر تاکہ
حشر تیرا آپکے ساتھ کیا جاوے اور تو آپکے ساتھ ہو جاوے کیونکہ حضرت پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے **المرء مع من احب**
اور تحقیق تو نے اوس بات کو جو کچھ مینے ذکر کیا جان لیا ہے کہ پہلی قسم حضاب صلعم کیساتھ تعلق صورتی ہے وہ بدون شریعت و طریقت تمام نہین ہوتا
کہ اوسکے اوپر حقیقت و طریقت کے سلوک کرے اور آپکی محبت مین بالکلیہ مٹ جاوے کہ اور آپکے شان تعظیم ظاہری اور باطنی مین کرنیکی حاصل نہین
ہوتا ہے اور آنحضرت صلعم کی حقیقی تعظیم یہ ہے کہ آپکے اصحاب اور اہلبیت کا محبت کیساتھ ادب کرے اور اونکی محبت مین اللہ تعالے کی تعظیم اور
جو اوسکا ادب کرتا ہے ویسا اوسکا ادب کرے **واللہ الموفق والھادی** **بیان دوسری قسم** کا جو حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی معنوی تعلق سے متعلق ہے اس قسم کو علماء ظاہر نے دو قسم پر بیان کیا ہے **پہلی قسم** اوس صورت بیع کا
حاضر کہتا ہے اور ای طالب صادق اگر تو ایسا ہے کہ تحقیق تو نے کسی وقت خواب مین اوس صورت مقدس کو دیکھا ہے اور اوس سے مشرف ہوا ہے
پس تو اوس صورت کو جسے تو نے خواب مین دیکھا ہے حاضر کہہ اور اگر تو نے خواب مین نہین دیکھا ہے اور اوس سے مشرف نہین ہوا ہے اور تو اوس
بات کی قدرت نہین رکھتا کہ اوس صورت موصوف کو بعینہ اون صفتون کے ساتھ تصور مین لاسکے تو اوسکا ذکر کر اور حضرت محمد صلعم پر درود
بہیج اور ذکر کیجاتا مین اوسکو صورت پذیرہ گویا کہ آپ حالت حیات مین تیرے سامنے تشریف رکھتے ہین اور تو جلال اور تعظیم اور ہیبت اور حیا
کیساتھ ادب سے آپکو دیکھ رہا ہے اور جناب پاک محمد صلعم تیرا کلام سنتے ہین اور تجھی دیکھتے ہین کیونکہ آپ اللہ تعالے کی صفات کے متصف مین
اور صفات الہی مین سے ہے کہ **انا جلیس من ذکرنی** یعنی مین اوسکا جلیس ہون جو میرا ذکر کرے اور خاص حضرت رسول خدا
صلعم کو اس صفت مین نصیب وافر ہے کیونکہ آپکا عارف موصوف ہونا ایک مشہور آپکا وصف ہے اور آنحضرت صلعم آدمیون مین سے اللہ تعالے کا عارف

زیادہ ہیں اور اگر تو اس صفت کیساتھ اپکی حضور میں حاضر نہیں ہوسکتا ہے اور تو ایسا ہے کہ تو نے کبھی قبر شریف کی زیارت
کی ہے اور اپکے روضہ عالیہ و قبہ منورہ کو دیکھا ہے تو ہمیں میں اوس بارگاہ پاک کو حاضر کر اور جسوقت آپکا ذکر اور آپ پر درود شریف
بھیجے اوسطور سے رہ کہ جیسے تو آپکے قبر شریف پر اوس اجلال اور تعظیم کیساتھ کھڑا ہے تاکہ آپکا مشاہدہ روحانی ظاہر ہوجائے
اور اگر تو ایسا نہیں ہے کہ تو نے قبر شریف کی زیارت کی ہو اور حضرت صلعم کے موطن مقابس کو اور آپکے روضہ منورہ کو دیکھا ہو تو ہمیشہ
آپ پر درود شریف بھیج اور تصور کر کہ آپ تیرے سلام کو سنتے ہیں اور راستی اور ادب کے ساتھ جامع الہمت رہ تاکہ تیرا درود شریف
حضور قلب کیساتھ حضرت صلعم پر پہونچے اور جمع ہمت کو ایک بہت بڑا اثر ہے اور اسبات سے شرم رکھ کہ تو آپکا ذکر کرے یا آپ پر درود شریف
بھیجے اور آپ غیر سے مشغول ہو اور درود شریف تیری ہمتم کے روح کے حکم میں ہو اور بدعلو نہیں ہے جو عمل حضور قلب کے ساتھ کرتا وہ زندہ ہے
اور اگر غفلت کے ساتھ اور غیر کیجانب مشغول ہونے کے ساتھ ہو تو وہ جسم بے روح ہے اور اسیوجہ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے **انما الاعمال**
بالنیات اور حضرت **شاہ عبدالحق دہلوی** رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھنے اپنی حضرت شیخ سے کہ جب بندہ
کی ابتدا میں عمل بدون نیت کے صادر ہوتا ہے اور وہ توجہ الہی اوسکی طرف جاتا ہے تو اوسکو چاہیئے کہ عمل کے شروع کرنیکے بعد نیت کرلے اور یہ بات اوس عمل میں
روح ہونیکی مانند ہوتی ہے اور اگر کسی عمل کی نیت میں نیت قبیحہ کے بعد اوسکے اثنا عمل میں اوس سے توبہ کی اور نیک نیت غیر اوس نیت قبیح کی
تو وہ بھی اوسکو عمل کے حسن صورت میں نافع ہے اور عمل اوسکی وجہ سے زندہ اور کامل ہوجاتا ہے اور بیشک حضرت شیخ رضی اللہ عنہ میرے جو کہا اسبارے
میں کہا ہے سچ ہے اور جب تو نے اوس بات کو جو کچھ کہ ذکر کیا جان لیا کہ پہلی قسم تعلق معنوی کے حضرت صلعم کیصورت شریف کا تصور کرنا اور ذہن میں
حاضر کرنا ہے یا اوس چیز کا تصور جو آپکے ساتھ تعلق رکھتے ہے مداومت اور ملازمت اور ہیبت اور جلال اور عزت اور کمال ہے پس تو
اوسکو لازم کرلے کیونکہ اوسمیں سعادت کبریٰ ہے اور مکانت زلفی ہے **واللہ الموفق** **بیان دوسری قسم کا**
جو حضرت صلعم کیساتھ تعلق صوری ہے علماء باطن کے نزدیک یہ ہے اور یہ بیان بھی اوپر دو قسم کے منقسم ہے **پہلی قسم** اوسصورت مثالی کا
حاضر کرنا ہے اے طالب صادق اگر تو ایسا ہے کہ تو نے آنحضرت صلعم کو خواب میں بصورت حضرت بشر ساتھ انوار سفید مثل چاند کی دیکھا ہے تو پس یہی
تصور کافی و وافی ہے اور **اگاہ** ہو اے طالب دیدار روئی محمدی جو کچھ تو عالم بیداری میں آپ سے عرض کریگا آپ تیرا کلام سنینگے
اور تجھے دیکھینگے کیونکہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صفات کیساتھ متصف ہیں اور یہ صفات الہی میں سے ہے کہ
انا جلیس من ذکرنی یعنی میں اوسکا جلیس ہوں جو میرا ذکر کرے اسطور سے کہ قلب صنوبری میں لفظ محمد کو قایم کرلے
معاً نور سفید مثل قلب صنوبری کے مجلی ہوجاویگا اور بعد کو یا محمد قلب نیر سے ذکر خفیاً الٰہی اور لفظ احمد کو مثل قلب ابرت کے تو یہ مقدم

جب روح تیری سرخ لون بگڑیگی بعد کو انوار سرخ روحانیا احمد کہنا اور لفظ احد کو بیچ قلب ماہور کے جب تو ساکن کریگا دفعتہً
تجلیات انوار نیلگون سے قلب مذکور تیرا روشن ہوجاویگا اسوقت میں تو لطیفہ سری سے یا احد کہنا ای طالبان
محمد صلعم شغل محمدی اس محبوبہ اسما کو کہتے ہیں اور اس شغل شریف کو یا محمد احمد احد جہرا یا خفیا یا جسا یا ان
کرتے ہیں اور جو طالب صادق اس شغل شریف کو قاعدہ مذکور کی موافق کرتا ہے پس وہی مطابق اس حدیث شریف کے کہ انا جلیس
من ذکرنی مذاق باطنی اوہنا آتا ہے اور ای طالب اگر تو آپ پر درود شریف بھیجے بھیجے تو باجازت حضرت شیخ مرفوع درود شریف اویسیہ
بھیجے اور قبر شریف اور روضہ عالیہ اور قبہ طہر کا ساتھ صورت اپنی مرشد مرفوع کے اپنی خیال سے حاضر رکھے تا کہ حقیقت تو تصور اور خیال کرے اور
درود شریف پڑھے تو صورت مقدس حضرت صلعم کی تیرے قلب صنوبری میں قایم ہو اور اسکو موجود پائے اور جو اس تصور و خیال سے خالی درود شریف پڑھتا
ہے اور قلب صنوبری میں صورت مبارک کو نہیں پاتا تو ایسی درود شریف پڑھنا محض بیفایدہ اوقات ضائع کرنا ہے اور
ذکر اشغال مثنوی سنا باطنی کے نزدیک یہ ہے کہ ای طالب صادق آنحضرت صلعم کے حقیقت کاملہ موصوفہ کا باوصاف کامل تصور کرے
اور وہ تصور برزخ واحدیت کے ساتھ ہو جو جامع و میان جمال اور جلال کے ہے اور متجلی انوار ذاتی کبیریہ کے باوصاف کبیریہ کے ساتھ ہے اور برزخ وحدت واحدیت
کے انوار ازلی و ابدی میں متشرف ہے اور کمال حق اور خلق کو محیط ہے اور فضیلت وجود کے ساتھ صورت برزخ جامع حقیقتہً اور حکماً عیناً شہادتاً
انما امرہ باطنا بوتی ہے اور تو اس سب کا تصور نہیں کر سکتا ہے تا کہ تو جان لے کہ حضرت صلعم برزخ کلی قائم حقائق وجود و قدیم اور حدیث میں ہے
اور وہ ہر ایک نبی کے ذاتاً و صفاتاً حقیقتہً ہے کیونکہ حضرت صلعم نور ذات ساذج سے مخلوق ہیں اور اوسکے اسماء اور صفات اور افعال اور آثار کے حکماً
عیناً جامع ہیں اور یہی مقام ہے کہ حق تعالے نے اپنے حق میں فرمایا ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین
او ادنی اور میں کہتا ہوں اس آیت شریف فیصح کے معنی کی حقیقت جو حضرت صلعم کے کمال میں ہے ایک مثال میں لاتا ہوں تا کہ تو
تصور کرے اور تیرے ذہن میں اوس مثال کے دیکھنے سے اوس معنی کی حقیقت حاصل ہوجاوے انشاء اللہ تعالے آگاہ ہو ای طالب محمد صلعم کہ
سب کے وجود امتدادیت آدم کے حقہ نصف نصف پر ایک خط یعنے ناف کیساتھ ہے جو مرکز ہیئت آدم پر گذرتا ہے پس نصف اعلے اوسکا ناف کے ساتھ وجود
ظاہر اور صاحب حق ہے اور نصف اسفل اوسکا وجود مخفی اور مستور ہے اور وہ تقسیم اور انقسام از روی باطن ہے منسرا ہے اور نصف ناف اسفل اوسکا وجود مخفی اور
وہ خلق موسوم ہے پس ہیئت آدم کا نصف قوس ہے اور خط ناف واحد اوس قوس کا وتر ہے پس خط ناف وتر قوس ہیئت آدم ہے
اور اوسکا ہر نصف قوس ہوتا ہے بین خط ناف جو قاب قوسین کے ساتھ موسوم ہوتا ہے اور آگاہ ہو کہ مقام محمد
صلعم کمالات الہیہ کا لاحقیقہ کا صورت اور معنی اور وجود مثالیہ کے اور یہی صورت اور حقیقت کہ ہے خلق الادم علی صورتہ

اور آگاہ ہوای طالبان حضرت محمد صلعم صورت قلب مدور کی یہ ہے



اور آنحضرت صلعم کا نام برزخ کبرے ہے اور برزخ کبرے کے درمیان
حقیقت حق او حقائق کونیہ کے ہونا اسوجہ سے ہے کہ آپ حقیقۃ الحقائق ہین
اور فوق اوس سے ہین اور اسیوجہ سے آپکا مقام شب معراج مین عرش ہوا اور عرش
غایت مخلوقات ہے اور فوق عرش کوئی مخلوق نہین ہے پس سب مخلوق حضرت کے تحت مین ہے اور لہذا فوق اوسکے ہوا اور اوسکے نزدیک استوا ہے
درمیان حق کے صورت محسوسہ کیساتھہ برزخ کبرے ہوے جیسیکہ معنی الفاظ مین برزخ تھی کیونکہ آپ بھی موجود ہین اور سب موجودات
موجود ہے پس آپ ہر ایک صفت کیساتھہ ہر دو جہت سے موتا و برزخا و معنا و روحا کمالا جمیعا متصف ہین اور اوی طالب صادق
اگر توجہ اوس چیز کو جو اس فقیر بے تقصیر محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی نے بیان کیا ہے کرے تو اوسکا
تصور جیسا کہ وہ کمال ہے انشاء اللہ تعالے تجھہ پر بخوبی آسان ہوجائیگا اور معرفت علمی محمد صلعم کا تجھہ پر ہویدا ہوجائیگی یعنی تجھہ پر
محمد کا علم تام و کمال کیساتھہ ہوجائیگا اور اوسی سمیع محمد صلعم کا تجھہ پر ظاہر ہوجائیگا یعنی تجھہ پر حضرت محمد صلعم کیساتھہ علم کمال
سماعت ہوجائیگی اور اسی طرح مرتبہ بصیر محمد اور کلیم محمد کا تجھکو حاصل ہوجائیگا یعنی بصارت تام و کمال محمد صلعم کی میسر ہوگی اور
کیساتھہ تجھہ سے کلام کریگا اور جان اے طالب دیدار محمد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ظہور عالم مین ظہور ایسا ہے جو اوس عالم کے
لائق ہے چنانچہ اس کو فقیر در جناب امیر دو جہان محمد حسن صابری چشتی قدوسی حنفی کو بطفیل اور بواسطہ محمد محبوب الہی صلعم
کے جو آپکے مراتبات اور مقامات رفیع الدرجات منکشف ہوے ہین اونکی شرح لا بیان ہے لیکن مجمل و مختصر یہ ہے کہ آپکا ظہور عالم اجسام مین
نہین ہے جیسا کہ عالم ارواح مین ہے کیونکہ عالم اجسام مین تنگی ہے اور وہ اوس چیز کی گنجائش نہین رکھتا ہے جس چیز کی عالم ارواح
گنجائش رکھتا ہے اور آپکا ظہور عالم ارواح مین ویسا نہین ہے جیسا کہ آپکا ظہور عالم معنی مین ہے کیونکہ عالم معنی عالم ارواح سے زیادہ لطیف اور
وسیع ہے اور آپکا ظہور زمین پر ویسا نہین ہے جیسا کہ آپکا ظہور آسمانہا ہے اور آپکا ظہور سموات مین ویسا نہین ہے جیسا کہ آپکا ظہور عرش کے
داہنی طرف ہے اور آپکا ظہور عرش کے داہنی طرف ویسا نہین ہے جیسا کہ آپکا ظہور عند اللہ فوق عرش کے اوس مقام مین ہے جہان این اور
کیف نہین ہے پس ہر مقام علی آپکا ظہور مقام انتزال سے اکمل و اتم ہوتا ہے اور ظہور کے لیے ایک جلال و ہیبت موافق محل اور مقام کے
ہے یہانتک کہ منتہی ہوتا ہے وہ ایسے مقام مین کہ جہان حضرات انبیا و اولیا صغار علیہم السلام اوسکے دیکھنے کے اوسمقام مین قدرت
نہین رکھتے ہین لیکن حضرات اولیا کبار رضی اللہ عنہم سے مرفوع الاجازت علو العزم والمرتبہ جمیع صفات رضی اللہ عنہم حیرت الفہم یعنی کیف

وجوانی بلا کیفیت دیکھتے ہیں لیس الخبر کالمعائنہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قول
لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ غیر ربی کے یہی معنی ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے قول دیگر لی مع اللہ
وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل اے میرے بھائیو تم اپنی ہمت کو بلند رکھو
تاکہ حضرت سرور عالم صلعم کے طفیل علیا میں حقیقۃ کبریٰ کی معاونت فانما ھو ھو بوسیلہ حضرت شہ کامل دیگر یوفاھم اوای
واخلان خاندان صابریہ چشتیہ وقادریہ حنیفیہ تمکو اپکی صورت اور معنی کے متعلق دوام کو وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم کو
متکلف اور متحضر ہو لیکن ہر وقت شیخ مرفوع اپنی کے وصل سے قریب ہے کہ روح ہر نماز میں آنحضرت صلعم کے ساتھ الفت کرلیں ہم ان
آپکے داخلان سلسلہ ہائے مذکورہ بالا پر ظہور ہوا تم سب آپ سے ملو اور باتیں کرو اور آپ تمہارے ساتھ باتیں کریں اور تم سب اصحاب
تم سب اصحاب پاک رضی اللہ عنہم کے درجات سے فائض ہو جاؤ اور انشاء اللہ تعالے تم سب اون کے ساتھ ملجاؤ کیونکہ مژدہ ذلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم سے حضرت حق جل وعلا نے اپنی بندوں کو امید وار فرمایا
ہے اور اپنی کرم کا اظہار کیا ہے مسلما تو اس آیۃ شریف کا مرجع یہ ہے اور حضرات صوفیہ کرام نے اسکے تفسیر سے خوب ہی مذاق
باطنی اوٹھایا ہے لیکن چونکہ فقیر کی نظر اختصار پر ہے اور اسی بیان پر اس رسالہ کو ختم کیا چاہتا ہے اسواسطے مختصر گذارش ہے کہ حضرت
احدیت صرفہ جل شانہ عم نوالہ کا فضل عمیم آدمی پر یہ ہے کہ وہ اپنی حقیقت سے واقف ہو جاوے اور انسان اپنی حقیقت سے جب واقف ہوتا ہے
کہ جب ماں باپ شفیق ۱ استاد شفیق ۲ مرشد شفیق ۳ تینوں بزرگوں اور عارفوں نے فرمایا کہ یہ تین شفقتیں ہر آدمی کو بہت کم نصیب ہوتی
ہیں اور جسکو ملجائیں اوسکو مژدہ ہے کہ وہ اپنی حقیقت سے واصل ہو جائیگا کیونکہ ماں باپ شفیق کبھی نہ چاہینگے کہ اولاد ہماری علم دین سے
محروم رہے کیونکہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرما چکے ہیں حدیث شریف طلب العلم فریضۃ
علی کل مسلم ومسلمۃ یعنی علم دین سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے مرد ہو خواہ عورت اور وہ علم علم دین
ہے جو ماں باپ شفیق ہونگے وہ ضرور تحصیل علم کیواسطے اوستاد کے پاس بھیجینگے اگر خوش نصیبی سے اوستاد شفیق ملا تو اوسکی
شفقت کبھی مقتضی اس بات کی نہ ہوگی کہ شاگرد میرا علم دین سے محروم رہے بلکہ یہی چاہیگا کہ پورا عالم دین کا عالم ہو اور علم دین کی
برکات میں سے یہ ان مسلم الثبوت ہے کہ یا نصرو اوسکو اپنی حقیقت کی طلب اور رہنما کامل کی تلاش ہوگی جب اسکا ہمیں اثر ہوگی تو ازروئے
بمصداق حدیث مقدس من طلب وجد وجد حضرت مرشد کامل اکمل سے اوسکی ملاقات ہوگی اور
وہ حضرت جناب معشوق حقیقی مرتبہ وحدت حضرت صلعم تک اسکو پہنچا دیگا اور آپ تک پہنچنا اور اون سے ملنا اور اونکو دیکھنا بمصداق

من رآني فقد رأى الحق میں خدا تک پہنچا اور خدا سے ملنا اور خدا کو دیکھنا **الحمد للہ علی احسانہ**

کہ اس فقیر پر تقصیر کو تینوں شفقتیں نصیب ہوئیں والد ماجد قبلہ نے اس مسکین کو پیدا ہوتے ہی اپنی اخی مکرم حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی علیہ الرحمۃ کی فرزندی میں دیا حالانکہ میر امنہ اونکی غلاموں کے بھی لائق نہتا پانچوین برس کے آخر میں حضرت موصوف نے جناب اوستادی مولوی مفتی محمد **شرف الدین خانصاحب** کے جو جمیع علوم معقول و منقول کے عالم متبحر تھے سپرد کیا فقیر اوسوقت قرآن مجید ختم کر چکا تھا جناب مفتی صاحب نے فقیر کا ذہن ناقص عقل بدر شوق بے ذوق دیکھکر ایسی شفقت فرمائی کہ عرصہ چار سال میں شبانہ یوم کی محنت سے یہ فقیر پر تقصیر قریب فارغ التحصیل ہونے کے تھا کہ روانگی سفر عرب فقیر کا باطن سے حکم ہوا جسکا بیان حقیقت گلزار صابری میں درج ہے جناب مفتی صاحب حضرت عم مکرم کے پاس تشریف لائے اور روانگی فقیر پر بہت افسوس ظاہر کیا اور فرمایا کہ حضرت یہ اپکا فرزند اپنی وقت کا ابوالفضل ہے اور آپکے جد امجد امام العلماء سید الفضلاء حضرت امام اعظم نعمان ابن ثابت ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ باسرارھم کی ذہانت اور ذکاوت خدا نے اسکو عطا کی ہے اور جو دعا حضرت امام ہمام نے اپنی اولاد کیواسطے کی ہے کہ الٰہی جو میرے طریق پر ہو اوسکو میری طرح ذہن و ذکا اور میری سی ہمت علم دین کیواسطے عطا کیجیو وہ اسی فرزند سے ظاہر کی ہے مگر افسوس کہ آپ اس فرزند سعید کو اس صغیر سنی میں ہمسے جدا کرتے ہیں حضرت عم مکرم نے فرمایا کہ جناب مفتی صاحب اس فرزند روحانی کی نسبت باطن سے اسی طرح حکم ہے جسکی مفارقت کا خود فقیر کو قلق ہے دم رخصت جناب مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ فرزند ارجمند بدہلی میں حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب موجود ہیں باقیماندہ کتابیں تم اوسے دیکھ لینا اور تحصیل علوم سے فراغت حاصل کرنا کہ وہ میرے اوستاد حضرت مولانا غلام حلیمی صاحب کے اوستاد ہیں اور یہ اونہیں کے علم کا فیضان ہے چنانچہ اثنا سفر عرب میں اول فقیر تاریخ ۲۷ ماہ شوال ۱۲۴۶ھ میں دہلی پہونچا اوسوقت جذب سے افاقہ ہو گیا تھا جناب شاہ صاحب موصوف سے ملاقی ہوا اوسوقت فقیر کا سن شروع گیارہویں سال میں تھا حضرت مولانا صاحب ممدوح کو ایک عرصہ سے اجازت تلاوت قرآن مجید کی تلاش تھی اور ہر مجلس وعظ میں بعد کو اعلاناً آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ای لوگو اس جلسہ میں اگر تم میں سے کوئی شخص صاحب اجازت شجرہ تلاوت قرآن مجید کا ہو تو حسبۃً للہ اس فقیر کو اجازت دے تاریخ ۲۹ ماہ مذکور یوم جمعہ کو کہ فقیر اوس مجلس وعظ میں موجود تھا فقیر نے تخلیہ میں عرض کیا کہ یہ فقیر مسکین صاحب اجازت سلسلہ اجازت تلاوت قرآن مجید ہے یہ سنکر آپ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ صاحبزادے یہ فقیر طالب صادق ہے جسطرح تمکو یہ اجازت پہونچی ہو اوسی قاعدہ سے فقیر کو ممتاز کرو فقیر کو کوئی حجاب نفس واقع نہوگا اور علاوہ بریں **ھل جزاء الاحسان الا الاحسان**

اس احسان کے عوض مین فقیر وہ احسان کریگا جسکو تم ہمیشہ یاد رکھوگے اور وہ نعمت عجیبہ ہے بعد وہ مجھ مسکین کی پیشانی کو
بوسہ دیکر فرمایا کہ صاحبزادہ تمہاری پیشانی چمکتی ہے فقیر کو تمہارے کبر سے یا یاجاتا ہے کہ تم اپنی جد امجد کے قدم بقدم ہوتے
نظر آتے ہو العرض تاریخ ۳ ماہ ذیقعدہ ۱۱۹۳ھ یوم دوشنبہ کو حضرت موصوف نے تلاوت قران مجید کی فقیر بے توقیر سے اجازت
حاصل کی جو سند بسند حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بواسطہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ منتقل ہوتی ہے
بعد وفقیر نے عرصہ دو سال مین کتب فصوص الحکم وفتوحات مکی وتفسیر جلالین وتفسیر مدارک وتفسیر مصباح العاشقین
تصنیف حضرت حمید الدین ناگوری وتفسیر جمالی مصنفہ حضرت شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قلندر ثانی رحمۃ اللہ علیہ
وغیرہ وغیرہ جناب مولانا صاحب سے پڑھین اور پارہ قران مجید کی تفسیر مع نکات خاکسار کو سمجھا کر تمام تفسیر کلام ربانی
حاوی کر دیا اور حسب وعدہ کتاب اجلال النبوت تصنیف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور کتاب مسعود النبوت تصنیف
حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم اور کتاب زبدۃ النبوت تصنیف حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم فقیر کو
عطا فرمائین اور ارشاد کیا کہ ہر کتب ایک نعمت غیر مترقبہ ہین اور عمارے بزرگون سے چلی آتی ہین اور اس اماندے کے خازن اور
امین تمہین ہو انکو بھی اپنی بزرگون کے کتب خانہ مین باحتیاط تمام رکھنا اور جان سے زیادہ عزیز سمجھنا الغرض یہ فقیر بعد اتمام
تحصیل علوم دو سال دہلی مین قیام کرکے براہ خشکی عازم عرب ہوا اور بموجب فرمان حضرت شہنشاہ ولایت یہان
رام پور آکر حضرت مرشد پاک بھی شفیق ملے جنکی شفقت نے جو اسرار الٰہی کہ ہولے اوس سے وہ واقف ہین یا یہ مسکین ؎

میان عاشق ومعشوق رمز یست		کراماً کاتبین ہر گز خبر نیست	

اور تینون شفقتین خدا نے اس فقیر کو نصیب کین جسکے باعث جو نصیب ہوا وہ نصیب ہوا اور جو پایا وہ پایا
ہوا اول ہوا الاخر ہوا الظاہر ہوا الباطن کا نکتہ ہاتھ آیا ؎

اللہ بس است عاشقان را		باقی ہوس است طالبان را	

فقیر دست بدعا ہے کہ میرا مولے ہر بشر کو اپنی فضل سے نوازے اور یہ شفقتین ہر ایک کو نصیب ہون
تاکہ ہر آدمی اپنی حقیقت سے واقف ہو جائے اور تخلیق خلقت کا مذاق اوٹھائے ؎

تو کر ای حضرت یہ رسالہ تمام		جو ہو خلق کو اس سے اب فیض عام	

حق حق حق

رسالہ فیضان حسنیہ

در بیان

کیہ غدش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تحریفین اور کل توصیفین اوسی حضرت احدیت صرفہ قدیم القدم واجب الوجود جل جلالہ عم نوالہ کو زیبا اور لائق ہین جسنے اپنی انوار گوناگون اور الوان بوقلمون سے عالم شہود کو رونق بخشی اور اپنی جلوہ تشہید لایزالی ہمیشالی کی جلوہ گری کے واسطے کہ شاہد کے واسطے مشہود لازم ہے حضرت اعیان اولیہ معشوق حقیقی مرتبہ وحدت اعنی جناب پاک صاحب لولاک احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سب سے اول پیدا کیا اور سب سے بعد آپکا ظہور فرمایا اور اوسی شان کے ظاہر کرنے کیواسطے مظہر جامع اتم کا لباس مرتبہ واحدیت کا عطا فرماکر بمصداق خلق الادم علی صورتہ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور حضرت ابوالبشر کو قسم قسم کے علوم اور طرح طرح کی ایجادین بتائین تاکہ وہ عالم تعینات اور مرتبہ تشہید کو رونق دین اور اپنی علم سے عالم معلوم کو افتخار بخشین اس قول کی صداقت مین حضرت مولوی معنوی علیہ الرحمتہ بہی ایسا کچھ ارشاد فرماتے ہین ؎

بوالبشر چون علم الاسما گشت		صد ہزاران علمش اندر ہر گشت	

آدم خاکی زحق آموخت علم — تا بہفتم آسمان افروخت علم
خاتم ملک سلیمانست علم — جملہ عالم صورت و جانست علم
اسم ہر چیزے جنان کان چیز ہست — تا بپایان جان او را داد دست
اسم ہر چیزے تو از دانا شنو — سر رمز علم الاسما شنو
علم چون بر دل زند یاری شود — علم چون بر تن زند مارے شود
صد ہزاران فضل دارد از علوم — جان خود را می نداند این ظلوم
داند او خاصیت ہر جوہری — در بیان جوہر خود چون خری
قیمت ہر کالہ میدانی کہ چیست — قیمت خود را ندانی احمقیست

وجہ تالیف

فقیر پر تقصیر کفشبردار احباب امیر **شاہ محمد حسن صابری** چشتی قدوسی حنفی مؤلف رسالہ ہذا گذارش پذیر ہے کہ ایکروز تاریخ ۳ ماہ رجب **سنہ ۱۳۰۷** ھ روز سہ شنبہ کو بوقت ظہر فقیر کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان شریف یاد آیا کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بہتر ایمانوالونمیں وہ شخص ہے کہ جو چیز پسند کرے اپنی نفس کیواسطے وہی جائز رکھے اپنے برادر مؤمن کے لیے اوسیوقت فقیر نے اس رسالہ کو دفتر چشتیہ سے باجازت باطنی نکالا اور اس نظر سے کہ یہ رسالہ نافع ہر فرد بشر ہے اور اس سے کہیج غدش کی علامتیں پورے پورے طور سے ظاہر ہوتی ہیں اور اسکا علم اللہ جلشانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیا تہا کہ اسکے وسیلہ سے حضرت آدم دنیا کی آبادی کو ترقی دیں اور اپنی اولاد کو اس علم کے تعلیم کریں فقیر نے بکوشش تمام اسکو اردو زبانمیں عام فہم تالیف کیا اور رسالہ **فیضان حسنیہ** اسکا نام رکہا اور برائے افادہ خاص و عام بازار شہود میں لایا تاکہ شہادت گاہ عالم میں ہر ایک شخص اسکے مشاہدہ سے فیضیاب ہو اور فقیر کو دعائے خیر سے یاد کرے اور جہاں کہیں باعتبار خطائے بشریت تصور واقع ہوا ہو تو معاف کیا جائے اور جسطرح یہ رسالہ کہیج غدش حضرت آدم و علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فقیر صابری مؤلف رسالہ ہذا تک پہونچا ہے اوسکا صحیح و معتبر بیان یہ ہے

احوال وصول ہونے رسالہ کہیج غدش کا

کہیج الانیج تاریخ نویسیر و آنے تاریخ اجہرت ابوداود کتاب الملال الواحضرت انس بن مالک مین لکہا ہے کہ حق تعالے نے کہیج غدش کا اسرار بوسطہ حضرت جبرئیل حضرت آدم علیہ السلام کے قلب منور مین منکشف فرمایا اور فوراً حضرت آدم نے انگلیون کے اشارہ سے پتہر پر زبان سریانی مین تحریر فرمایا جو اب کی برکت سے اوسیوقت پتہر پگہل گیا وہ جس کا مفصل بیان آغاز رسالہ ہذا مین قلمبند کیا جائیگا اور جب حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام کو اپنا ولیعہد کیا اور محافظت نور نبوی کی ہدایت فرمائی تو اسرار کہیج غدش کو بہی اونہون کو تعلیم کر دیا اور مزید احتیاط کے لیے پتہر پر کہیج غدش کا بیان کندہ کرا دیا بعدہ حضرت آدم نے وفات پائی آئندہ بیان آیندہ کہ اولاد مین منتقل و تفویض ہوتا چلا جائیگا کہ یہ بیان عجیب و غریب ہے اور اسکے کئی طرح کے فوائد متعلق ہین۔ اونہون نے حسب ہدایت حضرت آدم کے اپنی فرزند حضرت انوش کو اور اونہون نے اپنی بیٹی حضرت قینان کو اور اونہون نے اپنی نور چشم حضرت مہلائیل کو اور اونہون نے اپنی دلبند حضرت بیارد کو اور اونہون نے اپنی لخت جگر حضرت اخنوخ کو اور اونہون نے اپنی قرۃ العین حضرت متوشلخ کو اور اونہون نے اپنی پارہ جگر حضرت لامک کو اور اونہون نے اپنی خلف ارشد حضرت نوح علیہ السلام کو اور اونہون نے اپنی قوت بازو حضرت سام کو اور اونہون نے اپنی فرزند حضرت ارم کو اور اونہون نے اپنی نور بصر حضرت عوص کو اور اونہون نے اپنی لخت جگر حضرت عاد کو اور اونہون نے اپنی قرۃ العین حضرت عملایق کو اور اونہون نے اپنی قرۃ باصرہ حضرت علوان کو اور اونہون نے اپنی قوت بازو حضرت نریمان کو اور اونہون نے اپنی نور چشم حضرت سیام شاہ کو اور اونہون نے اپنی نور العین حضرت وشتان شاہ کو اور اونہون نے اپنی نور الابصار حضرت رستم شاہ کو اور اونہون نے اپنی برخوردار حضرت سیاوش کو اور اونہون نے اپنی فرزند رشید حضرت کوس عرف کیخسرو کو اور اونہون نے اپنی قرۃ العین حضرت طہماسقان کو اور اونہون نے اپنی نور چشم حضرت طہماسپ کو اور اونہون نے اپنی ولد حضرت داب عرف رویم ملک شاہ کو اور اونہون نے اپنی فرزند حضرت کیقباد کو اور اونہون نے اپنی راحت جان حضرت آراب شاہ کو اور اونہون نے اپنی بیٹے حضرت کشتاسپ عرف کتاب شاہ بلخی کو اور اونہون نے اپنی خلف اصدق حضرت اسفندیار کو اور اونہون نے اپنی نور چشم حضرت روئین تن کو اور اونہون نے اپنی نور الابصار حضرت بہمن شاہ کو اور اونہون نے اپنی لخت دل حضرت دارائی اکبر شاہ کو اور اونہون نے اپنی راحت جان حضرت یزدلرد کو اور اونہون نے اپنی آرام جان حضرت اکبر سلمان کو اور اونہون نے اپنی قرۃ باصرہ حضرت شاہ اسطرشاہ کو اور اونہون نے اپنی نور چشم حضرت ساسان عرف شاہ جہنف کو اور اونہون نے اپنی فرزند حضرت بابک عرف ابابکر شاہ کو اور اونہون نے اپنی خلف ارشد حضرت آردشیر کو اور اونہون نے اپنی فرزند حضرت مہرس کو اور اونہون نے اپنی لخت

حضرت[۴۱] شیر پورہ کو اور اونہون نے آپنے نور چشم حضرت[۴۲] بینون شاہ کو اور اونہون نے اپنے قرۃ العین حضرت[۴۳] فلک شاہ کو اور اونہون نے
اپنے راحت جان حضرت[۴۴] شاہ بہرام ملک کو اور اونہون نے اپنے خلف الصدق حضرت[۴۵] ملک زریں عرف قرشی کو اور اونہون نے اپنی نور ابصر
حضرت[۴۶] شاہ اصفر ملک کو اور اونہون نے اپنے لخت جگر حضرت[۴۷] شاہ پورہ ملک کو اور اونہون نے اپنے آرام جان حضرت[۴۸] زوال کش کو
اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت[۴۹] بہرام ملک کو اور اونہون نے اپنے نور الابصار حضرت[۵۰] شاہ پور کو اور اونہون نے اپنے بھوردار حضرت[۵۱]
اسم شاہ کو اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت[۵۲] ملک بہرام گور کو اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت[۵۳] یزدجرد کو اور اونہون نے اپنے فرزند ارجمند
حضرت[۵۴] قباد عرف قیدون شاہ کو دیے حضرت قباد عرف قیدون شاہ جب سخت بیمار اور اپنی زندگی سے مایوس ہوا تو اوسوقت اوسکا
فرزند نوشیروان عادل صغیر سن تہا اور بیان کہیج غدش حضرت شیث اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے تا بنے کے پتروں پر کندہ بطور
امانت تفویض ہوتا چلا آتا تہا حضرت قباد نے دو قائن اجہست کو اوسوقت مین ایک بڑا راہب اور عالم کتب سماوی کا نیک بخت شخص تہا بلایا اور
وصیت کی کہ بیان کہیج غدش مینے خزانہ مین دفن کرادیا ہے جب میرا فرزند جوان ہو کر تخت نشین ہو تو بیان مذکورہ کا اوسکو علم
دینا اور اوسکو اچہی طرح سمجہا دینا کہ تو جو عمارت وغیرہ بنائے سبب بیان کہیج غدش کے عمارت آمد کرنا کہ اوپر سے ہمارے بزرگون کا ہی دستور العمل رہا ہے
چنانچہ جب حضرت[۵۵] نوشیروان عادل جوان ہوا تو راہب مذکور نے اس بیان کا علم دیا نوشیروان نے اوسکو بطور ایک رسالہ کے زبان سریانی
سے زبان عبرانی مین لکہوا کر ترتیب دیا اور پتروں کو پہر خزانہ مین دفن کرادیا جسکا بیان آئندہ کیا جائیگا الغرض نوشیروان عادل نے
اس رسالہ کہیج غدش کو اپنے فرزند حضرت[۵۶] ہرمز عرف شاہ کیوان کو اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت[۵۷] شاہ خسرو داد کو اور اونہون نے اپنے نور نظر
حضرت[۵۸] شاہ شیروان کو اور اونہون نے اپنے لخت جگر حضرت[۵۹] شاہ ہرزمان کو اور اونہون نے اپنے قرۃ العین حضرت[۶۰] شاہ ہرمز کو اور
اونہون نے اپنے نور ابصر حضرت[۶۱] کاؤس کے تفویض کیا کتاب اجلال الولایت مین حضرت انس بن مالک رض تحریر کرتے ہین کہ حضرت کاؤس سن
ہزار سنہ ۱۰ ہجری مین حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حضور مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوے اور عبد اللہ
اونکا نام رکہا گیا اور اوسی رسالہ کہیج غدش کو حضور انور کی نذر کیا حضرت صلعم اس نذر سے کمال محظوظ ہوے اور حضرت صلعم نے اوسکو زبان
عبرانی سے عربی زبان مین ترجمہ کرایا اور حضرت زید ابن ثابت رض سے لکہوا کر میرے (حضرت انس بن مالک رض) تفویض فرمایا اور ارشاد کیا
اے انس اس رسالہ مین میرے اول ظہور ہونے کا بیان اور پہر آسمان کے موجود ہونے تو بہی معائنہ کرلے حضرت انس بن مالک رض ارقام
فرماتے ہین کہ مینے بموجب ارشاد حضرت صلعم کے آسمان پر کہیج غدش کا راز دیکہا مجکو نہایت خوشی حاصل ہوئی بعد آپنے فرمایا کہ انس کہیج غدش
کے معائنہ اور اوسکے احوال معلوم کرنے سے فوائد دینی و دنیوی میری امت کو بہت کچہہ حاصل ہونگے اور یہ رسالہ کہیج غدش تو

نعمان ابن ثابت ابن کاؤس ابن ہرمز کے اولاد نوشیروانی سے ہے اور اوسکا ظہور بعد ۸۰ ھ ہجریہ مین ہوگا
تفویض کرنا کہ یہہ رسالہ اوس سے اجرا ہوگا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کتاب ظاہری اپنی اجلال الولایت مین لکھتے ہین کہ
سنہ ۳۷ ھ مین حضرت ثابت بن کاؤس ثم عبد اللہ نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی اور تاریخ ۱۳
ماہ محرم سنہ ۹۳ ھ بروز جمعہ بعد نماز مسجد دمشق مین بعد عطاے خلافت بحکم سروری یہ رسالہ کہیج غدش حضرت امام
اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت سراج امت رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا اور تمام کیفیت مرقومہ بالا بیان کردی حضرت امام صاحب موصوف نے
بڑے افتخار سے اس رسالہ کو قبول کیا اور اپنے فرزند سعید حضرت امام احمد سے اوسکو عربی سے فارسی زبانمین ترجمہ کرایا تاکہ
خلق اللہ کو اوس سے فیض ظاہری و باطنی اتم نصیب ہو بعد ہمارے امام ہمام نے اس رسالہ کی تمام کیفیت بیان فرمای کہ حضرت آدم سے
ہمارے بزرگون مین اسطرح یہ رسالہ چلا آتا تہا اور ہمکو ہمارے حضرت سرور عالم صلعم نے بواسطہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ عطا
فرمایا اور اب ہم تمکو دیتے ہین تم ہماری اولاد مین اسکو اجرا کرو اور وصیت کر دینا کہ ہمارے جس فرزند کو یہ رسالہ پہونچے وہ اسکے اشاعت
مین کوشان رہے اور اسکے وساطت سے فیض ظاہری و باطنی بحکم سروری امت مرحومہ کو تمام و کمال حاصل ہو چنانچہ امام احمد صاحب نے
حسب الحکم اپنے والد ماجد حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اس رسالہ کو مشتہر کیا اور بعد کو بحسبہ یہ رسالہ اپنے فرزند حضرت امام
ابراہیم کے اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت امام طاہر کے اور اونہون نے اپنے نور الابصار حضرت امام نجم الدین کے اور اونہون نے
اپنے راحت جان حضرت امام سعد کے اور اونہون نے اپنے نور چشم حضرت شیخ نصر اللہ کے اور اونہون نے اپنے قرۃ العین حضرت
شیخ فضل اللہ کے اور اونہون نے اپنے لخت جگر حضرت عمر کے اور اونہون نے اپنے نور بصر حضرت اسحاق کے اور اونہون نے اپنے
راحت جان حضرت عثمان کے اور اونہون نے اپنے بیٹے حضرت عبد الغنی کے اور اونہون نے اپنے خلف الصدق حضرت عبد القادر
کے اور اونہون نے اپنے خلف ارشد حضرت عبد الواسع کے اور اونہون نے اپنے پسر حضرت احمد کے اور اونہون نے اپنے لخت جگر
حضرت ظہیر الدین کے اور اونہون نے اپنے پسر حضرت ابراہیم کے اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت نظام الدین کے اور اونہون نے
اپنے نور چشم حضرت نصیر الدین کے اور اونہون نے اپنے دلبند حضرت مخدوم شیخ صفی اللہ کے اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت
شیخ اسمعیل کے اور اونہون نے اپنے قوت بازو حضرت مشکلکشا بندگی شاہ عبد القدوس گنگوہی قطب عالم و مستجاب الدعوات کے
اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت شیخ عبد الحمید عرف شیخ زین اولیا ولایت روحی جبیہ کے اور اونہون نے اپنے فرزند حضرت
عبد القدوس کے اور اونہون نے اپنے نور دیدہ حضرت فتح اللہ کے اور اونہون نے اپنے پسر حضرت محمد صادق صاحب گنگوہی کے اور اونہون نے

سے اپنے لخت جگر حضرت محمد حیات گجراتی گے اور اونہون نے اپنے برخوردار حضرت حافظ برخوردار کے اور اونہون نے اپنے
نور بصر حضرت شیخ رحمت اللہ کے اور اونہون نے اپنے فرزند سعید ازلی حضرت شاہ عبد الکریم شاہصاحب قطب الدارین عرف
اخون فقیر صاحب کے تفویض فرمایا اخون صاحب موصوف نے اس رسالہ کو پشتو زبان مین کیا اور ولایت افاغنہ مین اسکو بکثرت شہرت دی اور
وہی پشتو زبان کا رسالہ اپنے نور چشم مقبول بارگاہ حضرت سیان غلام شاہصاحب معصوم قطب زمان کے اور اونہون نے اپنے خلیفہ
اعظم فرزند روحانی حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد کے سپرد فرمایا اونحضرت عالیمرتبت نے اوسکو پشتو زبان سے فارسی مین ترجمہ
فرماکر اس کفشبردار خاکسار فقیر شاہ محمد حسن صابری چشتی قادری حنفی مولف رسالہ ہذا کے تفویض فرمایا اور اس فقیر نے
اس رسالہ کو اردو زبان مین تالیف کرکے بتاریخ ۲۵ شوال ۱۳۱۵ھ روز جمعہ وقت عصر واسطے انطباع اپنے محب خاص مولوے
محمد حسن خان صاحب مالک مطبع حسنی و اخبار دبدبہ سکندری رامپور کو عطا کیا کہ اس رسالہ کو چھاپ کر خاص و عام کو اسکے
فیض سے فیضیاب کرین

مختصر احوال حضرت آدم علیہ السلام کا

جبکہ اس رسالہ کے بانی مبانی اور موجد اول حضرت آدم علیہ السلام ہین اسلئے تھوڑا سا حال انکا بیان کیجیے غدشی نے ذیل مین لکھا جاتا ہے
تاکہ خاص و عام اس حال سے بھی واقف ہو جائین اور آپ کے بھانسے لطف دارین اور وہ یہ ہے تواریخ ابو عامر کے
آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کا اس نمط پر لکھا ہے کہ کنیت حضرت آدمؑ کی ابو محمد ہے اور آدم لفظ عربی سے ہے معنی اوسکے تراب ہین
اور دس صحیفہ ہیں ورقونیز بحروف معجم اونپر نازل ہوے اور حضرت آدمؑ دسنون انگلیون ہاتھونکی سے احوال آسمانون کا تحریر کرتے تھے
اور دسنون انگلیون پاؤن سے احوال زمینون کا تحریر کیا کرتے تھے اور ہزارون زبان جانتے تھے ازروے معجزہ کے شجر اور حجر اونکے ساتھ بولتے تھے
اور آگ نہین جلا سکتے تھے اور سنگریزہ اونکے ہاتھ مین یاقوت اور زمرد اور الماس وغیرہ ہوکر تکلم کرتے تھے اور تمام حرفت اور صنعت بشر
اولنسی اونکی ذریات نے لی اور جب تک بہشت مین رہے وہ لغت عربی جانتے تھے جبکہ اولنسے گناہ گندم کھانیکا سرزد ہوا تو زبان عربی بھولگئے
زبان سریانی بولنے لگے اور خاک واسطے بنانے قالب حضرت آدمؑ کے حضرت عزرائیل جنکو ملک الموت کہتے ہین لیگئے تھے اور اول بعد پھونکنے
روح کے قالب مین کلمہ الحمد للہ رب العلمین زبان سے سرزد ہوا اور جواب جناب باری عزاسمہ کیجانب سے آیا یہ حمدتنی عبدی اور جب روح
جو قالب مین آئی اشتہا طعام کی ہوئی پس یہہ ہی اولین حرص ہے کہ جسد آدم مین داخل ہوئی اور جب روح قالب آدم مین نفخ کیگئی
آخر ساعت یوم جمعہ کی تھی اور طالع ثور کی اور اول سجدہ آدم کو اسرافیل علیہ السلام نے کیا اور اونکے دانتونسے نور مثل شعاع شمس کے چمکتا تھا پھر

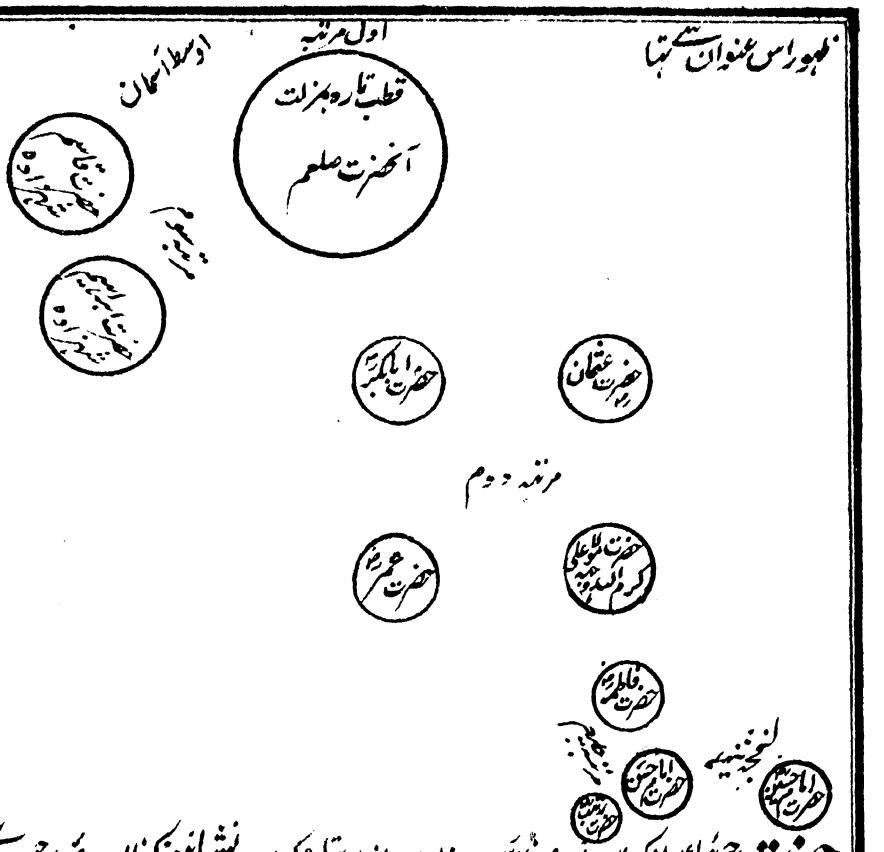
اللہ تعالےٰ نے ہنگام نوم اونکی پسلی سے حوا کو پیدا کیا طاؤس سرطان پس حضرت آدم نے اونسی اُنس کیا رنگ ہاتھہ حوا کا مثل موتی کے تہا اور جب باحوا ابلیس بسبب کہانے دانہ گندم کے برہنہ ہوے برگ درخت انجیر سے ستر عورت کیا اور سب اہل جنت حضرت آدم و حوا کے دیدار سے الا سونا چاندی درخت عود نہین روے جناب باری سے انپر عتاب ہوا کہ تم سے دنیا مین کوی منتفع نہ ہوگا مگر بوقت داخل کرنے آگ مین علی الخصوص شجر عود کو جب تک کہ تیز آگ مین نہ جلایا جائیگا بعدہ حضرت آدم پر وحی نازل ہوی تمہین کونسی شے نے موہنہ دکہلایا جواب دیا کہ باحوا ابلیس اور بسبب کہانے قسم اوسکی کے پس اللہ تعالےٰ نے آدم و حوا و ابلیس و سانپ و طاؤس کو جنت عدن سے زمین پر پہینک دیا آدم جزیرہ سراندیب جبل رہون پر جو بہت بلندی زمین ہند مین ہے اگرے چنانچہ نشان قدم مبارک آدم کا اوس پہاڑ پر اجتک موجود ہے اور جسروز یہ واقعہ ہوا اوسروز ۱۰ محرم تہی اوسوقت ایک جن طرغوفون شہزادہ اجنہ پہاڑ مذکور پر کہڑا تہا اور اوس کو جبرئیل کی وہ چوتہے آسمان سے ملائک کے زبانی سن آیا تہا کہ جزیرہ سراندیب کی زمین پر ہوگا حضرت آدم کا ہوگا وہ جن مع اپنے فرزند شمر قوطوس جو قوم ابوالجان سے تہا پہاڑ پر حاضر رہا اس عرصہ مین آدم علیہ السلام کو حضرت جبرئیل علیہ السلام آغوش اپنے پر و تمین کر کے جنت سے لاے اور بحکم نبی پہاڑ مذکور پر چہوڑ دیا جبکہ آدم عرم جنت سے نکالے گئے تہے تو آدم کی عمر پانصد سال کی تہی جب دنیا پر آئے تو عمر شریف ہزار سال کی ہو گئی اسواسطے کہ پانصد برس راہ مسافت مین گذر گئی اول مسافت صلصال سے کرہی تک دوسری مسافت کرہی سے جنت تک تیسرا سفر جسد سات روح کے جنت سے دنیا تک ہوا ہے۔ یہ تینون سفر اگر آدم نہ کرتے تو اونکی اولاد پر کیونکر مقرر ہوتے اور وہ اولاد کے تین سفر یہ ہین نطفہ مادر ولادت وفات اور یہہ احوال جو ابوعامر نے اپنے تواریخ مین قلمبند کیا اسکو طرغوفون شہزادہ اجنہ نی جنون سے سنکر زبرجد پر مفصل تحریر کرا دیا تہا اوسی تواریخ مین یہ بہی لکہا ہے کہ جبکہ حضرت آدم عرم کو حضرت جبرئیل نے پرون سے نکالا تو آدم کا رنگ اوسوقت مین زرد تہا بعد یک پہر کے سرخ ہو گیا اور مثل مہتاب کے پیشانی آدم کی چمکنے لگی اور طرغوفون نی مع اپنے فرزند کے آدم کو تین سجدہ کیے اور سات طواف کر کے دست بستہ دونون باپ بیٹے کہڑے رہے اور حضرت آدم جرم گندم مین تین سو برس تسبیح و استغفار مین مشغول رہے جبکہ آدم کی خطا معاف ہوئی تو آدم نے اون دونون جنون سے دریافت کیا کہ تم کون ہو اونہون نے اپنا سب حال گذشتہ عرض کر دیا اور بعد کو اظہار کیا کہ ہم دونو نکو آپ تعلیم فرماوین کہ جس سے ہماری بہی مغفرت ہو جاے اور ہم بہی مستحق جنت کے ہو جاوین ہم بندے ہین اور تم ہمارے رب ہو حضرت آدم نے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ اون دونون جنون نے سب جنون سے پہلے آپ کا کلمہ پڑہا اور مسلمان ہوے اور اون کی عورات بہی دوسرے روز مسلمان ہوین اور اون کی قوم ابوالجان وغیرہ نے بسبب مسلمان ہو جانے بادشاہ سلیمان کے واسطے ہلاکت اون کے آگ قاہرہ کو گہیر گہیر کے

لائے جبکہ اونہوں نے آگ دیکھی تو حضرت آدمؑ سے عرض کیا کہ ہماری ہلاکت کے لئے یہہ قوم آگ لائی ہے اپنے خداوند حقیقی کے واسطے ہمکو پناہ دو اور ہماری مدد کرو حضرت آدمؑ نے فوراً اوس آگ پر نظر ڈالی اوسکی برکت سے وہ آگ قاہرہ ایک باغ انگور اور انجیر وان کا ہوگیا اور چشمے پانی کے اوسمین سے جاری ہوگئی اور اونسے کہا کہ جاؤ سب کو گرفتار کرلو اگر مسلمان ہونگے کا اقرار کرین تو ہمارے پاس لے آؤ اگر انکار کرین تو اونپر کلمہ پڑہ کے باواز بلند ایک نعرہ مارنا وہ سب ہیکر شمل پانی کے ہوجاوینگے الغرض جب یہہ دونون اونکے پاس گئے تو وہ ساری قوم بھاگ گئی اور تین لاکھہ جن جو کہ یک جدی مانکی قوم سے تہے حضرت آدمؑ کے پاس حاضر ہوئے اور مسلمان ہوکر اللہ تعالےٰ کی پرستش مین شمل آدم علیہ السلام کے مشغول ہوگئے اور گندم کے کاشت کی ترکیب بحکم حضرت آدمؑ عرم کے اون دونون جنون نے اوپر زمین کے شروع کردی اور باغ انجیر اور انگور و نک لگادیئے گئے اور چشمہ پانی کے کلمہ شریف کی برکت سے پہاڑون مین سے جاری ہوگئے کہ اولاد آدم کی نوشنجان کریں اوسی تواریخ مین یہ بہی مرقوم ہے کہ جسوقت مین حضرت جبرئیلؑ نے حضرت آدم کو لاکر زمین پر چہوڑا تو بحکم ربی آپکے کانمین کہہ دیا تہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہہ بہی کہدیا تہا کہ ای آدم جب کوئی اہم مشکل تمکو درپیش آئے تو تم قلب سے اس کلمہ کو تلاوت کرنا سب مشکلات تمہاری حل ہوجایا کرینگی لکہا ہے کہ حضرت آدمؑ ایسا ہی کیا کرتے تہے اور نیز حضرت جبرئیلؑ نے یہی ہدایت کردیئے تہے کہ دیکہو ای آدم عرم اس کلمہ کے کہنے سے دہوکہ نفس امارہ کا اور ابلیس مردود وازلی کا نکہانا جنت سے تو یہان آئے ہو اور اب ایسی نافرمانی کرکے دوزخ مین جاؤگے معہ اولاد اپنی کے اسواسطے آدم عرم تین سو برس گریہ وزاری کرتے رہے حضرت آدمؑ کو تو اللہ تعالےٰ نے بسبب استغفار کے مرتبہ وحدت الوجود عطا فرمایا اسجگہ فقیر صابری بطور ہدایت حقیقت آدم عرم کے اولاد کو ہدایت کرتا ہے کہ ای اولاد آدم دہوکہ نفس اور شیطان کا بہت کہاؤ ورنہ دوزخی ہوجاؤگے بلکہ طریقت جناب سرور عالم صلعم کی قبول کرو صبح و شام استغفار پڑہو اور کلمہ طریقت کے کسی شیخ مرفوع الاجازات کے ہاتہہ پہ کہلو فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کا مرتبہ حاصل کرکے مستحق جنت ہوجاؤ باقی اسکا شرح احوال تشریح البیعت مین فقیر نے قلمبند کردیا ہے فقط (آمدم برسر مطلب)

آغاز بیان کہیچ غدیر

تواریخ نوشیروانی مین مرقوم ہے کہ جبکہ بادشاہ نوشیروان عادل کو منظور ہوا کہ مین ایک بہت بڑا طول طویل باغ تیار کراؤن اور اوسمین بیٹہکر عدل انصاف کرون اوسوقت سات ہزار آٹہہ سو ساٹہہ برس پانچ مہینے گیارہ روز انتقال حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کو ہوئے تہے کہ بیتے تمام ہوا اور رسالہ یونانی و عبرانی و سریانی وشامی وغیرہ کو جمع کیا اور بہت سے عقلا اور حکما اور وزرا سے التماس سوال کیا کہ تعویذات وغیرہ کے قایم رہنے سے مطلع کرین مگر [illegible] بجز ایک شخص کے کہ وہ عالم کتب سماوی اور عبرانی کا تہا اونہوں نے کہا

دو قاین اجہست تہا اوسنے بہتر بنانے یعنی ورق تانبے کے کندیدہ ہیں (جو زمانہ حضرت شیث و نوح علیہم السلام سے خزانہ
شاہی مین مدفون و محفوظ چلے آتے تہے) جواب دیا اور کہا کہ ورق اربع کی ستر ہوین صفحہ مین شنشبا کی وتیل یعنی تائیسوین سطر
۱۴ نمبر مین کویر یعنی اوپر کے ورمیان مین یہ بیان موجود ہے آپ اوسے معائنہ کرین تو آپکی تسکین ہو جائیگی اور اوسمین سعادت دنیا کا
احوال بخوبی کندہ ہے اور آپکے تمام اجداد اوسی پر عملدرآمد کرتے چلے آتے ہین نوشیروان عادل نے اوسوقت وہ پتر نکلوا اور اوسکو معائنہ
کیا جسمین بزبان عبرانی یہ تحریر کندہ تہی جبکہ میری (حضرت آدم) اولاد قریب ایکہزار کے ہوگئی تو مینے دعا کی کہ یا الٰہ العالمین جو مکان
سنگ ابیض و سنگ اسود و سنگ اصفر و سنگ احمر و سنگ اشقر کے میری اولاد تیار کرتی ہے وہ تیار شدہ آفات ارضی و سماوی سے
منہدم اور تباہ ہو جاتے ہین اور جو اس آفت سے بچ جاتے ہین تو وہ دو تین سال کے عرصہ مین ویران ہو جاتے ہین ای رب میرے اسکا کیا
سبب ہے مجکو علم آجا کہ آبادی دنیا کی رہیگی یا نہ رہیگی الٰہی اگر تجکو آبادی دنیا کی رکہنا منظور ہو تو واسطے دفع مکانات کے کچہ نشانی
قائم رہنے اور برکت ہونے کی عطا فرما کے قبول فرمائی اور بروز دوشنبہ وقت درمیان عصر و مغرب کے حضرت
جبرئیل نے نزول و حلول کیا اور فرمایا آدم صفی اللہ حق سبحانہ تعالے نے تمکو سلام بہیجا ہے اور بعد سلام کے یہ فرمایا ہے کہ تمکو دنیا کی آبادی کہنا
اور اوسکی بہت کچہ ترقی دینا منظور ہے ای صفی میرے اسرار مین اگر تو دعا کریگا تو ہم قبول کرینگے اوسوقت مین (آدم) دست بدعا ہوا
جبرئیل نے ظہور اجابت کے علامات سے معلوم کرکے فرمایا کہ ای آدم صفی اللہ حق سبحانہ تعالے نے آج تجکو نشانی آسمان پر کہیج غدش
مطابق کا معائنہ کرا دینے کا حکم دیا ہے ای آدم علیہ تم اور تمہاری اولاد خوشی حاصل کرو کہ سطح زمین و آسمان کے راز تم پر ہویدا ہوتے ہین تم
اسکو تحریر کرو کہ تم اور تمہاری اولاد اوس سے افادہ حاصل کرے مینے (آدم) فوراً طرغوفون شہزادہ جنہ سے ارکیا کہ ایک پتہر
سفید لاکر میرے روبرو رکہو طرغوفون نے فی الفور ایک سفید پتہر میرے سامنے لاکر رکہدیا بعدہ مینے کہا کہ ای جبرئیل بتاؤ جو امر ربی
سے تمکو علم الٰہی کا مکاشفہ ہوا اوسکو مین اپنی انگلیوں سے اس پتہر پر مرقوم و منقوش کرون حضرت جبرئیل نے کہا کہ ای آدم
صفی اللہ تم نقشہ کہیج غدش کا جو اول آسمان پر ہے معائنہ فرماؤ اور اپنے حقیقت روحانی و جسمانی سے مذاق الست بربکم اور
قالوا بلی کا اوٹہاؤ اور توحید وجودی کو ساتہہ علم ظاہری کے ایک سمجہو دونسمجہو اور توحید شہودی کو ساتہہ علم باطنی کے ایک دیکہو
دو نہ یکہو مینے نقشہ کہیج غدش معائنہ کیا اور اپنی انگلیوں سے سنگ سفید پر لکہدیا اور وہ یہہ ہے سب ستارون سے
پہلے اول ایک ستارہ کا ظہور ہوا بعدہ دوسری مرتبہ مین چار ستارون نے ظہور پایا پہر تیسری مرتبہ مین دو ستارے ظاہر ہوئے
ازان بعد چوتھی مرتبہ مین دو ستارون کا ظہور ہوا پہر پانچوین مرتبہ مین دو ستارون کا ظہور ہوا کل گیارہ ستارہ ہوئے اور اونکا

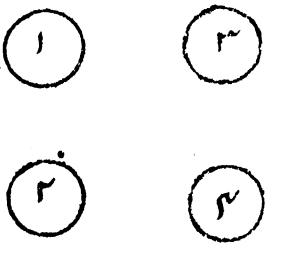


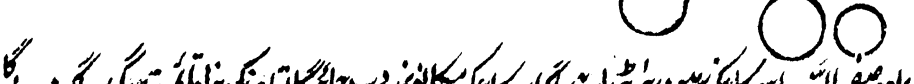
حضرت جبرئیل علیہ نے کہا ای آدم صفی اللہ اول نہار اسمانپر اس ستارہ کی سعد نشانیونکے ظاہر ہوئی اور جسروز سے مین پیدا ہوا ہون مینے ان نشانیونکو اسطرح آسمانپر موجود پایا چنانچہ ایکروز امر ربی ہوا کہ جبرئیل یہ جو نشانیان ہماری قدرت کی تو آسمانپر دیکھتا ہے تیرے علم مین ہے کہ یہ کیا نشان آسمانپر پیدا ہو رہا ہے مینے عرض کیا کہ یارب العالمین مین نہین جانتا کہ یہہ کیا تیرا پیدا آسمانپر موجود ہے پروردگار تو مجکو اپنے اسرار غیبی سے خبردار کر جو مین اسکا عارف ہو جاؤن اللہ جلشانہ عم نوالہ نے اپنے فضل و کرم سے علم دیا کہ یہ نشانیان تیرے حبیب پاک صاحب لولاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اوسکی اولاد اور اوسکی اصحاب (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی ہین اور یہی نشانیان موجب پیدایش خلق اللہ ہین اور یہی نشان موجب گم ہو جانے خلق کا ہے اور انہین نشانیونمین ایک نشانی ہے کہ سال بہر قبل سے علم موت کا آجائیگا لیکن مہینا اور دن اور وقت کا علم ہرگز ہرگز سوائے میرے کسیکو نہوگا اور کہا جبرئیل نے ای آدم صفی اللہ آگاہ ہو کہ جس آدمی کو اپنی زندگان کا حال معلوم کرنا منظور ہو کہ مین کونسے سال مین مرونگا تو ستارہ حیات کو پہچانے اور کہ سال شروع حمل بارغت سے معلوم کرتا رہے جو سال آدمی کے مرنے کا ہوگا اوس سال مین ستارہ حیات اوسکی نظر سے غائب ہو جائیگا تو جان لے کہ اس سال مین مرونگا مگر مہینا اور دن اور وقت نہین معلوم ہوگا تو آدم صفی اللہ جب سال اپنے مرنیکا معلوم ہو جائے تو ہر آدمی کو لازم ہے کہ حسنات مین مشغول رہے اور سیات سے بچے اور ہر وقت تسبیح و استغفار مین مصروف رہے نہین معلوم کونسے وقت

اجل آجاتی ہے اور آگاہ ہوا ہے آدم صفی اللہ کہ شروع مہینا چودین تاریخ سے جبکہ بدر کامل ہوجاتا ہے تو پہلی ہوتی ہے اور نام
بارہ مہینوں کے یہ ہین حمل بارغت یعنی بیسیاکہہ ثور بارغت یعنی جیٹھہ جوزہ بارغت یعنی اساڑھ سرطان بارغت یعنی ساون
اسد بارغت یعنی بھادوں سنبلہ بارغت یعنی کنوار میزان بارغت یعنی کاتک عقرب بارغت یعنی اگہن قوس بارغت یعنی
پوس جدی بارغت یعنی ماگھہ دلو بارغت یعنی پھاگن حوت بارغت یعنی چیت تو لازم ہے کہ ان بارہ مہینوں کی تاریخ فرد یت
مین بنا مکان وغیرہ کی قائم کرے اور تاریخ زوجیت مین ہرگز تعمیر کا آغاز نکرے اور روز **یکشنبہ** کو نیسری ساعت مین بنا مکان کی
قائم کرے اور روز **دوشنبہ** کو اول ساعت اور روز **سہ شنبہ** کو نیسری ساعت مین اور روز **چہار شنبہ** کو اول ساعت مین
اور دوسری ساعت مین بنا جایز ہے اور روز **پنجشنبہ** کو اول ساعت مین اور روز **جمعہ** کو اول ساعت مین اور روز **شنبہ** کو دوسری
ساعت مین

اور شکل کہیج غدش یہ ہے (قطب)







اے آدم صفی اللہ اسکا عکس زمین پر پڑیا ہے اگر اسکا عکس مکانو نمین دب جائیگا تو انکی بنا قائم نہ ہیگی اور اگر نہ دبے گا
تو ہمیشہ آبادی رہیگی یا صفی اللہ اپکی اولاد کے جو مکان قائم نہین رہتے ہین اوسکی یہی وجہ ہے کہ مکان فردیت کی تاریخون اور
نیک اوقاتون مین تعمیر نہین ہوئے اور کہیج غدش کا عکس دب جاتا ہے آیندہ کو اسکے اور تاریخ اور اوقات کا لحاظ رکھنا ارادہ الہی لاحق ہوا تو آبادی
کو ترقی ہوگی اور آپکی اولاد کے مکان قائم رہینگے چنانچہ حضرت آدم اسکے پابند رہے اور اپنے اولاد کو کہیج غدش کے اسرار کو سمجھا دیا
جو اسکے مطابق کاربند رہا اوسکی عمارت قائم رہے اور جسنے اسکے خلاف کیا اوسکی مکان وغیرہ کو کچھہ بھی استحکام ہوا اور وہ عمارت
بہت جلد ویران ہوگئی **المختصر** اس بیان کو نوشیروان عادل دیکھکر نہایت خوش ہوا اور اپنے وزیرون اور اوستوں سے

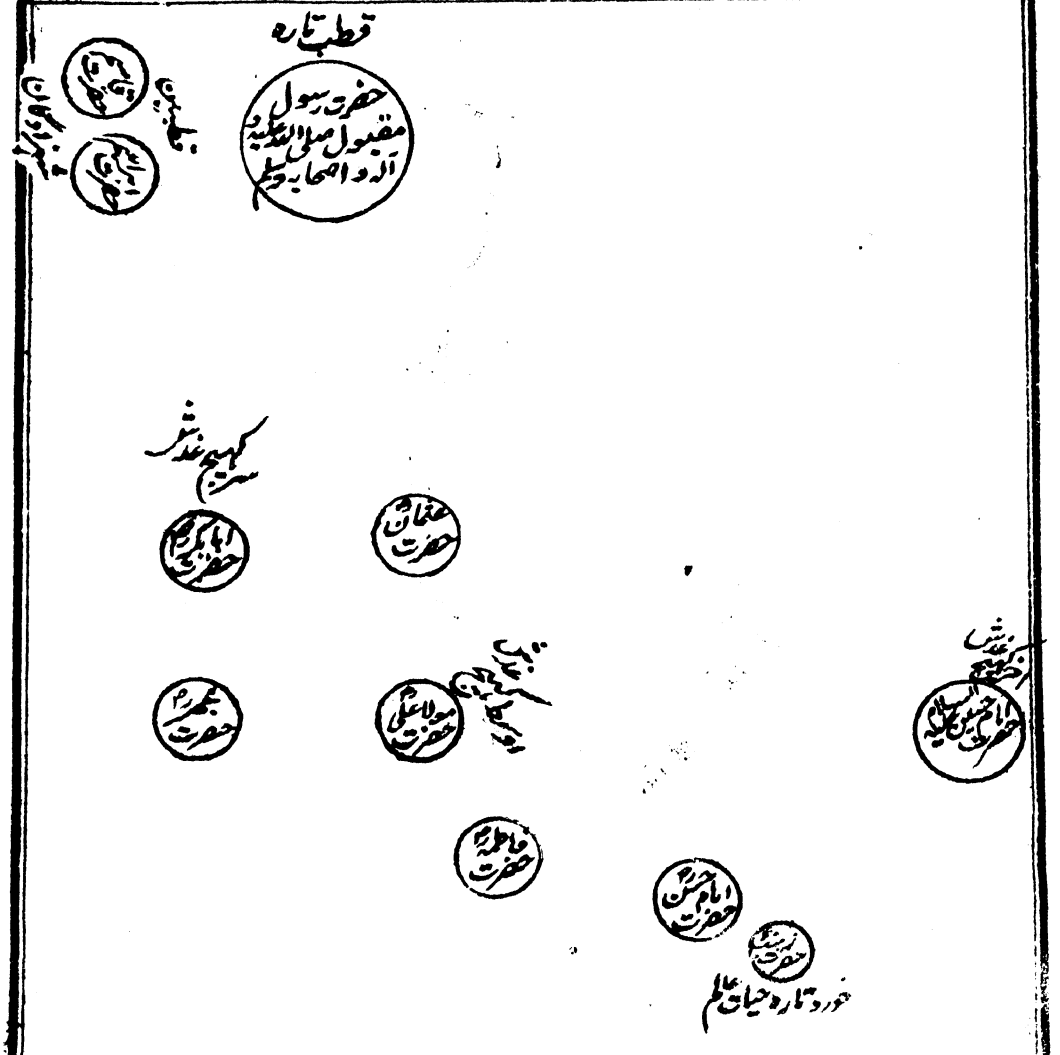
عالمون اور حکیمون سے چاہا کہ ایسا بیان کہیج غدش کو دیکھکر مجھے ترکیب بتاوے اور یک اوقات مفصل طور سے سمجھاوے کہ کون
کونسے مہینے ایسے ہین کہ جنکی تاریخ و ساعت مین نئی عمارت بنائی جاوی تو وہ قائم رہین اور کونسے مہینے نامبارک ہین جسمین بنا
اونکی قائم نہین رہتی ہے کیونکہ مجکو ایک بڑا باغ بنانا منظور ہے کہ اوسمین کہیج غدش کا سایہ نہ پڑے اور مین بسعادت تمام اوسکو
تعمیر کرکے عدل و انصاف کرون اور اوسکی بنا ایکعرصہ بعید تک قائم رہے علما و حکما بولے نوشیروان نے اوس بیان کو دیکھا اور سمجھا بڑے
استاد دقیقہ سنج نوشیروان عادل کو اسطرح سمجھایا جسکی تفصیل یہ ہے اول ان تین مہینون مین یعنے میزان بازغت یعنی کاتک
عقرب بازغت یعنی اگہن قوس بازغت یعنی پوس مین سر کہیج غدش کا جانب جنوب کے ہوتا ہے دوم ان تین مہینون مین یعنے جدی بازغت
یعنی ماگھ دلو بازغت یعنی پھاگن حوت بازغت یعنی چیت مین سر کہیج غدش کا جانب غرب کے ہوتا ہے سوم ان تین مہینون مین یعنے طلا
بازغت یعنی ساون اسد بازغت یعنی بھادون سنبلہ بازغت یعنی کنوار مین سر کہیج غدش کا طرف شرق کے ہوتا ہے چہارم ان تین مہینون مین یعنے
حمل بازغت یعنی بیساکھ ثور بازغت یعنی جیٹھ جوزا بازغت یعنی اساڑھ مین مونہہ کہیج غدش کا طرف شمال کے ہوتا ہے۔ اور سر کہیج غدش کا
ساتھ اسطرح کے مارتے ہین کہ اگر سر کہیج غدش کا طرف شرق کے ہووے تو غرب کو مارے اور اگر سر طرف غرب کے ہووے تو شرق کو مارے اور اگر سر طرف
شمال کے ہووے تو جنوب کو مارے اور اگر سر طرف جنوب کے ہووے تو شمال کو مارے اور جہاں جانب ایسی ہی عکس کہیج غدش کو مارے اور بیچ عروج اور نزول
کے نظر کرے کہ عروج شروع شب سے کہوتا ہے اور نزول آخر شب سے کہوتا ہے اور وسط نصف شب مین ہوتا ہے ان تینون مراتب کا معائنہ
کر لینا ضرور ہے نوشیروان عادل نے کہا کہ عروج نزول وسط کا معائنہ کرنا کہیج غدش سے نہایت مشکل ہے کوی حساب کرکے ازروے معائنہ
ایسا تدبیر بتاوے کہ یہ قواعد اوپر ہر مہینے کے تقسیم ہو جائین اور کسی ناکس کو معلوم کرلین تمام علما اور حکما نے تجویز کرکے اوپر بارہ
مہینونکے اسکی تقسیم و تشریح کر دی ہے کہ جسمین چھ مہینے متعلق بازغہ نور ذات ہین اور چھ مہینے متعلق نار مطلق ہین اور
اونکا بیان یہ ہے اول ماہ جوزہ بازغت یعنی اساڑھ مین جو بنا خانہ پختہ و خام و باغ و نہر و کلس نقرئی و طلائی و گلی و چوبی تیار کرے
تو انشاء اللہ تعالے اسباب غلہ وغیرہ اوس تعمیر مین بسیار ہووے اور زوال ارضی و سماوی سے محفوظ رہے دوم ماہ سرطان بازغت یعنی ساون
مین جو عمارت وغیرہ مرقومہ بالا کی بنا تیار کرے تو اولاد بسیار ہو اور سرداری اوسط درجہ کی رہے سوم ماہ اسد بازغت یعنی بھادون مین جو
عمارت وغیرہ شروع کرے تو آفت سماوی و ارضی سے محفوظ کم رہے یعنی اولاد بہت نہووے بلکہ کم ہووے اور بیماری بہت کثرت سے ہو چہارم ماہ
سنبلہ بازغت یعنی کنوار مین مکان وغیرہ کی بنا شروع کرے تو اوسجگہ مین عورتونسے محبت زیادہ ہووے پنجم ماہ میزان بازغت یعنی کاتک مین
بنا شروع کرے تو اوسمکان مین زردی ہووے اور امراض سودا وی پیدا ہون و بیمارکے بچے بکثرت مونہہ دکھائین اور شکوہ اکثر بیخوابی کا

ششم ماہ عقرب بازغت یعنی اگہن مین اگر مکان وغیرہ کی بنا تیار کرے تو نعمت دینی دونیوی بہت ہووے اور ہمیشہ خوشی اور
خورمی سے اوقات بسر ہوا کرے ہفتم ماہ قوس بازغت یعنے پوس مین مکان وغیرہ کی بنا تعمیر کیجائے تو صاحب خانہ اوسکا مکان چہوڑکر فرار
ہوجاوے اور ہمیشہ آفت آتش سماوی وارضی مین مبتلا رہی حتے کہ مکان ویران ہوجاوے ہشتم ماہ جدی بازغت یعنی اگہن مین مکانات وغیرہ کی بنا
تیار کیجائے تو اولاد اور دیگر نعمت بہت ہووے اور بحکم حضرت حق سبحانہ تعالے بنا اوسکی ہمیشہ قائم رہے نہم ماہ دلو بازغت یعنے پہاگن کے شروع
مین جو بنا مکانات کی تیار کی تو سونا چاندی بہت میسر آوے اور دنیا بہت ہووے کہ حاجے گذر جاوے دہم ماہ حوت بازغت یعنے چیت مین
جو بنا مکانات کی شروع کیجائے تو ہمیشہ پیادہ پا رہے اور تنگی دنیا کی بہت ہووے جو بیان نہ ہے یازدہم ماہ حمل بازغت یعنی بیساکہہ کے شروع مین جو
مکان کی بنا شروع کیجائے تو نعمت دینی بہت ہووے حد سے زیادہ گذر جاوے اور دنیا کا افلاس نہایت ہووے دوازدہم ماہ ثور بازغت یعنی جیٹھ کے آغاز
مین جو مکانات وغیرہ کی بنا قائم کیجائے تو صاحب خانہ رجائے طرح طرح کے دنیا و دین مین اوسکے رخنہ پیدا ہوا ی نوشیروان عادل ابوہ مہینے
اور وقت اور ساعت تفصیل وار تحریر ہوگئے الیق بلاتردد باغ کی بنا قائم کرا ور بروز جمعہ اوسکی تعمیر کا آغاز فرما۔ نوشیروان عادل نے
دلو بازغت کے شروع مین بنا۔ **بانغداد** کی قائم کی جو ابتک قائم اور آباد ہے نصف دریا سے جلہ سے سجانہ اور نصف دریا سے دجلہ
اوسجانب قائم ہے جسکو عرف مین بغداد شریف کہتے ہین اور اس فقیر صابر نے مورخ رسالہ ہذا کا معائنہ کیا ہوا ہے اور نوشیروان عادل کی زمانہ کی
بنا قائم ہے **بیان بازغہ نوذات** جوزہ۔ سرطان۔ سنبلہ۔ عقرب۔ جدی۔ دلو۔ یہ چہہ برج مرتبہ بازغیت سے زیر کیجاتے ہین
کے عروج کرتے ہین حضرت حق سبحانہ تعالے اس ادب و تعظیم کے باعث سے (کہ یہ بروج اوسکے حبیب پاک صاحب لولاک صلعم کی نشانی کے زیر سر عروج
کرتے ہین) یہ برکت اور سعادت عطا فرماتا ہے کہ زمانہ عروج کبھی غدش کا نسایہ تاریخ فروبیت کو منور و تابان کردیتا ہے اسیواسطے تاریخ فرد بہتر
اور افضل ہوتی ہے کہ اللہ تعالے بھی وتر ہے اور حضرت شہنشاہ دوسرا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وتر مین اور وتر ہی کو پسند فرماتے
چنانچہ فرمایا ہے **حدیث** اللہ الوتر یحب الوتر پس ہر آدمی کو لازم ہے کہ ان مہینون کی تاریخ وتر مین جدید
کام کا آغاز کرے انشاء اللہ تعالے اس زمانہ مین جو جدید کام کیا جائیگا اللہ تعالے اوسمین برکت عطا فرمائیگا اور اوسکے بنا قائم دائم رہیگی
تمثیلا چند امور ذیل مین بیان کیجاتے ہین اور وہ یہ ہین۔ اولاد پیدا ہونا تو زندہ رہنا۔ موضع جدید آباد کرنا تو ہمیشہ آباد رہنا۔
فرزند بکثرت ہونا تو نیکبخت ہونا۔ دختر بکثرت ہونا تو شادی ہونا اور زندہ رہنا۔ کلس تصری و طلائی و گلی و چوبی عمارت پر کرنا تو
سنوار ہونا۔ عورت نیکبخت اور خوبصورت میسر آنا تو زندہ رہنا اور محبت اپنے شوہر سے ہونا۔ عمارت وغیرہ بنانا تو قایم رہنا۔ جمایا شیا جاندار
یا غیر جاندار خرید کرنا تو ہمیشہ سنوار ہونا۔ صحت جسم رہنا۔ باغ لگانا تو ہمیشہ اوسکا پھل کہانا۔ نہر کھدوانا تو اوسکا جاری رہنا اور

ہمیشہ اوسکا پانی پینا۔ تاج شاہی جدید کرکے اور نیا چتر لگانا خلعت پہنا جواہرات کا استعمال کرنا جدید مسند تکیہ لگانا۔ جانا ر
سواری پر سوار ہونا۔ نو ساختہ ہتھیار کمر سے لگانا جدید دستر خوان بچھوانا کہ اوپر خاصہ تناول کرنا اور جدید پلنگ پر سونا۔ جدید کپڑے پہننا
فوج کا معائنہ کرنا یہ سب باتیں بازغہ نوروز کے مہینوں کی تاریخ فردیت مین شروع کرے انشاء اللہ تعالے بموجب تحریر بالا کے دین و دنیا
مین فلاح پائیگا اسکے علاوہ حضرت جد بزرگوار امام اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت سراج امت رضی اللہ عنہ ارقام فرماتے ہین کہ روایت کی مجھسے حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ چار ہفتے کے ہوتے ہین ہر ہفتہ مین تین روز فردیت کے ہین اول
پنجشنبہ کا تمام دوم دوشنبہ کا تمام دن سوم جمعہ بعد نماز پیشین باش جو شخص کہ ہر سہ یوم مذکورہ مین جو امور جدید دینی اور دنیوی
اللہ تعالے پر توکل کرکے شروع کریگا تو انشاء اللہ تعالے سب کام اوس بندہ کے بخوبی تمام ساتھ منفعت دینی اور دنیوی کے اللہ تعالے کرے
بہتر شمار کیے جائینگے اور اوسمین صلاح و فلاح ہوگی اور اگر تاریخ زوجیت مین علاوہ ان تین روز کے جو شخص استمریسی جدید کام شروع کریگا
اسیواسطے امام صاحب فرماتے ہین کہ ای بندگان خدا عالم امر اور عالم خلق کے جانو اور آگاہ ہو کہ حضرت رب العزت کو اپنے حبیب پاک صلعم
کی نشانی کا ادب و تعظیم کیسا پسند ہے کہ بروج موصوفہ بالا جو تعظیماً زیر سر کہیج غدش عروج کرتے ہین اوس زمانہ کو کسی امر کی ابتدا
کہ اوسعرصہ مین جسکا کام آغاز کیا جاوے وہ قائم دائم رہے اور جو کام کہ زمانہ بازغہ نار ظلمات مین کیا جاتا ہے اوسکے انجام مین خرابی
پیدا ہوتے ہے جسکا مختصر بیان یہ ہے **بیان بازغہ نار ظلمات** اسد۔ میزان۔ قوس۔ حوت۔ حمل۔ ثور۔ یہ چھ بروج
مرتبہ بازغیت سے اوپر سر کہیج غدش کے عروج کرتے ہین جو آداب نشانی حبیب ربانی صلعم کے خلاف ہے اور سایہ کہیج غدش کو دباتے ہین
اور اللہ جلشانہ کو کہیج غدش کا سایہ دب جانا گوارا نہین ہے اور یہی وجہ خاص ہے کہ سایہ دب جانے سے صورت ممونہ دکھلاتی ہے
اور منفعت دینی و دنیوی مسدود ہو جاتی ہے اور یہ زمانہ نزول کہیج غدش کا سایہ تاریخ زوجیت کو ظلمت آمیز کر دیتا ہے
چنانچہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسوجہ سے تاریخ زوجیت ناقص اور فصل کہ بنوائی خوبی اسلام کی ہے کہ اسمین
بوجہ سوء ادبی نشانی احمد صلعم کے دوئی پیدا ہوتی ہے اور خدا تعالے کو دوئی نہایت ناپسند ہے اور حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا
کے نزدیک غایت کفر دوئی ہے اور وہ وحدہ لا شریک ہے اور اس زمانہ بازغہ نار
ظلمات کے چھ مہینوا اور تاریخ زوجیت مین جن امور کا آغاز کیا جاتا ہے وہ بد انجام ہوتے ہین اور ہر کام مین خرابی پیدا
ہوتے ہے **مثلاً** اولاد کا پیدا ہونا اور مر جانا۔ فرزند اور دختر دن کا بکثرت ہونا اور جوان مر جانا۔ شہر یا کہ موضع جدید
آباد کرنا تو چند عرصہ مین ویران پاکر دوسرے بادشاہ کا اوسپر قابض ہو جانا اور اوسکی عمارت منہدم کرکے دوسری عمارت بنا کرنا

تو بسم اللہ خدا استعانت کرکے نزول حضرت حاضر ہو

کا مس نقرئی وطلائی چوبی وگلی جدید عمارت پر چڑہانا تو ہمیشہ بیمار رہنا اور ہرگز سنراوار نہونا۔ صحت جسم کا نہ رہنا۔ اور عموم وہوم
دنیاوی بکثرت لاحق ہونا۔ عمارت وغیرہ جدید تیار کرنا تو قائم نہ رہنا۔ جملہ اشیا جاندار یا غیر جاندار خریدنا تو نقصان اوٹھانا یا مرجانا یا
سنراوار نہونا یا وہ سے کا اوسپر قابض ہوجانا۔ اگر باغ لگانا تو بغیر ثمر رہکے ویران ہوجانا اور اگر ثمر کہایا تو اوس سے بیمار ہوجانا۔
نہر نہوانا تو بیماری بادی کا پیدا ہونا اور بدلہ پہول جانا اور نہر کا خشک ہوجانا۔ حرارت غریزی کا کم ہوجانا۔ قوت باہ کا ضعیف
ہونا اور اگر ہونا تو سرعت انزال ہوجانا۔ اور خائف رہنا دوسرے بادشاہ سے کہ مبادا ملک پر قابض ہوجاے علی ہذا القیاس
جوامور ان مہینون اور تاریخ روجیت مین شروع کیے جاوینگے بدانجام ہونگے اس **فقیر صابری** مولف رسالہ ہذا کو
اپنی مدت العمر مین کہ اس فقیر کا اسوقت سن بیاسی سال کا ہے صدہا جگہہ امور مرقومہ بالا کا امتحان ہوچکا ہے علی الخصوص ریاست
رامپور مین والیان رامپور سے نواب محمد سعید خان جنت آرامگاہ اور نواب محمد یوسف علیخان فردوس مکان اور نواب کلب علی
خان خلد آشیان اور نواب مشتاق علیخان عرش آشیان کو بحساب کہیج غدش ہدایت کی مگر اونکے خیال مین نہ آئی اور جو
اوسکا نتیجہ مرتب ہوا وہ ابتدا بیان کہیج غدش کے مطابق تہا اور منظور الٰہی اسیطرح تہا۔ **پس آگاہ** ہو اے بندگان خدا خاص و
عام ہر فریق سے فقیر بلا تفریق قوم وبلا لحاظ ملل ومذاہب کے ہر آدمی کو بطریق پند مشفقانہ سمجہاتا ہے کہ آپ لوگ جملہ اشیاء
نو تیار کا آغاز واستعمال شہور سنہ خصوصاً زخصوصات کے عروج اور فرد تاریخ مین شروع کرو اور شہور سنہ غارظلمات کے مہینون مین
تاریخ روجیت سے اپنے جملہ کاموں کے آغاز کو بچاؤ ورنہ مستوجب بیان متذکرہ بالا کے ہوگے فقیر نے حسبتہ لہ لکہدیا
آئندہ اختیار ہے اور **نذیر آگاہ** ہو اے بندگان خدا اے علیم ساکنان ہفت اقلیم اسکا بہت خیال رکہنا چاہیے کہ سر کہیج غدش کا
وقت تعمیر عمارت نہ دب جاے یعنی اوسطرح نکو بنا قائم کرے دروازہ رکہے اور اگر بموقع دروازہ نہ رکہنے کا ہو تو ایک چہوٹی سی کہڑکی رکہے
اور اگر کہڑکی کا بہی موقع نہو تو قدرے تابدان چہوڑ دے اور اگر یہ بہی موقع نہو تو بقدر ایک گز کے سوراخ ہونا ضرور ہے اگر آدمی اسکا لحاظ کریگا
تو انشاء اللہ تعالے دنیا مین وہ بہت آسایش سے رہیگا اور اوسکے ہر کام مین برکت وسعادت یاری کریگی اور اگر بر تقدیر کسیکا
مکان جدید تیار ہو یا قدیم بنا ہوا ہو اور بعد کو کہیج غدش کا علم آوے تو بموجب حسب کے سر کہیج غدش کا اگر ایجاباً ادب گیا ہو تو کہو
دیوے انشاء اللہ تعالے خرابی اوسکے مکان کی دفعہ ہوجائیگی اور حسب فرمان حضرت سید عالم صلعم صلاح وفلاح حاصل ہوتی رہیگی فقط



نقشہ کہیج غدش بامراتب

نقشۂ مکانات

بنظر مفید خلائق چند نقشے ذیل مین فقیر نے بنا دیے ہین جو ہفت اقلیم کو نافع ہین
اگر ہنگام تعمیر مکانات اسکا خیال اور لحاظ کر لیا جائیگا اور در و آ ے اور سکونت
موافق نقشون کے ہوگی تو انشاء اللہ تعالی اوس مکانمین برکت اور اوسکی بنا ہمیشہ

شمال

دروازہ بیرونی شمال کو جائز ہے

شرق کو دروازہ جائز ہے

شرقرویہ و
غرب رویہ

اگر شرق کو آدمی رہتے ہون

جانب شمال ہرگز جائز نہیں ہے

اگر جانب شمال کے آدمی
رہتے ہون
اور جنوب کو جگہ خالی ہو

جنوب رویہ

دروازہ جنوبی قدرے درست

غرب

شرق

شمال کو دروازہ کلان درست ہے

جانب شمال دروازہ ناجائز ہے

اور مربع مکان جسمین ہر چہار جانب آدمی رہتے
ہون —

مربع

غرب رویہ

شمالرویہ

شمال کو دروازہ جائز ہے

شمال کو دروازہ ناجائز ہے

شرقرویہ

جنوب کو دروازہ ناجائز ہے

جنوب

خاتمہ الطبع

بعون اللہ تعالےٰ دوسری بار یہ کتاب مستطاب **حقیقت گلزار صابری** جسمیں ہمارے حضرت مرشد برحق مائل مطلق
باظہار طریقت و اسرار حقیقت و معرفت حضرت مخدوم **شاہ محمد حسن صاحب صابری** چشتی قدوسی حنفی
مولف کتاب ہذا نے بنظر فیضان حقیقت و افادۂ خاص عام دو رسالے یعنی **رسالہ وصل عرفان محمدی**
اور **رسالہ فیضان حسنیہ** دربیان کیہیج غدش اور بڑہائے ہین حسب ارشاد مولوی **محمد حسن** صاحب
خانصاحب ابن نور **محمد** خان مالک مطبع حنفی واخبار دبدبہ سکندری دارالریاست مصطفےٰ اباد عرف رام پور روہیلکھنڈ
باہتمام مولوی **محمد حسین** خانصاحب و بحسن سعی و کوشش **محمد** علیحسین خان و **محمد** رفیق حسن خان و شفیق **احمد** خان کے چھاپکر تاریخ
۱۳ ماہ ذی قعدہ سنہ **۱۳۰۷** ہجری نبوی صلعم مطابق یکم ماہ حولائی سنہ **۱۸۹۰** ع روز سہ شنبہ
وقت عصر کو مطبع طبع خاص عام ہوئی ——

اللہ لبن است عاشقان را

باقی ہوس است طالبان را

حق حق

حق

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس کی تعداد مجلس انتظامی

کے تحت

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ کو کتابیں

دو اراکین دارالترجمہ دی جائیں گی

۳۔ طلبا میں جو شعبہ

کے طلبا میں کتابیں

طلبا کو کتابیں دی جائیں گی

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں

ایک آدمی کو

۵۔ بغیر اجازت کتابیں

یہ کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان

۷۔ قلمی نسخے دیکھنے کی

جاسکتی ہیں